

MS. A. 11.2

ہر سنت کتب

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو فرست مطلوب سے جو علم و فن ہو اور در خواست کرنے سے مل سکتی ہے جو کتب معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال میں نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہر سنت کتب تاریخ زمانہ اردو کی کچھ کتب میں ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ قدر دانوں کو معلوم ہو جائے کہ جس فن کی یہ کتاب نایاب ہو اور بھی ذخیرہ کتب اس فن کا مطبع ہذا میں موجود ہے۔

مکتب تاریخ زبان اردو

<p>تاریخ لاطو راجستان بافتشیات و لغویات - یہ یادگار مسطورہ تاریخ راجپوتانہ کے یادگار ہے جسے مسیحی تاریخ نگار حالات سے شوکت و عظمت قوم راجپوتوں کے آشکارہ قابل دیدہ کردار نفیس چھاپہ پاکیزہ طبعی اہتمام سے چھپی - صورت افغانی - اردو اسمیں واقعات و ناموں پر ہندوستان و تحقیق انساب افغانان ہے از مخیر ذوالفقار قنوجی ہند - خلاصہ تاریخ واقعات ہند از عنایت حسین صاحب - اقوام الهند - بیان اقوام مختلفہ کا نہایت عمدہ - تاریخ چین - جس میں کارکن صاحب مرحوم کی تصنیف سے حالات ملک چین ابتدا و خواتم نہایت مستقیم مشرق حالات اور عجائبات ماکہ چین کے مندرج ہیں - تذکرۃ الکاملین - مشاہیر حکماء علمائے کائنات کے تفصیلات عجائبات و روزگار تصنیف جناب سید احمد رضا بہادر بیان اشعار و مقامات مع تصاویر ہے - طلسم ہندو چین احوال تہامی راجگان ہندو از بہار راجہ جیو شتر اور بعد اختتام سلطنت جملہ راجاؤں کے احوال سلطنت بادشاہان اسلام کا ہر تاہم و اجداد علی شاہ - تاریخ عہد نامہجات و اقوام ہند و عطا سند متعلقہ راستہ ہندوستان و حدود ہندوستان کل سات جلد - جلد اول - جس میں عہد نامہجات و اقوام ہند و عطا سند</p>	<p>متعلقہ متعلقہ گورنمنٹ کالج لاہور و عطا سند منی پور و کچھ بہار شکم و سرحدات جنوبی و مغربی و شمالی و ممالک کتاب و برہما ملائین پیشو لاہور پرگٹھ - جلد دوم - جس میں عہد نامہجات و اقوام ہند و عطا سند متعلقہ متعلقہ شمالی و مغربی ہندوستان و مہلی و امپور اور فرخ آباد و بنارس و اودہ و نیپال و پنجاب و ممالک سرحدی پنجاب و غیرہ ہیں - جلد سوم - جس میں عہد نامہجات و عطا سند متعلقہ خاندان پیشو و ناگپور و بندیکھٹ - جلد چہارم - جس میں عہد نامہجات و عطا سند متعلقہ خاندان ممالک راجپوتانہ و وسط ہند و مالوہ - جلد پنجم - جس میں عہد نامہجات و اقوام ہند و عطا سند متعلقہ ریاست حیدر آباد و لیسو و گورکھ و حالہ سندھ اور جزیرہ سیلون یعنی سنگدھب - جلد ششم - جس میں عہد نامہجات و اقوام ہند و عطا سند متعلقہ جزیرہ ملائیشیا و مغربی سارا و کلما پور و سانت مار و جاگیر و گلاپ و پنجو ورت و چین و باسدا و جوار سندھ و اڑیسہ و گجرات و کاکیا و کاشیا و اڑیسہ و ہلین پور و ماہی کا - جو اکاٹھا - جلد ہفتم - جس میں عہد نامہجات و سند متعلقہ سندھ و بلوچستان و</p>
--	--

فہرست مضامین جلد اول کتاب خزینۃ الاصفیاء

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲	سورۃ اوجہ شائد	۶۴	حال امام احمد رضا ر	۱۰۱	حال شیخ احمد بن مبارک
۳	حسن اول حاج شیخ محمد رضا	۶۶	حال امام علی نقی ر	"	حال شیخ احمد رفاعی
۷	حال حضرت صدیق اکبر ر	۷۰	حال امام حسن عسکری ر	۱۰۳	حال سید شرف الدین عیسی
۹	حال حضرت عمر ر	۷۳	حال محمد ہمدانی ر	"	حال شیخ صدقہ بغدادی
۱۳	حال حضرت عثمان ر	۷۶	حسن دوم ذکر مشائخ قادریہ	۱۰۳	حال ابو عمر صریفی
۱۵	حال حضرت علی ر	"	حال شیخ معروف کرخی ر	۱۰۵	حال شیخ محمد الاداسی
۲۶	حال امام حسن ر	۷۸	حال حضرت شیخ سرمی غفلی ر	"	حال شیخ ابوالسعود بن شبلہ
۲۸	حال امام حسین ر	۸۱	حال جنید بغدادی ر	۱۰۶	حال شیخ حیات خیرانی
۳۰	حال امام زین العابدین ر	۸۶	حال ابو بکر مشہدی ر	۱۰۷	حال شیخ ابو عبد الرحمن
۳۵	حال امام محمد باقر ر	۸۹	حال عبدالواحد بختی ر	۱۰۸	حال سید شمس الدین بغدادی
۳۹	حال امام جعفر صادق ر	۹۰	حال ابو الفتح طوسی ر	"	حال ابو مرین مغربی
۴۳	حال امام ابو حنیفہ کوفی ر	"	حال ابو الحسن ہنکاری ر	۱۰۹	حال شیخ تاج الدین عبدالرزاق
۴۶	حال امام مالک ر	"	حال ابو سعید خدری ر	۱۱۰	حال سید ابو الفضل محمد
"	حال امام یوسف ر	۹۱	حال حماد ویاس ر	"	حال سید ابو ذکر بایسی
۴۷	حال امام شیبانی ر	۹۲	حال شیخ بقا ر	"	حال سید عبد الوہاب
"	حال امام موسی کاظم ر	۹۳	حال شیخ علی بن سہبئی ر	۱۱۱	حال شیخ ابو نصر موسی
۵۰	حال امام شافعی ر	"	حال غوث الاعظم حمی الدین گیلانی ر	"	حال شیخ موفی الدین
۵۲	حال امام غزالی ر	۱۰۰	حال ابو عمر قریشی ر	"	حال شیخ ابو اسحاق ابراہیم
۶۱	حال محمد بن علی نقی ر	"	حال شیخ قنصلہ بان	۱۱۲	حال صدر الدین قزوینی

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۱۲	حال شیخ حمی الدین عزمی	۱۵۴	حال شاہ معروف چشتی	۱۵۴	حال بریائت اللہ پوری
۱۱۳	حال شیخ محمد جات بن احمد	۱۵۵	حال سید محمد نور گیلانی	۱۵۵	حال سید غلام غوث شاہ عالم
۱۱۴	حال ابام عبد اللہ ربیع	۱۵۶	حال شاہ فیض گیلانی	۱۵۶	حال سید شاہ یلادول
۱۱۵	حال شاہ نعمت اللہ دلی	۱۵۷	حال سید اسماعیل ابرار	۱۵۷	حال سید عبد اللہ قادری
۱۱۶	حال بہادر الدین جلیلی	۱۵۸	حال سید انور گیلانی	۱۵۸	حال شیخ عبد الرحمن دہلوی
۱۱۷	حال سید محمد غوث ادچی	۱۵۹	حال شیخ خضر سید ستانی	۱۵۹	حال مسکین شاہ لاہوری
۱۱۸	حال سید شاہ فیروز	۱۶۰	حال شاہ نور محمد سہروردی	۱۶۰	حال سید محمد قیس
۱۱۹	حال سید عبدالقادر ثانی	۱۶۱	حال سید موسیٰ پاک شہید	۱۶۱	حال شیخ ماحد لاہوری
۱۲۰	حال سید محمود لاہوری	۱۶۲	حال شیخ عبدالوہاب شہید	۱۶۲	حال خواجہ بہار علی لاہوری
۱۲۱	حال سید عبدالقادر گیلانی	۱۶۳	حال سید صدیق گیلانی	۱۶۳	حال شاہ سیاح قادری
۱۲۲	حال سید عبدالرزاق گیلانی	۱۶۴	حال سید کامل شاہ لاہوری	۱۶۴	حال سید جان محمد سہروردی
۱۲۳	حال سید مبارک حقانی	۱۶۵	حال شیخ حسین لاہوری	۱۶۵	حال محمد صالح اکبر آبادی
۱۲۴	حال سید محمد غوث بالہ پیر	۱۶۶	حال شیخ حسین قادری	۱۶۶	حال شاہ احمد لاہوری
۱۲۵	حال سید ابوالحسن بہاول شاہ	۱۶۷	حال شیخ نعمت اللہ سہروردی	۱۶۷	حال شیخ ملا شاہ لاہوری
۱۲۶	حال محمد مومنی قادری	۱۶۸	حال شاہ بدر گیلانی	۱۶۸	حال محمد داراشکوہ رح
۱۲۷	حال سید عبدالعزیز ربانی	۱۶۹	حال شاہ شمس الدین لاہوری	۱۶۹	حال شاہ صفی اللہ
۱۲۸	حال سید اسماعیل گیلانی	۱۷۰	حال سید عبدالقادر ثانی گیلانی	۱۷۰	حال حاجی جمیل لاہوری
۱۲۹	حال سید حامد گیلانی	۱۷۱	حال شاہ ابو المعالی لاہوری	۱۷۱	حال حاجی محمد ماسٹرم
۱۳۰	حال شیخ داؤد کرمانی	۱۷۲	حال میان بہتال لاہوری	۱۷۲	حال سید سرور حسین
۱۳۱	حال شیخ بہلول دریائے	۱۷۳	حال حاجی منٹھے	۱۷۳	حال سید محمد امیر گیلانی
۱۳۲	حال شیخ ابوالحسن قادری	۱۷۴	حال شیخ عبدالغنی	۱۷۴	حال شیخ حاجی محمد قادری
۱۳۳	حال سید سیر میران	۱۷۵	حال شیخ عبدالغنی	۱۷۵	حال شیخ حسن مولتا
۱۳۴	حال سید سیر میران	۱۷۶	حال شیخ عبدالغنی	۱۷۶	حال سید جعفر گیلانی

جلد اول	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۴	حال عبدالغفور گیلانی	۱۹۶	حال امیر یک نواز شاہی	۳۱۱	حال صاحب خان قادری
۱۸۵	حال سید محمد فاضل گیلانی	۱۹۸	حال شاہ غیاث قادری	۳۱۲	حال شاہ صدر الدین مجروح اللہ
۱۸۷	حال خواجہ محمد فضیل نوشاہی	۱۹۹	حال عبدالغفور گیلانی	۳۱۳	حال سید سعد الدین مجروح اللہ
۱۸۸	حال شیخ رحیم داد قادری	۲۰۰	حال جلال نور شاہی	۳۱۴	حال حاجی محمد قادری
۱۸۹	حال سید محمد گیلانی	۲۰۱	حال حاجی محمد شاہی	۳۱۵	حال عبدالغفور گیلانی
۱۹۰	حال سید حسین پشادری	۲۰۲	حال شاہ محمد نور شاہی	۳۱۶	حال شیخ محمود قادری
۱۹۱	حال شاہ رضا لاہوری	۲۰۳	حال میر محمد چار شاہی	۳۱۷	حال سید عادل شاہ گیلانی
۱۹۲	حال امیر صالح نوشاہی	۲۰۴	حال رکن الدین نوشاہی	۳۱۸	حال سید شاہی قادری
۱۹۳	حال صدر الدین نوشاہی	۲۰۵	حال شیخ عبدالغفور گیلانی	۳۱۹	حال شاہ سردار قادری
۱۹۴	حال شاہ درگاہی لاہوری	۲۰۶	حال عبدالغفور گیلانی	۳۲۰	حال سید علی شاہ قادری
۱۹۵	حال تلج محمد قادری	۲۰۷	حال شاہ قمریہ شاہی	۳۲۱	حال سردار علی شہید
۱۹۶	حال عبدالحمید نوشاہی	۲۰۸	حال فتح محمد نوشاہی	۳۲۲	حال شاہ غلام بنی
۱۹۷	حال سید نور محمد گیلانی	۲۰۹	حال شیخ غیاث اللہ	۳۲۳	حال قطب الدین امام
۱۹۸	حال خوش محمد نوشاہی	۲۱۰	حال محمد سلطان لاہوری	۳۲۴	حال شیخ مسلم خان قادری
۱۹۹	حال حافظہ خوردار نوشاہی	۲۱۱	حال شاہ حسین مجروح اللہ	۳۲۵	حال محمد بن عمر درویشی
۲۰۰	حال عبدالوہاب حضوری	۲۱۲	حال رحمت اللہ نوشاہی	۳۲۶	حال حسن بصری
۲۰۱	حال محمد تقی نوشاہی	۲۱۳	حال نصرت اللہ نوشاہی	۳۲۷	حال عبدالواحد بن زبید
۲۰۲	حال ہاشم دریادل	۲۱۴	حال میر بہلی شاہ قصور	۳۲۸	حال خواجہ فضیل عیاض
۲۰۳	حال سید احمد شاہ گیلانی	۲۱۵	حال سعد اللہ نوشاہی	۳۲۹	حال سلطان ابراہیم دہلوی
۲۰۴	حال سید عبداللہ بن گیلانی	۲۱۶	حال محمد عظیم قادری	۳۳۰	حال خدیقۃ العیسیٰ
۲۰۵	حال شاہ شہت لاہوری	۲۱۷	حال شاہ سردار قادری	۳۳۱	حال خواجہ نسیر الہی
۲۰۶	حال عصمت اللہ نوشاہی	۲۱۸	حال سید محمد راق گیلانی	۳۳۲	حال خواجہ علودینوری

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۳۹	حال ابو اسحاق شامی	۳۰۸	حال شیخ محمد الدین صوفی	۳۳۳	حال حسام الدین بلخانی
۲۴۱	حال ابو احمد چشتی	۳۰۹	حال قاضی محمد الدین ناگوری	"	حال خواجہ غفر الدین ہزاری
۲۴۳	حال ابو محمد چشتی	۳۱۳	حال محمد صاحب چشتی	۳۴۳	حال میر حسن علوی بخاری
۲۴۴	حال ابو یوسف چشتی	"	حال شیخ داؤد پالے	"	حال مولانا ضیاء الدین بکری
۲۴۸	حال مودود چشتی	"	حال عبدالغفر ناگوری	۳۴۴	حال شیخ برہان الدین بخاری
۲۵۱	حال خواجہ احمد چشتی	۳۱۴	حال سید امام علی ناحق	۳۴۵	حال شیخ حسام الدین سہتہ
۲۵۲	حال شاہ محمد سبحان	"	حال شیخ برہان الدین محمود	"	حال عزیز الدین صوفی
"	حال حاجی شریف	۳۱۵	حال خواجہ علاء الدین علی صاحب	۳۴۹	حال شیخ شمس الدین یحییٰ
۲۵۳	حال خواجہ عثمان مارونی	۳۱۹	حال بہار الدین بن علی چشتی	"	حال ملک زادہ احمد
۲۵۴	حال خواجہ عبدالہیسن بخاری	۳۲۰	حال خواجہ محمد علی بن چشتی	۳۵۰	حال شیخ دانیال چشتی
۲۵۶	حال قطب الدین بختیار	"	حال سید محمد کرمانی	۳۵۱	حال مولانا فخر الدین زرارہ
۲۶۶	حال شمس الدین لہنس	۳۲۱	حال شیخ نظام الدین کرانی	"	حال ضیاء الدین بخشیشی
۲۶۸	حال شیخ جلال الدین تبریزی	"	حال شیخ شمس الدین ترکیانی	۳۵۳	حال فرید الدین ناگوری
۲۸۳	حال محمد ترک ناروے	۳۲۵	حال قاضی محمد علی شانی	۳۵۳	حال شیخ کمال الدین علامہ
۲۸۴	حال فخر الدین چشتی	"	حال خواجہ علاء الدین چشتی	"	حال شیخ نصیر الدین چشتی
"	حال خواجہ محمود مومینہ دوز	۳۲۶	حال خواجہ شمس الدین چشتی	۳۵۶	حال انجی سراج الدین بکری
۲۸۵	حال شیخ براء الدین غوفی	"	حال شیخ شرف الدین بکری	۳۵۸	حال شیخ صدر الدین حکیم
"	حال شیخ جمال بانوے	۳۲۸	حال خواجہ نظام الدین بکری	۳۸۹	حال قطب الدین مسور
۲۸۶	حال شیخ احمد نرہ واسی	۳۳۹	حال خواجہ امیر خسرو	۳۹۱	حال خواجہ عید الدین خرد
۲۸۷	حال شیخ فرید الدین گنج شکر	۳۴۲	حال مولانا مویہ الدین	۳۹۲	حال علاء الدین نیلے
۲۸۸	حال شیخ بختیار الدین متکلی	"	حال وجہ الدین بکری	"	حال سراج الدین چشتی
۳۰۰	حال شیخ نظام الدین ابو المود	"	حال خواجہ امام چشتی	"	حال شیخ جلال الدین بکری

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۳۹۵	حال شیخ حمید قلندر	۳۹۰	حال قاضی شہاب الدین	۳۸۹	حال راجی حامد شاہ
۳۹۶	حال سید محمد بن مبارک	۳۹۱	حال میر سید بدیع حسینی	۳۸۸	حال شیخ حسین طاہر
۳۹۷	حال یوسف حبشی	۳۹۲	حال شیخ نور الدین قسطلی	۳۸۷	حال شیخ بختیار چشتی
۳۹۸	حال تاج الدین شیر سوار	۳۹۳	حال شیخ شبلی بانی	۳۸۶	حال شیخ محمد عتیق
۳۹۹	حال شیخ عبد المتکدر	۳۹۴	حال علاء الدین قریشی	۳۸۵	حال شیخ عزیز الدین شکیل
۴۰۰	حال شیخ علاء الدین بکالی	۳۹۵	حال بہرام چشتی	۳۸۴	حال ابو داد جودی
۴۰۱	حال حسام الدین بکالی	۳۹۶	حال کبیر چشتی	۳۸۳	حال شیخ احمد محمد شیبانی
۴۰۲	حال قاضی سادی	۳۹۷	حال ابو الفتح جودی	۳۸۲	حال شاہ سید
۴۰۳	حال سعد الشکر کبیر دار	۳۹۸	حال شیخ عارف چشتی	۳۸۱	حال شیخ محمد حسن چشتی
۴۰۴	حال سید شرف جاگسی	۳۹۹	حال ابو الفتح قریشی	۳۸۰	حال شیخ عبد القدوس ناگور
۴۰۵	حال اختیار الدین عمر ایچی	۴۰۰	حال شیخ پیار	۳۷۹	حال عبد الکبیر بالہ پیر بانی
۴۰۶	حال مولانا خواجہ چشتی	۴۰۱	حال شیخ عینا چشتی	۳۷۸	حال بہاد الدین جودی
۴۰۷	حال شیخ احمد تھانی	۴۰۲	حال شیخ غلام الدین طاہر	۳۷۷	حال خانوگوا ایاہ
۴۰۸	حال شیخ فتح اللہ اودھی	۴۰۳	حال جلال الدین بکالی	۳۷۶	حال شیخ علاء الدین بکالی
۴۰۹	حال عین الدین قتال	۴۰۴	حال شاہ کاکولا پورے	۳۷۵	حال جلال الدین بکالی
۴۱۰	حال سید محمد گدیہ دراز	۴۰۵	حال حسام الدین ناگپوری	۳۷۴	حال سید سلطان بکالی
۴۱۱	حال محمد متوکل کنتوری	۴۰۶	حال سعد الدین خیر آبادی	۳۷۳	حال سید علی قوام
۴۱۲	حال شیخ یوسف بدہ ایچی	۴۰۷	حال شاہ میا بکالی	۳۷۲	حال عبد الرزاق جھنڈا
۴۱۳	حال شیخ احمد عبد الحق روٹو	۴۰۸	حال سید محمد بن جعفر ککلی	۳۷۱	حال شیخ یوسف چشتی
۴۱۴	حال شیخ شیر خان بک چشتی	۴۰۹	حال سید محمد ملاوہ	۳۷۰	حال شیخ انان بانی
۴۱۵	حال شیخ قوام الدین چشتی	۴۱۰	حال سید محمد حصارے	۳۶۹	حال شیخ حمزہ دہرہ
۴۱۶	حال شیخ ساجد چشتی	۴۱۱	حال سید ناگوری	۳۶۸	حال حسام الدین متوکل

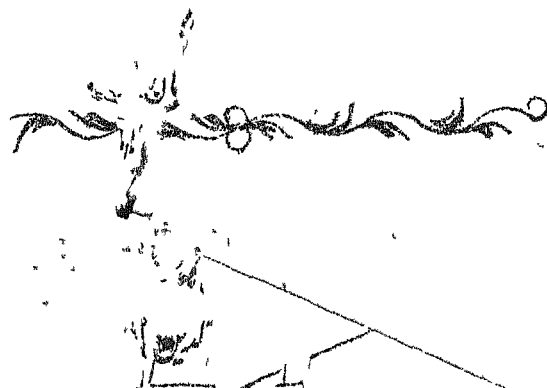
نمبر	مضمون	نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۳۲۷	حال میر سید عبداللہ اول حبشی	۳۲۸	حال عبداللہ ثانی	۳۲۹	حال عبدالجلیل حبشی
۳۲۸	حال قاضی خان ظفر آبادی	۳۲۹	حال اخبار الدین محمد حسن	۳۳۰	حال حاجی عبدالکریم لاہوری
۳۲۹	حال شیخ عبد الغفرانیہ ماہر	۳۳۰	حال جلال الدین محمد ناسی	۳۳۱	حال درویش پشاور
۳۳۰	حال شیخ علی سنجہ	۳۳۱	حال سید مرزا حبشی	۳۳۲	حال بدلی شیخ ابو جعفر حبشی
۳۳۱	حال شیخ ادب بن محمد بنوری	۳۳۲	حال شیخ سید بیو	۳۳۳	حال شیخ الدواد ٹوہری
۳۳۲	حال شیخ سلیم حبشی	۳۳۳	حال شاہ نعمان حبشی	۳۳۴	حال ملا محمد احمد جاسی
۳۳۳	حال شیخ حسن محمد	۳۳۴	حال حاجی اوسین تہذیبی	۳۳۵	حال عبدالرشید چوہدری
۳۳۴	حال شیخ تقی حاکم	۳۳۵	حال ابو سعید بخاری	۳۳۶	حال زید الدین تہذیبی
۳۳۵	حال شیخ طاهر گجراتی	۳۳۶	حال نظام الدین پانی پتی	۳۳۷	حال شیخ محمد صادق گجراتی
۳۳۶	حال شیخ نظام الدین کجراتی	۳۳۷	حال رحمت شوریانی	۳۳۸	حال شیخ عبدالواحد لاہوری
۳۳۷	حال شیخ پیرا حبشی	۳۳۸	حال شیخ محمد بن فضل کمر	۳۳۹	حال شیخ عارف حبشی
۳۳۸	حال شیخ جلال الدین قادیان	۳۳۹	حال شیخ احمد شوریانی	۳۴۰	حال سید اسماعیل البرکاتی
۳۳۹	حال شیخ رزق اللہ	۳۴۰	حال محمد سلیم لاہوری	۳۴۱	حال سعید خان میانہ
۳۴۰	حال شیخ اسحاق حبشی	۳۴۱	حال میر سید محمد کاپوٹے	۳۴۲	حال شیخ بہوگی نقان
۳۴۱	حال عثمان زندہ بیر	۳۴۲	حال شاہ اعلیٰ پانی پتی	۳۴۳	حال شیخ محمد عارف لاہوری
۳۴۲	حال شیخ دانیال حبشی	۳۴۳	حال بایزید تک زئی	۳۴۴	حال عبدالکریم پشاور
۳۴۳	حال شیخ اندر سنبلی	۳۴۴	حال خواجہ نظام الدین بٹنی	۳۴۵	حال شیخ پنجو پشاور
۳۴۴	حال شیخ نظام نارولی	۳۴۵	حال شیخ جان شکر آبادی	۳۴۶	حال پیر محمد سلون
۳۴۵	حال شیخ طاہر حبشی	۳۴۶	حال سید یوسف صوفی	۳۴۷	حال شیخ یحییٰ گجراتی
۳۴۶	حال شیخ منہ کاردی	۳۴۷	حال سید محمد حیدر	۳۴۸	حال شیخ جنید موہالی
۳۴۷	حال شیخ کبیر جولاہہ	۳۴۸	حال شیخ اعظم	۳۴۹	حال شیخ حبیب جنبہ
۳۴۸	حال شیخ ولی حبشی	۳۴۹	حال حامد زکریا	۳۵۰	حال پیر محمد لکھنوی

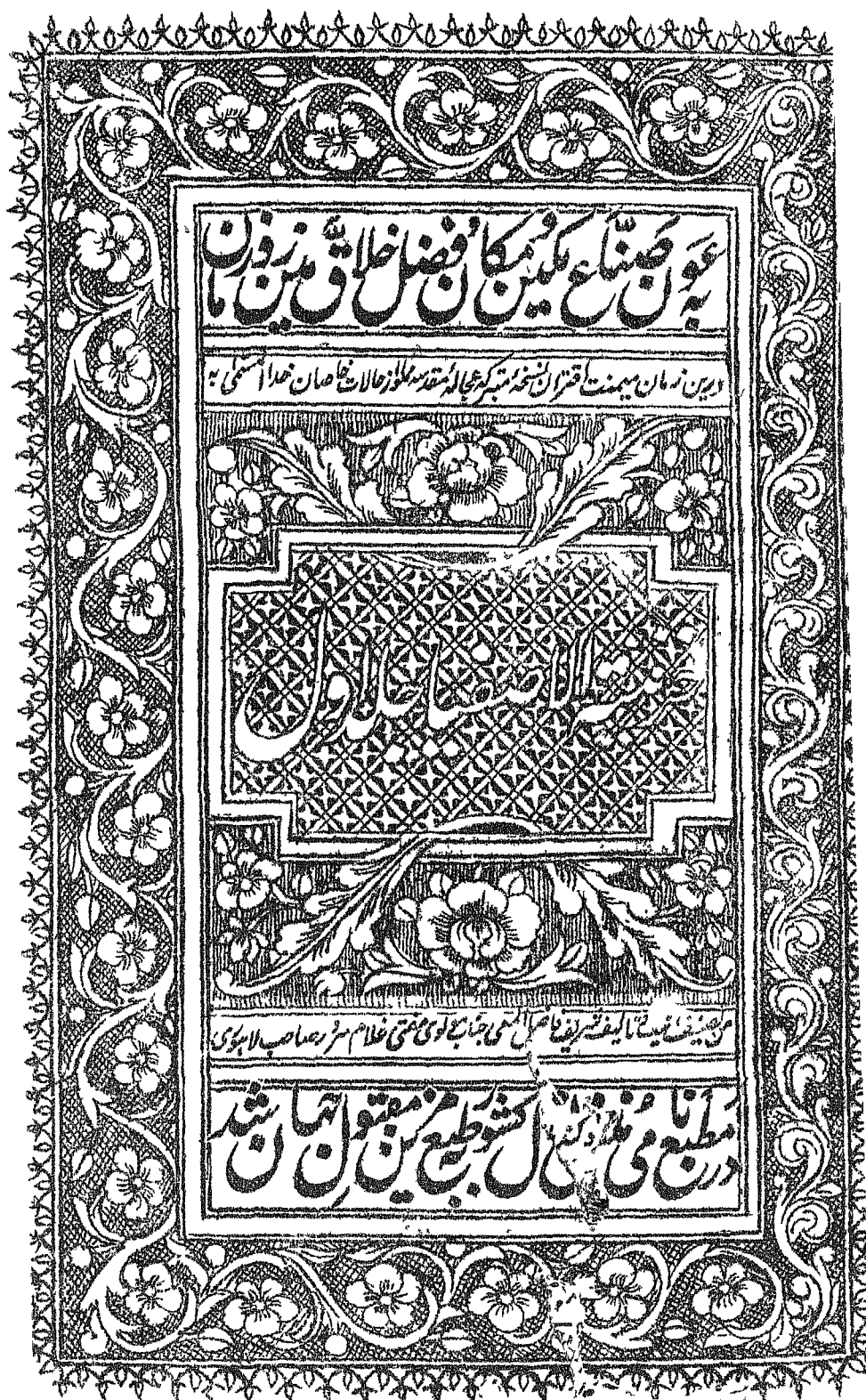
مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
حال خواجہ ادیب اکبر	۵۳۳	حال شاہ نیاز احمد چشتی	۵۳۳	حال شیخ محمد صدیق چشتی	۵۳۳
حال خواجہ رنگے آغا	۵۳۴	حال خواجہ محمد سلیمان چشتی	۵۳۳	حال شیخ محمد داود چشتی	۵۳۳
حال خواجہ احمد صدیق	۵۳۹	حال مولانا غلام غفران شاہ	۵۳۳	حال حضرت شاہ ابو العالی	۵۳۵
حال خواجہ سلیمان	۵۳۹	حال مولانا غلام علی چشتی	۵۳۳	حال شیخ عبدالرشید خان	۵۳۹
حال خواجہ حسین آغا	۵۳۹	حال شیخ حاجی مودان	۵۳۳	حال شیخ سونرا چشتی	۵۳۹
حال خواجہ غریب آغا	۵۳۹	حال شیخ فیض بخش	۵۳۹	حال سید میراں بیک چشتی	۵۳۹
حال خواجہ یار کرے	۵۳۹	حال شیخ محمد سلیمان چشتی	۵۳۹	حال سید یحییٰ چشتی	۵۳۹
حال محمد و الخیر فخری	۵۳۹	حال حضرت مولانا تارک	۵۳۹	حال شیخ سید سیدی	۵۳۹
حال میر حسن میر خور	۵۳۲	حال امام ناسیم	۵۳۹	حال کلیم الرحمن	۵۳۹
حال خواجہ علیہ راقش	۵۳۳	حال شیخ یحییٰ بیہانی	۵۳۹	حال نظام الدین اوچک	۵۳۹
حال سید محمد بابا سہ	۵۳۵	حال شیخ ابوالحسن خرقانی	۵۳۲	حال شیخ محمد سلیمان چشتی	۵۳۲
حال خواجہ میر سید کلال	۵۳۴	حال شیخ ابو علی فارسی	۵۳۲	حال شاہ بہلول برک چشتی	۵۳۸
حال خواجہ بہادر الدین	۵۳۸	حال خواجہ یحییٰ سہ	۵۳۸	حال شاہ لطیف اندر چشتی	۵۳۸
حال یار کارکن خروانی	۵۴۱	حال غلام الدین شیرازی	۵۳۹	حال مولانا غلام الدین دلو	۵۳۸
حال خواجہ علاء الدین عطا	۵۴۱	حال خواجہ حسن ادراستی	۵۳۸	حال سید علیم اندر چشتی	۵۴۵
حال خواجہ علاء الدین خاں	۵۴۳	حال شیخ عبداللہ سہ	۵۴۱	حال شیخ نور محمد چشتی	۵۴۶
حال خواجہ میر عمر	۵۴۳	حال خواجہ عبدالخالق غفرانی	۵۴۲	حال سید علی شاہ چشتی	۵۴۸
حال خواجہ شاہ امیر	۵۴۳	حال شیخ محمد سلیمان چشتی	۵۴۲	حال شیخ محمد سید چشتی	۵۴۸
حال خواجہ عابد علی گرا	۵۴۳	حال خواجہ عبدالملک	۵۴۲	حال غیر شاہ چشتی	۵۴۸
حال میر برہان الدین	۵۴۵	حال خواجہ منصور	۵۴۵	حال سید غلام چشتی	۵۴۸
حال خواجہ شیخ محمد	۵۴۶	حال شیخ محمد سلیمان چشتی	۵۴۶	حال حافظ موسیٰ چشتی	۵۴۸
حال بہادر الدین عثمانی	۵۴۶	حال خواجہ سعید آغا	۵۴۶		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۵۵۷	حال خواجہ میر غلام	۵۵۳	حال صدر الدین کا شعری	۴۰۰	حال خواجہ ہندو ترکستانی
۵۵۸	حال جمال الدین ہستانی	۵۵۴	حال خواجہ نظام قاسمی	۴۰۱	حال مولانا محمد تراری
۵۵۹	حال خواجہ امیر گلان دہشتی	۵۵۵	حال خواجہ پور نصیر پارسا	۴۰۲	حال ناصر الدین تراری
۵۶۰	حال شیخ مبارک بخاری	۵۵۶	حال مولانا شہاب الدین احمد	۴۰۳	حال محمد زاہد وپشتی
۵۶۱	حال خواجہ حسام الدین شاشی	۵۵۷	حال خواجہ قاسم	۴۰۴	حال مولانا درویش محمد
۵۶۲	حال خواجہ محمد پارسا	۵۵۸	حال علاء الدین ابہری	۴۰۵	حال عبدالشہید نقشبندی
۵۶۳	حال خواجہ شرفی خوجانی	۵۵۹	حال برہان الدین خٹلاتی	۴۰۶	حال مولانا خواجہ جگہ
۵۶۴	حال خواجہ عبداللہ امانی	۵۶۰	حال مولانا جعفر	۴۰۷	حال خواجہ محمد باقی
۵۶۵	حال خواجہ حسن عطار	۵۶۱	حال خواجہ محمد اکبر	۴۰۸	حال شیخ احمد مجدد الدینی
۵۶۶	حال سیف الدین نقشبندی	۵۶۲	حال خواجہ عبداللہ احرار	۴۰۹	حال شیخ محمد طاهر لاہوری
۵۶۷	حال مولانا ابو سعید	۵۶۳	حال مولانا عبدالرحمن جامی	۴۱۰	حال خواجہ بیرنگ
۵۶۸	حال مولانا کمال الدین	۵۶۴	حال سید میر عبدالاول	۴۱۱	حال خواجہ ہاشم صالح
۵۶۹	حال خواجہ مسافر خوجانی	۵۶۵	حال مولانا شمس الدین دہلی	۴۱۲	حال ملا حسین کشمیری
۵۷۰	حال مولانا محمد غامدی	۵۶۶	حال خواجہ محمد سیکہ	۴۱۳	حال خواجہ غلام ربیع اللہ
۵۷۱	حال خواجہ یعقوب چرخ	۵۶۷	حال مولانا اسماعیل فیکہ	۴۱۴	حال خواجہ حاجی خضر
۵۷۲	حال خواجہ علاء الدین خوجانی	۵۶۸	حال خواجہ سید حسن	۴۱۵	حال سید آدم بنوری
۵۷۳	حال خواجہ حسام الدین پارسا	۵۶۹	حال خواجہ احمد	۴۱۶	حال شیخ حامد لاہوری
۵۷۴	حال خواجہ درویش احمد ترخانی	۵۷۰	حال خواجہ جان جگہ	۴۱۷	حال نذر محمد شاہد
۵۷۵	حال مولانا عمر مری	۵۷۱	حال مولانا محمد زبانی	۴۱۸	حال میر تقی محمد
۵۷۶	حال خواجہ احمد مسک	۵۷۲	حال عبدالغفور اللہی	۴۱۹	حال میر ابو العلا جبریل
۵۷۷	حال خواجہ سرچ الدین میر	۵۷۳	حال مولانا محمد علی	۴۲۰	حال شیخ ابو الفتح
۵۷۸	حال خواجہ نظام الدین غازی	۵۷۴	حال نذر الدین	۴۲۱	حال شیخ عبدالحمید

[illegible]

ردیف	مصنفون	ردیف	مصنفون
۴۸۷	حال مولوی احمد شاد مجیدی نقشبندی	۴۸۸	حال شاه عبدالرحمن مجیدی جالندهری
۴۸۸	حال شیخ محمد احسان قدس سره	۴۸۹	حال مولوی کرم الله محمد قدس سره
۴۸۹	حال مولوی علیرضا گلوی قدس سره	۴۹۰	حال ملا عبدالغفور جرجانی قدس سره
۴۹۰	حال مولوی غلامرضا محمدی نقشبندی	۴۹۱	حال مرزا رحیم الله یگانه المشهور درویش محمد
۴۹۱	حال شاه درگاهای مجیدی قدس سره	۴۹۲	حال عظیم آبادی قدس سره
۴۹۲	حال مولانا صفی الدین المشهور بصفی القدر قدس سره	۴۹۳	حال سید منوره شاه لاهوری قدس سره
۴۹۳	حال شاه عبدالرشید المشهور باللام علی دہلوی	۴۹۴	حال مولوی خطیب احمد مجیدی قدس سره
۴۹۴	حال مولانا خالید مجید و ... قدس سره	۴۹۵	حال مولانا فتح محمد قبان شیخ الحرم قدس سره
۴۹۵	حال شاه ابوسعید مجید و ... قدس سره	۴۹۶	حال شاه احمد سعید مجیدی قدس سره
۴۹۶	حال شاه پروت و رحمته الله	۴۹۷	حال امام علی شاه احسنی اجمینی الشامری
۴۹۷	حال شیخ محمد اصغر قدس سره	۴۹۸	الغفیندی المجیدی قدس سره العزیز
		۴۹۹	خاتمة الطبع





عنوان کتب کما فی فضل خلاق برین

درین زمان میمنت اقتضای این کتب کما فی فضل خلاق برین خدا مستغنی به

الاصناف

درین زمان میمنت اقتضای این کتب کما فی فضل خلاق برین خدا مستغنی به

درین زمان میمنت اقتضای این کتب کما فی فضل خلاق برین خدا مستغنی به

1
 2
 3
 4
 5
 6
 7
 8
 9
 10
 11
 12
 13
 14
 15
 16
 17
 18
 19
 20
 21
 22
 23
 24
 25
 26
 27
 28
 29
 30
 31
 32
 33
 34
 35
 36
 37
 38
 39
 40
 41
 42
 43
 44
 45
 46
 47
 48
 49
 50
 51
 52
 53
 54
 55
 56
 57
 58
 59
 60
 61
 62
 63
 64
 65
 66
 67
 68
 69
 70
 71
 72
 73
 74
 75
 76
 77
 78
 79
 80
 81
 82
 83
 84
 85
 86
 87
 88
 89
 90
 91
 92
 93
 94
 95
 96
 97
 98
 99
 100
 101
 102
 103
 104
 105
 106
 107
 108
 109
 110
 111
 112
 113
 114
 115
 116
 117
 118
 119
 120
 121
 122
 123
 124
 125
 126
 127
 128
 129
 130
 131
 132
 133
 134
 135
 136
 137
 138
 139
 140
 141
 142
 143
 144
 145
 146
 147
 148
 149
 150
 151
 152
 153
 154
 155
 156
 157
 158
 159
 160
 161
 162
 163
 164
 165
 166
 167
 168
 169
 170
 171
 172
 173
 174
 175
 176
 177
 178
 179
 180
 181
 182
 183
 184
 185
 186
 187
 188
 189
 190
 191
 192
 193
 194
 195
 196
 197
 198
 199
 200
 201
 202
 203
 204
 205
 206
 207
 208
 209
 210
 211
 212
 213
 214
 215
 216
 217
 218
 219
 220
 221
 222
 223
 224
 225
 226
 227
 228
 229
 230
 231
 232
 233
 234
 235
 236
 237
 238
 239
 240
 241
 242
 243
 244
 245
 246
 247
 248
 249
 250
 251
 252
 253
 254
 255
 256
 257
 258
 259
 260
 261
 262
 263
 264
 265
 266
 267
 268
 269
 270
 271
 272
 273
 274
 275
 276
 277
 278
 279
 280
 281
 282
 283
 284
 285
 286
 287
 288
 289
 290
 291
 292
 293
 294
 295
 296
 297
 298
 299
 300
 301
 302
 303
 304
 305
 306
 307
 308
 309
 310
 311
 312
 313
 314
 315
 316
 317
 318
 319
 320
 321
 322
 323
 324
 325
 326
 327
 328
 329
 330
 331
 332
 333
 334
 335
 336
 337
 338
 339
 340
 341
 342
 343
 344
 345
 346
 347
 348
 349
 350
 351
 352
 353
 354
 355
 356
 357
 358
 359
 360
 361
 362
 363
 364
 365
 366
 367
 368
 369
 370
 371
 372
 373
 374
 375
 376
 377
 378
 379
 380
 381
 382
 383
 384
 385
 386
 387
 388
 389
 390
 391
 392
 393
 394
 395
 396
 397
 398
 399
 400
 401
 402
 403
 404
 405
 406
 407
 408
 409
 410
 411
 412
 413
 414
 415
 416
 417
 418
 419
 420
 421
 422
 423
 424
 425
 426
 427
 428
 429
 430
 431
 432
 433
 434
 435
 436
 437
 438
 439
 440
 441
 442
 443
 444
 445
 446
 447
 448
 449
 450
 451
 452
 453
 454
 455
 456
 457
 458
 459
 460
 461
 462
 463
 464
 465
 466
 467
 468
 469
 470
 471
 472
 473
 474
 475
 476
 477
 478
 479
 480
 481
 482
 483
 484
 485
 486
 487
 488
 489
 490
 491
 492
 493
 494
 495
 496
 497
 498
 499
 500
 501
 502
 503
 504
 505
 506
 507
 508
 509
 510
 511
 512
 513
 514
 515
 516
 517
 518
 519
 520
 521
 522
 523
 524
 525

PF1788

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

همچو بیدار و احدی را که یگانگی صفیت اوست و پیا پس بید فردی را که ظهور انوار تعینات الهی است
 مَا لَكَ الْفَلَاكُ لَا تَشِيءُ يَا كَلِمَةُ وَحْدَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَكَيْفَ يَكُنْ لَكَ كِبَرُ امْرِئٍ عِزٍّ
 كَمُتْرِينَ مِمَّنْ سَايَانِ بَارِكَاهٍ اَوْ يَنْدُ مَكْبَرٍ كَيْفَ مَكْبَرُ اَنْ ذِي بَاهٍ وَ حَشْمٌ بِنْدِ گَانِ در گاه اوصالی را یک
 امر کن از عرش تا فرس از کثم عدم بوجود آورده قادری که عقول عقلادر سر برده قدرتش
 بیرونه صد بقیان از آداسی توصیف جمالش بجز معترف قلوب عارفان از ادراک گفته دانش کاشتم
 لَمْ يَكُنْ لَكَ إِلَّا هُوَ مُنْفَرِدٌ بِذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ كَيْفَ مِثْلُهُ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
 و وقت متکاثر ناجد اریر که تاج لولا که سزاوار اوست شیفینی که ذنوب مذنبین هر چند که
 مثل کوه باشند در مقابل شفا عیش سبک و سوسوف یوم لایک ذلالت فتنه صفت سپهر کاهی نیز زند
 رحمة للعالمین کی بهر کات وجود ذمی وجود او کاخه انامون کفایت چه اهل اسلام با وجود شفی
 و بیکم کانی عیبت اسم الله و انت فیهم از نزول قرسمون سلی الله علیه و علی
 الله و انحرابه تسلیه انبیاء انما بعد میگوید بنده احقر انحرابه را با عیب خالی از هر عیابم
 طلع مفتی الشرع الامجد غلام محمد بن مفتی رحیم الله فی شهر اسدی الهاسمی الله هو
 فقیر الله له ذنوبه و ستر عیوبه فی الدنیا و الاخرة که چون ایضا خاک سراسر انکسایان و کافران

[illegible]

و تالیف کتاب گلدسته کرامات ائمه منافی حضرت محبوب سبحانی قطب عالمی حضرت صدیق
سلطان ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی آسنی البسمینی الجبلی قدس سره العزیز فرستاد
بعضی دوستان صداقت آیین حجاب محبت گزین مکلف حال نیاز آل شذوذ که مجموعه
دیگر در احوال مشایخ دین اولیای اهل یقین جمع آورده بنویسد بر حالات و ترقیم خوارق کرامات
آنحضرت جدا جدا سلسله وار پردازد تا سالکان طریقت و طالبان هدایت را بوقوف
حالات مشایخ عظام فیض عام و فائده تام حاصل گردد و شوق بر شوق و ذوق بر
ذوق بیفزاید و محبت بر محبت ترقی پذیرد و برای مولف یادگاری بر صفحه روزگار
بماند و چون رخت زندگانی ازین سرای فانی بریند و بجا خیر یاد شود و بقول سعدی شیرازی

سازماند سالها این نظم ترتیب	از ما هر ذره خاک افتد بجای	غرض نقشی است که ایام ماند
که هستی را نمی بینم بقا	لهذا این کم هست بگفته مخلصان	اخلاص مند و محبان مجتهد
و علی الخصوص بامید انیکه	شیدم که در روز امید و بیم	بدانزه نیکان پر بخشد کریم

توسل سخات بوسیلہ جمیلہ حضرت القصور نموده بنظر محنت و رنج باجماع این گنج مشغول شد
و نفوذ احوال هر یک بزرگ از کتب و الارتب متقدمین متاخرین جمع آورده بنیادین
گنج گوهر سنج نهاد و به خزینة الاصفیاء که نام تاریخی است موسوم ساخته بهفت مجلد تقسیم
نمود مخزن اول در ذکر قائم المرسلین شیخ المذنبین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه
وسلم و خلفای راشدین و ائمه دین رضوان الله تعالی عنہم جمیع دویم در ذکر مشایخ
خاندان قادریه اعظمیه مخزن سیوم در ذکر حضرات خانوادہ حشمت اهل بیت مخزن
چهارم در ذکر پیران سلسله عالیہ نقشبندیہ و مجددیه مخزن پنجم در ذکر بزرگان
شهر در دیه عالیہ مخزن ششم در ذکر حضرات خانوادہ های متفرقات مخزن هفتم
مشتمل بر چهار حصہ حصہ اول در ذکر احوال و معجزات حضرت سرور کائنات
علیه السلام و الصلوٰۃ حصہ دوم در ذکر نباتات و الادرجات حضرت شاه
رسالت علیہ الصلوٰۃ و السلام حصہ سوم در ذکر عورات صالحات و عارفات
که از اهل ولایت و کرامت بوده اند حصہ چهارم در ذکر مجسمین و مجادیب

صلی اللہ علیہ وسلم از قبیلہ اشرف قریش کہ است صحیح الطریقین انجانبہ علیہ محمد بن عبد اللہ
 بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف و از جانب المہاجرہ بنی امیہ حبیب بن عبد مناف
 و اسمی گرامی حضرت سرور کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ بسیار اند و از اجلہ نوز و نہ نام و جان
 و عام اشتهار دارند و بزرگ ترین اسمی محمد و احمد و حامد و محمود و مصطفیٰ و مفضل و خاتم النبیین
 و شیخ المذنبین و درجۃ النعمانین و حید و ظاہر و سیر و رسول و نبی و کرم و عزیز و منزل و رفیع و
 و سراج و متوکل و کفیل و شفیع و روح القدس و صاحب الحاج و صاحب المعراج و صاحب
 و یتیم و مسکین و روح کتب الارباب و آن حضرت از اسمی گرامی اسم مسکین را نسبت خود
 و دوست تر داشتی و فرمودی کہ اللهم اجعل مسکینا و مستی مسکینا فی زمرة المساکین چون بابت برکات
 مسکین بود مسکینان بیتان دوست تر داشتی و در زمان حیات ایشان بجان کوشیدی از آنجا جواب
 تیر و باب خبر گیری بیتان مسکینان کی رسید فرمودی حق سبحانہ تا نام تمام آنجا را بر هر یک کتابی از خود
 چنانچه در قرابت حامد و معلوک و قتال و در تحویل حمد و فاروق و طایف و در زمان محمد و احمد مذکور است و
 لا ایا لی حضرت شاه ابوالمعالی قادرے کرمانی لاہورے در تعریف حلیہ مبارک آن حضرت
 میفرماید کہ ہوا ستر بایض اللون و واسع الجبۃ و ازج البجانبین و اقلع الاسنان و اسود
 العینین و لیج اللحن و اقلع الالف و ازج الحواجب طویل الیدین و تمام القدر و مجتمع اللجۃ
 و رفیق الاما ط صفتی الغادر لیس فی برۃ شعر الاخطا الصدر الی الشہرہ و صورۃ حسن
 الصور و حسن القم و نورہ نور السمش و کلامہ کلام روح القدس و قالہ قال الشعریۃ
 و حالہ حال الحق و علمہ علم الیقین و لسان الذکر و قلبہ عین المعرفة و ذاتہ ذات
 انوار الحق و دینہ اکرم الاولیان ملتہ اشع من المثل و خلقہ احسن الاخلاق و عملہ ابر اللہ و فیل
 عبادۃ اللہ و حیمہ غیر الاجسام و انجود کثر لک نام صلے اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین و
 ولادت با سعادت حضرت شاه باقیات باقیات جمہور علمای دین بعد از طلوع صبح صادق بر
 و شبۃ ماہ ربیع الاول در سال واقعی قبل بوقوع آمد بعد ازین واقع بجاہ و پنج یا چیل روز
 و بعضی بر آنکہ ہر دو واقع در یک روز بوقوع آمدہ بودند و آن حضرت در عہد سلطنت توفیق
 عادل متولد شد بعد از آنکہ چیل و دو سال از حکومت او گذشتہ بودند و بعد وفات اسکندر رو

باز از جانب المہاجرہ بنی امیہ حبیب بن عبد مناف و اسمی گرامی حضرت سرور کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ بسیار اند و از اجلہ نوز و نہ نام و جان و عام اشتهار دارند و بزرگ ترین اسمی محمد و احمد و حامد و محمود و مصطفیٰ و مفضل و خاتم النبیین و شیخ المذنبین و درجۃ النعمانین و حید و ظاہر و سیر و رسول و نبی و کرم و عزیز و منزل و رفیع و و سراج و متوکل و کفیل و شفیع و روح القدس و صاحب الحاج و صاحب المعراج و صاحب و یتیم و مسکین و روح کتب الارباب و آن حضرت از اسمی گرامی اسم مسکین را نسبت خود و دوست تر داشتی و فرمودی کہ اللهم اجعل مسکینا و مستی مسکینا فی زمرة المساکین چون بابت برکات مسکین بود مسکینان بیتان دوست تر داشتی و در زمان حیات ایشان بجان کوشیدی از آنجا جواب تیر و باب خبر گیری بیتان مسکینان کی رسید فرمودی حق سبحانہ تا نام تمام آنجا را بر هر یک کتابی از خود چنانچه در قرابت حامد و معلوک و قتال و در تحویل حمد و فاروق و طایف و در زمان محمد و احمد مذکور است و لا ایا لی حضرت شاه ابوالمعالی قادرے کرمانی لاہورے در تعریف حلیہ مبارک آن حضرت میفرماید کہ ہوا ستر بایض اللون و واسع الجبۃ و ازج البجانبین و اقلع الاسنان و اسود العینین و لیج اللحن و اقلع الالف و ازج الحواجب طویل الیدین و تمام القدر و مجتمع اللجۃ و رفیق الاما ط صفتی الغادر لیس فی برۃ شعر الاخطا الصدر الی الشہرہ و صورۃ حسن الصور و حسن القم و نورہ نور السمش و کلامہ کلام روح القدس و قالہ قال الشعریۃ و حالہ حال الحق و علمہ علم الیقین و لسان الذکر و قلبہ عین المعرفة و ذاتہ ذات انوار الحق و دینہ اکرم الاولیان ملتہ اشع من المثل و خلقہ احسن الاخلاق و عملہ ابر اللہ و فیل عبادۃ اللہ و حیمہ غیر الاجسام و انجود کثر لک نام صلے اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین و ولادت با سعادت حضرت شاه باقیات باقیات جمہور علمای دین بعد از طلوع صبح صادق بر و و شبۃ ماہ ربیع الاول در سال واقعی قبل بوقوع آمد بعد ازین واقع بجاہ و پنج یا چیل روز و بعضی بر آنکہ ہر دو واقع در یک روز بوقوع آمدہ بودند و آن حضرت در عہد سلطنت توفیق عادل متولد شد بعد از آنکہ چیل و دو سال از حکومت او گذشتہ بودند و بعد وفات اسکندر رو

باز از جانب المہاجرہ بنی امیہ حبیب بن عبد مناف و اسمی گرامی حضرت سرور کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ بسیار اند و از اجلہ نوز و نہ نام و جان و عام اشتهار دارند و بزرگ ترین اسمی محمد و احمد و حامد و محمود و مصطفیٰ و مفضل و خاتم النبیین و شیخ المذنبین و درجۃ النعمانین و حید و ظاہر و سیر و رسول و نبی و کرم و عزیز و منزل و رفیع و و سراج و متوکل و کفیل و شفیع و روح القدس و صاحب الحاج و صاحب المعراج و صاحب و یتیم و مسکین و روح کتب الارباب و آن حضرت از اسمی گرامی اسم مسکین را نسبت خود و دوست تر داشتی و فرمودی کہ اللهم اجعل مسکینا و مستی مسکینا فی زمرة المساکین چون بابت برکات مسکین بود مسکینان بیتان دوست تر داشتی و در زمان حیات ایشان بجان کوشیدی از آنجا جواب تیر و باب خبر گیری بیتان مسکینان کی رسید فرمودی حق سبحانہ تا نام تمام آنجا را بر هر یک کتابی از خود چنانچه در قرابت حامد و معلوک و قتال و در تحویل حمد و فاروق و طایف و در زمان محمد و احمد مذکور است و لا ایا لی حضرت شاه ابوالمعالی قادرے کرمانی لاہورے در تعریف حلیہ مبارک آن حضرت میفرماید کہ ہوا ستر بایض اللون و واسع الجبۃ و ازج البجانبین و اقلع الاسنان و اسود العینین و لیج اللحن و اقلع الالف و ازج الحواجب طویل الیدین و تمام القدر و مجتمع اللجۃ و رفیق الاما ط صفتی الغادر لیس فی برۃ شعر الاخطا الصدر الی الشہرہ و صورۃ حسن الصور و حسن القم و نورہ نور السمش و کلامہ کلام روح القدس و قالہ قال الشعریۃ و حالہ حال الحق و علمہ علم الیقین و لسان الذکر و قلبہ عین المعرفة و ذاتہ ذات انوار الحق و دینہ اکرم الاولیان ملتہ اشع من المثل و خلقہ احسن الاخلاق و عملہ ابر اللہ و فیل عبادۃ اللہ و حیمہ غیر الاجسام و انجود کثر لک نام صلے اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین و ولادت با سعادت حضرت شاه باقیات باقیات جمہور علمای دین بعد از طلوع صبح صادق بر و و شبۃ ماہ ربیع الاول در سال واقعی قبل بوقوع آمد بعد ازین واقع بجاہ و پنج یا چیل روز و بعضی بر آنکہ ہر دو واقع در یک روز بوقوع آمدہ بودند و آن حضرت در عہد سلطنت توفیق عادل متولد شد بعد از آنکہ چیل و دو سال از حکومت او گذشتہ بودند و بعد وفات اسکندر رو

و در کمین خفته ماند که ازان نوز پر توی بآن رسید باز آن نوز یک نوز شره بجای آمد چون
 هیچ شد حال این واقعه یکی از احبار بود و گفتم او گفت که این خوابی است اضمحلات احلام است
 هیچ اعتباری ندارد و بعد از چند سال بسفر تجارت رفتم چون بدر بخراسان رسیدم بیک راهب
 رسیدم بوی ملاقی شده بقیه این خواب از پرسیدم گفت تو کیستی گفتم مدوے از قریش که ام
 گفت فدوی تعالی از شما پیوسته خواهد برانگیخت که تو وزیر وی باشی و بعد از وفات دے
 خلیفه وی چون رسول صلی الله علیه و سلم مبعوث شد و مرا باسلام خواند و لی خواستم فرمود
 و لی رسالت من خوابی است که بقیه آن بیک راهب تیر گفتم گفتم این حال از که شنیدی خبر
 که از جبریل گفتم لا اله الا الله انت رسول الله و صاحب شواهد النبوة میفرماید که صدیق
 اکبر فرمود که روزی در سایه درختی نشسته بودم ناگاه دیدم که شاخی ازان درخت میل
 بجانب من کرد و چنانچه بر سر من رسید و از وی آوازه شنیدم که در فلان وقت بتغییر
 آخر الزمان ظهور خواهد کرد باید که اول تصدیق آن صدیق شوی گفتم روشن تر گو که آن بتغییر است
 و نامش چیست گفت محمد بن عبد الله قریشی کی باشی گفتم وی جیب آنیس من است پس
 ازان درخت عهد گرفتیم که هرگاه که وی مبعوث شود مرا بشارت دهی چون محمد صلی الله علیه
 و سلم مبعوث شد ازان درخت آواز آمد که بهوشیار باش ای پسر ابو قحافه که وحی بر محمد نازل
 شد پس شتت کن که از سابقان و تصدیق کن که از صدیقان باشی فی الحال بخدمت حضرت
 حاضر شدم و وی همان وقت مرا باسلام خواند گفتم اشهد ان لا اله الا الله و اشهد انک رسول الله
 و نقل است که شبی چند ممانان در خانه صدیق اکبر رسیدند و وی بخدمت حضرت شاه
 رسالت حاضر بود چون بعد از نماز عشاء بخانه رسیدند که ممانان نان شام خورده اند بانه
 اهل خانه گفتند طعام حاضر کردیم نخورند و خواستند بپزند تا بپزدیم خورد صدیق در غضب شد
 و سوگند خورد که وی ازان طعام که تا حال ممانان نماند بپزدیم بودم و نخواهد خورد باز فرمود که این
 سوگند از شیطان بود و طعام خوردن آغاز نما چون طعام آمد که بود را وی گوید که هر گاه که
 می برداشتم از زیر هر لقمه طعام بیشتر از آنکه می برداشتم پیدایش تا همه حاضرین بر بخورند
 و آنچه باقی ماند بر برابر اول بود و بعد ازان هم مردم بسیار از آن طعام بخورند و نقل است

که صدیق اکبر در مرض موت خود فرزندان خود را بهایشه صدیقیه تفویض نمود و از مقدار آن مال متروکه سده ختر بیان فرمود حضرت صدیقیه عرض کرد که مرا سوگند است هرگز دیگر نیست ختر منم که اگر که صدق اربال متروکه شناسست فرمود خاتون من حامله است و غایب است که دختر خواهد آورد پس چنان بوجود آمد که خاتون منی ختر را بید و نقل است که حضرت یحیی قبل از وفات وصیت کرد که چون از میان غانی ختر است قاست بر بندم مرا بدو از ده فیض اندازد بنویس و بگوید السلام علیک یا رسول الله و بگوید بآستانه تو آمده پس اگر دروازه از خود کشاده گردد و مرا در جوار محمدی من کیند در نه در بقیع برید پس چون حسب وصیت صدیق اکبر تابوت را بر دروازه روضه بنویس بر دروازه آن کلمات نام شده بود که دروازه از خود و اگر دید دروازه رسید که حبیب ابوسوی حبیب آمد و نقش صدیق اکبر بخوار حضرت پیغمبر دفن کردند و وفات آن نیکوالت بسال سیزدهم از هجرت بره زرد شنبه و بر وقت صبح شنبه شنبه و یقوی روز جمعه است دوم یا بیست و سوم ماه جمادی الآخر است و در آن عمر شصت و سه سال است تاریخ وفات حضرت صدیق اکبر از سرور حضرت صدیق اکبر یار غار حاکم دین والی کون و مکان و صادق و صدیق و غوثی و در دلش عشق محمد مجو جان و یار دلدار جناب مصطفی و مولی پیغمبر آخر زمان بود و چون احد آن ذوات پاک از آن حد شد سال ترحیلش عیان و باز سال انتقالش گفتل آه ای سرور ولی رفت از جهان پسر امیر المومنین فاروق الاعظم عمر این جناب رضی الله عنه کینست ای ابو جعفر است و لقب فاروق الاعظم و اسم شریف عمر این جناب بن فضیل بن عبد العزی ابن ریح بن عبد الله بن فزط بن زراح بن عدی بن کعب نام مادر و حتمه بنت اشعم بن مغیره و قیل بنت بن نام بن افریو بن عبد الله بن عمر بن مخزوم و بوی اول و دختر عم ابو جهم و یقول ثاقب بن خنیس ابو جهم بود و نسب حضرت عمر از جانب پدر به نسب حضرت پیغمبر در کعب که جد ششم پیغمبر است میرسد ولادت وی بعد از واقعه فیل سیزدهم سال است و در سال ششم از ولادت آن حضرت شاه رسالت ایمان آورده و پیش از وی جیل کسان جامع اصحاب شریف سلام شریف شده بودند همان روز که عمر اسلام آورد این آیه کریمه نازل گردید یا ایها البنی حبس الله من المومنین و بر روز شنبه بیست و سوم جمادی الآخر

در روز وفات حضرت صدیق اکبر در سال سیزدهم از هجرت بره زرد شنبه و بر وقت صبح شنبه شنبه و یقوی روز جمعه است دوم یا بیست و سوم ماه جمادی الآخر است و در آن عمر شصت و سه سال است تاریخ وفات حضرت صدیق اکبر از سرور حضرت صدیق اکبر یار غار حاکم دین والی کون و مکان و صادق و صدیق و غوثی و در دلش عشق محمد مجو جان و یار دلدار جناب مصطفی و مولی پیغمبر آخر زمان بود و چون احد آن ذوات پاک از آن حد شد سال ترحیلش عیان و باز سال انتقالش گفتل آه ای سرور ولی رفت از جهان پسر امیر المومنین فاروق الاعظم عمر این جناب رضی الله عنه کینست ای ابو جعفر است و لقب فاروق الاعظم و اسم شریف عمر این جناب بن فضیل بن عبد العزی ابن ریح بن عبد الله بن فزط بن زراح بن عدی بن کعب نام مادر و حتمه بنت اشعم بن مغیره و قیل بنت بن نام بن افریو بن عبد الله بن عمر بن مخزوم و بوی اول و دختر عم ابو جهم و یقول ثاقب بن خنیس ابو جهم بود و نسب حضرت عمر از جانب پدر به نسب حضرت پیغمبر در کعب که جد ششم پیغمبر است میرسد ولادت وی بعد از واقعه فیل سیزدهم سال است و در سال ششم از ولادت آن حضرت شاه رسالت ایمان آورده و پیش از وی جیل کسان جامع اصحاب شریف سلام شریف شده بودند همان روز که عمر اسلام آورد این آیه کریمه نازل گردید یا ایها البنی حبس الله من المومنین و بر روز شنبه بیست و سوم جمادی الآخر

در روز وفات حضرت صدیق اکبر در سال سیزدهم از هجرت بره زرد شنبه و بر وقت صبح شنبه شنبه و یقوی روز جمعه است دوم یا بیست و سوم ماه جمادی الآخر است و در آن عمر شصت و سه سال است تاریخ وفات حضرت صدیق اکبر از سرور حضرت صدیق اکبر یار غار حاکم دین والی کون و مکان و صادق و صدیق و غوثی و در دلش عشق محمد مجو جان و یار دلدار جناب مصطفی و مولی پیغمبر آخر زمان بود و چون احد آن ذوات پاک از آن حد شد سال ترحیلش عیان و باز سال انتقالش گفتل آه ای سرور ولی رفت از جهان پسر امیر المومنین فاروق الاعظم عمر این جناب رضی الله عنه کینست ای ابو جعفر است و لقب فاروق الاعظم و اسم شریف عمر این جناب بن فضیل بن عبد العزی ابن ریح بن عبد الله بن فزط بن زراح بن عدی بن کعب نام مادر و حتمه بنت اشعم بن مغیره و قیل بنت بن نام بن افریو بن عبد الله بن عمر بن مخزوم و بوی اول و دختر عم ابو جهم و یقول ثاقب بن خنیس ابو جهم بود و نسب حضرت عمر از جانب پدر به نسب حضرت پیغمبر در کعب که جد ششم پیغمبر است میرسد ولادت وی بعد از واقعه فیل سیزدهم سال است و در سال ششم از ولادت آن حضرت شاه رسالت ایمان آورده و پیش از وی جیل کسان جامع اصحاب شریف سلام شریف شده بودند همان روز که عمر اسلام آورد این آیه کریمه نازل گردید یا ایها البنی حبس الله من المومنین و بر روز شنبه بیست و سوم جمادی الآخر

بسال سیزدهم از هجرت بر سنده خلافت شاه رسالت منشست مدت خلافت وی ده سال
 و هشت ماه بود و صاحب شواهد النبوة میفرماید که فرمود رسول خدا علیه صلوة الملك
 الاعلی که دوام سابقه محمدین بودند و خدای تعالی با ایشان سخن میگفت و درین است که
 خطاب است که حق بر زبان وی سخن میفرماید و مؤید این سخن است که در هر امری که اصحاب سخن
 میگفتند حکم الهی موافق سخن عمر نازل شدی ابو هریره رضی الله عنه میفرماید که فرمود رسول
 صلی الله علیه و سلم که در خواب دیدم که دلموی در چاه انداختم و بدان آب کشیدم چندانکه
 خدا خواسته بود بعد از آن ابوبکر گرفت و یکدو دلو کشید و در کشیدن و سه ضعیف بود و خدا بخت
 بروی رحمت کند بعد از آن عمر گرفت و دلوها کشید و من هرگز چون وی در کشیدن آب
 مردی قوی تر ندیدم که همه حوضهای را پر آب ساخت و خلق را سیراب کرد و این اثبات
 بعد خلافت عمر بود که خلافت وی هزار و در هزار شهر از اقلیم فارس و روم و غیره مفتوح شده
 خلقی بیشمار مشرف باسلام شد و نقل است که روزی بر روز جمعه حضرت عمر بنیز بر آمد خطبه
 میخواند درین اثنا ترک خطبه کرد و سه بار گفت یا سائیه ابجیل و باز خطبه مشغول گشت
 و تمام ساخت حاضرین با تمکین از ظهور این معنی تعجب بودند تا آنکه عبدالرحمان بن عوف
 رضی الله عنه سجده مست حاضر شده سبب ظهور این کلمات از زبان حق ترجمان وی پرسید
 گفت و در آن حال دیدم که ساریه قوم وی نزدیک کوبی با کفار حمار پیکیتمند و قریب است
 مغلوب شوند چون چنین دیدم بپراسختم و با ایشان آواز دادم که تا پشت بکوه واده از کفار
 خلاص یابند و چنین است که حق سبحانه تعالی قصد آسمن بگوش ایشان رسانیده باشد چون یکسایه
 بر آمد و ساریه بعد فتح از سفر بزم مراجعت کرد گشت که بروز جمعه با کفار حمار به سیکر ویم و از وقت
 صبح تا وقت نماز حمار به در پیش بود و کفار از پیش بپشت لشکر مراد و گر فتنه ناگاه شنیدم که
 منادی ندا میکند که یا سائیه ابجیل پس پشت بکوه بپشت چند ان حمار به که دیم که ظفر یافتیم
 گویند که از مدینه تا لشکرگاه ساریه یک ماه راه بود و نقل است که در آن وقت که مصر فتح
 شد و عمرو بن عاص بحکم خلیفه ثانی حاکم مصر گردید در آن سال اهل مصر بفرقتش حاضر
 آمده عرصه پرداز شدند که رود نیل را عادی است که هر سال درین ماه و ختره ماه پیراسته

با کوه پید اکنیم و مادر و پدر و دختر را چندان مال و زر بهیم که راضی شوند و باز دختر را بنوب
ترین جامه و زیور آراسته در دیا اندازیم بدین عمل آب رود نیل تا یکسال بخوبی جاری
میانند و در خشک میگردد و نقصان عظیم خلق عائد میشود درین سال هم اگر این امر انصرام نخواهد
یافت دریای آب در عایا خراب خواهد گشت عمرو بن عاص طلاع این حال بحضرت خلیفه حجت
نوشته بجواب آن فرمان خلافت نافذ شد که اسلام قاطع این چنین قاعده ای بدست
داین امر نیست که هرگز مثل آن در اسلام نیست و نخواهد بود زنهار با تکاپ این امر شیخ پذیرد
پس عمرو بن عاص مصریان را از فرمان خلیفه بر حق مطلع فرمود و آنهارا در ارتکاب این
حرکت بازداشت چون ازان روز سه ماه متقضى شدند آب نیل تمام خشک شد و از بی آبی دریا
همه رعایا برباد شدند و وطن شدند آخر عمرو بن عاص بار دیگر عرضداشتی بحضرت خلیفه
ثانی با طلاع این حال تحریر کرد و نوشت که از بی آبی دریا اهل مصر غرق دریای فنا گشته
اگر عزیزین باب امداد شود رعایا آباد شود ورنه تا وقتی که دریای آبست رعایا با خبر و خراب
باستماع این خبر حضرت عمر مکتوبی از طرف خود بنام دریای نیل نوشت که من عبد الله الامیر
البنین عمری نیل مصر را بعد فاکل کن گشت تجری من قبلک فلا تجروا و ان کان الله الواحد
ان تجریک فقط و نیز بجا کم مصر تحریر فرمود که این قیمة را در دریا بیند از بفضل و سبحانه تعالی
آب دریا جاری خواهد شد پس عمرو بن عاص رقیمة حضرت خلیفه را در دریا انداخت و زد دیگر
باید او آن شانزده درعه بالا از سابق آب دریا روان در عایا آبادان شد و ازان روز باز آن
عادت بداد و ریافت و در راحت القلوب حضرت سلطان الشایخ نظام الدین را
تحریر میفرماید که روزی حضرت خلیفه ثانی در خطبه خویش پشت بسایه آفتاب ادهشت بود
و خرقه خود بخیه میکرد چون ساعتی بگذشت آن بگذشت از گرمی آفتاب پشت مبارک گرم شد
و بنظر گرم بجانیکتاب نظر کرد و فی الفور آفتاب سیاه شد و تمام عالم تاریک گشت بوقوع این
حال پرمال حضرت رسول مقبول صلی الله علیه و سلم از بس متفکر بود مذکور روح الامین نیل
گشت پیام رسانید که امروز آفتاب بر پشت مبارک عمر صنی الله عنه چندان بنافت که پشت آنحضرت
گرم شد و بعضی آفتاب نگر نیست ازین سبب فی از آفتاب گرفته شد احوال اگر عمر گناه آفتاب

عقد بفرماید نور گمشده وی باز آید و در نه تاقیام قیامت بکین بلاء مبتلا خواهد ماند پس حضرت
 شاه رسالت عمر رضی الله عنه را نزد خود طلب فرموده شفاعت آفتاب کرد چون امیر المومنین
 بعفو گستاخی آفتاب پرداخت فی الحال باز از سر نو آفتاب عالم تاب گردید و نیز
 در راحت القلوب مذکور است که چون خلیفه ثانی از قیصر روم خراج طلبید قیصر در سال آن
 تامل کرد و خیفه چند جاسوس در مدینه فرستاد که قیصر را از جاه و چشم و غیره احوال عمر خبر دهند
 چون جاسوسان در مدینه رسیدند حضرت خلیفه را در خطبه اش یافتند و حالیکه خرقه میبافید
 پیوندمیکرد و چون دیدند در دل خود انکار آوردند و با خود گفتند که چنین کس بی عجب خرقه خود را
 خود میدزد و چه طور از قیصر روم طلب خراج میکند امیر المومنین بنو رابطن ایشان را شناخت
 و فرمود که مال از قیصر آور دید از ظهور این حال لرزه بر اندام ایشان افتاد و کل حال راست
 بی کم و کاست عرض کردند امیر المومنین دژ به برداشت و بجانب روم بر آورد و گفت بنی آدم
 بر قیصر روم را جاسوسان چون چنین دیدند راه خود پیش گرفته هنوز در راه بودند که خبر رسید
 که قیصر روم روزی بر تخت نشسته بود و آراکین در بازار حاضر بودند که یکایک یوار شبت تخت
 بشکافت و دست باد زده از دیوار بر آید و دژ به بر قیصر نهد که سرش از تن جدا گردد و
نقل است که پیش از اسلام امیر المومنین عمر اهل اسلام بانگ ناز اندرون غار میگفتند
 چون عمر مشرف باسلام شدند همان روز تیغ برهنه کرد و بدست گرفته بایستاد و بلال رضی الله عنه
 فرمود که بالایی کوه بر آید بانگ بآواز بلند گوئد بلال بالایی کوه بر آید و اذان گفت
 لرزه در کفار افتاد که امروز چه آفت است که محمد بن بانگ ناز آشکارا گفتند درین میان
 خبر رسید که عمر بن الخطاب اسلام آورد و چون این شنیدند بدست ایشان گشت و گفتند
 که امروز دین احصا نمود و پاره و اسلام آشکارا شد **نقل است** که وقتی امیر المومنین رضی الله عنه
 عنه در راه میرفت و دژ به مبارک در دست داشت **جنگ** فزونی در راه میگرفت سبب
 وزاری پرسید عرض کرد که جغزات من بر زمین ریخت و بر زمین جغزات مرا فرو برد و لایزال
 هاجنا بایستاده و دژ به برداشته بانگ بر زمین زد و فرمود که ای زمین اگر جغزات این نوع
 بر منی بهتر و نه باین دژ به شرع محمدی ترا عدل کنم فوراً از من بشکافت و تمام جغزات و

از جانب پدر و مادر به نسب حضرت پیغمبر در عبدالمنان که چهارم آن حضرت جد پنجم عثمان است
 میرسد و ولادت وی بعد از گذشتن شش سال از واقعه قبل و پنج شده در سال اول از شت
 نبوت بنوی بدلال حضرت صدیق اکبر ایمان آورده و بفره محرم سال بیست و چهارم از هجرت
 پسرند خلافت بنشست و مدت خلافت وی دو اوده سال و دو اوده روز است نقل است
 که روزی یکی از اصحاب بخانه آن حضرت میرفت و در راه بزنی نامحرم ماه کرد چون بخانه وی
 آمد فرمود که چه بوده است شمارا که یک از شما بخانه من در آمده است و در چشم وی از زنا اثر
 می یابم آن شخص پیش آمد و گفت با خلیفه بر حق بعد از رسول الله بودم وی نازل میشد و خود
 این وحی نیست بلکه نوز است که حق تعالی به بندگان خود عطا می نماید نقل است
 که در آن شبی که با مرد آن شهادت یافت حضرت شاه رسالت را بخوابید که میفرمایند
 عثمان امروز پیش ما رفتار نخواهی کرد لا جرم روز دیگر کسان خود را نگذاشت که با مخالفان
 مقاتله کنند و شهادت یافت در صاحب شواهد القیوت میفرماید که یکی از اتفاقات
 گفته است که در طواف کعبه بودم نااینا را دیدم که طواف کعبه میکرد و میگفت خداوند مرا
 پیام زد و گمان ندارم که مرا پیام رزی گفتم سبحان الله در چنین جای چنین سخن نا امیدانه
 میگوئی گفت از من گناهی عظیم صادر شده است که امید غمخو آن ندارم گفتم آن که است گفت
 آن روز که امیر المؤمنین عثمان را محاصره کردند من بایک از مخالفان وی سوگند خوردم که اگر
 عثمان کشته شود بر روی برهنه وی طبا نچه برهنه چون وی شهادت یافت بخانه وی در آمد
 دیدم که سر وی در کنار خاتون وی است بخاتون وی گفتم که روی عثمان را برهنه کن گفت
 مقصود تو چیست گفتم سوگند خورده ام که طبا نچه برهنه وی برهنه وی از خاتون بگیر است گفت
 هیچ نگاه میداری حق صحبتی با رسول خدا صلی الله علیه و سلم و حق اینکه دو دختر حضرت پیغمبر
 علیه صلوٰة الملک الا که در تلاح وی در آمدند و چند فضائل را بر من بیان کردند از استعاضه یعنی مرا
 مانیکه با من بودند شرم خورده از اینجا برگشتند و من بآن اتفاقات کرده در روی خلیفه بر حق
 برهنه نموده طبا نچه بر روی وی زدم خاتون وی ابری برشید و گفت ای ظالمی بر من خدا بر تو
 رحم کند و گمان ترا تا مرز دست ترا نشکند و چشمت را کور گرداند و الله که هنوز از آن است

سی و پنج یاسی و ششم از هجرت بر مسند خلافت اجلاس کرد و مدت خلافت سی و پنج سال و سه
 ماه بود و بقول دیگر چهار سال و نه ماه و دوسه امام اول است از اثناعشر و امام احمد حنبل
 رضی الله تعالی عنه میفرمود که از پنج یک اصحاب کرام نبوی صلی الله علیه و سلم آنقدر فضائل
 پس نرسیده اند که از امیر المومنین علی کرم الله وجهه رسیده اند و صاحب کسیر الاقطاب
 تحریر میفرماید که روزی هر چهار اصحاب کبار حاضر خدمت حضرت شاه رسالت بودند که اول
 حضرت عقیلم بن مویز بود که صدق اکبر شده فرمود که در شب معراج از جناب بانی خرقه فقر عطا شده
 جالا اگر با شما عطا کنیم حق آن چه داد خود دهند که عرض کرد که صدق و رزم و صداقت کمین بعد
 بظار و حق اعظم مخاطب شده همان تقریر از زبان گوهر افشان فرمود وی عرض کرد که عدل
 کم داد و ظلم از ظالم بستانم پس از آن یحیی بن عقیان مخاطب شده فرمود که اگر خرقه
 فقر تو عطا کرد و شکریه آن چیست او عرض برداشت که چار و رزم و دخل پیش گیرم عرض چون
 نوبت جواب با صدواب بحضرت ابو تراب رسید گفت که اگر خرقه عطا کردی فقر باین فقر عطا فرمایند
 در شکریه آن پرده پوشی کنم و حتی الامکان در سر عید بندگان حق سیم موه بکار برم
 و عفو تقاصیر خلق پیشه خود سازم حضرت شاه رسالت ازین تقریر پذیر بنهایت خرمند شده
 فرمود که این جواب حسب مدعای ختمیه محمد و رضای الهی گفتمی بگیر این خرقه فقر الهی اگر حق
 و پش که شاهنشاه ولایت و پیشوای اولیای امت شدی و بروایات صحیح ثابت است
 که چون آن حضرت پامی مبارک بر رکاب می نشاند اقتضای تلاوت قرآن میکرد و چون پای
 بر رکاب گیر می بر حتم قرآن می نمود و نقل است که روزی جناب ابو تراب بعد ادای نماز با ابوبکر
 در مسجد کوفه نشسته بود شخصی را فرمود که بفلان محله برو در آنجا مسجدی است و متصل مسجد
 خانه است و در آن خانه زن و مرد با هم جنگ نزاع میکنند هر دو را پیش من حاضر کن
 آن شخص رفت و هر دو را حاضر آورد و حضرت امیر با ایشان مخاطب شده فرمود که امشب
 چرا با هم نزاع و فساد می دارید میترسید مرد گفت که امشب نکاح من باین زن بسته اند چون پیش
 وی در آدم نفرتی و طبیعت من پیدا شد خود را از او باز داشتیم و خواستیم که طلاق بدهیم ازین پس
 زن با من نزاع و جنگ میکند پس حضرت امیر زن را در خلوت برده بحالت تنهایی از وی پیش

که سختی بنویسم باید که جواب بیاضواب بگوئی و دروغ و کذب را در آن راه ندهی و آن
 نیست که تو در آغاز جوانی با پسر عم خود محبت داشتی و او نیز شیفته محبت جال قبول و پذیر تو خواست
 که ترا بزنی بوی دهن خرابی با هم جمع شده مجامعت کردید و تو آبستن شدی و آن را از رابا مادر
 خود گفتی و از پدر خود پنهان داشتی چون وقت وضع حمل آمد شب بود مادر ترا از خانه بیرون برد و تو
 پسر زائیدی و در خرقة چمپیده بیرون دیوار خانه بینداختی گئی آمد و دوی را بوی کرد شک
 بسوی سنگ انداختی آن سنگ بر سر کودک خورد و سرش شکست و خون روان گردید پس
 مادر تو پاره از ازار خود بردید و سر کودک بر آن پست و هاجما پسر را گذاشتند بجای خود رفتی
 بار دیگر از سینه که حال دمی چه شد زن گفت که همچنین است یا امیر المومنین آنچه گفتی راست گوهر
 راستی گفتی و میخوامم که حالا بفرا می که آن پسر مرا که بر فرزند ماند یا بر و فرمود که دانه این کس را
 که شوهر خود کرده همان پسر است که سوداگر است او را از اینجا برداشت و با خود برد و پدرش نمود
 تا بزرگ شده در کوفه آمد و ترا بخواب است حق تعالی او را از زمین گناه داشت که با مادر خود مجامعت
 زن گفت اگر چه فرموده آن حضرت شامس را بدست و عین صدق است لیکن مرا بر این معنی
 برائی و دلیلی می باید تا بصدق و یقین قرین گردد و امیر المومنین بآن مرد خطاب کرد تا سر خود را
 برهنه سازد چون برهنه کرد بزن خطاب کرد که بین که نشان ضرب سنگ تا حال بر سرش
 باقی است زن چون نشان نشان ضرب سنگ بر سرش موجود یافت سر در پان حضرت آورد و باز
 پسر گرفته راه خود پیش گرفت نقل است که وقتی اهل کوفه بخدمت آن حضرت آمده استغاثه
 کردند که آب فرات بطنیانی است ازین سبب زراعت ای امر و مان غرق دریا فی فاشده
 و قریب است که آب جانب شهر هم رجوع کند بطنیانی آب شهر هم بریاید گردد از خدا بخواهید
 که آب دریا با نازه خویش که بود عود کند باستماع این التجا علی المرتضی علیه الصلوٰه و السلام
 و پیر این نبوی در آغوش دعا گفتی در دست و عامه احمدی بر سر کرده همراه اهل شهر
 بکناره فرات رسید و دو رکعت نماز بگزارد پس برخاست و بایستاد و بان عصا
 بطرف دریا اشارت کرد و بجزد اشارت یک ذره آب کمتر شد بحین است اشارت سه ذره آب
 از دریا کمتر شد چون نوبت اشارت چهارم رسید اهل شهر فریاد بردارند که یا امیر المومنین

پس زیاده این یعنی خواهیم که آب کمتر شود که این آب موافق اندازه اول است **نقل است**
 از بی بی اسما بنت عیسی رضی الله تعالی عنها که فرمود حضرت خیر النساء خاتون جنت و اسے
 قیامت قاطع الزهر که در شبی که علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه با من زفات کرد و زوی تبرسم
 زیرا که شنیدم که زمین با وی سخن میگفت با مراد آن اظهار این حقیقت نمود حضرت شاه رسا
 کردم آن حضرت چون شنید صبحه در آرد بعد از آن سر برداشت و گفت ای قاطع بشارت باد
 ترا با کیزگی نسل برستی که خدا تعالی فضیلت نهاد و شوهر ترا بر سایر خلائق و زمین را فرمود
 که اخبار خود با و بگوید آنچه بر و میگذرد و خواهر گذشت از مشرق تا مغرب **نقل است**
 که حاج بن یوسف که ظالم اظلم بود همه اصحاب و شیعیان حضرت شاه را شنید ساخت آخر
 قنبر را که ظالم و فادار و خادم خدا شکستار حیدر قرار بود پیش خود طلبیداشت و گفت که قنبر توئی
 گفت آری گفت مولای علی ابن ابی طالب هستی گفت مولای من حق تعالی است و علی ایست
 من است گفت از دین او بیزار شو گفت دینی فاضلتر از دین وی مرا شنا گفت ترا خواهم کشت
 بگو که بگذارم عذاب ترا بکشم گفت اختیار بدست تست بر عذاب که خواهی کشی لیکن هر خدا یک
 مرا خواهی کشت فردا بمان عذاب کشته خواهی شد و خبر کرده است مرا علی المرتضی که ترا شصت خواهد کشت
 که بدترین ظالمان روی زمین باشد حضرت قنبر از دست آن ظالم اکر شهادت یافت
 و **نقل است** که وقتی علی مرتضی در بعضی سفر با پدر داشت که بلا رسید و بر است و چپ نگریست
 و گریان گریان از آن وشت پر ادا برگزشت و گفت اندک همین است جا خوا بایندن نتر آن
 ایشان و محل کشته شدن ایشان اصحاب عرض کردند که یا امیر المؤمنین این چه جایی است
 فرمود که دشت کربلا است و اینجا تو می کشته شوی که بی حساب و درشت روند قاتلان ایشان
 را اندک در گاه آبی باشد **نقل است** که بروقت تو چه بچنگ بعضی اصحاب شاه ابو تراب
 محتاج آب شدند بجای اشارت کرد که آنرا بکاوند آن مقداری کاوند سنگی نمودار شد
 که هیچ آفتی بر آن کارگر نمی گردید فرمود که این سنگ بالای آب است جدا کنید و بردارید
 لشکریان هر چند زور کردند نتوانستند برداشت آخر الامر حضرت امیر از نظر خود سرود آمد
 و استین دست من پرست خود در روز دیده انگشتان زیر سنگ در آورد و در دست برداشت

سنگ زایر داشته دورتر انداخت از زیر سنگ چشمه آب شیرین و خوشگوار ظاهر شد تا همه
خوردند و برداشتند چون همه اهل لشکر سیراب شدند باز آن سنگ بالای چشمه نهاد و بجای نداشت
و متصل آن چشمه دبری بود که راهی در اینجا سکونت داشت چون این حال بدیدند عجله
پرسید که تو پیغمبر سلی گفت که تو فرشته متقرب گفت که خیر گفت پس چه کسی گفت که
من علی امی و وصی پیغمبر آخر الزمان ام و دین ما اسلام است گفت دست بیاورد و بدست من
ده که سلمان شوم حضرت امیر دست بدست داد و راهب سلمان شد پس حضرت امیر از آب
پرسید که چه چیز ترا برین آورد که نزد آمدی و سلمان شد می عرض کرد که بنای این دیر را چند
سال است و از بانی این دیر در اینجا کاتبی است که درین موضع چشمه ایست و در آنجا آن که
سنگ است که کسی آنرا اندام و بر داشتن نتواند مگر پیغمبر یا جانشین پیغمبر پس منتظر بودم که
آن شخص کی می آید امروز ترا دیدم که سنگ بر کنده و چشمه آب ظاهر ساختی وقت راکه
تجففت دانستم و انچه می جستم با فم حضرت امیر چون آنرا بشنیدم گریست چند آنکه محاسن مبارکش
تر شد و فرمود الحمد للہ الذی لم اکن عنده نسیا و گفت فی کتبہ مسطور ایس آن راهب ملازم
حضرت امیر شده پیش آن حضرت بابل شام مقامله کرد و چند آنکه شهادت یافت نقل است
که چون حضرت شاه رسالت از مدینه بکرمه متوجه شد بصرای رسید که آب نداشت مسلمانان
تشنه شدند رسول صلی اللہ علیہ وسلم از شتر فرود آمد و فرمود که درین نزدیکی چاهی است
پس کیست از جماعہ مسلمانان که بر آن چاه برود و مشکها پر آب کرده بیاورد که رسول صلی اللہ
علیہ وسلم ضامن میشود او را به بهشت مردی برخاست و گفت یا رسول اللہ من میرم پس
حضرت رسول اللہ را با جمعی از سقایان روانه سیوی آن چاه فرمود مسلم ابن الاکوع که
میگوید که من بآن جامع بودم چون نزدیک آن چاه رسیدیم آنجا چند درختان میوه دار بودند
از اینجا آدمی میسب شنیدیم که آب بسیار دیدیم نتوانستیم که از اینجا بگذریم و ما را باز گشتیم
و نزد حضرت شاه رسالت عرض حال کردیم فرمود که آن جامع شیطانی بود که شما را از راه باز داشت
اگر شما میرفتید هیچ گزیده شما نمیرسید پس شخصی دیگر برخاست و عرض کرد که من میرم و رسول اللہ
وی نیز بجامع سقایان برفت و از اینجا باز گشت درین اثنا شب در رسید و تشنگی بر اصحاب

واجب آن حضرت علیه کرد آن حضرت شاه ولایت علی المرتضی ایامی رسول خدا باستان
 زاده است چاه گردید سلم بن الاکوع گوید که تا بیرون از لشکر آمدیم مشکها بر درش و شمشیرها
 در دست و علی پیش پیش نامیرفت چون نزدیک درختان رسیدیم آوازی بود ناکان درگاه
 عظیم بطور آمد نزد حضرت امیر بیچ خیال لغز و دود باز نمود که مترسید و دل قائم دارید که هیچ
 گزند بر شما نخواهد رسید چون بمیان درختان درآمدیم آتش بومی عظیم افروختن گرفت
 بی آنکه میزم سوخته شوند و بسیار سرمای بی جسم پیدا کردند و آواز ناکان آواز میکردند پوش
 از برفت و حضرت امیر بای عد و فرمای خود بر آن نامی نهاد و میگذاشت تا بلب آن چاه رسیدیم
 یک دلو داشتیم هرانی بن مالک یک دلو آب کشید آخر بسیار لبکست و دلو در چاه افتاد و آواز
 چاه آواز خنده و قهقهه برآمد حضرت امیر فرمود که کیست که در لشکر بایرد و دلو در سن و دیگر بیاورد
 اصحاب گفتند که کسی را طاعت آن نیست که از آن درختان بگذرد آخر حضرت امیر کمر بست
 و در چاه درآمد آواز خنده و قهقهه در چاه زیاد تر شد چون در چاه رسید بای آن حضرت بلندی
 و غلغلای عظیم از چاه برآمد و آوازی چنانچه کسی را خنق کرده باشد ظاهر میگذاشت تا که بگذشت
 با آواز بلند گفت الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله و لعل رسول الله و با آواز داد که مشکها فرو گذار
 چون فرو گذار شدیم همه بآب پر کرده بیرون آوردند از آن آنحضرت و مشکها برداشتند و
 یک مشک برداشتیم چون زیر درختان رسیدیم از آنچه دیده و شنیده بودیم هیچ نبود چون
 از درختان بگذشتیم آوازی شنیدیم که آتشی بیجی در درختان نشسته بود و آتشی در درختان نشسته بود
 میخواند تا آنکه سحر است حضرت شاه رسالت رسیدیم و علی المرتضی از دست با اسوال ماضی
 بحضور آن سرور اینها عرض کردیم شهادت فرمود که هم این کار را نوازید مردان چنین کنند
 و الحمد لله که فتح یافعی و از جنگ جنان رونما فنی و پروایات عجیبه ثابت شده که
 خدا استعانتی بپاس خاطر حضرت شاه ولایت و دیار سقنلس فرمود و آفتاب از مغرب باز
 گردانید یکی بعد بآب رسالت آب که حضرت نبوی بکلمت نزول وحی تبارک برز انومی شاه
 ولایت داشت چون حالت نزول وحی در کشید آفتاب مغرب سید و ناز عصر حضرت امیر تقی
 گردید چون آن حالت رفع گشت حضرت رسول علی منطاب و پر سید که ناز عصر گذارد و حضرت

که با شارت گذارده ام و ترک ادب انتم که سربارک استجناب را از زانوی خود بردارم
 با ستاع این حال سید عالم صلی الله علیه و سلم دست مناجات بر گاه قاضی الحاجات برآور
 و عرض کرد که الهی علی نماز عصر نگذارده است آفتاب را حکم شود که باز ظاهر گردد هنوز از
 و عافراعت حاصل نشده بود که آفتاب ظلمت و پر تو آفتاب بر کوه و دشت تابفت
 و علی المرتضیٰ حسب المدا با دای نماز پرداخت و آن روز بوقت غروب آفتاب اوادی
 همچون آواز آید شنیده میشد دوم بعد و ثبات سرور کائنات بوقت توحه حضرت امیر بسو
 بابل چون خواست که از آب فرات بگذرد وقت نماز عصر بود با طالع اصحاب نماز عصر و اگر
 و دیگر یاران که بگذرانیدن چارپایان و غیره اسباب از ور یا مشغول بودند وقت نماز قضا
 کردند و آفتاب غروب افت ازین ممر حیران و پدید نشان خجسته آن حضرت آمدند حضرت
 دست بر عابد داشت و بجناب حضرت و ابی حمزه ای رو آفتاب کرد فی الحال آفتاب گشت
 و همه اصحاب نماز عصر بوقت او اگر دزد چون از نماز فراغت یافتند آفتاب غروب و در وقت
 اوادی بود ناک از آفتاب گوش زد میگشت همه شب و تبلیل برداشتند نقل است
 که حضرت امیر کرم الله وجهه شخصی را از لشکر خود بیان مہتم پیدا داشت که اخبار لشکر وی بجا و
 بن ابی سفیان میرساند و روزی از وی پرسید او انکار کرد فرمود که اگر راست میگوئی
 سوگند یاد کن آن شخص سوگند خورد و فرمود که قسم دروغ بر زبان آورد و حق قالی ترا گوید
 پس یک هفته نگذشت که نماینده نقل است که روزی امیر المومنین علی بجا حضرت مجلس
 خود سوگند داد و گفت که هر که زبانی حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰۃ والسلام و تحیت شنیده
 است که من کنست مولا علی مولا گوای و مہدی و پاس خاطر من دروغ نگوئی پس دوازده
 تن از حاضرین محفل گوای دادند چون شخص دیگر هم از واقفان این حال در آنجا حاضر بود
 خاموش ماند و زبان را به تکیه آید مگر حضرت امیر وی مخاطب شد و فرمود ای شخص
 با وجود و قوت این حال زبان شهادت نکشادی و گوای راستی ندادی گفت پیر شده ام
 و بسبب ضعیفی حواس قوت حافظه من گم گشته است و همچنین از یاد من فتنه حضرت امیر چون این
 سخن آن کتاب شنید گفت الهی این شخص مدید و دانسته حق را در پرده کذب پشیده است بسزا

فی الحال کور شد و از مجلس برخواست مگر نایب و سوگویی دیگر چند کسان هم که دیده دوخته
 گواهی نداده بودند کور گشتند و از آنجمله زید بن ارقم بود میگوید که من هم در آن مجلس حاضر بودم
 و شهادت آن پنهان داشتم حق تعالی روشنی چشم مرا بر دالحال بر فوآت آن شهادت ایشیام
 و استغفار میکنم نقل است که روزی حضرت امیر بالایی منبر محلی میفرمود که انا عبد الله و الله
 رسول الله و ارث بنی الرحمة و تابع سیدة النساء اهل الجنة و و جیاد و یاقی العالمین پس هر که
 بن از من دعوی کند خدا یتعالی او را بید می گرفتار کند شخصی از آن مجلس برخاست گفت
 که کیست که از وی دعوی نماید که گوید انا عبد الله و الله رسول الله و اهل الجنة و جیاد و یاقی
 العالمین و فدای در دماغ پیدا شد و بنیتا و چنانچه پامی او را در گرفته و از مسجد بیرون گشتند
 تا بزیست مجنون و دیوانه بود نقل است که چون حضرت امیر کرم الله وجهه اهل کوفه را بفرمود
 محمد بن ابی بکر رضی الله عنهما تخریص کرد اجابت نکردند گفت آنهی شخصی ابراهیل این شهر مسلط
 گردان که هرگز برایشان تراحم نکند پس همان شب حجاج بن یوسف تمام متولد شد و از دست
 او بر سر اهل کوفه رسید آنچه رسید نقل است که روزی معاذ بن ابی سفیان حاکم شام
 با خود گفت که تدبیری باید اندیشید که عاقبت کار خود بدنام حاضران مجلس گفتند که دین با
 شما از عهد و امانت کفایت من آنرا از علی المرتضی معلوم می توانم کرد که هر چه بر زبان و س
 بگذرد حق خواهد بود پس کس را از معتدیان خود طلبید و گفت که با اتفاق یکدیگر بیو که برود و چون
 مسافت یک مرحله باقی بماند از آنجا عطله شده هر یک بعد از دیگری کوچه در آید و خبر مرگ را بشنود یا در شهر
 کس با یکدیگر متفق المفظ و یکانه بان باشند در ذکر بیاری و روز بزرگ ساعتی مصلحت قبر و گزیده نماز و غیره پس
 آن هر سه تن بگفته معاویه و آن کوچه شدند چون قریب رسیدند شخصی از آن تن اول در شهر آمد و بآل شهر
 خبر مرگ معاذ برسانید مردمان او را بخدمت حضرت شاد و الاجاه فرزند و خبر فوت معاویه بآل و بی بوض رسانید
 آنحضرت آن خبر بیخ التفات نفرمود روز دیگر شخص دوم داخل کوچه شد و تصدیق خبر فوت معاویه نمود
 روز سوم شخص ثالث بکوفه درآمد و خلفایان هر دو شخص تصدیق کرد و همکاران با یکدیگر بنحایت حضور حضرت
 رفته و عز کردند که در سه روز کس متواتر از شام رسیدند و بجهت ظاهر کرده اند که معاویه قاتل اهل بیت
 و شهید من و نوبت نیست مانده باستماع این مبنی حضرت امیر را و شوقی میفرمود که کلا او را و داد امیکه حاسن این کس

بخون شهادت مصائب کرده نشود و اشارت این کس بجانب خود کرد و چون این صبر
 بساوی رسید خوشحال شد و دانست که شهادت علی مرتضیٰ قبل از وفات وحی است
 و در راحت القلوب تحریر است که روزی چند جود در بازار مدینه نقشه بود
 و با هم ایشان گفتگو می احوال علی المرتضیٰ در میان بود و آخرین ائمه مسلمانی سائل
 گرسنه رو بروی جودان آلوده سوال طعام کرد جودان متحیر گردید که تو مسلمانی و در دنیا
 نیکو در آمدی نزد شاه مردان علی برد که هر چه خواهی بیایی هنوز سائل بچوب پیر و احسن بود
 که شاه مردان از دور پیدایش جودان گفتند که اینک شاه مردان می آید پیش او برو و سوا
 کن سائل از اینجا برگشت و بخدمت حضرت شاه حاضر شد قصه پر غصه خود بیان کرد چون حضرت شاه
 چیزی با خود همراه انداشت با خود اندیشید که این جودان با سائل متحیر کرده او را نزد فرزند
 حالاحیف است که سائل محروم رو در پیش دست او گرفت و پنج بار صلوٰۃ خمسہ خوانده در دست
 دم کرد و بند نموده فرمود که برو سائل از اینجا پیش جودان آمد پرسیدند که از شاه مردان چه
 یافتی گفت آن مرد خداینج بار در و صلوٰۃ خمسہ خوانده بر دست من دم کرد و هیچ من نید
 کرده حضرت ساخت و شست من تا حال بندست گفتند باز کن چون باز کرد دیدند که هیچ
 وینار در دست سائل است حیران ماندند و فی الحال بخدمت آن حضرت آمده هدایت یافتند
 عارف تامی مولانا عبدالرحمن جامی در شواهد النبوت میفرماید که یکی از صالحان گفته که
 شبی در خواب دیدم که قیامت قائم است و همه خلایق را در میدان حشر حاضر آورده اند و
 دیدم که حضرت رسول خدا صلی الله علیه وسلم بر حوض کوثر نشسته ایستاده و سید الکونین
 حضرت مسیح بن پیمبر و راست سر و در کائنات ایستاده خلق را کوزه ای آب عطا میفرماید
 من هم بخدمت ایشان رفتم و آب طلبیدم فرمودند که بلا اجازت جناب بآبالت ما بآبالت
 نمی شود پس بخدمت حضرت شاه رسالت رفتم از آن جناب آب خواستم فرمود که تر آب
 حوض انقیاب نیست که آنگی تو شغف می ست که علی المرتضیٰ پیر میگید بدو منع نیکی عرض
 کردم که یا رسول الله تیرسم که اگر او را منع کنی او قصه ملاک من کند از استماع منی حضرت
 کار داری مصقول از قبل برآورده من داد فرمود که برو باین کار و آن دشمن علی را بکش

با آن کار و پیش می آمدم و او را یکشنبه و باز گشته حال کشتن می بخیر مت حضرت رسول مقبول عرض
کردم فرمود که با حسنین این محب علی را آب کوثر بید که حق محبت او کرده است من کوثره آب امام بن
گرفتم گر باندازم که نوشیدم یا نه که از خواب بیدار شدم و تمام شب از بول این خواب بیدار بودم
تا آنکه صبح دیدم ناگاه او از مردم برآمد که فلان شخص مشبه با جاسه خواب گشته شده وقت فجر کاشانگا
حاکم آمد و همسایگان را بگذاشت که گرفتار کردند گفتیم سبحان الله این خواب نیست که من یدم و حق سبحان الله تعالی آنرا
راست کرده است حالا همسایگان بگذاشت گرفتار شده اند ایشان درین بار گرفتار گذشتن شرط دیداری است
بس بر خاستم پیش حاکم رفتم گفتم که این مقتول را من کشته ام دیگر مردان بی گناه که گرفتار پنجه بلا اند
ایشان را خلاص باید کرد و همه احوال شنیدند و بر حاکم ظاهر ساختم چون بشنید گفتم که تو هم در عقیده
بی جرم هستی و مقتول خود بسزای کردار خود رسیده است امام مستغفر می دیند کتاب
خود کرده که شخصی بد بخیر در حق حضرت امیر مدام تفرید بد میکرد مسعود بن مالک رضی الله عنه در
حق دی دعای بد کرد تا آنکه روزی آن شخص بر شتر سوار شده در مسجد آمد و شتر خود بد روازه مسجد
گذارسته خود در حلقه مردم نشست درین اثنا شترش از جامی خود جریبست اندرون مسجد
آمده بد و دست خود آن شخص را گرفت و زیر سینه خود نهاد و نشست استخوانش بار بار
شدند و بگرفت و حضرت سید کوثین امام حسین رضی الله عنه میفرمود که چون بر تاج
بن هشام از طرف حاکم شام حاکم مدینه عالیه مقرر شد بر و جمع همه اکابران مدینه را در مسجد حجه
جمع میکرد و مرا نیز پیش منبری نطق دهد خطبه در حق و الله ماجد بن علی ناسرا می گفت و سخنان
لا طایب بش یگوش خود می شنیدم و صبر میکردم روزی به پهلوی منبر تکبیر کرده بودم و بهمان
حال در خواب افتادم دیدم که در روضه عالیه نبوی صلی الله علیه و سلم حاضرم و قبر آن حضرت
بشگافت و مردمی سفید پوش برآمد و گفت یا ابو عبد الله کلام ابن هشام نافه جام ترا گلین
می سازد گفتم آری بحالت ناجاری می شنوم و خون جگر میخورم گفت چنان خود بکشاد و بین
که خدا تعالی با او چه کرد چون چشمها کشادم دیدم که ابن هشام بد افتخام بدترین وجه ذکر
علی المرتضی علیه زبان بدتر جان خود دارد چون تمام کرد بر خاست خواست که از منبر فرود آید
پایش از منبر بلغزید و بر افتاد و گردنش بشکست و هل اسفل اسفلین گردید و نقل است

از دل و جان در دکن سرورده بنیاد علی مولی علی مولی علی امیر المومنین حسن بن
 علی المرتضی رضی الله تعالی عنه کینت وی ابو محمد و لقب و سنی و سید است
 ولادت با سعادت وی در مدینه منوره بسال سیوم از هجرت نبوی بوجود آمده در نیا و رمضان
 المبارک خیر علی علیه السلام نام نامی وی بخط طلاء بر قطعه حریر بشتی نوشته بطور هدیه بخدمت
 حضرت شاه رسالت آورد و گفت که نام این فرزند ولید حسن کیند و با قوال صحیح است
 شده که امام حسن رضی الله عنه از سینه تا فرق عینه شبیه آن حضرت صلی الله علیه و آله
 بود که روزی امیر المومنین صدیق اکبر حسن را بر دوش خود گرفته بود و سوگند میخورد که
 والله این شبیه رسول مقبول است و شبیه علی و علی رضی الله عنه آنجا ایستاده بود و میفرمود
 و نقلست که حضرت حسن بیست و پنج حج پایاده گذارده بود و نقلست که روزی
 حضرت رسالت آب پیش بر آمد و حالیکه حسن بن علی بادی بود و میفرمود که این پسر
 سید است زود باشد که خدا تعالی اهلج کند و وسطه وی در میان دو گروه از مسلمانان
 و این اشارت بوقتی بود که بعد از شهادت حضرت شاه ولایت در میان دو فریق یعنی
 شیعیان علی و فرقه معاویه صلح در میان آمد و حضرت حسن دست از خلافت برداشته بقاء
 تقویض نمود و عهد نامه بپند شرائط تحریک گشت و صاحب شواهد النبوت بر دست
 ابو هریره رضی الله عنه میفرماید که یک شب حسن بن علی پیش جناب سالت آب بود و چون
 یکپاس شب بگذشت بحسن فرمود که پیش مادر خود برو من عرض کردم که اگر حکم شود
 من باین کاب صاحبزاده والا جناب بروم که شب تاریک است فرمود که لا اگاه برقی
 از آسمان روشن شد و امیر المومنین حسن در روشنی آن بجا خود رسید و نقلست
 که روزی حضرت حسن بایک از اولاد زبیر رضی الله عنه در سفر بود شب زیر نخلی که خشک بود
 فرود آمدند این زبیر گفت کاش برین نخل خرمای تر بودی تا بخوردی فرمود که میخواهی
 که خرمای تر بخوری گفت آری پس دست بدعا برداشت و خرمای تر را در دهان خود نهاد و فرمود
 که نخل خرمای تر شده بارور گردد و در شتر بانی همراه بود گفت واه چه عجب سحر است فرمود که
 والله این سحر نیست و نهایی است بجهت آنکه خدای تعالی از فرزند ان پیغمبر قبول میفرماید پس

[illegible]

محسن دین حسن امام جهان پسر خورشید علی دسلی زمان به چون محب جناب نبوی بود
 بس محب است سال جلالت آن به نیز گو سال جلالت آن شاه به مانری یار سر کبر و در آن
 امیر المؤمنین سید اقلین حسین بن علی رضی الله عنه کیست وی ابی عبد الله
 و ابو الایم و لقب وی شهید و سید الشهدا است دومی امام سوم است از ائمه اثنا عشر
 ولادت وی در مدینه روز سه شنبه چهارم ماه شعبان سنه سوم یا چهارم از هجرت نبوی است
 و مدت حمل وی شش ماه بود و در عالم هیچ فرزندی شش ماه بود و دنیا مدد مکر وی و حضرت
 یحیی علیه السلام و میان ولادت امیر المؤمنین حسن و علق فاطمه رضی الله عنها با امیر المؤمنین
 حسین پنجاه روز بوده است و با اشارت حق حضرت شاه رسالت او را حسین نام کرده دومی
 جمالی بود که چون در تاریکی نشستی از بیاض حسین و بریق رخساره وی بوی راه بردند
 و در راه از سینه تا پا مشابست بود یا رسول خدا صلی الله علیه و سلم حضرت شاه نبوت میفرمود
 که حسین از من است و من از حسین خدا ایتالی دوست دارد و آنرا که حسین را دوست دارد
 و غار کند آنرا که دشمن حسین باشد نفل است که روزی سید اقلین حسن و حسین رضی الله عنهما
 در محن خانه نبوی پیش حضرت خاتم الرسالت کشتی میگرفتند رسول صلی الله علیه و سلم
 مر حسن را میفرمود که بگیر حسین را بی بی فاطمه رضی الله عنها گفت که یا رسول الله بزرگی را
 میفرمائی که خود را بگیر و رسول مقبول فرمود که اینک برل حسین را میگوید که بگیر حسن را و
 نفل است از ام انکار است رضی الله عنها که گفت یا رسول الله من خوابی دیده ام که
 از این سخت تر سپیده ام فرمود چه دیدی گفت دیدم که پاره از جهم مبارک تو بهریدم و
 در کنار من نهادند فرمود که نیک دیده فاطمه پس خوابید و در کت رتو پرورش
 خواب یافت و بعد از تولد در کنار او خوابیدند نفل است که رسول صلی الله علیه و سلم
 حسین علیه السلام را بر این راست خود می نشانده اند با هم پیوسته و در این پسر پس
 بعد از این حالت روزی جبرئیل علیه السلام در رسید و پیغام حق رسانید که ما این هر دو را پیش
 تو جمع خواهیم داشت یکی را ازین هر دو خواهیم گرفت اکنون ازین هر دو یکی را اختیار کن
 حضرت شاه رسالت و دول اندیش که اگر حسین و فاطمه کند و فراق وی جان من جان علی

وقاطعه بسوزد و اگر بزمیم بر دو روز فراق صریح بجان من باشد من در دو عالم خویش
 اخیلاز کردم که طاقیت ندارم که علی وقاطعه را بکین به بنیم پس بعد از سه روز از ابراهیم
 و ثبات یافت نقل است از امام سلمه رضی الله عنهما که شبی نرسول الله صلی الله علیه وسلم
 از خانه بیرون رفت و بعد از زمانه دراز باز آمد و پیده موسی و جبار آورد و چیزی در دست
 گرفته گفتیم یا رسول الله این چه حال است که بر تو مشا به میکنم فرمود که آن شب مرا جوئی
 بر دند از برق که آنرا که بلا گویند بجای قتل حسین و دیگر فرزندان من نمودند من خود عباس
 ایشان بر حیدم که در دست موجود است و دست یکد شود و گفت این را ایشان نگه دار
 چون من او را از دست رسول الله گرفته خالی بود سترخ آنرا در شیشه انداختم و سر آنرا محکم
 به بستم غرض چون حسین بن علی بسفح عواقب شریف برد آن شیشه را به در زیر وین آورد
 و نگاه میکرد و دیگر لیستم چون روز دهم محرم رسید اول روز آنرا دیدم که بحال خود بود
 چون آخر روز نگاه کردم آن خاک در آن شیشه خون تازه شده بود و انتم که حسین شهید شد
 و از این عباس رضی الله عنه روایت است که رسول صلی الله علیه وسلم وحی آمد
 که بوجن قتل یحیی بن علی السلام هفتاد هزار کس را بقتل رسانیدیم و بوجن خون فرزندان
 حسین دو بار هفتاد هزار کس را خواهم گشت چنانچه همچنان بوقوع آمد و بر وایات
 صمیمه ثابت شده که یکس از قاتلان حسین و از اصحاب ایشان مانند که پیش از مرگ قضیت
 نشد و بیلا مبتلا گشت و به بدترین وجه هلاک گشت که تفصیل مفصل هر یک موفی که بزرگ است
 بکتابه یا خا مثل روضه الصفا و بیبایه و غیره تحریر است نقل است که چون سران
 می انداختند زیاده اصحاب وی که قاتلان امیر المومنین حسین بودند در مسجد کوفه آوردند
 و به کینه در آنجا گشت بود تا گاه همه آواز بر آوردند که آمد چنانچه ارمی سیاه نمودار گشت اول
 بر سر همه ظالمان گشت آنکه آن حد سوراخ بینی عید الله بن زیاد گرفت و ساخته
 در تنگ کرد و بیرون آمد و گرفت و غائب شد بعد ساخته باز آمد و در گاه که اول کرده بود
 که در رفتن بچنین چند بار آمد و رفت نمود نقل است که شرفی بجوشن قائم حسین
 مقداری از سرخ از غارت مال حسین یافته بود و قدری از آن در شرف خود

و صاحب شواهد البیوت میفرماید که امام علی بن الحسین وقتی بوقت شرف نماز تجمعه بود
 ابلیس لعین بصورت اثر دبا متمثل شده بیامداد بر از نماز باز دارد وی بوی التفات نکرد
 پس پاوی را گرفت و نیش زد لیکن حضرت امام با وجود درد شدید و آماس پا دست از نماز
 برنداشت پس حق تعالی بهانوقت بر او متکشف گردانید که این شیطان لعین است ملائجه
 بر روی وی زد و لاجول خواند بصورت اثر دبا متمثل برود گشت و در هوا نماز گشت آواز
 او غیب شنید که یازین العابدین ازان روز لقب یقیب بن العابدین شد نقل است
 که وقتیکه حضرت علی اراده و هنو کردی و مستعدا دای نماز گشتی رنگ خساره اش زرد شد
 و لرزه بر اندام افتاد وی چون اصحاب باعث انجمن ترس و هراس پرسیند فرمود که
 چون رفتن پیش حاکمان مجازی خالی از خوف و دهرت نیست پس شخصیکه در نماز پیش
 حاکم بی نیاز استاده گردد و چگونگی خالی از ترس و هیرت باشد نقل است که وقتی حضرت
 زین العابدین در خانه خود نماز میگذاشت از اتفاقات آتش در خانه اش افتاد هر چه که
 حاضرین مجلس فریاد فریاد کردند و گفتند که یا ابن رسول الله النار النار آن حضرت
 سر از سجده برنداشت و بطاعت مشغول ماند چون آتش بنشست دوی هم از نماز
 فرغت یافت اصحاب اجاب عرض پر داز شدند که چه چیز تر از انظار ای ابن آتش
 باز داشت فرمود که ترش آتش دوزخ نقل است از زهری رضی الله عنه که چون عبدا
 بن مروان حضرت زین العابدین را محبوس ساخت و بندای گران بر دست برانداخت
 و نگهبانان شدید ب حفاظت آن حضرت مامور کردند من از راه فرامجت که مرا بنده است
 آن حضرت بود بدروازه محبس رفتم و بهتر از منت اجازت ملاقات آنحضرت از پاسبانان
 محبس حاصل کرده بخدمت آن پادشاه ولایت رسیدم و آئینا بجان خال دیده عیناب
 شدم و از فرما گیره سراپا چشم و بین کردم که کاشکی من بجا شاد و رنجاب و حضرت امام باستان این
 کلام بخندید و فرمود که بند بجان و کسل و هم و غیره بلا دولت موردنی ماست و درین بلاد رتبه
 ولایت ما عروج می یابند و ازین رنجی که در پا و ازین طوق که در گردن و ازین دشمنی که در دست
 است هیچ اذیتی و رنجی نداریم اگر خواهیم همین وقت از خود دور کنیم پس رنجی از پا و دگر از دست

و طوق از گردن بسلترین و جوه بر آورد و دیندار است و قانع بنشست گفت که این بنده
 که بر من است هیچ علم ندارم تو خوش و خورم برو پس سر در قدم آورد و در حضرت گشتم چون چهار
 روز برین حال بگذشتند شنیدم که حضرت امام از بندگی خانه تشریف برود و زینب و طوق و غیره
 به اینجا بگذشتند نگهبانان هر چند جستند نیافتند بعد از آن روزی پیش عبدالملک مروان
 رفتم از من حال علی بن حسین استفسار کرد گفتم که او سید است از پسران شاه راک صلی الله
 علیه و سلم و مقبول ایزدی عبدالملک گفت که او در بند ما بود از بندگی خانه غائب شده همان روز
 و محض سراسر زنانه که دیگر کسی را در اینجا دخی نبود پیش من آمد و گفت او چرا از اهل بیت برو
 یعنی این بگفت و غائب شد من در آن وقت هر چند خواستم که سخن بگویم لیکن از فرط شرم
 و شرم زبان من حرکت نکرد و نقل است که روزی علی بن حسین رضی الله عنه باقی
 از اولاد اصحاب خود برای تفریح طبع بصحرای تشریف برد چون در آنجا سفره نهادند و
 دست بطعام بردند آبجوی از پیش آنها گذر کرد آن حضرت روی بسوی آنها کرد و گفت
 من علی بن حسین بن علی ام و مادر من فاطمه الزهرا است یا و با من طعامی بخونی احوال
 آب بخور دست حاضر شد و قدری طعام تناول نمود من بعد برخاستم و روان شد و بعد
 از آن زمان آن حضرت باز عرض پرداز شدند که میخواهم که بار دیگر آبجو را بخوانی فرمود
 که اگر شما او را پناه دهند و دست تعرض بوی نرسانند البته باز میخواهم غلامان قبول
 کردند پس فرمود که اسی آهوسن علی بن حسین بن علی بن ابی طالبم و مادر من فاطمه الزهرا
 دختر رسول صلی الله علیه و سلم است باز بیا و چند قهقهه طعام با ما بخور آبجو را باز آمد و طعام
 خوردن آغاز نهاد غلامی از غلامان آن حضرت دست بر پشت دی رسانیده آبجو
 را در دوان دوان رو بصحرای نهاد آن حضرت از وقوع این حال بر آشفت و گفت تو
 پناه مرا بر انداختی بار دیگر تو سخن نخواهم کرد چنانچه باز گاهی آن غلام هم کلام نشد نقل است
 که حضرت امام روزی یا صاحب خود بصحرای تشریف بود که آهوی ماده بیامد و رو خود
 بر زمین نهاد و فریاد کرد حاضرین عرض کردند که یا این رسول الله این آهوی چه میگویی
 فرمود که میگوید که قتلان تر شنبه دیر در اینجا اسیر کرده بوده است و او از دیر در شیر خورده

اگر بچہ امیر اعلیٰ و من باو شیر دہم از لطف و عنایت توفیق نمیشد پس یکس را فرستاد
و آن قریشی را با بہو بچہ طلب فرمود چون حاضر شد و آہو مادہ بہو بچہ خود شیر داد علی ابن
الحسین بآن شخص مخاطب شد و فرمود کہ اگر میخواہی کہ تو و فرزندان تو مدام از دست
ظلم ظالم و بلائی قید محفوظ باشی این بہو بچہ را خلاص کن کہ نزد مادر خود باشد و قبول کرد و
آہو بچہ خود و دوان و دوان رو بصر انا و آباد از بلند پیزی میگفت کہ بغم کس نمی آمد حاضرین
با تمکین عرض کردند کہ یا ابن رسول اللہ این آہوی مادہ چہ میگویی فرمود کہ میگوید جزا کہ اگر
فی الدارین خیرا نقل است کہ چون علی بن حسین وفات کرد و انا سواری وی بر سر قبری
آمد و سر بر زمین نهاد و ناله میکرد ایا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ تشریف آورده گفت اسی ناله
بر خیز خدا ترا خیر بد ناله سر برداشت و پندار میگردانست آخر فرمود بگذارد این ناله را
کہ بہو را حاضر شد و میرد چنانچہ بعد و روز ناله ہما بخا و فات یافت نقل است کہ بعد از
شہادت امیر المومنین حسین محمد بن ابوحنیفہ پیش علی ابن الحسین آمد و گفت من از تو
بزرگترم منصبی است حق من است تیرکات سلاح و غیرہ کہ از حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم و علی المرتضیٰ نزدست این بدستہ فرمود کہ اگر چہ بزرگتری لیکن منصب
امامت حق خاندان رسالت است از خدا برتر و دعوی ابد دعوی کہ حق توفیق نشو
محمد بن حنفیہ نشیند و درین باب مبالغہ کرد آخر علی ابن الحسین فرمود کہ بیا سید ما و شما
پیش حاکمی کہ میان فریقین با انصاف حکم کند برویم و داد خود از دوسے بخواہم گفت
کہ آن حاکم کیست کہ منصب ما و شما باشد فرمود کہ حجر الاسود کیہ پس ہر دو فرقی پیش
حجر الاسود بنمایا کیہ آمدند حضرت امام فرمود کہ شما سید سیدہ اول شما اظهار دعوی
خود پیش حجر الاسود کنید محمد بن حنفیہ دعوی خود پیش حجر الاسود ظاہر کرد و بیج جواب نیا
بعد از آن حضرت امام دست بدعا برداشت و بعد دعاے رد بوسی حجر الاسود کرد
و گفت اسی حجر الاسود بحق اللہ موافقت بندگان خود و قوانین نمادہ است بشن در آ
و بگو کہ امانت ولایت بعد از حسین ابن علی حق کیست و انا ہر دو کہ حاضریم کہ امام کس
مستحق و نواز امانت است چون کلام حضرت امام تمام کرد حجر الاسود داخل بر خود

بجانبید چنانچه نزدیک بود که از جای خود بیفتد بعد از آن بزبان فصیح گفت که حق تعالی
 است و ولایت باطنی بعد از حسین ابن علی اعلی ابن حسین بن علی عطا فرمود و برگردی را
 درین صحن نیست محمد بن حنفیه چون این شنید دست از خصوصت بازداشت لعل است
 که وقتی در بطواف کعبه دستهای زنی و مردی بر حجر الاسود چسبیدند هر چند جید کردند
 علی بن ابی طالب شد آخر کار قرار یافت که دستهای ایشان می باید برید درین اثنا حضرت علی
 بن حسین بن علی در اینجا تشریف آورد و دید که زن و مرد هر دو مبتلای جریه حجر الاسود اند
 بسم الله الرحمن الرحیم بخواند و دست مبارک بر دستهای ایشان ببالیدنی احوال خلاص شد
 و از مهتدال ابن عمر روایت است که بچ رفته بودم و در آنکه بنجد مست علی بن حسین بن علی
 حاضر شدم از من پرسید که حال جریه بن کامل الاسدی کیکی از قاتلان حسینی است
 چیست عرض کردم که او را در کوفه زنده گذاشته اند پس دست بدعا برد آورد و گفت
 اللهم اذق نار السعید چون کوفه بازگشتم در آن ایام مختار بن عبید فرج کرده بود چون
 یار من سابقه معرفتی داشتم برای دیدن وی رفتم ناگاه در راه با من ملاقات کرد و با
 یکدیگر میرفتیم بموضع رسید و انتظار کسی می برد چنانچه بهمانجا جریه را حاضر کردند گفت
 قاتل حسین محمد بنی که دست بر تو یافتم این بگفت و بجلا در فرمود تا دست و پای من
 قاتل خاندان نبوت از تنش جدا سازند چون جدا کردند فرمود که آتش بیفز و زید و جریه را
 بسوزند که سزای قاتلان حسینی نار است پس آتش افروختند و جریه را بسوزند چون
 این حال بچشم ظاهر مشاهده کردم گفتم سبحان الله و بحمد مختار از من باعث گفتن
 سبحان الله پس دیدن حال ملاقات علی بن حسین و بدعا کردن وی در حق جریه بسیار
 کردم باستماع این حال مختار فی الحال از اسپ فرود آمد و دو گاه شکرانه داد و پس از آن
 روانه شد و بخانه من رسید طعام حاضر آورد و فرمود که ای دوست امروز مرا
 خبر دادی که خدا یتیمای دعای علی ابن حسین در حق جریه استجاب کرد و من برای آن ترا
 از دست من باور رسید پس امروز روز آن است که روزه دارم بگزاره آنکه انتقام قتل حسین
 از قاتلان حسین گرفتم و صحبت پیوسته که حضرت علی بن حسین بن علی رضی الله عنهما تبارک

بسم الله الرحمن الرحیم
 او را از قاتلان حسینی

و حال بن دار از چنانچه او در بود متنی که سنگهای بتای این دار ظاهر خواهند گشت
 با جماع این کلام حضرت امام شجیب شدم و اندر شنیدیم که آیا در چشمش را که خواب خواهد کرد و اینچنین
 چون چشمش وفات کرد و لید بن مینام فرمود که این دار را خراب کنید و حال بن دار از این جا
 نقل کنید پس همچنان کرد و چنانچه سنگهای بتای وی ظاهر شدند و من آنرا چشم خود دیدم
 و نیز را وی اندک روایت کرده که روزی حضرت امام حاضر بودم که ناگاه از بین
 از پیش ما بگذشت فرمود که در اندک می بینم که زید در کوچه خروج کند و دوسه بکشد و سر و پیر
 بگرداند و در مدینه آرد و بر سره نصب نصب کند مرا از این سخن عجب آمدم که در مدینه نصب است
 چون چند روزی بگذشت آن واقعه در پیش آمد و سرور را در مدینه آورد و در نصب همراه آورد و در
 و بر نصب نصب کرد و نقل است که امام بلند اختر محمد باقر رضی الله عنه فرمود که پدر بزرگوار من
 قبل از وفات وصیت کرد که بعد من رتبه امام است از حضرت حق تو عطا کردید چون من بمیم
 تو مرا غسل دهی که امام را بر امام غسل هر روز و باشد که بیدار تو عبد الله است از من دعای
 است کرد و مردم را بخود خواند پس باید که ویرا بگذاری که عزا و کوتا خواهد بود چون
 پدر من بر حمت حق پیوست و مرا غسل داد و مرا عبد الله هم بنازعت من ریخت
 و دعوی است کرد لیکن عنقریبی شد نقل است که وقتی حضرت امام بیک سفر کرد
 بکالتیکه خود بدولت برنگرد و شخصی از اصحاب وی بر دراز گوش سوار بود ناگاه گرگ از کوه
 نزو آمد و در و بر و دس آمد و با پستاد و تا دیر سخن کرد امام دست بر عابر داشت و گرگ
 را رخصت کرد و بهر اهی خود فرمود که این گرگ نزد من آمده التجا کرد که مادم من درین کوه
 هر روز اگر قرار است بروی وی دعای غیر بفرماید نیز از خدا بخواه که خدا یتالی پیچ نزو را
 از نسل من بر شمشیرهای تو سلطه نگرداند پس دعا کردم و گرگ بیخو است از خدا بخواست
 و نیز از دیگر بے روایت است که بشی در دل من و من ای صلب در باب اختیار
 از صلب افتاد و در دل اندر شد یکدم که آیا بسمت کدام مذہب رجوع کنم بعد ازین فکر
 خوابم در بود علی الصبح چون بیدار شدم شخصی در دانه من بگفت و گفت که محمد بن
 علی بن حسین بن علی ترا طلب میفرماید چون حاضر شدم مشغول نماز بود با است و

نماز گزاردم بعد نماز روزهی بسوی من کرد و فرمود که ای دوست از همه خواستهای من
 اهل بیت نبوی بهتر است پس تو با باز کردی و در قدم آوردم و از معتقدان و سعه شدم
 نقل است که شخصی بنزد حضرت آمده سوال کرد که ما صلح المؤمنین علی الله فرمود
 که حق مومن بخدا تعالی است که اگر آن درخت خرمای را که رو بر دهن من است بگویند
 که بیا برو درخت در آمدن خود توقف نکند فی الحال درخت خرمای در حرکت آمد فرمود که ای درخت
 این سخن بر سبیل تمثیل از من صادر شده که امروز آمد تو بوقع آمد تو بجای خود ساکن باش
 و صاحب شواهد النبوت میفرماید که ابوبصیر ثمالی روایت کرده که روزی
 بنزد امام محمد حاضر شدم و عرض کردم که شما از اهل بیت پیغمبر آید فرمود آری گفتیم
 پیغمبر آخر الزمان دارند همه پیغمبران است فرمود آری گفتیم میراث پدر خود گرفت آید
 فرمود آری گفتیم حضرت پیغمبر فرود رازنده و علیل را تندرست میکرد در شما این کرامت
 هست فرمود که باذن الله فانی پس دست حق پرست مسیحائی بر چشم من نهاده و او را
 فی الحال بیا شدم و همه مخلوق را بچشم ظاهر و پدیدم پس بار دیگر دست بر چشم بالید باز تابینا
 گشتم و فرمود که حالا ازین دو حال کدام حال آرزوی هست یا آنکه چشم تو در دنیا تابینا
 باشد و در آخر محاسب در بهشت باشی و یا آنکه چشم تو دنیا در دنیا باشد و بجزر ماخوذ
 حساب شود گفتیم میخواهم که در دنیا تابینا باشم و بی حساب داخل جنت شوم **نقل است**
 از شواهد النبوت که شخصی از ثقات فرموده که روزی حضرت امام سوار شده میرفت
 و من پارکاب آسنا ب می رفتم ناگهان در راه دو کس پیش آمدند فرمود که اینها دزدان اند
 اینها را محکم بنید غلامان هر دو را بگیرند باز یک از غلامان خود فرمود که بالای این کوه
 برو و در آنجا غازی است چیزی که در آنجا بیای بیایر غلام برفت و دو جامه دان پر از آب
 از آنجا یافته بنزدت آورد و فرمود که صاحب یک جامه دان در دین حاضر است و یکی غائب
 بدین آیدیم صاحب آن یک جامه دان جامتی را به سمت دزدی گرفتار کشانیده پیش
 حاکم می برد حضرت تمام جامه دان بسوی عطا کرده خلق بے گناه را خلاص داد و دزدان را
 بسوی قلع برداشته پس یکی از این دزدان بنزدت حاضر آمد و گفت ای صاحب الله که آن

۴
 من مونسک بجا
 علی

قسطنطین دست و قلوب من بر دست حق پرست فرزند حضرت شاه رسالت بوقوع آمده و من
 که دست بریده بود پیش از تو بیست سال در بیست رفته است پس آن شخص بیست
 سال دیگر بر بیست دیار و قات یافت و بعد از سه روز صاحب جامه دان ثانی حاضر
 شد فرمود که در جامه دان تو دو بزره هزار دینار است که یکی از آن شست
 و دیگر از آن دیگر گفت که راست است لیکن میخواهم که نام وی نیز بفراوانی گفت نامش
 بن عبد الرحمن است و اکنون بیرون شهر در انتظار تو گشته است آن شخص از اسلام
 بیرون چون چنین گریه کرد که ای مسلمان شد و شخصی دیگر روایت کرده که روزی
 عکاسه بخدمت آن حضرت حاضر شد چون در آن حال جعفر فرزند امام نجف بیست و
 نه ساله عکاسه عرض کرد که فرزند ارجمند عمر یلغ رسیده است بخود نکاح آن باید کرد
 در آن وقت صرّه دینار سه برهه پیش آن حضرت بود بن عکاسه عرض کرد که در سخنان
 اگر کسی خواهد آمد از وی جاریه خرید خواهد شد بعد چند روز باز بخدمت حاضر شد
 و در سخنان آمده است همان صرّه سه برهه را برید و جاریه بخود یا تو وقت من پیش
 که هر یک از دیگران خواستم او گفت که دیگر همه اسباب فروخت کرده ام گرد و کینک
 که هر یک از دیگران خواست باقی اندیش از آن هر دو یکی را اختیار کردم و از سوداگر
 بیست آن پرسیدم هفتاد دینار قیمت گفت هفتم هر چه در صرّه من است خرید میکنم
 و بعد از آن که در صرّه چند دینار انداختی گفت من از هفتاد دینار کمتر نخواهم فروخت
 آخر چون صرّه را بکشادیم و شمار کردیم هفتاد دینار برآمد حواله سخاسی کردم و کینک را
 گرفته بخدمت آن حضرت آوردم خوشدل شد و از کینک پرسیدم که چه نام دارد
 گفت حمیده گفت حمیده فی الدنیا و مملوّه فی الآخرة باز پرسیدم که بکهنستی یا شب
 گفت بکره ام گفت از دست سخاسان چون سلامت ماندی گفت هرگاه سخاسه
 پیش من می آمد و قصد من میکرد میری ایجن الراس و آنچه میزد
 و از پیش من دفع میکرد و این صورت بکار واقع شد پس آن حضرت حمیده را حواله
 حضرت جعفر کرد و فرمود که بگرایین جاریه را که کان برکت است چنانچه از جن عصمت و

که تو خود این سخن را از زبان صادق شنیدی او گفت آری گفتم که سوگند منواتی خود
 گفت بی سبب غایب سوگند کرد که یا الله الذی لا اله الا هو عا لیه الغیب والشهادت
 هو الذی لا یحکم امام جعفر فرمود که یا چنین سوگند منظور ندارم و بطوریکه من سوگند ترا دهم
 بگو پس گفت که بگو من حول الله وقوته والجنات الحی لی وقوفی لقد فعل کنز
 کن جعفر و قال کنز کما جعفر کن شخص از یگانه سوگند خوردن اول قرعے نال کرد آخر سوگند
 خوردن هفت از پادراقتاد و بعد منصور گفت تپاسی اورا بکشند و از مجلس بیرون اندازند
 بیج گوید که آن روز چون حضرت امام جعفر بر منصور آمد لب خود می جنبانید چیزی میخورد
 غضب منصور فرمودی نشست خبی که در برابر خود نشاند و نیز بیج گوید که از امام جعفر صادق
 پرسیدم که چه باعث است که آن شخص کاذب مفتری با وجودیکه بر دوازدهم با سبک و گاه خورد
 مگر اول بار از سزای آن محفوظ ماند و بار دوم پس رسید فرمود که اول بار از حق تعالی را بجز
 و صفت رحمانیت خواند حق تعالی عذاب و تاخیر فرمود که قلبه صفت رحمانیت غالب بود
 و بار دیگر که من اورا ششم و ادم در ان الفاظ رحمان و رحیم نبودند تا بران مفتری پس رسید
 و نقل است که روزی غلیفه منصور حضرت صادق را نزد خود طلبید و بجا حبس کرد و گفت
 امام داخل دروازه محل شود او را بگفت چون امام تشریف آورد و پیش منصور نشست منصور
 متعجب شد که چرا حاجب او را بقتل رسانید چون باز پرسفت منصور حاجب را نزد خود خواند
 و عتاب آغاز کرد که چرا امام را قتل رسانیدی گفت والله که من امام را ندیدم که کی آمد و کی رفت
 اگر بدیده قتل رسانیده نقل است که شخصی از مفران غلیفه منصور میگوید که روزی
 پیش منصور در آمد دیدم که ستی و متفکر نشسته است باعث آن پرسیدم گفت که جمعی کثیر را
 از علویان بقتل رسانیدم لیکن از پیشوای ایشان جعفر بحال زنده است تا او هم قتل
 گردد و خاطر من از طرقت ایشان فارغ نیست گفتم وی من را است مشغول بخدا حاجت دیا
 و ملک نیاندارد و قتل باو چه فایده منصور است گفت معلوم شد که تو هم با هست اورا می بینی
 و من امروز سوگند خورده ام که تا خاطر از طرقت و جمع کنم خواب غور بر من حرام باشد بعد از آن
 گفت که امروز جعفر را میطلبم چون او حاضر شود و قیام من است خود را بر سر نهاده که تو او را قتل کنی

پس فرمود که امام جعفر را حاضر کنید چون تشریف آورد و دیدم که بهای مبارکی می فرستید
 و انتم که چیزی نمی خواهد و هاتوقت قصر منصور در حرکت آمد و زلزله عظیم پیداشد و منصور یادیدم
 که سر و پا برهنه در میان و ترسان با استقبال شتافت و همراه خود آورده بر تخت نشاند و خود فرو
 نشست و عرض کرد که یا ابن رسول الله اگر چیزی حاجت است بفرما که روگردانم فرمود که حاجت
 همین است که بار دیگر مرا طلب کنی و اگر بار آورده خود بیایم اختیار دارم انگاه حضرت امام برخاست
 و بر بدن رفت بعد از تشریف بردن وی منصور سهوش گشت و تا نصف شب بهوش
 ماند و چند ناز از وی فوت شد بعد از نیم شب بهوش آمد و ناز را راقتضاکرد چون فارغ
 بنشست باعث سرسبکی و ترس خوف از منصور پرسیدم گفت که وقتی که جعفر بن محمد با تر
 تشریف آورد از و بانی دیدم که یکسلب وی بر زمین و دیگر بالای قصرین زبان فصیح
 گفت که مرا خدا بیتیالی فرستاده است که اگر تو نسبت حضرت امام گزندی رساند قصر ترا و تراف و تمام
 ازین سبب حال بدین تنگ گشت و اقل است که داود بن علی بن عبد الله بن عباس
 یکی غلام حضرت جعفر صادق را بکشت و مال او تمام و کمال در قبضه خود آورد آنحضرت
 به پیش داود آمده فرمود که تو غلام مرا کشتی و مال او را با حق گرفتی بر تو دعای بد خواهم کرد
 داود بر سبیل استهزا گفت که مرا از دعای خود میترسانی آنحضرت بجان خود و با بگشت بهای
 غلامان داود او را بکشتند و ابو نصیر رحمه الله علیه میگوید که بهرینه در آمدن و کینگی
 داشتیم بودی جمع شدم چون برای غسل بیرون آمدم دیدم که جماعتی از اصحاب من بر
 زیارت حضرت جعفر صادق میروند من نیز همراه ایشان شدم چون بخدمت و رسیدم
 متوجه من شده فرمود ابو نصیر در خانه اهل بیت پیغمبر کالت جناب آمدن مناسب نیست
 گفتیم یا ابن رسول الله اصحاب را دیدم که بخدمت می آیند ترسیدم که از دولت دیدار محروم
 گانم بنابر آن همراهشان می فرمود که اگر بعد از غسل می آید در در و ثواب هر دو که
 میسر می شد پس بر قاسم و برائے غسل روانه شدم و دیگری نقل کرده است که روزی
 امام جعفر صادق در که میفرستیم ناگاه بر زنی که پیش من می گذشتیم که مرده افتاده بود
 و میگفت و میگفت که من و فرزند من بشیر این گاؤنزاره معاش میکردیم امروز مرده است

حالا در کار خود حیرانیم حضرت امام بحال وی متوجه شده فرمود که میخواهی که ماده گا و توباز
 زنده گرد و پیر زمال گفت ای نیکوخت چرا با منی پیر زالد سخریه و خنده میکنی که بصیبت خود گرفتار
 ایم فرمود که دانش سخریه میکنم بعد از آن دست برداشت و دعا کرد ماده گا و اول دست
 و پا بزد بعد از آن برخواست پیر زالد خوشحال شده دو گانه شکرانه بجا آورد و آسوده حال گشت
 و دیگر می گفت که با امام جعفر صادق پنج میرفتم در راه پیاپی خدای خشک فرود آمد چون
 وقت چاشت رسید بخدای خشک مخاطب گشت که ای خدایا برای ما طعام کن چخت خدایا
 فی الحال سبز شد و خوشه های تازه بر آورد و بسوی امام میل کرد حضرت امام مرا آواز داد
 که یا ولیم الله و بخور پس خوردیم خرمائی بود شیرین و خوشتر که گاهی مثل آن نخوردیم
 شخصی دیگری را اینجا حاضر بود گفت چه موثره سحر چیست که توادری فرمود این سحر نیست بلکه دعا
 است مستجاب اگر تو خواهی تا این وقت دعای کنم صورت تو منجی بصورت سگ کرد و اعرابی
 از روی سگ طلعی که داشت گفت پس دعا کن آنحضرت دعا کرد فی الفور بصورت سگ گشت
 و روی بنجاء خود نهاد حضرت امام مرا فرمود که در عقب بگرد و فرستم اعرابی بنجاء خود آمد
 و پیش اهل خود بایستاد و دم جنباشیدن گرفت او عصار برداشت و او را از خانه بیرون کرد
 پس از اینجا باز گشت و باز بخدمت حضرت صادق آمد و در خاک مغلطیه و اشک از چشم
 می بارید حضرت امام را بروی رحم آمد و دعا کرد و بصورت اصلی باز گشت و صاحب
 شواهد البیوت میفرماید که شخصی روایت کرده که من با جماعته بخدمت حضرت جعفر حاضر
 بودم سخن در معجزه ابراهیم علیه السلام افتاد که حضرت خلیل چهارم رغان را حسب حکم الهی بکبر
 و فوج کرد و گوشت آنها ریزه ریزه کرده با هم آمیخت و باز بطرف خود بخواند آنها زنده شده
 حاضر آمدند فرمود که میخواهید که مثل آن بار دیگر به منید حاضرین گفتند آری یا ابن رسول الله
 پس آواز داد که ای طاووس فی الحال حاضر شد باز گفت ای غراب غرابی در رسید باز
 ای باز باز حاضر آمد پس گفت ای کبوتر کبوتر هم از هوا پدید آمد پس هر چهار را بکشت و ریزه ریزه کرد
 و با هم بخت و سرهای ایشان را نگاه داشت بعد از آن اول سر طاووس را برداشت و فرمود
 طاووس بدم که گوشت و استخوان و پیرامی طاووس آن گوشت کوفته با هم آمیخته پدید آمد و بکبر

بدین نوع درج کتب تقدیرین است که امام ابو حنیفه همان کوفی بن ثابت بن قیس بن خزیز
 بن شهریار بن پرویز بن نوشریان عاقل بود حضرت علی محمد دوم جویری صاحب
 کشف المحجوب در تقریرین حضرت امام اعظم امام امان و مقتدای سینان شرف نقیایا
 نوشته اند و گویند که هرگاه که بطواف روضه رسول الله صلی الله علیه و آله می رفتی و بعضی اسلام
 یا رسول الله جواب آدمی که و علیک السلام و یا امام المسلمین و حضرت نجیبی بن معاوی بنی
 رحمة الله علیه میفرماید که پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم را بخوابیدم و حق کردم که یا رسول الله
 اعلیک ای کجا جویم ترا قال عند علم ابو حنیفه یعنی فرمود که نزد علم ابو حنیفه و خواجیه محمد یار سیا
 در قنول سسته نوشته است که در وجود مسعود امام اعظم رضی الله عنه زیر گسترین محبتات پیغمبر است
 بعد از نزول قرآن مجید نهی است که عیسی علیه السلام بعد از نزول تا چهل سال موافق آن
 زبب حکم خواهد کرد و در رحمت القلوب ملقوظ حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سره
 منقولست که در آخرین حج چون امام اعظم بطواف خانه کعبه رفت شبی در راه از او کبریه بر سر نهاد
 گرفته بر یا ایستاد و نصف قرآن بر یک ای و نصف دیگر بر پای دیگر ایستاد و ختم کرد و گشت لم
 یبق فاک حق معرفتک اعبداک حق عبادتک باقی آواز داد که ای ابو حنیفه شناسنی تویم
 آنچه حق شناختن بود و عبادت کردنی آنچه حق عبادت است پس بیامرزیدیم ترا با جان بود
 و نقلست که حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله آنجهن مبارک خود را باش بن ملک امانت سپرد بود
 که این ابو حنیفه خواهد رسید رسانید و آن آیه نذر کون بهای حضرت انس رضی الله عنه چون آیه بشوید
 بود چون امام اعظم متولد شد حضرت انس آن امانت با امام رسانید و نقلست که حضرت امام هر
 هزار رکعت نماز که از وی و تاسی سال نماز با مدد را بر طهارت نماز عشا بجای شب و انود
 و نقلست که تا حضرت امام اعظم بر صدر حیات بود امام شافعی متولد نشد و تا چهار سال
 در بطن عفت والده ماجده خود ماند و بهمان شب که حضرت امام اعظم وفات یافت امام شافعی
 متولد شد و حضرت فرید الدین عطار در تذکرة الاولیاء تحریر میفرماید که شب حضرت امام
 در خواب دید که بر سر هزار حضرت پیغمبر حاضر است و استخوان مبارک حضرت را از مغز بر انداز
 بیرون آورد و طبله عجمه میسازد از بیست این خواب بیدار شد و تعبیر این خواب را از زبان شیرین

این خواب را در کتب معتبره
 نقل کرده اند و در بعضی
 کتب نیز آمده است که
 در آن شب که حضرت امام
 شافعی متولد شد
 حضرت امام اعظم
 در خواب دید که
 بر سر هزار حضرت
 پیغمبر حاضر است

کہ یکی از اصحاب جناب سالک آب بود پرسید گفت کہ تو در علم پیغمبر علیہ السلام و حفظ سنت او بدو
 رہی کہ صحیح را از سقیم جدا کنی و نقل است کہ وقتی حضرت امام اراده مستحکم کرد کہ عزالت گیرد
 در خلوت نشسته در یاد حق مشغول گردد تا شبی حضرت شاہ رسالت را در خواب یکہ میفرماید یا
 ابی حنیفہ ترا بسبب این معنی زمرہ گردانیدہ اند تا سنت من ایما کنی و طریق من ظاہر را جوی زکریا
 قصد عزالت و خلوت پس از آن روز ترک این عزم نمود و نقل است کہ متصل مسجد امام کوہ کان
 گوی می باخندہ اتفاقاً گوی ایشان در مجلس حضرت امام افتاد و پیچ کوہک ریا را سی آن بود
 کہ گوی خود را از آنجا بیرون کرد و کوہکے از آنجا آن گفت کہ من میروم و بیرون می آیم و
 گستاخانہ برفت و گوی بیرون آورد حضرت امام چون چنین دید فرمود کہ این کوہک حلال را
 نیست چون شخص کوہند چنان بود پرسیدند کہ یا حضرت چگونه دانستی فرمود کہ اگر حلال را
 بودی حیا و رانج آمدی نقل است کہ حضرت امام را بر شخصی مالی قرض بود روزی در محله بود
 شخصی از شاگردان حضرت امام وفات یافت و امام بکنازہ او تسلیت برد اتفاقاً بی عظیم بود
 و سایہ بی الاسایہ دیوار خانہ مدیون اصحاب احتمال بوجہ حق پرداختہ کہ ساعتی در سایہ دیوار
 انیکس آرام بفرمایند تا وقتیکہ میت را غسل بدهند فرمود کہ مرا ندیدہ صاحب دیوار مال است پس او
 نیست کہ تا حصول مال خود از سایہ دیوار روی تنش بایم کہ آن شخص دخل سودمند و نقل است کہ شخصی
 مالدار حضرت عثمان بنی النورین رضی اللہ عنہ را دشمن داشتی تا بحدیکہ آنحضرت را جوہر خواندی
 این سخن بآبی حنیفہ رسید او را بھوانہ بگفت ای شخص دختر تو تھلان جوہر خواہم داد و گفت تو لام
 مسلمانان هستی روا میداری کہ دختر مسلمانان بسجود دہی و من کہ مسلمانی انجمنی روا میدارم
 سبحان اللہ دختر بسجود دادن روا نمیداری پس حضرت پیغمبر کے روا میدارد کہ دو دختر خود
 جوہر دی و در آن شخص کیفیت حال بدانست کہ این سخن از کجاست فی الحال توبہ کرد و از آن
 اعتقاد غالب گشت نقل است کہ بخیال شہر مسجدی تعمیر کردند و از بہر تبرک از حضرت امام ہم چہ
 خواستند حضرت امام ہزار کرامت درمی بدارد شاگردان عرض کردند کہ باوجود اینقدر سخاوت
 ایقدر زرد دادن بکار مسجد چرا بہ آنحضرت گران آمد گفت مبد استم کہ مال حلال با بکل خرج نمیشود
 و من مال خود را حلال میدارم چون از من خواستند بر دل من کردہ گذشت چون روز چند بر این

با بیان مسجد آن در هم راه را پس آورده گفتند که این نامبرو است آنحضرت بگرفت و شاد شدند و گفتند
که الحمد للہ مال حلال من باب و گل خنجر نشد و شیخ علی بن عثمان جلالی بهجویری لاجوردی
فرمود که وقتی من بملک شام بر سر بزرگوار حضرت بلال مؤذن رضی اللہ عنہ غصه نمودم در خواب
خود را بکند دیدم و اینکه پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام از باب نبی شیبہ درآمد در حالیکہ پدر را در
گرفته است بطوریکہ اطفال را در برے گیرند و خشقت نامه بحق و مے مصروف میداشت
من هم بخیر است آنحضرت رفته و سلام گفتم و بر پایش بوسه دادم و تعجب نمودم که این پیر روشن
کیست که حضرت سرور کائنات علیہ السلام او را مانند اطفال در بر گرفته است حضرت
پیغمبر بکلم مجزه بر خطره من مشرف شد و فرمود ای علی این امام سلمان اهل سنت ابو حنیفه است
و لاد است حضرت امام اعظم در سنه هشتاد بقول صحیح و بقول بعضی در سنه هشتاد و دو
هجری قمری اتفاق اهل اسلام در سنه یکصد و پنجاه است رحمة اللہ علیہ علی الباقی از مؤلف

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نام دے یعقوب بن ابراہیم ولقب ابو یوسف قاضی

طابق

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

وزارت اقتصاد و معادن
انرژی و صنایع معدنی

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

مكتبة
الشيخ
الشيخ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

بروتیجیو

۱۰۰

پیشانی از آنجا که در آنجا

سجده

الحمد لله رب العالمين

مکتبہ اسلامیہ
لاہور

مجلس

از منظر

خاتون اور صاحبزادہ

۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴
 ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶
 ۱۵۱۷

بر بر بود و ولادت وی بمقام الوامیان که در مدینه و بر وز یکشنبه پانزدهم ماه صفر
سن یکصد و بیست و هشت بوقوع آمد و نقل است که چون اول بار مهدی بن منصور
خلیفه بغداد آنحضرت را از مدینه به بغداد آورد و در مجلس کردشبی امیرالمؤمنین علی رضی الله
عنه را در خواب دید که فرمود ای محمدی نقل عسیم ان تولیت الله لعلی کالحق
و قتلوا الرضا ملکهم سبع گوید که نیم شب بود که خلیفه را بطلبید چون پیش وی رفتم شنیدم که این
آیت با او خوش میخواند و گفت برو موسی بن جعفر را بیا چنانچه آوردیم ویرا معانقه کرد و نشان
و احوال خواب پیش می بیان نمود گفت میتوانی که مرا این گردانی از آنکه بر من خروج کنی نزد
که و الله هرگز نکرده ام و نخواهم کرد گفت راست میگوئی پس بیج رفت که ده هزار دینار
موسی بن جعفر ده و ساقی سفردی کن تا بدین برود و بیج گوید که شباهت کاروی بسیار
و امام را روانه مدینه نمودم از خوف آنکه مبادا الفتی پیدا گردد پس حضرت امام تا ایام خلافت
بارون رشید بگرام تمام در مدینه بود و دوم چون معاندان در دغلو سخنان باز طرف آنحضرت
گوش بارون رشید رسانیدند بارون رشید باز آنحضرت را به بغداد طلبید و در مجلس کرد
و جنبه می در مجلس بانرا کار و نشان اهل بیت آنحضرت را زبرد و اندر پهنه بخانه بارون رشید
شهادت چشید و نقل است که چون حضرت کاظم رابعی بن خالد در طلب موجب فرموده
بارون رشید زهر داد آنحضرت بعد تناول زهر فرمود که امر و زسانان اهل بیت رسول الله
مرا زهر داده اند فرود آمدن کن زهر خواهد شد و پس فردا نصفی سرخ و نصفی سیاه خواهد کرد
آنگاه من ازین جهان فایدا را با قاطعت خواهم کرد پس همچنان شد که فرموده بود و نقل است
که بارون رشید علی بن لقیطن را که شخصی از امرای او بود جامه سیاهی فاخره داد و از آنجا بیرون
پیش قیمت از خزسیاه زلفتی بود علی بن لقیطن بنا بر کمال محبت که بحضرت کاظم داشت آن
خزسیاه زلفتی را با بسیاری از مال بخدمت آنحضرت بطور رسته فرستاد حضرت امام دیگر تالم او
را قبول فرمود مگر آن خزسیاه بجنبش پس کرد و نوشت که هیچ کار چرا بایکد که نزد خود را
که بوقت مشکل و عین حاجت تو یار خواهد آمد بعد از چند روز غلامی از غلامان علی بن
لقیطن براه خاندی این خبر ببارون رشید رسانید و گفت که علی بن لقیطن موسی کاظم را

امام میدانند و برای وی بسیار مال آمد و میگفت چنانچه پادشاه بخواهد که از پادشاهان پدید آید
 عطا شده بود و بخیر است حضرت کاظم فرستاده است مارون ازین سخن بهم برآمد و علی را پیش خود
 طلب کرد و فرمود که پادشاه بخواهد که بتو ازانی داشته بودم همین وقت حاضر کن می غلامی را طلبید
 گفت که فلان حجره خادمین برود و در آن صندوقی است او را بگشاید و در آن ظرفیست از کبریا
 نزد من بیا غلام برفت و ظرف را بگشاید و علی رو بروی مارون خنوسیه بگشاید آن ظرف
 برآورده پیش می نهد و غضب مارون فرو نشسته ادا آرد وی در گذشت و صاحب شوالیه
 میفرماید که شخصی از معتقدان حضرت کاظم نقل کرده که در کرت اول که مهدی علیه السلام پدید آمد حضرت کاظم
 را از مدینه طلب کرد من از مدینه تا مسافت بعید برای حضرت رفتم و میگفتم چه می بینم
 میفرماید چنان دیدم رسید که امی شخص چه خبر ترا منم کرد عرض کردم که چون منم نباشم که پیش آن دشن
 این است چه خبر می رود می معلوم است که سر انجام کار چیست فرمود که هیچ باکی نیست فلان ماه و فلان روز
 و فلان وقت باز خواهم آمد تو همین جا آمده منتظر باشی این گفت و مرا رخصت کرد چون در نزد خود رسید
 دوری آنجناب سید بهما بخار رفتم و انتظار میروم تا نزدیک غروب تا کتاب بگشاید اندیم تبریدم که با
 بیست که این وقت موعود تشریف آوری آنحضرت است و میگفت روز ناگاه دیدم که از جانب عراق
 یابویی پدید آمد و حضرت امام پیش آن سیاه بر لبه سوار تشریف می آورد و او از داد که اے
 الان گفتم لیک یا ابن رسول الله فرمود که نزدیک بود که شکی در دل تو پیدا شود عرض کردم
 تخفیفین است یا ابن رسول الله و الحمد لله که از پنجه ظالمان بی رحم خلاص شدی فرمود که آری
 لیکن بار دیگر هم مرا خواهد برد و باز نخواهم آمد و مخفی مباد که حضرت کاظم رضی الله عنه بتاریخ
 پنجم حجب در خند سیمان مارون رسید بعد از همدان یکی بن خاند که وی با جازت حکم مارون
 آنحضرت را در طلب از همدان و از همه سال یکصد و هشتاد و شش با اتفاق اهل خیر و اهل دیگر
 بست یکصد و هشتاد و شش شهادت چشید و در بغداد مدفون گشت مشغولی از موفقت

از خنوسیه
 که میگفت
 خنوسیه را
 حاکم را
 مال تو را
 در خدمت
 از مدینه
 که میگفت
 مال تو را
 در خدمت
 از مدینه
 که میگفت
 مال تو را
 در خدمت
 از مدینه

موتی کاظم آن امام جهان	آن امام دومی که امام جهان	بود این عالم سب	گشت و در آن زمان
زاده و در حسین است او	مردم چشم و نور چشم او	سرور و هر و شید کونین	سال تولد و دست چشم
سال رحلت و جلیل شد	کن رقم سید ولی الله	باز سال سال آن مشهور	موتی ابدل خرد و فرمود

عقل تاریخ دی چو گوهر است | سال شش نام میگفت | ایضا از مولف
 کلام است نبوی و محبوب خدا نبوی | جلال بن ابوهازی حق تاریخ تو گیش | بر حلیش اندر حبیب و یاسوسی
 حضرت امام شافعی رضی الله تعالی عنه کشت وی ابو عبید الله است و لقب
 وی شافعی و نام نامیش محمد بن ادریس از قبیل قریش است و نسب و سبب و اسطوار
 جانب پر بعید المطلب بن یاشم که پدر ماجد حضرت شاه رسالت است میر سرد و نام مادر و نام سن
 بنت حمزه بن قاسم بن زید بن حسن بن علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه است و در اقریشی
 با شمی علوی فاطمی میخواندند و امام سوم است از ائمه اربعه دین متین و تا در مدینه بود پیش امام اک
 درس کتب علوم میزد چون بوقت آمد با امام محمد بن حسین شاگرد حضرت امام اعظم صحبت داشت
 و استفاده میبرد و کلاوت نوی بقام غزه و بقولی در عسقلان و بقولی در مناد سال یکصد و چاه
 هجری بوقوع آمد و نقل است که امام شافعی در سیزده سالگی در حرم میگفت سنونی بکشتن
 یعنی پرسید از من هر چه بخواهید و در پانزده سالگی فتوی میداد و امام احمد بن حنبل که سینه چاره
 یار داشت بشاگرد وی وی آمدی و ده قاشیه برداری سر برهنه کردی قومی بر تو اعتراض کردند
 که تو بدین علم و بدین مرتبه پیش طفلکی خورد سال بشاگردی می نشینی و صحبت مشایخ و استادان
 ترک کردی احمد گفت که هر چه باید میرا بریم شافعی معانی آن میداند و در وازه فقه بسته بود
 معتقالی آنرا بوجود او بکشد و حضرت امام شافعی فرمود که جناب رسالت مآب را آرد
 خواب دیدم از من پرسید ای پسر تو کیستی عرض کردم که از کمترین پیروان تو فرمود که نزدیک
 یا چون نزدیک شدم آید به من مبارک خود دیدم من انداخت چنانچه بلب دمان و کام
 و زبان من رسید پس فرمود که برو بکات قدامی جل علایر تو باد و نیز حضرت شاه ولایت
 علی المرتضی را در خواب دیدم که انگشتی خویش از دست مبارک بیرون کرده انگشت من
 پوشانید و علم علی نیز در من برآید که انگشت که مادر شافعی را هر دو عابده و اینچه بود
 که مردان امانت بامی خود بد و سپردندی روزی دو کس بیامدند و جامه ای پراخت بآن
 عقیقه سپردند بعد از آن یک کس از آن هر دو بیامد و جامه دان ببرد و بعد چندی دیگر کس هم
 آمد و جامه دان بخواست حضرت بی بی فرمود که برقیق تو داده ام گشت بدو جان خدای کس

که هلاک بودیم چرا یک کس حواله کردید مادر شافعی ملول شد درین اثنا حضرت شافعی که بمرا پیوسته
 سال بود و رسید و بعد دریافت حال بوالده ماجده گفت که چرا چنین حیرانی و پرنیانی است
 و بعد می فرمود که چون در وقت تنویرنگی جامه دادن شرط بوقوع آمده بود که تا وقتیکه بشام رود
 با اتفاق یکدیگر نیایند جامه دادن نداده شود پس تو برو و رفیق خود را همراه بیا و تا جامه دادن شام
 بشما حواله کرده آید مدتی متخیر شد و بوقت نقل سست که بارون رشید بشی باز سیده مناظره
 کردند سیده بارون را دوزخی خواند بارون گفت اگر من دوزخی ام فانت طالق و ای که میگویی
 جدا شدن و بارون زبیده را عظیم دوست داشت و زبیده نیز عاشق بارون بود پس هر دو
 در آتش جدائی بسوخته آخر علمای بغداد را جمع کرده فتوی حلت زبیده طلب نمود و یکس
 جواب نداشتند و گفتند که عالم انیب میداند که بارون دوزخی است یا بهشتی کدو کس
 دو از ده ساله ازان مجمع برخاست و گفت من جواب میدهم خلق تعجب کردند و گفتند مگر
 دیوانه است بارون او را بخواند و گفت که اگر میتوانی جواب بده آن کودکی که نام شافعی بود
 فرمود که آری لیکن تو حاجت مندی از تحت فرو دیار بر تخت بنشان که علماء و ارباب انبیا
 و جانشین نبوی اند بارون او تخت زیر آمد و شافعی را بر تخت بنشانند جواب سید خود بطور عالی
 پرسید شافعی گفت که اول من هر چه که از تو پرسم راست بگویم و کاست بیان کن بطوریکه کند
 را داران و غلبی نباشد و آن نیست که هرگز گاهی بر هیچ مصیبتی قادر شده که اندیم خدا ازان
 باز ایستاده بارون گفت که بلی وقتی بروی ختر کی از امرای شهر شیفه شوم و او سر من شست
 آخر نبراه که وحیده او را نزد خود طلبیدم و بجای خالی از غیر با او شستم و خواهم که ترک کنی تا شوم
 ناگاه در دلم آمد که امروز روز پنجشنبه است نامه اعمال ایقان بحضور جناب سالک ما بین
 می بزرگ حیف است که امروز سر نامه اعمال من این زنا باشد پس از خوف خدا بر خود لرزیدم
 و دوست ازان زن ببرد اشته شافعی فرمود که در صورتیکه درین سخن راستی حکم میدهم که تو را اهل
 جنتی و اگر دروغ است بگردن گشت باستماع این سخن علماء شور برداشتند که بچند دلیل
 و محبت این فتوی جاری میکنی و بدین اثر که بعد بلوغ زبیده فرمود که حق سبحان تعالی
 میفرماید وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ لَهِيَ النَّفْسُ الْهَادِيَةُ الْمَرْغُوبَةُ فَاقْبَلْ أَجْرَ حَرْمِلٍ مَمْلُوءٍ

و اما کسی که سید باشد
 از ایشان که حضور
 داشتند و در این وقت
 سید را از ایشان
 چنان است جای داد
 و سید را

گفته که دلیل راستی سخن بارون چیست فرمود که قسم بارون که این سخن از روی قسم بیان کرده است و بارون بار دیگر رو بروی علما این سخن تقیسم بیان کرد و فتوی علت زبیده حاصل ساخت و نقلست که وقتی علمای دیگر ندانستند تا حق بعلای اسلام بحسب دینی آغاز نمایند و احتیاج کشید در بغداد شد و بر لب و جله جای بحث مقرر گشت پس شافعی که امام علمای دین بود در آن مجمع تشریف برده سجاده بر آب بگسترود و نشست و گفت که هر که از علما بیان دیگر ندانستند اراده بحث کنند چون با سجاده بر آب بگسترود و بنشینند چون سبک پس را تا بیان نشد همه مشغول بر گشتن و قات حضرت شافعی بر روز جمعه سلخ ماه حرم سال و جلد و چار از محبت شاه رسالت است و مزار پیرانوار در قراقرص واقع شده فتوی از مولف آنکه او شافعی محمد بود جامع علم قلب احمد بود پیشوا و امام دین است او عزیر من مدح تقیسم است او

از شافعی که امام علمای دین بود در آن مجمع تشریف برده سجاده بر آب بگسترود و نشست و گفت که هر که از علما بیان دیگر ندانستند اراده بحث کنند چون با سجاده بر آب بگسترود و بنشینند چون سبک پس را تا بیان نشد همه مشغول بر گشتن و قات حضرت شافعی بر روز جمعه سلخ ماه حرم سال و جلد و چار از محبت شاه رسالت است و مزار پیرانوار در قراقرص واقع شده فتوی از مولف آنکه او شافعی محمد بود جامع علم قلب احمد بود پیشوا و امام دین است او عزیر من مدح تقیسم است او

سال تولد آن امام همام	انعام گفت که بده سلام	هست تولد او اگر طوطو	تو بجز از محمد محبوب
سال تولد آن امام کمال	تو بجز از محمد کمال	سال تولد سعد کونین	طاهر زمره از جود کونین
سال تولد آن شه دورا	صالح طیب است عیان	سال تولد آن امام زمان	طالب حق بدان عالم غیور
سال حمله او که تقیسم است	قطب آن نبی صدیقی	سال و صلش اگر کنی فلما	پس عزیز علی بخوان ای نبی
سال رحیل آن گلیه بگو	سروا صاحب حیا بگو	سال و صلش اگر کنی فلما	ای مبحان حبیب فاق
سال و صلش چهل گشت	خانه من کی گشت	قطعه از مولف	محمد شافعی سیه یانی
جانشین بدان وی چو تپل	مستطوب خوان تپل	بر جانشین بخوان ای نبی	ایچنا از مولف
محمد شافعی بود الی ملک جهان	جانشین جامع علم و آس جهان	وکی افتد و سال از ایشان	والی افتد و سال از ایشان
چو این بیا کردم قم سال صلوات	کرد الله الام و غنم و مولف	حضرت امام علی بن موسی بن جعفر	حضرت امام علی بن موسی بن جعفر

صادق رضی الله عنه وی امام هشتم است و کینست ای ابوالحسن چون کینست پیر و کما کان رضی الله عنه و کینست وی رضا است و ولادت وی در مدینه بوده است بر روز پنجشنبه از نیم بیج الاخر سال یکصد و پنجاه و سه بقول صحیح و بقول بعضی یکصد و پنجاه و دو و بعد وفات حضرت جعفر صادق بوقوع آمد و اصحاب سیه نام و والده اش باختلاف بیان کرده اند چنانچه بعضی تخمینه و ششامه و بعضی ام البنین است و نوشته اند و وی کثیر ک بی بی حمیده

حضرت امام رضا علیه السلام

ماور حضرت کاظم بود و نقل است که شبی حمیده رضی الله عنهما رسول صلی الله و سلم را در خواب دید که میفرماید ای حمیده کینه یک خود بخند را به پسر خود موسی بخش کن که زود باشد که از وی فرزندی بوجود آید که بهترین اهل زمین باشد و از امام رضا رضی الله عنهما نقل کنند که فرمود که چون برضا عالمه شدم هرگز در خود نقل حل نمی یافتم و در خواب شکم خود آواز بیتیج و تلیل می شنیدم بول و بیست بر من غلبه میکرد و چون بیدار میشدم هیچ آوازی نمی آمد و آنحضرت بروقت ولادت دستها بر زمین نهاد و روی بسوی آسمان کرد و بها مبارک می جنبانید چنانچه کسی مناجات میکند و نقل است که چون خلیفه مامون حضرت رضا را و لیعهد خود گردانید هرگاه که وی قصد ملاقات مامون کردی امرایان خادمان مبارک خلیفه با استقبال آمدندی و پرده را که بر درگاه خلیفه آویخته بودی ایشان برداشتند تا وی در آمدی آخر الامر بنا بر حسد و بغض امرایان در بار را انفرقی واقع شد و با یکدیگر افتاد کردند که من بعد بر قاعده معهوده استقبال وی نکنم و پرده را بالا بر ندارم چون بار دیگر حضرت امام تشریف فرمائی در بار شد همه امرایان بی اختیار برخواستند و استقبال کردند و پرده را برداشتند و بعد از آن رفتن امام با یکدیگر گفتند که این حرکت چه بود که ما کردیم آخر بار دیگر باهم اتفاق کردند از روی قسم و تاکید قرار یافت که بار دیگر این حرکت گاهی از ایشان توقع نیاید پس روز دیگر چون اتفاق تشریف آوری امام در دربار افتاد برخواستند و سلام کردند و مادر برداشتن پرده توقف کردند خدا تعالی به آنوقت با وی برانگیخت که آن پرده برداشت و امام بدر بار تشریف برد و چون باز قصد بیرون آمدن کرد باز با وی برانگیخت و این پرده را بالا برداشت و امرایان که پیشین کرامت عظیم میدیدند گفتند که امام عزیز کرده خدا از خوار کردن ما خوار نگیرد و بناچار با و معهوده هر جهت کردند و نقل است که بوقت ولید حضرت امام علی رضا علیه السلام بداران بنارید اکثرندای مامون که از معاندان خاندان ابوبیست نبوی بودند بعد از غلبه رسانیدند که از آن روز که علی بن موسی را و لیعهد خود کرده خدا تعالی باران را از بار و اشتیاق ظهور این امر از شومی قدم اوست این سخن را مامون پس گران گذشت و از آن حضرت عافای نزول باران طلبید و آنحضرت عرض مقرون حاجت

فرموده بر وز و شنبه بصبح ارفت و با جماع کثیر و عامی نزول باران بجناب حق سبحان تعالی
 کرد فی الحال اثر پیدا شد و رعد و برق ظاهر گردید مردم بجزکت درآمدند و خواستند که خود را
 بجای محفوظ رسانند حضرت امام فرمود که ای بندگان خدا ای بجای خود باشید که این بار بر
 فلان شهر نیست در اینجا خواهد بارید پس ابر از اینجا بگذشت و دیگر پیدا آمد فرمود که این بار هم از
 برای شما نیست بلکه برای فلان زمین است همچنین ابر نوازد و گذشتند چون ابر باز هم نازل آسمان
 شد فرمود که یا ایها الناس این بار خدا بیتی برای شما فرستاده است شکر کنید و بر خیزید و باران را
 با خود داشته باشید که این بار نخواهد بارید تا وقتی که شما بقیه آلوده با آرام پذیر نشوید و خود را هم آنحضرت ازین
 برخاست بجای خود تشریف برد چون مردمان جا بجا رفتند باران رحمت شروع شد و چندین
 بارید که گاهی باریده بود و لعل است که شخصی از مقربان مامون که هوای ولیعهدی در سر
 و خارج حضرت امام در دل داشت با مامون گفت که تو خلع خلافت از خاندان عباسیه نموده
 اولاد علی که بدخواهان دولت عباسیه اند انتفال ریاست خلافت کردی و علی بن موسی بن
 جعفر را که مقتولان ریاست خاندان عباسیه اند ولیعهد خود ساختی و گمانان بادیه گمانی را
 بار دیگر ظاهر نمودی و مرتبه اش از مایان که دولت خواهان دولت خلافت ایم بلند کردی این
 مسی از دعوی جو از روی و دلاوری و بلند بینی بسیار بعید اگر نه منی سخن بود از پیرانست و ظهور
 آدمی مامون بچوب پرداخت که ظهور امر ولیعهد ساختن علی رضا از من بیاعتناست و محبت
 هست که شما ندان علی دارم بلکه این مرد پنهان مردمان بهیست خلافت خود دعوت میکرد و خود را
 که ولیعهدش کنم نامزدان از ابوی خواند و بیا شاه و خلافت ما اعراف نماید و از عدوت نماید
 دوست بردارد و در صورت دیگر خوف آن بود که گفته بر خیزد که استدرا آن منع گردد اکنون
 می بینم که آنچه کردم خطا کردم لیکن چون او را فرستادم و ولیعهد خود ساخته ام حالا علاج چیست
 که اندک اندک از قدر روی کم کنم نامردان دانند که این شخص ولیعهدی نبود و لهذا من
 آن شخص گفتم که امر خاطر جدار دمن او را بعین اجتماع در بار شمرسار خواهیم کرد که او خود بخود
 راه خود پیش گیرد و بعد از آن در بند کسی او را نبیند و تو ابانش را نیز بگرد و حیل و طمع از روی
 جده و پیش میر جاحض خواهیم آورد چون تنها ماند کارش سهل است باسان ترین وجه پیش بر خیزد

از دست خاندان عباسیة قبیله بملک خواهد رسید یا در حبس این خواهد بود تا روزی که حضرت امام
 زید و یارانش تشریف آورده بجای خود آرام گرفت بعد از ساعتی حاسد مذکور که آتش حسد و کینه
 در دل کافر کیش وی مشتعل بود روی کیو آنحضرت کرده آغاز سخن کرد که ای پسر موسی شنیده
 میشود که مصاحبان و خادمان تو با تملک است باریدن باران رحمت الهی از شما بسیار فریاد میکنند و صفت
 شما از همه دیگرانند گویا در جهنم از پیغمبری هم بلند میدانند و حال نیست که تو با جمیع اهل اسلام و عاقر و بی
 باران بارید در بنیورت بایند دولت تهنات تراست بلکه همه مسلمانان راست پس آن نااهل ازین
 حرکات ناسایسته منع باید کرد و حضرت خلیفه محض سبب لحاظ شما با کسی مواخذه نمیکند چه که ترا ازین
 برداشته بآسمان برد و بر مرتبه و لیعهد رسانید و این چه ادوی حقوق است که جایزد و رو امیداری که
 در عهد خلافت امیرالمومنین در و غلو باین مرتبه ترا بلند او خلیفه وقت اند حضرت امام باستماع این
 کلام فرمود که من منع نمی کنم بندگان خدا را از گفتگو و ذکر لغای الهی که او سبحانه تعالی بذات سن
 عطا فرموده و آنکه ذکر و لیهدی خلیفه است مثل آن مانند یوسف علیه السلام است که با دوشاه مهرور
 و لیهد خود ساخت گرد و دنیا و نزد خدا بقالی آنچه رتبه او بود بود عزیزه مهربان او کم یا بیش نشد
 حاسدی بی پیر از استماع این نفرین در آن شکن بر آشفت و گفت ای پسر موسی هر آینه از عهد خود
 در گذشتی و از قدر خود تجاوز نمودی و مثل خود با دوست علیه السلام بر ایر ساختی بآنکه ظهور کرمی
 که بدعا جل اهل اسلام حق تعالی باران رحمت فرستاد پس اگر تو صاحب کرامتی این هر دو شیر
 را که بر قالین خلیفه منقوش اند زنده کن بر من مسلط ساز اگر این گنجی معجزه و کرامت باشد باستماع
 کلام آن بد فرجام در بای سیاه است قناری و موجب قلم جباری آن محبوب باری بچوش آمد
 غضبناک شده بانگ بر آن هر دو شیر تصور یزد و فرمود که بگیرید این کذاب بدگویی اهل بیت نبوی
 را و طعمه خود سازید بنور اعدا حکم هر دو شیر تصور بصورت شیران اصلی شده چسبند و آن برخواست
 شاهنشاه و لاییت را بپنجایمی قهرانی گرفته اعضایش و رجم شکستند و با همه گوشت پوست
 و استخوانش فرود بردند و خوشش که بر فرمش زمین بخت بود پسیدند خلیفه از وقوع این حال
 حیرت مال بهوش بر زمین افتاد و بیخود گشت چون هر دو شیر دلیران کار خارج شدند و
 رو بسوی حضرت امام آوردند و بزبان قدرت حق گویا شدند که یا حضرت اگر یفرمائی این خلیفه خدا

و این منافق و دشمن اهل بیت اظهار کرد که از دل دشمن و بظاهر دوست
و گندم ثانی کار اوست فرمودیم فرمود که خدایتعالی را در حیات آنجا
آمد شاهر و یکایمی خود بر روی چنانچه بودید آفران هر دو شیر دلیرانه
پس آن جناب عطر و کلاب طلبد بر روی خلیفه زد و خلیفه بپوش آن
حال مقتول تاتاق شناس پیر داخست و نقل است که شخصی از
کوفه بفرزند خویشان بیرون آمد و دختر من حله من داد و گله
فیر و زه بخیر چون ببرد رسیدم غلامان حضرت امام علی بن موسی
از خادمان حضرت امام فوت شده است حله که داری نزد ما
که من هیچ حله ندارم غلامان بار دیگر آمدند و گفتند که حضرت اما
حله است که دختر تو بتو داده است که بفروشی و برای وی فیر و ز
بگیر و حله را بکن از استماع این سخن حیران بازدم که این حال
آگاه می نداشت حله حواله ایشان نمودم و بادل گفتم که از ما
چند مسئله پرسیم و بقیین است که جواب شافی خواهد داد و چند
بر در دولت خانه وی رفتم لیکن سبب هجوم خلق مرا مجال آن نشد
مسئله پرسیم ناگاه غلامی از اندرون خانه برد تا نزد من پر
و گفت که این جواب مسئله ای است چون نگاه کردم جواب
بنابج روایت کرد که حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰة و آیت
تشریف از زانی دار و طبعی اندر برگ درخت خرماساخته پیر از
گفتم مشتق از خرمایمن عطا فرمود چون شمار کردم هفتده بود پس
دیگر خواهم زیست بعد از چند روز حضرت امام علی بن موسی را
شده در همان مسجد فرود آمد بخیرست وی رفتم دیدم که چنانکه
داشت نشسته است و طبعی از خرمایمن بهانصورت پیش می
گفت و در نزد یک خود بنشیند مشتق از خرمایمن عطا فرمود که

با حضرت زکریا ازین میخواست فرمود که اگر جناب سالک آید صلی الله علیه و سلم زیاده ازین عطا کرد
 مرا هم پنج عدد بنهد و حال آنکه عمل نمیشود و شخصی از علما مان حضرت علی بن موسی رضا
 روایت کرد که روزی ریان بن ابی اهلست بر دوازده آنحضرت حاضر شد و مرا گفت که میخواهم
 که حضرت امام دو جامه از کسوت خاص نموده و چند دراهم که بنام دی سکه آنها زده اند بمن عطا
 فرمایند پس ای طلبا جاز تا آمدن بیان بروی آنحضرت بخدمت حاضر شدم هنوز سخن بیان نکرده
 بودم که فرمود ریان بن ابی اهلست میخواهد که در آید و دو جامه کسوت چند دراهم سکه عطا کند پس او را
 در آید چون حاضر شد دو جامه کسوت خاص خودی در هم بوی بخش فرمود و نقل است که قاطعان طریق جری
 را در راه کرمان میرفت گرفته و دانی از برفت پیر کرده مال بی شمار ج بر دند ز بان و از سردی بی
 از کار برفت و سخن بخوبی نمی توانست گفت پس خراسان رسید و شنید که حضرت امام علی بن موسی رضا
 در نیشابور است با خود گفت که دی از اهل بیت نبوت است بخدمت و درم شاید که این را اصلاحی تواند کرد
 شب در خواب دید که گویا بخدمت آنحضرت حاضر است و آنحضرت میفرماید که علاج زبان کتبی و سحر و جادو
 این هر سه آتیه کنج و سه بار در دامن خود گیر انشا الله تعالی خواهی یافت چون بیدار شد اعتبار خواب نگرد
 و در نیشابور رسید بخدمت آنحضرت حاضر آمد هنوز سخن نگفته بود که فرمود علاج زبان قیماست که در خواب
 بتو گفته بودم عرض کرد که میخواهم که ببار دیگر هم از زبان گوهر نشان تو بشنوم فرمود که بیک کتبی و سحر و جادو
 و این آتیه کنج و سه بار در دامن خود بگیر بیک خدا شفا خواهی یافت آن شخص بچنان کرد و بهمان روز شفا یافت
 و روایت است که شخصی از ملک سنده بخدمت آنحضرت حاضر آمد و کل از زبان بی گفتن بیدار نیست حرف بر زبان
 سنده می کلام مینمود آنحضرت هم زبان سندی جوابش میداد و من بعد عرض کرد که زبان عربی نمیدانم می دانم
 که زبان بی یاد گیرم آنحضرت دست مبارک لبهامی می لیدنی حال سخنان بی زبان ضعیف گفتن آغاز نهاد
 و روایت است که روزی حضرت امام در مسجدی از خود تشریف فرمایند که عصفور پیاپی پیش آنحضرت بر زمین افتاد
 بر می غلطید و او را میگرد حضرت با او میفرمود که این عصفور میگردد درین خانه ناری ده است
 و اراده خوردن بچه ای میکند از آن خلق آزار فرماید که من بکی از شما درین خانه آید و آن را بکشد و بوی
 بخواست و اندرون حجره رفت دید که فی الحقیقه تاری خود بخواری در چوبهای سقف نما میگردد و میگفت
 او بگشت و نقل است که شخصی بخدمت آنحضرت حاضر شده عرض کرد که اهل بیت من حلاله است

و عاکن که خدا یتحالی مرا پسری عطا فرماید فرمود که ای یکتا تو بدو فرزند عالمی است آن شخص چون
از خدمت مرخص شد و چند قدم رفت در دل آورد که یکی فرزند را محمد نام کنم و یکی را علی
حضرت امام باوا از یکتا نوی گفت فیانی یکی را علی نام کنی و دوم را ام عمر یعنی یکی پسرو
دیگر دختر خواهد آورد و وقت وفات آن نوزدهم سرور کاینات بقول عارف نامی
مولانا عبد الرحمن جامی بدین تمهید درج شواهد النبوت است که از ابوالصلت خادم خاص حضرت
مروی است که وی فرمود که روزی بخدایت حضرت امام ذوی الکرام علی بن موسی خاوری
بودم مرا فرمود که درین قبه که قبر یارون رشید در آنجا است برو در چهار جانب وی خاک بپاش
رفت و خاک آورد و بمویید و بیداخت و گفت زود باشد که اینجا برای دفن من خسر کنند
و سنگی ظاهر شود که اگر هر کسندی که در خراسان است بیارند آنرا بپاشند کندید باز فرمود که فلان
از موضع خاک بیار آوردم فرمود که از برای من در اینجا خسر کنند پس تو برو وقت دفن من حاضر باشی
و بگوئی تا بهشت درجه فرو برند و در میان قبر شق کنند اگر بگذارند گوی تا لحد کنند و قبل از دفن از
بالای مقام بالین سر من تری آب پیدا خواهد شد پس بگامی که ترا احمال تعلیم کنم تکلم کنی
پس آب خواهد جو شید و تمام لحد پر از آب خواهد شد و در آب ماهیان خود خواهی دید و این
نان را که تو میدهم خورد و کتی در آب اندازی تا ماهیان بخورد پس ماهی بزرگ پیدا خواهد شد
ماهیان خود را خواهد خورد و چنانچه هیچ نماند چون ماهیان غایب شوند دست بر آغاج آنچه تعلیم کرده ام تکلم
کن تا آب کم شود و لحد خشک گردد و آنچه گفته ام نکنی الا در حضور مامون بعد از آن فرمود که ای ابوالصلت
خود من نزد مامون خواهی رفت چون از آنجا بیرون آیم و چیزی بر سر خود نپوشیده باشم با من
سنگ گوی و اگر چیزی بر سر خود پوشیده باشم با من سخن نگوئی چون شب بگذشت و آفتاب برآمد
بیا ماهی تو پوشید و منتظرانه بنشست تا غلام مامون بطلب آنحضرت در رسید و باز خود را
مامون به در آنوقت نزد مامون طلبه ای پیارا انگور تازه نهاده بود و نه گفت یا ابن سول الله
ازین خوبتر انگور دیده فرمود که انگور خوب است و بیشتر است پس مامون گفت که ازین انگور چیزی
متناول بفرماید که مرا معان داید مامون درین باب با آنکه از حد گذرانید و گفت مانع چیست
که در دستم سیداری و خود یک خوشه برداشتی و دوازده از آن خسته خود بجز باقی آنحضرت دادی

وی هم سه دانه ازان بخورد و باقی بیدار است و از آنجا برخاست ایستاد گفت کجا میروی گفت
 هر جا که فرستاده و چیزی بر سر خود پوشید و بیرون آمد و رجوع بجای خود کرد و گویند که مامون در آن
 زهر لاهل کرده بود و بخوردن حضرت امام داد و دو سه دانه که خود خورد خالی از زهر بود و بنا بر اصل
 گوید که چون مرا فرمان بود که در حالت پوشیدن سر با سخن نگویی تا چار خاموش بودم و آنحضرت
 بر سرای خود رسیده فرمود تا در سرای را بپوشید و بر فرش خود دراز شد من صحن بر سرای انگلیس
 ایستاده بودم که ناگاه دیدم که نو جوانی از در آمد که در شکل و شباهت با آنحضرت مشابیه
 تمام داشت بخجسته وی دیدم و گفتم که از کدام راه تشریف آوری که در سرای بسته بودی
 شخصی که مرا یک لحظه از مدینه طلب کرد از در و از راه هم در آورد پرسیدم که کیستی و چه نام داری
 گفت چنانکه محمد تقی بن علی بن موسی رضی الله تعالی عنهما پیش پیر بزرگوار آمد و مرا
 بنزد خود برد چون حضرت امام عیرا بدید برخاست و معافه کرد و پرسید خود کشید و میان
 دو چشم وی بوسه داد و پیر خود ببرد و دراز گشت وی روی پدر خود نهاد و با وی سخنان
 پنهانی گفت و در آنحال بر لبهای حضرت امام گفت دیدم سفید تر از برون که امام محمد تقی آن را
 می پسندد دست بر سینه پدر اندرون پیر این کرد و چیزی مثل عصفر بر آورد و فرمود ببرد بعد از آن
 حضرت امام رضا بر حمت حق پیوست و امام محمد تقی فرمود که مای ابو اهلصن بر خیز و از خزانه آب
 و تخمه یار عرض کردم که در خزانه آب است و نه تخمه فرمود که هست بیار و در خزانه تخم سلوی است
 سفید تر از تخمه از چوب صندل خوشبو تر دیدم برداشتم و حاضر کردم آنحضرت پیر بزرگوار
 را تنها غسل میداد خواستم که مدد کنم فرمود که با من شخصی است که مدد میکند حاجت مدد تو نیست بعد
 ازان فرمود که در خزانه جامه دانی است و در وی کفن منو است بیرون از رستم و آنجا جامه
 دیدم که گاهی ندیده بودم از وی کفن بیرون آورده حاضر کردم بآن کفن کفن کرد و نماز گزارد
 پس فرمود تا بوسه بیا عرض کردم که اگر حکم شود بخاری را بیارم تا تابوت بسازد فرمود که در خزانه
 بر و تابوتی خواهی یافت بیار و در خزانه رستم تابوتی دیدم که گاهی ندیده بودم برداشتم و سجده
 آنحضرت آوردم پس نقش حضرت امام را در تابوت کرد و پیش نهاد باز نماز آغاز نمود هنوز تمام
 نکرده بود که تابوت از جانی خبر خواست و سق فغان را بشکافت و بالا برد و از نظر نا پدید گشت

عزیز کردم که یا این رسول الله! من هم درین ساعت خواهر رسید اگر تابوت را میخواهد یافت چه
 خواهد گفت فرمود که خاموش باش تابوت همین ساعت می آید چنانچه بعد از ساعتی باز سفت خانه
 بشکافت و تابوت فرود آمد پس نقش را از تابوت برآورد و بر فرش بجا بانی و تابوت و کفن
 همه از چشم من غایب شدند و نقش مبارک چنان شد که گویا او را تا حال غسل هم نداده اند پس
 فرمود که بر خیز و در کیشا چون در کیشاد مامون و غلامان وی بر در بودند اندرون آمدند
 و بگردید و بگریستند و بچینید و تکفین آن امام دین پرداختند اول بجای که قبر کنند و از زیر
 سنگی پیدا شد بسیار سخت و مستحکم هر چند خواستند که بشکنند ممکن نبود پس از اینجا برگشته بجای دیگر
 بحفر قبر مشغول شدند و من حسب وصیت آنحضرت بر سر قبر حاضر بودم چون حدتیار شدند از زمین
 قبر تر آب نمود اگرشت من آن کلمات که از ان سید کاینات تعلیم یافته بودم خواندم آب از زمین
 بجوشید و تا حدی پُر شد و آبها را خورد نمودار شدند من قرص نانی را که از ان جناب عطا شده
 بود و خورده و خورده در آب انداختم تا آبها را بخوردند بعد از ان از کلاه کلان نمودار شدند و همه
 آبها را خورد و در افرو برد و خود هم ناپدید گشت باز من آن کلمات تعلیم شده بر زبان آوردم
 فی الحال آب در زمین فرو ریخت و زمین لحد شکست گردید گویا گاهی آب در اینجا بود و مامون
 چون شنید این دید گفت که علی رضای موسی رضی الله عنه چنانچه در حیات خود ما را عجایباتی
 نمود و مرآت هم گرامی عیال و غلامان و شخصی از مقرران مامون که از محبان اهل بیت محمدی
 بود گفت که این گرامی اشارتی است که مملکت عباسیان و کثرت ایشان بچو ماها را بخورد
 که در آستانه مال و جاه دنیا فانی هستند چون وعده اجل خواهر رسید شخصی چون بی بزرگ
 بوجود آمده همه ماها را خورد و در خواهر خورد یعنی همه عباسیان از دست و کالعدم خواهند گردید
 حالانکه او را هم بقای نیست چنانکه ماها را بزرگ هم ازین آب ناپدید گشت بعد از ان تمامهای
 خورد است و بزرگ و نه آب صرف ملک خدا یا نیست مامون گفت که راست گفتی و
 حضرت امام راجان قبر دفن کردند و وفات آنحضرت محدث گرامی در ولایت طوس مقام فرمود
 سنایا بتاریخ نهم رمضان المبارک سن دوهصد و هشت بقول اصبح بوقوع آمد و بعضی بتاریخ
 نهم ماه صفر سال دوهصد و سه و دوهصد و پنج و دوهصد و شش نیز گفته اند قطعه از موقوف

سیر افضل و امام همام	عالم قاضی و فقیه علی	سال تولید او محلی ۱۵۲	علتش سید و جیه علی
ایضا از مؤلف	ابن امام علی صنایع	قره دید ۶ بنی و علی	طالیه عالی است تولیدش
علتش گو امام ذینبی	ایضا از سرور	آن امام حق علی موسی	آنکه گشت از و عیان بین
سال و شش طالیم پیوسته	سال مولود او اولاد علی	مکتوبی از مؤلف	ابن موسی علی امام ونا
آنکه راضی است از صنایع	بیشتر علی طریق علی	مقدامی رده خدا جونی	سال تولیدش در بجا
است این طالع و الا جابه	گو محبت ماند تولیدش	خوانق قکتب من حیلش	سال ترجیل آن شش و پن
گفته اند این بن علی	سال ترجیل آن موسی	هاتف زودند علی محمود	وات بود بد چرخ کمال
بزرگتر عیان سال وصال	سال ترجیل آن شهر محمود	گفت افاق که در آن بود	بود جان و نقش سراورد
سال و شش خرد بگفتاد	سال ترجیل آن مامی	شدند از نده علی محمد	حضرت محمد بن علی

بن موسی بن جعفر رضی الله عنه کینت وی ابو جعفر و ابو جعفر ثانی و لقب و لقبی
 و جواد است و نام مادر وی نیران و در بمانه که از قبیله باریه قبطیه بود و وی امام همام است از
 اینه اشاعره و ولادت وی در مدینه و بر وز جمعه دهم ماه رجب سن یکصد و نود و پنج بوقوع آمد
 و مدت عمر وی بیست و پنج سال و از کمال علم و ادب و فضل که داشت خلقی کثیر از فیض باطنش
 مستفید و مستفیع گشت و چون بر ناصیه حال مامون خلیفه بغداد داغ بدنامی زهر خورانی حضرت
 امام علی بن موسی رضا رضی الله عنه لقب بود و لهذا بنظر رفع داغ بدنامی دفتر خود امام افضل را
 بر نی بوی داد و همراه وی بدین روان کرد و هر سال هزار سال دنیا را رست المال بوجه پنج
 یومی میداد و از آن حضرت فکست که من عمر یازده سالگی در بعضی کوچه های بغداد با جمعی
 از کودکان ایستاده بودم اتفاقاً مامون بقصد شکار بیرون میرفت گذروی در آنجا افتاد همه
 کودکان از سر راه بگریختند و من بجای خود ایستاده ماندم چون مامون نزدیک رسید مرا دیدارگی
 خود نگاهداشت و پرسید که ای کودک تو چرا با دیگر کودکان از سر راه نرفتی جواب دادم که راه
 میست که بر فتن آنرا بر تو کشاده گروانم و مرا جریمه نیت خود که از آن ترس بگریزم و حسن ظن
 من تیر آنست که ناحق کسی آزار نمیرسانی مامون ازین گفتار خورسند شد و گفت نام تو
 چیست گفتم محمد گفت فرزند کیستی گفتم من اعلی رضا بن مامون از آنجا روان شد و با خود باری

از شرح العوامین
 از کلام علی رضا
 از بنی موسی و علی رضا
 ذات نورانی و نام آن
 برادر و شش سال آن
 گفت افاق بدین
 سال مولود او شش
 سال مولود آن شهر
 سال ترجیل آن محمد
 و آنکه بن
 بود از بن و شش
 کرد دنیا امام و شش
 سال ترجیل آن که
 گفت عیان
 خشم و شکران
 سال فطرتش و شکران
 کرد امام صاحب جهان
 بود از شکران
 با خود شکران

شکاری داشت چون از شهر بیرون آمد بازی تمام من انداخت آن بازتاب شد و بهار
 ساعتی از هوا فرو آمد در حالی که در مقدار وی ماهی خوردیم زنده بود ما من از وقوع اینحال
 تعجب کرده از ابراست خود گرفته باز گشت چون بآن موضع رسید که من ایستاده بودم رو
 بن کرد و گفت یا محمد گفتم لیک گفت این چه چیز است گفتم ان الله تعالی بمشیان
 بفرموده شما صغار بقید انباده الملوك و الخلفاء فی مشرون به اسلانه اهل البیوة چون ما من
 این سخن شنید گفت انت این الرضا حق و نقل مست که چون ما منی فخر خود ام الفضل
 را به حضرت نکاح کرد همراه انجناب بهرینه فرستاد چون وی بکوفه رسید آفرین بود به سجده
 تشریف آورد و بجهن آن درخت سدر بود که گاهی بار می آورد پیش کوزه آب طلبید و یک
 جرعه اذنان بخورد و باقی در هیچ درخت انداخت و بنهار مشغول شد چون از نماز فراغت یافت
 و بیای آن درخت رسید آن درخت میوه دار بار آورده بود شیرین و بی استخوان مردم فخر از هر یک
 میگریفتند و صاحب شاه العیون فرموده است که شخصی از اسلاف روانیت کرده
 که وقتی در عراق بودم شنیدم که در شرم کس دعوی پیبری کرده است و ویران بنا بینی محبوس کرده
 اند با نجا ختم و در بان را جگر داده پیش در رسیدم ویرا شخصی فیم و ذکی و با بوش با فیم پرسیدم که قصه
 تو چون بوده است گفت من مردی بودم در شام بیاد حق مشغول و در آن مسجد که سر
 مبارک سید کونین امام حسین صلی الله علیه و آله بنزیه نصب کرده بودند یکشب رو قیام نشسته بودم
 و بهر حق شغول ناگاه دیدم که شخصی از پس من پیدا آمد و مرا گفت برخیز بر خاستم چون آمد
 راه به راه آنرا بر رفتم خود را در مسجد کوفه دیدم که جای امامت حضرت شاه ولایت علی المرتضی بود
 فرمود میدانی که این چه جای است گفتم که مسجد کوفه است در نماز بایستادن هم در نماز بوی
 اتفاق کردم بعد از آن از مسجد بیرون آمده اندکی راه رفتم که بهرینه در مسجد نبوی رسیدیم
 در آن مسجد هم دو رکعت نماز بگذارد و روان شد و در اندک قدم برداشتن خود را در سبب
 دیدیم و بطوان خانه خدا پرداختم چون از آنجا بیرون آمدم آنکس از پیش من غایب شد و من خود را
 به نجا یافته که بودم از وقوع اینحال تعجب شدم و هیچ ندانستم که آنم و خدا که بود از کجا بود چون
 یکسال بر اینحال به گذشت بهمان وقت و بهمان شب باز آن شخص پیدا شد و مرا همراه برود و در

که خداوند تعالی بآنان توجه کرد گفت رحمت کرد بان نگه داشت حرمت امام که از ابلاهی و بر فاسدترین
 آمده و منکر دم نقل است که امام احمد و بقدر بودی و نان بقدر خود بودی و گفتی این سزای من را
 امیر المؤمنین بخود گفت کرد و است بر غایت این از بر وصل فرستادی و اگر طلب فرمودی از آن نان
 خودی پسرش صالح بن احمد تا یک سال در اصفهان قاضی بود بجایت زهر و قوی داشت و عالم الدین
 و قائم الیل در شب از دو ساعت پیش تخففتی و بر در سر خود خانه ساخته بود شیب سوز را بجا نشستی این
 مرد که اگر بوقت شب طالب داد بیاورد در بسته باشد بداد و بی و در داد و در کار قضا محض برضایندی
 خدا کار میکرد چون ترک قضا کرد و بخدمت پدر آمد روزی از برای امام احمد نان می بختند و خیرایه اوطح
 صالح پسر امام گرفتند چون نان پیش امام آوردند گفت این نان را چه شد که از وی بوی حیانت می
 آید گفتند خیرایه از آن صالح پسر است گفت آخر او یک سال بکار قضای اصفهان مشغول بوده است
 خیرایه او را در اقطاع گفته اند الا این نان را چه کنم گفتند نهید چون سالی بیاید گویند که خیرایه از آن صالح
 است و از آن احمد بن حنبل اگر میخواهی پستان خادمان حساب حکم نان در خانه بنهاند و تا پهل روز
 افتاده ماند سالی بیاید که بستاند و نان بوی گرفت آخر بطلان افتاد چون خبر از خشن آن نان بدیده حضرت
 امام رسید از آن روز ترک خوردن ماهی و جگر کرد و تا زنده بود خورد نقل است که چون قوم معتزله در بغداد
 غلبه کردند امام احمد بن حنبل بیعت دادند که قرآن را مخلوق گویند چون گفت هر دو دست امام گرفت
 بستند و بر سرای خلیفه بغداد بر زدند سرنگی بر در خانه خلیفه بود گفت ای امام مردانه باشی که قوی من
 دزدی کردم و گرفتار شدم بدان علت مرا هزار چوب زدند و قرار کردند عاقبت را بی یافتن من که در اهل
 چنین جبر کردم و را بی یافتن تو که بر حق اولی تر باشی پس حضرت امام را با وجود کبر سنی آنحضرت بقتل
 کشیدند و هزار تازیانه زدند و گفتند که تا قرآن را مخلوق گوئی را بی نیایی لیکن آنجناب بان مین طبع
 باطل نکشاد و نقل است که بوقتی که معتزله بر روی خلیفه تازیانه بر جسم مبارک آنجناب میزدند از اتفاقات
 بنده از آنحضرت کشاده شد آنحضرت بسبب آنکه دستهایش بر کتف بسته بودند بنده از اسب تن نتوانست
 فی الحال دو دست از غیب پیدایش شد و بنده از ارش بر بستند خلیفه چون انجمن پدیدار کرد و بهمان
 عقوبت بر حمت حق پیوست نقل است که حضرت امام در حالت تزعج بدست اشاره میکرد و فرمود
 در میز زده هنوز آنحضرت گفت که ای پدر این چه حالت است که علیه حال هست فرمود که وقتی با خطرات

چو جای سوال است بر عامه دکن که از جمله حاضرانی که در بنوقت آنالک که برالین من از یکی ابلیس است
 که بر دهن استاده هر دو دست بر سر خود میزدند میگوید که ای احمد جان ایمان برده از پیش من بسکای
 بروی من میگوید نه هنوز نه هنوز یعنی تا یک نفسی که باقی است جای خطر است و چون وفات
 یافت و جنازه وی برداشته مرغان سبز از هوای گدازند و خود را بر جنازه وی میزدند و آرزو
 و هزار کس از اهل ضلال بهدایت اسلام شرف شدند و وفات آن جامع کرامات
 در قبادیچا پاشت روز جمعه دوازدهم ربیع الاول در سال دوهصد و چهل و یک هجری و کتوب
 دوهصد و چهل و دو هجری از دست ظلم مستر لوطی قرق آمد و هزار پرا نوار در بغداد است و مدت عمارت

بنام دوه سال است قطعه از مولهف جناب احمد بنیل شهبازین که بود او جامع مقبول منقول

تولیدش در قم کن قلعید ^{۱۳۰۰}	بر حلیش که کتوبی بقول ^{۱۳۰۰}	مکتوبی از مولهف ^{۱۳۰۰}	احمد بنیل آن امام همام
صاحب بیخ و الی اسلام ^{۱۳۰۰}	است تولید او عجب بخواد ^{۱۳۰۰}	افند من احمدی ^{۱۳۰۰}	سال تولید آن امام زمان
عالم پاک زین عالم خوان ^{۱۳۰۰}	سال ترحیل آن شهراکل ^{۱۳۰۰}	است محمود و احمد بنیل ^{۱۳۰۰}	سال ترحیل او دست حق
صاحب علم و ممدی اتفاق ^{۱۳۰۰}	بیز سر در درد و درین و طلل ^{۱۳۰۰}	الکست مقبولین آن اوصال ^{۱۳۰۰}	حضرت علی بن محمد

بن علی بن موسی بن جعفر رضی الله عنهم بیست و دی ابوالحسن و ابوالحسن ثالث الباق
 بادی و عسکری و قتی مشهور است والده ماجده اش شانزده دام الفضل و خیر مومن خلیفه بغداد است
 ولادت وی در مدینه بقول صحیح سیزدهم ربیع سن دوهصد و دوازده و بقول بعضی دوهصد و سیزده
 بروایت بعضی دوهصد و چهارده و پانزده بود و چنانچه در شواهد النبوت و بغیة الاولیاء و معجز الوالیین و غیره
 باقتضای کبریا نظر اقام الحروف رسید و نقل است که روزی حضرت نفی در ویی از دیات نواحی
 رای قشرین برد و شخصی اعرابی بخد متی حاضر شده عرض کرد که خد من دینی است عظیم که از ادا
 آن عاجز ام حضرت امام براه ترحم تشکی باقرار ادای سی هزار درهم اقراری خویش بنام سال نو شسته
 بهر خود من فرمود و حواله وی کرده ارشاد نمود که فردا چون من بهر من رای مراجعت کنم
 و در جماعتی ششست یا ششم پیش من بیای و تقاضای شدید طلب زرتند رجعتک بمن کنی بخوان
 درشت گوئی یقین است که تبری برای ادای قرض تو بعمل خواهد آمد اعرابی تشک بگرفت
 و روز دیگر بوقتیکه خلیفه بغداد با جمعی کثیر بدیدن حضرت امام آمده بود بخیرت حاضر آمد تشک بگرفت

احمد بنیل شهبازین
 که بود او جامع مقبول
 منقول
 سال تولید آن امام همام
 سال ترحیل او دست حق
 حضرت علی بن محمد
 سال ترحیل آن امام زمان
 سال تولید آن امام همام
 سال ترحیل او دست حق
 حضرت علی بن محمد

بیرون آورده برای زرمند رج تقاضای سخت کرد و سخنان ناگفتنی گفت حضرت امام باوی
 کلام نرم میکرد و وعده آدای آن بسبب سست مینمود متوکل خلیفه چون در خیال بدیدی هزار درم طلبید
 و بخدمت حضرت امام پیشکش و امام آنرا با عرابی عطا نمود و تقاضاست که خلیفه متوکل بپایزد و نیل بران
 او نمودار گشت که اطبای از چاره آن ناچار شدند و در متوکل نذر کرد که اگر پیشش ازین مرض شفا یابد
 مالی از مال خود بخدمت آنحضرت نذر کند آخر روزی فتح بر خاقان که از مقر بان متوکل بود گفت که
 شخصی بخدمت علی بن محمد بایر فرستاد و از وی استداد و وائی برای این مرض باید نمود شاید که امام
 علای بفرماید متوکل شخصی بخدمت آنجناب فرستاد حضرت امام چیزی بخلاف علاج اطبای فرمود و گفت
 که این ابیاید و در نیل طلا نماید باز آنکه تعالی شفا حاصل خواهد شد اطبای چون شنیدند استغرا
 کردند فتح بر خاقان گفت که بجز بکردن عیثیت پس آنچه را حاضر کرده و سائیده بر دخیل نهادن باز
 هر قدر مواد که در دخیل بود بیرون آمد و بر دزد دیگر زخم مندرل گشت بر دزد سوم غسل شفا کرد و از متوکل
 نیت آدای نذر هر چه هزار دینار سر به بر خود کرد بخدمت حضرت امام فرستاد و بعد چند روز بخواهی از
 بدخواهان ابیثیت محمدی بوضع متوکل سائید که امام مالی بسیار در خانه بشمارد و در خانه خویش جمع
 کرده است و سلیخ های لایق را در لایق فرایم آورده اگر فی الحال بر چه که نزد اوست بدست خود
 آری بهر در نه در و در و سر و ز فرسادی بر پا خواهد گشت که امتناع آن از ممنوعات خواهد شد متوکل بر سر
 و سید مقرب خود در نزد خود طلبید گفت که تو اگر بوقت شب چیزی از امام بخواهی آن وی الا که آمد آنی و
 همراهیان خود را بیرون در قایم کنی و آنچه از مال سلاح در خانه خود امام جمع کرده است بکست علی
 خود بد داشته نزد من آری مورد عنایات سلطانی باشی سید میگردد که من ها وقت و همراهیان خویش
 متصل خانه آن امام زمانه رفتم و نزد بانی نماده در خانه آنجناب سیدم چون خانه تاریک بود و راستم که بجا
 میاید رفت ناگاه از اندرون حجره آواز آمد که ای سید بجای خود باش تا ششمی روشن کنم چون شمع
 روشن شد حضرت امام را باقیم جانم شین پوشیده و بر سجاده از حصیر رو قبلیه نشسته فرمود که خانه امیشت
 هست هر چه هست بگیر من در تمام خانه بگردم هیچ نایفتم سوا ای یک صدف و بنا که بهر مادر متوکل مسدود
 و مادرش بطور نذر بخدمت آنحضرت فرستاده بود و یک شمشیر که در زیر مصلا میبارک داشت
 هر دو را گرفتم و پیش متوکل بردم متوکل چون آن صدف را بهر مادر خود بندید و یک غایت آن سکه را کرد

گفتند که بادت بوقت بیماری تو فراموش کرده بود چون شفا یافتی بخدمت دی فرستاده بود
که تا حال سر به سر بود بود گفت که یک مرده دیگر آن همراه کند و شمشیر و خنجر و شمشیر
برید و بگوید که چون من هر دو مرده با شمشیر بخدمت آن برده و شمشیر بر دم سر مبار بودم سر در قدم
آوردم و گفتم که من کشتن بی اجازت شما استاده شدم آمده ام ازین موجب شرمم لیکن بخود
بودم که نامور بودم حضرت امام تبسم شد و فرمود که ستم آید این منقلب منقلب چون نقل است
که چون متوکل حضرت امام را از مدینه ابرق طلبید و بهر من رای رسید و برادر من فرود آمد و
که جای نامور شرف ناپسند بود روزی شخصی از حجاجان امام صالح ابن سعید بنام بخت حاضری
شد و گفت که ای رسول الله ما در پدر من فدای تو باد این خیل ناحق شتاسان در هر امور
اختیای قدر و اطمینان تو تو میخواستی که ترا درین منزل پر حشمت فرود آورده اند فرمود که ای این
سید تو هنوز درین مقامی پس بدست حق بدست خود بدست راست من اشارت کرد که بهرین چون
بنظر آمد دیدم که با عنای خرم و نبرای روان و قهرهای بلند و اشبارد بدست گیداد و شمشیر
میداد ظاهر است حیرت بر من غالب شد فرمود که گاهی جبر نیست هر جا که هستم این هر چه
که می بینی بااست ازین جای پر حشمت و حشمت چیست نقل است که شخصی از قاضی کوفه
بخدمت حضرت شاه امامت شکایت کرد فرمود که دو ماه دیگر صبر کن چون دو ماه دیگر گذشت
قاضی بقضای ربانی ازین جان فانی رحلت کرد و نقل است که متوکل در خانه خود طایران
بر قسم جمع کرده بود و دستور و غل از آواز مرغیان در آنجا میداد که سخن یکی گوش دیگری بدست
نرسید لیکن وقتی که حضرت امام در آن مقام تشریف می برد همه مرغیان خاموش می شدند و تا وقتی که
امام در آن مقام تشریف میداد شست و پنج مرغی آواز میدادند و نقل است که شخصی مشعبد از هندوستان
پیش متوکل آمد و مشعبد بامی غریب می نمود روزی متوکل مشعبد را گفت که اگر تو مشعبد را خود
علی نقی بن محمد اشتر منده کنی ترا هزار دینار انعام کنم و می گفت که ثانی چند گندین سبک تنگ تر
بمست کرده بر بادیده بنید و مراب پهلوی امام میثانی تا من او را بخل سازم همچنان کرد و حضرت
امام را نیز طلبیده بر سر پایزه بنشاند چون اهل محفل تبادل طعام آغاز نهادند حضرت امام هم
بطرف نان دست بهارک دراز کرد و خواست که ثانی برود و آن مشعبد علی کرد که آن نان

در این زمان که
امامان کبیر را
بخدمت حضرت
نشان می دادند

این پیش امام پرواز کرد و بجای دیگر افتاد و بگویند که او را در حق نماند کرد آن هم بر سر تاسیست
 عمل عمل آمد مجلسیان از او و این شیده بخندیدند حضرت امام دانست که تلموز این عمل از این شیده
 که بر پهلوی من جانشین است سر بردارد و دیگر که بر دیوار ای از دیوار ای از حجاب نشانی تقصیر
 شیر نشسته پس باگشت اشارت بآن شیده کرد و فرمود که اگر این تامل عدد ایل مسیت نبوی را در
 بر نخبه دین ارشاد صورت شیر لبر اصلی سده برست و شعیب را یک الله زد و بر دیوار سوی دیوار
 رفته بر دیوار پیوست و در وقت تصویر شد و چهره متوکل در خواست کرد و شعیب را باز کرد و از قبول نفرمود
 که در اکثر باز هر گاه او را کسی نتواند دید که طعمه شعیب را از این شیده است امام طعام ناخورد و از آن طبعین
 نقل است که روزی در ولایت معینی از اهالی دلفقای بغداد جمعی کثیر حاضر بودند و حضرت امام هم
 در آنجا تشریف شریف ارزانی میداشت شخصی بی ادب در آن مجلس سخنان بیوده بیعت و
 میخندید و حق ادب آنجناب بجای نمی آورد آنحضرت روی مبوسی وی آورد و فرمود که چه چیز میخندد
 تو حالا که بعد از سه روز از اهل قیومستی پس آن شخص بهانه زد و میخندد و بعد از آن گفت که وقتی
 حضرت امام در مجلسی از مجلسی عباسیه تشریف داشت شخصی بی ادب در آن مجلس سخنان بسیار
 میگفت و از حد تجاوز نموده حضرت امام فرمود که این شخص ازین طعام بیخ نخواهد خورد و از خانه وی خبر
 خواهد آمد که نه زندگی بر روی مردم خواهد کرد چون آن شخص دست بپشت و خواست که طعام بخورد و طعام
 وی نرساند آنرا بیدار نگذاشت و در آمده گفت که با تو از امام در اقامه و در حالت نزاع است خود را در اقامه
 برسان که در حالت حیات رویش به پستی آن شخص ناچار طعام ناخورده از آنجا برخواست و محض میاید
 که وفات آن جامع الکرامات در زمان خلافت مستقر اند خلیفه بغداد بتمام سر من رای کرد و
 نوادگی بغداد بسلامه شهر است بر روز و شبینه آفراده جامه ای الا خیر سال دو صد و پنجاه و در
 و اقرار دیگر در سال دو صد و پنجاه و چهار پنجاه و پنج بوقوع آمده عمر شریف آنجناب چهل و یک سال

که بود او شاه شاهان آن علی بادشاهی امیرش بود و بعد از او علی بادشاهی امیرش بود و بعد از او علی بادشاهی امیرش بود
 علی امام نهمی است که در میان علی بادشاهی امیرش بود و بعد از او علی بادشاهی امیرش بود و بعد از او علی بادشاهی امیرش بود
 ایضا از مولهت حضرت علی بادشاهی امیرش بود و بعد از او علی بادشاهی امیرش بود و بعد از او علی بادشاهی امیرش بود

که بود او شاه شاهان آن	علی بادشاهی امیرش بود و بعد از او علی بادشاهی امیرش بود و بعد از او علی بادشاهی امیرش بود	ایضا از مولهت
علی امام نهمی است که در میان	حضرت علی بادشاهی امیرش بود و بعد از او علی بادشاهی امیرش بود و بعد از او علی بادشاهی امیرش بود	ایضا از مولهت

آنکه بنی نقی در جمعی بزرگان	مثنوی از مولانا	مثنوی عالم و علیم علی	شاه دین الملک و علیم علی
پیش او امام اهل عقین	شافع زینبین بیده الدین	قطب نامی او ساکن نامی	است تولید آن شاه نامی
سال تولید آن شاه نامی	سید عالم آمده است لیکن	سال تولید آن شاه و سیاه	کن تم عالم و لیکن
نیز تاریخ طاعت آن شاه	است سید و مثنوی آگاه	سال میلش خرد دل سپید	گشت ظاهر و جنبید

حضرت حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی رضا رضی الله تعالی عنهم کتبت و ابو محمد و لقب زکی و خالص و سراج و عسکری مشهور است و والدیه ماجده و سون نام داشت و او امام یازدهم است از ائمه اثنا عشره ولادت دی در مدینه بسال دو و صد و سی یک بقول بعضی و و صد و سی بر قریه آمد و مدت حکومت و نه سال و بقول بیست و نه سال بود و از محمد بن علی بن برهم بن موسی بن جعفر رضی الله عنهم نقل است که وقتی معیشت بر آبیار تنگ شد پدر من بمن گفت بیایید حسن بن علی اویم که در سخاوت و کرم مشهور است پس آن خان برآمده بر ملاقات آنحضرت در راه ابیت آمد که اگر امام مرا پانصد درهم بدهد و صد درهم را چایا بیا بدم و دو صد درهم را آرد و بخرم و صد درهم را در دیگر سبکها بخرم اجابت صرف نماید و من با خود گفتم که اگر او صد درهم بدهد و صد درهم را چایا بیا بدم و صد درهم را نفقه کنم و صد درهم را در آرزو گوشت بخرم و بجانب کوهستان و من چون در آمدن امام توقف شد پدرم را خواند و می پرسیدم ولی آنکه با کسی سخن گویم خاموش بود و ایستاد و من از ناخوشی از خانه بیرون آمدم و گفتم علی بن برهم و پسر وی محمد که بر در ایستاده اند از بیرون بیایند چون در آمدیم سلام گفتیم فرمود ای علی ترا از آنچه چیز نیاز داشت که گاهی بعد ما می بخرم پیش ما نیامدی گفت ای سبزه شرم و داشتیم که باینحال پیش تو ایم چون ملاقات تمام شد و حضرت ما را فرمود دولت خانه اش بیرون نهادیم خادمی از عقب در رسید و صرغ پانصد و بیار حواله پدر من کرد و گفتم این پانصد درهم است و دو صد را چایا سازی و دو صد را آرد و بخری و یک صد برای دیگر ارجاعات نزد خود داری و صرغ دیگر بمن داد و گفتم و بر من سه صد درهم است یک صد درهم بر چایا بیا بدم خود صرف کنی و صد درهم برای نفقه نزد خود داری و بعد در هم در آرزو گوشتی خرید کنی لیکن من باینکه بجانب کوهستان خروسی و فلان جامی بروی که قائده خوانده شد و انشا الله تعالی پس حساب لاریشاد آنحضرت بکوهستان فرستم و بجا ایستاده بود و سفر کردم در آنجا که خدا را شرم و دو هزار و بیار من قائده رسید و شخصی دیگر گفته است که معیشت من تنگ بود

بخدمت حضرت حسن عسکری رفته و از فقر و فاقه خود شکایت نمود تا زیاده در دست و او زمین را
 بآن بکامید و صرة الفصد دینار از بیرون آورد و بن عطا فرمود و دیگری روایت کرده است
 که در زمان مستعین خلیفه بغداد ناحی در قید بودم از تنگی زندان و گرانی قید جنگ مردم چون
 ناچار شدم بخدمت حضرت امام شکایت آن نوشتم و میخواستند که احوال تنگی معیشت خود را بگویم
 گفتم لیکن شرم داشتم و نوشتم در جواب این سخن فرمود که امروز نماز پیشین در خانه خود خواهی کرد
 چنانچه قبل از نماز تظاهر از زندان خلاص دادند چون در خانه خود رسیدم دیدم که خادمی از خادم حضرت
 امام نزد من می آید با استقبالش دویدم صرة صد دینار با رقمه امام حواله من کرد و بر خشت دیدم که در حق
 کتوبه است که تو در خط خود حال تنگی معیشت خود بنویستی و شرم کردی پس این صده دینار بخرج
 خود آرد و شرم ندارد که هر چه خواهی طلبی بآن خواهی رسید و شخصی دیگر روایت کرد که پدر من بیطار بود
 اسپان امام را بیطاری یعنی چابک سواری میکرد و مستعین خلیفه بغداد را بفرستاد که بیکیس آنرا
 آرام نمی توانست نمود و بکام برسان وی نمی توانست داد و چون چایک کسی بر سواری کند چون
 بیطاران که بروی اراده سواری کرد و جان بگشتند آخر شخصی از اندامی مستعین که دشمن آن
 امام دین بود مستعین گفت که چرا این طرازی که حسن بن علی را حاضر کنند تا وی برین بفرستد
 شود و رام گرداند که در بیکار دو فاقه عظیم تصور اند یعنی اگر بفرستد رام گردد تا هم کاری است که کسی
 بر نمی آید و اگر بفرستد غالب آمد حسن از دست وی بهلاکت رسد تا هم عین مقصود و دلالت است که از
 دست آزاد وی بر می آید و اندیشه خوف و هراس که از طرف امام در دل داری خلاص می گوی شد
 پس این خیال مستعین آن باد شاه دنیا و دین را نیز و خود طلب کرد و چون برایش تشریف آورد
 مستعین از راه نفاق با استقبال آن حضرت شتافت و نیز و خود داد و بفرستاد و چون طلب کرد و رفت
 با ابامحمد این استراگام کن حضرت امام پدر مرا که پادشاه بنجاب بود فرمود که این استراگام کن
 مستعین گفت که خود گام کن حضرت امام طلیسان خود بنهاد و برخاست و پیش بفرستاد و بر او
 دست بر پشت وی مالید چنانچه عرق از جسم بفرستاد و آن گردید بعد از آن گام در دهان بفرستاد و باز
 و بجای خود نشست بار دیگر مستعین مکلف حال آن معبدن بحال شده گفت که اگر پیش بفرستد
 زمین هم به بندگی از لطف و عنایت بفرستد باز حضرت امام برخاست زمین کرد و بجا خود نشست

بازایه غیبی بن لقیس	انشت بر فطیله بن	اگر تو ایچ غیش جوی	ایوسف حق چرایی گوی
ایزایچ انجلی دالی	اگفت سرور ولی	خدا علی	

مخزن موم در ذکر احوال مشایخ خاندان عالیشان قادریه عظیمه صلی الله تعالی علیه و آله مشوب است بحضرت محبوب سبحانی قطب بانی سید عبد القادر جیلانی و قدس الله بأسراره السامی و منتهی است بحضرت امام الاولیا علی بن موسی رضا رضی الله عنه حضرت معروف کرخی رحمة الله علیه کینست وی ابو محفوظ است

و نام پدر وی فیروز و لقبی فیروزان و بعضی گفته اند معروف بن علی کرخی و در او لیل باو الدین خود در دین ترسا بود آخر بر دست حضرت علی بن موسی رضا رضی الله عنه مسلمان شد و حضرت امام را محبتی تمام با وی بوقوع آمد و در تربیت ظاهری و باطنیش ازل کوشید تا آگاه امام طریقت و مقصدی حقیقت شد و درین دنیا دست خفیه و موصوف گشت و حضرت معروف نیز در علوم ظاهری شاگرد حضرت ابی حنیفه و در طریقت مرید حضرت عیسی باعی است که مرید حضرت سلمان سبکی و حضرت فرید الدین عطار میفرماید که چون مادر معروف ویرایش استاد و در حالت طلقی فریاد او را دگفت بگوئمالث ملثه او گفت فی بل هو الله احد او را تا از معنی بر آشفته طایع بر سر وی زد معروف از پیش او تا دیگر بخت و مدتی غالب ماند آخر در دین می گفتند که ای کاشکی باز آمدی و بر سر که میخواستی تا هم با وی مواظقت کردی و وی از مادر و پدر مفارقت و در زبده سجدت حضرت امام رضا حاضر شده مشرف بشرف اسلام گشت و یافت آنچه یافت و بعد از مدتی پدر و ازه مادر و پسر آمده در بکوف گفتند تو کیستی گفت معروف گفتند بر کدام دینی گفت بر دین محمد صلی الله علیه و سلم آورد و پدرش نیز با وی اتفاق کردند و سجدت حضرت امام آمده مسلمان شدند بلکه پدر بزرگوارش تازنده اند بر بانی در دوازه فیض اندازده حضرت امام مامور بود و نقلست که وقتی حضرت معروف در راه میرفت جماعتی فخر خواران در راه پیش آمدند و بحالت سستی در شیخ آویختند و دقیقه از وقت هتک و بی عزتی فرونگذاشتند همایان شیخ نمکلفت حال وی شدند که در حق ایشان دعا بکنند تا سزاگردانان همه از خویش بیابند شیخ دوست بر آورد و گفت ای بی طایفه ایچا پنجه در دنیا خوش داشتید در عاقبت هم خوشی از رفور و عاآن جماعه خمر میآیدند و یا باها بشکستند و از آن ترسان پراپا

بازایه غیبی بن لقیس
انشت بر فطیله بن
اگر تو ایچ غیش جوی
ایوسف حق چرایی گوی
ایزایچ انجلی دالی
اگفت سرور ولی
خدا علی
مخزن موم در ذکر احوال
مشایخ خاندان عالیشان
قادریه عظیمه صلی الله
تعالی علیه و آله مشوب
است بحضرت محبوب
سبحانی قطب بانی سید
عبد القادر جیلانی و
قدس الله بأسراره
السامی و منتهی است
بحضرت امام الاولیا
علی بن موسی رضا
رضی الله عنه حضرت
معروف کرخی رحمة الله
علیه کینست وی ابو
محفوظ است
و نام پدر وی فیروز
و لقبی فیروزان و
بعضی گفته اند معروف
بن علی کرخی و در او
لیل باو الدین خود در
دین ترسا بود آخر بر
دست حضرت علی بن
موسی رضا رضی الله
عنه مسلمان شد و
حضرت امام را محبتی
تمام با وی بوقوع
آمد و در تربیت
ظاهری و باطنیش ازل
کوشید تا آگاه امام
طریقت و مقصدی
حقیقت شد و درین
دنیا دست خفیه و
موصوف گشت و حضرت
معروف نیز در علوم
ظاهری شاگرد حضرت
ابی حنیفه و در طریقت
مرید حضرت عیسی
باعی است که مرید
حضرت سلمان سبکی
و حضرت فرید الدین
عطار میفرماید که
چون مادر معروف
ویرایش استاد و در
حالت طلقی فریاد او
را دگفت بگوئمالث
ملثه او گفت فی بل
هو الله احد او را تا
از معنی بر آشفته
طایع بر سر وی زد
معروف از پیش او تا
دیگر بخت و مدتی
غالب ماند آخر در
دین می گفتند که
ای کاشکی باز آمدی
و بر سر که میخواستی
تا هم با وی مواظقت
کردی و وی از مادر و
پدر مفارقت و در
زبده سجدت حضرت
امام رضا حاضر شده
مشرف بشرف اسلام
گشت و یافت آنچه
یافت و بعد از مدتی
پدر و ازه مادر و
پسر آمده در بکوف
گفتند تو کیستی
گفت معروف گفتند
بر کدام دینی گفت
بر دین محمد صلی
الله علیه و سلم
آورد و پدرش نیز
با وی اتفاق کردند
و سجدت حضرت
امام آمده مسلمان
شدند بلکه پدر
بزرگوارش تازنده
اند بر بانی در
دوازه فیض اندازده
حضرت امام مامور
بود و نقلست که
وقتی حضرت معروف
در راه میرفت
جماعتی فخر خواران
در راه پیش آمدند
و بحالت سستی در
شیخ آویختند و
دقیقه از وقت
هتک و بی عزتی
فرونگذاشتند
همایان شیخ
نمکلفت حال وی
شدند که در حق
ایشان دعا بکنند
تا سزاگردانان
همه از خویش
بیابند شیخ
دوست بر آورد و
گفت ای بی طایفه
ایچا پنجه در دنیا
خوش داشتید در
عاقبت هم خوشی
از رفور و عاآن
جماعه خمر میآیدند
و یا باها بشکستند
و از آن ترسان
پراپا

شیخ بهاء الدین و تائب گشتند شیخ بهاء الدین بسوی باران خود کرد و گفت که ازین جای خیر ازین ایقان
 خلاص یافتیم و ایشان از اذان شمر خوردنی و ولایت برادر خود رسیدند و انقلست که شیخ معروف
 را غانی بود که ماکوست شهر کرج داشت روزی در ویرانه بگذشت معروف را دیدن شد و آن مجنون
 و سگی پیش رفت و یک لقمه به بان سگ می تند و دیگری خود را گفت شرم ندرای می موی
 ازین می که با سگ یکسان می خوردی گفت از شرمیکه از خدا امید دارم یک لقمه بسگ میدهم و یک خود
 میخورم و ازین عمل مرا کفوئی حاصل است که ترا نیست پس سر بر آورد و مرغی را از هوا بجا انداخت
 فرود آمد و دست معروف نشست و سر و چشم و روی خود را در پرهای خود میپوشید گفت باغی
 هر که از خدا یقانی شرم دارد هر طایق از وی شرم میبرد انقلست که روزی حضرت معروف نزد یک کار
 و جله تشریف داشت از اتفاقات طاعتش انقلست فی الحال تمیم کرد و بار آمده و شد که آن هم بر قات
 حاضرین با تنگین و عن کرد که در حالیکه آب دریا باغی آمده قدیم بود و چون حضرت است که تمیم کردی
 فرمود که امید زندگی ناپایدار ناپایدارم بهر نزد آمد با تمیم کرد که اگر قبل از رفتن تا دریا بگذشت
 مالک الموت روح من را حق کند در حالت عدل نهاده باشم انقلست که چون وفات حضرت
 معروف نزد یک رسید روزی نزد زانده حضرت امام رضا حاضر شد و خواست که اندرون رود
 یا سببان نگذاشتند چون وی اصرار کرد و نسبت نزد و کوب رسید و ضربات سخت بر جسم مبارک
 او رسیدند و استخوان پهلوی آنحضرت شکسته شد و بهان صدره وفات یافت و انقلست که فوت
 مرگ حضرت معروف شیخ سمری سقایی بر بالین روی حاضر بود گفت مرا وصیتی کن گفت چون من
 بمیرم پیرای من بصدقه بده که از دنیا بر پنهان بیرون روم چنانچه از او بر پنهان زاید بودم و انقلست
 که حضرت معروف در بخیر و وفای بهمانی نداشت و بعد وفات او را تریاک اگر بگفتند که مقبره عالییه
 وی محل اجابت دعا است بهر حاجت که بر سر قبر آورند دعا کنند فی الحال مستجاب میگردد و انقلست
 که چون حضرت معروف وفات یافت همه اهل ادیان بر او دعوی میکردند که انا است و بر غنی با هم
 جهودان و نصاری و اهل اسلام نزاع و نزاع شد آخر فادان معروف حاضر شد و گفتند که چیست
 پیرا نیست که جنازه ما هر کسی که از زمین ببرد از ایشان نام پس جهود و دهر ما هر چند که زور کرد
 متوالی شد پیرا نیست پس اهل اسلام بیاید و جنازه را برداشتن و بجای آن کسوف است که در بدو در بر کرد

تقاضاست که روزی حضرت معروف روزه دار بود و بعد نماز عصر بجزورتی در بازار مفتی خدای
 آورد او که رحمة الله من اشیر من هذا الله یعنی رحمت خدا بروی باده هر که چیزی ازین آب بنوشد
 معروف چون شنید کاسه آب بگرفت و نوشید و نوشیدان خود و همراهانش گفتند که نه آخر قوروزه دار بود
 گفت بلی لیکن من بدعای رحمت رغبت کردم آخر چون وفات یافت در خوابش نمیدانید برسد
 خدایتعالی با تو چه کرد گفت رحمت کرد از آن دعای رحمت که از زبان سفارشیدم و بوی مل کردم
 آبش نوشیدم وفات حضرت معروف تاریخ دوم محرم و بقوی هشتم محرم با قول صحیح در
 سال دوم هجری است که صاحب اخوات الانس و سفینه الادلیا بر آیات صحیح تحریر فرمایند بعضی
 بیال و دود و شش نیز گفته اند از مولف شیخ معروف پیروالی کرخ گشت چون بجهان دنیا طاعت
 زهدا تصفیا است تاریخش شریعتان نیز زبده آفتان **ایضا از مولف**
 شیخ و الاحقرت معروف کرخی مقدار اکامشان مالیش کیست چنان هر احوال در سال وصالش اعز
 قطب کامل نیز قطب الدین متقیان جهان حضرت شیخ سری سقطی قدس الله سره العزیز
 کینش ی ابو الحسن و مرید معروف کرخی و مقدسی زمان و شیخ وقت و امام اهل طاعت و در
 اوصاف علم کامل است و اول کسیکه در بغداد سخن توحید و حقانیت بالا گفت او بود و بیشتر شیخ
 عراق مرید او بودند و حال حضرت سید الطایفه چند و نیز مرشد او بود و شیخ سری سقطی کاخانه تجارت
 کردی و بازار شستنی و دو کافی داشت پرده بر در آورده و هر روز نماز رکعت نماز کرد
نقل است که در خرید و فروخت از ده دینار نیم دینار پیش طبع نداشتی و حق حضرت
 شیخ شصت دینار بآدام خرید کرد و بهای بآدام گران شد و لال بیامد و گفت بآدام بفروش
 گفت بچند دلال گفت بود و دینار شیخ گفت عهد من با خدا آنست که برده و دینار زیاده از نیم دینار
 سود بزرگم دلال گفت من مال تو بقصان نمی فروشم شیخ گفت من عهد خود را نقض نمیکنم پس
 نه دلال فروخت و شیخ **نقل است** که وقتی بازار بغداد سیاحت این شهر پیش شیخ آوردند و
 گفت مقام شکر است که از متاع دنیا خلاصی یافتیم چون آتش منطفی گشت معلوم شد که دوکان
 شیخ سری سلامت ماند و این سخن بجهت شیخ رسانیدند بسیار ملول شد و گفت باید در آن سال
 در نقصان مال موافقت کردن از واجبات است و همه مال خود را بر خدا بر و ایشان **تقاضاست**

که این شیخ سری پر سید نکره ابتدای حال تو بگوید بود و فرمود که روزی مجلسی با جمعی قدس سره یکامتن
 بگذشت چیزی بوی دادم که بدر و ایشان بیده گفت بزرگانش خیر از آن روز دنیا بر من سر گذشت
 روز دیگر حضرت معروف من آمد که وکی تیم با او بود گفت این تیم را جامه بدین جامه بپوشی آدم گفت
 خدا تعالی دنیا را بر دل تو دشمن گردان و تر از این مشکل راحت با من بگیا رگی از دنیا و اهل دنیا فارغ
 گشتم و از سید الطایفه جنید بغدادی قدس سره نقلست که من هیچکس را ندیدم در عبادت کامل
 تر از سری سقطی که نود و هشت سال بگذشت و پهلوی بر زمین نه نهاد و گردن مباری مرگ نقلست
 که شیخ خواهری داشت روزی بدین وی بیاید و دستوری خواست که در خانه تونس و
 خاشاک بسیار است اگر گونی جارب و بکم شیخ اجازت نداد تا روزی باز خواهر شیخ حاضر شد
 پیر دینی را دید که بخانه شیخ جارب و ب میزد گفت اے برادر مرا دستوری نداد که که خانه تو
 پر بود و اکنون باجم را برای جارب و ب کردن بخانه خود آوردی شیخ تبسم کرد و فرمود اے
 خواهر این پیر زن دنیا را است که در عشق مایه سخت و از مایه و م بود اکنون از حقیقتا سالی
 دستوری خواست تا از روزگار با بوی بعضی حاصل گردد پس کار جارب و ب خانه با بوی آدم
 نقلست که یکبار حضرت یعقوب علیه السلام را بخواست دید گفت ای جدی ترین این چه شورش
 است که در جهان از عشق یوسف بر خود انداخته و با یکدیگر عشق یوسف است عشق حق چگونه می شود
 از غیب آید از آنکه که اسی سری خاموش جمال با کمال یوسف را به بین جمال یوسف را
 بوی نمود و بجز در معاینه حسن جمال یوسف نرفته بود و بیوش افتاد و چنانچه تا پیروزه روز پنجو بود
 چون بیوش آمد بدانی شنید که این سزای شخصی است که عاشقان حق را ملاست کند نقلست
 که روزی شیخ سری در مجلسی نشست بود که شخصی از اندامی خلیفه بغداد که با اسم احمد موسوم بود
 از انظار بگذشت حضرت شیخ بخدمت باطن او را بجانب خود کشید فی الحال از اسب فرود
 آمد و در آنجا بنشینست شیخ فرمود که در شرده هزار مخلوقات الهی ضعیف تر از یکبار آدمی
 نیست از یکبار این انواع خلق در فرمان خدا تعالی چنان خاص می شود که وی بین ضعیف می خاص می گردد
 پس این کاره قدر خود نمی شناسد که چه چیز است و از چه چیز بود و گذشته فقه طایلس بن سخن تری
 بود که از کمان زبان شیخ بر جسته بر دهن دل احمد آمد و چندان بگریست که از پیشش فیت چون بهوش آمد

همچنان گریان بر خاست و بخانه خود رفت و در شب بهیچ نخورد و سخن نگفت و دیگر فریاده
 مجلس شیخ در گذر و شده و نگین گفت ای اوستا و این سخن تو مرا فرست است و دنیا بر دل
 من سر گذشت میخوام که ترک دنیا گیرم مرا راه نمانی کن شیخ فرمود که راه عام است و خاص عام
 آنست که هیچ نماز بجاعت بگذاری و اگر مال باشد زکوة بدهی و روزه رمضان داری و توبه
 خدا اقرار کنی و تسلیم کنی که محمد رسول خدا است صلی الله علیه و آله و راه خاص آنست که دنیا را
 پشت پا زنی و هیچ آرایش مشغول نباشی و اگر بدین قبول نکنی اول باشد ایندی می آید
 بر داری گفت ای اوستا و راه خدا که خاص است اختیار کردم جز آن الله خیر این گفت راه
 صحرا پیش گرفت بعد چند روز پیره زنی شکسته حالی گریان و نالان بجهت شیخ آمد و گفت
 امام اهل اسلام فرزند دوازدهم جوان دولت روزی مجلس قیام و دید او که کشت حال امیدوارم که کجاست
 حضرت شیخ را دل بروی بسوخت فرمود که دل تنگی کن چون خواهد آمد و خواهد آمد و خواهد آمد
 مدتی بر خیال بگذشت شبی شیخ احمد بخدمت شیخ آمد خادمی را فرمود تا بر دزد را وارش را بیاورد
 چنانچه مادرش با عیال او بیاید و پس و ایل و مادر احمد فریاد برداشته و گریه مینمود و هر چند
 خواستند که شیخ احمد بخانه خود رود و سودی نداشت و شیخ احمد بخدمت شیخ گفت که ای اوستا
 چرا این بلایا را که دلمال جان من انداخته کردی که وقت مرا خراب کردند و ساعتی مرا زیاد
 حق بازداشتند اما حاصل منکوحه شیخ احمد گفت که مرا با وجود حیات خود پیوه کردی فرزند دوازدهم
 ساختی بحال هر چه که بر سر من خواهد آمد خواهد گذشت لیکن فرزند خود را با خود ببر شیخ گفت که بپس
 پس شیخ احمد جامهای نیکو از فرزند بیرون کرد و پاره گلیم کهنه بر کف انداخت و زنبیل دست دی
 نهاد و روان شد مادرش چون چنین بدید و فرزند خود را گرفت شیخ احمد راه صحرا پیش گرفت و باز
 بخدمت سری هم نیامد تا بعد چند سال روزی بوقت نماز عشاء شخصی بجا افتاد شیخ سری رسید
 و گفت شیخ احمد مرا فرستاده است و میگویی که کاسن با خورید حالا وقت ملاقات است مرا در راه
 شیخ سری بصورت رفت دید که شیخ احمد در کوستان بر خاک خفته است و فتنه آفریده و زبان می
 چنانچه گوش می کرد شنید که میگفت اهل فلان کون فلان کون حضرت سری سر او برداشت و بپنا خود
 نهاد شیخ احمد ششم باز کرد و گفت ای اوستا بوقت آمدی که ملاقات آخرین بود این گفت جان من کی فرست

سید بن محمد شریح حضرت سیری بر قاضی و خواست تا کار او بسازد خلقی را دید که از شهر جردن می آیند
گفت که چای و دیگر کفند نیز داری که اینوقت از آسمان آوری آنکه بر که نخواهد که بدی خدا را که میسر
بگورستان شود نیز بر رود پس خلقی انبوه بر تبارزه شیخ احمد حاضر شد و بعد تا جیم با کش را بنجاک دزد
و از سید الطایفه جنید منقولست که چون شیخ سیری بر مرض موت بیمار شد بین دو شب می افتد و با پای
افتاده بود و بر گرفت و بادش کرد و چشمش کشاد و گفت ای جنید بادبان را دست بده باد کن که آتش
از باد تیزتر گیرد و دود آفرخته پیش او نشیند که چگونه فرمود که عبد الله که لا یتق الله علی شیء باور گفت که مرا صیقلی
که گفت ای صیقل خلع مشغول شو و باد فانی شاعلی باش گفت که اگر این سخن پیش ازین میفرمودی
با تو تیر محبت نداشتی و **وفات حضرت سیری** سقسی بتاریخ ششم ماه رمضان بقول سلیمان
سراج صده چاه و چوبی دو صده و پنجاه سه هجری است مقبره عالی در گورستان شیخ زید بغداد است از کف
شیخ سیری امین سرحد محرم را از دوا وقت تقدیر سال و صلیبش بخیر طلب است نیز تاریخ رحلتش در شهر
ایضا از مولف جناب شیخ سیری شایسته که در شهر مدینه و در حرم طایف خوش آمدن خوش نفس و طایف
بهر کرد و جهان جهان با طایف شاه والی بود آنکه که عبد الله عالی زهر حلت آن شاه مسعود
غیر و سلطان بلال بنو زهر حلت آن شهر حال نداشت از اقامت پیر زلال چو بود او شاه شایان از
بجو حلت سلطان زما چو از اقامت شاه و بزرگ عیان الشیخ قطب العالی در **سید الطایفه حضرت**
جنید بغدادی قدس سره کینت دی ابو القاسم است و لقب سید الطایفه و طایف و طایف و طایف
قزاقی و زجاج و خراز و قزاقی و زجاج از آن میگفتند که پیر دی محمد بن جنید ابیگینه فرخنده و در زمان
سکونت رشتی لیکن مولد شای خاص جنید در بغداد است و در سبب ثقیان ثوری است و در یکم و دوم
ثوری تسلی و دیر بسیار مشایخ سلسله نسبت خودی درست کرده اند و شومان بر جنید پیچیده
و علی بن محمد بن یحیی در کشف المحجوب میفرماید که روزی سیری شیطانی رسیدند که پیچیده را در جیب
از پیر باشد گفت ای جنید را در تیر بلند از من است **نقل است** که خلیفه بغداد روزی آمدیم رحمة الله
علیه را بی ادب گفت گفت من بی ادب نباشم که نیم روز با جنید صحبت داشتم و کسی که نیم روز
با جنید صحبت دارد بی ادب نباشد و شیخ ابو جعفر میگوید که اگر عقل هر دو بود و صورت جنید بود
و گویند که حضرت جنید سی سال نماز قنوت گذرانده برای ابیستادی و تالیف اندک گفتی و بهمان و نحو

در شهر جردن می آیند
عبد الله که لا یتق الله علی شیء
قزاقی و زجاج و خراز و قزاقی
سکونت رشتی لیکن مولد شای
تسلی و دیر بسیار مشایخ
علیه را بی ادب گفت گفت من
با جنید صحبت داشتم و کسی
نماز قنوت گذرانده برای
تالیف اندک گفتی و بهمان

نماز با برادر گذاردند و حضرت چندی قدس سره میفرمود که خدا تعالی تاسیال بنیان چندی
 یا چندی سخن گفت چندی در میان بنود و خلق را هم خبری نبود و صاحب تذکره الاولیاء میفرمود
 که یکی از بزرگان حضرت شاه رسالت علیه الصلوة و التحیة را در خواب دیدنشست و شیخ چندی بر فرزند
 خود در آن حالت شخصی فتوی صادر کرد حضرت رسول مقبول فرمود که فتوی بکنید بده که هیچ خواهد کرد و عرض
 کرد خدای تعالی تو را بتکلیف تو را خبری فتوی بگری چون به هم فرمود چنانکه انبیا را بهیست خود مباحات
 بود در مباحات مباحات است که شیخ چندی سماع شنید می و وید کردی و بظاہر باطن بشرع
 مقدس آراسته بود روزی در توحید سخن میفرمود و مردی از نوچه و شیخ او را منع کرد و گفت اگر با دیگران
 رفتی چه بگوئی و در این کیفیت و بار بجهنم مشغول شدند و آن جوان خود را از نوچه و زن نگاه میداشت حال
 بهائی حسد که عاقبتش ناپدید و و بلاک شد مردمان رفتند و او را دیدند توده خاکستری شده بود
 ابتدای حال حضرت چندی این بود که روزهی از بهرستان بجاء آمد پدر را دید که گریان
 امی پدر چه چیز ترا گریان کرد گفت امروز از زکات مالی پیش قال تو سری سقطی بر دم قبول نکرد پس
 گریه میکردم که در این پنج بر دم بر دم و این هم لایق آن نیست که دوستان خدا را شاید شیخ چندی
 گفت من ده نادر و ده هم پس زر گرفت و پدر خانه شیخ سری رسید و در یک وقت گفت کیست
 گفت چندی است سری در نکشاد و چندی گفت این فرقیه زکات بستان شیخ سری قسم فرمود
 که منی ستانم چندی گفت بحق آن خدا می که با تو فضل کرد و با پدر من عدل کرد بستانی گفت یا چندی
 بگو که خدا با من چه فضل کرد و با پدر تو چه عدل کرد گفت با تو آن فضل کرد که ترا در ویشی و ترک دنیا داد
 و با پدرم آن عدل کرد که او را بدینا مشغول شاخت پس تل اگر خواهی قبول کنی یا نکنی و پدرم اگر چه
 نخواهد یا نخواهد حکما ادای فرقیه کاهه پردی فیض است که انزال خود جدا سازد و مستحقان را حضرت سری
 ازین سخن بسیار خوش شد و فرمود ای پسر پیش از آنکه مالان کاهه قبول کنم ترا قبول کردم و در کیشاد و مال زکوة
 بگیرفت و او را در دل خود حاجتی او و چندی هفت ساله بود که او را با خود بچیز و در حرم محرم در میان چندی پسر و
 بخت سلسله شکر بود و در حق ادای شکر هر کسی تقریری دیگر میکرد شیخ سری در آن جمع بود فرمود که ای
 نور این جمع درین باب سخنی بگو چندی سر بر آورد و گفت که شکر آن است که نعمتی که خدا ترا داده باشد بدان
 عاصی نشوی و نعمت او را سبای محبت نسازی هر چه از صد پیر با جماع این تقریر گفتند و این را از این صد پیر

و هم برین سخن اتفاق کردند و نقلست که چون احوال توحید حضرت جنید زبان رد خاصه عام
شد مثالان نابکار زبان طعن مروتی وی دراز کردند و بخلیفه بغداد گفتند که این شخص با تو الیکه
از قبول عقل غالی اند خلق خدا را از راهی برد پس انجمنی در آنجا از میان می آید برادر
خلیفه گفت که بی حجت شرعی این کار خیلی مشکل است آخر علیه آنحضرت که خلیفه کنیز کی داشت خود
که بیست هزار دینار ش خریده بود و او را برادر زیور یار است و لوی گفت که نزد جنید برو و خود را بر
عرضه کن نقاب از روی حیرت مهابت خود دینار زد و گوید که مال بسیار دارم و میخواهم که مال خود را
کنم و نایات خود که منجربست تو به بندم پس مرا قبول بفرما که از کنیز گانم عرض حقیقه از دقایق که
د فریب فرو نگذاری و بطوریکه باشد جنید ابرام خود آری این گفت و کنیز با قادی از خدمت
معتبران خود پیش جنید فرستاد چون کنیز بخدمت رسید بچاب شد جنید را بی اختیار
نظر بر روی و لفریش افتاد و لا حول خواند و سر در پیش افکند کنیز حسب التعليم خلیفه زبان بچیز
و انکسار بکشد و آنچه خلیفه تعلیم کرده بود و صد چندان بران مزید کرد جنید چون همه بنید سر زد
و آه آه سه بار از دل پند سوز خود بر آورد و فی الحال در کنیز آتش افتاد و در یکدم تو خاکستر
شد قادم همراهی چون کنیز را بدید خیال دید بگریخت و پیش خلیفه رفته اظهار حال کرد خلیفه بچیز
و بخدمت جنید آمد و گفت ای شیخ چرا با این چنین بی رحمی آن نسبت نازنین السبوحی فرمود که تو حجت
بودی که ریاضات و سجده ای و جا نکلندی چهل ساله مرا برادر داری پس ای شیخ آنچه کردی رحم و شفقت
مردن بکار محض بی رحمی جال خود بود و نقلست که چون کار شیخ جنید تکمیل رسید حضرت سری بفرستاد
ارشاد کرد که بر منبر بر آید و بخلق خدا سخن گوید جنید به لحاظ ادب پیر دستگیر خود در نیاب تا مل کرد
که با وجود شیخ سخن گفتن من ترک ادب است تا شبی حضرت شاه رسالت صلی الله علیه و سلم
را در واقع دید که میفرماید ای جنید سخن گویی که خدا ای قالی سخن ترا جان داده است باید ادا آن برخاست
تا بخدمت شیخ رود و حال واقع باز گوید شیخ را دید بر در خانه ایستاده چون جنید ابرید گفت تو در دنیا
بودی که دیگران ترا بگویند من تو بگویم که سخن گویی انکساری اکنون بگفته پیغمبر صلی الله علیه و سلم خود را بگفت
شیخ جنید استقامت کرد و سخن گفتن منقول گشت و در مجلس اول از حاضران مجلس که چهل تن بودند
بزرگ کس جان بدادند و بیست و دو کس میوهش شدند نقلست که چون حسین بن منصور حلاج

و قلبه حال از شیخ عمرو بن عثمان کی تیرا کرده بخیرست جنید آمد فرمود بچه آمده و چنان نیا بر
 که با سهل بن عبد الله شتری و عمرو بن عثمان کرده حسین گفت صحو و سکر و وصف اندیشه
 را چه بستم بنده از خداوند خود یاد همان وی فانی میشود جنید گفت ای پسر من خود خطا کردی
 در صحو و سکر از ان خلاف نیست که صحو عبادتی است از صحبت حال با حق دارن در محنت
 محنت و کتساب خلق نیاید و من ای پسر من خود در کلام تو بسیار گفت و باری می بینم و عبادت
 بی معنی که آنرا آن نیک بنظر نمی آید نقل است شیخ جنید فرمود که در دل آرزو داشتیم که ابلیس را
 به بیستم ناره زنی بر در مسجد بودم که پیری از دور می آمد و روی من کرد چون نزدیک آمد چوشتی از آن
 در دل من پدید آمد گفتم کیستی گفت از زوی تو گفتم ای ملعون چه چیز ترا از سجده کردن آید مانع
 آمد گفت وحدت حق تعالی و خواستم که بغیر حق دیگر سجده کنم من بجا اب او تخریج شدم فی الحال
 در محنتم نه اگر درنگ بگو دروغ میگوئی اگر بنده بود از امان حق سر نه پیچیده ابلیس چون این نرا نشین بنگی
 کرد و گفت با الله که مرا بسختی و غلبه شد نقل است که شبی در زدی در خانه جنید آمد جسده پیر است
 نیافت روز دیگر جنید در بازار می رفت پیوسته خود بدست دلال و دیگر می فروخت و خریدار میگفت
 آشنا بخوابم تا گواهی دهم که این پیر است از ان است تا بخیرم جنید گفت من میدانم که این پیر است
 از بابی است و زود حیران بماند و بخیرست شیخ آمد و تا بگشت نقل است که مریدی از مردان
 جنید در ویرانه صومعی ساخت و از خلق تنها شده در آنجا ماند تا چنان شد که هر شب شتری میش
 و آرد و زنی و گفندی که مالایکای آسمانی ایم برین شتر سوار شو تا ترا در بهشت بریم و او بران شتر
 سوار شدند و میراندی تا جایی خوشتر مقامی و گلش با صوفیه تمامی نیاب و طعام باسی و غنا و لذت
 و گلهامی شکفته و آب و ان پدید آمدی و تا سحرگاه او را در آنجا برداشتند و پس بخیاب شد
 چون پیدار شدی خود را در صومعه خویش یافتی از ظهور نمینی در دل حی جا گرفت که من بر چه کمال
 رسیده ام و بوی رحمت در دماغ وی پیداشت رفته رفته این خبر به سمع حضرت جنید رسید بر سرت
 و بصومعه وی رفت او را دید با کبری و پنداری مغرور نشسته حال وی پرسید او جمله احوال خویش
 گفت فرمود که اشب چون بدان موضع رسی سه بار لا حول و سخطی چون شب شد بر عادت
 معهود بچنان شتر پیاده و زنده بر آن مقام دایم آرام بردن چون بدان رسید بر آن حال کماله و لا قوه

مزنه

بر زبان آوردن شایطین که موکل ایشانند و در هر روز و بفرار نهادن خود را از آنها بگذراشتند و او خود را
در مزبلیه دید و استخوانهای مردار پیش خود نهاد پس بر خطای خود واقف گشت و توبه کرد و باز
بخدمت شیخ پیوست نقل است که یکبار از مری ترک ادبی نسبت حضرت شیخ بود و آمد از
شهر و ندانست بیرون رفته در مسجد شونیزیه نسبت شیخ را بروی گذر افتاد و در و در گریست
آن مرد از بسبب شیخ نیتاده سرش شکست و چند قطره های خون که بر زمین چکیدند جلالت نظر
نوشته شدند شیخ چون این بدید فرمود که پیش من جلوه گری میکنی و مینمایی که من بکدامی رسیدم
حقا که کوهانی که نزد من بیمار مشغول اند در بنیام با توبه برانرا این سخن بر جان میرسد بر بنیام
و جان بداد نقل است که حضرت جنید را در سوره مری بود روزی خطره گناه را قاطع و خطره
کرد و روی او سیاه شد چون در آئینه بدید متحیر شد و هر حلیه که کرد سود نداشت و از شرم روی
پنهانی نمود چون سه روز بر بختال گنبد شدند آن سیاهی اندک اندک ایل شدن گرفت بچند روز
رویش سپید گشت و تمام از حضرت شیخ بامش سید که چرا در حضرت رب العزت در مقام عبودیت
یاد بمانی باشی که امر و نهی پذیرد و زان است که مرا کا دزی میاید کرد تا سیاهی رویت مبدل السپی
کرد و نقل است که شیخ جنید را بنیشت مرید بود و با اتفاق از فاضان و کامل الاولیا را در روزی
همه گیر روح بر داشتند که گفت شهادت عجیب لغتی است بنیامی باید رفت پس شیخ با اتفاق
ایشان بر دم رفت چون هر دو لشکر صفایر کشیدند گبری آمد و هر شب مریدان شیخ را بشهادت
رسانید شیخ جنید فرمود که نه بود و دیدم در هوا ایستاده از ایدان من هر کس را که کشید شدی کج
او را در آن بود و می نهادند و بر آسمان می بردند پس یک بود و ج به اندر انستم که است ای ازان من
خواهد بود بیک پیوستم همان گیر بیرون آمد و گفت یا ابوالقاسم آن بود و نیم از آن من آن
توبه بفرموده و شیخ قوم خود باش و ایمان پیش من عرض کن تا آنکه تلقین سالک بشود و در
مسلمان شدن و بهمان شیوه که یاران مرا شهید کرده بودند گفت کس را از قوم خود بگفت و خود نیز
شربت شهادت چشید روح او در هودج نیم نهاد و بالا بردند و فات سید الطائیفین
بقول صاحب نعمات الانعم دیگر ایل تواریج بروایات صحیح بر دوشنبه نیست و به تمام ما و به
سال دو صد و نود و هفت از هجرت شاه رسالت صلی الله علیه و سلم است و در هجرت و کتبت

از شبیه فرسان است و مولودنی ساده و پیر روی در ابتدای صاحب الحیا خلیفه بغداد و خورشید
 ششیل در نهادند امیر بود و زهی حساب اطلب خلیفه بغداد خلیفه بغداد و پسر وی حسن
 خدمت دوی خلعتی عطا فرمود و خدمت ساخت چون از پیش خلیفه بازگشت شیخ را عطا کرد
 و به آستین جامه خلعت عطا بپوشید و بهی پال که و معاندان این سخن بخلیفه رسانیدند فرمودند
 از وی بازگیرند و از عمل معزول کنند شبیلی ازین آگاه شد اندیشه کرد که کسی عظیم غاوری را دست
 مال کند معزول گردد پس خلعت فاخره معرفت الهی که بهی نوع انسان عطا است کسی که
 دست مال کند و قدرش نماند حال او چه خواهد شد ازین اندیشه تارک لاله دنیا شده بخت
 حضرت غیر شایع رفت و توبه کرد و غیر شایع و پیرا بسبب آنکه از خویشان تجدید بود بزرگوار
 چند فرستاد چون بخیر خدمت چند پیوست گفت که حقیقتا ای گوهر آشنای بتو داده است پیش
 یا بفروش فرمود و فروشم که توبه بانی آن ندارم و اگر به بخت منم دست تو آید و قدر آن غرض
 پس چون مرد آن قدم از سر کن خود را درین دریا انداز گوهر آشنای بدست تو آید گفت پس بچه
 باید کرد گفت برو یکسال که بیت فروشی کن پس چنان کرد چون یکسال بگذشت پیش چند آمد
 فرمود برو یکسال دیگر در یوزه گری کن بطوریکه بکاری دیگر مشغول نباشی شبیلی همه سال
 بازار بغداد گدای کرد و یکپس بوی چیزی نداد و بعد از انقضای یکسال خدمت شیخ آمد سر بود
 اکنون قیمت و قدر و عزت خود داشتی که نزدیک خلق بیع نمی از وی لیکن چون در نهادند
 حکومت کرد و در آنجا برو تا یکسال دیگر گدای کن حضرت شبیلی در آنجا هم رفت و تا یکسال
 گدائی و در یوزه گری پس در یکپس بوی خدمت کرد و در آنجا خدمت آنحضرت آمد فرمود که بنو
 بوی حکومت در دماغ تو باقی است تا یکسال دیگر گدائی کن حضرت شبیلی میفرماید که تا یکسال
 گدائی میکردم و پاره های نان که می یافتیم بخدمت شیخ می بردم شیخ آن پاره ها را بعد از آن
 میداد و مرا هر شب گرمه میداد و چون آن سال انقضی شد شیخ فرمود که اکنون لایق صحبت
 شدی بشرطیکه خدمت در ویشان کنی پس تا یکسال خدمت در ویشان کردم بعد از آن شیخ
 فرمود که یا ابابکر اکنون قدر و حال نفس تو نزد کست چیست عرض کردم که خود را کمتر از غل غدا
 میدانم فرمود که اینوقت ایمان دست شد و صاحب آنکه کرة الاولیای است و یک خدمت شبیلی

در احوال مجاهده مدتی همه شب تنگ در چشم میگرد و موقع خواب می نمود و گویند که هفت من سنگ
 تنگ در چشم کرده بود افضل است که شیخ شبلی مدام الله گفتی در ویشی گفت چسدا
 لا اله الا الله کنی گوئی گفت می ترسم که در گفتن لا اله الا الله ترسید نفس من مقطع گردد و در
 مقام لغنی با نام در ویش گفت وجه ازین بهتر نخواهم فرمود که لا اله الا الله ای لغنی است و من عیسر
 حق را نمی خواهم سوا سی الله گفت ازینم وجهی بهتر نخواهم فرمود که در گفتن الله تا بعثت
 اکبر میکنم که چون آنحضرت صلی الله علیه و سلم اصحاب را بدادن اموال خود فرمود و عمر رضی
 عنه نصف مال خود بخود و حضرت رسالت پناه علیه الصلوٰة الله حاضر کرد و ابو بکر صدیق رضی
 جمیع اموال خود خدمت آنحضرت حاضر ساخت آنحضرت فرمود که برای عیال خود چه کردی
 صدیق اگر گفت که الله در ویش گفت که ازین وجهی اعلی تر نخواهم شبلی فرمود که ای جوان
 و هر بای خوب کفتم اما هست تو پس عالی است بهتر ازین بگویم که اختیار اهل طایقت بر حسب امر
 آنی است و در قرآن شریف آمده قل انکم خزائن فی خزائنهم فی خورهم یخفون پس امر آنی براس
 گفتن الله صادر شد در ویش گفت جی جی و لغوه یزد و بیعتا دو جان بداد و ایشان
 در ویش از دستا هره اینمال بجزت مشیل دعوی هلاک در ویش کردند ویدار اختلاف پیش
 خلیفه بر ویشی گفت روحی کشش کرد پس بنالید و مشتاق شد و فریاد کرد خوانده شد بر طایب
 کرد درین گناه من همیشه خلیفه گفت شبلی را بزدی باز پس کینه که از سخن جی حالتی در دلم ظاهر
 شده است که عتقرب است که بیوش شوم پس حضرت شبلی فی العود از دست عیان بائی
 یافت افضل است که حضرت شبلی چندمی از مقام خود غائب بود هر چند جبته یافتند و فرود
 در میان گروه مختان یافتند گفتند این چه جامی شما است فرمود که این گروه در دنیا زن
 هستند و مرد و منم و ریخالت گرفتارم نه زن هستم و نه مرد پس ناچار جای من نیست انگشت
 کرد آنشب که حضرت شلم فاشی کرد همه شب این سبک گفت شعر کل بیت انت ساکن
 غیر محتاج الی السرج و هکذا الاموال محتاجا بوم تاتی الناس الحج یعنی هر خانه که تو ساکن
 آئی آن خانه را با چراغ حاجت نبود و آن روی با خیال تو که امید داشته شده است حاجت ما
 نخواهد بود و دیگر مردمان بجهت امی آید و شیخ هنوز ندیده بود که خبر فرست شیخ در شهرت گشت

ازینجا که
 شیخ شبلی
 در ویشی
 فوات او
 عیال او
 عالم علم
 سال چهل
 بجان او
 ازینجا که
 سبک است

و خلقی بسیار برای نماز بخاذه بر دروازه فیض اندازده آنحضرت حاضر شد شیخ چون این بجوم دید
 بخندید و گفت عجب کاری است که مردگان بر خاذه زندگی آید پس گفتند شیخ وقت است
 که بگوئی لا اله الا الله گفت لا اله الا الله و نفی نکنم گفتند در وقت سواهی نگذارن چاره نیست گفت
 سلطان نسبت میدهد که رشوت بگیرم و بپذیرم پس یکی شخص آواز برداشت و گفت شهادت
 تلقین کرد شیخ فرمود سبحان الله مرده زنده را تلقین شهادت میکند پس چون ساعتی برآمد گفتند
 چو فرمود که حالا محبوب پیوستم این گفت جان بجان آفرین تسلیم نمود و فات آن جامع الاکمال
 بقول صاحب نفحات الانس در ماه ذی الحجه سال سده صد و سی و چار و بقول مولف سفینه الاولاد
 بر روز جمعه بیستم ماه ذی الحجه سده مذکور و بقول صاحب مخبر الواعظین در سال سده صد و سی و چار
 بوقوع آمده و قول صاحب نفحات الانس است و بعضی در خان فات استغناء بیاورد و سده
 دسی پنج نیز گفته اند و مدت عمر بخواب بقای جمیع اهل تاریخ هشتاد و هشت سال است قطعه از مرثیه

شیخ دین شایسته پیر پیر	رهبر و بناد و در مقام	سید و دران آسان طریقت	هم صاحب فایادى امام
نیز سالش پیر دین محبوب	امم بخوان بحریم دلی شکیلم	هم دلی اندو که یاد کرده است	نیز صدیق کمال السلام

شیخ عبد الواحد شمیمی قدس سره گشت و بی ابو القاسم نام پیر و محمد الغفر بن اسیر
 و خلیفه اعظم شیخ ابوبکر شایسته خادم شریعت و سالک طریقت و اوقت حقیقت امام این است
 و جماعت بودند و سبب خلیفه داشت و بعضی بران اند که بر سبب بنید بود شیخ شایسته چون حریت
 حق پیوست و بی بر سزا رننا و بنشست و در راه شریعت طریقت قدم بر قدم پیرو و شریعت خود داشت
 و خلقی کثیر را بهدایت ظاهری و باطنی رسانید و فات دی بقول صحیح در ماه جمادی الاخر سال چارصد
 و بیست و پنج هجریست و مرقد مقدس در مقبره حضرت امام محمد باقر علیه السلام است بعضی میگویند
 سال فات دی چارصد و بیست و شش هجری هم گفته اند و شکی نیست از مولف جمیع اینها

که روشن بود چون ماه انور	چو زین عالم بفرود آمد	او کوی این بر زمین رفت	تا پنج وصال آن گریها
بگویند دلی اندر نامی	شو تا پنج در حلیش آمد	که میگردد عیان شاه زمین	بوصل آن جناب بهر دین
همه آنکه بادی نامزدین	چو آن جهان اندر خفا شد	چو شمشیر بر خفا عیان شد	چو تاریخ وصال و حیا کرد
زبانها به عارف بیان کرد	حق چون کعبه سیاف و صفا	نزد عارف نبی است	خود سواد و صالتر چون گشت

بفرستاد و از زندان گرفت. عیان تاریخ از جوان گفت: | بربک شاه عالم به او گفت: | عجب تاریخ و عیان
که بر سر و گردن واصل بربک است. شیخ ابوالفتح طرطوسی قدس سره و از اعظم خلفای مریان
شیخ عبدالواحد کشیمی است. بنا قدره اولیای زمان و زنده مشایخ جهان صاحب مقام بلند و کرامات
ارجمند بوده و در توکل قدم محکم داشت و در تحریک و تفریق بیکان و وقت و فصلی از طرطوس بود و وفات
آن جامع الکرامه در سال چهارصد و چهل و هفت با اتفاق اهل تواریخ است از موهل

حضرت جو الفج طوطی کی
ہم کہو جو الفج محبوب ہنی
یرو اللہ رشید پیر و جوان
نیر علی الدین طوطی کی جوان
شہرچہ از دنیا بفرودین بود پیر بابا شن ان
شیخ ابوالحسن قزوینی ہکاری قدس سرہ

نام نامی دی علی بن محمود بن جعفر الکناری است و از اعاظم خلفای حضرت ابو الفتح خراسانی است
از بزرگان مشایخ وقت و مقتدای اهل بانی صاحب خجاری محکرات عالم الدهر و قائم الملیل بود
گویند که بعد سرور ز قلم طعام غوری بود و ختم قرآن بعد از نماز خفتن تا نماز سجده کردی و قاف
آنجا که ماه محرم سال چهارصد و شصت و شش بود و شش بود و بعد از چهارصد و شصت و شش بود و شش بود و شش بود

یو محسن دین پیرین سینه
 هم شهادتی تمام الودیا
 هم بگو اهل محبت شای عروضا
 غمناک ایستادن
 شرف خیزنی ناسته ایست
 سرخوادی گبر شمی خصا
 گستره و شش سال و شش
 سالن محمد درباری شریف
 شاه طینت محمد حسن بن محمد
 هم بگو اهل محبت شای عروضا

شیخ ابوسعید مبارک مخزومی قدس سره نام وی مبارک بن علی بن حسین مخزومی است
ملطان الاولیاء ویرمان الاصفیاء قدوه عارفان زبده سالکان پیرو طریقت اهل حقیت جامع
علوم ظاهر و باطن صفت و از حضرت علیه السلام و جناب الهدی بمرید شیخ ابوسعید بنکاری فی خبر خرقه
حضرت محبوب سبحانی قطب بانی محی الدین عبدالقادر جیلانی است و از حضرت عوث الاعظم
رضی الله عنه منقولست که در ابتدای حال با خدایتعالی عهد کردم که مخورم و نیاشام تا بخورانش
دنیا شامنده و تا وقتیکه کسی تقوی در دامن من نهند از دست خود مرخصی و کفر نپذیرم چون
چهار روز برین حال بگذشت شخصی نزد من آمد و قدری طعام بگذاشت بر من نزدیک بود که نفس از
گرسنگی بالایی طعام نیفتد گفتم و الله از عهدی که با خدا بسته ام بخورم گشت ناگاه از باطن خود آواز
شنیدم که کسی آباد از بند میگوید الجوع الجوع درین اثنا شیخ ابوسعید مخزومی برین بگذشت آن آواز

گوش بطن شنید و گفت یا عبد القادر ایچیز آور از است گفت این اضطرار نفس است انا روح من
برقرار و در مشاهد انوار خداوند کار خود است گفت بچانه من باید رفت گفت من از اینجا بیرون
نخواهم رفت ناگاه ابو العباس خضر علیه السلام تشریف آورد و گفت به خیر و بایش ابو سعید بود
بر خاستم و بچانه شیخ ابو سعید رسیدیم دیدیم که ابو سعید بر در خانه خود ایستاده در انتظار آمدن است
چون مرا دید گفت یا عبد القادر آنچه من ترا گفتم پس نبود که خضر را نیز بایستی گفت پس مرا بفرما
خود در آور و دو طعاسی که داشت حاضر آورد و دو لقمه لقمه در دمان من نهاد تا سیر شد من بوی مزه
خضر پویشانید صحبت اورا لازم گرفتم و فاقات حضرت شیخ ابو سعید با اتفاق اهل تواضع در سال پانصد
و سیزده هجری است و با قول بعضی در سال پانصد و هشت بوقوع آمده و بنامی مدرسه تشریف
باب الاربع که بکثرت عوث الاعظم منسوب است از اول بنا کرده شیخ ابو سعید است در حیات
خود بکثرت عوث الاعظم عطا فرموده بود و فرار گوهر بار حضرت عوث شیه اعظم سیم در در سده گوار

قطعه از مؤلف	ابو سعید آن کتاب بن حجت	ابو حسن ارجال ماه عید	گفت سرور بر سال جلالتش
عایدت مبارک ابو سعید	ایضا از مؤلف	شد ابو سعید آن مبارک نفس	که از غیر حق بود یکسر سعید
بی سال تحویل آن شیخ دین	گوبود محبوب شیخ ابو سعید	و گرامه باختلاف جهان	رقم کون کج خاصیت ابو سعید
ایضا از مؤلف	آن مبارک شیخ نیر ابو سعید	مقتدای اولیاء القیاء	سال رحلتش عایش با جز
مادی محبوب پیر پیر	نیز با قول بعضی از عوام	با تفرقه فرمود پیر شهنما	شیخ حماد و یاس

بن مسلم قدس سره گینت وی ابو عبد الله است و نام حاد بن مسلم دویاس در شاب
فروش را گویند پیری بود از پیران کبار و عارف اسرار مقتدای وقت صاحب خوارق و کرامات
ویر صحبت حضرت عوث انقلین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سره العزیز با وجودیکه آنجا
اما او سبانه نقالی علم لدنی بوسی که است کرد و دوازده هزار مرید کامل و اکمل است و نقل است
که روزی شیخ حماد فرمود که مراد دوازده هزار مرید است هر شب ایشان را یاد میکنم حاجات ایشان
از خداوند تعالی میخواهم و هر که از ایشان بگناهی مبتلا می بینم و عاید میکنم تا در آن جهت تعالی او را
توفیق تو بپیر از جهان بر دار و تا در گناه نماند حضرت عوث الاعظم چوین از زبان شیخ ابی کلام شنید
در خاطر دریا مفاط خود گزینانید که اگر حق سبحانه تعالی مرا قریبی و منزهتی بکثرت عوث اعظم کند و خوا

از کبریا ان من تا قیام قیامت بی توبه نیز نرود من برین امر حاضر ایشان باشم شیخ حاد بنو باطن
 برین منظره تنگ که بر خاطر آنجناب خطور کرده بود مشرف شده فرمود که حق سبحانه تعالی اینچه خواهی قبول
 کرد آنچه طلب کردی یا منی نقل است که در اوایل حال چون حضرت غوث الاعظم در محفل غلام منزل
 شیخ حاد تشریف می برد روزی در مجلس و عظم شیخ حاضر بود که شیخ حاد بحضرت غوث الاعظم متوجه شد و نما طلب
 حاضرین مجلس شده فرمود که اینجی را قدمی است که بوقت عروج او برگردن حله او لیا اله باشد
 و ماور شود با نکه گوید قدمی نزه علی رقبه کل ولی الله چون این کلمه زبان آورد همه و بانی الله گرد و کلاه
 از بر قدم و بند و قات شیخ حاد در ماه رمضان بقول صحیح سال با صد و سی و پنج پیروی قبولی در
 باطنی یک بوقی آمده قطعه از مولف شیخ حاد بر دستندال بود در سر مشرف ستور
 سال در حال دستگیر طریق بم قسم کن هی چه چیز بود شیخ بقایم بطور قدس سره
 از کبریا ان تاج العارضین شیخ ابو الوفا بود من بعد بحضرت حضرت غوث الاعظم قدس سره فرموده اند
 حاضر شده مستفید گشت و بکرامات لایزال مقامات از چمن رسید و در بر و در طاق و شهره آفاق گردید
 صاحب انیس القادر میفرماید که فرمود شیخ ابو الوفا قدس سره که روزی در محفل غلام منزل غوث
 اعظم حاضر بودم و وقتیکه حضرت غوث الاعظم در پای اول بنیض علی اجلاس فرموده و عظم فرمود ناگاه
 قطع سخن کرد و ساعتی خاموش ماند بر زمین فرو آمد من بعد بالای منبر تشریف رزانی فرموده برایت
 دویم اجلاس کرد در آنحال مشاهده کردم که پای منبر خیزد آنکه نظر کارمیکه کشاده شد و فرش از سبیل
 آنحضرت بآن گسترده و ارواح جناب سالت آب با صفا کباب بر بخاطر فرمودند و حق سبحانه تعالی بر دل محبت
 منزل حضرت غوث الاعظم تجلی کرد و حضرت غوث از تجلی انوار قریب بود که از منبر نیفتد حضرت شاه
 رسالت آنحضرت را بگرفت و نگه داشت من بعد جسم مبارک حضرت غوثیه چنان خورد و لاغ شد که
 مانند کفش بظری آمد بعد با لیدن گرفت و چندان بزرگ شد که از نظاره آن صورت سبکین
 ترس و خوف بحال بنیده غالب میگست پس از آن همه عالم از چشم من پوشیده گشت و حضرت
 غوث و عظم گفتن آغاز نهاد و اصحاب اجاب چون ایحال از زبان گوهر فشان شیخ بقاشیند
 کیفیت رویت آنحضرت صلی الله علیه و سلم پرسیدند گفت خدا تعالی تائید کرده است
 ایشان از بقول کلمه ارواح مظهر ایشان مشکل کرد و تصور اجساد و صفات عیان مجید ایشان را

کسانی که خدا تعالی آنها را قوت رویت آن ارواح از صور اجساد و صفات داده است در آن حال
تجلی آئی بر ذات حضرت غوثیه یعنی بود که بشر را قوت نقل آن نیست مگر تا آنجا که جناب نبوی بنابر آن
نزد یک بود که حضرت شیخ از منیر بن علی بن محمد بن حسین حضرت نبوی دستگیر آن حال شدند و نگاہداشتند
در تجلی ثانی بصفت جلال بود که از کمال ظهور جلال همه بزرگ حضرت شیخ بگذاشت و خود در
از کجاشک شد و تجلی ثالث بصفت جلال بود و از ظهور آن شیخ بیالید و بزرگ شد و واقع
وقات حضرت شیخ بقادر سال پانصد و پنجاه و سه هجری بود وقوع آمد و مراد بر انوارش باقی سل که
از دیهات نهر ملک است اقم شده از موهل | چون بقایا صید پیران خرمی | رفت از دنیا صی
سال تریش نداشت از خود زبده آفاق قطب الحق | هم بتاریخ وصال آستان
والی ارشاد باشد دعا | حضرت شیخ علی بن سیتی قدس سره
از کیا در شایخ و اعظم او ایام مرید شیخ تاج العارفین ابوالوفاست و سلسله عالی می بچاورد
حضرت صدیق اکبر میرسد بر طریق که وی مرید حضرت تاج العارفین ابوالوفاد وی مرید شیخ ابو محمد
شینگی و وی مرید شیخ ابوبکر بن برادر وی مرید اویسی حضرت صدیق اکبر است رضی الله عنه
که از جنابش بعالم باطن فیهناب رسیده و پیر صحبت حضرت علی بن سیتی حضرت غوث الاعظم
است که پیوسته در صحبت بابرکت آستان حاضرانده مستفید گشتی و فیکه حضرت غوثیه کلمه قد
نزه علی رقبه کل دلی اندر از زبان حق ترجمان فرمود اول کسیکه بالائی منبر رفت قدم مبارک
حضرت غوثیه برگردن خود نهاد بریزد امان گوهر نشان وی در آمد علی بود نقل است که روزی
حضرت غوث الاعظم و عظیم فرمود و شیخ علی هم در برابر آن حضرت نشست بود ناگاه شیخ علی
را خواب در ر بود و حضرت غوثیه باهل مجلس فرمود که خاموش باشید و خود از منبر فرود
آمد پیش شیخ علی تشریف آورد و بآداب ایستاده جانب وی میگفت چون علی بیدار شد
فرمود که جناب سالت آب حلی الله علیه و سلم را در خواب دیدی گفت آری فرمود که بچو دست
فرمود گفت بر اسی ملازمست و دوام صحبت حضرت شما تا کی بلای فرمود که آنچه تو در خواب
دید می من ظاهر میدیدم نقل است که شیخ علی بن سیتی را حضرت غوث الاعظم بسیار
توقیر فرمودی و ستایش کردی و فرمودی که هر کس که از اولیای آل نبی از عالم غیب شما مدت

و افضل القواد مشهور زمان بن سوسن همان شیخ علی بن ابی‌نعمان نقل است که روزی
 شیخ علی به شهر ملک میرفت دید که میان اهل دود هرگز سر مرد مقتول نواح و ضا در میان
 و شکامی هر دو دود بیکدیگر اهتمام قتل مقتول می نمودند شیخ علی بر سر آن مقتول رسید فرمود که
 بنده خدا چرا از زبان خود نگوئی که قاتل من فلانی است آن مرده فی الحال چشم بکشا و گفت
 که قاتل من فلان ابن است این کیفیت و باز چشم بپوشید و بمرد و وفات آن
 جامع الکملات با قاتل اهل سیر در سال پانصد و شصت و یک هجری است و عمر
 شریف او یکصد و ده سال و قبر در زیر آن است از مولف علی رهنائی خفه و جل
 علی رازدار علی و شیخ ابی کمال عشق رحیل و دیگر یو مقتولان در آن ایضا از مولف
 مقتدرای جهان علی و ابی ابودعش نشان علی الی سال و شصت از خردیم گفت شاه زمان علی
 غوث الثقلین محی الدین سلطان شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سره
 رضی الله عنه کینت انتخاب در طریقت امام ائمه و در شریعت محبوب سبحانی و ابوجهم
 و محی الدین و نام نامی و اسم گرامیش قطب ربانی و غوث صدیقی سید عبدالقادر جیلانی است
 الحسینی الحنبلی الشافعی بن ابی صالح بن سید موسی بن سید عبداللہ بن سید عمر زاہد بن سید
 محمد زوجی بن سید داؤد بن سید موسی ثانی بن عبداللہ ثانی بن موسی ثالث بن سید
 عبداللہ محسن بن سید محمد مشهور کجمنی بن امام حسن بن اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہم اسمعین است و سبب لقب شدن انتخاب لقب محی الدین نیست که انتخاب
 فرمود که بر دو سید از بیرون بغداد در شهر حاتم ناگاه در راه بر سر عیاری خیف الدین
 بتغیر اللون بگذشتیم پیار لبوس من متوجه شد و گفت السلام علیک یا عبدالقادر گفت علیک السلام
 یا عبداللہ گفت نزدیک من آئی نزد وی رفتم گفت مرا بنشان بنشانم چون نشینست فی الحال
 حیدر او تازه و صورت او روشن گشت و رنگش صاف گردید و گفت مرا می شناسی گفتم نه
 گفت من دین حیدر تو ام پیش از تو ضعیف شده بودم و بیمار کجالت زار چنانکه دیده حالا مرا خدا تبارک
 بیکت وجود مسعود تو بار و بگذاشته که دانید و انت محی الدین پس او را بهما نگاهداشتیم و در مجلس جامع
 رفتم شخصی ظالمین پیش پای من نهاده و گفت یا محی الدین چون نماز بگذردم و خلق از طرفین بر من هجوم آوردند

دوست بای مرامی بود میگفت یا محی الدین این لقب بخواند زمین است در آسمان لقبی در آسمان
 و غوث الثقلین بقدر آنجا نبی چون ملک طالع و ده پانچ آن میان مجلس که حاضر شده مستقیض میشد و چنان
 نیز صفت بعضی حاضر می گشتند و اسلام می آوردند و آنجا می فرمودند که به خیرال انس و شایخ اند و جماعت
 و ملایکه شایخ و من شیخ حین السن ملایکام و شیخ ابوسعید عبداللہ بغدادی رفته اند علیه فرمود
 است که عاجزه داشتم شایزه ساله فاطمه نام روزی بالای بام برآمد و غالب شد هر چه می یافتم چون بالا
 آمدیم برادر استمداد بخیرست حضرت غوث الاعظم ختم و برای عقده کفائی کار خود عرض کردم
 فرمود که مشب در خرابی که رخ بر روی زمین و آریه پیش و بخوان بسم الله علی نیست عبداللہ و در
 در آن نشین در تاریکی شب طلوع چنان بر تو خواهد گذشت بصورتی که چنانچه پیش
 نمایی و وقت فجر بادشاه چنان بالشکر حاضر شود و از تو حال خواهد پرسید با او بگویی که شیخ عبداللہ
 مراد تو فرستاده است و قصه خود با او بگویی گوید که چنان کردم چنان صفت به صفت
 بصورت مختلف تمام شب از پیش من میگذاشتند و هیچ میخواست که کسی نزدیک دایره بیاید
 بادشاه ایشان بالشکر انبوه حاضر آمد و بیرون دایره بایستاد و پرسید که چه حاجت داری
 پیغام آنجا حال خود با او گفتم فی الحال بالشکر خود فرمود که زیوی که آن دختر برادر ده است
 فی الحال حاضر کنید چنان همانوقت او را حاضر کردند و گفتند که این دیوانه بوان چنین است
 بادشاه با او گفت که ترا چه باعث شد که این دختر از پیش مرید غوث الاعظم بروی گفت حسن
 و جمال دختر خوش آمد و در دل من جا کرد فرمود که آن دیوانه اگر در زنند و دختر را بخواهند پس کرد
 و اصل آنحضرت معتمد برکت از ولایت جنبل است و ولادت با سعادت آنحضرت
 هم در آنجا واقع شده و آن ملکی است و راسی طبرستان که آنرا جیلان نیز گویند و جیل
 هم میخوانند و بعضی گویند که جیل موضع است برکناره دجله یک دهره راه از بغداد و نیز جیل طای است
 نزدیک مدائن بحسب این مواضع آنحضرت را بجلی و جیلانی نیز میگویند شاید که درین مواضع هم
 روز قیام فرموده باشند چنانچه برج عجمی واقع بغداد که بسبب سکونت آنجا بحال مشهور است
 است اما اصل آنجا از ولایت گیلان است و ترمذیست آن حضرت نیز اسطوره روایت
 حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰه و التحیة است و پیر خرقه آنجا شیخ ابوسعید خدری

و از شیخ ابو سعید اسامی که بالا تیرت مذکور شده اند نسبت غرقه به شیخ معروف کرخی رسید
 بحضرت امام علی رضا بن موسی رضی الله عنه میرسد و پیر صحبت آنحضرت شیخ حماد و یاس
 رحمه الله علیه و نیز با حضرت علیه السلام بسیار صحبت داشت و جنلی در هب بود و فتویٰ بر مذاهب
 امام شافعی و امام حنبلی میداد و کینست والده ماجده مظلومه حضرت غوثیه ام الحی و لقب آنحضرت
 و نام فاطمه بنت شیخ عبدالکریم صومعی است که از کبار مشایخ گیلان و مقتدای او یا
 زمان مستجاب الدعوات بود چنانچه عبدالرحمن جامی در نفحات الانس میفرماید که شیخ عبدالکریم
 صومعی رضی الله عنه از بزرگان مشایخ گیلان و روسا رزها و وقت بود و مستجاب الدعوات
 هر چه که بر زبان گوهر افشان خود در اندی بهمانطور بوقوع آمدی و صاحب کرامت و خوارق بود
 چنانچه جماعتی از اصحاب وی بقصد تجارت به سمرقند رفته بودند و در ویرانه سمرقند را چنان با
 غارت مال تجارت دارد و وقت ایشان شدند اصحاب آنجناب چون همه نوع مایوس گشتند
 شیخ ابو عبدالکریم را آواز دادند و استمداد جستند ناگاه دیدند که حضرت شیخ بمواری اسپ در آن
 تشریف آورده با و از بلند میفرماید سبحان قدوس ربنا در باب ملکوتیه و اگر سوخ و در سغویه
 ای را بر زبان از میان جامه اصحاب ما دزدان را چنان رعب و هشتاد احوال شد که همه
 متفرق گشتند و راههای خود را گم کرده بکوه افتادند و اصحاب اجداب آنجناب چون بال بسلامت
 بردند چون بحال خود باز آمدند هر چند جستند حضرت شیخ را در آنجا نیافتند و دانستند که این ابرار
 باطنی حضرت شیخ است که بحال بابیکان میزد و گشت و تولد حضرت غوث الاعظم در سال
 چهارصد و هشتاد و یقوی چهارصد و هشتاد و یک هجری است بوقتیکه عمر والده ماجده آنجناب شصت
 سالگی که ایام یاس تولد مولود دست رسیده بود و بدایت صحیح ثابت شده که ولادت آنحضرت
 در گیلان بتاریخ اول ماه رمضان المبارک بوقوع آمد و تا ایام شیر خوارگی آنجناب هرگز بهماه
 رمضان بروز شیر نخوردی و چون عمر آنجناب بشش و سه سالگی رسید از گیلان به بغداد تشریف آورد
 بتفصیل علوم مشغول گشت و در آنک زمان در علوم ظاهری و باطنی طاق و شرف آفاق
 گردید و در همین سفر اول شخصت از رانین برد دست حق پرست آنحضرت تو پر کرده و در پیش
 و در سال پانصد و بیست و یک هجری بارشاد باطنی نبوی و رفیق نبوی بر منبر آمده بهدایت حق

مصرف شده اکثر آبخناب در حالت وعظ فرمودی که ای اهل آسمان زمین باینکه در سخنان
 مرا بشنویید که نایب و وارث رسول الله صلی الله علیه و سلم منم و در هر مجلس عطا آبخناب قریب
 هفتاد هزار کس حاضر میشدند و چهارصد نفر کلام الیتام آنحضرت را می نوشتند و از تاثیر کلام
 حقیقت نظام اینقدر وجد و ذوق عاید حال سامعین میشد که اکثر از ایشان بخت وصل میشدند
 و جنازه های آنها برداشته می بردند و اکثر ای آلفدر سیهوشی و خجری بوقوع آمدی که تا چندی
 از خود بیخود و در هوش بودندی و شیخ ابوسعید قلبی میفرماید که در محفل خلدنزل حضرت غوث الاعظم
 ابرار و اوج حضرت پیغمبر علیه الصلوة و السلام لاکبر و دیگر پیغمبرین علیه السلام خیل ملائکه و اجنیان را
 مشاهده میکردم و کتاب غنیه الطالبین و فتوح الغیب و جلال الخوار و غیره تصانیف و کتب
 از تواریف او تصانیف حضرت غوثیه بسیار اند و اهل اجناب علیه مبارک آبخناب شیخ الفیدل
 میآید بالاخرین الصدور کشاده پیشانی گندمگون پیوسته ابر و تحریر کرده اند و آواز آبخناب
 بلند بود و باس بطریق علمای پوشید و گاهی طبلسان و گاهی جامه در بر میکرد و کثرت آن
 باینجهنی ذریه یک دیناری از زیر و آبخناب میفرمود که منی پوشتم تا منی پوشانند منی خورم تا منی خورند
 منی گویم تا منی گویانند و در آورده خلق غیر از سلاطین قبول فرمودی تناول کردی و صدقه قبول
 فرمودی لیکن تناول نکردی و بجا حاضرین مجلس تقسیم کردی و بکسین شش خلق و بکسین یکم و مهربان تر
 از آن حضرت بود چنانچه هر یک کس از اصحاب اجاب آبخناب همین گمان برد که بحضور آبخناب زیاده
 تر از وی دیگر کسی عزیزتر نیست **فکست** که روزی دزدی بخانه آنحضرت در آمد تا بپاشد
 در راه یافت درین اثنا حضرت علیه السلام در رسیده گفت باولی الله امر دزدی از ابدال فوت
 شده است هر که ارشاد کرد و بجایش نصب کرده آید فرمود که در خانه ما شخصی میآید و آمده است
 و بگوشت خانه پنهان است برو و او را برون آرد بجای ابدال متوفی نصب کن حضرت علیه السلام آمدند
 حو و رفت و دزد را گرفت و بخدمت پایت آنحضرت حاضر آورد و آن دزد گریه نظر کیا از
 آن شاهنشاه بدرجه ولایت رسید **نقل است** که روزی یکی از رجال الغیب در بمو امیرفت
 چون بسمت الراس بغداد رسیده ردل گذرانید که در شهر بغداد هیچ مردی نیست حضرت غوثیه
 از خطر وی مطلع شده سلب حال وی نمود و آن جوان از هوا بر دروازه فیض نماز آبخناب افتاد

و چند می بخوشانه افتاد و بهار آخر التماس شفاعت حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام را نمود
 و آن ابدال مسلوب الحال باز بحال و کمال خود عود کرد و نقل است که روزی حضرت
 غوث الاعظم رضی الله عنه در مسجد بالاسی منبر علی تشریف داشتند و عظمی فرمود و در باب
 و صدق از اولیاد الله مثل شیخ علی بن ابی طالب و شیخ ابوسعید قلیوی و شیخ ابوالنجیب و غیره
 شهر در وی و شیخ جاگیر و قصبه ابان موصی و شیخ حماد بن مسلم و ابوالحسن خراسانی و شیخ ابی
 حقی و شیخ صدق بغدادی و شیخ مبارک بن علی و شیخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله علیه
 امین و غیره حاضر بودند و درین حال تکیه انوار حقانی بر قلب محبوب سبحانی نمود و دست باده
 شرب فرمود که قدمی بده علی رقیبه کل ولی الله خواجه اولی از همه اولیاد الله شیخ علی بن ابی طالب
 برنگد و قدم مبارک آنحضرت را گرفت بر گردن خود نهاد و بر دامن آنحضرت در آمد بعد از آن جمیع
 اولیاد الله خواستند و گردنهای خود باز بر قدیم الشریفین حضرت غوث الثقلین نهادند و در وقت
 سجادهت دایرین مشرف گشتند و نقل است که اکثر از مشایخ عظام که پیش از عهد حضرت غوث الاعظم
 رونق افزای عالم دنیا شده بودند بنور باطن از ظهور پر نور غوثی گاه شده از حال آنحضرت بنورین
 خود باخبر داده بودند و جمله آنها شیخ ابوبکر بن مراد البطایخی است که از کبار مشایخ متقدمین
 عراق است صاحب کرامت ظاهره و مقامات باهره بود و در خواب حضرت صدیق اکبر علیه السلام را
 غیر از آن حضرت خرقه خلافت یافت و خبر داد که بنده از حق بماند و قالی عهد گرفته که هرگز در خدمت
 کبر سوزش آتش در وی اثر نکند و قبر حضرت ابابکر در بطایح کشت و گوشت گاویا ماهی و غیره نشاید
 که در روضه عالیله وی می برزند هرگز بختی نکرده و خبر داد که او تا در عراق نیست کس نمیکند محرومت
 کرمی در دم حضرت امام احمد حنبل پیغم بشرعانی چهارم منصور بن عمار بن محمد بن حنفیه بغدادی ششم
 سبیل بن عبد الله ششم شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس الله سره هم الغزنی و ابو الحسن
 عروجی و از شدت که شیخ عبد القادر است و از که نام خاندان عالیشان است فرمود که شخصی است
 شریف نجیبی که عهد ظهور سرافاوردی در قرآن خاس است و فرمود و حضرت غوث الثقلین محبوب
 سبحانی قدس سره که تا بیست و پنج سال در بیابانها بقدم تجرید و تفرید با وضعت نمود و تا هجده سال
 بود و عشار نماز با مداود کرده ام و پانزده سال بعد از نماز عشا یکبار استاده ختم قرآن میکردم شبی

سردر اتوکید آن پیر کو	ایستین سید و صاحب کو	طرف ترولید آن شاه زمان	در برترین آمد از انفسد کمال
شیر عیان و صلیب صیدین	از ابریزین بی بی دین	سال وصل آن شیخ بالا هم	ایستابین امیر شد رقم
گشت سال تقایش منجلی	پیر محلی الدین علامتی ملی	سال حلیش اگر دانی کو	ماه عالم قطب بتانی کو
گفت سال وصال چنین	ابدل محبوب العالمین	سال حلیش خرد با صفا	گفت سال مرده باج اولیا
سال تاریخ وصال آن بنیاب	شعر رقم محبوب بادی آقا	سال حلیش صفا یال	سردر متالی قطب ایست
قطعه بر دشت و تیر افحن	ذوالعطا ذوالکرم محلی کین	گفت سال علل آن شاه	شاهادی امام محلی الدین

مستحق آن
مستحق آن
مستحق آن
مستحق آن
مستحق آن
مستحق آن
مستحق آن
مستحق آن
مستحق آن
مستحق آن

شیخ ابو عمر قریشی قدس سره نام وی عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامه است
جلی در بیت مرید و شاگرد حضرت غوث الاعظم قدس سره و از کبار مشایخ عصر و صاحب خراج
و کرامت جامع علوم ظاهر و باطن بود نقل است که سالی آب و دنیل طینانی نمود اهل مصر حضرت
رفتند و التماس کی آب کردند شیخ بر کنار رود نیل آمد و آب دریا طهارت کردنی الحال آب گشت
و سال دیگر آب معمولی هم بریانیا مذراعت با خشک شدند اهل مصر باز خدمت شیخ حاضر شدند
استدعای زیادتی آب کردند شیخ بر لب رود نیل رفت آب بریقی که همراه داشت در دریا انداخت
برکت آب برین آب زیاده شد و ذراعت با بره ها شدند و قات شیخ در سال پانصد و شصت
و چار هجری بوده و مدت عمر زیاده از هفتاد سال است و قبر منور در مریز در اناوار حضرت امام

شافعی است رحمه الله علیه از مولف ابو عمر شیخ مقتدا می جان | پیر والا که ولی مقبول
جلالتش است بوعمره مصوم | ابریم ز به بوعمره ولی مقبول | شیخ قضیب لیان موصلی کین است
ابو عبد الله از مریدان کامل حضرت غوث الاعظم است خوارن و کرامات عجیب از و بطور آید
نقل است که قاضی موصی را بادی انکار تمام بود و در امان از آن کتاب یکو شیر و در
قاضی در راه میرفتید که شیخ در کوچه از کوچ بای موصی لشکرهای آورد با خود گفت که این وقت
را بیاید گرفت و حکام میاید سپردن بسیار است رساند ناگاه دید که آن شخص شیخ نیست بلکه یکی
است که بر از غرور و تکبر آید چون نزد یکت آمد صورت گرد و صورت اعرابی مشکل گشت بعد از آن
بصورت علما و فقها نمایان گردید قاضی از ظهور اتیمنی برسان و تحیر بود که حضرت شیخ قاضی
ریش فرمود که قاضی ازین برسانش کمال که دیدی کدام کس این حکم نوبی بود و بسیار عجیب است

قاضی بهائوت از انکار خود تائب و مریز گردید **لقل** است که مردمان از طرف نصیب البان
 بخدمت حضرت غوث الاعظم شکایت کردند که وی در گذاردن نماز نوقت میکند فرمود که همیشه
 سراور در خانه کعبه در سجود است **وفات** حضرت شیخ در سال یا فصد و هفتاد و هجری و قبر
 در موصول است **قطعه از موقوف** آن نصیب البان شده بود و سر آن خردین خرنهان الی الی
 پیر دین مرحوم گوتمیل او هم بچو سرور زاده می تفتی **شیخ احمد بن مبارک قدس سره**
 صاحب کشف و کرامت بود و خادم حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه و دلیل بزرگی وی
 همین کافی است که بسعادت خدمت آنحضرت مشرف بود و گویند که چون حضرت غوث انقلین
 و عظم بزرگوار جلوس فرمودی وی مرقع خود را برای آنحضرت بر منبر قریش کردی **وفات**
 وی در سال یا فصد و هفتاد و دو و هجری است **قطعه از موقوف** شیخ احمد بن مبارک چون
 بفضل نزدی یافت از دنیا می دون در حینت الاعلی مکان رحلتش احمد مقدس بیان کردیم
 نیز احمد نور ربانی شد از سرور عیان **سید احمد رفاعی بن سید ابی احسن قدس سره**
 صاحب مقامات علیه و احوال حلیم شیخ الصلحا مادی الا تقیانا امام الاولیا از اولاد حق بالام
 الامیر علی بن موسی کاظم بود و نسبت خرقه وی پنج واسطه بحضرت شیخ شبلی میرسید و در او اثر جلال
 حضرت غوث الاعظم حاضر شده فائده های عظیم برداشت و از غایت محبت الدره اش حضرت
 غوث انقلین همیشه خود خواندی و ویرا همیشه زاده خود گفتی و بار بار که وی فرمود شعر
 کذا بن الرفاعه کان منی **لیساک لی طریقه داشتقاله** **شیخ ابوالحسن علی**
 که خواهر زاده سید احمد رفاعی است **لقل** است که روزی بر در خلوت سید احمد نشسته بودم
 چون نظر کردم پیش منی شخصی نشسته دیدم که هرگز او را ندیده بودم حیران بماندم که از کدام راه
 شخص نزد شیخ رسید پس ساعتی با هم سخن گفتند چون آن شخص فراغت یافت از روزی که
 در دیوار خلوت بود بیرون رفت و چون برق خاطف در هوا بگذشت بمعانی اجمال من
 بخدمت سید احمد آمدم و پرسیدم که این مرد که بود فرمود که تو او را دیده گفتی که می گفتی
 است که خدا تعالی او را حافظ محاط مقرر فرموده است شخصی است از رجال الغیب حال سزاوار
 است که از هر گاه کبریا می مجور شده است اما او را بر خیال خبری نیست گفتیم بعب مجبوری و از

حضرت حق جل جلاله فرمود که روزی در مقامی از جزایر بحر محیط که او در آنجا مقیم است تا سوره یازدهم را بر عباد
دی گذشت که کاش این باران آلوده من ببارید تا طعن را از دفعه تا حاصل شدی سبیل این عرض
کردید گفتیم جز او را برین حال خبر نرزد که روزی فرمودم و انتم که پیش من حال میجوئید و بیان میکنید اگر بقایای من را
برین حال خبر نکنم گفت میکنی گفت آری گفت پس سرودگر بیان خود در کشنی احوال هشتم پویشیم و سرودگر بیان
کشیم بعد که آوازی شنیدم که ای ابو الحسن علی سرود دار چشم بکش چون برداشتم و چشم دارم خود را دیدم
از جزایر بحر محیط دیدم در کار خود حیران ماندم بر خاستم و اندک راه رفتم آن مرد را دیدم نشسته برو
سلام گفتم و آن قصه را سرای پیش منی بیان کردم سوگند می دادم که آنچه من ترا بگویم همان کنی قبل
کردم گفت خرقه مراد گردن من انداز و مرا بر روی زمین بکش و بگو که این سزای شخصی است
که بر حق تعالی اعتراض کنی پس خرقه اش انداختم و خواستم که دیر از زمین کشم تا نفی
آواز داد که ای ابو الحسن علی این را بگذار که ملائکه آسمان زمین زاری میکنند و خدا ایتعالی برود
نوشته است چو آن آواز شنیدم بچو شددم و قتی که بخود آمدم خود را پیش سید احمد رفاعی یافتم
و هیچ از حال بدن در رفتن خود آگاه نگشتم و صاحب مناقب غوثیه حضرت شیخ
محمد صادق شیبانی میفرماید که روزی حضرت غوث الاعظم شخصی از خدام خود فرمود که
پیش سید احمد رفاعی برو و بگو که ما العشق یعنی عشق چه چیز است و جواب این بیار چون خادم
بخدمت سید احمد رسید و پیغام داد که سید احمد کی آه جانگاه از سینه بر سوز خود برآورد و گفت
العشق فاد بحرق ما سوا الله مجرد این تقریر بدو رفتی که حضرت سید زبیر آن تشرف داشت
آتش در گرفت و من بعد سید احمد هم تمام و کمال بسجده و تودیه خاکستر شد و باز آن خاکستر
آب شده بجای خود بصورت برف بچسبید خدام چون این حال بدیدند بر سید و یارین بخدمت
حضرت غوث الاعظم حاضر آمده حال واقع عرض کردند فرمود که باز همان مقام دلا را برود آنجا را
بخور و عطر معطر که جسم سید احمد باز رجوع به عالم عنقریب خواهد کرد خدام در آنجا رفت و حسب حکم آن
مقام را بعط و گلاب و دیگر عطریات معطر کردند چون سکنه بگذشت آنی که بجای سید احمد بنشیند
صورت بچسبید و سید احمد باز زنده گردید نقل است که چون حاجتمندی سید احمد را
و تقوی طلبیدی شیخ تقوی ذار قام فرمود می بوی عطا کردی و اگر خانه و سیاهی خرابی فرمودی کاغذ

برست بر فتنی و با گشت بی سیاسی نبوشتی و فتنی برای شخصی کاغذی سیاسی بخیر کردی به
 مری تبار بنظر اسمحان جهان کاغذ را نگه داشت آورد در دستهای محترم خود و نمودن کاغذ به
 وی آمد فرمود که ای فرزندان کاغذ را بنویشتند است اگر کتوب میخوانی گیر کاغذ را و بیار
 برین کاغذ حرفت سابق بنظر موجود از نقل است که شخصی بنده است سید احمد حاضر آمد و گفت
 میخواهم که دشمنانت را از آتش دوزخ آزاد کنم و همین وقت خدا را می من از آسمان بیاید
 صبر کن که بود که ناگاه در قی سفید از آسمان فرود آمد و پیش شیخ ایستاد شیخ آنرا بدست سائل
 داد و گفت این خط آزادی تو از آتش دوزخ است وی گفت این کاغذ سفید است و هیچ
 نوشته ندارد فرمود که بند قدرت الهی سیاسی نمی نویسد و این کاغذ بنور نوشته شده است هر که
 دیده ای باطن را در می بیند وفات سید احمد رفاعی بر روز پنجشنبه است و دوم ماه
 جمادی الاول سنه یاقصد و هفتاد و دو هجری است رحمة الله علیه قطعه از مولف

سید جعفر فاعی سرور زبان | انکار و درین دو کلام زمین | قطعه کاغذی بنویشتند | همگی که فاعی سید احمد

عاشق نامی است بحال صول بحال | نیز سیاه ماه نشاد است از الفین | شیخ سید شرف الدین علی بن

قدس سره الهی فرزند دلبند حضرت غوث الاعظم است و جمیع علوم را در خدمت ابراست

حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه کسب نموده در حدیث و فقه و عظمی فرمود کتاب جوهر الاسرار

در علم صوفیه که مشتمل بر حقایق و معانی است تصنیف حضرت وی است و حضرت غوث صدرانی

کتاب افتوح البیت بحبت وی تصنیف فرموده است وفات آنجناب سال یاقصد و هفتاد و

سه هجری است قطعه از مولف | شیخ شرف الدین چورفت اندر جان | صالح صل آن شهر

عز و کمال | کن رقم مسعود سید پیشوا | منتهی پاک هم سال وصال | شیخ صدقه بقدر اهی

قدس سره کینت و شمس ابو الفتح و نام پدر وی یسین است مقیم بغداد بود همیشه

در محفل خلعتنل عوفیه حاضر بوده مستفیضی نقل است که روزی شیخ صدقه بحالت بیک

و جبر ساحتی بر زبان آورد که ظاهر اخلاص شرع نموی بود و لذا اعلامی دین مبتین بخالفست

وی بر خاستند و دعوی انجمنی پیش خلیفه بغداد بردند خلیفه شیخ را طلب کرد و با اتفاق علما

حکم داد که شیخ را از دانه زند چون جناب مسعود گفتند که شیخ را از دانه زند و جامه از دین مبارک شیخ کرد

وی ابو عمر نو و باشد که خدا بشارتی ترا میرسد و هر که نام وی عبدالغنی بن ثقفه بود و صاحب جلیل
 باشد و بسیاری از اولیای الله بارادت وی مفاخرت کنند بعد از ان طایفه خود بر سرین و ذکر حضرت
 آن بر باغ من رسید و عالم ملکوت بر من شکفت شد شنیدم که تمام عالم در پیوسته است
 حق سبحانه و تعالی با اختلاف لغات یکتد از وقوع انجمنی نزدیک بود که عقل من ابل گرد و حضرت
 غوث پاره پنجه که در دست داشت بر من دنا عقل برقرار بماند بعد از ان چند ماه در قنوت نشاند
 و کار من تکمیل یافت و بعد از سی سال عبدالغنی بن ثقفه پیش من آمد و خرقه یافت از خلفا پس شد
 و این ثقفه پیش از رسیدن من همچنان بود که شیخ فرموده بود و وفات حضرت ابو عمر
 در سال پانصد و هشتاد و پنج هجری است قطعه از مولات ابو عمر آن مخزن نور خدا
 تافت بیاک دلش نور شد و دین سال و شش و نیم عمر نور بخواند نیز فرما مطیع او باشد
 و حضرت شیخ محمد الاوانی المعروف بابن القايد قدس سره از اکمل مریدان
 و خلفا و کاملین حضرت غوث الاعظم است صاحب کرامات و مقامات و از بزرگان صوفیه بود
 و در فتوحات کئی مذکور است که حضرت غوث الاعظم در بابی فرمودی که محمد بن القايد از منفذین
 و منفذین جامع اند که از دایره قطب خارج اند و حضرت علیه السلام هم از ایشان است و در
 صلی الله علیه و سلم هم پیش از بعثت از ایشان بود و حضرت ابن القايد فرمود که همه چیز
 را پس گذاشتم و روی بجهت حق آوردم ناگاه پیش روی خود نشان پاسه دیدم
 مرا غیرت در گرفت و گفتم پیش از من این نشان قدم کیست که هیچکس بر من این نیست گفتند این
 نشان قدم نبی است صلی الله علیه و سلم پس خوار گردیدم و گفتم و وفات شیخ در سال پانصد و هشتاد و پنج
 هجری است قطعه از مولات ابو عمر آن مخزن نور خدا تافت بیاک دلش نور شد و دین سال و شش و نیم عمر نور بخواند نیز فرما مطیع او باشد
 و حضرت شیخ محمد الاوانی المعروف بابن القايد قدس سره از اکمل مریدان
 و خلفا و کاملین حضرت غوث الاعظم است صاحب کرامات و مقامات و از بزرگان صوفیه بود
 و در فتوحات کئی مذکور است که حضرت غوث الاعظم در بابی فرمودی که محمد بن القايد از منفذین
 و منفذین جامع اند که از دایره قطب خارج اند و حضرت علیه السلام هم از ایشان است و در
 صلی الله علیه و سلم هم پیش از بعثت از ایشان بود و حضرت ابن القايد فرمود که همه چیز
 را پس گذاشتم و روی بجهت حق آوردم ناگاه پیش روی خود نشان پاسه دیدم
 مرا غیرت در گرفت و گفتم پیش از من این نشان قدم کیست که هیچکس بر من این نیست گفتند این
 نشان قدم نبی است صلی الله علیه و سلم پس خوار گردیدم و گفتم و وفات شیخ در سال پانصد و هشتاد و پنج
 هجری است قطعه از مولات ابو عمر آن مخزن نور خدا تافت بیاک دلش نور شد و دین سال و شش و نیم عمر نور بخواند نیز فرما مطیع او باشد

که در روز آسب عبادت میگذشت و من از ایشانم و من مردی بودم از قدام که میگفت که هر کجا که میگذشت
 "حق تعالی مرا مسور کرد که از شهر بیایم و در آسب عبادت کنم چرا که مقدس است که بعد از آن روز و روز دیگر
 حادثه عظیمی ظهور آید و حق تعالی مرا از آن حادثه نگاهدارد و این بخت و باز در آسب فرو افت
 چون پانزده روز دیگر شد حادثه عظیم دیگری بوقوع آمد و آشت عظیم بر کثرت میسر
 و جانها منتشر شدند نقل است که شیخ ابوالسعود را مریضی از جن رسیدی و روزی که
 طعام مکلف خوردی و لباس فاخره پوشیدی روزی شخصی پیشی آمد و دستاری بی بر سر او
 که بر صدر و نیاری از بابتی و گفت که این پادشاه است که خلاف حکم قرآن است و ستار
 که از قیامت آن دو صد و دویست راجا مینوایان ساخت که در پیش چهره بر سر او شیخ از خطه
 بنور باطنی گاهش و فرموده ای فلان من این دستار را با او خود بر سر او بیاورم اگر بخوای بر
 این و من برای درویشان طعام میداد که آنکس دستار شیخ بگیرد و باز از رخت بفرود آید و سکه
 راست کرد و یا بر جوان میرود و شیخ آنرا بر سر او میبندد و شیخ فرمود که چه
 تعجب میکنی از فلان کس که حاضر است پس که این دستار را از کجا آورده است در پیش حال
 از آنکه دستار پس گفت که در سال گذشته من در کشتی بودم با ده خاله با بر فاسد اندر کردم که اگر
 بسلاست از کشتی بیایم دستاری خوب عمره شیخ ابوالسعود و پیر به هم اکنون است
 که در بغداد دستار عمره طلب میکردم منی یافتیم امروز همین وقت این دستار بر فلان دوکان دیدم
 خریدم و بخدمت شیخ آوردم گفتیدی که این دستار من خود بر سر نهاده ام دیگر نمی است
 که می بیند و فاسد شیخ در سال پانصد و هفتاد و نه هجری است قتل او از مرگ است
 شیخ زنی رتبه پیر عالمگیر ابو سودا که بود زنده من عاشق حق بگویم او هم شهادت خود زنده من
 شیخ حیات خبرانی قدس سره از احاطه خلفاء و ائمه مریدان حضرت شیخ خواجه
 صاحب کرامت و خوارق و کبار و شایخ وقت خود بود و شیخ ابوالحسن قریشی از یاران کبار
 چهار شیخ اند که در قبور مثل احیاء و میگویند که شیخ معروفی که شیخ دوم حضرت شیخ عبدالقادر
 جیلانی سوم شیخ عقیل منجی چهارم شیخ حیات خبرانی و صاحب سفینه الاولیاء میباشد
 که شخصی از صلحای خبران نقل کرد که کس از من در کشتی نشستم چون بمیان دریاهای رسیدیم

باد خالص برخواست و موج عظیم ظاهر شد که شکی شکست من بر تخته نامدم موج دریا را
 از اخص در میان بسیار گشته هیچ آبادانی ندیدم ناگاه در آن پراثر رسیدیم که چون اندر
 رفتم حایه کردم که چهار کس حسین و حمیل و با سعید شسته از فرسایدشان رفتم و سلام
 گفتم جواب سلام گفتند احوالی من به سعید نرسیده گشت خود بیان کردم و تمام روز نزد ایشان
 گذراندم چون شب شد شیخ حیات خیرانی در آنجا آمد سلام گفت هر جا که کس استقبال و
 نکرده اند و آن روز من مسجد بروم و با اتفاق بگردم و نیاز ایشانند چون نماز عشاء تمام شد هر یک از
 پنج کس از نماز عشاء عمل کرده ایستادند و تا طلوع صبح در نماز بودند بعد از آن شستم که
 شیخ حیات در مشاجرات در آمده میگفت یا حبیب سالانین و یا انیس العارین یا قریب البهترین
 و یا محب الا شقیین بعد از آن که کس که رسیدنی سخت و افوار ظاهر شدن گرفت چنانچه آن
 مکان تمام روشن شد من بعد نماز صبح ادا کردم و شیخ حیات از مسجد بیرون برآمد و آن چهار
 کس را گفت که در عقب شیخ برو و منزل خود خواهی رسید بر فتم و دیدم که زمین بسیار
 و زیاده و کوه ایمن در زیر پای دی نور دیده میشدند و در آنک زمان بخوان رسیدیم
 به فتنه گردان هنوز در خواندن نماز مشغول بودند و قات شیخ چهار کس در سینه
 با اندوه نشان داد و یک هجری است قطعه از مولف چون سفسه کرد از جهان فضا
 در جهان همدی زمانه حیات را منشایع حیات بگو اهرم بخوان همدی زمانه حیات
 شیخ ابو عبد الرحمن عبد الله بن محمد بن سعاد بن سید حضرت عیون الا عظمی بن القاسم
 علوم عمومی و عمومی از حضرت والد بزرگوار خود که در محدث عقلم عالم فقیه بوده است
 و در علوم ظاهری و باطنی در وقت خود ثانی نداشت و قات وی در میست و فتنه ما صفر
 سال پانصد و هشتاد و هشت هجری است و هزار بر او اثرش در بغداد است و دیده او و پیر او و
 شیخ ابو محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد القادر که کتب نام ایشان موافق جد بزرگوار است
 و این بر و در حیات کسب جمیع علوم از والد بزرگوار خود شیخ عبد الزکی که در عالم کامل شد و قطعه از
 جواز و تالیف و دس برین حیات
 در گذارده سال از تالش
 شیخ ابو محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد القادر که کتب نام ایشان موافق جد بزرگوار است
 و این بر و در حیات کسب جمیع علوم از والد بزرگوار خود شیخ عبد الزکی که در عالم کامل شد و قطعه از

سال ترحیلش اگر خواهمی شیخ تاج الدین عبد الرزاق قدس سره میمنت
 وی عبد الرحمان و ابوالفرج فرزند سعادتمند حضرت غوث الاعظم و شاگرد پدر و مادر خود
 در ولایت و امامت درجات عالی مقامات بلند داشت معنی عراق بود در علوم دینی از
 همه علمای عصر گوی سبقت برو کتاب جلاله الخواطر که ملفوظ حضرت غوث اقلیدین است و
 جمع کرده است و از وی منقول است که روزی والدین حضرت غوث الاعظم بر اسب
 نماز جمعه بیرون آمدند و برادر همراه آنجناب بودند و ناگاه دیدم که سه بار خمر برد و آب
 کرده برای خلیفه بغداد می آید و سرنگان محافظ همراه اند چون بوی خمر غارت خمر است حضرت
 والد هم را معلوم گشت که در وی چیست پس سرنگان آواز داد که بایستد ایشان نایستادند
 بلکه دو آب را بتجیل را ندان آغاز کردند چون سرنگان ایستاده نشد حضرت غوثیه بدو آب
 مخاطب شده فرمود که ای دو آب بفرمان خدا تعالی بایستد فی الحال ایستاده شدند پس
 سرنگان میزدند از جا حرکت نمی کردند چون بنین پدر حضرت غوثیه بغضب تمام بسوی
 سرنگان نظر کرد و همانوقت سرنگانرا قولنج گرفت و بر زمین افتاده چون مایه بی آب
 می طپسیدند و فریاد برآوردند که ما توبه کردیم که باز نافرمانی شما نکنیم قولنج ایشان بر طرف
 شد و خمر میل بسیر گشت چون این خبر بخلیفه رسید بخدشت حضرت حاجده از جمیع
 منہیات توبه کرد و نقل است که روزی سید عبد الرزاق مردان غیبی در محفل حضرت غوث الاعظم
 در هوا دیده بر سید حضرت غوث فرمود که جای خوف و هراس نیست که این مردان غیبی
 و تونیز از ایشان و در کتاب آئین القادریه بروایت شیخ ابوالعالی صاحب تحف القادریه
 روایت است که حق تعالی شیخ تاج الدین عبد الرزاق پنج فرزند دیندار عطا فرمود شیخ
 ابوالعالی شیخ ابوالقاسم شیخ عبد الرحیم شیخ ابو محمد اسماعیل شیخ ابوالحسن فضل شیخ مسعود
 جمال الله قدس الله سرهم العزیز و جملة این هر پنج حضرات شیخ جمال الله در صورت حسن جمال
 بحضرت غوث الاعظم بسیار شباهت داشت و حضرت غوثیه را بادی بسیار محبت و عشق
 خاطر بود چنانچه بدعای آنجناب شیخ جمال الله را عمر دایمی تقییب سفید و تا امر دوزخ و
 عیان است و بیانات المیر استشاره دارد و سکونت دسه اکثر دربار میفرستد و غیره بسیار

و سید محمد تقی صاحب تجربه و غیره بسیاری از اولیاء اللہ و سیدان دے اندو قات
حضرت تاج الدین عبدالرزاق در سال ۹۱۵ قمری بمصر بمصر است قطعه از موقوف
شہزاد نادر بہشت برین والی شہر تاج الدین کا ۹۱۵ قمری سال صلیب گو نیز سید محمد تاج الدین
شیخ سید ابو الفضل محمد قدس سرہ فرزند دلبند حضرت غوث الاعظم است و علوم ظاہری
و باطنی از والد ماجد خود کسب نمود و در بغداد بسال ۱۰۰۰ قمری وفات یافت و از مریدان ایش

دیندار است قطعه از مؤلف	سید ابو افضل فضل ابن فضل	بود فردر علی آل بنی
میرودست است سال حلتش	ایم بخوان سر و محبت متعنه	ایضا عجم ابو افضل فضل جهان
شهر اولیا خزار بابا علم	چو رفت از جهان سال صل از خرد	نمادند گیو بود حجاب علم
شیخ سید ابو زکریا یحیی قدس سره	دار حضرت عوث الاعظم است	واکتساب علوم فقه
و حدیث از والد بزرگوار خود نموده	فاضل و کامل و عالم عامل	و مقتدای زمانه گشت ولادت
ومی در ششم ماه ربیع الاول سال	پانصد و پنجاه و دو	فات و در شب برات سال ششصد و بی
است و هزار و نود و یک درین	مقدس برادرش شیخ عبد الوهاب است	قطعه از مؤلف

شیخ زکریا ابو یحیی که بود	شاه عالم قره چشم علی	بچو مره چون بهالم جلوه گر
سال تولدش نگفتم تقی	هر سال انتقالش کنند دل	عارف حق سید طیب دلی

سید سیف الدین عبدالوہاب قدس سرہ وی بزرگترین فرزندان حضرت
عوث الاعظم است و بر سجادہ حضرت عوث نشستم بہدایت خلق مشغول شد و در درجہ
معلی و عظمی فرمود و از وی منقول است کہ وقتی در بلا و عجز مسافر بودم و بعد حصول علوم
بر لغت آیدم و از والد ماجد خود اذان خواستم کہ در حضور ایشان و عطا گویم حضرت دادند بالا
منبر برآمدم و انواع علوم و مواظب بیان کردم یکسکین را در دل اثر نہ کرد آب از دیدہ بر نیامد
ایل مجلس از حضرت والدہ درخواست کرد کہ وعظ فرمایند من فرود آیدم و حضرت ایشان بمنبر
برآمدہ فرمود کہ صبر یکسا است کہ از شدہ در وقت نزول بلا بوقوع آید از استماع این کلمہ
از اہل مجلس فرایہ و فغان برخاست چون مجلس معقوف شد از طور تنہی پرسیدم فرمود کہ تو
ہنوز شکم ہستی بخود من شکم نگیر و لا دت حضرت سید عبدالوہاب شاہ شعبان سال انصہر و دواز

و وفات بیست و پنجم ماه شوال سال ششصد و سه هجریست و حضرت وی و پسر وی است ابلی ابو منصور عبدالسلام دوم شیخ ابو الفتح سلیمان که در وقت خود عالم و عامل شیخ کامل و دیگران است		
شاه سیف الدین شمس پسر دوسر	بادشاه و سید روسه زمین	سال تولدش بیشتر عیان
تاج حق فرادهم متناوب دین	گفت سیف الدین میر حق خرد	ارتحال آن شد دنیا و دین
مقتدای اولیا گو واصل او	عالم سراردان با صد یقین	شیخ پو لغر موسی قدس سره
آخرین فرزند حضرت غوث الاعظم است و تحصیل علوم بخارست و الدخود نموده عالم عامل و عارف کامل و فقیه و محدث شد و از بغداد به شوق رفته متوطن شد و بهانجا وفات یافت و والد وی در سلخ برج الاول سال با صد و سی و نه و وفات بیست و شش ماه شوال سال ششصد و سه		
هجری است قطعه از مولف	حضرت پو لغر پیر با کمال	در سیر عالم شمس روسه زمین
شد ز دل مفتاح تولدش عیان	صاحب تولد و هم سرگردین	رحلتش پو لغر موسی نام
نیز شد پیر از متناوب یقین	شیخ موقوف الدین مقدسی قدس سره نام و	
عبدالله بن محمد بن احمد بن قدامه اکبلی است صاحب تصانیف و مقامات بلند جامع علوم ظاهری و باطن مرید و شاگرد حضرت غوث اعظم است و وفات وی در سال ششصد و بیست و دو		
هجریست قطعه از مولف	چو آن شیخ موقوف بن محمد	که در چشم دو عالم بود منظور
سفر و زبیر بنی ناسوئے خلد	تاریخش بگو نور علی نور	شیخ ابو اسحاق و ابراهیم
قدس سره فرزند ارجمند حضرت غوث الثقلین است قدوة اولیا و اکمل القیام بود و علوم ظاهری و باطن از پدر بزرگوار خود نمود و خلق کثیر از خیف صحبت وی بکمال حال قوال رسید تفکر و سکوت بر مزاج حق اقتراح وی غالب بود و زهر و دوع بر مرتبه کمال داشت و از فرزند چا و شرم پرور دگار خود ناسی سال سر بالا نکرده و ولادت وی در سال با صد و بیست و هفت و وفات بیست و ششم ماه شوال سال ششصد و بیست و سه هجری است مرقدا پاک وی نزدیک		
زار و الدین شریف وی است تاریخ از مولف	سید ابراهیم پیر بهنا	حامی دین بیشترانی جهان
کاشف دین بی تولد او است	رحلتش دان کاشف عالی مکان	ایضا از مولف
چون ابی اسحاق ابراهیم دین	یافت در حبت لفضل حق مکان	سال رحلتش چو ششم از خرد

گفت ابراهیم نور محمد بن خوان	شیخ صدر الدین قوی کدیت و ابو المعالی است
و بهترین مرد آن حضرت غوث الاعظم است جامع بود میان علوم ظاهری و باطنی و عقلی و نقلی و فقه و حدیث و زهد و تقوی و ریاضت و مجاهدت و مولانا قطب الدین علامه شیرازی و محدث	شاکر دوی است و کتاب جامع الاحوال را بخط خود نوشته پیش می خواند و بان افتخار می کرد و شیخ مودب بن بندری و مولانا شمس الدین ابکی و شیخ فخر الدین عراقی و شیخ سعید الدین فرغانی و دیگر اولیا کرام در صحبت وی مستفید و مستفیض مانده اند و با شیخ سعد الدین حموی و مولانا جلال الدین رومی بسیار صحبت داشت و وفات وی در سال شصت و سی و هجرت
قطعه از مولف	صدر دین صدر او کرام
گفت ابی صدق صدر الدین	ایشان از مولف
گفت سر و بسال تریاش	مادی فتابین
و در سن سوره العنبر نام اصلی دی محمد نام پدرش علی بن محمد عربی است صاحب مقامات اربعه و درجات بلند قطب زمانه و هوید گمانه مادی طریقت و مقتدای حقیقت عارف	اول بسال وصال حضرت
معرفت بود و در وحدت وجودی کلام عالی داشت و مشایخ صوفیه او را امام موجدان	شیخ عالیجناب دین نبی
و در لغات و لغات خود مانده اند و نسبت خرقه وی بواسطه شیخ ابو محمد یونس فصار با شمشیر	حضرت شیخ محی الدین ابن العربی
غوث الاعظم رضی الله عنه میرسد و بعضی بر آنند که بیواسطه مرید حضرت غوث اقلین است	شاه عالم جناب صدر الدین
و نسبت به وی در خرقه بیک واسطه بحضرت خضر و نسبت ثالث بیواسطه بحضرت خضر علیه السلام	مادی فتابین
تأیید میگردد و در اصطلاحات کاشی نوشته است که شیخ محی الدین عربی در کتاب خود	حضرت شیخ محی الدین ابن العربی
ذکر کرده است که خرقه اقصی از دست ابو الحسن علی بن جامع پوشیدم و او از خضر علیه السلام	مادی فتابین
و در مناقب غوثیه شیخ محمد صادق خلیفانی قادی میفرماید که علی بن محمد پدر شیخ محی الدین	مادی فتابین
عربی اول محض الاولاد بود تا آنکه عمرش به پناه سال رسید و هیچ اولاد نداشت آخر بامید	مادی فتابین
حصول اولاد نمود حضرت غوث الاعظم حاضر شد و استدعای دعا کرد و حضرت غوث	مادی فتابین
دست بر عابد نگاه کرد و داشت با حق غیب آواز داده که در قسمت این سایل اولاد	مادی فتابین
نیست مگر آنکه شخصی دیگر از اولاد خود مدعی عطا کند لکن حضرت غوث الاعظم پشت خود	مادی فتابین

صورت پذیرد پیشتر روزی در عین موقع جنگ در خواب دید که شخصی به نورت و سیرت نیکی در
 تاج و تاج و تاجی بزرگی سبز بر سر وی نهاد و بیاد شاهی و کهن بشارت داد و در همان ایام
 سلطان بنی قریز شاه بادشاه سده هجری چون آواز هفت شایه گفت که عالمگیر شاه
 شیخ حبیب الله خلیفه منی را با ستمه های بسیار بخت که بنیاد و طلب و عا نمود و اجاز
 آورد که فرزند خود را بهر ایت اینک روانه فرماید شیخ برای بی بادشاه قبول کرد و تاج سبز
 دوزده ترکی با تاق شیخ قطب الدین خلیفه و شاه نور الدین خلیل الله بنیر خود نزد
 فرستاد و امر شاه بغور رسیدن بشاخصت که این همان شیخ است که در خواست تاج بر سر نهاده
 و این همان تاج است که شاه نور الدین کرد و دختر خود بی داد و وفات شاه هفت الله
 بقول صاحب تواریخ فرشته در سال شصت هجری چار هزار و کوه یکصد و هشتاد و هشت
 زده تا هشت من یافت و قلمرو این سید عالمی است | ابو سالار صلیح طوکره که از سلطان بنی قریز
 شیخ نواز الدین حیدر بنی طوکره سده هجری صاحب کمال است و بركات جامع گفت
 که این است بود و این است که تقی الدین است از شاهان سمرقند بعد از حای کی
 ملوک هند و دکن که از رفیع موقوف شد سلطان علیه و قادری شطاری بود و او را در حال استقامت
 را بجهت و کرمی چنان فدا و طاعت نمودی که توبه با نزلت روح میرید بلکه آخرد
 همان حالت دلق وصال یافت و در سلسله قاضیه مروی صاحب جازت بود و از
 مرغیان شیخ اخضر بنی که از شاه علیه وفات وی بقول صاحب طوکره الوالد رساله شد
 در سلسله سیرت از موقوفات شیخ زکریا بنی دین و ابیرو | شاه فردین جرج کمال از حاکمان
 مالک بنی شرع و دین که در حال | بنده محمد غوث کمالی است که بنی حلیبی لاجی قدس سره
 از تمام شایع و آگاه برساند است و در سلسله سیرت حسیب بنی بود و بنی حلیب
 خاندان که از سلسله سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت
 از سلسله سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت
 که از سلسله سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت
 از سلسله سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت سیرت

صوفی بن سید اسادات سید محمد بن عیسیٰ بن سید السادات والارضین
 محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب عظمت و کرامت و اہمیت جلالت
 و ولایت بود سلطان نظام و عظیم بامروا داشت و در سخاوت و شجاعت مشہور و واقع منقول
 و منقول سید احقر علی کیلانی صاحب شجرۃ الانوار میفرماید کہ از بزرگان حضرت سید
 محمد اول سید ابوالعباس احمد بن سید صوفی مع برادر خود سید ابوسلیمان احمد کہ سلسلہ
 شیخ سلیم شیشی در طریقہ قادریہ عالیہ بوی فتنی است در ہنگامہ ہلاکو خان و قتل عام و تاراج بغداد
 از بغداد برآمدہ بروم تشریف برد و بعد از ظہای آتش شاد ہلاکو خان از آنجا در شہر حلب کہ در
 اقلہ شام و ملکات و ہم واقع است رقتہ توطن در زید تولد سید محمد غوث نیز در حلب بوقوع آمد
 و در عتوان شجائب بقدم تجرید سیر مسومہ عالم پرداخت و در ربع سکون از ممالک
 ہند و سندھ و خراسان و ترکستان و عرب و عجم سیر کرد و چند بار زیارت طواف
 حرمین شریفین مشرف گشت و چندی بلا ہور در محلہ کوفکران و مدتی در ناگور سکونت
 ساخت و در آنجا مسجدی تعمیر فرمود و بعد سیر اقلیم باز در حلب مراجعت بخدمت پدر بزرگوار
 خود نمود و عرض کرد کہ خاطر این فقیر برای سکونت اقلیم ہند بسیار راغب است اگر اجازت
 شود در آن دیار توطن کینم فرمود کہ چندی تا اخیر کن تا آفتاب عمر مغرب گردد بعد از آن
 اختیار بدست شت پس چندی در حلب ماند و بعد وصال پدر عالیقدر از راه خراسان بہ ملتان
 آمد و با ہمای غیب بتمام دل آرام اوج سکونت و زید و بہدایت خلق مشغول شد چنانچہ
 صاحب شجرۃ الانوار سال او خال آنجناب در اوچہشت صد و ہشتاد و ہشت ہجری فرمود
 در آن حال سلطان حسین بن مرزا بادشاہ مرید آنحضرت شد و نیز سلطان سکندر بودی بادشاہ
 و علی از معتقدان آنحضرت گردید و بغایت مرتبہ بندگی و اخلاص بہ نسبت آنحضرت بہرسانید
 و از وجود معدن جود دوی باہر فیض خانراں قادریہ بروی اہل ہند و شان بکشاود آنجناب
 را بعالم شہر نیز پہلہ بود اکثر مناقب غوث الاعظم نظم میفرمود و دیوان اشعار نیز ترتیب داد
 و قادری مخلص میکرد و ترجمات نیز دارد و عارف نامی مولانا عبدالرحمان جامی باستماع خبر
 فضایل آنجناب اشارات تصنیف کردہ خود بکاتبان آنجناب فرستاد و وصح شجرۃ الانوار است کہ در

ایام شہادت حضرت سید محمد قدس سرہ سلطان قطب الدین لنگاہ درملتان حاکم دیکھا کہ
 از امرای لنگاہ بکومت قصیدہ اوچہ نامور بودیش سلطان قطب الدین لنگاہ در خواب دید
 کہ حضرت عوث الاعظم تشریف آورده فرمود کہ دختر خود را بنگاح سید محمد پیرم برده کہ سعادت
 تو درین است پس سلطان حب الارشاد و خوشیہ دختر خود بی بی دین کسائیں را بنگاح
 آنحضرت داد اما از لطن عفت و کرم فرزندے بوجود نیامد بعد از ان سید ابو الفتح حسینی
 کہ نسبت آبادی وی بچهار واسطہ سید صفی الدین بانی مقام اوچہ و ہمیشہ زادہ بلیزات
 گازرونی میران بادشاہ لاہوری کہ اندرون مسجد نواب وزیران مغل آسودہ است سید
 دختر خود بی بی فاطمہ بنگاح آنحضرت داد و از لطن عصمت آن موصوفہ سیدہ چہار رنگہ دختر
 بزرگترین پسران سید عبد القادر ثانی ددم سید عبد اللہ بانی سیوم سید مبارک حقانی
 چہارم سید محمد نورانی بوجود آمدند و منجملہ ہر چہ سید محمد نورانی لاؤ لوفت شد و سید ابو الفتح
 کہ مالک و اولاد بانی قصبہ اوچہ بود زمین متعلقہ اوچہ ہر چہ چار صبیہ سعیدہ خود کہ در خانہ خود
 تقسیم کردہ داد و آبادی اوچہ گیلانیان کہ علاحدہ از اوچہ بخاریان است در زمین
 حصہ بی بی فاطمہ زوچہ محترمہ حضرت سید محمد عوث بوقوع آمد و ابتدای حال آبادی قبضہ
 اوچہ بدینفع درج اخبار الاخبار است کہ چون سید ابو اسحاق گازرونی لاہوری سید عطا
 التمت و خرقہ خلافت سید صفی الدین ہمیشہ زادہ خود اورا از نزد خود حضرت فرمود حکم داد
 کہ بر اثر سے سوار شود بہر جانب کہ آن شتر برد و تو نیز برد بجا یکہ بشیند مقام سازد و قیام
 کن چنانچہ سید صفی الدین ہچنان بعل آورد چون بر سر زمین متعلقہ آبادی سابقہ مقام اوچہ
 رسید شتر نشست پس ہما بجا بحکم پیر دستگیر خود توطن فرمود و آبادانی علیمدہ آباد ساخت
 و شیخ ابو الفتح ہم مرد متبرک و صاحب کرامت و عالی ہمت بود و در دعوت اسماعیلی
 ہم یر بباداشت و در تصرف جنیان و احضار ارواح اورا دستگاہی تمام حاصل بود و قیام
 حضرت شاہ محمد عوث بقول صاحب شجرۃ الانوار و تشریف الشرفا در سال ہندو بہت و سہ
 ہجرتش از پراثر بقام اوچہ مبارک است و صاحب شجرۃ الانوار تاریخ وفات و از ماہ محمد سنہ
 ۱۰۹۲ ہجرت بر آورده از مؤلف لہود و سن برچین کن کرد ملت محمد عوث پیر سید دین

میر شاهرخ قلی قلی	ابو تاج ابو طاهر	ابو سلطان الکبیری گو	بسال جلالت شاه
دوبار پیرزاده شکیرا	وصال الی و باز	ایضا پیرزاده جهان	جناب محمد امام زمان
شوالی جلالت دین	مخدوم عالم محمد عیان	میر سید شاه فیروز قدس	مستر جامع علم
و علم سیاست و مجاہدت و ریاضت و از سادات عظام کیلانی بود و در لاهور سکونت داشت			
اول پیر گواردی بطریق سیر از بغداد لاهور تشریف آورد و از بنیاد دینی و غیره در فقه زیارت			
مقابر اولیای عظام و مشایخ نزام پرداخت بوقت معاودت باز بکوه آمد و همین جا بکونت			
در نزد چون برکت حق پیوست شاه فیروز بر سزار شاد و تدریس قیام فرمود و تمام روز تعلیم			
طالب علمان و تدریس ایشان پرداختی او بعلوم فقه و حدیث و تفسیر و ادبی و از آغاز شام			
تا نصف شب توجرت و تلقین از باب معنی مشغول ماندی و پرورجه بعد از نماز جمعه تا نماز عصر			
و فصیح مصروف بود و خلق کثیر بوسیله جمیل وی کمال ظاہر و باطن رسیدند و محبت آنحضرت			
پیچید شاه عالم جد خود و دیر آنحضرت شاه نواز الدین و دیر آنحضرت شیخ احمد و دیر آنحضرت			
شیخ حامد و دیر آنحضرت شیخ عبدالرزاق و دیر آنحضرت سید عبدالقادر کیلانی و دیر آنحضرت			
احمد قادری و دیر آنحضرت سید میر و دیر آنحضرت سید مسعود و دیر آنحضرت سید علی			
و دیر آنحضرت سید صوفی و دیر آنحضرت سید السادات عالیجناب سید عبدالوہاب رزقین			
سید الگوین غوث الثقلین عبدالقادر کیلانی بود و قاتل شاه فیروز در سال نهصد			
وسی و سید بکر است و مزار پیران در کوه در کمره دین گری گران واقع است از مولف			
چون در نیا بفرودس	پیر شاهرخ	پیر شاهرخ	پیر شاهرخ
ایضا شاهرخ	میر شاهرخ	میر شاهرخ	میر شاهرخ
مخدوم سید عبدالقادر	بن سید محمد غوث حسنی	جلالت شاه	جلالت شاه
صاحب کرامات ظاہر و دیران باہرہ بصفات کمالات موصوف و موصوف و محبت معروف			
صاحب خوارق و کرامت دالی اقلیم ولایت بود و ارادت آنحضرت پیر بزرگوار خود داشت			
و از اشهر ترین کرامت و خوارق وی آن بود کہ ہر شخصی کہ از کفار یا احدی از فغان و غبار			
بظرف فیض اثر وی میگرفت مشرف باسلام و نائب توبہ بفضوح میگشت چون بر ولایت			

دارت حقیقی حضرت غوث الاعظم است لهذا بخطاب سید عبد القادر ثانی مخاطب گشت صاحب اخبار الاخبار میفرماید که دس و عشقوان شباب بغایت تنعم و ترفه نمودی با سبب نیش و طرب التفات بسیار داشت تا بعد یک چند بار شتر از کلات قننی و عزایر سهرجا یکدست همراه می بردند و در آخر حال که بر سجاد مشغول قیام کرد اجتناب کلی از سماع قننی نمود و میران و طالبان را ازین امر بسیار منع و زجر میفرمود و اگر گاهی اتفاق می افتاد چندان که به پیروی دست میداد که نوبت با نزاع روح میرسید و ابتدای حالت جذبه وی آن بود که روزی در بیابان آنچ شکار میکرد ناگاه دید که دراجی بصورت عجیب آواز غریب مینالده فریاد میکند در گوشه در آن بیابان میگشت میگشت همچنان اندر روزی باشد که این جوان نیز از قلوب محبت مسوول همچو این در لاج نالده فریاد کند چون سید از درویش این سخن بشنید تیری بود که بر نشاند و دل وی نشست و حالنی دست داد که دل از همه تفکرات ماسوی اندر سرگردید و روز بروز با سبب جذب و آثار شوق و انوار محبت بر دل فیض منزل وی شتافت و نازل میگشتند آخر بجهت کلی خاطر از دنیا و از اهل دنیا فارغ ساخته بولی تعالی پیوست و بدین غایت سید که روزی در راه بود چند قطعه پارچه مخمل نزد وی فرستاد و ارشاد کرد که برای خرقه و ابره پوشین بکار برد چون پادشاه بخندش رسیدند فرمود که ازان پارچه با جلیهای رنگان شکاری تیار کنند و در بزرگداشت از وقوع این حرکت در غضب آمد و بحضور خود طلبیده عتاب آغاز نهاد و بعد از آن شب حضرت غوث الاعظم را در خواب دید که تشریف آورده و فرمود که سید عبد القادر فرزند من است و از دست ظاهری و باطنی وی بدمه ما است ترا یاد می دهم و ترا که دیگر از زندانان نترسیت ایشان مشغول شو پس از آن روز پدر عالی گوهر دست از وی برداشت و بر و حایت غوثیه اعظمیه تعویض نمود و نقل است که چون سید محمد غوث ازین دارنا پادشاه رحلت فرمود منصب سجادگی و خلافت بذات بابرکات سید عبد القادر قرار یافت و وی بکلی از صحبت امتیاد اهل دنیا روی بر تافت و بکون مشغول گشت برادرانش که در سلک مصاحبان شاهای انتظام داشتند و اکثر حاضر باش میمانند و وی گاهی رودار عاضری و ملاقات پادشاه فخر الدین سبب غباری بر اخلاص پادشاه نشست و پادشاه برای قلع خلافت

و سجادگی از ان جناب در دل تدبیری اندیشید آنحضرت بنور باطن اذین حال آگاه شده
 جمیع فرامین را ساینده واجب و وظایف و جاگیر را پیش بادشاه فرستاد و فرمود که ما را
 باینها حاجت نیست هر که خواهد بود بسیارند بعد از ان سالها سال هم بر بنیوال گذرانید
 و هر چه که از بار و اغیار شد آید با آنحضرت میرسد صبر میکرد و نقل است که یکبار بادشاه هزار
 النجا آنحضرت را نزد خود طلبید آنحضرت بجواب نوشت سه هیچ با این یاب و گشتن نیست
 هر چه بر سر ما میرد و مبارک باد کسی که خلعت سلطان عشق پوشیده است + سجده های بهشتی
 کجا شود و لشاد نقل است که وقتی حضرت سید بر آگزاردن ناز با مادر فرماست و بعد
 و هنوز مردمان خانه آواز داد و گفت که بیدار شوید و سعادت کوئین دریا بیدار لیکن تار و پود
 مردمان آن دولت تمام شده بود چون بعضی از ایشان هلاز دست رسیدند فرمود که همین
 ساعت سید عالم صلی الله علیه و سلم بنده را در عالم بیداری بمشاهده جمال باکمال خود دست
 ساخته بود و خود استم که شمار این دولت دیدار سید ابرار حاصل گرد و آناشاور حاضری خود بگریز
 و آن دولت قبل از حاضری شما با تمام رسید نقل است که روزی قوالی خوش مقامی بخدمت
 آنحضرت حاضر آمد تا سماع بگوید فرمود که بسم الله حاجت نیست اما صفائی قلب تو میخواهم برود
 تو بکن در باب بالشکنی و سر تراش و در ویش شود نزد من آقوال را تو فنی رفیق نشد
 و باز نیامد اما شخصی دیگر از امر آقوم نگاه که در آنوقت فرمان فرمای ملتان بودند بنحیرت حاضر
 بود این سخن خوشی اثر کرد و بر رفت و سر تراشید و از مال و دنیا برخاست و تائب شده بار
 آمد و رو بر پیشست چون لمح بگذشت گریه و زاری آغاز نهاد و گفت مرا برادری بسیار در گجرات بود
 حالامی بینم که از گجرات جنازه او بر آمده است و بهر فن می برند حقیقی بیک نفس مبارک آنحضرت
 چنین کشف جلی بهمان وقت او را عطا فرمود و نقل است که یکبار در ملتان طاعون داشت
 گشت و کار بر خلق تنگ آمد مردمان از جای وضو آنحضرت سبزه می بردند و میخوردند و شفای
 می یافتند چون سبزه با تمام رسید خاک آنجای پاک داری مرض طاعون شد هر که میخورد
 فی الحال شفا مییافت و آنحضرت میفرمود که حقیقی بپوراش غوث الاعظم در دست من است
 عطا فرموده است که بهر عیالی و بهر یعنی که دوست برسانم شفا حاصل کند نقل است که وقتی

در اوج و ملتان در دواستخوان پہلو چندان لاحق حال سکناء آنگاه شد که بیماری احوال مجدد شد
در دہلاک میر سید و دوا می آید در دلا و این پنج بخیال طبائیکه داشت آخر بشی غیاث الدین
نامی میر از میران وی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم را بخوابید و حضرت شاد رسالت
عالیہ الصلوٰۃ و التحیست چوبی از قسمتی تقدیر درازی یکدست بوسی عطا کرد و فرمود که این چوب
بفرزندم عبدالقادر حوالہ کن و گو کہ بہر جامی مرض کہ این چوب برسانی و ذلہ بار سورہ اخلاص
خواندہ دم کنی حقیقتی شفا خواہد داد چون غیاث الدین از خواب بیدار شد چوب عظیمی رسول
صلی اللہ علیہ وسلم بدست خود موجود یافت فی الحال بخدمت آنحضرت حاضر آورد و آن پادشہ
چوب آنحضرت بہر جامی در دوا مرض کہ رسانیدی شفا حاصل گشتی و خلافت بسیار از آن مرض
در دواستخوان پہلو جان بیلاست برد و لا دست با سادات سید عبدالقادر ثانی در سال
ہشت صد و شصت و دو و وفات آن معدن البرکات بقول اخبار الایثار و کتاب
شجرۃ الانوار بتاریخ ہر دہم بیج الاول سال ہند و چہل و ہشت عمر افتاد و ہشت سال فرار از ہوا

در اوج مبارک است از ہوا لفت	عبدالقادر ولی لا تاسنے	مقتدر ایبر سید معصوم
طرف مشکک شام عالم شد	سال تولد آن ولی مرقوم	میر محمد و مگو تبرجیاش
ہم بخوان ماہ علم دین محمد و م	شاہ خلد اسرار ہتھامی ظہر	ترکمنی سال رحلتش معلوم
ایہنا شیخ نامی پیچید القادر است	سید عالم شہر بر روی زمین	طرف تاج الفقیر ولی شدیم
سال تولد شہر اہل دین	سال رحلتش با قول صحیح	دان خدادان سید اہل دین
ایہنا عبدالقادر ولی گیا فی	انکہ ثانی نباشدش ثانی	سال تولد او عجیب و شگ
گشت مہر شیر نور اسنے	رحلتش شد عیان سہمی کریم	نیز سردار شاہ حقانی
سال تریل او سشدہ پیدا	نور احسان تاج سلطانی	ارحمتش شد از خود مرقوم
کاشفت زہر ستر باسنے	خوان بتاریخ رحلتش سرور	قانی فقر میر حقلنے
ایضا جناب عبدالقادر شہر عارون کبر	کہ در عالم نیا پیدایش دیگر گشتی	پو تولد آن شاہ ولایت سید
نہ اندر بافت میرادی شاد ہر دانی	بگو محمد و مقلب الحق بسال طقتش سرور	و حال در قمر کن نیز از کبر
سید محمود و حضور می لا ہور می قدس سرہ از سادات صحیح انسجی سوی است و سلمہ آبی		

از فضل الله سرور حضرت است | در فضل الله گشت گویا | در باره ان پیرین است | اسال حضرتش از شیخ و آلا
 بگو سید مبارک پیر رهبر | ولی دو جهان شایق زنا | کرم بار حق سید مبارک | ایانته وصل ان شاء علی
 سید محمد عوث با لایق بن سید زین العابدین بن سید عبد القادر ثانی قدس سره
 از سادات عظام و مشایخ ذوالکرام قادریست در عبادت و ریاضت و کرامت معون
 و باوصاف اولیا موصوف بود پدر بزرگوارش سید زین العابدین در عین جوانی در بر
 سید عبد القادر ثانی پدر خود در راه ناکو از دست قطع الطریق شربت شهادت چشید بعد
 شهادت پدر عالیقدر خود روی در سایه عاطفت پدر بزرگوار و والده ماجده خویش که یکی از
 صلحات و قنایات بود پدرش یافت و تعلیم علوم ظاهری و باطنی از جد امجد خویش نمود و
 در اوچ سکونت داشت آخر بسبب یو قریع بطنی المور نارضا مندی از قسم سخاوتمندی دست از بند
 و غیره از سید حامد گنج بخش سپهر علم بزرگوار خود رنجیده از اوچ برآمد و بمقام سنگره که قضیه مشهور
 در پنجاب است سکونت ورزید و بعد از آن خلوت مشغول گشت و بهایا بتاریخ پنجم شوال سال
 نهضت خواجه زبیری در عهد سلطنت اسلام شاه بن شیر شاه وفات یافت و در سنگره است آرامگرفت
 رفت از دنیا بگذشت بن | چون محمد عوث پیر و شکیم | و انصالحش میر محمد تقیم | نیز صادق شاه بالایی
 سید بهاء الدین گیلانی المشهور بیهاول شیر قلندر قدس سره از سادات عظام و
 مشایخ ذوی الاکرام قادریه است و نسب آبی کرام دی بچیند و اسطه حضرت عوث الاعظم
 محی الدین عبد القادر حیلانی قدس سره سید بهر بنظرین که سید بهاء الدین بهاول شیرین سید محمد
 بن سید علاء الدین المشهور زین العابدین بن سید مسیح الدین بن سید صدر الدین بن سید
 ظهیر الدین بن شمس العارفین شمس الدین بن سید موسی بن سید مشتاق بن سید علی بن علی
 بن سید عبد الرزاق بن سید الکونین عوث انقلین بن عبد الله در حیلانی قدس سره بابر السه
 و شیخی بود صاحب طایفه عشق و شوق و دودن و محبت جامع کمالات ظاهری و باطنی و زهد
 و عبادت اکثر احوال در حالت خیریه استغفار و بهوشانه میگذاشت و ایند مولودی اشرف البلاد
 بغداد است چون پدر و عمه بزرگوار روی از بغداد بطریق سیر برآمده و آمد و هندوستان شدند و در
 بایون متوطن گردید و در حالت صغیر سنی همراه ایشان بود آخر سید محمود الدین بزرگوار آنجا بایون متوطن

و هاجم از خون گشت و مزار پر از نورش در بد او کن ز یاد نگاه خلق است و سید بهاول شیر در
فقر میر و خلیفه پدر والا گوهر خود است و بعد از وفات پدر تربیت و تکمیل عمه معصومه خود
بکالات کامله رسید و صاحب شجره الا نوار و تذکره حضرات حجره سید بهاول
سید بهاول الدین بهاول شیر بسیار عمر طویل یافت که زیاده از دوصد و چجاه و یکم از دوحه فقه
پنج سال بود و از حضرت مشایخ قادریه احقر بنظر عمر طویل یافت که او را از حق صلح علم
عطا گردید و چون در این سن شصت کم از دوازده سال نمی بودند وقتی در حالت جذبه استقرانی تا
پنجاه سال پیش شاینگ بناده در غار کوه شمشیر چنان مدت مدید بگذشت جانوران صحرائی بر سر و شا
و می آشیانه ساختند و شیت مبارک آن سنگ چسبیده بعد از هفتاد و سال جوانی قمار بر خاست جلد شیت مبارک
آن سنگ بر جابانه و غفلت است که چون سید بهاول شیر از غار کوه بر آمد با شارت حقانی به قیامی که
حالا حجره شاه مقیم مشهور است تشییع آورد و بکناره دریای مقام نمود زنان بنیداران قوم دهل کلب
دریا بر اگر گشتن آب آمدند بنجانه خود را رفته پیش مردان خود شکایت کردند که بکناره دریا فقیر و خلع و صورت
سرو پا برهنه آمد بنشسته است و صورت سمناک میدارد ازین سبب در آب گرفتن مانع از آنجا هیچ
واقع میگردد مردان ایشان بر لب آب آمده حضرت سید را از آنجا بر خیزانند ناچار از آنجا فرار
و بجای دیگر قیام کرد و در آنجا نیز همین واقع وقوع آمد آخر چون از تقاضای بار بار زمینداران
ناهار از تنگ آمد چوب دستی خود که بدام در دست مبارک آنحضرت می بود به دریا زد و فرمود
که از اینجا دور شود جای برای قیام با خالی کن فی الحال دریا از آنجا دور تر رفت و زمین دریا
بالکل خشک گردید و کربوه بنده از زمین دریا ظاهر گشت آنحضرت بفرار خاطر از آنجا مقام
کرد زمینداران چون این که است کبری و خوارق عظمی بر بدن نه طبع و متفاد شدند آنحضرت
بجای مقام خود رفته هر دو صبح چوب یک از چوب درخت آزاد یعنی نیم ویمی از چوبات از آنجا
یعنی بره و سیوم از چوب درخت کوهستانی که بزبان هندی می آنرا پامی میگویند در زمین بر
بستن اسب خود قیام کرد فی الحال بگر است آنحضرت کمال بر سر چوب منج درختان سرسبز
و کلان بر آمدند که میخواهند از درخت قنات المرد واجب و کوه پامان ناچالی بر سر نیزه از آنجا
شده و سحر و جادو و پیشوایان چوبستان که سید بهاول شیر را به کوه پامان بفرستادند از این مبارک

دسوارى آبختاب اکثر اوقات بر شیرین و دو بجاى نادیده مارغور خوار برست بود و در همین حالت بر
ملایقات داد و چونی وال برده و از خانه اش تشریف برد و اما شیخ و او از غایت رعیت و بیست قلندر را در
چنانچه حجره بیرون نیامد بعد انتظار فرمود که مرغی بر بچه های خود نشسته است اگر برنی آید چه معنا بقدر این
نیفت و برگشت از آنجا فرین کلام حق الیام آنحضرت شیخ داد و صاحب دلا دیکثر شد و وفات
سید بهاول شیر باقیال مقبره صاحب خزینه الاسرار و شجره الانوار و غیره تاریخ هجری دهم شوال
سال منصور و مفتاد و سده هجری است که بعد سلطنت جلال الدین محمد اکبر پادشاه هند وقوع آمد
و از لفظ و جمله عبدالقادر گمانی اند کرده اند و در این روز شش ایام حجره زیارتگاه خلق است از مولف
چون با والدین و نیاخرت است ^{۹۴۳} رفت در فرود حق این بسی ^{۹۴۳} آمدی بر شیر ارمیان ^{۹۴۳} سال و شش نیز شیرین
شیر عرقان بی گو حلتش ^{۹۴۳} نیز در دل شیر سلطان کو ^{۹۴۳} باز گو حلیل او سر و شست ^{۹۴۳} نیز قطب الکربین شیرین و حلی
ایضا رفت چون جهان باطل ^{۹۴۳} یافت سان بحسب وال ^{۹۴۳} پیر ایل صفا بهاول شیر ^{۹۴۳} گشت تاریخ حلتش سید
نیز شیر و لیر حق عالمی ^{۹۴۳} هست تاریخ آن شیر دلا ^{۹۴۳} ایضا شیر باول شیر و حلی ^{۹۴۳} از جهان باطل چون شیر
سال تاریخ وصال آبختاب ^{۹۴۳} گفت سر و قطب حق بی ^{۹۴۳} محمد و م جمی قادری قدس سره
صاحب اخبار الانبیاء میفرماید که وی بزرگی در شهر بزرگ در دیار دکن است سکونت داشت
بزرگه عابد و زاهد و سن و متبرک و عالی هست بود با دنیا داهل دنیا کاری نداشت شیخ عبدالقادر
تسلیم میفرمود که ویر از غایت کبر سنی و ضعف طاقت نشست و بر قاست هم نبود اما از راه
بلند فحقی تا نصف شب در فوافل الینادی و بعد نماز تجمید تا فجر در یک مجلس ختم قرآن کرد
آنروز سال منصور و مفتاد و سده هجری ازین دار بر ملال بقرب ایستاد و متعال بنوست از مولف
رفت چون حجه از دنیا چون ^{۹۴۳} گشت در فرود حق ^{۹۴۳} حلتش محمد ^{۹۴۳} حلی ^{۹۴۳} حلی ^{۹۴۳} حلی ^{۹۴۳} حلی
سید عبدالقادر ربانی قدس سره با سراره السامی بن سید محمد غوث گیلانی طبعی
ادبی قدس سره است جامع بود میان علوم معقول و منقول و هادی فروع و اصول و صاحب
علم و عمل اهل توکل در ولایت مراتب بلند و مقامات ارجمند داشت از دنیا داهل دنیا بی نیاز
حدیث شریف قدسی الاحترام ممتاز بود و بمقام ادب سکونت داشت و خلق کثیر بود سید جمیل
روی بکمالات صوری و معنوی رسید و وفات آبختاب در سال منصور و مفتاد و سده

<p>ابو عبد سلطنت اکبر بادشاه بود قوم آفر و هزار بر انوار در اوج مبارک است از مولد</p>	<p>الزین بن ابی ذر بن یزید</p>	<p>ابو صالح اکبر و زنا ابی الشکر امام دین محمد بن محمد بن محمد</p>
<p>سید اسماعیل گیلانی بن سید عبد الله زبانی قدس سره از اعظم مشایخ و کبریا</p>	<p>ادایای عهد خود بود و ارادت بخدمت پدر بزرگوار خود داشت چون آوازه کرامت و خوارق</p>	<p>آنحضرت در اقصای عالم افتاد اکبر بادشاه مشتاق دیدار پیر انوار آنجناب شد و آنحضرت را در</p>
<p>لاهور طلبیده از غایت اعتقاد و کینزار بیک زمین زرعی در علاقه فیروز پور نذر گذرانید و حضرت</p>	<p>سید در لاهور بمقام کسی محله که بعد از آن بوقت ویرانی مسلمان رو بوی رانی آورده سکونت</p>	<p>اختیار کرد و سوداگران کسی که از کار تجارت بودند و تجارت پارچه فروشی و غیره با قایلیم و در روز</p>
<p>مینمودند هر مردان با ارادت آنحضرت شدند و حضرت سید عالم و عامل شیخ کامل صاحب علم</p>	<p>و حلم و زهد و ریاضت بود اگر چه بادشاه و امرای شاهی بوی می پرده افتند و بخت می پرده</p>	<p>و دل را از غیر حق خالی میداشت و وفات وی بقول صاحب شجره الاوراق در سال هشتاد</p>
<p>و هفتاد و هشت است که سال وفات پدر بزرگوارش هم بود و هزار پیر انوار بمقام کسی محله متصل</p>	<p>مقبره حضرت میران محمد شاه موج در یا سنجاری اندرون چهار دیواری حضرت بی بی کلان</p>	<p>زوج موج در یا سنجاریست و آنحضرت منته پسران کامل مکمل دل سید حاجی بهاد الدین قوم</p>
<p>سید بزرگ الدین سید قطب الدین داشت و سید بهاد الدین شاه المشهور بهادول شیرین به</p>	<p>محمد الدین بن سید شمس الدین بن حاجی بهاد الدین بن سید اسماعیل که هزار پیر انوارش</p>	<p>زیر پیشگاه گورستان میانی غریب رویه موضع نرنگ و کوه عبد الله شاه واقع است</p>
<p>از کامل ترین بزرگان دینی است از مولد رفت چون از جهان بخلد زمین</p>	<p>پیر و شیخ اسماعیل گشت تاریخ طاعتش روشن</p>	<p>سید خواجه اسماعیل</p>
<p>سجاد محبوب سبحانی قدس الله بآساره السامی و جانشین پدر بزرگوار خود است</p>	<p>بزرگ عالیشان و رفیع المکان مقتدر می ادایا منظر انوار کبریا صاحب تقوی و کرامت</p>	<p>والی ولایت و عظمت بود و محبت عالی و مقامی پس بلند داشت و در زبان بزرگان</p>

و شجاعت و خلافت خاندان عالیہ قادر بر میزد و آنکه بادی و هم مخالفت زوی انجام کار خود
غیر از پیشانی ندیدے خلق کثیر بحلقہ ارادت وی درآمد بادشاهان وقت بر دروازه فیض اندازہ
وی خاکروبی را تاج اختیار خود میداشتند تمام عمر در یاد خدا و کار خدا صرف فرمود و ہدایت
خلق معصوم ماند آخر در حالت حیات خود در خلافت و سجادہ نشینی بود شریف خود سید
آقا الہدین ابو الحسن موسی قدس سرہ نقویین فرمود از جہت صریح اذان با دلالت این امر
کہ از جناب عالیہ قادر بر اعظمیہ درین باب یافت و بعد از نقویینگی این امر محلی بشیخ مسید
موسی مقرب در سال نہصد و ہفتاد و ہشت ازین دار بر آفت برکت حق پیوستہ تمام
آوج مدفون شد و آنحضرت را خلفای صاحب کمال بسیار اند چنانچہ شیخ شیر علی شاہ کہ
روضہ معبر کہ او ہفت کردہ بطرف غری ملتان واقع است و شیخ داؤد کرمانی کہ در شیر کردہ

آسودہ است از خلفای حق سید عالم گنج بخش ہستند از مؤلف		
شد ملک غلام زبانی سر	شیخ محمد بنی است سال صلوات	نیز عالم شاہ شید مقتدا
سال اول از آل ابوبکر	سید عالم محمد بنی و الحلال	ابر سال صلوات شد دعا
فضل شریفی زبانی سر	شیخ داؤد کرمانی چونی	وال قدس سرہ الشہال

مرید غلبہ نمزد و شیخ سید عالم قدس سرہ است صاحب طالع صحیح و کشف صریح در جہان ملک
ریاضات شاعر و مجاہدات عظیم کشید و چندان کار بر نفس تنگ گرفت و بر خلافت مراد اورفت
کہ از حد تحریر و تقریر خارج است گاہی از اول شب تا صبح بقیام گذرانیدی سببے آنکہ در
رکوع و سجود و ایستادن گاہی نام نشیب بر رکوع و گاہی سجود و گاہی در قعدہ بی قیام بسر برد
چون چند سال برین سوال گذرانید خاتم غفریش از جمیع دسادمین تعلقات ماسوی الشہ
آسودہ شد و تفرقہ و تنویش از باطن فیض مواصلش برفت آنگاہ براسہ اقامت سنت
اتاعت و سیرت ابراہیم کہ بہ شایع طریقست است متوجہ جناب اقدس الہی شدہ بشارت
باقی کہ خاندان عالیہ قادر بر عبیت کند باید دیگر متوجہ شد و عرض نمود کہ سجدہ است کہ اسم یکے
از خلفای این خاندان بزرگ حاضر شدہ دست بعبیت دہد حکم شد کہ بخارست خاتم گیلانی
کہ از اول عبد القادر گیلانی و از سلف لالہ در گاہ بانی است حاضر شدہ مرید کردہ پس

شیخ داؤد بکمر زبالمعروف پای چشمه روانه شده شرف یاب خدمت بابرکت آنحضرت مشہور و
گشت و طریق سلوک سلسلہ قادریہ ارتکبیل رسانید و مشرف بہت خلافت و فرقة اجازت شد
و از اولیای نامدار و مشایخ آدمی الاقنار گردید و صاحب شجرۃ الاولیاء کہ در ذاکثر
انساب حضرات گیلانی و خلفائے ایشان کتابچے معتبر است میفرماید کہ شیخ داؤد و از
باطنی حضرت عویشہ اعظمیہ بخدمت حضرت سید حامد گنج بخش حاضر شد و تسبیح خلافت
یافت و نسبت آبائی شیخ داؤد کرمانی بچند واسطہ بامام موسی کاظم میرسد بطریق کہ سید
داؤد کرمانی بن سید فتح الله کرمانی بن سید مبارک بن سید فیض الله کرمانی بن سید عفی الدین
اکرم کرمانی بن سید تقی الدین احمد بن سید عبد المجید بن سید عبد الحفیظ بن سید عبد الرشید
بن سید ابو القاسم بن سید ابو الکلام بن سید ابو الحسن بن سید ابو الفیض بن سید
ابو الفضل بن سید عبد الباقی بن ابو المعالی محمد بن سید ابو الوہاب بن سید ابو الخیات
بن سید محمد بن سید محمد باہ بن سید شاہ محمد میر بن سید محمود بن سید ابو الاحمد
بن سید داؤد بن سید ابو ابراہیم اسماعیل بن سید محمد بن موسی مبرق بن امام موسی علی رضا
رضی اللہ عنہم جمعین امام موسی مبرق پسر حضرت امام رضا یافتہ نمیشود شاید کہ امام موسی کاظم
است و امام زاده بین یک پسر دارد و اصل بدین نوع بطبیح رسیدہ کہ سید محمد اعرجی بن موسی مبرق
بن آدم محمد تقی بن امام علی موسی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد
باقر بن امام علی زین العابدین بن سید الکونین امام حسین بن امیر المؤمنین سید الشہداء
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و صاحب سفینۃ الاولیاء میفرماید کہ اول و اند
بزرگوار سید داؤد سید فتح الله از عرب بہندوستان تشریف آورد و بمقام امامت پورست
و زید عبد از آن در تہبہ چونی کہ بفاصلہ چل کردہ از لاہور بہنوب واقع است توطن پذیرفت
و تولد شیخ داؤد بن ازد و فات پدر عالی قدر بہندہاہ بوقوع آمد چون پس بلوغ رسید پیش مولانا
اسماعیل کہ از شاگردان عارف نامی مولانا عبد الرحمان جامی بود کسب علوم ظاہریہ
عمود من بعد چاہا حقیقی او را بخود جذب کرد و در بردن چند سال بزرہ و ریاضت بسر برد
نسبت ابوبکر و ہانہ حضرت عویشہ اعظمیہ بنی النضر بنی اہلناہ پیداکرد فیض

فصل وفات حضرت علیؓ و غزنیہ بزرگوارہ از روحانیت آن جناب با منت آخر با شارب غوثیہ اعظمیہ شریف ملکہ
 شید قائم گنج بخش گیلان مشرف گشت و کمالات رسید و صاحب اخبار الاخبار
 میفرماید کہ دی در مجلس چنان مضطرب و منتظریم نشست کہ گویا چیزی کم کرده است و
 بر سامان محبوبی روی انتظار آورده ناگاہ او را فوقی و عالی در گنجی و در بیان جمالی
 و معارف در آموست و سخنان بلند و نکته ای از جملہ گفتہ و فرمودی کہ از جانب عراق با و کچھ بدن
 سے و نزد که نفوذ از نفحات الہی با و ہمراہ است و اکثر احوال بجانب عراق منتظر بودی و این سبب
 مہی از نسبت مہویہ است کہ اورا حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ بودہ نیز درج اخبار الاخبار
 کہ شیخ قطب عالم میفرماید کہ چون ملازمت شیخ داؤد رسیدیم بہت غلبہ طریقہ و عرفان و فیضیت
 از حد متشن بہا طریقت ظهور کرد کہ مگر شیخ داؤد بطریقہ مہدیہ وارد و بجز و این طریقی آنکہ در عینا
 تقریری بظہور آید سر بر آورده فرمود کہ مہدیہ طریقیہ ضار و مہطلہ است روش با پس نفاس
 بطریق متعارف میان ایشان بسبب صحیح از حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت نشدہ
 وفات شیخ داؤد با قول صحیح در سال ہفتصد و ہشتاد و دو ہجری است کہ صاحب اخبار الاخبار
 تاریخ وفات آن حضرت از مادہ مشنان نشان اخذ نموده است مگر گوہر بارہ کہ مقام شہید گزیدہ
 کہ دینی از مصافات قسمہ چونی است واقع شدہ کہ صد ہا کر است و غورق تا حال از مرتبہ
 معلی دی جاری است و بعد یکسال بر عرس سالینہ شیخ خلقی کثیر و جم غفیر جمع میشوند و میران
 اہل ارادت و از ایشان با سعادت از اقا اہلیم و جزو یک ہزار در ہزار بزرگواران شیخ الہا
 حاضرند آیند و چون شب عرس یک پاس شب بیدار و مشعل و چراغ و شمع کہ اندر
 روئے منورہ روشن ستہ باشند گشتہ میشوند و تمام خلق منتظر جلوسہ الوار از وزن و وزن
 منورہ کہ بالائی روضہ منورہ است ایستادہ میشوند کہ بجا کجا جاوہ نور از ہوا در زمان
 روضہ مبارک ظہور ستہ یابد و تمام خلق بچشم ظاہر و باطن و کز ہند کہ در ایام سابق از روز و وقت
 معلی ہر و ہر بہرہ حضرت شیخ تام و کمال ظاہر سے گردید و این نقل زبان زد خواجہ و عالم است
 اہل اہل حال انظار انوار از وزن دیوار روضہ منورہ از الوار حضرت شیخ آکا بر باقی است کہ با
 وجود تاریکی جلوسہ نور از وزن روضہ منورہ ظہور یابد از مہولت حضرت داؤد شیخ با کمال

شهر خود از دنیا بخت یافت با کن رقم زانکس قائل طشش باز با بال اهل عرفان مقتدر
 زنده دین محترم پیر است هم نیز بر حق پرست آمدند شیخ بهلول پیر یاسی قدس سره

از مشایخ عظام و اولیای دومی الاحقرام پنجاب است بغایت عابد و زاهد و تقوی صاحب
 ریاضت و عبادت و خوارق کرامت است در امور بسیار کفایت و از بسیاری مشایخ عظام
 فیض باطنی یافت و از اولیای اهل کمال گشت و نسبت پیران کبار خود را سلسله پیوست
 عوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سره صید کرد و وی یعنی شیخ بهلول مرث
 و خلیفه حضرت شاه لطیف برمی قادی است و وی نسبت ولایت از حضرت شیخ جمال اشرف
 المشهور ریاست المیر که زنده جاوید است یافت و شیخ بهلول هم یکبار مشرف زیارت حضرت
 جمال شد ریاست المیر شده خرقه بزرگ حاصل نمود و حضرت شاه لطیف بری سواد ازین فیض
 که در خانوان قادیه عظمیه حاصل نمود از سلسله عالیله شهر رویه از شیخ نصیر الدین قریشی نیز
 فرای عظیم یافت چنانچه صاحب مدارج الولایت شیخ بهلول و شاه لطیف را از دست شیخ سرور
 شار نموده است و از کتاب حقیقه الفقر منقول است که چون شاه لطیف بر سر
 قدس سره نسبت اقامت از بخان قانی عالم جاد وانی بر بست شیخ بهلول برای حل بعضی
 عقده های مقام ولایت در بخت اشرف بر روضه عالیله شیر خدا علی المرقنی رفت و نادان
 در آن مقام دل آرام نداشت ماند و بندهست چار و شب کشتی ممتاز گشت چون بندهست رسید
 کبریا در روضه امام اجمعی سید الشهدا حاضر گشت و بعد از سه ماه از آنجا که معتکف رسیده بنا ساخت
 حج بجا آورد و از آنجا روانه سمت سریه مشرف شد و مشرف زیارت روضه حضرت شاهکامات
 علیه الصلواته و التحیات مشرف گردید و نسبت سید باو عطا یارت الله اول شخص محض گشت
 من بعد در اشرف الهلاد لیدر او آید بر روضه عالیله خوشه غنیمت یکسال متکف ماند و بعد حصول
 فرای عظیم در مشرفه قدس آمد و چند می بود که مانند فیض نشان حضرت امام هادی علیه السلام
 که بر کوه پشیر قادی است بر بلند می کوه را آنجا فقیری در نشاند می و بعد دینی مجوبی صاحب
 خبر به کمال متکف سلسله قادی میماند تر لازم که خبر دست وی حاضر شودی و بعد خود را
 شیخ بهلول این مژده جانفشانه دیده و در آنجا رسید و به کوه پشیر مشرف به مراقبه پرداخت

در محله مغلان که بچله پیر عزیز نیک مشهور است سکونت ورزیده و در آنجا دهرانی طالبان
حق مشغول گشت و صد ها کس از خون کرامت وی بهره وافر یافتند آخر در لاهور به تاج
پنجم محرم سال نهصد و هشتاد و پنج وفات یافت و بجای قیام خود دفن گشت که روضه عالییه
وی بطرف شرق نیز گنج گنبد دیگر که مزارات صاحبزادگان عالی شانیش در آنجا است

موجود در یارنگاه خلوت	اشرف از موله	اشرف از الفنا چو درخت	شیخ دین شاه پیر پیر سحاق
گفت در رسالت انجمن	شاه عالی فقیر تاج سحاق	ایضا شیخ پیر سحاق پیر سحاق	شاه از دنیا می آید در جهان
حالتش گفتم فقیه معرفت	هم ابو سحاق تاج سحاق	سید میر میران	سید مبارک حقانی

گیلانی قدس سره مردی بزرگ صاحب علم و علم و شرافت و نجابت و عطا و سخاوت
بود کرامت و خوارق و ولایت موردی داشت خرقه خلافت و ارادت و اجازت از پیر بزرگوار
خود پوشید آخر از مقام اچ در لاهور آمد و قبولی عظیم یافت و سر رشته تعلیم و تلقین جاری کرده
خلق خدا را بکمالات ظاهری و باطنی رسانید و در سال نهصد و هشتاد و شش در لاهور وفات یافت
و دفن گورستان میانی مدفون شد از موله

و هاشم مخزن الاسرار فنا

و قادی قدس سره از اولاد اجداد خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سره است اولاد
عالیه چشتیه طے مقامات سلوک از پیر بزرگوار خود نموده بعد از آن چون آواز کرامت حضرت
سید مبارک حقانی اوچی گیلانی بن سید محمد غوث حلّی اوچی گیلانی در سماع جان و رسید
از دل مشتاق گردید و ابرام حاضری خدمت بابرکت وی بست چون بکنار صحنه ای لکمی جنگل
رسید اکثر مردمان آن نواح مانع حال وی شدند و گفتند که احدی را از بنی آدم طاقت آن
نیست که بحضور سید مبارک حقانی حاضر شود که بیکدم از انوار تجلیات حقانی میسوزد و جان بجان
آفرین میسازد چون توفیق رفیق حال شیخ معروف بود از آن قصد باز نیامد و گفت مصراع
هر چه بادا بادا کشتی در آب انداختم اما حالا که آدمم باز رفتن مشکل است این کیفیت سردیایان
جنگل نهاد چون حاضر خدمت شد حضرت سید در محراب بود بنور باطن از آتش آگاه شده
سر برداشت و تبسم شده در روی شیخ معروف نظر کرد و بعد نظر کردن شیخ از پا در افتاد

و تا به ششصد روز در پیش ماند بعد از آن بهوش آمد و مرید گردید و کمالات ظاهر بی باطنی
 رسید و بعد عطاسی خرقه خلافت بطلب شاه معروف مناجات شد در صحبت یافت و ابام
 طریقه عالی نشانی شد و قاضی شاه معروف قبول صاحب تذکره نشانی در سال ۸۵۰
 در ششصد و هفت و هشتاد و هشت از مولف است **بخت نیکو نانی** **چو شیخ درین اوقات**
 عجب تاریخ و شش جلوه گر شد **از قدس شاه عالیجاه معروف** **شیر محمد نور بن سید بهار**
 شیر کبابی قدس الله سره فرزند گلان و صاحب سجاده پیر بزرگوار است و در علم ظاهر
 و باطنی از دیگر فرزندان مالیشان پیر گوی موقت بر دوالده ماهی در دفتر حضرت شاه
 شاه کمال بجا بودی است که در قصه چونی سکونت داشت و در این بزرگوارش هم با غایب از نگاه
 علی اکبر است و پیر جانیان رشتنهار دارد و در حساب کمره حضرت است و در میان
 که چون سید بهار شیر ازین در قافی رخت اقامت بر سر است شاه محمد نور حاضر در چون ایام
 چند روز تشریف آورد و خواست که پیر بزرگوار پیر بزرگوار سید شریف در بزرگوار اراده در
 معالی را و از فرمود و بوقت شگافتن زمین حکم کرد که احدی و متغی از امر بران برادران
 قبر نیاید پس همه متوسلان خود را از آنجا علامه نمودند سواشی شخصی شمار مکار که پیر جانی بود
 را نزد یک مرقه مقدس بجای بنیان ساخت و خواست که او هم بدولت دیر رشتن بگذرد
 آخر چون قبر کشادند و دامن کفن از روی مبارک بر انداخته سید نور پیر بزرگوار و والدین
 مشرف شد همه نظر بر جان با کمال حضرت سید انداخت بجز نگاه آن بی ادب بزم
 رسید و در چشمش کور شد و در خباثت تا چند سال بنامینانی گذرانید بعد چندین مرتبه چون
 شاه بختگیر گنبد مزار گوهر پیر بزرگوار برداشت جاری کامل و او ستاد ملل و ستیاب
 نمیشد بجان مکار که نور انبیا در کار دیدار رسید بزرگوار از دست داده بود و بزمست حاضر کرد
 و عرض کرد که من سرانجام این کار با حسن ترین وجه کردن میتوانم اما اگر بصارت چشمم رفت
 من باز آید فرمود که تا وقتیکه در کار مکاری مشغول باشی بنیایانی بعد از آن باز کور خواهد شد
 پس بچنان بوقوع آمد که تا وقتیکه مکار بکار مکاری مشغول ماندی بنیایانی چشمم روی عیب یزد
 بصیر گردیده تمام روز تعمیر عمارت می پرداخت چون از کار برخاستی باز بنیایانی شدی و قاضی

شیخ عبد القادر بیلانی رضی اللہ عنہ و صاحب اخبار الاخبار سے فرمایا کہ اول کسی از سلاسل
خاندان عالیشان قادریہ اعظمیہ رونق افزای ہندوستان شد بزرگان سید اسماعیل علیہ
کہ قبل از ایشان احدی از اولاد حق یاد حضرت غوثیدرخ ہندوستان نکرد و اگر کرد قیام
در پذیرفت و برکت نفس پاک آن سید الاولیاء خلقی کثیر ہدایت دار شاد رسید و فیض
وافر نصیب طالبان حق شد چنانچہ از اعجاز غلامی سید اسماعیل شیخ محمد حسن و شیخ ابان
پانی پتی و شیخ عبدالرزاق جہانہ اند کہ اسمی گرامی این ہر سہ عزیزان و مخزن پشت ایل
بہشت ذکر کردہ خواہند شد انشا اللہ تعالیٰ و این ہر سہ اولیاء جمع البحرین اند یعنی فیض نام از سلسلہ
جلایہ قادریہ چشتیہ یافتند و فاضل سید اسماعیل قدس سرہ اسماعیل بقول صاحب اخبار الاخبار
در سال ہند و نو و چار است و مزار نیز انوار در قلعہ تنور از مولف شد جو اسماعیل زہر دار افغانا
جانی سیکین یافت و در اسلام ^{۹۹۲} رخصت شد عیان ممتاز وقت ^{۹۹۲} نیز اسماعیل محمد و غلام ^{۹۹۲} سید الکبش

کیلائی قدس سرہ بقول صاحب اخبار الاخبار از فرزندان سید محمد بن زین العابدین بن
عبد القادر ثانی است و وی بابرادران رونق افزای لاہور شد و علم شیخت افرخت و خلقی
کثیر را ہدایت رسانید و در وقت خود مقتدا سی عالم بود آخر در سال ہند و نو و چار ازین دارنا پایا
در ولایت بنگالہ رخصت نمود از مولف الکبش آن ولی دین احمد زوناشد جو در نظر معلی

چو ہم از خرد تاریخ و صلش ^{۹۹۲} از قیام زمان گشت پیدا ^{۹۹۲} الکبش است نام آن گرامی ^{۹۹۲} محمد کبش شد سالش ^{۹۹۲}

شیخ فخر سیوستانی قادری قدس سرہ شیخی بود در سلسلہ عالیہ قادریہ اعظمیہ و در
کوہ سیوستان سکونت داشتی و زہر دریا صفت و اتقا بدین حد رسانید کہ در وقت خود گمانہ زنا
و مقتدای کل شد و بیخ مالی از مال دنیا نزد خود نگذاشتے و در اندام در گورستان بجا نمائے
بیاد آئی بسر بر کرد و از بزرگ در خان صحرانی بقدر سردرتق تناول فرمودی و گاہی نانے
برای خود در تنور بجوشی و از جامہ حاضر یک تہ بند اکٹفا میکرد کہ از ناف تا بزانویہ بستی و
نزد می از رنگ ساخته بود و او را ہمہ نامی مباح صحرانی گرم ساختی و در وی شمشیر پیادے
عن مشغول گشتی و بآبادی میلی نہاشت گاہی بعد ما ہی ہم در شہر و قریہ نیامدے و فیض
حق آشنائی نہاشتے و جانوران و وحشیان صحرانی ہم دم ہم جلیس وی بودند در موسم تابستان

بر سنگی که مقابل تونزنامه بود اجلاس فرموده عبادت کردی و آن سنگ گاهی از گری
 آفتاب گرم نگشتی و درستان در تنه گرم نشسته هنگام عبادت گرم ساحتی
 و از سفید آینه و لیامتو است که در دهنه حاکم سیستان برای زیارت خدمت
 آنحضرت حاضر آمدید که شیخ در آفتاب گرم بر سنگ نشسته بدقیقه مشغول است نزدیک
 رفته بایستاد و سایه خود بر شیخ انداخت شیخ دریافت سر بالا کرد و گفت که کیستی و درین مکان
 غرض از آمدن چیست گفت که زیارت آمده ام و مطلب آنست که خدمتی بمن فرمایید
 که در انصرام آن سعادت و ارین حاصل کنم فرمود که هیچ خدمت ندارم که متعلق بشما باشد
 او درین باب الحاج کرد فرمود که بهتر است اگر منظور باشد میگویم گفت منظور دارم فرمود که
 خدمت اول این است که سایه خود از سر من دور کنی و از جائیکه آمده بردی که شخصی کبر
 است و سایه ای است بسیار دیگری حاجت من ندارد و سایه خود دور کرد و در ایستاد
 و گفت که وقتی که شما با حق مشغول شدید برای من هم و حاضر بایست فرموده حق تعالی بوقت
 انصیب من نمک که از نور الوقت یاد کنم و غیر حق در دل من بگذرد و حقایق شیخ خفیه بود
 صاحب سیر القادر به در سال نصد و نود و چهار است از مولف ^{تقریر} ^{محرران} ^{نهای} ^{و دهان}
 مقتدای دین و کمالی که چون جلالت ازین الفتا سال ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰} ^{۱۰۰۱} ^{۱۰۰۲} ^{۱۰۰۳} ^{۱۰۰۴} ^{۱۰۰۵} ^{۱۰۰۶} ^{۱۰۰۷} ^{۱۰۰۸} ^{۱۰۰۹} ^{۱۰۱۰} ^{۱۰۱۱} ^{۱۰۱۲} ^{۱۰۱۳} ^{۱۰۱۴} ^{۱۰۱۵} ^{۱۰۱۶} ^{۱۰۱۷} ^{۱۰۱۸} ^{۱۰۱۹} ^{۱۰۲۰} ^{۱۰۲۱} ^{۱۰۲۲} ^{۱۰۲۳} ^{۱۰۲۴} ^{۱۰۲۵} ^{۱۰۲۶} ^{۱۰۲۷} ^{۱۰۲۸} ^{۱۰۲۹} ^{۱۰۳۰} ^{۱۰۳۱} ^{۱۰۳۲} ^{۱۰۳۳} ^{۱۰۳۴} ^{۱۰۳۵} ^{۱۰۳۶} ^{۱۰۳۷} ^{۱۰۳۸} ^{۱۰۳۹} ^{۱۰۴۰} ^{۱۰۴۱} ^{۱۰۴۲} ^{۱۰۴۳} ^{۱۰۴۴} ^{۱۰۴۵} ^{۱۰۴۶} ^{۱۰۴۷} ^{۱۰۴۸} ^{۱۰۴۹} ^{۱۰۵۰} ^{۱۰۵۱} ^{۱۰۵۲} ^{۱۰۵۳} ^{۱۰۵۴} ^{۱۰۵۵} ^{۱۰۵۶} ^{۱۰۵۷} ^{۱۰۵۸} ^{۱۰۵۹} ^{۱۰۶۰} ^{۱۰۶۱} ^{۱۰۶۲} ^{۱۰۶۳} ^{۱۰۶۴} ^{۱۰۶۵} ^{۱۰۶۶} ^{۱۰۶۷} ^{۱۰۶۸} ^{۱۰۶۹} ^{۱۰۷۰} ^{۱۰۷۱} ^{۱۰۷۲} ^{۱۰۷۳} ^{۱۰۷۴} ^{۱۰۷۵} ^{۱۰۷۶} ^{۱۰۷۷} ^{۱۰۷۸} ^{۱۰۷۹} ^{۱۰۸۰} ^{۱۰۸۱} ^{۱۰۸۲} ^{۱۰۸۳} ^{۱۰۸۴} ^{۱۰۸۵} ^{۱۰۸۶} ^{۱۰۸۷} ^{۱۰۸۸} ^{۱۰۸۹} ^{۱۰۹۰} ^{۱۰۹۱} ^{۱۰۹۲} ^{۱۰۹۳} ^{۱۰۹۴} ^{۱۰۹۵} ^{۱۰۹۶} ^{۱۰۹۷} ^{۱۰۹۸} ^{۱۰۹۹} ^{۱۱۰۰} ^{۱۱۰۱} ^{۱۱۰۲} ^{۱۱۰۳} ^{۱۱۰۴} ^{۱۱۰۵} ^{۱۱۰۶} ^{۱۱۰۷} ^{۱۱۰۸} ^{۱۱۰۹} ^{۱۱۱۰} ^{۱۱۱۱} ^{۱۱۱۲} ^{۱۱۱۳} ^{۱۱۱۴} ^{۱۱۱۵} ^{۱۱۱۶} ^{۱۱۱۷} ^{۱۱۱۸} ^{۱۱۱۹} ^{۱۱۲۰} ^{۱۱۲۱} ^{۱۱۲۲} ^{۱۱۲۳} ^{۱۱۲۴} ^{۱۱۲۵} ^{۱۱۲۶} ^{۱۱۲۷} ^{۱۱۲۸} ^{۱۱۲۹} ^{۱۱۳۰} ^{۱۱۳۱} ^{۱۱۳۲} ^{۱۱۳۳} ^{۱۱۳۴} ^{۱۱۳۵} ^{۱۱۳۶} ^{۱۱۳۷} ^{۱۱۳۸} ^{۱۱۳۹} ^{۱۱۴۰} ^{۱۱۴۱} ^{۱۱۴۲} ^{۱۱۴۳} ^{۱۱۴۴} ^{۱۱۴۵} ^{۱۱۴۶} ^{۱۱۴۷} ^{۱۱۴۸} ^{۱۱۴۹} ^{۱۱۵۰} ^{۱۱۵۱} ^{۱۱۵۲} ^{۱۱۵۳} ^{۱۱۵۴} ^{۱۱۵۵} ^{۱۱۵۶} ^{۱۱۵۷} ^{۱۱۵۸} ^{۱۱۵۹} ^{۱۱۶۰} ^{۱۱۶۱} ^{۱۱۶۲} ^{۱۱۶۳} ^{۱۱۶۴} ^{۱۱۶۵} ^{۱۱۶۶} ^{۱۱۶۷} ^{۱۱۶۸} ^{۱۱۶۹} ^{۱۱۷۰} ^{۱۱۷۱} ^{۱۱۷۲} ^{۱۱۷۳} ^{۱۱۷۴} ^{۱۱۷۵} ^{۱۱۷۶} ^{۱۱۷۷} ^{۱۱۷۸} ^{۱۱۷۹} ^{۱۱۸۰} ^{۱۱۸۱} ^{۱۱۸۲} ^{۱۱۸۳} ^{۱۱۸۴} ^{۱۱۸۵} ^{۱۱۸۶} ^{۱۱۸۷} ^{۱۱۸۸} ^{۱۱۸۹} ^{۱۱۹۰} ^{۱۱۹۱} ^{۱۱۹۲} ^{۱۱۹۳} ^{۱۱۹۴} ^{۱۱۹۵} ^{۱۱۹۶} ^{۱۱۹۷} ^{۱۱۹۸} ^{۱۱۹۹} ^{۱۲۰۰} ^{۱۲۰۱} ^{۱۲۰۲} ^{۱۲۰۳} ^{۱۲۰۴} ^{۱۲۰۵} ^{۱۲۰۶} ^{۱۲۰۷} ^{۱۲۰۸} ^{۱۲۰۹} ^{۱۲۱۰} ^{۱۲۱۱} ^{۱۲۱۲} ^{۱۲۱۳} ^{۱۲۱۴} ^{۱۲۱۵} ^{۱۲۱۶} ^{۱۲۱۷} ^{۱۲۱۸} ^{۱۲۱۹} ^{۱۲۲۰} ^{۱۲۲۱} ^{۱۲۲۲} ^{۱۲۲۳} ^{۱۲۲۴} ^{۱۲۲۵} ^{۱۲۲۶} ^{۱۲۲۷} ^{۱۲۲۸} ^{۱۲۲۹} ^{۱۲۳۰} ^{۱۲۳۱} ^{۱۲۳۲} ^{۱۲۳۳} ^{۱۲۳۴} ^{۱۲۳۵} ^{۱۲۳۶} ^{۱۲۳۷} ^{۱۲۳۸} ^{۱۲۳۹} ^{۱۲۴۰} ^{۱۲۴۱} ^{۱۲۴۲} ^{۱۲۴۳} ^{۱۲۴۴} ^{۱۲۴۵} ^{۱۲۴۶} ^{۱۲۴۷} ^{۱۲۴۸} ^{۱۲۴۹} ^{۱۲۵۰} ^{۱۲۵۱} ^{۱۲۵۲} ^{۱۲۵۳} ^{۱۲۵۴} ^{۱۲۵۵} ^{۱۲۵۶} ^{۱۲۵۷} ^{۱۲۵۸} ^{۱۲۵۹} ^{۱۲۶۰} ^{۱۲۶۱} ^{۱۲۶۲} ^{۱۲۶۳} ^{۱۲۶۴} ^{۱۲۶۵} ^{۱۲۶۶} ^{۱۲۶۷} ^{۱۲۶۸} ^{۱۲۶۹} ^{۱۲۷۰} ^{۱۲۷۱} ^{۱۲۷۲} ^{۱۲۷۳} ^{۱۲۷۴} ^{۱۲۷۵} ^{۱۲۷۶} ^{۱۲۷۷} ^{۱۲۷۸} ^{۱۲۷۹} ^{۱۲۸۰} ^{۱۲۸۱} ^{۱۲۸۲} ^{۱۲۸۳} ^{۱۲۸۴} ^{۱۲۸۵} ^{۱۲۸۶} ^{۱۲۸۷} ^{۱۲۸۸} ^{۱۲۸۹} ^{۱۲۹۰} ^{۱۲۹۱} ^{۱۲۹۲} ^{۱۲۹۳} ^{۱۲۹۴} ^{۱۲۹۵} ^{۱۲۹۶} ^{۱۲۹۷} ^{۱۲۹۸} ^{۱۲۹۹} ^{۱۳۰۰} ^{۱۳۰۱} ^{۱۳۰۲} ^{۱۳۰۳} ^{۱۳۰۴} ^{۱۳۰۵} ^{۱۳۰۶} ^{۱۳۰۷} ^{۱۳۰۸} ^{۱۳۰۹} ^{۱۳۱۰} ^{۱۳۱۱} ^{۱۳۱۲} ^{۱۳۱۳} ^{۱۳۱۴} ^{۱۳۱۵} ^{۱۳۱۶} ^{۱۳۱۷} ^{۱۳۱۸} ^{۱۳۱۹} ^{۱۳۲۰} ^{۱۳۲۱} ^{۱۳۲۲} ^{۱۳۲۳} ^{۱۳۲۴} ^{۱۳۲۵} ^{۱۳۲۶} ^{۱۳۲۷} ^{۱۳۲۸} ^{۱۳۲۹} ^{۱۳۳۰} ^{۱۳۳۱} ^{۱۳۳۲} ^{۱۳۳۳} ^{۱۳۳۴} ^{۱۳۳۵} ^{۱۳۳۶} ^{۱۳۳۷} ^{۱۳۳۸} ^{۱۳۳۹} ^{۱۳۴۰} ^{۱۳۴۱} ^{۱۳۴۲} ^{۱۳۴۳} ^{۱۳۴۴} ^{۱۳۴۵} ^{۱۳۴۶} ^{۱۳۴۷} ^{۱۳۴۸} ^{۱۳۴۹} ^{۱۳۵۰} ^{۱۳۵۱} ^{۱۳۵۲} ^{۱۳۵۳} ^{۱۳۵۴} ^{۱۳۵۵} ^{۱۳۵۶} ^{۱۳۵۷} ^{۱۳۵۸} ^{۱۳۵۹} ^{۱۳۶۰} ^{۱۳۶۱} ^{۱۳۶۲} ^{۱۳۶۳} ^{۱۳۶۴} ^{۱۳۶۵} ^{۱۳۶۶} ^{۱۳۶۷} ^{۱۳۶۸} ^{۱۳۶۹} ^{۱۳۷۰} ^{۱۳۷۱} ^{۱۳۷۲} ^{۱۳۷۳} ^{۱۳۷۴} ^{۱۳۷۵} ^{۱۳۷۶} ^{۱۳۷۷} ^{۱۳۷۸} ^{۱۳۷۹} ^{۱۳۸۰} ^{۱۳۸۱} ^{۱۳۸۲} ^{۱۳۸۳} ^{۱۳۸۴} ^{۱۳۸۵} ^{۱۳۸۶} ^{۱۳۸۷} ^{۱۳۸۸} ^{۱۳۸۹} ^{۱۳۹۰} ^{۱۳۹۱} ^{۱۳۹۲} ^{۱۳۹۳} ^{۱۳۹۴} ^{۱۳۹۵} ^{۱۳۹۶} ^{۱۳۹۷} ^{۱۳۹۸} ^{۱۳۹۹} ^{۱۴۰۰} ^{۱۴۰۱} ^{۱۴۰۲} ^{۱۴۰۳} ^{۱۴۰۴} ^{۱۴۰۵} ^{۱۴۰۶} ^{۱۴۰۷} ^{۱۴۰۸} ^{۱۴۰۹} ^{۱۴۱۰} ^{۱۴۱۱} ^{۱۴۱۲} ^{۱۴۱۳} ^{۱۴۱۴} ^{۱۴۱۵} ^{۱۴۱۶} ^{۱۴۱۷} ^{۱۴۱۸} ^{۱۴۱۹} ^{۱۴۲۰} ^{۱۴۲۱} ^{۱۴۲۲} ^{۱۴۲۳} ^{۱۴۲۴} ^{۱۴۲۵} ^{۱۴۲۶} ^{۱۴۲۷} ^{۱۴۲۸} ^{۱۴۲۹} ^{۱۴۳۰} ^{۱۴۳۱} ^{۱۴۳۲} ^{۱۴۳۳} ^{۱۴۳۴} ^{۱۴۳۵} ^{۱۴۳۶} ^{۱۴۳۷} ^{۱۴۳۸} ^{۱۴۳۹} ^{۱۴۴۰} ^{۱۴۴۱} ^{۱۴۴۲} ^{۱۴۴۳} ^{۱۴۴۴} ^{۱۴۴۵} ^{۱۴۴۶} ^{۱۴۴۷} ^{۱۴۴۸} ^{۱۴۴۹} ^{۱۴۵۰} ^{۱۴۵۱} ^{۱۴۵۲} ^{۱۴۵۳} ^{۱۴۵۴} ^{۱۴۵۵} ^{۱۴۵۶} ^{۱۴۵۷} ^{۱۴۵۸} ^{۱۴۵۹} ^{۱۴۶۰} ^{۱۴۶۱} ^{۱۴۶۲} ^{۱۴۶۳} ^{۱۴۶۴} ^{۱۴۶۵} ^{۱۴۶۶} ^{۱۴۶۷} ^{۱۴۶۸} ^{۱۴۶۹} ^{۱۴۷۰} ^{۱۴۷۱} ^{۱۴۷۲} ^{۱۴۷۳} ^{۱۴۷۴} ^{۱۴۷۵} ^{۱۴۷۶} ^{۱۴۷۷} ^{۱۴۷۸} ^{۱۴۷۹} ^{۱۴۸۰} ^{۱۴۸۱} ^{۱۴۸۲} ^{۱۴۸۳} ^{۱۴۸۴} ^{۱۴۸۵} ^{۱۴۸۶} ^{۱۴۸۷} ^{۱۴۸۸} ^{۱۴۸۹} ^{۱۴۹۰} ^{۱۴۹۱} ^{۱۴۹۲} ^{۱۴۹۳} ^{۱۴۹۴} ^{۱۴۹۵} ^{۱۴۹۶} ^{۱۴۹۷} ^{۱۴۹۸} ^{۱۴۹۹} ^{۱۵۰۰} ^{۱۵۰۱} ^{۱۵۰۲} ^{۱۵۰۳} ^{۱۵۰۴} ^{۱۵۰۵} ^{۱۵۰۶} ^{۱۵۰۷} ^{۱۵۰۸} ^{۱۵۰۹} ^{۱۵۱۰} ^{۱۵۱۱} ^{۱۵۱۲} ^{۱۵۱۳} ^{۱۵۱۴} ^{۱۵۱۵} ^{۱۵۱۶} ^{۱۵۱۷} ^{۱۵۱۸} ^{۱۵۱۹} ^{۱۵۲۰} ^{۱۵۲۱} ^{۱۵۲۲} ^{۱۵۲۳} ^{۱۵۲۴} ^{۱۵۲۵} ^{۱۵۲۶} ^{۱۵۲۷} ^{۱۵۲۸} ^{۱۵۲۹} ^{۱۵۳۰} ^{۱۵۳۱} ^{۱۵۳۲} ^{۱۵۳۳} ^{۱۵۳۴} ^{۱۵۳۵} ^{۱۵۳۶} ^{۱۵۳۷} ^{۱۵۳۸} ^{۱۵۳۹} ^{۱۵۴۰} ^{۱۵۴۱} ^{۱۵۴۲} ^{۱۵۴۳} ^{۱۵۴۴} ^{۱۵۴۵} ^{۱۵۴۶} ^{۱۵۴۷} ^{۱۵۴۸} ^{۱۵۴۹} ^{۱۵۵۰} ^{۱۵۵۱} ^{۱۵۵۲} ^{۱۵۵۳} ^{۱۵۵۴} ^{۱۵۵۵} ^{۱۵۵۶} ^{۱۵۵۷} ^{۱۵۵۸} ^{۱۵۵۹} ^{۱۵۶۰} ^{۱۵۶۱} ^{۱۵۶۲} ^{۱۵۶۳} ^{۱۵۶۴} ^{۱۵۶۵} ^{۱۵۶۶} ^{۱۵۶۷} ^{۱۵۶۸} ^{۱۵۶۹} ^{۱۵۷۰} ^{۱۵۷۱} ^{۱۵۷۲} ^{۱۵۷۳} ^{۱۵۷۴} ^{۱۵۷۵} ^{۱۵۷۶} ^{۱۵۷۷} ^{۱۵۷۸} ^{۱۵۷۹} ^{۱۵۸۰} ^{۱۵۸۱} ^{۱۵۸۲} ^{۱۵۸۳} ^{۱۵۸۴} ^{۱۵۸۵} ^{۱۵۸۶} ^{۱۵۸۷} ^{۱۵۸۸} ^{۱۵۸۹} ^{۱۵۹۰} ^{۱۵۹۱} ^{۱۵۹۲} ^{۱۵۹۳} ^{۱۵۹۴} ^{۱۵۹۵} ^{۱۵۹۶} ^{۱۵۹۷} ^{۱۵۹۸} ^{۱۵۹۹} ^{۱۶۰۰} ^{۱۶۰۱} ^{۱۶۰۲} ^{۱۶۰۳} ^{۱۶۰۴} ^{۱۶۰۵} ^{۱۶۰۶} ^{۱۶۰۷} ^{۱۶۰۸} ^{۱۶۰۹} ^{۱۶۱۰} ^{۱۶۱۱} ^{۱۶۱۲} ^{۱۶۱۳} ^{۱۶۱۴} ^{۱۶۱۵} ^{۱۶۱۶} ^{۱۶۱۷} ^{۱۶۱۸} ^{۱۶۱۹} ^{۱۶۲۰} ^{۱۶۲۱} ^{۱۶۲۲} ^{۱۶۲۳} ^{۱۶۲۴} ^{۱۶۲۵} ^{۱۶۲۶} ^{۱۶۲۷} ^{۱۶۲۸} ^{۱۶۲۹} ^{۱۶۳۰} ^{۱۶۳۱} ^{۱۶۳۲} ^{۱۶۳۳} ^{۱۶۳۴} ^{۱۶۳۵} ^{۱۶۳۶} ^{۱۶۳۷} ^{۱۶۳۸} ^{۱۶۳۹} ^{۱۶۴۰} ^{۱۶۴۱} ^{۱۶۴۲} ^{۱۶۴۳} ^{۱۶۴۴} ^{۱۶۴۵} ^{۱۶۴۶} ^{۱۶۴۷} ^{۱۶۴۸} ^{۱۶۴۹} ^{۱۶۵۰} ^{۱۶۵۱} ^{۱۶۵۲} ^{۱۶۵۳} ^{۱۶۵۴} ^{۱۶۵۵} ^{۱۶۵۶} ^{۱۶۵۷} ^{۱۶۵۸} ^{۱۶۵۹} ^{۱۶۶۰} ^{۱۶۶۱} ^{۱۶۶۲} ^{۱۶۶۳} ^{۱۶۶۴} ^{۱۶۶۵} ^{۱۶۶۶} ^{۱۶۶۷} ^{۱۶۶۸} ^{۱۶۶۹} ^{۱۶۷۰} ^{۱۶۷۱} ^{۱۶۷۲} ^{۱۶۷۳} ^{۱۶۷۴} ^{۱۶۷۵} ^{۱۶۷۶} ^{۱۶۷۷} ^{۱۶۷۸} ^{۱۶۷۹} ^{۱۶۸۰} ^{۱۶۸۱} ^{۱۶۸۲} ^{۱۶۸۳} ^{۱۶۸۴} ^{۱۶۸۵} ^{۱۶۸۶} ^{۱۶۸۷} ^{۱۶۸۸} ^{۱۶۸۹} ^{۱۶۹۰} ^{۱۶۹۱} ^{۱۶۹۲} ^{۱۶۹۳} ^{۱۶۹۴} ^{۱۶۹۵} ^{۱۶۹۶} ^{۱۶۹۷} ^{۱۶۹۸} ^{۱۶۹۹} ^{۱۷۰۰} ^{۱۷۰۱} ^{۱۷۰۲} ^{۱۷۰۳} ^{۱۷۰۴} ^{۱۷۰۵} ^{۱۷۰۶} ^{۱۷۰۷} ^{۱۷۰۸} ^{۱۷۰۹} ^{۱۷۱۰} ^{۱۷۱۱} ^{۱۷۱۲} ^{۱۷۱۳} ^{۱۷۱۴} ^{۱۷۱۵} ^{۱۷۱۶} ^{۱۷۱۷} ^{۱۷۱۸} ^{۱۷۱۹} ^{۱۷۲۰} ^{۱۷۲۱} ^{۱۷۲۲} ^{۱۷۲۳} ^{۱۷۲۴} ^{۱۷۲۵} ^{۱۷۲۶} ^{۱۷۲۷} ^{۱۷۲۸} ^{۱۷۲۹} ^{۱۷۳۰} ^{۱۷۳۱} ^{۱۷۳۲} ^{۱۷۳۳} ^{۱۷۳۴} ^{۱۷۳۵} ^{۱۷۳۶} ^{۱۷۳۷} ^{۱۷۳۸} ^{۱۷۳۹} ^{۱۷۴۰} ^{۱۷۴۱} ^{۱۷۴۲} ^{۱۷۴۳} ^{۱۷۴۴} ^{۱۷۴۵} ^{۱۷۴۶} ^{۱۷۴۷} ^{۱۷۴۸} ^{۱۷۴۹} ^{۱۷۵۰} ^{۱۷۵۱} ^{۱۷۵۲} ^{۱۷۵۳} ^{۱۷۵۴} ^{۱۷۵۵} ^{۱۷۵۶} ^{۱۷۵۷} ^{۱۷۵۸} ^{۱۷۵۹} ^{۱۷۶۰} ^{۱۷۶۱} ^{۱۷۶۲} ^{۱۷۶۳} ^{۱۷۶۴} ^{۱۷۶۵} ^{۱۷۶۶} ^{۱۷۶۷} ^{۱۷۶۸} ^{۱۷۶۹} <

و جانشین سید جامع کج بخش شیخی گیلانی است و بخطاب جمال الدین ابو الحسن بنی اطمین و شیخ
 عالمی قدام و مادی خاص و عام باوصاف هدایت و ارشاد موصوف و بزرگ دریا نیست موصوف
 و در خلوت و خلقت و ارث حضرت شاه رسالت و صاحب بیکارده را شصتین غوثیه و غوثیه و غوثیه و غوثیه
 خود در ممالک هندوستانی نداشت و در این پنجاب حضرت غوث الاعظم سوامی نسبت اولاد
 نسبتی و دیگر هم بود که اهل خصوص را با نشد و بار بار زیارت حضرت شاه رسالت شرف در دست
 حضرت غوث الاعظم بنحو اب و بیداری مشرف گشت و نیز شیخ عبدالقادر ثانی بطریق
 قبور ملاقات مینمود و فیصل با حاصل میکرد بلکه مشرف مشرف بعیت هم گردید و شیخ عبدالحق
 محدث دهلوی صاحب اخبار الانبیاء که مردی کامل و کامل در علوم ظاهری و باطنی بود
 مریدان پاک اعتقاد و بی است و در سال نهصد و هشتاد و پنج مشرف به بعیت شد که در
 خانه کتاب اخبار الانبیاء شیخ عبدالحق قال بعیت خود نمود است آنحضرت بفضل و مشرف
 اندراج فرموده و اقامه شهادت آنحضرت در سال یک هزار و یک بعد سلطنت
 اکبر بادشاه است که در نواح ملتان از گولہ بندوق لنگان شهادت یافت و مرید
 پیرانوار در ملتان است اندرون پاک در و از به طرف جنوب شهر مذکور و اولاد ایشان
 هم در اطراف مزار سکونت پذیر است از مولف چهری بخوان شیخ سید عبدالقادر ثانی
 زقطب الاصفیاء ثانی | اگر موسی ثانی نیز دین شیخ عبدالوهاب متقی قادری
 شاذلی احسنی المدینتی قدس سره مرید و خلیف شیخ علی بن جسام الدین متقی است
 که ذکر خیر وی در مخزن چشتیه عالیہ خواهد آمد انشاء اللہ تعالی و چون بعیت شیخ علی بن جسام الدین
 اول بخاندان عالیہ چشتیه است اندازندگان سلف و مورخان زمانه قدیم
 اور از شایخ چشت اہل بہشت شمار کرده اند اگر چه از دیگر سلاسل هم فیصل افزاینده بود
 عبدالوهاب مرید و خلیف شیخ علی است و ارادت بخاندان قادریہ اعظمی داشت و اولاد
 در بایر مندہ است و الدوسے شیخ ولی اللہ از اکابر دیار مند بود و بعد از ان بجوادت و زکات
 در بر آن پیر آید و وفات کرد و شیخ عبدالوهاب را صغیر الدین گذشت و هم در عصر
 بآداب عشق الہی اور بخود کشید و بجانب گجرات و دکن مسافر اندیش غیر میرنموده در علم سلسلہ

ب علوم طریقت پرداخت چون خط خوش داشت
 ظاهری و باطنی شیخ مخصوص شده نسخه کتاب
 سب اخبار الاخبار میگوید که تا و دوازده سال شیخ
 یکم و بعد از شیخ تا بست و هشت سال گذرانید
 و نشد و یکبار که بعد از فوت پیر و سنگی خوشیش برآ
 ریت آمد و هر آن سال یکم معظمه را بهجت فرمود و حج
 ن از آن طرف شانزده روز و مدت رفتن چهل روز
 پنج نه کرد و بعد از آن متاهل شده پیش او تزویج هر پنج
 سی بعد از تزویج از مال فتوح حصه اهل خود هم بوی
 یفرمای که شیخ عبدالوهاب میفرمود که یکبار همراه والد
 بانی اقتادیم بکالتی که هیچ چیز از جنس طعام و شراب
 ت طفلان در گریه آمد و والد بزرگ دلدار می میکرد
 در بخت شب در آمد از خوف درندگان بالاسی
 ح دیدیم که فرست آن درخت شیشه آب شیرین بنامی است
 ان لمارادید و قرص گرم از بغل برآورد و باداد
 ید رفت پس آن قرص را خوردیم و آب شیشه نوشیدیم
 و قریه رسیده آسوده شدیم درین اثنا باز شوق باین
 روانه شده باز بر آن درخت آمدیم نه آن چشمه در آنجا
 ن مرد خضر بود و نیز شیخ از حال خود فرمود که در ایام
 یم قاضی شهر مدی شافعی از مذهب عبید العزیز نام
 بهم اذکرده در ویشان دیدن زوای آمده و صحبت با
 دت باشد از صلیح دقت که با وی صحبت و صحبت
 طون که اگر با مع خوار می داد از به ظاهر مشه

و متقدمان بسیار دارند اما در ظاهر از کتاب توایی الکی میکنند و شراب میخورند و ازین سبب مراد
 با وی سرخوش نیست پس روز دیگر حسب نشاندگی قاضی نزد آن شخص رفتم و دیدم که در آن مکان
 مکانی ساخته با دیگر دوسه کس در آنجا میمانند و جماعه کثیر از مرد و زن نزد وی نشسته اند چون از پیش
 در آمدیم مردی گفت و خوشحال شد بعد از ساعتی نیاید در میان آن روز و در خوردن شراب باز
 نهاد و ما را نیز اشارت نمود که بخورید گفتیم که این حرام است خود را نشانید هر چند با کفر بود
 استعمال بیشتر میشد آخر گفت که بخوری خواهی دید که ترا چه پیش خواهد آمد از پیش می نمودم و میخورد
 بر خاتیم چون شب شد در خواب دیدیم که بوستانی است لطیف که نمونه بهشت بلکه بهشت
 توان گفت خواهیم که اندرون باغ رویم همان مرد شراب خوار بود در ایستاده بود و سیاه
 داشت و گفت که اگر شراب بخوری ترا برفتن اندرون باغ اجازت است الا فلا هر چند نشان
 بیدار شدم و لا حول خواندم و باز خواب رفتم باز همان حالت حسب الظهور آمد بر خاستم و التماس
 بسور کاینات علیه السلام و الصلوة کردم و استغاثت از آنحضرت خود استم و باز خواب رفتم
 دیدم که سید عالم صلی الله علیه و سلم تشریف میدارند و عصا بر دست مبارک آنحضرت است
 دینده نیز در بر وی آغوش حاضریدین اشنا آن مرد و شراب خوار نیز حاضر آمد و حضرت پیغمبر
 علیه الصلوة و السلام الا که عصا بجانب او انداخته فرمود که سگ شای نامبارک فی الحال او
 بصورت سگ شده و او آنجا فرار کرد بعد از آن به فقیر خطاب شده و ارشاد کرد که حالا او را از نزد
 خود در اندیم و او آمده در آن شهر هم نخواهد ماند چون از خواب بیدار شدم دو گانه بشکر الله العزیز
 و علی الصبح بجانب منزل آن شخص رفتم دیدم که هیچ آفریده در آنجا موجود نیست و منی شب
 از آنجا فرار کرد و وفات شیخ عبد الوهاب در سال یک هزار و یک و سیست از مولود الهی
 ز دنیا شد و در غلظ علی جانب شیخ الطاهر عبد الوهاب رخصه شیخ کامل کوبالاش دیگر بر خوان نقل عبد الوهاب
 سید صوفی بن سید بدر الدین بن اسماعیل کیلانی قدس سره صاحب بهت
 و قوت و شجاعت و توکل بود قدیمی راسخ و دعوی مستحکم داشت معروف بکلمات ظاهری
 و باطنی و موصوف بتابعیت شریعت و طریقت و وجه موبه وی صد با طالبان خدا بخدا رسید
 و در لامپور هنگام شریعت گرم داشت و وفات وی در سال یک هزار و دو و چهل و سیست از مولود الهی

شاهرخ صفی خان بن تیمور | شریک زکال بنی دلی | شاهرخ سال میرانوی طبرستان | از جمله صفوی است و دلی
 سید کاظم شاه لاهوری قدس سره از سادات عظام بخارا است اسم با اسمی کامل
 و شیخ کامل بود اول در طریقه عالییه قادریه بیت گرد و تکمیل رسید بعد از آن بخدمت شیخ اله داد
 دلاوی حاضر شد و از وی غرقه خلافت و فقر یافت و دیر اقلین سید و یوانی کامل می گفتند
 و بعد محرم جلال الدین اکبر پادشاه از بخارا آورد لاهور شد و در میان نیشابور متصل موضع
 بابو سا بوطح اقامت انداخت و خلقی کثیر در طایفه ارادت وی در آمد چون فوت شد بهانجامش
 دفن کردند و عبدالرحیم نامی شخصی سپرد از خاص شاه سی که مرید وی بود خواست که گنبد بسازد
 هزار آنجناب تعمیر کند چون این اراده مستحکم کرد حضرت سید شب در خواب رفته تشریف آورد
 و فرمود که بر هزار گنبد تعمیر بناید کرد بلکه همین بسند است که خاک توده خام گلی هزار بایا باشد
 و خاک آنجناب بتاریخ پنج هزار سال یکبار در پنج است و هزار بار از متصل موضع بابو سا
 بروی شهر لاهور است از موقوفات جناب شیخ کاظم صدر و از آن بپایان عیشین عامل قطب عالم
 در اندر سال انتقالش که شاهنشاه کاظم قطب عالم شیخ حسین که تهروری قدس سره
 از عظامی خلفای شیخ بهلول در بانی است عز و کمال و در بختون و در و سماع بود و طریقه
 ملائمه داشتی جد بزرگوار وی سنی بکس اسی از هندوان لاهور بود و در عهد حکومت فیروز شاه خلعت
 زیور اسلام پوشید بعد از آن شیخ عثمان پدر بزرگوارش از کسب بافتگی قوت حلال حاصل کرد
 و شیخ عثمان دهر که قومی از بافتگان است اشتها داشت و شیخ حسین سال بنفصد و جلی بیخ
 بنام شیخ عثمان متولد شد و بعد حضرت سالکی بعد مست شیخ ابو بکر که حافظ و عالم در شهر لاهور بود
 سخن آمدن قرآن مشغول گشت و تا عمرده سالگی مشش جزو قرآن حفظ نمود در این اثنا شیخ بهلول
 در لاهور تشریف آورد و در مسجد شیخ ابو بکر نزول کرد و شیخ حسین را برای آوردن آب دریا
 که متصل آن مسجد بیرون در و ازه همسالی جاری بود فرستاد شیخ حسین فی الحال آب دریا
 آورد و کوزه آب سجدت حاضر ساخت شیخ بهلول بعد و ضوادی وی دو گانه تخت و وضو در حق
 حسین نماز کرد که ای این طفل را عارف کن و عاشق خود ساز تا بدو مایه و نجات رسیدن
 بمرد سالکی بشریعت مشرف گشت و بهمان ایام چون ماه صیام نمود از شهر شیخ بهلول حسین را

در نماز ترجیح امام کرد و دوی بوجه پیر و شافعی تمام قرآن حفظ در تراجیح بخواند و صاحب
حقیقه الفقرا که را قمر ناقل ایحال از کتاب دوی است میفرماید که نسبت حسین بخدمت شیخ بهلول
در سال منهد و پنجاه و پنج بود و قریب آن میفرماید که در زمانه که شیخ سوی حسین
آمد از تبریز میفرستاد و وقت خوش بود ساعتی سوزد سال پنجاه و پنج و منهد و پنجاه سال هجری است
حق شده بود و حمزه بن نفیسه در چند سال حسین را بکمال رسانیده شیخ بهلول روانه وطن خود
شد که وطن مبارکش بقاصله هفت میل از قصبه چند پوشت است بعد از شریعت بر سر
شیخ خود حضرت حسین تالست و شش سال در زهد و ریاضت گذرانید و در بیان و بیان
کناره دریای رادی و شب بر مزار پیرانوار شیخ علی محمد و گنج بخش اجمیری میگذرانید و قریب
شب تنها بر مزار شیخ علی حاضر بود که تمام مکان مزار پیرانوار شد و حضرت محمد دم خود نمود و از
شده توجیه کامل بحال حسین کردند و بخوار رسانیدند و حسین را از عرش تافرش آنچه که بود شکفت
گشت بقول صاحب حقیقه الفقرا که بنا که زمره پیرانوار اگر در دیده حسین ظهور
بیکر خوش بنور نورانی مظهر نور پاک رحمانی گشت از پیش چشم حسین بخود از جانی خوشتر
از ابدت فساد و پایش سر خدمت نهاد و پایش نقل است که روزی شیخ حسین بعباسی و شش
سالگی سبق تفسیر مدارک از شیخ سواد الله لا بهوری میخواند و چون بآیه ثانیة الذین لا اله الا الله
شید از او متاد معنی آیت پرسید و معنی ظاهر بیان کرد گفت مراقب مطلوب نیست حال بیاید
این بگفت و درست جام حال شده از مسجد برخاست و در نقش آغاز نهاد و در دو گویان از
مسجد برآمد و کتاب تفسیر در چاه انداخت از کتاب در چاه انداختن دیگر درویشان در سه ملا متاکر
آخر حسین بر چاه آمد و گفت اسی آب از انداختن کتاب در آب درویشان مرا بهر یکو نیند کتابت
بمن واپس ده فی الحال آب بخوشید و بکناره چاه آمد بحالتیکه کتاب بر سر آب بود حسین آن
کتاب از دوی آب گرفت و حواله درویشان نمود چنانکه هیچ اثر آب بکتاب نرسیده بود و از نو
سین طریقه ملا عیته پیش گرفت در ویش دردت تیرا نشید و جام بردست حق پرست خود نهاد
و داد ملاست و بدنامی در حق خود میداد و مستانه و ارگاه در مسجد و گاه در خانه خارگاه
و در چاه و گاه در دشت و خواره خندان و گاه از کبار سیکشت نیز در حقیقه الفقرا

که روزی حسین یاران خود فرمود که اگر مرضی شما باشد آن بزرگوار را وی رفته سیر کنید
گفتند که اگر آن مرغان بخوراند سیر ویم حسین منظور کرد و باز روی دیوای را وی در موضع شایان
تشریف برد چون در آن ایام امسال بارش باران از صدف و بارخان سردا بود و چون که کار
قوم زمینداران منته بود و هم باران حسین را گرفتار کرده باز بخیر ساخت و حسین گفت که تا وقتی که
باران رحمت نبارد و باران شما را خلاص نیکم اگر چه بهار خان مخلص فقر از دل بود اما بر آن
بارش باران این جلد را بخت پس حسین نزد یاران خود تشریف برد و گفت که یاران جان
بر عکس ای قادیان امید خوردن نان مرغان داشتید بر عکس آن در قید گرفتار آمدید بعد از آن
نزد بهار خان تشریف آورد و فرمود که باین جلد که بر زنگنه باریدن باران بکن نیست
لیکه از آسمان آتش خواهد بارید باین اگر نان مرغان شیر و شکر و غیره لازم صنایع است
یاران من حاضر آری یقین است که باران بار دین بهار خان یاران حسین را خلاص کرد و بهر شیوه
مطلوبه حاضر ساخت چون حسین با یاران خود مسرور گشت رو با آسمان کرد و گفت که حسین با یاران
خویش مسرور است حال حاضر است که باران رحمت بفرستی و ما را بخاد و ده را آباد کنی ای آسمان
ابر پدید آمد و باریدن باران شروع شد و چندان بارید که خلق سیراب گشت لعل است که شاهی
حاجی یعقوب نام در مدینه منوره بکونت داشت و دمام شیخ حسین را به مدینه بفرستاد
و آشنائی پیدا کرده بود اتفاقا با هم تقریب سیر با اتفاق آمدن هندوستان افتاد و بلا جبر و غبار
گشت روزی حسین را در مدین چوک باز آردید که مسرت شربت محبت شده با و از مدخل بقع
میکرد نهایت تعجب شد و از شخصی دریافت نام و نشان و نمود گفتند که نامش حسین است و
لاهور است باز به دست حسین رفت و گفت که آفرین آئی که به پهلوی دهنه عالیله نبوی محکمت بود
حالا اینجا حال است که بر حال آید و او است فرمود که ای حاجی چشم خود ببند چون بند کرد و باز
در پیش هم همان لباس که بریده بود دید و سیر و با آورد و در مدینه محکمت است که بعضی خانها
مسیحی بگوشت آنکه بادشاه در ساجید نموده در لاهور فقیری حسین نامی است که پیش و بعد است
می تراشید و لباس سرخی می پوشید و ظاهر هر یک ماهی میشود و شخصی مرد که ماد بود
نام دارد و صحبت دارد و با و از مدخل است و او گرفته نفس میکند و با وجود این همه عواید و دولت

باطنی است با متلع این معنی بادشاه ملک علی کو قوال لاهور فرمان نافذ کرد که حسین بیست
 را پایز بخیر کرده روانه جمنور نماید بعد در فرمان کو قوال پایادگان را بگفتار می حسین را سر کرد
 لیکن با وجود یک در لاهور بود برست نیامد تا آنکه روزی ملک علی عبداللہ بیست را بہرین را
 حسب حکم بادشاہ در بازار شامس بردار می گستید و هجوم عام بود حضرت حسین ہم از آنجا گذر
 کرد و قوال چون دید که گرفتار کرد و در مجلس فرستاد و مان چون از بخیر در پائی آن پیر و شکر
 از اخذ فی الحال می شکست بجای این کہ برست ملک علی گفت کہ ای حسین برو و جہود
 بخیر را پاره میکنی پس اگر من ملک علی کو قوال می بخای از بہی در بر و باجی کرده نزد بادشاہ خواہ
 فرستاد فرمود کہ از خدا خواستہ ام کہ عقرب بخنمای از بہی تو کنند و بہان بعد کہ کبر
 پس بخنمین اتفاق افتاد کہ در فرمان شاهی کہ در باب قتل عبداللہ بیست بنام ملک علی صادر
 شد و بود و حج بود کہ ہر سخنی کہ عبداللہ بوقت برادر کشیدن بر زبان آورد ملک علی نقل آن
 بحضور بادشاہ عرض داد و در اتفاقات عبداللہ بوقت اخیر برادر دشتام مغلط در حق بادشاہ
 بر زبان آورد و ملک علی در عیضہ خود ہمہ دشتام اللفظ بلفظ درج کرد و بخواندن و عیضہ بادشاہ
 غضبناک شد و فرمود کہ ملک علی عجیب ادب است کہ دشتام ای عبداللہ اللفظ بلفظ درج
 عیضہ خود ساخت و از سیاست شاهی اندیشہ نگری پس بنام ناظم لاهور حکم صادر شد کہ ہنمای
 آہنی در مقدمہ ملک علی زدہ بکشند و زن و بچہ ہای او نیز ہر دار کشند پس تعمیل حکم شاهی آن
 معاند فقر البیاض سید کہ قبر ملک علی با متعلقانش تا حال در گورستان میان فی خیر گاہ خلق است
 چون ملک علی کشتہ شد بادشاہ حضرت حسین را بطور خود نزد خود طلب کرد و آنحضرت بہ بخا
 کہ یکدست صراحی شراب و یکدست جام نہ ہر وی بادشاہ تشریف برد بادشاہ فرمود کہ با خود
 بیعت سلسلہ قادر بہ داری اینچہ حالت است حسین جامی از صراحی پُر کرد و برست بادشاہ داد
 چون دید پراز آب سرد بود و جامی دیگر پراز شربت و جامی ثالث پراز شیر ہم بادشاہ داد بادشاہ
 گفت کہ صراحی دیگر پُر از شراب لطایا بند و برست حسین و سید پس اگر از ان صراحی ہم شربت
 و آب و غیرہ برآید البتہ گرامت است فی الحال صراحی بدست حسین داد و حسین بہر شربت
 جامہای آن شربت و شیر از ان پُر کرد و برست بادشاہ داد و آن بعد بادشاہ نظر تہانین کرد و حسین

که اگر چه صاحب کرامت است صبر و تدبیر او نیست چون باده شاه در محفل از ناله تشنه بپوشید
که حسین نزد شاه بیکم ایستاده است فی الحال در محفل آمد و شخص حال حسین نمود و محسن
هم حسین را موجه و یافت از کرده خود تائب شد و با عذر از غصه کرد و نقل است که چون
عبدالرحیم خان سامان حسب الحکم باده شاه تهنیت ملک بخشید امور شد بحدت حسین آمد و
پانصد روپیه نذر گذرانید و استمداد خواست فرمود که ملک بخشید را با پانصد روپیه نذر تو و خاتم
منظور منصور خواهی شد اما بعد از این از کسی ولی استمداد کنی عبدالرحیم از آنجا غصه شد
و بهمان رسید و بحدت شیخ کبیر بالا پیر سجاده نشین مزار بهاد الدین زکریا ملتانی قدس سره
بامید فاتحه رفت و یکصد روپیه نذر گذرانید شیخ نذرانه قبول نکرد و فرمود که ملک بخشید از
پیش گاه حسین لاهوری تو خطا کرده و دیده است حالا حاجت گرفتند نذرانه نیست و صاحب
معارض الو لاییت میفرماید که وقتی محمد و مملکت قاضی لاهور در بازار حسین را دید که
باو از دهل رقص میکند خواست که آذینی بزرساند حسین بر حسب و عنان اسفانی گرفت
و فرمود که ای قاضی ارکان مسلمانی هیچ انداز اول کلمه توحید و اقرار رسالت حضرت سرور صلی الله
علیه سلم در خواندن کلمه بالتو شریک ایم دوم نماز و روزه از این ترک کرده ام و حج و زکوة
تو ترک کرده پس تفریر صرف برای حسین میراست قاضی بحدت و برکت و درج حقیقه الفقیر است
که خدایان حسین قریب به نذران کس نبودند که بتصدق حسین بعبادت کونین رسیدند و بعضی
که یک لکه و سبست و پنج از اولیای صاحب کمال از حسین بحال رسیدند تا شانزده خطا
نامی و گرامی که چهار از ایشان معروف بخطاب غریب و چهار بخطاب دیوان و چهار بخطاب
خاکی و چهار بخطاب بلاول مخاطب اندزاده تر شهنور اند و از آنجمله چهار غریب سبست اول
شاه غریب بمقام رقی بخشید فاصله سه کرده از وزیر آباد دوم شاه غریب در موضع لنگوی
دالی ضلع وزیر آباد سوم شاه غریب بمقام اچیل پور قلم و کن است و در چهارم شاه غریب در
در لاهور متصل مزار انجمن است و از هر چهار دیوان دیوان اول ماد بود و دوم دیوان کوک
در لاهور و در هر دو مقام بیجا پور چهارم الله دیوان در لاهور و از این است
و دیوان ماد و محمد و بیطل و بی معشوق و حضرت بود و از خلفای خاکی اول مولی بخش خاکی دوم

خاکي شاه در لاهور بجوار مزار سيدم خاكي شاه در وزير آباد چهارم حيدر بخش خاكي در اقليم دکن
آرام پذیر است و از هر چهار بلاول اول شاه رنگ بلاول دوم بهر بلاول سيدم شاه بلاول
است مزار بهر سه بجوار مزار آنجناب است چهارم شاه بلاول که با قلم دکن مزار است و لاوت
باسادات حضرت حسين بقول صاحب حقیقه الفقر در سال تصدیق و پنج است چنانچه در
از صریح به صریح صادق بر اوج فقر و سید اندر کرده است و وفات آن جامع الکمال
بتصدیق قول مصنف مزبور و دیگر اهل اخبار تاریخ سلخ ماه جمادی الثاني سنه یک هزار و شصت
معداری و مملکت جلال الدین اکبر بادشاه بود وقوع آمد و عمر شریف شصت و سه سال رسیده
بود و صاحب حقیقه الفقر از داده است عشق ازل و از می محبت است تاریخ وفات آنجناب

برآورده است از مولف	طالب عشق عاشق جانناز	ماه عالم حسین فی الهین	گشت شحال آن تولدیش
نیز سلطان شکیبائین	هم رقم شد انیس دین	طوفان لیدر زینت دین	گفت سر و جگرش سرشت
سال و میل آن کونین	شیخ محمود و شیخ نان	خلعتی بهشت عشق حسین	بهشت فیض حسن و حالش
ابدل بی نیا و خلق حسین	ایضا ثانی بهشت حسین	خوشتر زین حسین محمود	در سال لادنش رقم کن
یاد می آید حسین محمود	در سن و حال او یفرما	یادی از حسین حسین محمود	شیخ حسین قادی

و چشتی قدس سره از مردان شیخ عبدالوهاب متقی قادری شاذلی بود و در پی قید بی
و الا بهی خصوصیت تمام داشت صاحب اخبار الاخبار میفرماید که شیخ حسین از مردان
قربان شیخ عبدالوهاب بود و عجب حالتی و بهت فکرش داشت و وقتی شیخ حسین از آب
نزد امیکد شست و بکنار دریا میبشید بود و در او شیر میماند و مجال عبور مردمان تنگ آمده همگی از آن راه
گذشتن نمیتوانست شیخ حسین چون این چنین حالت برید یکین است خود کاروی برگرفت
و برست دیگر چادر خود برپهچید و درون بیشه در آمد و شب که در آن بیشه بود گرفت و بکار و هلاک
ساخت ثقل است که وقتی شخصی بر جای بلند ایستاده نماز میگذارد و در نیت نماز و سوا س
مینمود و الفاظ نیت را تکرار میکرد و چنانچه وقت بر حاضران مجلس تنگ ساخت شیخ و سستی بقدر
بر سینۀ وی زد و چنانچه در درون آب که در پایان بندی بود میفتاد و بعد از آن از سر
اثر آن و سوا س در خاطر وی نماند وفات شیخ حسین بقول صاحب شجره چشتیه در سال

کینر که دینده پیر می بسال وفات اکبر بادشاه است از مولف	حسین بن حسن بن حسن بن حسن
ولی د جهان شیخ زمانه	چو از دنیا بفر دوس برین رفت
وصالش شد عیان شیخ زمانه	شیخ نعمت الله سرهندی قادری قدس سره
لاهوری است و اول کسی که دست بجهت برست میا نیر داد و بود کمال و روح در هر و نقوی	سره از عالم خلقای میا نیر بالا میر
اشتهار داشت و بکرامت و خوارق موصوف بود صاحب سکنیه الاولیا میفرمایند	روزی شخصی تاجر اسپر خود بخدمت حاجی نعمت الله حاضر آمد و گفت که من بمبلغ کثیر بر کاکا تجارت
حواله سپر خود کرده بکار تجارت فرستاده بودم الحال سپر من نیکو بود که آن مبلغ را از دزدان در راه هار	برده اند ازین کار خیر اتم با شمع این معنی شیخ رو به سپر تاجر کرد و گفت که چه با پدر خود و دروغ بگوئی
در حالتیکه آن زر را در فلان گنبد بندگان جادوئی کرده بود و زر را حواله پدر کن سپر چون	ایشین در پاسی شیخ افتاد و زر حواله پدر نمود نقل است که شخصی بخدمت حاجی نعمت الله
آمد و عرض کرد که کینر که خود را داشتیم و شیشه شیشه جمال او بودم حالا از چند روز گریخته رفته است	نوجو فرایند که باز آید فرمود که امروز بندگان جادوئی بنشین و منتظر باش بعد ساعت یکبار به
خواب رسید نزدیک آن رفته بگو که کینر کین من که درین مهل است بیرون آید و مشغول	تحقیقات مهل مشغول آن شخص بچنان کرد و کینر خود یافت و وفات حاجی نعمت الله
بقول صاحب سکنیه الاولیا در سال کینر از بفرده پیر می بعد سلطنت نواز الدین محمد جهانگیر بادشاه	از مولف
چو از دنیا بفر دوس برین رفت	جناب نعمت الله شاه بجا
وصال است حاجی نعمت الله	شاه بدر کیلانی قدس سره از اولیای کاملین بجا است
دو بار امیر عالم شریف	جامع سیادت و شرافت و کرامت و خوارق و در سلسله عالییه قادریه سیر طریقت بود دلات
و نسبت موردنی داشت نسبت آبائی و چند واسطه حضرت عوث الاعظم قطب العالم	محمی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سره میرسد بدین طریق که سید شاه بدر الدین بن
میر شرف الدین بن سید یحیی بن میر علاء الدین علی بن شمس الدین محمد بن سید شهاب الدین	احمد زهره جبین بن علاء الدین علی ثانی بن سید قاسم بن یحیی سکنه تاتار بن سید احمد شفی
بن سید ابی صالح بن سید ابی نصر بن قطب الاقاف سید عبدالرزاق بن عوث الارض و السما	

محمى الدين ابو محمد عبد القادر حيلاني رضى الله عنه و آتخضرت بعد اكبر بادشاه در لاهور
 تشریف آورد و بسیار سے از ساکنان پنجاب و خاص لاهور بجله ارادت می درآمد و خواهری
 و کر است و پیش از این مقبول پروردگار بطور آمدند و اگر چه صاحب تشریف الشرف
 و شجره الافراک را رقم ناقص اینحال از کتاب و است تاریخ وفات وی تحریر نموده اما
 از شجره شخصی که میر این خاندان بود بطور پیوسته که حضرت شاه بدر تاریخ و از دهم ربیع الاول
 سال یکزار و ششده در عهد مملکت جهانگیر بادشاه بر حمت حق پیوست و در این روز در موضع مساینا
 حاله شواله زیارتگاه خلق است از مولف است ابو برالدین ازین نیا فانی اسفند در زند و در حمت
 رقم شد فضل حق تاریخ سالش اگر سید ولی بدر اگر است شاه شمس الدین قادی
 لاهوری قدس سره از عظمای اولیای و کبرای خفای شیخ ابواسحاق قادری بود
 است و شیخ ابواسحاق خلیفه اعظم شیخ داد و چونی وال صاحب شیر گزیده است که ذکر خیرش
 سابق بر این قلم آمد و وی شخصی بود از حد بزرگ عالم و عامل و عارف کامل فرود یگانه زمانه
 در علم شریعت و طریقت طاق یگانه آفاق از سماع و کشف کرامت بغایت محترم بود و در لاهور
 فتوحی عظیم یافت و طالبان خدا فوج در فوج بخدمت آن بحریر موج حاضر میشدند و بادشاه
 وقت شاه جهانگیر نیز از معتقدان و گردید گاهی از حکم او سر تافتی و آنجناب برای عاقر
 بیوسید و سیله جمیل شده حاجت مند از ایند ریه رفیع خود نزد بادشاه فرستاد و بادشاه نیز در رسید
 قبول نموده حاجت آن اهل حاجت روانه نمودی وفات آن منظر تعلیات با قوال صحیح در
 سال یکزار و بیست و یک تاریخ یازدهم جمادی الاخر است و فرار بر انوار در لاهور و قطعه تاریخ
 وفات تاریخ آنحضرت که اندرون روضه منوره تحریر است نیست سه شوال سال پنجاه و یک
 بیا را است از در ایش ششست
 از مولف است
 سال ترحیلش عیان شد از نزد
 باز محمد و بکریم آمدند
 سید حبیب الله سید عبد القادر ثالث کیدانی قدس سره در سادات عظام

و او یاسی دوسی الکرام کلبانی بی نظیر و لائانی است شیخی بزرگ متقی و زاهد و عابد و عالم بود چنان
 که است و شرافت و شجاعت و شادمانی و زاهدانه داشت بسید عبدالقادر ثالث مشهور است
 ترتیب و تکمیل ظاهر بی و باطنی از دال و ماحد خویش سید محمد عثوث بالا پیر صاحب شکر داشت
 و بعد وفات پدر بزرگوار بسیر قلم منورستان تشریف برد و فواید صحبت از اکثر مشایخ عظام
 و او یاسی کرام یافت من بعد در لاهور آمد و آبادی بیرون شهر لاهور در گذر لنگر خان توپان
 فرمود محله نو آباد موسوم باسم رسول پوره آباد کرد و پانجا بسال یکبار و بسبت دو و دو فای
 یافت و در لاهور بقا میکرد حالاً بر دهن حضرت شاه چرخ بن عبدالوهاب بنده وی مشهور است و چون
 شد سید عبدالوهاب و سید محمد پیران آنحضرت بودند و بی بی فاطمه ثانی مشهور بی بی کلان
 دبی بی دولت هر دو دختر والا گوهر آنحضرت اند چنانچه فاطمه ثانی زوجه پیران محمد شاه موج دریا
 بخاری دبی بی دولت زوجه سید نظام الدین بن سید میران بن سید یارک بن سید محمد عثوث او
 چسب زینت عجب قادری و شکر افشا یافت از حق غلبه و الا جا فیض السلام که بتاخرش همه بخوانند و در
 شاه سید خیر الدین ابو المعالی قادری کرمانی لاهوری بن سید مرتضی
 بن سید فتح الله قدس سره ولی لائانی از سادات صحیح الشب کرمانی است صاحب
 کرامات بلند مقامات ارجمند و زهد و دردی و تقوی و ریاضت بود و در مدینه و خلیفه و برادر زاده
 حقیقی شیخ داود صاحب شیر گزده است و بعدیت تاسنی سال در ریاضت شاکه و مجاہدت
 نائمه گذرانید چون تکمیل یافت و بمنزل اعلی و درجه معلی رسید از پیشگاه پیر روشن ضمیر
 بعد عطای شرفه خلافت مامور بسبت لاهور گردید و در راه بهر جای که مقام کرد چاه و تالاب
 و باغچه تعمیر ساخت که از شیر گزده تالاب و چند مقامات و می بمارت چنانچه تعمیر اند و بچو که با
 شاه ابو المعالی اشتهار دارند چون در لاهور رونق افراشت خلعتی کثیر بحاکمه ارادت وی در کرد
 و قبولی عظیم یافت و ادنی کر است و می آن بود که هر کس که بدست حق پرست و بی بیعت
 میکرد همان شب زیارت حضرت عثوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی الشریعه فایز
 میشد و فقیر بی اندوه محمد دارا شکوه در سفینه الاولیا میگوید که عارف حق آگاه ملا شاه
 نقل کرد که روزی ما بهر لاهی اخوند خود ملا نعمت الله که عالم و عامل و فقیر کامل بود زیارت

عاشق لادبالی شاه ابوالمعالی به قیام در اینجا نشسته بودیم که شخصی مرید پیچیده بختیجه دست
 حضرت شاه بطور پرید که در اندیشه قبول فرمود و پیش خود نهاد در دل من گذشت که اگر شاه ابوالمعالی
 کشف قلوب داشته باشد این تسبیح بمن عطا فرماید چون نخست شده به خواستم مرا پیش خود طلبید فرمود
 که این تسبیح حسب مدعا خود بگیر و اگر بهم رسد هر روز برین تسبیح صد مرتبه صلوات بخوانی که با و شاه
 و شخصی که این تسبیح آورده است صدواب عظیم حاصل گردد و غیر درج سفینه الاولیا است که
 او زنده است الله میفرمود که روزی در خاطر من خلور کرد که من ارادت و اعتقاد بحضرت غوث از
 رضی الله عنه از بس دارم آیا حضرت غوثیه هم از ارادت من خبر داده خواهند بود یا نه و چه خواهند
 بود که آنحضرت خود میفرمایند که اگر من در مغرب باشم و مریدین از سرعیان در مشرق خوابیده
 شب در خواب بیدم که در بیابانی از سر برهنه ایستاده ام و حضرت غوث الاعظم تشریف آورده
 دستاری سفید بمن عطا کرد و فرمود که ما در خیال از حال تو خبر داریم که سر برهنه ایستاده و خسته
 که ستر را بپوشیم چون صبح شد شاه ابوالمعالی مرا نزد خود طلبید و دستاری سفید بمن داد و فرمود
 که این همان دستار است که امشب ترا از غوث الاعظم عطا کرده است و محقق میاید که حضرت
 شاه ابوالمعالی نهایت منظور و محبوب حضرت محبوب سبحانی بود و کمال ارادت اخلاص و محبت
 غوثیه عظیم داشت و بطریق ادیسی فائده های عظیم از آنجناب حاصل میکرد و حسب الامور آنجناب
 غوثیه کتابی در ذکر مناقب و کرامت غوث الاعظم تألیف نموده به تحفه القادر میوسوسم شانت
 و سوا می آن دیگر تصانیف هم دارد که کتاب علیه سید عالم صلی الله علیه و سلم که محرر مسطور هم به خط
 آن مشرف شده است از عمده تصانیف وی است و دیوان اشعار آنحضرت هم نزد او بود
 آنجناب موجود است و لا دست با سعادت آنحضرت با قوال صحیح بر دزد و شقیه هم نماند
 سال هشتاد و شصت هجری است و سال تارخ ازاده گدای تسبیح را و حاصل میگردد و واقعه
 وفات آن یکذرات تارخ شانزدهم ربیع الاول سال یکزار و شصت و چهار هجری در عصر جمعه بگذشت
 بر قوع آمد و در وضع مطهره وی در لاهور است بیرون موتی در دوازده دروز عس بر دزد عین
 صد با خلق از خاص عام زیارت آنحضرت مستفید میشوند و اولاد حق یادوی سید مراد الدین غفره
 در لاهور قیام است از مولف ابوالمعالی خیر دین احمد که آنکه شریک فرزند دینی است

سال تو وصالش چون دل	بجست و بنده بس کسین	خیزش لیست تو لیدر عیان	جلتش فراموشی نرسین
ایضا اهل عالمی شمع عالی درین	سک و الاشته کون مکان	سال تو لیدر نیا قوال صحیح	باده عالی حق پرست عیان
ماز تو لیدرست محروم کریم	نیز خیزش لیست عیان	او حضور بی فصل خطاب نیز	سال اول آن شهر دوزخ
بوالعالی متقی میر اجل	نیز خیزش لیست حسن کن بیان	میان شمع قادری قدس ستره	

مرد خاص و عام حاصل الخاص میانیر بالا پیر لاهوری است و تمام عمر بخدمت پیر و مفتی صرف کرد
و میانیر بعد از ازیاران و مریدان خود بوقت شب پیش خود نگذاشتی سوا می میان تنها که هم نام
و یار و مساز حضرت بود و در حالت استغراق و بیخودی چنان غلبه کلی بروی داشت که از دنیا و اینها
خبر نداشت نهالست که در دیشی از جو پور بخدمت میان تنها از وی پرسید که تو کیستی و چگونه
آمدی گفت بزیارت شما آمده ام فرمود که مرا بهین و برو گفت میخواهم که از نام عرف احوال
شما نیز خبر دار شوم فرمود نام من تنها است و از قوم پیرانچه کیش و از کسین خادمان
میانیر بالا پیرم و احوال من نیست که او سبحانه تعالی کلمه باسی عالم جبروت و ملکوت و لاوت
پرست من داده است و قتی که میخواهم در دانه ملکوت واکرده داخل میشوم و اگر میخواهم بجبروت
و اگر میخواهم به لاوت میروم و محمد و آراشکوه صاحب کینه الا ولی که قائم اقل ایحال زرد
میفرماید که در خان و سنگ و نباتات و جهادات جلد با تنها سخن میگرداند چنانچه روزی در صحرا
میگذاشت درختی آواز داد که اگر برگ مرا بستانی و در از زیر منی قلمی انداخته بر آتش منی نقره
خام خواهم بر شریج جواب نداده از آنجا بگذشت همچنین دیگر درختی آواز داد که اگر قدری بوی
درس انداخته بر آتش منی طلای خالص گردد میان تنها بوی هم اتفاق نکرد و روزی
گنبد نشسته بود چون خواست که بیرون آید آوازی شنید که ساعتی توقف کن گفت تو
کیستی و باعث امتناع چیست گفت من همین گنبدم که در اول نشسته و باعث نیست که گنبد
وقت بارانی عظیم خواهد آمد اگر بیرون روی آزار می خوری کشید درین گفتگو بود که باران شروع
شد نقل است که که دزدی میان تنها در راه میگذاشت دید که موخی دیر فرود و پرست استخوان
دی از هم جدا شده در راه افتاده است بموش مخاطب شده گفت که چرا با خیال در راه افتادی
برخیز و بجای خود برو موش فی الحال زنده گشت و در وانشه نقل است که وقتی میان تنها

بعد از آنکه حضرت نیا نمیر حاضر شد پرسید که میان شما درین ایام بکدام سمت رفته مشغول میشوید
 عرض کرد که پیش ازین در حوالی خلستان موضع اچره رفته مشغول میشدم اما در اینجا جمعیست
 که شغلما آواز بلند تشیخ سبحان الله و الحمد لله میگویند بسبب غوغای ایشان در اشتغال من
 خالص اند حالا در محله خلیفه جنید بگوشه رفته مشغول میشوم با ستیغ این تقریر میان من
 تبسم شد و فرمود که پسندید کار عصاره سیرت تا یکبار سیده است و چه حرفهای بلند میگویند
 که روزی میان شما و میانیر و تلامه سبک لکونی بیرون حجره در سایه دیوار نشسته بودند و قوت
 خوش بود ناگاه ابرسی و باد می پدیدار شد میانیر فرمود که حالا چار و ناچار از اینجا باید بگریخت
 میان آنها گفت که اگر بفرایند این آبر و باد و باران را بر من نهیم تا هو اصفان شود میانیر ازین
 سخن بهم برآید و فرمود که اظهار کرامت و خود فروشی میکنی اگر باز اینجا بمانی در حجره برو که اگر
 نقصان است که در کار آبی دخل بهمیم که فعل محمود محمود و محقق مباد که میان آنها اتمی بود و اما
 با وجود آن خواندگی علم لوح محفوظ بچشم ظاهر میخواند و فات میان آنها بقول صاحب کینه الاولیا
 در سال یکم از ولادت و هفت هجرت است از واقعه وفات و حضرت میانیر چشم پر آب کرد و فرمود
 که رونق فخر خانه فقیر میان شما بر دلکته بنامان بوقت اخیر و صیبت فرمود که بجا نیکه میان

نهایت عظمی است متصل آن مراد من کنیز از مولف	حضرت نهاد که ولی خداست
عارف حق واقف علم الیقین	از عاشق مستانه بجز در حق
حاجی مصطفی سرسندی قدس سره صاحب زبردت قوی قانع نفس و هو از احاطه	میرد ان میانیر بالا پیر است حالت سکون و بیوشی بر دوی غالب بود و استعراق تمام داشت
نقل است که روزی شیخ حاجی مصطفی امام جماعه شده نماز میکرد و در حالت رکوع بر بزرگی	و استعراق بر کعبه غالب آمد همچنان در رکوع ایستاده بماند مقتدران چون دیدند که امام در رکوع
دیگر است نماز خود را تمام کرده بر فتنه دوی تا هفته روز چهارم همان در رکوع بود و فات	و بی تاریخ چهاردهم صفر روز چهارشنبه سال یکم از ولادت و هفت هجرت است از واقعه وفات
از مولف مصطفی چون نقل را بانی	شد و دنیا بخت بالا علی
گویند چیل آن سبب و الیا	باز تاریخ آن بیانات
مصطفی متقی امیر شیر	تاج ابرار مصطفی فانی

عالم ملکوت بر او تکشف شد و بمرتبه کمالات و لایات رسید و سرور سال کنیز و جلال چهار
تاریخ به قندم رمضان بفرزاد و متعال بیست هزار هزار و اندرون کریم از حضرت یانیر است
از مؤلفات جناب شیخ حامد میر حق بن اشترین پیشوا علی بن است چو تاریخ و حال است
عباشه مقدس بن است شیخ محمد میر المشهور میا نمیر بالا پیر قادری لاهوری
قدس سره از مشایخ عظام و تلافای دودی الاکرام مرید شیخ مخضر سید ستانی قادری است
نام پدر بزرگوار دوی قاضی سائده بن قاضی قلندر قادری است و والده ماجده کوی بی قاضی
بنست قاضی قاری نام داشت و نسبت آبایی دوی بحضرت عالیجناب عمر ابن الخطاب خلیفه ثانی
جناب سالت آب صلی الله علیه و سلم منتهی میشود و تولد میا نمیر بالا پیر در شهر سیدستان بمیل کمر
و بر سن بیست سالگی بر رهالقدر بن قاضی یافت و تا در عمر دوازده سالگی فی علوم دینی طاق
و بگذارد اتفاق شد و اول تعلیم طریقت بسلسله عالیقدریه از مادر میران خود یافت و در ترک
نمان بمرتبه کشف عالم ملکوت قایم گشت بعد از ترک خلافت نموده بعد حصول اجازه از راه
از شهر برآمد و بکوه سیوستان قدم نهاد و بخدمت شیخ مخضر مرید شده تکمیل سید و خرقه خلافت یافت
حسب الارشاد پیر و شفیع روانه لاهور گشت و در باطن بمرتبه ولایت حضرت غوث الاعظم فرما
یافت که هر آن و هر وقت که خواستی بشرف دیدار غوث الثقلین مستفیض شدی در عمرت پنج
سالگی در لاهور رسید و به دریا صفت مصروف گردید بعد که گاهی اشب خواب کردی تا شب
در کنش گذرانیدی و بعد که بقیه اخبار میکرد و چون حالت استعراق زیاده تر میشد تا یک ماه
اتفاق خوردن طعام نمی افتاد حضرت محمد داراشکوه میفرماید که در آن حالت ریاضت روز
برادر میا نمیر از وطن سید چون نزد خود هیچ نداشت بقایت صبر شد و برادر او در حجره نشاند و خود
بیان رفت و بعد طهارت و ادائیگی دو گانه دست دعا بجناب کبریا برداشت که الهی میبکس کبریا
و غیره و دیگری ندارم و چیزی موجودی که بهماننداری همان پردازم درین اثنا از خانه شخصی رسید
و گفت که شخصی براس تو طعام آورده است و منتظر است چون در خانه رسید آنده طعام خود
طعام پیش آورد و قدری نقد هم پیش نهاد و گفت از هر که ایوقت خواستی برای تو طعام نقد فرستاد
است که بگزینی بیک جهت است بفرما که بر ما هم شیخ دو گانه شکر انداد کند و طعام با همان کنی بخورد و بفرست

که روزی شیخ محمد میرزا کنار راه در پای راوی نشسته بود که مار سیاه دراز بیاید و بر روی او
ایستاده و زبانیکه بکپس نفیسه سخنان گفت بعد از آن سه بار گرد آن حضرت طواف کرده و راه خود
پیش گرفت حاضرین چون دریافت کردند فرمود که این مار بن گفت که من با خود قراری کرده بودم
که اگر شمارا به پیغمبر سوره مبارکه و شفا طواف کنم چون اجازت دادم سه بار طواف کرد و بر پشت طفل نشست
که روزی حضرت میا میرزا باغ زیارت مشغول بود و فاخته بر درخت نشسته از غایت سوز و
کو کوی میگرد شخصی شکاری بیاید و بسوی آن فاخته غلوه بنیادخت غلوه بر سر فاخته آمد و بر روی
زمین بنیاد و صیاد چون برداشت دید که مرده است لایق فرج کردن نیست بنیادخت جریفت
میا میرزا دمی فرمود که برو آن فاخته مرده را بیا چون آورد دست حق پرست خوشین فاخته
مالیدنی الحال پیرید و بر جاک خود نشسته که کو کردن آفات و نهای شکاری چون باز از فاخته شنیدند
بار دیگر بقصد شکار فاخته بیاید و خواست که غلوه بنیادخت حضرت میا میرزا را منع فرمود که دست ازین
فاخته بردار قبول نکرده و خواست که غلوه بنیادخت که در عظیم و حج الیم و دست آن خود پرست ظاهر
شده و از غایت در در زمین بنیاد و میغلطید میا میرزا بر سر او رفت و فرمود که ای بیدر و این درد
از بهان بیدردی است که بحال فاخته دل تافته بکار بردی چون منع کردم گفته مرا قبول نکردی
آخر صیاد و سر در پا آن حضرت نهاد و تا شب شد که آئینه حاجات از کار شکار و دست بردار شود
درین باب چشم عظیم یاد کرد و باستماع این تقریر حضرت میا میرزا و شکیه دست مبارک خود بر دست آن
بیدر و مالیدنی الحال در دساکن شد شکاری چون آتشین کر است بریدنی الحال مرید گردید
و بر لب بلند رسید نقل سست که روزی شخصی بخدست میا میرزا بالاپیر حاضر شده بر آتشقائی سپهر
بیمار خوش عرص کرد آن حضرت بر کوزه پیر آب چیزی بخواند و دم کرده لوی داد و فرمود که بپوش خود
بنوشان انشاء الله شفا خواهد یافت بیمار چون نوشیدنی الحال تندرست شد بنیادخت شخصی را بکپس
خود را برد و آورد و گفت که این طفل گنگ است گویا نمیشود توجه ببالش فرمایید آن حضرت طفل
مخاطب شده فرمود که بگو بسم الله الرحمن الرحیم طفل فی الحال بسم الله بخواند و گویا گشت در
اندک ایام حافظ قرآن گردید نقل سست که روزی میا میرزا بالاپیر و مالی خود که بعد از و دیار
به آن پاک میکرد و بخادی عطا کرد و فرمود که هرگاه سببی یا بیماری بفرزدان تو برسد بگو یا

بر سر وی بنیچی انشاء الله صحت خواهد یافت خدا دم آن علیا علیه بگرفت هرگاه که کسی بحال
نیار شدی بر سر وی بچیدی فی الحال شفا یافتی سو آن دیگر بسیاران آیدین گان اینان
رو مال بحال صحت سید نقل است که روزی میانین بالا پیر باب غنچه لطف برد و بدینست سر
مطاطب شده فرمود که از پیشگاه حق بیدام ذکر ما مودستی درخت در سخن آمد و گفت که یا حضرت
اسم یا الف بنیچ میکنم نقل است که روزی نفس از قوم مثل سر و پا بر نه که سوای یک نه بندی
نداشتند حضرت حاضر آمده بود و بنشینست بعد از آن نفسی دیگر از در آمد و مبلغ بنشینست
نذرانه پیشکش کرد میانین خلافت عادت که گاهی نذرانه از کسی نیکرفت نذرانه وی قبول فرمود
و آن نقل داد و فرمود که اسپه خرید کن و بخدمت فلان شاهزاده بر ده که او نخواهی شد و در پیش
دیگر که حاضر آنوقت بود بر آشفت و عرض کرد که یا حضرت شما این در تمام و کمال بآن غیر مستحق
دادن این حق هیچ نفر بود و منکه پیش از او حاضر بودم نیز مستحق بودم که مرا میدادند همچنین بآن بسیار کرد
بر بخند و رفت و بعد رفت او حضرت میانین با ضرب مجلس فرمود که این شخص یکصد و بیست و نیم دینار
در کمر خود دارد و با وجود آن لفظ استحقاق بر زبان می آرد و لافهای دروغ میزند پس خدا تعالی
که همان وی گم شود و جان او نیز در محبت ز تلف گردد و در تیر ضایع شود و در شایسته آن دو
کس دیگر نیز کشته شوند بعد در روزی آن در ویش غلبه خانه وقت بعد شمس خرقه پوشید
و همان خود را در غسلخانه فراموش ساخت و از آنجا بخدمت حضرت میانین آمد آنحضرت قسم شد
بر ویش فرمود که ای فقی که خود را واکن و بفرمانت نشین در ویش چون دست بر کنه زدهایان
نزدیک تحیر شده و از آنجا برخاست میانین فرمود ای عزیز این قبل که میروی عرض کرد که چیزی از غسلخانه
فراموش کرده ام میگویم چون در غسلخانه رسید هیچ نیافت فریاد برداشت گریه کرد و بگریه
میانین گریه بر می یافت همان خود تضرع و زاری نمود از آنجا که در ویش با خود است
چون تمام روز بنیچال بگذشت اسماعیل غوثی بر در مقام رفت و این عابد از ویش شنید
و فریاد کرد که حضرت میانین را بروی هم آورده فرمود که بکنار دریا برو و در آنجا کشتی بکنان بکنان
خواهی یافت و کشتی فخر را خواهی دید از وی همان خود و بآن انشاء الله خواهد یافت در ویش
بر پادشاه دید که در کشتی در ویشی نشسته است در دل تصور کرد که این شخص حمالی است یا مرفوع

هميان من نزدیکی کجا خواهد بود آن شخص سر بر آورده گفت آری من حاکم و همیان کوز و نیست
 و میدانم که ترا میامیزد داده است بیا و همیان خود بگیر و پیش نزدیکی می رفت و دید که بسیار
 همیان با نزدیکی رانده اند همیان خود پیشناخت و بگرفت و شکر کرد یکصد و بیست و دو نیم درهم
 پوره برآمد برداشت و بخت دست آنحضرت آورده شکر انداخت و بر رفت و بهمان شب خوابیده است
 که نغمه بال عارض حال وی شده بود و از دنیا در گذشت آن همیان بیست و یک سال و شش ماه
 و شش روز و شش شب هم که مصیبت ایشان بود برین حال افتاد گشت و طبیب معالنه هر دو طعام این هر دو کرد
 و بگشت و خود در قصاص آن کشته شد و همیان در بیت المال سرکار بادشاه ضبط شد و شخصی
 نور محمد خادم آنحضرت نقل کرد که شبی میان میرالایر بالایی حجره تشریف برد و بمن فرمود که کوزه آب
 و بادکش و فلین چراغ را بگذار در بر و خواب کن من بادکش و فلین را نشان ترا بالا گذارم تا کوزه آب از دست
 کردم چون از شب جسد باقی مانده برار گشتم و بیاوم آید که کوزه آب بر او خور آنحضرت بالا گذارم
 کوزه آب پر کردم و بالا رفتم و دیدم که میان میر در خوابگاه نیست و تصور کردم که شاید در بیت الخلاء رفته است
 در بیت الخلاء رسیدم و آواز دادم هیچ اشاره نشد ناچار چراغ روشن کرده و تمام حجره را غلطی نگاه کردم
 آنحضرت را نیافتم تحیر کردم که آیا کجا تشریف برده است چون صبح شد از بالایی آواز داد که کوزه آب بسیار
 کوزه بخارست بر دم و بیه اختیار شده است غصه نمودم فرمود که امشب در غار خوابی و در آن حجره
 است که از عبادت کردن در آنجا ثواب عظیم حاصل میگردد و این از نیست از اسرار الهی حاجات را بر زبان
 منقول است که در ایامیکه جهانگیر بادشاه در شیر کوه بعضی مردمان سخنان غیر واقع از طرف شیخ عبدالحق منقول
 و دلیلی مزار احسام الدین که از احاطه مریدان خارج باقی باشد بود بعضی بادشاه رسانیدند و بادشاه فرمود که
 شیخ عبدالحق و مرزا احسام الدین از دلیلی که در شیر بیانید و شیخ نورالحق پسر شیخ عبدالحق در کابل برود
 و چون شیخ عبدالحق از دلیلی با هور رسید با خاطر ایشان بخت میان میرالایر آمد و حال واقع عرض
 کرد فرمود که در شیر نخواهی رفت و نه پسر تو در کابل نه مرزا احسام الدین از دلیلی جدا کرد و همه خوش فرم
 در دلیلی باشی بعد چهار روز خبر وفات جهانگیر بادشاه در لاهور رسید و نقش بادشاه در لاهور آورد و من
 کرد و آن هر سه کس بطرف دلیلی معاودت کردند و منقول است که شخصی از امرالاهور حاکم است
 در دلیلی بخود که میر آب چاه مشهور برآمد بسیار پریشان شد و کوزه آب پر کرده بخت میان میرالایر

در غرض حال کرد آنحضرت سوره الحمد بخواند و بر آب دم کرد و قدری از آن بنوشید و فرمود که این
 آب را در چاه بینداز آن شخص همچنان کرد و آب چاه شیرین و سرد گردید و منقول است
 که اهل اسلام قتلگاه کنگره را چند سال محاصره داشتند فتح پیسر نشد آخر یکی از افسران فتح که خیر
 آنحضرت بودند بزرگوار عرضی الناس فتح قلعه کرد و بر پشت رخت خواب نوشت که انشاء الله
 از دست تو فتح خواهد شد بعد چار روز قلعه فتح شد و منقول است که محمد فاضل ناستی
 شخصی مرید حضرت میا نیر بود پیشش فوت شد فرمود که غلین مشوا هلیه تو عالمه است بیک خواهر
 آورد و خادم چون در خانه رفت دریافت که فی الحقیقت هلیه و عالمه است بعد انقضای مهلت حل
 پسری را نزد آنحضرت آورد با نام افضل موسوم ساخت و با فضل فرمود که تقدیر چنین بود که در خانه
 تو دقتی برای لیکن سربار از خدا یقانی در خواست تولد پس کردم قبول فرمود پس بتو عطا کرد
 و منقول است که کنیز شخصی با مال بسیار که امانت بیکانه بود فرار کرد چون هیچ چاره ندید بیک
 آنحضرت حاضر آمد و استدعای دعا کرد فرمود برو که کنیزک تو در خانه نشست آن شخص چون
 در خانه رسید دید که کنیزک موجود است از کنیزک حال واقع استفسار کرد گفت که از اینجا با صله
 دور تر رفته بودم امروز همین وقت شخصی باز من گرفت و مرا در بنجار رسانید منم از وقوع
 این واقع حیرانم که اینقدر مسافت بعید بچگونه طی کردم و منقول است که شخصی عالم فضل
 ملاسکی روستای نام خادم آنحضرت بود و از مدت مدید بخدمت آن حضرت حاضر بود روز
 شنبه کبیر میان میر و سکه فرمود که یک بار شمارا بر دوستاق وطن خود باید رفت و خبر
 متعلقان خود باید گرفت اگر چه دل ملاسکی بر این معنی راضی نبود اما بتعمیل ارشاد روانه
 وطن شد به بدخشان رسید بعد از شام داخل روستاق شد و نزدیک خانه خود رسید
 دید که هجوم کثیر در خانه وی است و شمعها افروخته اند و طعام بکثرت پخته میشود و از شخصی صبح بخال
 استفسار کرد او گفت که اینجا ملاسکی نام شخصی است که او از بسبب دو سال به بند و نشان فتنه بود
 چند ماه گذشته اند که خبر فوت او رسید بعد از ایام عدت امروز شخصی دیگر خواستگاری بحال و
 نموده است مجلس نکاح ترتیب داده از استماع این معنی ملاسکی بمصروف کشف خوارق
 حضرت پیر از خود رفت درین اجتماع خویشان آشنا یان ملا را خبر کرد همه حسرت مند و بهشت

اتمام اوراد و نماز و ذکر و آن مجلس که مستقر شد به بود و پیر ایشان گشت پس ملا چند گاه در خانه خود
بماند و خاطر از زمان و تعلقه وزن و قدر ندید کرده باز بخیر است میامیز حاضر شد هنوز سختی بر زبان
نیاروده بود که آنحضرت فرمود که اسی ملا اگر کیاست خود در بدر میرسانیدی قیامت عظیم واقع شده
ایم و ملا سرور پایی را آنجا بیاورد و شکرانه عظیم ادا کرد و منقول است که روزی حضرت میامیز
با ملا شاه خلیفه خود بقبرستان تشریف برد و بر سر قبری میروید و با هم نشسته مشغول گشتند ملا شاه
اندر آن گفت قبور گشت که آنحضرت صاحب این قبر میگید که من آن جوانی از دنیا رفتم
و بنسب ای که در آنجا بسته خود بسزای گرفتارم الحال شما عزیزان بر سر قبر آن آید و آنجا بکین
در عذاب با من فرمود از صاحب قبر پرس که عذاب تو از چه رفع میشود ملا شاه توجه نمود و گفت
که میگویند که اگر هفتاد هزار بار کلمه طیب لا اله الا الله محمد رسول الله بخواند عذاب آن بن نبشید
عذاب بن رفع میشود پس حضرت میامیز حلقه خادمان و مردان یاران خود را طلب کرد و فرمود
که همه با اتفاق کلمه طیب بخوانند چون با تمام رسید ملا خواجگفت که صاحب قبر میگوید که بکرت
طیب انفس پاک شما عذاب قبر از من برداشته و لادست با سعادت میامیز لا اله الا الله قبول
صاحب سکینه الاولیا بسال بنهد و بخواه و هفت مقام سیستان و وفات برادرش بنهد و بخواه
خمس تاریخ هفتم ماه ربیع الاول سال یکم هزاره چهل و پنج در عهد ملک شاه جهان بادشاه است در
حاکمیه فرمانروائی لاهور و اب وزیر خان قتل بود و در آنرا برادر لاهور است و عسکری شهادت
و هفت سال بود و آنحضرت زیاده از شصت سال در شهر لاهور اقامت و زید و حضرت میامیز
چهار برادر و دو خواهر داشت برادرانش یکم میان قاضی دوم قاضی عثمان سوم قاضی طاهر
چهارم قاضی محمد پنجم محمد سیرینی خود آنحضرت قدس سره و خواهرانش یکی بی بی باوی می بی بی
جمال خان که دلیه هار فیه بود و ذکر خیرش در محضر بنفتم خواهد آمد انشاء الله تعالی و تاریخ وفات
آنجناب که از تصنیف ملا فتح الله قادری در ج کتاب سکینه الاولیا است این است

میامیز در قتر فارغان	که خاک رشتن شد	خز و برسان	هالتر شست	بفرودس و الاما نیشد
از مؤلف	سیر دنیا و دین میامیز است	واقعه از محمد اسرار	است	بهر شیت و توفیق
هم میامیز شمس العزیز	باز فرمود شیخ والا جا	عقل تکیه او بعد مکار	بنده مقتدر میامیز است	

او خاک در قش پاک پیش بیکه حضرت نموده بود تاریخ وفات سید غلام غوث

غلام غوث قطب بود عالم	اولی پاک حق آگاه فرجیه	وصال شیش شیخ حق آگاه گنیم
دوباره نیز با وی شاد فرجیه	تاریخ وفات سید عالم	شاه عالم حاکم دور زمان
شده چون از دنیا بخت شد فرجیه	سال وصال دست آویخته	هم کل شیخ و فضل حق حبیب

سید شاه بلاول بن سید عثمان بن سید محمد سی قادری لاهوری قدس سره
از کبرای مشایخ متاخرین و فضیلهای اولیای دین بنیادین حق و تشرع و صایم و قائم و عابد
و زاهد و ممتاز و الوقت بود و خرقه ارادت و فلافت از سید شمس الدین قادری لاهوری یافت
که خلیفه شیخ ابو اسحاق لاهوری بود و مرقد مقدس و مقام محله فرنگ واقع است و صاحب
محبوبان و مسلمین که کتابی صرف در ذکر شاه بلاول است میفرماید که بزرگان شاه بلاول هزار
هزار و بیست و نه نفر از اقلیم هرات بودند و در موضع شیخ پوره که در بی بقاصله کرده از لاهور است
از باد شاه در جاگیر یافته با کجا متوطن شدند و شاه بلاول نیز در شیخ پوره وجود نمود و وی و
مادر او بود چون بیست و هفت سالگی رسید و در طفل هم همسایه و وفات یافت آنحضرت
بر بالین و تشریف برد و فرمود که ای یار خفتن بوقت چو معنی دارد و برخیز تا با هم بازی کنیم
متوفی فی الحال چشم باز کرد و برخاست و همراه آنجناب از شد باستماع ایحال بعد از گزار
سید عیسی ویرایای خواندن علم در لاهور فرستاد چنانچه شاه بلاول بحسن سعی شیخ فتح محمد
که از علم علمای لاهور بود در اندک ایام بحکالات علوم ظاهری موصوف شد و شوق و ذوق یاد
مولی در دل حق منزل دی پدیدار گشت اتفاقاً روزی بکناره دریا راوی میرفت شیخ شمس الدین
از کشتی فرود می آمد با هم ملاقات واقع شد و شیخ شمس الدین بحسب تمام دست و گرفت و فرمود
که او بجهان تعالی ذات شمار برای معرفت ذات خود آفریده است پس شمارالاین است که بحسب
ما با شید و حده خود از فیض باطن که نزد امانت شاه است بگیرد پس شاه بلاول بهما وقت
دست ارادت بر امان آنحضرت زود بحسب طریقت مشغول شد و تقاضاست که روزی
شاه شمس الدین بحسب امره دریا در سایه خشتی بخوابد و تر است بود و شاه بلاول بحسب اینستاد بود
تاگاه و دهقانی در رسید و بالاسی درخت برآمد و چوبهای خشک درخت شکسته بر آفتاب آن غار

و شاه بلا دل هر چه میخواست کرد و فرمود که ازین حرکت در خواب بترسید و بپوشید و بپوشید و بپوشید
 میشود تا وقتیکه از خود بیدار نشود و تو وقت کن برقان پنج خیال بگردان و آخر بنگاه نیز در بنگاه است
 و برقان از درخت بر آفتاب و ببرد و شاه شمس العین چون از خواب بیدار شد سینه زانها را
 آن شخص کرد از خواب حال واقع عرض نمود فرمود که با فقر از چنین جلال و عظمت نمی یابید پس شاه
 مناسب کرد تا وقتیکه این حالت جلال شما فرو نگردد در محله شاه ابوالاسحاق و حجره بنیادهای تشریفاتی
 و تبادلت قرآن مشغول باشی پس شاه بلا دل تا چند سال در خلوت ماند و بقیه ام ناز و صیام
 دوام میگذرانید و شیر درج محبوب ابوالصلین است که در محله شیخ ابوالاسحاق بنامه میسایه حضرت شاه
 پسری تو که در نقالان حساب اسم پنجاب برای گرفتن زربار کبابی برادر و از او آمدند
 در قفس سرد میگردید و چون در قفس محض بود تنگدل شد حضرت شاه بهر یار طین ازین حال
 آگاه شد و آفتاب گل پرست گرفته از حجره بیرون آمد و آفتاب به دیوار میسایه زد و شکستنی الحال
 همه ریزهای آفتاب به در خالص شدند و نقالان قراصه زربار داشتند و راه خود پیش گرفتند و میسایه
 کم بایه از تقاضای نقالان خلاص یافت منقول است که در خانقاه و الاچاه حضرت شاه که
 عام جاری بود فلاحت بسیار نان دو دقیقه میخورند و آنحضرت هم پوشاک شاهانه می پوشید و اسباب
 بسیار از ششم ظروف و غیره در مطبخ آسیناب موجود می ماند و می خوردی باراده دزدی اسباب
 در مطبخ آسیناب در آمد تا بنیاد شد و بگوید خود را پوشیده ساخت چون روز شد از تقسیم طعام
 فراغت حاصل گشته آنحضرت در وقت مطبخ را نزد خود طلبیده فرمود که شخصی نابینا را بگوشت مطبخ
 بپوشیده شد بگشسته است او را بیرون آورد حصه مضاعف بومی بداد که از شب گرسنه است
 و او غم چون او را ملاش کرد و یافت او نان نگرفت و البتای حاجری خود و بجز حضرت شاه
 کرد چون رو برد آورد در غم را کرد و سر در قدم آورده مرید گشت بنیاد شد و شیر درج محبوب ابوالصلین
 است که اوقات شبانه روز حضرت شاه متقسم بود و در آن صبح تا چاشت بر اقامه عبادت مشغول بود
 بعد از آن به تقسیم طعام از دست خود مصرف می گشت بعد و بهر تانک ساعت قبلا و بعد
 بعد از آن ناز ظرافت ادا میکرد من بعد بجلوه میرانج توجیه بحال ایشان متوجه میگشت
 درین اثنا خلقی کثیر کوزه های آب بدست گرفته حاضر میشد و می مبارک در هر کوزه میداد

تخصی از جامه نین ذکر کرد که فلان عابد بنیر زن دارد در هر شب پیش هر کس که می آید و در هر
 حجره خاص بنیر بپاوی می مشغول می مانند در پیشه دیگر ازین سخن در اول انکار کرد و بعد میقیم انکار و در
 بنور باطن دریافت و فرمود که انکار است اولیا انکار نباید کرد و آن معنی چند ان اشکال ندارد بزرگ
 این درخت نگاه کن که تسلی یابی در ویش سر بر آورده و در بطرف درخت نظر کرد و دیگر که شاه میقیم
 بر هر شلخ و برگ موجود و بمقام خود نیز گرام پذیر است و نفلسست که متصل موضع مجسمه
 نذرنداری در زمین خویش زرد که کاشته بودشی محقق برادر الطوفان گذر افتاد و نادان
 خود فرمود که این همه زرد که را از زمین بر آید و با سپان با بخور این خدا مان سبب کم کم بل آوردند
 لیکن در دل ایشان بغایت استعجالی و انگاری بود که حضرت شاه بی حاجت الکمال بیگاه نهفت
 خود آورد علی الصبح مالک زراعت مستقیماً بنده مست آمد و عرض کرد که من در زمین خود زرد که
 نیت نذر خدا مان حضرت کاشته بودم و داده آن شتم که تمام دکان بخیر است و سالها است
 آمد و بلا اجازت من زرد که را زمین بکنید و بر دواز استماع یعنی شاه میقیم شمرده و فرمود که خوب شد
 حق بخت دارد سید نقل است که این حضرت زنده پیر و در حقیقی حضرت شاه عالم بود چون وقت
 را آمدن رسید و در دزدان آغاز شد خدا و سه بعرض شاه رسائید که زود برادر شمارا در محل است عا
 کنید و در گریه و فرمود که در خواهد کرد و در خواهد ماند انشاء الله تعالی بجز داین سخن حل غایب شد
 گو با حضرت بی بی گاهی حاله نشده بود و نایاب بود و حاله نشد و فوات شاه محقق میکم الدین قول
 صحیح در سال گنزار و پنجاه پیچ بجز نیست که صاحب کرده حضرت حجره سال فوات انجناب زاده
 در دل داغ داده افکند و است و هزار پیر انوار در حجره شاه محقق میکم و شریف جیل بود و سال از وفات

چون محقق میکم دین	شهر دار فانی میقیم	جلست و شد افکند	انجناب جهان میقیم
شهر عیان نیز افضال اقطا	سال مرگ آن میقیم	شیخ مادمولاهوری	قدس سرور از خلفا

از چند و محبوبان دلپسند شیخ حسین لاهوری است صاحب عشق و محبت جذب مشوق و دوزخ
 ذکر و فکر بود احوالش اندر وی کتاب حقیقه الفقرا بدین لفظ تصدیق پیوست که دی پس بر سر بود در
 شاه دره سکونت داشت و بغایت جلیل و سیم بود در دزی سواد میرفت که شیخ حسین انظر جالی الکمال
 وی افتاد و بنابر جان مفتون محبت دنی گشت و در شاد دره سکونت اختیار کرد و کار محبت

در این روزها

در این غایت رسید که تمام شب بطواف خانه ماد بود و هر وقت میبید و بر میخاست میسجد کرد
 در آنجا است بپای چشم روانه شده در آنجا میرسد لیکن در آنجا هیچ رجوعی و محبتی بجا حسین نبود
 و خود را بیگانه داند و نمیبرد اشت اما آنچرا ماد بود بوقت شب با اهل خانه خود تقاریری کرد و از راه
 پوشیده میداشت حسین علی الصبح آنرا بر سر بازار فاش فاش میگفت چون چند سال برین
 حال بگذشت شهر عشق حسین در عالم افتاد و فسانه آن دیوانه مشهور زمانه شده بحکم القلک
 پدید می آید الی القلک عشق حسین در دل ماد و نوین موشگشت و گاهی بعد ماهی بخیرت حسین
 حاضر گشتی آخر کار چنین حالت در پیش آمد که شب روز بخیرت حاضر مانندی و گاهی مفارقت
 نکردی بعیایه اینحال مادر و پدر شیخ ماد بود بجان بر بخیرند و با تنوع پیش آمدند و ترنیتاد آخر حیات
 بزرگتر شد و ماد بود گفتند که ما برای غسل در بای گنگ میرویم شما را هم همراه رفتن خواهد بود ماد بود
 از حکم الدین ناچار شده بر حصول خیرت حسین آن مضمود که والدین خود را بگو کرد و آن
 گنگا شود بر روز غسل انشاء الله ترا بر بای گنگ ساندید خواهد شد پس ماد بود همراه والدین رفت
 و نظر امتحان کرد است حسین بر لاهور جان چون روز غسل رسید بخیرت حاضر آمده التاجی سید
 خود در آنجا کرد شیخ حسین با ماد بود بیرون شهر رفت ماد بود گفت که قدم بر قدم من بنه و چشم بپوش
 او بچپان کرد چون چشم بکشد خود را حسین بر لب با گنگ یافت غسل خود داند و پدر خود ملاقات
 کرد و باز بخیرت حسین آمد و بطوریکه زفته بود و در یکساعه بلا آورد و هاتر و زشت تصدیق اسلام
 مشرف گشت و بعد دو ماه چون موسم بسنت و هولی رسید و هندوان پیش و عشرت مشغول شدند
 حضرت حسین هم بنظر ماد بود مجلس سماع و رقص گرم نمود و بر یکدیگر رنگ گللال انداخت چنانچه تا
 حال رسم جاری است که بر بسنت هجوم کشید برادر حضرت حسین میشود و رنگ گللال بر برادر می
 و در آن مجلس سماع از خلفای عظام آغتاب شیخ ماد بود میان شیعیان و شعیان ثانی و ابراهیم
 و میان محمود و شیخ یعقوب بهار خان قوم مندر او قاضی شاه تاجا با حاجی و عبد السلام و شعیان الدین
 و شیخ کالو و شیخ باسین و شیخ صالح شامل بودند که همه حضرات بتابعیت پیرو شدند و بر یکدیگر رنگ
 انداختند و در سماع و رقص کردند و بهمان محفل حضرت ماد بود مشرف بیت حضرت شیخ مشرف
 گشت و بیک نظر کیمیا اثر کلمات رسید نقل است که چون شیخ ماد بود کلمات نامر رسید

حسین پور شاه و گزیده لایزال ترمی بایر که از لاهور و دیگر راجه مانسنگه شده در مردم کس پیراهن و پیر
از او - غار فتنه کس با دو چشم و یک پیراهن و راجه مانسنگه روانه شد چون خاکم و کس بر قباله پیش آمد و جنگ
شروع گشت فوج مانسنگه دل بر گزیر و نازمان سنگه از دقوع و پنهان بر ملا شد آخر التاجا بکرمیت
شیخ ایدو آورد که بیهوشی فتح دست انداز عا بکرمیت کبریا برادر شیخ ایدو از قویلی د قبول کرد و در
با عن متوجه بنا حسین شده و حسین نیز از راه کشت خبر در از بزرگد است خود را در اینجا بسانید و فرمود
که بر اجه بگویند که حسین وقت جنگ و دشمن سوار شود و انشا را انشای خود را یافت مانسنگه حساب از شاه
چاقو قات جنگ شتول شد و دید که قوی غلیم از قلندر ان دلق پوش از سان فرودی آمد و دشمن
جنگ یکانه در پنجه در همانز و در حفر یافت بعد از آن مود و حضرت با اتفاق بهر گزیر لاهور آمدند و دست
ز چون ایام وفات حسین نزدیک سید فضل شاه در چهار دیوایچه محقر تیار کرد و فرمود که پدر مرگ
مرفن با اینجا است لیکن فوج ایی نیست و بعد وفات ما یکسال مابود و از اینجا سفر خود کرد و داد و داد
ال نرد و انست خور بگزیر اینچون دشمن از شاه برده بر آورده بمقام باو پوره و من خوابند کرد و با
نور ایدو و اسجاد و دشمنی مامان از لاهور به شهر چنانچه چنان بود و قات بعد وفات حسین یک سال
ما و موبند و ستان نرد و انست گشت و داد و داد و سال در اینجا ماند و بیال سیزدهم پلا بر آورد و تا
سی پنج سال بجاد و دشمنی مامان و وال دست با سعادت شیخ ایدو بود در سال نهمصد و هشتاد و سه
و وفات در سال یکین از چاه و دشمنش تا ریح بست و دوم ماه ذی الحجه قبول صاحب حقیقه انقرا

و عمر شریف هفتاد و سه سال بود از مولد	عاشق الشریع حسین	شیخ ایدو در ده عالم و شاه
محقق علم و عمل تولید	است بهر وقت و حال	باز گوشت عیش و عشق
فیض حق محبوب شاد دل عیا	ایضا شیخ و طبع و قوت	انکه اوقات با کس نرسد
سال اول یونان و پیر و پیر	ایضا شیخ و طبع و قوت	بهر سال طبع و قوت
ایضا حسین بنده و شریف عالم	ایضا شیخ و طبع و قوت	بهر سال طبع و قوت

خو اجه بهاری علییه رحمته انرا یاری از غلامی خفای میا سیر لایزال لاهور سیر عالم
نقد و حدیث و تفسیر قرآنی و احق با سر از خفای بود و در شهر حاجی پور ساکن و در ایل بقید
تحسین علوم ظاهر و از وطن بر آمد و در حقیقه کوه پور نزد شیخ لایزال لاهور سیر عالم پیر است

و پدرش میان منگو و موضوع بیل و آل سکونت داشت اتفاقاً روزی شیخ معروف در موضع مذکور
تشریف آورده بخانه منگو شیب باش شد و تمام شب منگو بخدمت حاضر ماند در آن اثنای شاه سلیمان
که خور و سال بود و صحن سرای بازی میکرد چون نظر شیخ معروف بر جمال بآمال شاه سلیمان افتاد
از قایت حرمست دست برداشتنش مایده بوسه بر پیشانی او و بیان منگو فرمود که این پادشاه است
و این پسر مردی خواهد شد که عالمی از فیض او بهره ور خواهد گردید چون شاه معروف بخدمت رسید
منگو در تربیت پسر و الا گوهر مشغول شد و شاه سلیمان را اکثر اوقات در عالم طفولیت هم حالت و حیدر
عاید بگشت چون ببلوغ رسید بخدمت حضرت معروف حاضر آمد و تکبیل یافت و از کمالان وقت
شد و خرقه خلافت قادر به حاصل کرد و شاه سلیمان سلمی شنیدی و و عهد تو اجد کرده و دود خلیفه
کامل و اکمل کی مولانا کریم الدین دوم حاجی محمد نواز گنج بخش قریس سره الغریز داشت و در کتاب
تذکره نوازانی که تصنیف کرده حافظ محمد بیات بن جمال الدین بن حافظ بر خور دار بن حاجی نواز
گنج بخش است مذکور است که در ایامیکه شاه سلیمان در موضع بنجر تشریف میداشت بنامه تعلیم و در
قیام پذیرفته بود و همه وقت و همه حال سر در مراقبه انداخته میماند شخصی بافنده و گنج باطنی که به سبب
تعلیم و جزو از راه بد باطنی نقل حال شاه سلیمان میکرد و بوقت نقل کردن همانطور گردن خود
کج کرده در مراقبه می نشست و تشریف نمود روزی شاه سلیمان در راه میرفت از اتفاقات همان
بافنده در راه پیش آمد بوی مخاطب و فرمود که نقل حال فقره کردن و تشریف نمودن بهر یک کنید
ازین حرکت باز آورده منبر خواهی یافت بافنده گستاخ شد و گفت که مانند تو بسیار فقرای مکار
دیده ام بر دو کار خود کن شاه سلیمان فرمود که بطوریکه نیست من نقل حال من میکنی رو بر من
هم کن تا به منیم بافنده از راه چهل زیاده تر گستاخ شد و بهمان وضع بهر دو زانو نشسته گردن
کج نموده سر در مراقبه انداخته فی الحال گردنش کج بخدمت بدان حالیت که باز تا وقت مرگ
راست نشد هر چند بجز و نیاز پیش آمد سود نداشت و شیر منقول است که چو دهری هماره در موضع
چک چهار فرزند داشت و فرزند چهارم او ساپنال نامی بود چون شهره گرامت خوانی شاه
سلیمان شنید را راده حاضری بخدمت بابر گشت و می کرد و بوقت روانگی چهل و دیر به او اندرانه
شاه سلیمان از پدر خود خواست چون چو دهر از مریدان شیخ سلیمان چند برود بابر گفت که تو نزدی

شیخ الشیخ است عالم علوم ظاهری و باطنی و واقف رموز شریعت و طریقت بود و در سکر و جود و عشق و محبت و قناعت و صبر و توکل در عهد خود ثانی نواب است خلقی کثیر بکلمه ارادت و سستی در آمد و وفات وی بقول صاحب منبر الاولین بتاریخ سیزدهم ماه ذی قعدة روز جمعه سال یک هزار و شصت و هفت هجری است و مزار پراوار در اکبر آباد است از مؤلف

مرشد الارشاد شیخ دهم جهان پیر حق گاه صالح متقی الکبش سرور سال چهارم شریف زبده شیخ صالح متقی سید عبد الرزاق المشهور بشاه چرخ لاهوری قدس ستره از کبرای اولیاء الهام مشایخ قادریه است و نام پدر عالیقدر وی سید عبدالوهاب بن سید عبدالقادر ثالث بن محمد غوث بالاپیر بن زمین العابدین بن سید عبدالقادر ثانی بن سید محمد غوث ادچی گیلانی است میان علوم ظاهری و باطنی و شرافت و کمالت و سیادت و شجاعت و سخاوت و خرد ارادت و خلافت از پدر بزرگوار خود داشت چون متولد شد جزا محدودی حیات بود و فرمود که در خانه چراغ پیدا شده است که خانه خاندان ما از نور گردد پس از آن روز خطاب چراغ شاه غیاثی و محقق سیاست بسیار کرد و زیارت حرمین را شریفین مشرف شده از مشایخ حرمین المحترمین فواید کثیره و فیوض و انوار حاصل کرد و شاه جهان بادشاه که از معتقدان آن حضرت بود هر چند خواست که بکاز و فرزندان ایشان دختر خود منسوب سازد و قبول نیافت و وفات آن جامع الکمال بتاریخ بیست و دوم ماه ذی قعدة سن یک هزار و شصت و هشت هجری است و در لاهور متصل مزارات پیر و جد خود مدفون شد و شاه جهان بادشاه روضه عالی بر مزار آن جناب تعمیر ساخت که مشهور است و سید مصطفی بن شاه چراغ پنجم فرزندان وی که هفت کس بود بسیار بزرگ صاحب کرامت و خوارق بود و بتاریخ سیزدهم شعبان سال یک هزار و هشتاد و چهار وفات یافت از مؤلف

شاه دنیا شاه عقبی شده چراغ	رفت چون ادا از جهان اندر جهان	گشت روشن سال تحویش نزل
سید حق آفتاب عارفان	ایضا چراغ هر دو عالم بزرگان	چو روشن گشت اندر خلد علی
عجب تاریخ وصلش جلوه گر شد	سراج الاقینا قطب مشایخ	تاریخ وفات سید مصطفی
بن شاه چراغ از مؤلف	رفت چون مصطفی زاد اوستا	یافت از فضل حق کمال است
است تاریخ خلقت سرور	سید مصطفی جمال است	شیخ شاه محمد المشهور بالمشاه

قادری قدس سره از خلفای نامدار دیاران مختار و عجمان ذوی الاقدار میانه پیر
 لاهوری است صاحب حالات و مقامات و خوارق عادات بود نام وی شاه محمد گنیش
 وی اخوند و لقبی لسان الله و نام پدر وی ملا عبدی مولود و موطن و کج و صنع ارکسان
 از مصنفات روستاق اقلیم بدخشان است از صغر سنی بطلب حق از وطن برآمده در کشمیر
 رسید و تا سه سال در آنجا مانده روانه هندوستان شد و از لاهور گذشته متوجه اگره گشت و در
 راه از شخصی توفیق حالات میانه شنید و خواست که باز پس بلاهور آید لیکن همراهیانش
 نگذاشتند که بلاهور آید آخر در اگره رسید و بی میل مقصود باز پس شد و در لاهور آمده شرفیاسپ
 بیعت حضرت میانه گشت و در ریاضت و مجاهده و ترک دنیا از همه یاران میان میر میانه
 برین غایت که هیچ غلامی و خدمتگاری همراه نداشت و در خانه اش گاهی دیگر برانند
 و چرخ افزونه نگشت تا هفت سال تمام شب بیکس میگذرانید و بکس دم ذکر خفی می کرد
 و برهنه عشا نماز فراموش نموده در تمام عمر گاه پیشش بخواب آشتا نشد و گاهی حاجت عسل
 ضروری لاحق حال وی نگردید و میفرمود که غسل اقلام بحالت نوم است و غسل غایت
 بحالت قرب زن من نه خواهر دارم و نه زن ازین سبب از غسل غایت اقلام پاک است
 و حضرت ملا شاه را در گفتن اشعار موحده و عارفانه بسیار شوق داشت و استعداده حاصل
 چنانچه دیوان ملا شاه از مشابیه بقایف وی است و چون تکبیل رسید در خرقه خلافت یافت
 در کشمیر وطن گرفت و آدازه کمال ولایت وی در انصافی عالم افتاد خلق خدا فوج فوج بمکتب
 آنحضرت حاضر شدند و مستفید گشت و وی مع هر چهار خلفای راشدین خاتم النبیین بر مجلس
 فرمودی ازین سبب مردم قوم شکر کشمیر متزعزع وی بر خاستند و بار آده هزار و هشت و نزارع
 در مجلس آمدند اما با دلائی هر کسی که در بر وی آمد تائب میشد و کیشم خلا هر بدیدار چنانچه
 سیدالابرار و اصحاب کبار و زیارت حضرت غوث الاعظم مشرف میگشت ازین سبب بنزد
 هزار یکصد و دو میثار از اهل برکت داخل فرقه اهل اسلام سنت جماعت میشدند و میر
 ابن خاندان تاحال در کشمیر حجت نظیر وجود اند و صاحب سید و اراکله در سکنه الاولیاء
 میر میانه که روزی مراد مسئله رویت من مشکلی بوقوع آمد و بنهم سخت بنظر رسید و خواستم

که بر حق آنحضرت رسانم لیکن بسبب خوف و رعب آنجناب عرض کردن نتوانستم چون از حضرت
برخاستم آن شب در دل من گره شده بود و توجع بر فوج پر قطع سرور کائنات صلی الله علیه و سلم
کردم فی الحال اروح پاک شیدا نام علیه الصلوٰة والسلام در هر چهار خلفای راشدین عنوان
الله تعالی عنهم چنین ظاهر گردید و بشارت داد که در آن سال جلالت قادر است بطوریکه خواهد و قدرت
او متقاصی نشود و دیدار یونین بندگان خود خواهد نمود و ازین جواب مشکل من حل شد چون بار دیگر
بخدمت مولانا حاضر شدم تمثیل نمودم و فرمود که جواب سئله خود یا منی شخصی که بتو جواب داد بهایسم
اطلاع نمود و مخفی مباد که در نسبت باطنیه حضرت مولانا شاه از خود رنگی و ناسی ذات خود و تلویذ
ربانی و وحدت وجودی زیاده تراست مردان این سلسله حال و قال وحدت وجودی
دارند چنانچه حضرت شیخ ولی که بولی رام است بهار دارد و از اعظم موجدان این سلسله و خلیفه و مرید
حضرت مولانا شاه است و فیض افزادان حضرت یافته و بعد ترک امیر الامرای و مصاحبت
شایان چغتایی بخدمت آنحضرت آمد و در آنک زمانه بگذشت و درین زمانه نیز فقرائی
سلسله این خاندان کلمه قایل وحدت وجودی اند و علانیه لفظ همه او است بر زبان سینه آورند
و در نوبت بکلمه پنجاب حضرت قیصر شاه مرحوم که بسال یکبار در دود و صد و ششاد و یک وفات یافت
از سنده موجدان این سلسله بود و فقیه جامع این اوراق بزیارت آنحضرت مشرف شده است
و دیوان ولی و دیوان ملا شاه و دیوان دارا شکوه که هر سه کتاب معدن مضامین و تمیسات
بنظر این احقر گذشته اند و وفات حضرت مولانا شاه بسال یکبار و شصت و نه هجری است و در
سوره و در لاهور بیرون مقبره حضرت میا نمیر است از مولف شیخ ملا شاه شیخ و دیوان

شیر چادر دنیا بخت یافت	فلسفیه شیخ اولیا تاریخ است	هم نزل مجرب با عظم شد	پس محمد شاه محمود عاقبت
گشت بهر حلت او مرعا	باز گفتم سالک محرم سخن	نیز ملا شاه مطلوب حذر	اگر مولف شد ز دنیا بگذشت
شیخ دین بار شاه ملا شاه	سال و شصت چوایم خرد بشم	شد زاینک خواه ملا شاه	همچو دارا شکوه چوایم

پس شاه جهان باد شاه غازی قدس سره شاهزاده بلند اقبال جامع اوصان کمال
بادشاه صورت در دیش سیرت خادم در دیشان مظهر صفات ایثانست جاسد فقر و خرقه خلافت
از دست غارت حق آگاه ملا شاه پوشید و بخدمت حضرت میا نمیر بالا پیریم حاضر شده و مستقیماً

صلی الله علیه و سلم
تقدیر کائنات
در آنوقت
بجای خود
بیتنویسندگان
سال تاریخ
گفت بتو
صلی الله علیه و سلم
که شاه
شیخ
شاه و ملا
بقام
شد و در
خلف و در
بود و در
سال
شد و در
مستحق
است

نقل است که چون حضرت شیخ الریحان اراده نمیکرد مزار را دید خود کرد و بسیار فرمود
 که کاغذ فرود خراج عمارت رده و منوره نویسن برقم عمارت قایم کن که همراهِ خراج یکبار پیشگی حواله
 تو کرده آید مزاری العز کاغذ طیار ساخت فرود خراج بقدر چند هزار روپیه نوشته بخدست آورد
 و آنحضرت چون کاغذ را دید اسب عیال برداشت و فرمود که زمره طلا و بهستان هزار بر صلاصه افرونی
 موجود یافت برداشت و شمار کرد و طابون نقد و فرود خراج خویش یافت نه کم نه زیاد و بعد چند روز
 با و مزار بخیرست حاضر آمد و عرض داشت که آنروز در تحریر کاغذ تکمیل عمارت بشود و توقع که که خراج
 سفیدی رده و منوره درج کاغذ شده است زیرا دیگر در کار است تا کار با انجام رسد و فرمود که آن روز
 بموجب کاغذ نوشته تو آنچه از غنیمت عطا شده بود حواله تو کرده شد حالاً شرم میدارم که باز مکلف
 حال ملایکان ملا اعلیٰ شوم الحال بن خراج از جای دیگر بفرستند و خواهد شد و قات آن
 جامع الکملات بقول صاحب تذکره حضرات حجره بتاریخ منزه به بیع الادل سال یکم از وشتاد است
 و مدت عمر شایه و نه سال مزار بر انوار بقیام جبهه واقع است از موقوفات چون صحنی اندر دنیا خست
 رحلت آن شاه معصوم سعید خان صفی الله و علی محتشم هم صفی الله محمد دوم سعید
 شیخ حاجی عید الجمیل قدس سره از عظامی خلایق خاندان قادریست و مرید شیخ
 رنگ بلادل دوی مرید شیخ مادی و مرید شیخ حسین لاهوری است صاحب مقامات
 بلند و کرامات است و در و منوره عالی قدم رسول صلی الله علیه و سلم که در لاهور زیارت علی در و منوره
 تفریه کرده دوی است و دوی قدم مبارک حضرت شاه رسالت علیه الصلوة و التحیت را که از چند
 پشت در خاندان دوی بود در بخانه نادو گنبد عالی تیار کرد چنانچه بالای گنبد بخانه خوش و عبارت
 سزنی تحریر است که این قدم رسول اول نزد شیخ مسعود و از دوی بدست شیخ سالم و از دوی
 بدست شیخ سلم و از دوی بدست شیخ عاقل و از دوی بدست شیخ جزی و از دوی بدست شیخ ابرار
 و از دوی بدست شیخ اسعد و از دوی بدست شیخ لطف و از دوی بدست شیخ و از دوی بدست شیخ
 طیب و از دوی بدست شیخ جمیل و از دوی بدست شیخ جمیل و از دوی بدست شیخ جمیل و از دوی بدست شیخ جمیل
 عید جمیل و از دوی بدست شیخ جمیل و از دوی بدست شیخ جمیل و از دوی بدست شیخ جمیل و از دوی بدست شیخ جمیل
 و شخصی قتل نام رسد و اگر کمال بسیار داشت و در و منوره و از دوی بدست شیخ جمیل و از دوی بدست شیخ جمیل

کعبه کرد و برای حصول غرض شیخ نوی حضرت نداد فرمود که بمجلس هفتاد و پنج نفر بنشین که مقبول
 جواب یک بنوخت شدیم او گفت که مرا علاوه از حج مشوق آستانه بوسی سرور کائنات
 علیه السلام و الصلوة بسیار دامنگیر حال است اگر اجازت شود عین عنایت شما است^(۱) فرمود که آن شب
 در اینجا باش فردا اگر مرضی تو شد اختیار باقی است چون شب شد غلام رسول در خواب بید
 که اول در بیت الشکر رسید و حج کعبه بجا آورد و از آنکه در مدینه منوره مشرف شده بزیارت
 روضه منوره حضرت شاه رسالت علیه الصلوة و السلام ممتاز شد و هجوم بسیار که در آنجا جمع است
 ندانید هر که حج در زیارت غلام رسول مقبول شد چون بیدار شد بهانوقت بخندست حاضر آمده
 سرور پا آورد و مرید شد و آنچه که داشت براه خدا صدقه نمود و از همان مال حلال و در حدیث
 قدم رسول صلی الله علیه و آله تسبیح گشت و وفات شیخ جمیل در سال یکینزار و هشتاد و دو بود
 سلطنت او رنگ زیب عالمگیر باد شاه بوقوع آمد و در دار لاهور متفضل روضه قدم رسول است
 از وفات جمیل آن جمال جمیلان^(۲) | چو جایان در غلبدی قایل | دم رحمتش گفت عشق آستان
 در باره محبوب شیخ انجمیل | حاجی محمد با ششم کیلا فی قدس سره | رسا و انعام
 کیلا فی و کبرای مشایخ قادریه عظیمه است نسبت آبا می وی بچند واسطه بسید محمد غوث جلی
 او می کیلا فی میر سید بنظیر بن سید محمد با ششم بن سید صفوی علی بن سید بدرالدین بن سید
 اسماعیل بن سید عبداللہ ربانی بن سید محمد غوث قدس سره سید سید العزیز وی یکصد و بیست
 سال عمر داشت و دوازده سال در سیر ملک عرب و عجم و شام و عراق گذرانید و در حلب وفات و بزیارت
 مراد شمس الدین محمد جلی بزرگوار خود مشرف گشت و از صحبت بسیاری از مشایخ عظام مستفید و
 مستفیع گشت بعد از آن بلاهر آمد و مقام کرد و قبولی عظیم یافت و فاشی کثیر بکلمه اراوت و در آن روز
 جوینم با محمد الحرام دقت چارگه می و بزرگوار سال یکینزار و هشتاد و بیست و هفت در لاهور وفات
 از وفات شجره اودنیای بدین^(۳) | سید با ششم ولی مقتدا | سال تریلیش بسور شد عیان
 با هتاسب با ششم قطب صفا | سید سرور دین حضوری | لاهوری قدس سره
 از حد بزرگ و متقی صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند بود و نسبت ارادت حضرت
 سید جان محمد حضور می داشت که بزرگوار و مرشد وی بود و دوازده سید محمد و محمد و سی تا سید

سرور دین که است رسول نامی تاجا بر پشت در خانه ان این حضرات قائم ماند و صدر اطا ایلان
دیدار رسول الله صلی الله علیه و آله مشرف بزیارت شد و وفات سید سرور دین به حسب
شجره اولاد سید جان محمد صفوری بتاریخ است دیکم شوال روز جمعه در سال یک هزار و یکصد و بیست
و هزار و نود و نود و لاهور در روز دهنه عالی پیر بزرگواروی است از موالف **جواد دینا بقدر** **شیخ**
جناب سرور دین **شیخ تقی مین** **ایلی تاریخ و حش** **جریض** **است** **اگر سردار سرور سید الدین**
سید محمد امیر قدس سره از سادات صحیح النسب گیلانی است و از اولاد سید بهاول شرف
قلندر جانشین سید سیف الرحمان بن شاه محمد مقیم محکم الدین نقی ای اهل باریت باد شاه کشور
ولایت همدی شریف طریقت عارف معرفت بود و بعد وفات سید الرحمان بر تخت سجادگی
نشینست که سید سیف الرحمان سواد چهار دختر اولاد فرزند داشت و صاحب تذکره
حضرات مجره میفرماید که شیخ اشرف لاهوری که صاحب عوالت ساسی آتقی بود یکی از اجله امر
عالمگیری شده و خواست که دختر شخصی از درو سا قوم که کمر ساکن بجا باشد در حسن جمال شهره آفاق
بود و نکاح خود در آورده و دختر منظور داشت و ازین سبب انکار کرد و خواست که قبل از آنکه
نکاح و دختر شیخ اشرف بوقع آید دختر را بنکاح شخصی دیگر از خاندان کرام مشایخ با سادات
دهد بدین اراده بجهت سجاد نشین **مزار حضرت گنج** فکر و غیره این درخواست پیش نهاد بکن
بخیال نال انوشی و خوف جاده و ششم شیخ اشرف منظور نکرد که سید محمد امیر انجا بید و دختر قبول
و دخترش را بنکاح خود در آورده و شیخ اشرف با ستاع این حال بجهت عالمگیری بادشاه بهر خاطر دختر
خواه شد و حسب الطلب عالمگیری سید امیر در دلی تشرف برد و بیرون شهر خیمه زن شهر بنویز و خیرین آوری
آجناب به بادشاه فرسیده بود که مریدی از مریدان آنحضرت که پاسبانی بادشاه قرار بود بکمر
مازند و عرض کرد که بادشاه بجا وظایف داری شیخ اشرف بکن شمار داده دیگر دارد که شایان
شان نشانست از عیوب ترسانم و بی توام که کار بادشاه بهین شب با تمام سلام اطا ایلان تمام
با ستاع این معنی حضرت شاه دل آگاه فرمود که بادشاه پاسبان خلق خداست لطیف است که چون
خواهد گذشت و اگر نخواهد کرد از خدا خواسته ام که بچاسمی و دیگر برافرد کرده آید پس آن پاسبان خبر
تشرف آوری سید امیر عالمگیری سید امیر بادشاه را با اطلاع این شیخ اشرف آوری که دختر شایسته

میگویند داشتند فرمود که از امر و بیرون شهر کمالیکه خیمه سید میردعی علیه است شریفان شود و تا
 انفصال مقدمه بلا طلب حاضر حضور کرد که در سرشته عدالت و حکم شرع مقدس علایت داری
 احکام مصاحبان نخواهد شد شیخ اشرف السید انتقال مقام که موجب بر باد می عرفت او بود از خود
 نسبت دست بردار شد و حضرت سید ظفر و منصور و الهی تشریف بوط خجند آورد نقل است که چون
 محضر میرحندی در دلی قیام پذیر شد و آوازه کمال و ولایت آنحضرت در آنوقت عوام افتاد و در
 باد شاه تیر باراده زیارت آنحضرت سوار شد حضرت میرزا اراده شاه عالمگیر بنور کرامت حق شده
 به بان ذریع حاجت در بیت الخلا تشریف برد و از آنجا غایب گشت باد شاه چون غل خیمه تشریف
 استقامت تشریف آوردی آنجناب از بیت الخلا میگرد آفرید فرزند بزرگترین آنحضرت سید نور محمد و باب
 اشارت اشارت رفت وی بر دروازه بیت الخلا رسیده آواز داد چون پنج اشارت اشارت
 نشد و نشست که در بیت الخلا تشریف میدارد و آنجناب باد شاه رسانیده باد شاه بی حصول زیارت
 و این وقت فرزند آنحضرت چون استجوی آنحضرت معروف شد و تملاش بسیار معلوم کرد که حضرت سیرالاکلی
 بینا حضرت قطب الاقطاب که بلا شطرب شاه شهور است در هوا ایستاده است سید نور محمد و ابوالان
 ارشاد کرد که قولی غار گشته چون قولی غار شد و مسیح مبارک در آمد فرود گشت و ایستاد و گفت که چون
 از حجره رد اند دلی شد شب در منبری فرود آمد و همه هدام بخواب افتاده و شخصی از هذا بخبر حاکم فرود
 و پای مبارک میاید ناگاه دید که بطرف پای آنجناب شخصی بصورت عجیب هیبت غریب با قامت
 دراز ایستاده است خادم پرسید که یا حضرت این کیست که در درگاه جانا حاضر است ایستاده است فرود
 که ترای این چه کار برد و در خواب شوخا دم بخواب رفت لیکن سید به هیبت ترس خواب کرد چشم می
 میگشست بار دیگر بوی بر داشت و همان جواب یافت چون مشیت مقتضی شد علی را به باغ فام
 سید است آمد و دست بسته از حال آن شخص استفسار نمود فرمود که او باد شاه جبران بود و مرا
 میگفت که اگر ارشاد شود سلطنت عالمگیر را بر منم اما اجازت ندادیم و کار خود معلق بگذار
 جل علل داشت و وفات سید محمد امیر تاریخ است و هفتم چادری لثانی سال یکروز و یکصد و سیست
 از مؤلف شریعت جو میرالایرا طرفه تر سال اول تحریر است از آنجا که حق تعالی است
 محبتی میبر حق جهانگیر است شیخ حاجی محمد قادری المستور بنو شافعی نجف قدس سره

از عظامی خلفای سلیمان بن داود صاحب جذبه و سحر و جادو و شوق شوق
و زبرد ریاضت و تقوی صاحب عبادت و الی و لایزال خوارق در کام و فتنای طریقه
نوشایه قادریه است در فتنات بلندی و شالی از جند داشت پدر عالمی قدر حاجی علاء الدین
عابد بزرگ و هفت حج گذارده بود و الهه با جده کبیری بی جوی در موضع گلیانوالی سکونت میکرد
و چون بی بی جوی بی بی عالمی شد پدر حضرت نوشاه را اتفاق سفر به بیت الله افتاد بوقت حضرت
بابه خود تاکید نمود که فرزندی که در لطف عفت است مقتدای زمانه و فرزند یگانه و دو گار خواهد شد
چون بوجود آید در پرورش تربیت و سعی موفوره و بکار برسی من بعد شاه سلیمان از مسکن
خود نزد بی بی جوی آمد و بشارت داد و در باب تربیت فرزند تقید نمود و چون متولد شد
پادشاه سلیمان تشریف آورد و نوشاه را در قبل مبارک گرفته عنایت ماکر و دپار چادر خود و چادر
بوسی پوشانید و برفت و منقول است که چون حضرت نوشاه هجده ماه رسید در درمدمد خفته بود
مادرش آرد خمیه میکرد ناگاه زن همسایه که از واقف حالان بی بی جوی بود در رسید
و نزد یکا آمد چادر از روی مبارک برداشت و خواست که در قبل بردارد و ناگاه دید
که ماری سیاه از سرتاپا حضرت نوشاه پیچیده است بر سید و فریاد برد بی بی جوی چون
فریاد شنید نزدیک تر آمد و بجانب فرزند ناگاه کرد پیچ ماری نیافت متعجب شد درین اثنا از گوشه خانه
آواز آمد که این زن بکالت پلیدی جنب خواست که دست بحسبم دوست ما برساند ازین سبب
آورا ازین امر باز داشتیم دیگر پیچ جامی حیرت نیست بی بی باستماع این آواز از ان استفسار حال
کرد و می اقبال کرد که درین وقت من بکالت جنب بودم نقل است که چون نوشاه گنج بخشش
همه پنجگانی رسید پدر بزرگوارش از سفر که باز آمد و دیر آنحضری حافظ و قاری بخواندن قرآن
تفویض نمود که در چند ماه قرآن حفظ کرد و بعد کیسال شیخ اسماعیل برادر عالمی قدر نوشاه متولد شد
و چون شاه هجده سالگی رسید در کنینا و صحبت اقربا نموده در غیستان نازل بایر جانیکه پدر
عظیم بود تشریف برد و زبرد و ریاضت شوال گشتن الدین جوی شوی تمام در انجا رسیدند و بهر شکل
نزد خود آورد و در موضع نوشهره بخانه یکی از بزرگان وقت که خدا نمودند و وی سکونت نمود و در
موضع نوشهره اختیار کرد و مدت شش سال تمام مشغول استاد و دیبا و حق میگذاشت تا تمام نمود

نوشته تملک و قرآن مشغول و شیخ محمد حیات صاحب تذکره نوشاهی در کتاب خود میفرماید
 که چون اقامت نوشاه عالیجاه در موضع نوشهره که موضع شترال و کجود قرار یافت روزی
 شخصی بگوشت حق نبوش در سائید که ملا کریم الدین لکن موضع چوکالی بخدمت فقیر و دشمنش
 که در موضع بهیلوال متعلقه برگزیده میباید رسید و فائده عظیم برداشت و از مقبولان حق شد
 اگر شما هم در اینجا تشریف برید خالی از فائده نیست پس حضرت نوشاه بر پنهانی ملا کریم الدین را
 رسید و بخدمت شاه سلیمان حاضر گشت شاه سلیمان چون میفرمود ای جوان بسیار اشتاداد
 بیا خوش آمدی که خانه ما فائده است و هر چه نزد ما است امانت شماست پس مرید خود کرد
 و نزد خود جای داد و تکمیل رسانید و بدین غایت سائید که شاه سلیمان فرزندان خود و تاج محمد
 و رحیم داد و دیگر مریدان و خاندان خود را برای تربیت و تکمیل حواله وی نمود و خطای شاه
 گنج بخش محاسب شد و فیروز از تذکره نوشاهی منقول است که اگر چه بزرگان نوشاه عالیجاه اشتها
 بقوم گلگویی داشتند اما در اصل گلگو نبودند بلکه از قوم ککرو حال بود و در سبب اشتها ایشان بقوم
 گلگو اینست که کسی از بزرگان آبخواب بوقت راج و سرداری عشق مجازی و دختر گلگو
 زنیفته شده از خاندان آوار گشت و بگلگویان شده یکسب گلگویی اشتغال نمودن بعد از
 عشق مجازی بتزل حقیقت رسید و از اولیای حق و عاشقان خدا گردید از آن روز بزرگان
 آبخواب در هر یک بپشت بزرگی صاحب لایت بودند و آمد چنانچه عم بزرگوار حضرت نوشاه شیخ
 رحیم الدین بسیار بزرگ و عزیز الوجود بود و کبر برادر خود علاء الدین پیر آبخواب بطور شین
 گوئی خبر داد که ای برادر من می بینم که بخانه تو فرزندی بوجود آید که بادشاه ظاهر یا بادشاه باطن
 گردد و منقول است که شخصی ساربان الهیه خود را که نایب بود برادر و واسید شفا بخدمت آن
 محبوب کبریا حاضر آورد آنحضرت الهیه او را بر سر خود نشانید و فرمود که چشم بکشا و بجای بیا بین آن
 زن چشم بکشا در حالتیکه پنهان بود و حافظ امور می خیره نوشاه عالیجاه میفرماید که روزی
 بخدمت حاضر بودم که در دل من گذشت که برادر حشر چه قوام فرقه فرقه خواهند بود و سرگردان
 آن قوم را علماء خواهند داد و هر فرقه زیر علم سرگرد و خود خواهد بود آیا این سلسله راست است یا
 چون شب شب خواب دیدم که قیامت قائم است و هجوم خلق بسیار و علمای پیشانی نظری آیتند

مستعمله آن علمی بلند تر دیدم و گفتند که این علم غوث الاعظم محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی است
چون علم نوحه شاه عالیجاه تلاش کردم حیرم که زیرا آن علم آنحضرت بایاران خود بر تخت بلند
نشسته است چون برادر فرمود که بیانشین که جای تو نیز همین علم است چون صبح شد حرکت
حاضر شدم و هنوز خاموش بودم که پیشتر شده فرمود که حافظ این مسئله بودم آنحضرت نصیب علمها است
و همان طور که دیدی بظهور خواهر پیوست و نیز در کتاب تذکره نوشاهی مذکور است که شخصی
چون نامی جامه آنحضرت در موضع مایه کی میماند روزی عرض کرد که اگر آنجناب در منزلت
من تشریف برید موجب ظهور نیک است استعجالی و قبول شد و روان گردید چون موضع مایه
از دوشتره بقاصه و کرده و وقت عین نماز عصر بود یاران بر آدای نماز عصر عرض کرد و فرمود که در
زمین جویان حجام رفته خواهم گذرانید یاران خاموش ماندند و دانستند که تار سیرن بد ققام بود
آفتاب غروب خواهد شد و نماز وقتا خواهد گردید اما چون در آنجا رسیدند آفتاب بهمان مقام بود
که بود تا دیدند آنجا آرام یافت و هیچ خیال گذاردن نماز نبود و آفتاب هم از آن مقام تجاوز نکرد
پس آنجا بزمین جویان حجام رسید و بادای نماز پدید آمد چون قاریغ شد یاران خود خطاب
گشت و فرمود که ای یاران خدا عزوجل و جلالت را بنده گان اند که اگر آفتاب و ماه تاب بگویند
که ایستاده باش چه محال دارد که از جای خود حرکت کند و نیز تذکره نوشاهی ربانی شیخ
تاج الدین فرزند حافظ عموری که نواسه نوحه شاه عالیجاه بود منقول است که شبی حضرت نوحه شاه در خواب
استراحت بود و یاران بخندست نشسته بودند که ناگاه از زبان مبارک برآمد که فرزند نیز دست
مبارک برداشته مخالفت نمود یاران ازین را و آگاه نبودند چون صبح شد همه اتفاقاً مستقل
حال این راز نمودند فرمود که معلوم خواهد شد بر صانعی نگذاشته بود که شمشیر نامی چو در موضع پانزده
سری آنحضرت بخندست حاضر آمد بوی فرد که چو دهری شب بخیزد شمشیر عرض کرد که از تو میجو
حضور جان بخشی شد و فکله که امشب در خواب بودم که دشمنان بقصد کشتن من آمدند و هجوم
کثیر نموده بخیز نمودند که اول چیل یا پنجاه کس بر موضع پانزده وال تاخت نمایند مرا با همراهم
و بنال خود کرده بیرون آرند و دیگر همراهم ایشان ایشان بیرون دیر در زمین گاه ایستاده باشند
و بار اتفاق بهر گیر مرا بقتل رسانند چون تاخت بر دیده آورند فرار نمودند و من با همراهم خود

پنج شکایت بر زبان نیاورد و از همان طعام چند انگه خواست تناول نمود چون طبق بر او نشستند
 و مردان طعام پهنانده بطور تبرک با هم تقسیم نمودند و دانستند که بجای شکر تری بر برنج نیک انداخته
 شده است پس صاحب خانه بالحاج دنیا زمندی پیش آن مدفود که با بامن شکر خورده ام و ممکن
 خرم ندارم و ولد من با سعادت شیخ عبدالحکیم در سال یکزار و سی و یک در عهد ملکیت جهانگیر شاه
 و وفات آن جامع الکمالات در سال یک هزار و یکصد و هشتاد و هشت بود مدت عمر بنفاد
 و هشت سال و هزار و نه روز در لاهور است و سابق کتبه عالی بر سر قبری مقدس که بود عالا سبب انقلاب
 زمانه سمار شده داد لاد ایجادش در لاهور بموضع اچرو و غیره سکونت میداده از اولاد و مردانش
 مسلمان محمد حیات و محمد صدیق در لاهور موجود اند و در شریک سالیانه آنجا نیز میکنند از اولاد
 شیخ عبدالحکیم بن محمد حیات که بود از اولاد طایفه نور محمد است **از شش نفر که در لاهور بود و در آنجا**
سید محمد فاضل متوکل بن سید محمد با ششم گیلانی قدس شریف در قول دریا
 و عبادت بگذرانده و مقدسای خلق بود و در ترک و تجرد شریف آفاق با دنیا و اهل دنیا کار
 نداشت و تاز نیست از خانه خود بیرون نیامده و ششم که چون سید با ششم پیر عالم بقدر
 روانه بسجده کتبه اثر شریف بودی فیصحت کرد که ای نور العین کوچه گردی و باز گردی را میخوانی
 داشته روز و شب بجان خود بعبادت حق مصروف باشی پس و بتعمیل این شهادت پیری تا وقتیکه
 حیات مانده قدم از خانه بیرون ننهاد بعد که بمرگ جنازه وی این خانه بیرون آوردند و حاصل
 شجره الانوار میفرمایند که سید محمد فاضل زاهد و عابد و متوکل دائم الصوم و دائم القيام و عالم دعا
 بود و کتاب جوهر حشمت درام نزد خود میداشت و بوقت تراخت مطالعته آن میکرد و عالمگیر شاه
 از اراکین آن وی بود و چهار بار بخدمت حاضر آمد و تقدیر و عیش و جاگیر پیشکش نمود قبول غنیمت داد
 و وفات آن جامع الکرات بتاریخ دوم ماه ذی الحجه سال یک هزار و یکصد و دوازده و پنجاه است
 و هزار و نه روز در لاهور متصل خانقاه سید اسماعیل محدث است و سابق روضه بلندی
 و عمارت دلپذیر مسجد عالی در آنجا تعمیر بود که عالمگیر شاه آن تعمیرات را بارادش آنجا
 کرده بود و به مسجد شاه بدرشته است لیکن زمینداران به وضع فرنگی که پیشتر در آنجا
 میباشند بوقت ابتدای علمداری انگریزی باوجود کنگری آنجا مسجد عالی نشان اسماعیل گردید

در شست های آنرا فروخت نمودند از راه بزرگ خصلت بیع خیال سیتانکه و ذل ایشان نیامد
و در دهن مقدس هم که بهار سنگ قهیر شده بود و سکمان سنگین دل تخته های سنگ را از دهن
مقدس کنده و دهن مقدس را منهدم کردند از صولت امیر فاضل ولی اهل دین
شد چون از نیای دول نریختن | قبله دین فاضل امیر فاضل
عاقل فاضل گویند تاریخ او | بار قطب الفاضل کربان
نوشاهی قدس سره از کبار اصحاب و اعظم احباب حاجی محمد شاه است و در کابل کشته
داشت و بطلب خدا و اردو هندوستان شد و چندی بنو کبری عالمگیر شش سال نمود پس از آن ترک
عالمین نموده بخیرست حضرت نوشاه رسید و مرید شد و غایت سوز و گداز و جد و جود و شوق ذوق
و جذب بهم رسانیده بعد کمال شرف خلافت یافت و بطن خود شرف ترخیص یافت صاحب
ترکه نوشاهی میفرماید که خواجہ فضیل در کابل بملقب ملقب و بود بدین بسبب که اگر فاسق را
بنظر فیض اثر میگذرانید زوی و اگر مرده را بعد تشنه شود و نمیزند و میشد و اگر نظر عبرت
بر زنده افکندی بروی نقل است که روزی چند دهقان کابلی بنظر امتحان کر است و
شخصی زنده را بر چارپایی غلط اندیده مرده قرار دادند جنازه او برداشته او پیش از حضرت گذارند
خواجہ بنظر آنکه ادای نماز جنازه فرض گنایه است همراه جنازه شد چون موقع ادای نماز جنازه
رسید خواجہ را نام کردند و بمرده چلی ایارفته بود که چون خواجہ بکلیه نماز کند برخیزد و گوئی که توبه
موجب شام زنده شده ام و ماجله خنده و دستخوابیم کرد و عرض چون بکلیه گفت فاضل ارواح روح مرده
جملی قبض کرد و برخواست همه حیران بمانند و سرور بامی شیخ آورده اظهار حال نمودند و التماس
آوردند که حال این مردم باز زنده گردد قبول نمود و گفت چنانچه اینها بگویند نقل است
که در باغ بادشاهی کابل قطعه کوسه از بالایی کوه بقتاد و کسی را با اسی آن نزد که او را بر دارد آخر
باختانان بخیرست خواجہ آمده درین باب فرمودند خواجہ در باغ تشریف برد و در کوسه
پاره کوه کرده نفره الا الله بر آورد پاره کوه پاره پاره شده بهوشد و از آنجا دورتر پاره کوه
بقتاد و زمین باغ خالی شد حاکم کابل چون ازین کرامت بدید همه باغ نزد خواجہ نمود و
انظر بسست که چون خواجہ فضیل برآمد مسست و در پیش جام محبت میماند و حکم لافقه بجا میآورد

چونیه الاصفیاء
جلد اول

و انهم شکاری اکثر اوقات فراغت فراغت نادر هم از وی ترک کرده میشدند ازین سبب علما کمال ستود
از ویست می شدند و درین باب فتوی از قاضی منوچهر خواجهر را نزد خود خوانده و گفتند که ترا خوانند
نماز فرض است اگر خوانی حد مشرع بر تو جاری میکنند فرمود که نازنی و وضو جایز نیست پس علما
برای وضو بطلبیدند و خواجهر بود که در آن مشغول شد چون آب بر دست خواجهر ریختند آب دستها
خواجهر روان نمیشد و چنان خشک میشد که گویا بر آتش افتاده باشد فرمود که هرگاه که آب بر عصا
روان نگردد وضو درست نیست ازین سبب من معذرم آخر علما دست از خواجهر برداشتند
وفات خواجهر فقید الاقوال صبح در سال یکمیزاد و یکصد و یازده دیار و از ده هجریست فراگرفت

یادگار است از مولف	خواجهر دین فقیل و اصل روح	شد ز نیاز جو در بهشت برین
حاجتش است عارف سرست	نیز فرافقیل و اصل برین	باز فرما کرم اخیار
سال تجلیل آن شه حق برین	شیخ رحیم داد قادی	قدس ستره پسر زنگ سجادین

شاه سلیمان قادری است متوکل مصاحب علم عالم جامع اوصاف و کمالات بود و وفات
شاه سلیمان بخدمت حضرت نوشاه عالیجاه ترسیت وکیل یافت نقل است که شیخ رحیم داد استخرا
بخدمت نهایت داشت و یاس لقمه بجدی بود که سودای لقمه حلال که از دست خود پدید میسر
نمودی و پوشش وی یک توبند و یک چادر و یک دستار سفید یکسره که قیمت تمام پانچ
بر و رو به هم نمی اندید و از محمد شفیع نیره آبنما منقول است که وقتی شیخ رحیم داد را رحمت
خبر پوز کاشت کرد و یکی از فرزندان خود را بنگهبانی زراعت مامور فرمود شخصی سپاهی را در آن
شده خواست که خبر پوز بگیرد صاحبزاده مانع آمد سپاهی تاجیه بر روی صاحبزاده زد و خبر پوز
صاحبزاده نالان و گریان بخدمت آمده احوال ظاهر کرد و فرمود که صبر کنی و اندامی کرده
خواهر یافت چون شب شد سپاهی را حلقه رو داد که دیوانه شود و پیش هر یک
کس میرفت و هزار الحاج میگفت که برای خدا چادر یا پوشش بر سر من بزنید تمام شب او را
بهین حال گذشت چون صبح شد متعلقانش بخدمت شیخ آمده و بعد مستفق میرش معائنات
کنایه در سپاهی بختال خود باز آمد وفات شیخ رحیم داد در سال یکمیزاد و یکصد و یازده
هجری است و مزار بزرگوار در موضع بیلا و ال منقول است از حضرت شاه سلیمان است از مولف

شهر دنیاچور شش برین			استی اعظم و عظیم و رحیم	سال تاریخ طاعت کائنات	گشت الی شرف کریم رحیم
سید کمالی قدس سره			فرزند دیندار و خلیفه اعظم	پدر عالم بقدر خود سید محمد با شرم گیلانی	شیخ با دارا علم روزگار خود و عزت دوست و مجتهد و شریک بود و در سلوک نسبت قادر بر ساله
دارو که اگر طالب بران عمل کند مطلوب رسد و در عقاید اهل سنت نیز کتابی تصنیف کرده وی است			که یکس از آن جایی سخن نیست و لا دست با سمارت دمی بقول صاحب شجرة الانوار در	سال کنیز دمی یک و وفات در روز یکشنبه شانزدهم شهر شعبان	سید کمال و یکصد و نود و شصت
در مرقع علی را به پور استی			عمر چون ز دنیا شد اندر شش	بقای رخ ترجیل آن باقی ماند	عمر و اصل شرح حق شمر قم
قدس سره سید و خلیفه پدر بزرگوار خود سید عبداللہ گیلانی است و شرافت و کرامت و ولادت			موردی داشت جد بزرگوار وی سید محمود اول از اشراف البلاد و فیرو و در ملک طبرستان و گورستان	در نزد چون وفات یافت پس برش سید عبداللہ در پناه و رتبه شریف آورد و سکونت در زیر در	بزرگی بود صاحب تصرف و زبرد و رع و تقوی و سیاحت و مسافرت بسیار کرده و در بعضی
بسیاری از او نیای اشتر سیده زوجه دمی نیز سیده بود و لا و سید علی بهمان قدس سره			که در طاعت و بندگی و عبادت را به عزم و سید محمد عوفی که در این امور و در لایق است	عزت و رتبه سیدی است و نسبت آباوی دمی بچند واسطه بچندت عوفی الاعظم حمی الدین سید	عبدالقادر جیلانی بر بنیان میرسد که سید حسن بن سید عبداللہ بن سید محمود بن سید عبدالقادر
بن سید عبدالیاس بن بدر الدین حسن بن سید یحیی الدین احمد بن علاء الدین علی			بن احمد بن شمس الدین قادری بن سید محمد بن تاجاری بن احمد شتی بن سید صالح بن سید	ابی نصر صالح بن سید عبدالرزاق قطب الدین بن عوفی الاعظم حمی الدین عبدالقادر جیلانی	قدس سره سید ساره السامی و قاضی آن صاحب الکمال است بقول صاحب رساله عوفیه در
سال کنیز و یکصد و پانزده هجری است و در این زمان در پناه است از مؤلف			رفت از دنیا چو خلیفه برین	اما بن برادر لایق	جلالتش بچند واسطه بچندت عوفی الاعظم حمی الدین سید
کتابه رفته اقامه در می			سید طاری	الاسود	سید محمد عوفی

مشایخ نوری زمین است در علوم ظاهر صاحب فتوی در علوم باطن بل رشاد بود و در دعوت
اسامی الهی و نظام ارشاد و ظالمت و ادعیه مانور حکم حکم داشت نقش مبارک می گاهید خطاط
نرفتی و هر چه که از زبان که بر افشان فرموده همانطور با وقوع آری که اسامی و خوارق بی افتاد اند
بطوریت که فردا از مشایخ نوری بر قاری که نوشته ها را بر سر و باطنی نصب می گشتند و چون
خداوند در احادیث الطیب پخش شد اسامی پیران کبار و بی اختیار و اسامی حضرت شاه محمود و از آل
قاری و شطاری میرسد به نوری که شاه محمد رضا قادیانی شیخ محمد فاضل الهی
دومی تربیت شیخ اردوباد قادیانی که از نوری و در تربیت شیخ محمود جلال و در تربیت شیخ
زین العابدین شیخ قادیانی تربیت شیخ عبد الغفور قادیانی تربیت شیخ حمید الدین قادیانی و قادیانی
محمد قادیانی که الیاری قدس الله سرهم است و قادیانی حضرت شاه رضا با اولاد و
دوازدهم قادیانی اول سال یک هزار و یکصد و شصت و هزار و اندون و ان اسامی است از اولاد

از اولاد قادیانی تربیت	آن شاه رضا دلی والا	اول گفت که قادیانی تربیت	انار شیخ وصال او چه زیبا
محمد بن ابی مبارک کن	قادیانی رضا ابی	شیخ محمد صالح قادیانی	نوشته ای

قدس سرور از سادات عظام و شرفای کرام و یاران کبار و مجانب و مخلوق و خدای باد قادیانی
نظام نامه حضرت حاجی محمد نوشا است و عثمانیت حضرت شاه بران عالیجاه زیاده از حد بود و قادیانی
میرسد که عرف و دو کس طلبه خداوند با پشت خداوند که از یکی محمد صالح و دیگری شیخ محمد صالح
چند و همین دو کس بهره وافر و فیض کامل از او یافتند و قادیانی محمد صالح بنحو صاحب مکره
نوشته ای در سال یک هزار و یکصد و شصت و هجری است و در آن روز و چاک ساده که از گنجرات خورد

بجانب با فاصله دو کرده است و اقم شده از سواد	شاه ازین دنیا بود در سید برین
شیخ صالح مقتدر ای و جهان	طرف سال از قادیانی کتبنا سب

شیخ صدر الدین قادیانی نوشا ای قدس سرور از قادیانی عالی نشان و خدام
بلند مکان حضرت نوشا عالیجاه است حالات عجیب و مقامات رفیع و حضرت نوشا اکثر
اوقات در دعوت نوری که در روز و در بامست و در میان ما و صدر الدین و فرخ باطل باشند
یقین کلیه می که در الدین با پدر و فرزند و از آن زمان به این زمان شیخ صالح با این نام است که می

میکرد چون بخت حضرت شاه پیوست یکی دست از دنیا و کار دنیا برداشته دل در فقر بست
 که از فقر و لاج چون گشت در سال یکینار و یکصد و بیست و نهم از بر مال فقیر یازده سال است از فقر
 رفت از دنیا و قلند برین ^{۱۱۲۲} شیخ صدر الدین ^{۱۱۲۳} و دانش کلین ^{۱۱۲۴} که خود شریف ^{۱۱۲۵} هم فید العبد العبد ^{۱۱۲۶}
 شاه درگاه می قادری نامی قدس ^{۱۱۲۷} در سلسله قادریه ^{۱۱۲۸} عظیم میر قلیه ^{۱۱۲۹} بالرائ
 شاه چیراغ کیلانی است زاهد و متورع و فقیه بود و از سنگره همراه شاه چیراغ پلایه و لعلی
 اخذ فرموده از خاندان چیشیه صابریه ^{۱۱۳۰} یعنی کامل حاصل کرده و در راه اخذ فرموده از خاندان
 که متصل فائده وی چاه دهنانی بود و در می عرض کرد که میسر بعلت دینهای قسم یانی دریم
 بیمار است تو به بفرماید که تسبیح باید چون در آنوقت وقت خوش داشت فرمود که طفل را آب
 چاه خود بنوشد و خرابی است بلکه از غذا خواستیم تا قیامت هر کسی که طفل خود را که بعلت یانی و
 بیمار باشد آب چاه تو غسل دهد شفا یابد پس آن زمیندار سپر آب چاه خود غسل داده شفا حاصل
 کرد و بلکه تا حال هر شخصی که طفل بیمار را از آن آب چاه غسل میدهد شفا می یابد چنانچه بزرگش
 خلقی بسیار طفلان را بر آن چاه میبرد و غسل میدهند فضل آبی شفا می یابد و بعضی وقت
 غسل آن شیرین و نیکوین بجا میزنند تقسیم میکنند و چاه مذکور سچا بانی و ایوان و اله اشتها را
 که در میان موضع مزنگ و لاهور متصل مزار شیخ اسماعیل محدث واقع است وفات
 شاه درگاه می در سال یکینار و یکصد و بیست و دو در حرمی در عهد ملکیت شاه عالم بادشاه شاه
 عالمگیر است مزار متصل چاه یاتا و اولاد لاهور است از مزار ^{۱۱۳۱} گشت و دش جو فضا دنیا ^{۱۱۳۲} در جهان مجاهد درگاه
 گفت تاریخ خلقت سرور ^{۱۱۳۳} قطب سردار شاه درگاه می ^{۱۱۳۴} شیخ تاج محمود قادری قدس سره
 پسر خورشید شاه سلیمان قادری است و صنع قلندرانه و طبع رندانه داشت بظاهری پنهان باطن
 جمع تربیت و تکمیل از حاجی محمد نو شاه یافت و بعد وفات پدر بر سجاده بشیخته بنشینست هر چه
 که از زبان مبارک فرمودی همانطور به قول آنر س صاحب تذکره نوشاهی میفرماید که در
 تلج محمود به صنع کلمیا نوالی تشریف برد چون در آن ایام مساک باران رحمت آبی بود چنان
 چنان که از مریضه التی بود برای طلب عای و حصول مدد از جناب کبریا بخدمت او عرض کرد چون
 در آنوقت وقت نصف النهار در گری آفتاب بود حاج محمود از سایه بر فاسته و آفتاب است

و بنوعی شد ساعی نگاشته بود که ابرینید انگشت و باران رحمت شروع شد چون پاچا شیخ
 برگشتند مردمان التجا آوردند که اندرون حجر و تشریف آرد برخواست و اندرون حجره آمد باران
 بهم موقوف شد حاضرین غمگین شدند فرمود که اگر بار دیگر باران مطلوب است بیرون میرود پس
 بار دیگر بیدار رفت باران آغاز شد همچنین سسه بار اتفاق اندرفت افتاد چون باران از کشت
 باران سیر شد شیخ از میدان برخاست و اندرون حجره آمد باران هم می کشید و در کشت
 که ملا غازی مرید شاه سلیمان شیخ رحیم داد پسر کلام شاه سلیمان از تاج محمد و زیاده بخت
 داشت و وقتی به بیست و نه آهسته آهسته فیما بین هر دو صاحبزاده برادران فقی تکرار واقع شد ملا غازی
 که حامی شیخ رحیم بود و بدین عزور که شاه سلیمان او را بنیاد عزیمید داشت بفرزندی یاد میکرد و چون
 از زمین برداشت و خواست که بر تاج محمود و زنده حاضرین بجا آید پیش آن مرد در آنوقت تاج محمود
 فرمود که از خدا خواستم که هر است مالیکه چوب برین بر داشتی دستهای تو شکسته شوند و تا هشتاد
 بیمار مانده میری و این کار شذنی است و درین کار حمایت رحیم داد و خطاب فرزند می شاه سلیمان
 سخاوتمند اتفاقا با پسر ملا غازی برای در کمانیدن غله خود بر سبزه دریا میرفت ناگهان
 دلیرانه از عیب پنداشد و بوسی ملا غازی رو نهاد و از مردم همراهانش در گذشته نزد
 آمد و هر دو دست وی به چوبهای خود گرفته به چوبه تکه شکست بعد از آن گذشت بر پیش
 ملا غازی بهمان بیماری تا هشتاد ماه بیمارانه من بعد وفات یافت و صاحب تکره فاش
 از زبان شیخ آفتاب صاحبزاده شیخ تاج محمود نقل میکند که وقتی شیخ محمود در موضع پانزده
 بر جای کمال جذب و هیوشی نشسته بود که جمله عروسی نوکر خدا از آتراه گذر کرد چون پیش
 بنایت حسن بخت و عشق دوست افتاده بود در آن حالت بنگالان جمله فرمود که برده حمله بردارید
 که یک جلوه صاحب حقیقی از این تصویرت نفرینم شود عروس باستماع این سخن بر آنشت
 و زشتاها غیظ گفتار نهاد چون قدری راه رفت عروس خود بنود از جای بیرون افتاد و در
 شده بر خاک میخالید و جابجای خود پاره پاره کرد شوهرش از کرد و خود پشیمان شد و بخت
 آرد قایب گشت و عروسی تمامید خواست فرمود که بر عروس تو باز بمال صلی آسمان پس
 همچنان بوقوع آمد و قاضی شیخ تاج محمود در سال یک هزار و یکصد و بیست و سه در آخر

سلطان شاه عالم بن عالمگیر بادشاہ قویہ آمد از مولفان اگر داند دنیا چه در جنت است	سید محمد آبی لی مقندا سال حمل است میاض کبریا باز شد پیر از شیخ الاصفیاء نیز سر و گفت لرتش	دانشجوی محمد و افضل ترین خلفای حاجی محمد شاه است که حضرت شاه از کربلا یا
و بعد از وفات پیر و شافعی تمام حیات بهر ایت خلق ضرورت گفت و فاسد می یال کنیز	و یکصد و بیست و پنج روزی است که پیر از سال جهاندار شاه با شاه هندوستان	در سلطنت این ناد و باز ده ماه و در بنجاه و دو سال منبر از دست لشکر فرخ پیران سید از موت
شیخ دین محمد عظیم رشتاد و نیا و جنت میرد رشتاد و نیا و جنت میرد هم گوشت و دلی عبدالمجید	مقتدر ای شیخ هم باوگر عقل و دانش از دل سید نور محمد بن سید محمد امیر کربلا فی قدس	از اولیای مادر زاد و فرزند و تابع کمال است ظاهری و باطنی بود و در عبادت و شجاعت نظیری
نراشت و بعد وفات پدر بر سجاده شیخ حضرت حجره قیام منسجم بود در سنهای خلعت کشت	و صاحب سراج الاولیای میفرماید که حضرت نور محمد میفرمود که در ایامیکه یوسف طفلی بسیار شریف	قرآن میخواندم معانی قرآن بر من آشفت بود و در روزی از غایت دور دلی که میگوید علم
باعث گریه بر سید چون حالات باطنی ام بر حضرت ابوبکر کشف بود و فرمود که ترا و شش	باعث گریه بر سید چون حالات باطنی ام بر حضرت ابوبکر کشف بود و فرمود که ترا و شش	نور محمد شرفی الحیج سال که از او یکصد و بیست و شش و عمر وی هشتاد و سه سال است و
سراج الاولیای ماده های تاریخ و نجات اینچنین نقل میکند از وفاتی به اول بطریق خبر فرموده است	از مولفان نور محمد شاه عالم جوزجانی بر عرش فرخ و شاد از عتبه و فی الامام شیخ رشتاد و نیا و جنت میرد	گفتا گو که نور محمد خلیل حق شیخ خوش محمد قادری نور شاه ای قدس مشرق
او مریدان پاک اعتقاد و خلفا سے حق یاد حاجی محمد شاه است و بجهت حضرت شاه	چنان گشت که بود که دیگر از ایشان تائب نفس نبره و اکثر اوقات که شاه و خدیو میبود با کس نفس	نمی کردی نزد یک فقی و دانشان چرب و خورنده ساختی غوارق ذکر است بسیار از خوش محمد

وفات دوی در سال یک هزار و یکصد و بیست و هفت هجری است از موالفت	
جواد بن ابی نصر بن شاذان صاحب حق گاه خوشحال البحرین سال شصت و شش از احوال آن لی شاد خوشحال	
حافظ بر خور دار نوشاهی قادری قدس سره فرزند عالم گاه و غایت حق گاه طبعی محرم	
پزشک است و صاحب زهد و ریاضت و دوق شوق و دوق سماع و متقی و مسمان نواز بود	
شعبه روز و شب است استغراق و توجیه الی الله میگذرانید و خوارق و کرامت بسیار از وی بطور	
آمدن نقل است که روزی حافظ بر خور دار را حضرت سیراب کردن زراعت خود بود که	
از پیوسته نام زمیندار برای یکروز جمیع چوب چاه لغایت طلبید و او انکار کرد و گفت که چاه من	
خراب میگردد فرمود که انشاء الله تعالی خواب خواهد شد چنانچه همان روز عمارت چاه بپایان رسید	
هر بار که تعمیر میکرد فایده نیکوست و نیز درج تذکره نوشاهی است که روزی حافظ بر خور دار در حالت	
استغراق در غایت شاد و خوش است بود متصل آن دختر زمیندار سے چهره میسرند و چو پیوسته	
سے ملایم و در اسب و دکان دختر خوش آمد و حالت و حید طاری گشت و فرمود که اسی دختر با دیگر	
همان سرود که دیگر دختر شادمانک شد و بار دیگر نگفت چون دختر خانه خود رفت بدو مشک گرفتار شد	
بعد که بکمال نزع و او طالع اقبال میبخت فایده گشت که کار نادر و پیر دختر مجسمه در دست حضرت	
حافظ حاضر شده مستزعی معانی تقصیر شد فرمود که او را بر او برگیارید چون آوردند از شاد کرد	
که همان سرود که سے سرسیدی بگو انشاء الله شفا خواهی یافت دختر چون سرود آغاز کرد فی الحال	
شفایافت وفات حافظ بر خور دار با قول شیخ در سال یک هزار و یکصد و سی و هفت هجری است از موالفت	
شیخ بر خور دار بر کار گاه البحرین از دنیا بخت یافت حافظ عالم گاه تاریخ او نیز فرما دو مستند از محقق	
سید عبد الوهاب بن سید سرور الدین بن جان محقق صوری الیه هجری قدس سره	
از سادات عظام و مشایخ دوی الکرام بود و در زهد و تقوی شانی بلند و مقام ارجمند داشت	
و در لایم و بیدایت خلق اشتغال سے نمود خلق کثیر و پیوسته جمیع سلسله سلوک هدایت شد	
وفات دوی بر روز جمعه تاریخ بیست و یکم شوال سال یک هزار و یکصد و سی و یک هجری است	
و فرار در لایم است از موالفت	چو سید عبد الوهاب از جهان رفت
یکی از دوی سالک شاه تقدیر	دگر افضل مکل عبد الوهاب
	شیخ محمد تقی قادر سے

نوشاهی قدس سره از آن ایام و مقدان با وفاداری و شجاعت عالیجاه...
 رفته و در روزی که در آن ایام...
 ارگاه حضرت شاه گشت...
 محبت شد از خود و بود و بگذشت روزی...
 و پدید رسید که امر و زور و دست که بدج...
 مسلمانان واجب است که قربانی...
 قرآنش که این گفت و کار گرفته بر قلین...
 و در پیشگاه آن شاه...
 و در این حال و در خورشید...
 و در این حال و در خورشید...
 و در این حال و در خورشید...

از موقوفات	نقش و چون نهان	ای حال و در خورشید	شده از قلین
عبدالله تقی	خواجهاشم	دریادول	نوشاهی قدس سره

مالی حضرت حاجی محمدنوشاه است در سخاوت و سخاوت و در است و خوارق و در خوارق...
 و در شاه آفاق بود و از غایت همان نوازی و سخاوت که داشت او را شاه...
 در علوم ظاهر و باطن...
 شاگردی بود و نویسی...
 از مولوی عبدالحکیم...
 قائم شده بسیار طالبان...
 آید و کلمات...
 بهار و زمهرار...
 آنحضرت در خاتمه حضرت...
 بر طریقی انداخته است...

<p>بابی نام از بزرگوار و بزرگوار در آنجا نشسته سوره ملک تمام بخواند پس چار بار بگوید و چون کند سوره ملک تمام کرد و شفا یافت و صاحب تذکره نوشاهی میفراید که شاه با ششم را ششم پسر بود و یکی فضل الله و دوم محبت الله سوم محمد سید و ازین هر سه حضرت الله بعد از دوسه سال شیخ فایم شد و وفات یافت و با ششم در سال یک هزار و یکصد و سی و پنج سالگی مهر شاه با شاه ولی است از مولف تذکره از دنیا بردن پیر با ششم شاه عجموت سال بر جانشین کرد و با ششم سید احمد شیخ الله کیلائی قدس سره</p>		
<p>از عظمی ساسی مشایخ قاضیه اعظمیه است و از عجب پند تشرف آورد و در پنجاب قریب وزیر آباد دینی نام کوئله آباد کرد و در آنجا سکونت داشت نسبت آبامی کرم و سنی بپند واسطه حضرت غوث الاعظم قدس الله سره میرسد بنظر آنکه شیخ احمد بن سید عبد الرزاق بن تاج الحارثین نجفی بن شهاب الدین احمد بن علاء الدین علی بن احمد بن شمس الدین قاسم بن محی الدین محمد بن علاء الدین علی بن شمس الدین شهید بناماری بن سید احمد بن سید صالح بن ابی نصر صالح بن سید عبد الرزاق قطب الافاق بن حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه وفات آن جامع الکماله در سال یک هزار و یکصد و سی و شش هجریست که بهر ای شیخ عبد الکرم عباسی از دست سکمان پنجاب شریعت شهادت پذیرد و اولاد حق ومی در خانیور میان کوستان کوئله قبا میں ملک کشمیر و آنک سکونت میدارد و سید یاسین شهر کرامت و بزرگی وی در اقصای عالم رسید از برادران دوسه است از مولف</p>		
<p>رفت چون از جهان بگذرید شیخ احمد دس قح آگاه سال تاریخ حلقش سوره</p>	<p>کنتم شیخ هند آیت الله سید بدر الدین کیلائی قدس سره لاهوری</p>	<p>نام والد بزرگوار وی سید علی بن حاجی سید با ششم است ولی وقت وفاتش متبر و متوکل بود و در سبکفت و گاه گاه در عظیمه مسایل دینی اهم بر داشتی شیخ بود و باعث هدایت کرد و بر او اهدیرا تاب کلام نمودی و گذران قلندر اده داشت و سخن بی باکانه میگفت محمد فی الدین بن بهادر شاه بن عالمگیر بادشاه یک کمر رویه نقد با پسر اقطاع زمین بود جاگیر نذرانه آبخناب گزارید مطلقاً قبول نکرد و وفات سید بدر الدین بقول صاحب شجره الافوار در سال</p>

جذب فایز گشت که هر کسی که نظر حقین اثر میکرد دست و پرورش میشد و چون در خانه می نشست
 از راه کشف خبر میداد که حضرت شیخ فلاخا است و فلان کار میکند و در حالت وجد اکثر حال از بالا افتاد
 بر زمین افتاد می و آسیب عاید نشد و چون آواز کشف و کرامت و در اقصای عالم رسید
 شاه محمد غوث ولد سید حسن از پیشاور پنجه تنش آمد و فیض لظلم یافت و دیگر شیخ محمد عظیم قرز شیخ
 ابوسعید که بنجاب و سوسه را بطریق شیرازیگی نسبت و نادری و قرز نری داشت آن قدر
 کامل شد که ثانی نداشت و شیخ سلطان محمد برادر ثانی شیخ توحید و سوسه تا دو از ده
 سال طعام بخورد و شیخ عبد الحلیل همیشه زاده می را نیز آنچنان حالت جدا حاصل گشت که سالها
 لغت طعام محلیش زلفت آخر در کثیر رفت جان بجای آوردن و شیخ محمد حیات صاحب کربه نوشا
 میفرماید که روزی بنماظر من گذشت که شیخ نجم الدین کبری هر گاه که میبوی خام نظر انداختی بچته شد
 و اگر بچته انداختی لشکری آید این سخن است بستانه شیخ بر خطره من مشرف شده فرمود که اگر می
 حقیقانی را بنده گان اند که این تاثیر در نظر ایشان نهاده اند و سیر مردانست بجانب شیشه که بر طاق
 حجر نهاده بود نگاه کرد فی الحال شیشه بشکست و بر زمین افتاد و فایده آنحضرت بتاریخ
 دو از دهم جب الرحب مطابق نوزدهم ماه جمیته بروز و شنبه وقت نماز شام در عین نماز ظهور کرد
 که در رکعت نماز بقیام بخواند و در سجده رکعت سوم وفات یافت و دیال و فاقش سن هجری
 یک هزار و یک صد و سی و هفت بود و از دوسه سده صاحبزاده عالیقدر با نذا اول شیر محمد که بود
 از دوسه بر سنده سجادگی قیام فرمود و دوم شیخ گل محمد که اسم با سسی سیوم محمد عظیم که صاحب مراتب
 عظیم بود و خطاب بمحضرت شیخ عصمت الله از پیشگاه شیخ عبد الرحمان امیر حمزه پهلوان نوشا
 ثانی عطا شده بود از مولف از عالم شریح در حسن ارمغانه جناب شیخ صادق عصمت الله
 ز دل جستم چو سال از تاملش خرد فرمود عاقل عصمت الله شیخ احمد بیگ نوشاهی
 قدس سره مخاطب بخطاب نور محمد نریست و از کبار خلفای حاجی محمد نوشا دست اول
 بعالم قاهره شاکر حضرت نوشا بود بود از ان مرید شد و بحال حال رسید نقلاست
 که بر دومی شیخ بلال نام معلم موضع نوشه و پنجه دست حضرت نوشا همانند آفرید و از بزرگان را پند و عمن
 کرد که برای خدا در حالتی مثل حال محمد بیگ عطا شود حضرت نوشا هم شرف رسد بود که هر یک را

یافت و در خواب پلازمست امیرالمومنین ابو بکر صدیق رضی الله عنه مشرف شد دوم شیخ و ابوالحسن
صوفی بیستم شیخ نظام الدین چارم شیخ امام الدین که قلندر مشرب و قید بود و درام در طالع قوی
مولا تاجی دوم چنگیزان و وفات شیخ معمر سه در سال یکزار و یکصد و چهل و پنج است از مو
در جانشینان اجداد صفا شیخ معمری جوان شیخ نظام الدین و شیخ نظام الدین و شیخ نظام الدین
شاه محمد غوث لاهوری کیلانی قادری قدس سره فرزند ولید سید حسن
پشاور دای جامع عالم ظاهر و باطن کاشف رموز طریقت و حقیقت بود در خاندان قادریه عظیم خلعت
و اجازت از پدر بزرگوار خود و اشرف و در طلب حق سیر تمام هندوستان نمود چنانچه خدمت پیران سید
بیکمیه نشستی و عبد الغفور نقشبندی و خلفای حاجی محمد شاه و غیره صدای بزرگان قضا مشرب و چمن
اندوخت و شرف باطنی مشرب شد و اجازت تلقین سلسله حشید نقشبندیه بهم داشت خوان
بکر است بے اختیار از وی سر بر نیزه چنانچه در رساله غوثیه که تصنیف کرده خود آنحضرت است میفرماید
که چون من جلاشن حق در لاهور رسیدم شب در مقبره عالیایان میر لاهوری که بلاهور است میگذرانیدم
شیخ حضرت میان میرمن ظاهر شد و توجیه بود و بهر صورت فرموده شغلی عطا کردند و ایشان را که در آن
شغل مشغول باش و پیش کسی اظهار کنی یا بداد آن ادا کنایه فاست خدمت شیخ حامد لاهوری است
استفاده نمودم شیخ از راه که است در یافت و گفت آنچه بوقت شب میان میرالایر پیر بشما شغلی
غایت کرده است همان کافی است و شیخ حامد بروی بود در دیش صاحب ل و عمر و خاندان
قادریه و متصل میرا پیر علی گنج بخش جوهری قدس سره میماند و منقول است که شخصی از میر
شاه محمد غوث که آن هم محمد غوث نام داشت در پشاور میماند و میر بزرگ بود در ایامیکه نادر شاه
در کابل سلطه شده به تخیر هندوستان مستعد شد اول بمقام پشاور آمده و استمداد این معنی
از کابلان وقت نمود و حاضرین وقت عرض کردند که درین زمان شاه محمد غوث مرد کامل و کامل
در لاهور موجود است اگر برای استمداد همراه باشد نهایت مفید است پس نادر شاه شاه محمد
غوث را در پشاور طلب کرد آنحضرت انکار داشت که طریق پیرانیست که نزد بادشاه برود
و استمداد و بے پروا از آنکه براسه هر که استمداد حق محل و علی کافی است نادر شاه با استماع
این انکار بر آنشفت و گفت که اول در لاهور رسید و میر محمد غوث را نام پسر از آن

وفات پیر محمد در سال یک هزار و یکصد و پنجاه و دو هجری از مولف شیخ زین العابدین محمد بن محمد
 شد چو از دنیا بخت راه گیر سال چهل و پنج و شصت از خرد شد عیان مصمم و پیر و شکر قاضی
 رکن الدین نوشاهی قدس سره از یاران همد و دوستان محرم و خلفای حاجی امام حاجی محمد
 شاه است و در علم و علم و در بدو تقوی شمره آفاق بود اول همد و تقی تقی در زیر آبادان و در بلاد
 استغفار نموده به بنین بلخ و بخت آورد و در حیدر حضرت شاه شد و در حیدر و در شوق عشق محبت
 و در دو تو اچا گشت و در وفات حضرت شاه بهدایت خان مصروف ماند و وفات وی سال یک هزار
 و یکصد و پنجاه و دو هجری است از مولف اوست از یاران بنیادین رکن الدین بن محمد بن قاضی
 سال تاریخ از تحال و است صاحب اهل این قاضی شیخ محمد الرحمان المشهور به بیگ
 رحمان نوشاهی قدس سره از کبار خلفای حاجی محمد شاه است در ولایت بکالی
 و در بکالی دشت و عنایت و مهربانی حضرت پیر چند انکه بحال می مصروف بود و کجا بکالی پیر
 از خلفای عظام بود بحدیکه شاه عالیجاه مریدان خود را بر آبی گیل بنیدیش می مامور فرموده
 و بعد وفات آنجناب نیز بسیاری از خلفای نوشاهی پیر از خدمت عبدالرحمان تکیس رسیدند بلکه
 پس از آن حافظ بر خود دار نیز می نویسد شاه نیز تربیت تکیس از عبدالرحمان یافتند و هر کسی که بخدمت
 وی حاضر میشد به برهمنی مانند چون هفت صدیت بر حال آنجناب علیه دشت نسبت اطمینان میکرد
 چنانچه محمد حیات صاحب تذکره نوشاهی میفرماید که روزی بخدمت شیخ رحمان حاضر شدم پس دیدم
 که باعث بخور در آن طعام بنجاب است فرمود که ما رغبت طعام نمیشود و اگر گاهی بخدمت در آن
 می خورم از علق فرود نمیرود و گفت که روزی حضرت شاه که بسبب قرابت همد و در موضع
 بنابر آن شریف میرد و در راه به بیخ پیری که دو کس شیخ عبدالرحمان است شب با شرف در آن
 شیخ عبدالرحمان چچا بود و در راه میگذشت شاه عالیجاه را نظر به بر روی افتادست و او شرف
 شرف و دو کسای ده بر رحمان دیدند و شگفت چون دارد پدرش از آن طفل امید شد و بخدمت
 حضرت شاه را فرآورد و در خدمت شاه او را بخدمت قبول فرمود و مادامه پدرش را
 خدمت نمود و به تربیت ظاهر و باطنی وی می پرداخت و بخدمت تان رسانید و چون مرگ را از
 بر زمین فرار کرد و چنانچه شاه رحمان هر روز بوقت چاشت نانهای زمین را از آن فرار

بر سر برداشته می برد و نان خود را از مطبخ میگرفت اما نمی خورد و فقط میخورد و میزد و نان
 میگفت که من از مطبخ نان خورده اندم و نامت میل در هم برین عنوان گذرانید که گفته
 در زمان دیو نرفت آخر حضرت شاه از راه کشف بر خیال مطلع شد و از راه غایت غایت
 نان در بر روی خود خوراند و از دنیا رفتی متنبی ساخت و در نیست مجاهد شیخ عبدالرحمان
 بدین حد کمال است که در شبها بحالت بیکسو در راه آویران شدی و تمام شب بیکجا نشسته
 و چون خلوت میگرفت در زمین قبر کنانید و از سر بر یکدیگر خود را چهل چهل میزد و در میان شب
 و گاهی خود را در بنال گاوان بسته بر زمین یکسانیدنی و در تمام تابستان در آفتاب در زیستان
 عربان تن در دریا نشسته می نشست و گاهی بر تن در دریا یا پستاده دیگر حق تحمل کردیدی
 و از گرمی ذکر آنجا آب ریخته می شدی و در بر سر که نگاه می داشتند و می گفتند که در
 نشست که در سر عبدالرحمان بر جان می سحری می نمود و در میان شد و فرمود که از
 خود بجای خود است ام که هر می بیند که نظر اندازی شفا حاصل کند و بر سر خود می پوشی زن را کرد
 و هر فاشی که دست بر سانی ولی الله شود و در میان آن بگوید که ای الله زنی و دختر منی و در کعبه
 شیخ سیدی می آورد و دختر در راه خود نشسته چون از شیخ سیدی می آمد و دختر را مرده بپشت نامید
 شد شیخ سیدی توجه و دختر در خرفی انزال زن را شد و زنی را تا آخر خود را بدو شکریه
 پیشکش کرد شیخ سیدی گفت و بخدمت بی بی صاحبه دختر شیخ عبدالرحمان برده بوی و شانه و
 و بوی شیخ عبدالرحمان بر سر می نشاند و گفته می شد سیدی لائق و طایع این بوی می کشی که از زندان
 خدا شرف گرفتی و در کمال آن که از آن در شیخ سیدی گرفته شد و غایت حضرت عبدالرحمان
 یکبار در کعبه پنجاه و سه مرتبه میزد که هر بار بقیام می بردی عبدالرحمان است شیخ الله داد و در شام
 مرید خلیفه بود و ذوق شوق بکمال است و هم در چهار مرادوی مدنون است و نمی رسد که در ذوق
 عالی به پیش می برد و صاحب ذوق و طبع اندام در ذوق عالی پاک رحمانی از حد زیاد تر
 مستی است و خوشی آنکه حالت دهد و میسر در بر و در پاک و به اندیشه دارگون می آویند اگر از این
 عمل هم بهوش نیاید پس در پانزده مرتبه میزد و در نیمه سحری میزد اگر چه صاحب طبع است
 اندام اینقدر خوشی ندارد از مولف چون جناب عبدالرحمان شیخ پاک است نسبت از جناب شیخ پاک

سید محمد غوث سید محمد علی مولف کتاب بحره الانوار چهارم پنداری صالح بود و تدریس کرد

اجمعین از مولف	شاه عالم شیخ عبدالعزیز است	میر اکبر میثوا در پند
شده با اولیای برحق	باز فراموش درین مجتبی	ارتخاش گویمان نورست

نیز سندی متقی معتد

شاه فرید نوشاهی لاهوری قدس سره

از خلفای نامدار پیر محمد بیار است صاحب حدیث استغراق و عشق و محبت و جود و صلح بود
 او را اول بخدمت امیرای نوکری نشان چنانچه مشغول بود و آخر دست زد و نیار و دست اول نهاد
 است و بخدمت شیخ پیر محمد بسیار آمده مرید گردید و تکمیل رسیده از اولیای وقت شد و پدید
 بزرگوار دی سید محمد علی بن سید علی بن سید فتح علی از اولاد سادات بباکری میسینه بود
 و بتمام رسول فکر بکنار و در یاسه چنان سکونت میداشت بعد عطا خلافت چون شاه فرید
 حبیب الارشاد پیر و شفیق در لاهور آمد و بهی بنام کوشه شاه فرید آباد کرد و در آنجا سکونت کرده
 بعد از فتنه و در گذشت و وفات آن جامع الکملات قبول صاحب تذکره نوشاهی ارسال کنیز از او
 بنجابه و پشت مجری است و مزار بر او در لاهور است از مولف چون فرید زمانه سید حسین

شده زوینای دین بخلد سید از خسر دهر اشغال او شد عیان آفتاب تصفر فرید

شیخ فتح محمد نوشاهی قدس سره از مریدان نوشاه عالیجه است و قیقه
 هدایت و توبه دی این است که حضرت نوشاه در خواب و باری بوی ارشاد کرد که حصه باطنی تو
 نزد است حاضر شو و گیر لیکن به تنافل بگنجد را نید چون با رسوم مردم ارشاد و اندک گشت
 بیتاب شده از حاسه خود روانه شد چون به تمام یکس میان رسید شنید که در نجاف قیسه
 از شفیق به فوت شده است و جازه وی بردوش گرفته می آوردند شال جنازه شده باز
 که موقع دفن رسید مردم بر سر او دیدار آخرین ندا کردند میهم و آنجا حاضر شده بدیدار شریک گشت
 و شایسته و گفت که شخصی که در خواب با مراد عطا حصه باطنی به باز زد تو و توانده به همین
 بزرگوار است و نام حضرت از حاضرین پرسید گفت که نام این باه شاه آلمی حضرت نوشاه عالیجه است
 چون شنید بیوش بر زمین افتاد تا چند روز بیوش ماند چون بهوش آمدستانه و دیگر
 بیابان نهاد و از عرش تا فرش برده کشف شد و یکی از کمالان وقت گردید آخر کار کمال

سید شاه حسین بن سید نور محمد بن شاه امیر خاوه شین مجروح قدس سره
از عظمای شایخ قادر است و در کرامت و خوارق و شکر بر خلق چنان خارق بود که پیش
برادران خود در ظاهر و باطن گوی سبقت ربوده نقل است که وقتی بسبب جد و جود
ضرب سخت که بر جسم سوارای از سواران وی رسید و او را شعله چشم سپید رخسار چشم
افق و در فرود که زود تر میخورد چشم در خانه چشم گذارشته بر فام و حکم به بندید و پنهان بود
چون رخاوه را کشادند چشم تفریق سابق به پیش و درست بود و نقل است که وقتی شاه حسین
در سفر ملک پنجاب بود و در محاسن شب باش شد چنان طالع بطریق آمد جمیع شیای
و اسباب و برافزارت بر روی رخاوه ای از خواب بیدار شد و حضرت شاه را درین حال گاه است
فرمود که بایست که آنگاه که برده اند و خاوه است و در و بعد ساعتی در و ان دیوانه شده همه
و ابر از در و چون سگهان خود میگردند چون اسباب و ابر پس گرفته شد و یک آیل را آتش
بگرفت و بر روی ایشان زد و همه پیش آمدند و سر در قدم آورده از کار در و ی ناگه گشتند
و قات شاه حسین بقول صاحب صبح الا و لیا در سال یکم از شمس و در تاریخ یکم ماه چاه
است و مزار او را بقیام مجروح زیارتگاه خلق است از مولف حیدر جهان تیرت چرخ
تاریخ آن پیر کامل حسین | ای که مبتنی شاه عرفان بگو | اگر سید او انضام حسین
میان رحمت الله قدس سره مسافراده میبوم حافظ بر نور زارین حاجی محمد
نوشاه است حاجی بود میان کرمت و خوارق در هر دو روح و تقوی و سخاوت و بشیعت
و چون متولد شد حضرت نوشاه در حق وی دعای عمر درازی کرد و چنانچه عمر درازی یافت و بر
عراج حق استراج وی جلالت غالب بود و چنانچه یکبار حکم برگزیده خود و طلب سلطان ازین
بخشید می فرستاد ازین سبب رجا لالت آمده نزد حاکم تشرف بر و فرمود که با هر فعلی که
خود بخود ادایکم نه سال چو پیاویده نزد ما فرستاد و پس از آن دست حکومت بر او تسلیم چنانچه همان
بر و اندر موفی وی از صوبه لاهور رسید و نقل است که در مجروح که از خاندان می بود درین
موضع با هوکی اراضی خود کاشت و پشت مهربان نامی مقدم موضع با هوکی برادر شرافت برین نور محمد
سالمه افغانه کرد و سوارای بجا تب نور محمد فرستاد و اظهار انحال بخدمت آنحضرت کرد و در نزد مهربان

مقدم رفت نصیحت کرد او باز نیامد ازین پس شیخ در ملاقات آنکه هر دو کثرت بر زمین نژاد و گفت
شمار خدا تیغی در بران کشاد و بر فاسته آمد بنور در راه بود که انقباض کش در ده افتاد و ده تمام
و کمال بیوفت لعل است که روزی شیخ رحمت الله از لشکرا قشر لعل می آورد زمینداران
سپهسال همراه بودند و بر راه محمد علی پسر ساجد پال زمیندار مقدم اسپ مایمی خود را در فرمود
ازین پس شیخ شد یک چاکبک بر سپه شیخ بنمزد شیخ بنمزد نصیب ردی دید و فرمود که نشان داشته
بر سپه سوار نخواهی شد فی الحال اسپ مایمی نشسته که قیمتی ششصد روپیه بود از پاور فتاد و
پان ساعت خبر د و بعد از آن آنچنان اندامش غش و انگیزه حال ایشان شد که گاهی بر سپه سوار
نشست و وفات آن غرضی از کبریات در سال کیزار و یکصد و شصت هفت حریت از وفات

شده جو رحمت از خمبان پدر در دست تاراج آت شده ایراد رحمت الله علیه بر هر بنده

جست الله بعد ان الافوار شيخ نصرت الله قادري نوشاهي قدس سره

ما سبزه زاده چهارم حافظ بن محمد وادین حامی محمد نواشه عالیجاه است عالم البحر و فقیه کامل الاکمل بود
در شهر بابل که به تفصیل علم کرد بعد از آن کسب حصول ولایت باطنی از حضرت والد ماجد خود
جد وجد بلخ بکار برد و از ارباب علم و دقت شد چون پدرش وفات یافت چند نفیض از هر یک
نوری هم حاصل نمود و وفات وی در سال یک هزار و یکصد و هفتاد و هشت از مولف

فانت از دنیا چه در غلامی بینم انصرت الله در هر کون و مکان ایستم عشق بهشت الش کن رقم

بیر نصرت و اهل کامل بخوان

سمرقند از عظمای خلقای حضرت شاه عباس است قادری لاهوری است در تصنیف قصه سیکوت دشت
و نسبت بران کبار و سه یوز واسطه بشاه محمد غوث گو یاری میرسد که سامی گرای هم حضرت
روزی که محمد رضا قادری لاهوری مندرج شده اند شیخ بود مابین ابد صاحب فیت کور
شق و محبت و در عهد و سلطه در توحید سخنان بلند و قیادیر از چند دشت و شاد و
بان نیجایی که ملو از مهارت و توحید اند زبان زد خواص معوام اند و کافی ای مجر و
بجای این افسانه خوانند که موجب زیای شوق و ذوق میگردد و خوارق و کرامت بسیار
و سه فصل میکنند و فاش می در سال یک هزار و یکصد و هفتاد و یک و بیست و هفت

دیکصد و شصت و یک است از مولف	رفت چو زین بر خلد برین	مرد خدا پاک محمد عظیم
گشت بنارنج و مالش میان اهل با پاک محمد عظیم	شاه سوار قادری قدس سره	
از مریدان کاتبین صاحب خان قادری است و صاحب خان محلی بود که نعمت الایمان فرقه	نایب حضرت شاه میر تحاده نشین حضرت حجره یافته بود و به صاحب خان کلام تهنیت	و شاه سوار مرید دس شد و کلمات رسید و در علوم ظاهری و باطنی و فقه و حدیث و تفسیر
طاق یگان آفاق شد و حسب لایعای پیران عظام مقام با یک ال که از لاهور نجات شد	بطرت شمالی ز دس و در کارهای است سکونت پذیر شد و بتدریس لایعای تلمیذین باطنی و بصورت	گشت و بعد وفات پیر شریفی خود صاحب را شاد گشت و با جازت دمی بر تنجا و در شربت
و مقتدا علی خلق خدا شد و تقاضاست که چون احمد شاه درانی در پنجاب آمد و تا راج آغاز نما	وزیرینداران با یک دال و غیره دیات قربت جوار خدمت آنحضرت آمد و متعاده و عاکر	که جان و مال ایشان از دست تا راج افغانان در امان ماند آنحضرت با تعلق اتجای ایشان
روایه مبارک از دوش پرده پوش خود بر آورده بر زمینداران مذکور عطا کرده و فرمود که دیگا	که شمارا در امان و آشتن آنرا منظره است این چادر را اگر دیگر دانسا بگردانید انشا الله بسلامت	خواهند ماند چنانچه بجهان بوقوع آمد که بر قدر دیات که زیر و امن پناه روحانی آنحضرت
آند بودند در امان ماندند و احدی از معاندان گرد مواضع مذکور گشت و وفات آن	مظفر البرکات در سال یکیز از دیکصد و شصت و چهار بوقوع آمد و مریدان قادری مقام با یک از	زیاد نگاه خلق است از مولف
گشت رهش از فرد خوشید وین	سالی صل شاه یحیی و مراد	شد چو از دنیا بخت جنت راه
سید مادی پشوا سر از شاه	سید محمد شاه رزاق گیلانی خلف شاه محمد	
برادر شاه حسین صاحب حجره قدس سره نام اهل بیته میر محمد و لقب بیدار زاق	است و در تخرید و تفرید فرید الدین دور زید و تقوی و حیدر اهر بود و بدینا و اهل نیابت خدمت	و در اخفای کشف و کرامت بسیار که شیدی چهار فرزند داشت اول شاه صدر الدین شیر خدا
دوم شاه سعد الدین ثابته قدم سیدم شاه سیف الدین چهارم شاه طالب الدین پنجم الدینان		

شاه سیف الدین رسال کینار و یکصد و شصت و شش شربت شهادت چشید و خود حضرت شاه	
عبدالرزاق رسال کینار و هشتاد و چهار هجری وفات یافت و مدت عمر هشتاد و چهار سال بود	
که صاحب الاسرار الاولی تاریخ وفات این باب از جمله خوشیادین و تاریخ عمر از لفظ سید اقد	
کرده است قطعه تاریخ پیر سیف الدین از مولف	سیف دین رفت ز دنیا چرخ بجا
وفات او گشت ز طالب طلب اسال تاریخ و حالش سرور	گوشت شاه ولایت محبوب
تاریخ وفات میر محمد عبدالرزاق از مولف	میر عبدالرزاق میر عالیجاه
وفات او گشت بدو جان طاق اسال تاریخ و حالش سرور	میر عبدالرزاق است
شیخ مصاحب خان خور و لاهوری قدس سره از خلفای کاملین سید الشاه	
جامع علم و حکم و زهد و تقوی بود و وفات پیر و شفیع بر مسند ارشاد نشست	
و بتدریس تفسیر خلق مشغول گشت و تا شش سال بعد این خلق مشغول ماند و پانصد	
حافظ قرآن بیکرت آن ولادت بخاطر قرآن مستفید و شفیع شدند و وفات آن جامع الکرامات	
با قول صحیح در سال کینار و نو و دو قمر آمد و مراد و موضع با یکال انعامانچ که در لاهور	
بجانب شمال از مولف	شد بفضل خدا بجلد میهم
گفت تاریخ و حالش سرور	از ده در بران و در میان
میر محمد عبدالرزاق قدس سره سیدی اهل سخاوت و شجاعت بود و بکار سیاه گری	
شوق تمام داشت و بنزد او پیکار کفار گریسته ماندی و در کشت و کرامت شهادت و تمام عمر	
در هدایت و امر شاد طالبان خدا گذرانید و هر که بخدمت می یافتند می نمودن خفی و لاوت	
باسمادت آنحضرت در سال کینار و یکصد و شصت و شش وفات در سال کینار و یکصد	
و نو و مدت عمر شصت و هفت سال است از مولف	شاه عبدالدین که در لاهور
قره چشم نبی است و علی	شد عیان از دل لایه صاف
سال میل آن شه عالی جناب	است عبدالدین امیر شفا
عبدالرزاق صاحب بحر قدس سره صاحب صدق و صفات و در جو و سخا	
مخزن خلق و حیا بود تمام عمر در جاد ظاهری و باطنی و کبر و اصغر که را نیندختی الا مکان	

و در مکانی سخت گرم ساخته اگر ز بسیارین بدی خاموشم و در دوکان تو سرگرم بدین غایت
 که احدی از بنی آدم نزد تو نیاید عبد الله شاه قیسم شد و شیخ فیض خادم خاص خود را شاد کرد
 که مبلغ ده روپیہ باین شخص بده و در خدمت کن که درین سنگ بقعه دوخته و شیخ فیض دم برپند
 پیش رخ حاضر آورد و ادب گرفت و زبان در او کرد و گفت که اگر تو دعوی فقیری کنی چنانچه
 بخار تو در کسبت نهاد یا به من سر بزم سوگم من مرده و مدد سار را گو یا یکایم و این کراستی بانی
 از من بامال ظهور آمد و آفرید الله شاه او را همراه گرفته بگوستان میانی کشیدند و در قبری
 نشان داد و گفت که اگر مدفون این قبر گو یا شود و از حال خود خبر بدیدند تو بشود آن
 شعبده باز بر سر قبر نیاید و گفت یا سیم از اندرون قبر آواز شد و القرآن حکیم بآواز
 بیدار الله شاه مخاطب شد و گفت که حال مرده مدفون این قبر زنده شده است هر چه که خواهی از او
 بپرس که جواب خواهد داد با تسلع این کلام عبد الله شاه پای مبارک بر زمین نهاده فرمود و شیخ
 از زمین داخل کرده این شخص است بیرون آید فی الحال که و کی بمر خیابان ده ساله و بر پیشانی
 فرمود که تو کیستی عرض کرد که من جنی ام از بنیان کوهستان و از چند سال بر قید این شخص ام و یکم
 ده و در زیر زمین رفته بطوریکه سگ و بید کلام میکنم فرمود که حکم ربانی ترا از قید این شخص خلاص کردم
 و عمل این بد عمل هم باطل نمودم فی الحال آن جن از نظر غائب شد و خود عبد الله شاه بر زبان
 آورد یا سیم از همه گورستان آواز برآمد و القرآن حکیم و آن شخص گفت حالا از سر صاحب قبر که خواهی
 احوال و پرسش بوقوع انحال غوغا از حاضرین وقت برخاست آن شعبده باز شرساژ را از او
 تا بکار خود تائب شده مرید گردید و شیخ مراد بخش پسر شیخ فیض خادم آنجناب وایت یکبار در
 من بفرمود و رسالی بخدایت آن حضرت قرآن میخواند منم شخصی نو جوان از هندوان لاهور بود و دست و پا
 و عرض کرد که من سابق علم کیمیا هستم و از چند سال درین شوق و خیال کیمیا سرگردانم اما بطور
 می آید نمیدانم که فی حقیقت این علم از کجاست یا نه اگر کسی غافل من کنی و عین بناسبت
 فرمود که بهتر یک پیسہ راسم الفاء و کو که دیار و یکد پیسہ امرادی حاضر کن ام جان توست برت و بنگا
 مطهره حاضر آورد پس عبد الله شاه بفرمود که پیا که مکی که در آن طوام بخیریم حاضر کرد و
 فلک و ساسی روی انداخته سم الفاء و کو که در نیز در آن داخل کن و ابلاست آن که الفاء و کو

روشن کن چنان کردم چون مرادی صریح شد یک غلوس بدست پناه از پایا برگردود و بر زمین
 و آن شخص بنمود که این را بگوپ چون گفت پرده سیاه از بالاس آن در شده و در
 نمودار شد آن شخص چیران بماند و زبان تصدیق سلام بکشد و مرید شد شیخ مراد بخش
 میگفت که در آنوقت بمرده ساله بودم در دلم هم شوق عمل کیمیا ظهور کرد و دهم که این عمل
 از پس سلسله بوقت شب چون بخت نمود آدم سببان طریق یک پیسید اسم انفار و گوگرد و اندک
 یا زار آوردم و بن پیسید آوردم و ندی انداخته و اسم انفار و گوگرد و در آن انداختم و زکان بالا
 آن نماده با آتش روشن کردم چون صریح شد و یک پیسید از آنها بر آوردم دیدم که پیسید از
 کار رفته بود و محض ناکاره شده از پس ایشان شدم و این را از درون خود سببان ام علی الصالح
 چون باز خدمت آنحضرت رفته سبقت آغاز نمودم آنجناب تبسم شد و فرمود که شیخ صاحب شایم
 هشت در خانه خود عمل کیمیا کردید و خوشید که بکین عمر کیمیاگر شوید ان شاء الله و در حین آن
 شایم چنین کیمیاگر کرده خواهد شد که این کیمیا را بچشم تو هم نخواهید دید و محض مباح و از کل
 مردمان و خاندان حضرت عبداللہ شاه اول نام غلام محمد المشکو کامون امام سید نورانی ریخان
 بود که روضه مطهره وی اندرون لایق متصل سید در ریخان است دوم حافظ الدین یا بشادری که آنوقت
 بایامی ربانی خود در ریخان و رفته او را مرید کرد و تکبیل رسانید سبب شیخ فیض بخش قریشی پدر
 جد مادری این فقیر جامع این اوراق است که خادم خاص مرید خاص الحاصل آنجناب بود و در
 روز و شب گاهی از آنحضرت جدا نمی شد و مراد بر او اوردی متصل و فقه حضرت عبداللہ شاه
 و عالم عامل فقیر کامل بود نسبت ابائی آنجناب هم بخیر و سطر در میان فیضی کمال الدین محمد باقر
 میر سید بنیظیر بن شیخ فیض بخش بن شیخ اعظم بن شیخ مفتی محمد اکرم بن مفتی محمد کرم بن شیخ محمد اکبر
 بن مولانا مفتی کمال الدین قریشی لاہوری چون شیخ فیض بخش فات یافت شیخ امام بخش هدایت
 این فقیر و مراد بخش برادرش باقی ماندند شیخ امام بخش گذار و معاش خود بخیر قرآن شریف
 پیدا میکرد و یک جزو قرآن هر روز را احاطه تحریری آورد و بعد یک ماه تمام نموده و بدین کرد و توان
 حلال برای اهل عیال حاصل عیافت حال را برادران مامون زاد فقیر این شیخ محمد بخش
 و لد امام بخش بن فیض بخش مسلمان امیر بخش و مرید بخش در لاہور موجود اند خدا سلامت را و دینی

<p>نخستین ماه جمادی الاول سال یکزار و دویست و دوازده</p>	<p>جایگاه الکمالات که حضرت شیخ فیض بخش تعلیم گوهری</p>
<p>شاهزاده نیا بیری دوست عزیز</p>	<p>امیر شاه مرد مجیب</p>
<p>از مولف</p>	<p>شیخ بوشهری</p>
<p>رحلت صاحب ظهور</p>	<p>مکرم عبداللہ</p>
<p>ز دنیا بیرون شدیدار اقرار</p>	<p>مکرم عبداللہ</p>
<p>شیخ محمود بن محمد</p>	<p>انصاری اختیار</p>
<p>الح وحبیب الدعوات درخاندان عالیہ قادریہ</p>	
<p>سید عبدالرزاق قادری صاحب تہذیب و شیخی صاحب</p>	
<p>زینت بدیر زبان رانندہ همان طور نظر آید</p>	
<p>است و تمام عمر در ہدایت خلق و تلقین طالبان</p>	
<p>رزندانش نیز صاحبان نصرت و کرامت بودند</p>	
<p>یکزار و دویست و شانزده ہجرت از مولف</p>	
<p>یکشت باب غلد باز سال تریست و ہجرت</p>	
<p>ول شاه استوار سید تہو کیلائی بن</p>	
<p>عم قدر من القدر سیر المعزیز عالم و عامل و مافوق</p>	
<p>تا بعد خود طاق و یکجا آفاق بود در دعوت</p>	
<p>خرج روز قرہ وی ہر روز از خزانہ غیب میرسد</p>	
<p>بن دنیا بخدش جان آردی مردم نرفتی ولادت</p>	
<p>سال یکزار و یکصد و دہ و وفات آن</p>	
<p>زیست ہجری و عمر شریف یکصد و دہ سال است</p>	
<p>بنی کہ جامع الکمالات ظاہری و باطنی و ظہر و انوار</p>	
<p>ساختہ وی در لاہور شریف میبارد و سبحانہ تعالیٰ</p>	

علاوه از آن از حضرت سید صدر الدین مقیم شاپین فیض کامل و فائده تمام حاصل کرد و در روزی
 شرافت نمود و بحدی که هر روز بشماره است که در آن مقام شایسته و بر سر خود بر دست باده
 می آورد و میفرودشت و هر قدر که زرق و برق یا غلظت از اجرت آن کار حاصل میکرد از آن گذاره میساخت
 خود و به حصول قوت و لایق شدن به در آنچه که باقی میماند بدر و ایشان فائده و فخر است
 طلبار اختیار میفرمود و کثرت اجرت مرد و بر سر هر فرد انگاه نهشتی و اکثر اوقات بکثرت
 به مقام شایسته میرداشت **نقل است** که وقتی سید قطب الدین بن سید صدر الدین گیلانی
 مقیم شاهی از حیره در شایسته در تشریف آورد و در هر دو ماه و در یکجا جلوه گریزند و از آنست
 تقریر سید قطب الدین فرمود که سال به خلاف عادت سالها گذشته بود و ششم چنگی فریور و در شایسته
 نیامده ایم اگر موسم چنگی فریور بود و فریور است شایسته در هر دو ماه و در یکجا جلوه گریزند و از آنست
 حضرت شاه سردار از مجلس برخاست و بایستاده حیره خویش که بر دروازه مسجد بود تشریف برد
 از آنجا دو صد و فریور است شایسته در یکمین و خوشبو و خوش انقد در یکطرف چوبی نهاده بود
 سید قطب الدین حاضر آورد و عرض نمود که اگر چه موسم چنگی فریور نیست لیکن کدام چیز است
 که در خانه فقیر اندوه جو نیست از وقوع اینجی سید قطب الدین بجايت خورسند شد
 و هر دو فریور است مبارک خود تراشیده قدری خود شاد دل فرمود و باقی بجا فرین
 آنکه بکین نسیم نمود و گفت که این میوه بهشتی است که بوسیله جمیل شاه سردار شاد دل کردیم و وقت
 آن جامع الکملات با قوال صحیح در سال که هزار و دو صد و سیست و پنج هجری است هزار و یک سال

است از مولف	رفت از دنیا چو در خلد برین	آن شب جن و بیشتر در شاه
سال ترحیل مال انجناب	دان ولی را بهر سردار شاه	سید علی شاه قاوروی
<p>لاهوری قدس سره از سادات عظام گیلانی است و از احمد آباد دکن در لاهور آمد و بیان کنزاد دو صد و پنجاه و در لاهور آمد و برب درای لادی اندرون نیشان مقام کرد و با غنچه برافرو تجویز کرده سکوت ورزید و بهدایت خلق شغل شد نقل است که وقتی آب دریا و بطنیانی آورده تا دیو از شهر نیاه لاهور رسید و تمام خانقاه دی در بیان عین دریا و آمد و بخت شگه حاکم لاهور کشتی افروستاد و حکم داد که سید علی لادو کشتی سوار کرده در شهر دراز کند که از صد و شتر قانی سلامت باشد</p>		

دسته قبول از خود گفت که خدا حافظ و اما مراست و از خدا تو هستی که آید به آب بریا
 گاه سوله بر شکار بر نیاید پس چنان بوقوع آمد که دریا از آنجا دور تر رفت این آنجا
 نیامد سوله سوم بر شکار که گاه گاه آب بر چارطت منافقه می آید و نسبت پیران بسیار
 بچند واسطه بجزفت غوث الاعظم رضی الله عنه میرسد بدین طریق که سید علی مرید سید غازی
 دوسه مرید شاه اعظم دوی مرید شاه اکرم دوی مرید شاه غلیل دوی مرید شاه شاد دوی مرید
 شاه مصطفی دوسه مرید شاه میاخی دوی مرید شیر دوی مرید شاه کرم علی دوی مرید
 شاه مسعود دوی مرید شیخ نور محمد دوی مرید شیخ احمد دوی مرید شیخ صوفی دوی مرید شیخ
 رحمت الله دوی مرید شیخ فضل الله دوی مرید شیخ علی بن ابی طالب دوی مرید والد جعفر
 حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه و وفات وی بقول تبریز سال که از او دو صد و شصت و هفت مرتبه
 مقدس شد در لاجورد و قاضی حاکم است که از مریدان دستاورد و نشان شده و از آن
 رشت برق نیامد و در قاضی حاکم است که از مریدان دستاورد و نشان شده و از آن
 فصل ازانی بدان شیخ نورانی بود که از مریدان دستاورد و نشان شده و از آن
 بتایخ ترتیل آن شاه مریدان بخوان مجمع فیض سید علی سید صدر از علی شید

مقیم شاهی قدس سوره جانب سیادت و شرافت و نجابت و مخزن علم و علم و زهد
 و تقوی بود و در سخاوت و شجاعت موصوف و تمام عمر در بدایت ارشاد و خلق گذرانید آخر الامر
 بتاریخ یازدهم ماه ربیع الاول سال که از او دو صد و شصت و هفت مرتبه شهادت شد
 و سبی صاحب نگه میداری ساکنی در آن حضرت را یکسانه شنید که در وقت شهادت فرمود که
 که چون حکومت بخیریت نگه جانم لا بورد تمام ملک بنجاب شد و صاحب نگه میداری ساکن او شد
 بسبب اینکه از اولاد آنکه بود و نجیب نگه بسیار تقیم شد و در گرفت و در خدای اهل اسلام
 و قتل آنرا سبی بلینج نمود و دخواست که حضرت پیران حجه را که مالک ملک و علاقه جاگیر خود
 بودند ذلیل کند و ملک را بقصد خود آرد ازین سبب رحمت بحال ایشان نکرد و اول
 سر در علی اورد و بقریبی زرقند را ضعیف ساخت اما چون قوم شود و سکه را ببدست گفتن
 اذان آه از این و غیره امور مسلمانی از دل عداوت بجزفت مجروح بود و باز عالم بر عکس افتاد

و عداوت قلبی آن دشمن خدا را در زیر و در ترقی و تزیاید بود با اطلاع آسمانی آنحضرت
 خوانان مطلع شده با چند تن خاص هر سربان خود را در راه نزد صاحب سنگ نشین برد اما آن
 ناچار ترس و خوار رسیدن آنجناب بتمام او نه آنحضرت را بتمام قلم مجوس نمود و زنجیرهای گران
 نهاد و حضرت شاه با چند اقربا و اعیان در قید آن دشمن خدا مقید شد ازین سبب تمام ملک جره
 و گرده عظام غوغای عظیم افتاد و همه با اتفاق ستیغ غمینی شدند که حضرت شاه را از آن بنده
 خلاص کرده آید و با هم مصالح شده و دهری قادی بخش مرید آنحضرت سی سیدان بگریه و در
 قلعه فرستاد که بنوعی من لا نواع در قلعه آویخته سنگین گرفته زنجیرهای آهنی آنحضرت که مقید اند
 قطع کند و تا پنج و هم بر بیج الاول مقرر شد که در شب همه مریدان و غیره امان بر قلعه مذکور
 یافت آرند و حضرات سادات را از آنجا که از اند چون شب بود و همه عظام با جهل و شر
 بر سر دیوار قلعه رسیدند و تا در آنوقت سیدان بگریه زنجیرهای همه سربان حضرت شاه را در یک
 شب قطع کرده بود و لیکن زنجیرهای خود آنجناب نشیند و مولی شاه برادر بی بی آنحضرت یک
 شخص دیگر از سادات عظام قطع نشده بود و ند که آنحضرت از راه رحم و شفقت از بند اول
 زنجیر خود قطع کنانیده بود ازین سبب عداوت دیگر همه سربان را از راه دیوار بر آورند
 اما آن همه حضرات را که زنجیرهای یکیک بن بخت گران در پایی ایشان بود بند بر آوردن
 نتوانستند درین آنما صبح شد و محافظان قلعه خبردار شدند بحالت ناچار بی هم عظام
 هر سربان آنجناب افعالی گمانیده و الیرا شدند در آن حال که بی بی آنحضرت را
 گران خود را از دیوار قلعه بر پیر انداخت و مجموع شده و مریدی از مریدان آنجناب ایستاد خود
 پیشین نهاد و در دانش چون صبح شد گشتی رسید پای پست فلک کرد و نشیند و مولی شاه از پای
 بر زمین افتاد و آن خبر بسبب تنهائی خویش فوت رسیدن سواران صاحب سنگ نشین و مرید
 شاه را در آنحال بهمانجا گذاشته روانه شد و مولی شاه بنزد شکل خود را در زمین گندم گری
 راه بود و بر شید وقت شب پسران که رحمت که زارعت را آید و از وجودگی آنحضرت
 در زارعت واقف شده خبر به پدر خود که از قوم سکند بود رسانید آن رحم دل خود را آفا آمد
 و در برابر دوش خود بر پشت و پوشیده بخانه خود بر و و بگویند خود گشتا باشد و از آنجا ملک

جایست سکه بدر کرده آید چون بیایم تنهایی انصار امیکار از دخیلی شوار بود و تنهایی این را از بعد
قسم و سونگن پیش شخصی مسلمان که بسیار در کار زحمت شرکت داشت و بود و نمود و هم قبول کرد که چون
روز گذرد و بوقت شب امیکار خیر کرده آید لیکن در آن مسلمان ناسلمان طبع مال دنیا ازین
را ده برگشت و مانند نیزید در صد و سیل سادات شده و بجا وقت پیش صاحب سکه نیز از حال
سود و گلی و بولی شاه نژاد آن سکه خیر و ادنی احوال سواران امیر شدند و حضرت سید مجروح و
مجموع را بآن سکه سپیش که برده پوش بود و نژاد صاحب سکه در نژاد و نژاد سکه آن بهره
سکه سید و بولی شاه و خود حضرت سواد علی واکه از قلعه بدر نه آمده بود و نژاد یک کس برادر
آنحضرت که از نیر یا نیر بختی میانیست هر دو دست سیلاننگ که از نیر اقلع کرده بود قطع کج
و آن ناسلمان را از افهام کثیر جعل شد و هر قدر که ازین مال متاع آن سکه بود و بهر کس
عطا کرد و دیو سیر طبع دنیا و بسیار عقیقی بوقت مرگ با خود برد و حضرت سادات
ور شده بانی خود که شهادت کبرای است از حق قبل و عطا یافتند و همانا که سکار بدر و زکار و ماند
بر دست پادار و ولادت با سعادت حضرت سواد علی در سال یکم از و یکصد و دو و شصت و
آنحضرت رسن کیمز او و در دست شش جری است که صاحب سوار اولیا تاریخ شهادت
آنحضرت حدن برکت از لفظ پیر علوم افند کرده است و فی احوال صاحبزاده البته احوال می سید
بد و علی بر سجاده نهند حضرت حجة قائم است که در علم و علم و سخاوت و هدایت ارشاد
شده امان است حد سال است با کرامت دارا و از و اصفیاء
شریف و سید شرافت و دینار شد از دل عارف شاد و سید
بسیار شریف زاهد شاد و شاه در کرب خوان مقدس و از اخبار
رقم کن مرشد ققطب سید ا حضرت شاه علامه شیخ محمد دینی که در علم و قوس
مهره مرید و خلیفه پیر عاقل قدر خود است از دی صاحب بدر و ریاضت کرامت بخوارتن و در کمال
که وقتی در موسم بر سکا آب و دیامی راوی بدینقدر طغیانی کرد که تا دیوار فیصل امیر در سید
و گدگشتی و ابل گشتی محال شد چون در آن ایام روز سالین یونس حضرت علی منعم بخش
تجربوی در سید آنحضرت بهر الدین غلام خود را شاد کرد که امر از اینجا است و نژاد بلا و نژاد

مخدوم علی رفتن است او بوض پر دخت که سبب طغیانی دریا گداز شتابان شکل و چهره
که سرخ شتابان است از دریا بگذریم فرمود که اندک سنا یعنی خدا همراه است هیچ جا نماند
اندیشه نیست پس این بفرموده از موضع کوه بیکم پا در دریا انداخت و بعد درین فرمود که قدم
بر قدم مانده بیا و اندیشه کن که امر در آب دریا تا شتابان است پس چنان بوقوع آمد
که تمام آب دریا تا شتابان گنجاب بود و تا زمانه فرشته آخر از دریا میخورد و میزد
چنانچه او حضرت مخدوم رسید و قات حضرت شاه غلام نبی تبارخ نور و هم محرم سال

یکمزار دو و سیزده و هفت است از مولف ازت خزینة البرکات حکام در شاه غلام نبی

گفت تبارخ و سنان خرد طالب بند غلام نبی سید قطب الدین محمد قطب الامام

کیلائی قهرمان سمرقند دلبند سید صدر الدین است باقی بود بیان عالم حاکم
وجود و سخاوت و کرامت و خوارق در وقت خود قطب لوقت و شاهنشاه و ایت بود
جذب و شوق قوی و شست دنیا و اهل دنیا را در نظر کمیا اثر دی تو قیوم و شوق است
که وقتی سید عبدالرزاق جده بزرگوار دی بیار گشت چون علامت طریقت کشید و سید صدر الدین
پدر دی بخصو پدر خود یعنی جد دی نذر کرد که اگر از جنایاتی بوالد بزرگوارم شفا می گلی
عطا کرد و قطب الدین سپه خود را تصدق حضرت کم و هنوز شیخ سید صدر الدین ایام تمام
نگذرد بود که سید قطب الدین بعد از سال از چایه خود برخاست بهفت بار گردید و زکوة
طاعت کرد و دستار بند بزرگوار از پاینده پاریانی بر شسته بر سر خود نهاد و بعد از این چنین خیرت
از پیش خود و پیششمان شد و از بر روی مزاج پدید آمد و بقیه بر سرش فرمود که از خیرت چه بیاست
ایشان است که تعالی نذر قبول کرد که فرزند که گراما طاعت خود و تصدق گشت و دستار با
که بر سر نهاد ازین اشارت است که او بلا قیاس غیری جانشین ما خواهد شد چنانچه چنان بوقوع
آمد که ای نبوت سید صدر الدین با وجود وجودی سزا علی و الدین پدر علی سید قطب الدین
بر سجاده ریخت نشسته سید نعمت علی و همیشه بر سر می نیز بر سجاده نشینی و رضا دادند
و شوق است که هر شاه و احمد شاه و کس تریشیان بریدان آنحضرت در جنگ سیلان میانند
و همیشه ایشان محض لاله بود و طاعت الله شاه هر چند در عهد و ولادت می بیند که قائم است

اتفاقا بار سے سید قطب الدین در جنگ شریف بر دشمن و محمد شاه و احمد شاه و حضرت حاضر
آمد و هر دو قدم بگرفتند و در دعوت عطای فرزند از حضرت حق نموده فرمود که دست از قدم
بردار و بر آتود دعای خیر خواهم کرد و عرض کرد که بوعده دعای خیر دست از قدم بر نخواهم برد
تا وقتی که حکم عطای فرزند نکرده و این حکام بکام دل نرسد حضرت شاه بهر قدر که مایل
نفرمود که دست از فرزند نهاده و نشسته اند لیکن بقدیر است که یک فرزند دیگر بخانه با تو لاشد و
پس آن فرزند خود توبه و ایم باستماع این بشارت همیشه احمد شاه و محمد شاه دست از قدم برداشت
و بعد نه ماه پسری زائید و نام بهاد و شاه موسوم ساخت و ولادت با سعادت آنحضرت
در سال یک هزار و یکصد و ششاد و دود و وفات بتاریخ ششم جمادی الثانی سنه یک هزار
و دودصد و پنجاه است که در اصل سرالاولیا تاریخ وفات آنجناب از جمله یاد افعال است بدو فقه
کرده است و آنحضرت اول بقیام کوشک بکیم مدفون شد بعد از آن سید مد علی شاه فاش
مبارک ادر اقامت حجره برده مدفون ساخت و از اکل در ایران می ساین لاد شاه در کوشک
بر سجاده بخت قائم است خدا سلامت دارا و ارمولت قطب قطب لایزال نام
میر قطب الدین بنی شافعی
رطش محمد و نعمت کن
سوزا یا باز و سالترا که
سوزا است دل زنده الان بجا بود بعد از آن تارک الدنیا شده دل در خدمت مریه سوزا
شاه گردید و بقیل اسفا ترش به جاسر شافعی بر سجاده هدایت قائم شده به هدایت خلق پرورخت
و خا...
بخت رفت زکریا و پرور
محزون سیوم ورد کر اولیای که
عایشان چشمت اهل بهشت رضی الله عنهم اجمعین
اول هر دفتر شریل ایران پشت بیکو شرف قطب لایزال فوره المومنین الطالین
مقتلای ارام لایت قبله لایب هدایت خواجه عایشان جن بهی رضی الله عنهم است

فی الله ما آب خور چون حضرت پیغمبر علیه السلام الملك الاکبر شریف آورد رسید که از
 کوزه ما آب که خورد آم سکه عرض کرد که حسن بصری خورده است فرمود چنانکه این طفل از
 کوزه ما آب خورده است علم من در دست است و حضرت پیغمبر از غایت محبت و مهربانی
 و لطف بزرگوار خود گرفت و غایت مافروخت گفت که بشی خواج حسن بصری بر این خانه خوش
 چندان بگرفت که آب آشام از نادان خانه روان گردید و بر جامه شخصی را گذراناد و او از
 دادگرای بنزدگان خدا این آب پاک است یا بیهی گفت جامه خودی را محال شد که این آب باز
 از شک چشم کشکار عظیم است گفت که روزی خواج حسن بصری بخوابیده بود و کنار او
 بریان برآوردن من از بازار بیار چون آورد و در بر نهاد و گفت مهرا و الله بنده کشکار
 با خوردن طعام لذیذ چه کار خادم عرض کرد که بموجب ارشاد شما آورده ام نه زبرد بازگشت
 و تا چهل روز پیش خورده و میگفت که من از نفس بد که طعام لذیذ طلبید **تغذیه**
 که خواج حسن با جماعتی که میرفت نگاه در میان بی آب گذراناد چون شخص آب برگردیدند
 بر سر جامی بریدند و در من موجود و ناچار بماندند و خواج فرمود ساعتی صبر کنید تا من در خانه
 شوم شما آب بخورید پس بر فراست دور نماز شد فی الحال آب از چاه جو شیده تا کانه چاه رسید
 و هر میان آب بخوردند و از ایشان طبع آئیده کرد و شکره آب پیراسته فی الحال آب قویچه
 فرودت چون خواج از نماز فارغ گشت فرمود که اگر آن فتنه شکره آب بنویسد که گاهی آب رجا فرود
 لغت که خواج حسن بهایه تش پست داشت شمعون نام نگاه بیاورد و بجا نشد و سر رسید
 چون خبر یاری که گوش خواج رسید بیدارت دی تشعیریه فرمود که شمعون تمام عمر در آتش پرستی
 گذرانید و حالا دی چند از عمر باقی اند اگر توبه کنید و رسالت بوی اقرار کنی از آتش دوزخ خلاص می گردی
 عرض کرد که است آلامی که خطی بضمون آزادی از دوزخ و نفرت من بید بخور و فریاد شسته
 نماز که اسلام سفید شوم خواج بلا تا خطی بضمون آزادی از دوزخ و حصول نعمت هست
 نوشته داد شمعون سلام آورد و وصیت نمود که در کفن من بنویسد بید مرگ خواج او را بخوابید که کج
 شای بر سر خطی در بر پشت بنویسد خواج از دی حال پرسید گفت که تصدیق خط و امضا شد
 و صاحب الاقطاب بنویساید که جماعت بنیان هم بنویسد که خواج حسن آئید و تعلیم علم دین

میکردند تا آنکه شخصی از دوستان خواجہ فرموده است که روزی علی اسحاق بن محمد بن خواجہ کسی
 رفتم دیدم که از شیر و زاز و سحر از اندرون بند است از سوراخ دیدم که سحر از مردمان بیست
 و خواجہ در مایکند ایشان آئین میگردد پس بر یکدیگر خواجہ بر خاسته زنجیر اگر دریم که خواجہ
 تن تمام از بند است و از مردمان موجوده یکس میجو نیست پس تنها را خیال از خواجہ کردم فرمود
 که آن جماعت بنیان بود و هر کس علم از پیش من می آید این راز است از راز آن
 آئین باید که تا حیات من بر زبان نیارم مخفی میباشد که منافق کالیس حضرت خواجہ حسن
 بن کس اول خواجہ عبدالواحد بن زید زوی این زید بن حسین بن جبار بن شیخ حسین بن علی
 بن شیخ محمد و اسع اند که بعد از وفات خواجہ بر سر دار شاد شاد است و سلاسل شمشیر
 از آن حضرت جاری شدند و بی بی را بعد بصری را نیز از خانهای خواجہ حسن شمار کرده اند و خان
 خواجہ حسن با اتفاق اهل اخبار چهارم با محرم الحرام من یکصد یازده جری است و صاحب
 منبر او حسین و وفات آن جامع الکملات بر روز جمعه پنجم ربیع الثانی سال یکصد و دو و در او
 و چهارده تحریر فرموده اما قول اول بقول صاحب سیر الاقطاب سفینه الاولیاء ذکر کرده اند
 و غیره معتبر و بعد قی مقرون است از مولف خواجہ در وزن آن محسن من سن
 زیر بصره نیست و بن معتبر و شی اسال صلوات علی بدن سالک بخوان هم ولی اجد
 همان چون مادی ملک و علی خواجہ عبدالواحد بن زید قدس سره خلیفه
 رستین خواجہ حسن بصری است جامع البرکات صاحب کشف و کرات مکره شکر و هر
 زبده اولیای عصر بود و اله فضل کنیت و ثقت و خرفه خلافت از خواجہ حسن بصری یافت نیز
 خرفه تیرک از خواجہ کمال بن زیاد که وی نیز از اعظم خلفای ائمه بنی هاشم است حاصل کرد
 و خواجہ عبدالواحد عالم الدین و قائم اهل بود و بعد از وی ظاهر کردی و در آن حال بمکه
 از سره ائمه شادان فرمودی و تجرید و تقریر بر طبع مبارکش انعمان غالب بود که به چار و زیارت
 برای خدا بتا ارج داد و اگر گاهی برادران گدائی دریم یا دینار بدست گرفتنی نیست نمود
 چند آن باب شاکست که فراموشید میشد و بر شاکست که حضرت عبدالواحد قبل از ارادت به
 تاج و سیاح و مجاوره و ریاضت گذرانیده و بقله طایفه بنی نیست شاگردی اهل انقیاد

از خواجہ کمال بن
 حسن بن علی بن
 محمد بن حسین بن
 جبار بن شیخ حسین
 بن علی بن شیخ محمد
 و اسع اند که بعد
 از وفات خواجہ بر
 سر دار شاد شاد
 است و سلاسل
 شمشیر از آن
 حضرت جاری
 شدند و بی بی
 را نیز از خانهای
 خواجہ حسن
 شمار کرده اند
 و خان خواجہ حسن
 با اتفاق اهل
 اخبار چهارم
 با محرم الحرام
 من یکصد یازده
 جری است و صاحب
 منبر او حسین
 و وفات آن جامع
 الکملات بر روز
 جمعه پنجم ربیع
 الثانی سال یکصد
 و دو و در او و
 چهارده تحریر
 فرموده اما قول
 اول بقول صاحب
 سیر الاقطاب
 سفینه الاولیاء
 ذکر کرده اند

اگر م‌اشد و بدو شست لقا هست که خواج‌ب‌عبد‌الله از غلامی خرید نمود و حکم داد که شب‌ها فرشته
 و خدمت کند چون شب شد و در آن وقت با حادان حاضر آمد و دنیا را بی‌همت‌نوازد
 که چنانکه سگ با د‌خوابی بر شش سوره اخلاص تحریر بود و عرف‌کر که اگر شب‌ها در شرف
 توفیق حاصل شود و در هر شب یک یک دنیا را از من گرفته باشد خواهد قبول نمود و چون شش
 روز یا نه روز بگذشت شخصی فاسد بخدمت خواج‌گفت که این غلام شب‌ها روزگرمی نقاب‌تر
 بکنند و شب‌ها خدمت داد و این غلام مناسب‌ست فرمود که شب‌ها تن‌اش بی‌کیکم و بی‌هم که بجا
 بی‌رو و در هر کار یک‌سند چون شب شد غلام انجای خوابی بود و چون نماز خواج‌هم تعاقب می‌نمود
 تا پیش ازین شهر رفتند و بعد از آنکه منافقت گویسانی پدید آمد غلام جامه از تن جدا کرده
 جامه پلاس پوشید و روزانه خدمت می‌نمود و روزی در نماز خود دست بسوی آسمان را کرد
 و گفت ای حق خدایت شبیه من عطا فرما فی الحال یک‌دم از بلو زمین افتاد و فاش
 در روان شد چنانکه از نظر خواج‌غائب گشت خواج‌تجیر ماند و از راه روان راه شهر را پرسید
 گفت که شهر تو از نیاید و سال را ده‌ش خواج‌همانجا نبشت و تمام روز در پیش مشربماند
 چون شب شد بوقت منور باز غلام در آنجا حاضر گردید و زیاده‌ت مشغول گشت چون غلام
 در هم از خواب بگرفت و پیش خود آمده هر دو دنیا را پیش کش کرد و گفت که این حق خدمت نیست
 خواج‌فرمود که ترا از مال خود آزاد کردم غلام سگ‌نیزه چند از زمین بگرفت و در دهنش اج‌اند
 و گفت که این حق آزادی من است این گفت در دهنش خواج‌هم تعاقب غلام روان گشت
 و فی الفور شب‌خود فاش گشت چون بر دروازه خانه خود رسید غلام از نظر غایب دید و سگ‌نیزه
 عطیه غلام را چون نیک نظر کرد و جوهر به‌بها یافت پس بفرست و بر راه خدا فقر تقسیم نمود
 و تارک الدنیا شد بر ریاضت و مجاهدت و هر روز گشت تا از کمالان حق شد و حال بعد از
 توبه دی نیست که بگوید و درج سیر الاقطاب و دیگر کتب الارب‌ه لقا هست
 که روزی خواج‌عبد‌الزاهد در عین عطا فرمود که شخصی که در دنیا از آفات البیت الملاک
 ملوک خود و بر خیزد و بر او خایان نماید تقصالی او را درجه عالی در شست عطا می‌فرماید و قدر جا
 برای همه در بهشت بنا فرموده و بر این که عین المرئیه نام دارد و سه تریج یک‌یک قبل از درخت

حاجت را که در پشت برآید است و چون در راه که از راه خود می‌گذشتیم ظاهر نمود و بر سر
 از آن مجلس برخاست گفت که من میدانم که خود را بر این راه می‌بینم و فرمود که اول محل را
 بعد از آن پیش من آن شخص رقت بهر تائید است در راه خود داد و بخت است حاضر آمدند
 او را هم نظم بیاورفت و در آن وقت شوق ساخت و درین مشغولی دید که نه نیست نباید گفت
 و در آن وقت است مالی که از یکدانه مروارید ساخته اند و در میان حضور می‌باشد
 وی از احاطه تحریر و تقریر زایل است برکت زین شسته است آن شخص فریادید عاشق می‌شد
 و دوست که دوست دراز کند چون که عرض کرد که من از آن توام و تو شوهر من هستی لیکن
 در وصل من و تو حاصل کیس این باقیست خطرات بفراری نباید کرد و بعد از آن آتش
 بکشد و الا در آن وقت و منظر به حال بود و مانند مرغ نیم پیل به طلیع خود چون در آن حال
 دید فرمود که خطرات نیست فی الحقیقت در وصل تو و وی حاصل کیس این باقیست خطرات
 بهر او خواهی رسید چون در آن ایام هم که یار آن شتر راخت آورده بود و اهل المملکت
 برآمد و کنار جنگ بگذرید آن شخص هم همراه فرج ایام جنگ قیام نمود و سوار شتر شد
 چندی نماند چون خبر شد آن شتر بقات با برکات خود شتر رفت بر در بخت و بخت
 و در حق وی فاخته فرمودند که در روزی خواهد بود که او را در راه دریا گذر افتاد و خلق
 بر سر عبور دریا کشتی سوار میشدند ملایح کسانی را که اجرت دادند کشتی سوار کردند و بعضی مردان را
 که اجرت نداشتند کنار دریا گذشتند و ایشان شکست خاکی شدند و خواهد ایشان مخاطب شد
 و فرمود که نگین نشوید از طرف من بدریا بگردید که عبد الواحد بگوید که آب خود شکست
 فقره اینجا خواهد بدید و ساندنی که حال آب دریا کم شد و ساندن پا در دریا نهادند و آن
 تمام قبل از آن کشتی با نرویی دریا رسیدند و گفتند که وقتی جماعت در دریا نشاندند و
 حاضر آمدند و جلو افتادند چون خواهد در آن وقت از دریم دنیا رسیدست بود وی بیک آسمان
 کرد فی الحال قراعه زرباریدن گرفت خواهد در دریا نشاندند و بعد از آن وقت جلو بگیرند
 و زاده ستانی تکفید در دریا نشاندند حاجت گرفته طلب آورده و در سیر خود در آن وقت
 که روزی چند فقره است اخلاص نه ده بخدمت خواهد آمده ظاهر کردند که مایان ابل میال

و صاحب فرج ایم در هیچ نداریم بر آنکه ما را از هیچ کردن فرمود که بسیار خوب بود و در خانه بخارین
 و افزون آمد بر سید تسلیم دارد و در ویشان بماند و دیده اند که زن هر یک از ایشان خوش خیم
 انواع طعام لذیذ بخیه میکرد و در پیشگاهش غذا و اسود و از او پرسید که این چیست از کجا یافت
 گفتند که این در شخصی آمد و بنا بر شایع با او داد گفت که این است فرستاده بود ابو احمد بن سید بکیر
 و بعضی خود را از این بچه دینا داد و اگر در وقت کوچی سپا و کعبه بود ابو احمد غلطی کامل و کامل
 یک خواجہ فاضل بن عیاض بن آدم خواجہ ابو الفضل بن رین بن نوم خواجہ ابو یعقوب بن سی دشت چنانچه
 شیخ سید علی قسری که وی از اصحاب شیخ ابو انجیب سمرودی است و از شیخ شیخ نجم الدین که
 قدس سره است هم از ابو یعقوب سمرودی میرسد و خواجہ عبد الوہاب سمرودی خواجہ حسین بصری
 خرقه خلافت و تبرک از حضرت حیدر عبد الرحمن بن عرف بنی الله عنهم نیز در خلافت
 ابو احمد عبد الوہاب و از عمر بن ابی بشار که طاقت حرکت هم نداشت و در روزی وقت نماز
 خادم حاضر بود که وضو بکنند و شایعات از آن گفت که الله العلیت بحاجت دای نماز سخت
 در مانده ام چندان مرصحت بخش که وضو کنم و نماز بگذارم بعد از آن حکم حرکت فی الحال صحت
 یافت بیای خود بر فراست و در وقت نماز کرد و بعد فراغ نماز بدو بارگشت و وفات آن
 جامع الکملات بقول سید الشیخ الاقطاب و در بیست و هفتم ماه صفر سال یکصد و هشتاد و هجریست
 و در ایام سیفیه الاولیا و اخبار الاولیا سال وفات وی یکصد و هشتاد و هفت تحریر فرموده اند و قول

آخرین کتابت است از ابو الف	عبد الوہاب بن ابی یعقوب است	اسرار صل الله و الا مکان
از بعد از این عبد الوہاب کن رقم هم امام عبد الوہاب کن بیان	نیز تبار بخش بقول اهل البیت	
والله حق بین و کتب بیان	خواجہ فاضل بن عیاض قدس سره از انظار	
شایسته و کبار اولیای تقید بن است ابو علی گفت است و ابو الفضل نیز گفت بنی الحسن از کعبه بود و قولش در مرقه یا بخارا است و خرقه ارادت و فقر و خلافت از خواجہ عبد الوہاب بن سید شایسته و شیخ المشیخ ابی عیاض بن منصور بن سید سلیمی که فی نیز خلافت داشت که او از محمد بن مسلم داد از محمد بن سید سلیم و از ابو الفیض بن رسول رب العالمین ابوی زاهد حقیر که بر سید بنی خرقه فقر و جنت و خوابه فیض شایسته و سید سلیم و در بعد شیخ فخره افکار کردی		

خبر او به پادشاهان سال و سال فرستادند و چون پادشاهان را خبر رسید که این
 که سادات میرا لا قطا بنده شده اند و اینها و غیره و حال ارباب معتبره و شایسته اند و مملکت
 چون تفصیل از روزنامه می نوشتند و رفت در شهر که در آنجا آمدند و در آنجا آمدند
 سید قطا بنده و رفتند که چهار روز در آنجا ماندند و بعد از آنکه در آنجا ماندند
 بود و دانشمندی از این مقام و تفصیلی که در آنجا رفتند و سادات سلطان بزرگوار
 قدس سره از پیران کبار و اولیای نامدار و شایخ عظام و مفتیان و دینی و علمی
 شریفین است و او حاکم گشت و در آنجا که آمد و در آنجا که رفت و در آنجا که ماند
 یعنی الله عز و جل بدین طریق که سلطان ابراهیم بن ادریس بن سلیمان بن قلی بن محمد بن
 بن علی بن خواجه رسالت آید و این خطاب می شد و حضرت سلطان بن محمد بن
 ارادت از خواهر فیصل بن عیاض پیشه و عیاضی از آن زمانه و عیاض بن محمد بن
 داعی و از شیخ منصور علمی نیز از خواهر اولیس قرنی شرقه خلافت و تبرک ابلایم باطن داشت
 و بعد پنج فاقه فطار کردی و وقت افطارگاه سیر به یکسختی و تنه دل کردی خواب کم
 کردی و جامه پیچیدی پوشیدی با بر سر گشتی و با نام اطم کوفی بسیار بخت داشت که حضرت
 امام روح می سید ناو شد تا ابراهیم بن ادریس فرمودی و بنده بقرادی رفته الله علیه
 در باب نسیه معانیج اهلوم ابراهیم ادریس گفتی و سبب ترک و از سلطنت ظاهری بقول صاحب
 سیر لا قطا که از عجایب روزگار است آن بود که پدر بزرگوار وی ادریس نام داشت و در
 زمره قلدران تارکالدنیاز و گمانی کردی بیرون شهر بخانه شایسته فقیرانه ساخته سکونت
 میکرد و روزی محافه سواری و قتر و شاه بلج از پیشکشانه وی گذشت و قضا با ما دند و در
 وزید و پرده محافه بر پشت نگاه قلندر بر حیره ماه یک آن دختر افتاد و پیشتر بر بدنت
 جانش سید و بنه از خان عاشق زار گردید چون از جهان دل در گذشت بخدمت پادشاه
 رفته و در خدمت کالج و سرگزید پادشاه از رسوایی و بدنامی می پوشید و چاره این کار از دست
 با تدبیر خویش جست و عرض کرد که در دارید کلان که میوه عوم بدر بنیم و نه پادشاه و پادشاهان
 نشان باید داد و باید گفت که اگر تانی ابرج و در دید پیدا کنی کالج و قتر پادشاه با تو

دارد و در این خیال محال از سر بدرکن یار دیگر گرد این آرزو قلند چون مراد بر
 بدید دست قبول چشم نهاد و در بادید تلاش نفیض آن قدم برداشت بعد چندی چون گوهر مراد
 بدست وی نیامد خواست که خود را در دریا غرق کند و بدین راه روی بسوزد و یا نهاد چون بر لب
 دریا رسید خواست که خود را غرق کند و دریا سازد و دریا مقامی را برآمد و آسانی بجوش آمد و غیر علی السلام
 نه الحال ارد وقت دی شد به پیش گرفت و آن غریق دریا عشق را از غرقانی آب غم خاتمه داده
 یازده عدد مردار بدید که غرق شده و خود را از دانه مردار به شاهی بودند و جاده وی کرد و در نظر غائب
 گردید قلند چون گوهر مراد بدست خود یافت همه مردار بدید شکیبش و نذر بارشاه و لاجا که در پناه
 که از دادن دختر قلند در عار تمام داشتند چشم تو جو دردی نظر نکرد و فرمود که پیش زبیر باند رقیبت
 عرض حال خود کن چون نزد زبیر رسید و زبیر از راه ظلم قدسی همه مردار بدید از قلند برگشت بهر آنکه
 از در باز داشت گفت که اگر یار دیگر بدین سوالش بادشاه سائل خواهی شد دست از جان خود
 نجات دهی نه بی ایملی که در درویش بر جان در خوشی قلند و بیچاره بادل ممد باره آورده و دست از
 گشت هیچ چاره کار خود نمیداشت قضا را بپذیرد ان یام دختر بادشاه عرض کشته بای خدا طلب
 سماج او را فرود چند هفته بادشاه غیر فوت رسانیدند بادشاه از غیر فوت دختر نفیست
 آخرین بقضا در داده بدفن دختر حکم داد و قلند چون غیر فوتات شود خود شنید چون در خود
 پیسید بدون سایه و نیال جنازه میرفت و تا وقت دفن بر سر دفن لدا را باند و گوهر مراد
 آشکارا دید و عمده می نوشتند چون شب شد و پاساگان مقبره در خواب افتاد قلند
 بکشتن محبت و جذب عشق بر سر لدا رسید و بار داده دیدار و تظاره آخرین من گور شکست
 و نقش معشوق از قبر بر آورد و مناک قبر بدست آورد و در غم و دینش مشوقه را بر سر شمشیر
 در کاشانه خویش آید و در تحت چوبین را ز کرده و جمع افروخته و بهر سوی تن چشم شد و تظاره دریا
 دلداری میکرد و زار زار میگفت درین شایه می از شب بگذشت اتفاقا حکیمی که در فرط طب
 و حکمت نظیر خود ندانست در آن روز از مالک یونان در بلخ رسید و بود چون وقت شب بود و
 در دوازه امه شهر رسید و بود و ند جای نمی یافت که شبی را آنجا قیام نماید ناگاه از دور و در
 پران کاشانه قلند ترنیلزی را آمد و دید نظر نهاد و چون اندرون کاشانه آمد و دید که کاشانه

حور القاسی باه سیاه مانند مروگان بر تخته چوبین دراز است و در او شی قلند بجاالت پشیمان
 و ابرو برالین آن حور همین شسته نزار بقدری گریه زاری میکند آن بیایانی چون قلند را
 بدین پریشانی دید نیز از لطف و مهر بانی نزدیک تر آمد و چراغ بدست گرفته نغمه های نفس کرده
 فرمود که ای قلند رنج خود را بانه برده مر که این بری همگی هنوز زبان شیرین بجان آفرین
 پس رده بلکه بفرسکت گرفتار است این گفت نشتر قضاوی از کیست خود را ورده گل مرغ
 دختر بکشود چون نظره چرخون از دلش برآمد دختر چشم بکشد و دست چپ نگاه کرد چون سراج
 برالین خود را محروم دید نقاب بر روی خود انداخت گفت ای پند است بگو که من در اینجا
 رسیدم و این حالت کفنی تخته چوبی کاشانه قلند چیست طیب قلند لب بابت زار کشادند
 حقیقت حال بیکم و کاشت بخدمت آن پری تنال هر دوش داشتند و خورشاه چون دانست
 که باعث حیات در باره من بیچاره همین قلند نگردد و بدینا کشتی رضاداد و طیب عقد نکاح
 دختر با قلند و عقد نمود چون صبح دید قلند در دوش در رفت و خانه بگریه گرفته مشوقه خود را
 و شش بر و آبرام تمام زندگانی میکرد بدین ماه بنایت و افسوس کیم ثواب سلطان ابراهیم
 از بطن عقب آن عقیده ستود شد که لعینه و رکام شباهت بداد خود شباهت تمام داشت
 بعد خیمان حضرت قلند را آن گوهر سنگ شاهنشاهی را برادر تعلیم علوم در مدرسه بادشاهی بخوبی
 نمود و در آن بادشاه برادر آسمان عالم و آموخته طفلان مدرسه بتمام در مدرسه آرد و چون
 بادشاه سر خواهر با لجه افتاد و که خندش مجنید و از غایت محبت خواهر را برکنار گرفته هر خوش
 محل بادشاهی بر وقت شام چون صاحبزاده در خانه پدر را آگاه هر نرفت والده ماجد را
 دل پراستلاب شد و قلند تصویر خود را بچهره گری فرزند ارجمند بکشت فرستاد چون قلند
 بدر رسد آمد خبر یافت که بادشاه ویرانه خویش محل بادشاهی برده است بی اختیار شد بطریق
 دست خود را نزد بادشاه رسانید بادشاه چون قلند را دید شنافت و گفت که ای قلند محب
 پسر داری که مقبول منظور فلق است و مرا امروز به اختیار ایتقد محبت الفت می دانی که چنان
 که در غل خود برداشته و راهمراه خود در مجلس خود آورده چون این سخن شنید قلند زخم
 شد و گفت بادشاه را چرا ایتقد محبت بجا می بندد دل نباشد که این فرزند زنده و پسر دختر

شاه است و تمام حال به کم و کاست بخصو بادشاه عرض نمود بادشاه چون خبر حیات دختر خود یافت
سجده شکر بجا آورد و بخوشی تمام بر فراشت این شکرده جانفزا باطلید و رسانید بهمان محل خطری
شاهی و محل شاهی تیار شده بخانه قلعه آمده از دیدار دختر فرزندش ندید از آن بادشاه
بهاس دختر خود محل عالی تعمیر ساخت چون بهیچ پسنداشت سلطان ابراهیم را ولی عهد خود نمود
و خود بعبادت مجوس و حقیقی مشغول شد و سلطان ابراهیم بر تخت بادشاهی سالها سال مملکت
فرموده مکرانی ببدل و داد میکرد و شب روز مشغول بطاعت و عبادت بود که ناگاه شکر
حضرت سلطان در خوابگاه شاهی بخواب سناخت بود که ناگاه شقیقت خانه بجنید سلطان
از خواب بیدار گشت و آواز داد که مالای شقیقت کیست آواز آمد که من شقیقتی ساfram دختر خود
گم کرده ام و در اینجا میجویم سلطان فرمود ای نادان شتر را بر بام خانه میخونی و چگونه مکتوب است
که شتر را بر بام خانه آمده باشد جواب آمد که از من تو نادان تری که اراده آن داری که خدا را
بنام دوم از بادشاهی میرنی و بر سر طلس و بی خواب بکینی پس با وجود و تقدیر لقاقت دنیا چگونه
شرفیاب بارگاه کبریا خواهی شد شکر هم خدا خواهی هم دنیای دن و خیال است و کاست
چون سلطان از این سخن چون تیر بر بدت دل نشست علی الصباح فرزند خود را بجای خود
بر تخت سلطنت بنشاند و بجای ترک سلطنت کرده روز بجهت اسناد در آشتای راه جامهای شاهی
بشانی بخشید جامهای شبانی زیب تن کرده بنشیند و بر آید و در غار که بعبادت مشغول
شد روز بخشیدند بالاس غار بر آمدی و بشماره هفتم جمع کرده در سر برشته بشتر بر کرد و هر یک
از فرخت آن حاصل شکر نیمه آن براه خدا دادی و نیمه آن بصرف مایحتاج خود آورد
چون کار ریاضت و مجاهده تمام کرد با شاره غیبی در یک نظر رفت بنزدیت خوانده فیصل بن
عیاض مرید گشت و کلمات ظاهری و باطنی رسید لقاقت که چون حضرت سلطان
بعد ترک بادشاهی روز بجهت اسناد بزرگی از غیب پیدا شد و اسم اعظم به او آموخت بجز آن از
عش تا فرشت همه بروی مکتوب گشت من بعد خضر علیه السلام در رسید گفت ای سلطان
آن برادرم الیاس بود که اسم اعظم تو آموخت و من خضر آمدم که رفیق تو باشم گفت درینو
است حق جلشانه هجت رفیق دیگر ندارم این گفت و خضر را رخصت کرد و لقاقت

که دقیقه حضرت سلطان پشماره بنیزم بر سر کرده در بازار میرفت و میفروخت شخصی از بلخ و را بخا
رسید و سلطان را بشناخت و از ترک شاهی و گرفتار شدن بکار بنیزم فروشی ملاحت آغاز کرد
حضرت سلطان از سخنان وی دل برآشفته و دست به پشماره بنیزم زد همه زرگر و دید سلطان
آن پشماره را بوی بخشید گفت از شومی نام سلطنت بلخ امروز خون حلال من یافت شد
تلاشت کم وقتی حضرت سلطان از راه بلخ بطرف مکه خطه سفر کرد امراء و وزرا به
سلطان خبر تشریف اوری وی شنید و صاحبزاده خود و دیگر که آنجناب باد نبوی تمام داشت
بخدمت حاضر آوردند و التماس کردند که باز دیگر بخادمان خود رفته بر تخت سلطنت اجلاس
فرمایند سلطان فرزند و بلند خود را از راه محبت برزاقوی خود نشانده متوجه او شدند و این
آشنا ندانے غیبی بگوش بنوش سلطان در دادند که کسانیکه عاشقان جمال ما اند کسی بگوید
متوجه نمیشوند از استماع نمیمنی حال به سلطان برگشت و گریه غار نماد و عرض کرد که اتمی آنکه
ابراهیم را یکدم از تو غافل کرده است و از ازیسان بردار که شسته محبت غیر بکلی منقطع گردد
صاحبزاده هماندم در نوبل سلطان جان بداد و تلاشت که چون حضرت سلطان از بلخ برآمد
چندگاه بر دریا قیام کرد خیل امراء و وزرا بنجدت حاضر شده در خواست تخت نشینی بلخ کردند
و سلطان در آنوقت دلق خود را بنجه میگرد سوزن خود را در دریا انداخت و بامر فرمود که شما
حاکمان دنیا اید سوزن ما در دریا برآورده باید بید بچکین نه است فرمود که ای پسران
دریا سوزن ما بارسانید فی الحال هزار در هزارهای سوزنهای سیمین در دمان خود گرفته نما
شدند و بدان یکسای سوزن خواهم بود سلطان سوزن خود گرفت و دیگر ابی هزار
فرمود و بامر مخاطب شد و گفت که سلطنت ما جماعتیکه است یا سلطنت شما صلا ابرو سلطنت
شما نداریم تلاشت که روزی حضرت سلطان بر سر کوه ابو فیس شسته برقیان خود سخن میفرمود
و در میان سخنان گفت که متبلان اتمی اگر بگویم بگویند که روانشوی الفور و روان بگیرد و فی الحقیقه
که در جنبش آمد فرمود که ای کوه ساکن باش که من این سخن تشبیه ای گویم تلاشت که روزی
خواهم فیق بلخی بنجدت سلطان حاضر بود در ویشی صاحب گفت در آیات حاضر شد با فرمود
که در معاش چگونه بسر میری عرض کرد که اگر میبایم خودم درنده میسازم گفت ای کار از سگان

زار زار سگ است شخصی در آن وقت دار و وقت شد و گفت که اینقدر گریه زاری چه طلب
 و بقیه ای از بهر صیبت که خدای جل شانہ را رنجیم و غم و فساداتی گفت که گفتند
 بیقراری فریق فی الجمله و فریق فی السیور من سیدام که از کدام فرقام که من از دست گفت
 اگر مال خود نمیدانی پس چرا از دیگر مردمان بخت میگیری و راه دیگران هم نمیزی خواه چون این
 بشنیدند خیره برید و پیشش شدند چون پیشش آمد گفت غیب و از داد که یک مدتی تا راست
 داریم و برگزیده ایم و بیشتر ترا از همه بخت خواهم برگزینم چنانچه این آواز همه حاضرین
 مجلس بگوش ظاهر شنیدند و بطور این که امت سه صد کس که داخل اسلام بودند شربت اسلام
 شدند گفتند که وقتی چند سده ما سکران را و لیا بخدمت خواجہ مرعشی حاضر شده پس بیست
 سخنان بگفتند اول خواجہ پند و نصایح بایشان کرد و از مذاهب حق ترسانید ایشان
 دست خواجہ گرفته برنجایید و گفتند که اگر تو مرد خدائی در حق ما دعای بد کن خواهی شد بار
 آه آه کرد و آتش سوزان از دامن خواجہ برآمده در ایشان گرفت و جلگه را بسوزاند و در دست
 خود بکشید و غنای لا و لیا و وفات خواجہ مرعشی بقول صاحبی که که با ششصد تن قبای الاصفیا
 و غیره بردایات فصیح در سال و صد و پنجاه و شش بقول صاحب سیر الاقطاب تاریخ چهارم
 ما سوال سال و صد و پنجاه و دو و بیست قول دل بهمت مقرون مقرون شایل چهار لاتفاق
 است که خواجہ مرعشی بعد وفات خواجہ ابراهیم که بسیار و صد و شصت هفت بوقوع آمده بودند
 سال ازین دار بر مال بقبر بایز دستمال پرست رحمة الله علیه ما از مولف است مرعشی خواجہ در جهان
 چو گشت از جهان سوی خنت و دان یکی قطب عالم بگو سال و دو و هشتاد و شش سپردین شه عیان
 خواجہ همیره البصری قدس سره از عظمای کاین دگر که محققین مرید و خلیفه خود
 مرعشی است و ملقب بلقب امین الدین بود و در شایخ علیا درجه والا و مراتب علمی و شمت و او را
 در فقر درجات منبع و مقامات رفیع است اول در عمر هفتاد و سالگی عالم کامل و دانشمند قابل
 لائق تفهیل شد و قرآن حفظ نمود و چنانچه هر روز دو ختم قرآن کردی و عباد و ریاضت قوت نمود
 روزی از غایت محبت حق بقی تالیف ندا کرد که ای همیره ما را بخشیدیم باید که بر حصول
 مقامات فقر نزد خدایه مرعشی بروی پس ی بارشاد ربانی بخدمت خواجہ مرعشی رسید

ع

ع

و مرید شد چون قبل از ارادت تاسی سال ریاضت سخت محنت شاقه بجا آورده بود و در
یک هفته بمقام قریب رسید بود یک سال خرقه خلافت یافت از روزیکه خرقه پوشید نکند و نکشید
و اندر این دنیا را ترک کرد و چون بدان گریستی که حافظین را خوف هلاک می گشتی دوی تمام عمر در یک صومعه
بسوز و گاهی در خانه دنیا دار ترقت دوی دنیا دار ندید و طعام ایشان خورد و تمام عمر در فقر و
تجربه گذرانی و وفات خواجہ بهری در سال دصده شصت و هفت تبار پنج هجتم ماه شوال است
از مولف | شد چو از دنیا بفرودس برین آن بهر خواجه عالی مکان | اول و کامل امین الدین بود
و تشریف از ابد کریم آمد عیان | خواجہ علو دینیوری قدس سره لقب دی کریم الدین است
در ریاضت و مجاهده مقامی عالی و شانی بلند داشت و حافظ کلام ربانی بود و خرقه فقر ارادت
و خلافت از دست حضرت خواجہ بهیرة البصری پوشید و در شاخ عراق صاحب لایزال کشف کرم است
و از اقران شیخ حنیند و رویم و ثوری بود و بصحبت خلفای شیخ معروف کرخی نیز شرفیاب شد
و از ایشان نیز خرقه خلافت داشت و در سلسله معروفی نیز صاحب اجازت است نسبت می کیا در
در میانی شیخ معروف میرسد بنیطریق که خواجہ علو دینیوری خلیفه شیخ عبد اللہ بن خلیفه دینی خلیفه
شیخ محمد رویم دوی خلیفه حنیند بغدادی دوی خلیفه شیخ سمری سقطنی دوی خلیفه معروف کرخی خلیفه
علیم همین است و سوا این حضرات و الادراجات بصحبت بکر شیخ نظام هم رسید و فیض برادر بود
نقل است که در او اهل حال خواجہ علو دینیوری ببال دنیا بنایت تمول بود چون حاذب حقیقی
دلش بر ابطرف خود جذب نمود و همه اموال خود را براه خدای فقر تقسیم کرد و دوی بسوگه آرد
گفت ای عیال اطفال خود را بتوسیرم حواله رزق ایشان بربست و از دین و فقر کرده در مظلوم
رسید روزی در راه میگذاشت دید که شخصی طعام بر سر برده شسته تیز تیز میرود و از وی پرسید
که کیستی و بجا میروی و این خوان طعام بر لایه کیست گفت که شخصی از رجال انیسام و این خان
طعام بر لایه فرزندان است که هر روز در عیال تو میبرم و بدین خدمت از حق ما مرستم
نقل است که روزیکه خواجہ علو دینیوری خرقه فقر از پیر و شش میخورد پوشید خواجہ بهیر
بهری بوی فرمود که ای علو بر در که کار تو معلوم رسید و ضو کرده بیا خواجہ فرمان بجا آور پس
حضرت پیر و متش بگرفت در دوی بسوی آسمان کرده گفت ای علو ای مقام درویشی برسان

بجز و این سخن خواجده علوه بیوش شد بعد از ساعتی بیوش در آمد باز بیوش کرد و باز بیوش کرد
 و همچنان چهل بار بیوشی و بیوشی طاری گشت آخر پیر و تنه بیهوش بن بسیار کرد و بان
 شے کردنی الحال بخود آمد و سر ر قدم پیر آورد و فرمود ای علوه دیدار مطلوب خویش پیدا شد
 کسی سال مجاهده کرده و قدم در راه ریافت نهادم این گنج سعادت نیافتی که امر در دولت
 پیر و تنه در طرفه همین باین دولت بقیاس سیدم پس خواجده بزرگ فرقه خویش که از بزرگان کباب
 بد و سیده بود خواجده علوه بپوشانید و بر سجاده خویش بنشانید و گفت که خواجده علوه روزی
 رسول الله علیه السلام را در خواب دید و در باب سماع احوال از تو است فرمود که آغاز مجلس
 و انجام آن بقرآن یا دیگر کرد پس از آن روز به بیان کردی گفت که خواجده علوه در تمام عمر خویش
 هیچ چیز در روز خور و دنیا شناسید هر چه خوروی و آشامیدی در شب خوروی بلکه در شام خورگی
 نیز شنیدم و در روز و شبان نفرمودی و از روز و قول تا وفات میام بیوش و وفات خواجده علوه باقی
 اهل تاریخ در سال در صد و نود و هشت است و شخصی میگوید که خواجده ممتاز دینوری در خانه او یکایک
 سهر در و بی نیز از خلفای کالمین خاندان جنیدیه خبر بر آمده است شاید که خواجده علوه در سهر
 و خواجده علوه مشا و دینوری ذات واحد است که فیض یاطنی از هر دو خاندان عالی شان میباشند
 لیکم فقیر می اند و محمد را از شکوه در سفینه الاله لیا تحریر فرموده که خواجده علوه دینوری یگانه و خاندان
 و خواجده علوه مشا و دینوری دیگر در خاندان سهر دینوری است شاید که قول از شکوه صحیح باشد اما تاریخ
 و وفات هر دو حضرات در یک سال یعنی دو صد و نود و هشت تحریر فرموده از این سبب مشکوک واقع میشود
 که شاید هر دو مشا و علوه دینوری در هر دو خاندان والا نشان ذکر کرده شد است از مملکت

شیخ عالی علوه دینوری	یافت چون اینجهان بجلد ککان	شاید عیان آنچه از دل سهر در
سال ترمیل نشد و نشان	سهر دین است و سیر والا	ز آمد دین علوه عالی دان
پیر نامی و خواجده گرامی ابو اسحاق شامی قدس الله بآسره الهامی از پیر عظام و شایخ ذوی الاکرام چشما بمل بهشت است شرف الدین لقب بهشت و فرقه خلافت از خواجده علوه بیوش بپوشید جامع بود میان علوم ظاهری و باطنی و از بدو ریاضت از غلو به نیاز با خالق بود و بدو نشان هر از در اولیا ممتاز و در فقر اسراف از بدو بهشت روز و زده اظهار کردی و فرمودی		

که المراجعه الفقرا رجوع و در اوایل چون خواست که هر یک کسی را از وی را الله شود و بگوید که
 اسخاره که و آخر مات غیبی و از حد که اسی ابو اسحاق برو و موت ارادت بدان مشاء و شهور
 دن که برادر خواهی رسید پس بخدمت خواهد و نیوری حاضر شد و تا هفت سال بخدمت حاضر
 ماند و بیکس رسید و فرقه خلافت یافت و ذات بابر کاتش میدارے فرقه شایع اهل بیت
 تنگ سرشت گردید و بدین بدبسا که در قصبه شیت سکونت داشت و چون در بغداد رسید
 پیر روشن ضمیر خود حاضر شد حضرت خواهد فرمود که از بجای و چندان نام داری گفت که بنام
 او اسحاق چشتی موسوم فرمود که شما خواهد اهل بیت هستید چون خلافت یافت با حسب
 رخصت پیرو خود و تمام چشتی تشریف برد و در خواست شتمار یافت و در آن ایام در شهر شیت
 بشت و دیگر شایع عظام اهل ولایت هم بکثرت بودند لیکن از خلفای این فاندان و در شهر شیت
 چهار حضرت والا در جاست که ملات ولایت خلافت رسیدند اول خواهد ابو احمد ابدال
 چشتی دوم خواهد ابو محمد سپهر ابدال علیه الرحمۃ الله المتعال سید ماهر الدین خواجه
 ابو یوسف چشتی چهارم خواهد بود و چشتی که مرید و خلیفه و خواهر زاده ابو محمد بود و از این چهار
 ادویه که کبار که فی الحقیقت چهار ستون دین تین اندر آمد و نیز انگار بتمام تو پیش از مریدان
 خاکسار بکثرت لایت رسیدند و ابو اسحاق سماع شنید هر که یکبار مجلس شمس گذشتی یا دیگر گرد
 منیت بگشتی و از تائید و برتری تمام اهل مجلس تو اجد آندندی و هر چه از که در مجلس حاضر
 شد به شفا یافتی و دنیا دار تار کالدنیاشی فقه است که وقتی اساک باران از حد شیطانی
 وقت و بزرگان محمد بخدمت خواهد حاضر شده و تمامی دعا بخواند و بگوید یا باران رحمت
 کرد و خواهم مجلس سماع کنم و چون رود جدا جدا بر محیط آسمان شد و چندان باران رحمت ببارید
 که خلق التماس السداد باران نمی بیند خواهد آورد و ند فرمود اگر خواست بپوشد فی الجمله باران
 مسدود شد و قات خواهد ابو اسحاق شامی بتاریخ چهاردهم ماه ربیع الثانی سال ۸۰۰ هجری
 بحر لیت مز ابرار و در شهر که از بلا و شام است و آفت شده و صاحب سیر الاطالیغ فرمایند
 از یکجام حلت تالی الیوم بر سر من از بران و از شریع از غیب و شام تا دم صبح روشن شد
 و از حد باد و باران سرچند از شیت بود و پنج آسیبی و فتوری بر شوی جریح

که المراجعه الفقرا رجوع و در اوایل چون خواست که هر یک کسی را از وی را الله شود و بگوید که اسخاره که و آخر مات غیبی و از حد که اسی ابو اسحاق برو و موت ارادت بدان مشاء و شهور دن که برادر خواهی رسید پس بخدمت خواهد و نیوری حاضر شد و تا هفت سال بخدمت حاضر ماند و بیکس رسید و فرقه خلافت یافت و ذات بابر کاتش میدارے فرقه شایع اهل بیت تنگ سرشت گردید و بدین بدبسا که در قصبه شیت سکونت داشت و چون در بغداد رسید پیر روشن ضمیر خود حاضر شد حضرت خواهد فرمود که از بجای و چندان نام داری گفت که بنام او اسحاق چشتی موسوم فرمود که شما خواهد اهل بیت هستید چون خلافت یافت با حسب رخصت پیرو خود و تمام چشتی تشریف برد و در خواست شتمار یافت و در آن ایام در شهر شیت بشت و دیگر شایع عظام اهل ولایت هم بکثرت بودند لیکن از خلفای این فاندان و در شهر شیت چهار حضرت والا در جاست که ملات ولایت خلافت رسیدند اول خواهد ابو احمد ابدال چشتی دوم خواهد ابو محمد سپهر ابدال علیه الرحمۃ الله المتعال سید ماهر الدین خواجه ابو یوسف چشتی چهارم خواهد بود و چشتی که مرید و خلیفه و خواهر زاده ابو محمد بود و از این چهار ادویه که کبار که فی الحقیقت چهار ستون دین تین اندر آمد و نیز انگار بتمام تو پیش از مریدان خاکسار بکثرت لایت رسیدند و ابو اسحاق سماع شنید هر که یکبار مجلس شمس گذشتی یا دیگر گرد منیت بگشتی و از تائید و برتری تمام اهل مجلس تو اجد آندندی و هر چه از که در مجلس حاضر شد به شفا یافتی و دنیا دار تار کالدنیاشی فقه است که وقتی اساک باران از حد شیطانی وقت و بزرگان محمد بخدمت خواهد حاضر شده و تمامی دعا بخواند و بگوید یا باران رحمت کرد و خواهم مجلس سماع کنم و چون رود جدا جدا بر محیط آسمان شد و چندان باران رحمت ببارید که خلق التماس السداد باران نمی بیند خواهد آورد و ند فرمود اگر خواست بپوشد فی الجمله باران مسدود شد و قات خواهد ابو اسحاق شامی بتاریخ چهاردهم ماه ربیع الثانی سال ۸۰۰ هجری بحر لیت مز ابرار و در شهر که از بلا و شام است و آفت شده و صاحب سیر الاطالیغ فرمایند از یکجام حلت تالی الیوم بر سر من از بران و از شریع از غیب و شام تا دم صبح روشن شد و از حد باد و باران سرچند از شیت بود و پنج آسیبی و فتوری بر شوی جریح

راه نمی یابد و میفرماید که اگر کسی سر را با باد گرد و ایراع مقبلان سرگردان و در جهت
 چون ابو اسحاق شامی پیش پست است ازین دنیا بخت شاد کام و صل و یکش شست قطب و استلین
 هم ابو اسحاق محبوب است انام خواجه ابو احمد ابدال شتی قدس سره از سادات
 عظام حسنی و متابع ذوی الکرام ابن خاندان خلیفه رتین خواجه نامی ابو اسحاق شامی است
 و در ریاضت و مجاهده و بی نظیر و بخوار و کرمت لاثانی قدوة الدین نقیب شمس درین
 و مجال ظاهری نیم بخوان چهره منور و روی پر نور داشت که هر که بیک نظر و حیره بر او آرد
 نظر کردی از دل و جان عاشق گشته و از جبین نور افشان می آید و بخوان نورانی می پست
 که اگر در خانه بخیر از شش شستی خانه تاریک بخوان روشن گشتی که حرف قرآن در جبین
 مع اعراب در نظر آید و صاحب سیر الاقطاب تذکرة العارفين
 میفرماید که خواجه ابو احمد لیسر سلطان فرستاده است که از شهرهای حثیت و سادات عظام حسنی
 بود و سبب شریف روی بچند هفت بجز حضرت حسن شتی رضی الله عنه می رسد که سلطان فرستاده
 پدر خواجه ابو احمد بن سید ابراهیم بن سید یحیی بن سید حسن بن سید محمد الهادی الشهداء
 بن سید ناصر الدین بن سید عبداللہ بن سید امام حسن شتی بن سید ابو یوسف بن امام المتقین امام حسن
 بن علی المرتضی اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه و سلطان فرستاده را خواجه
 بود و ولید و صاحب و عقیقه حضرت ابو اسحاق شامی اکثر اوقات بخانه او تشریف بردی
 و طعام خوردی و روزی بآن عقیقه فرمود که برادران و فرزندان گرامی خواجه شد پس بلیه برادر خود را
 بخوبی به محافظت کنی که لقمه شنبه و کرم او راه نیابد خواهر سلطان چون دریافت نمود البته
 برادرش عالم بود پس آن صاحب در باره لقمه و حق احتیاط تمام نمود و دقیقه فرو نگذاشت آخر
 بتاریخ ششم ماه رمضان سن دوهصد و شصت هجری آن ماه اوج ولایت در زمان خلافت
 مستقیم باشد خلیفه بغداد از افاق کرامت طلوع نمود چون بهفت سالگی رسید اکثر مجلس سماع خواجه
 ابو اسحاق شامی حاضر شدی و تعلیم علم ظاهری هم از حضرت خواجه مستفید گشتی و بعد از آن ده سالگی
 از علوم ظاهری فراغت یافت و مرید خواجه شد و از خلق خلوت گزید و مجاهده شایسته گرفت
 چنانچه بعد بهفت روز طعام خوردی و وضو کردی و زیاده از لقمه تناول نکردی و بجا زحمت روز

که با همتر خیزد و چنانی افتد که سر بر سر خیزد و تقاسم است که پدر خواجہ ابوالاحمد را بختی
شراب بود که شراب را سالها سال را بختی جمع میماند روزی خواجہ بحالت صغر سن در آنجا تشریف
آورد و در دوازده خانه از اندرون بند کرده نم مارا شکستن آغاز نمود و سلطان آگاه بخت
و بر بام خانه برآمد و از غایت غضب و خشم سنگ کلان برداشت و بسوی خواجہ بر مارا سنگ
تا خواجہ رسید و در بود و سلق بماند سلطان ازین احوال تیرت و بر دست پسر از شراب توبه کرد و این
واقع در سال دوهصد و ششاد و وقوع آمده بود تقاسم که خواجہ ابوالاحمد وقتی در سیفر بود
تا بجای رسید که در آن دیار همه دشمنان اهل اسلام بودند اگر کسی از مسلمانان در آنجا
میرسد در آتش میسوزند چون خواجہ را دیدند شناختند که مسلم است شدت پیش آمدند که
سوزن خواجہ آتش عظیم افروزند چون آتش فروخته شد بر آتش انداختن خواجہ در آتش
ند میرانی بسیار بپاش آرد و انداختن خواجہ فرمود که شما تکلیف انداختن من را آتش کنید
من خود در آتش میروم پس مسلمانان بر دوش پرده پوش خود برداشته در آتش در آتش نه مجال
میرشد و خواجہ مسلمانان آتش انداختن دو رکعت نماز گذارند و سنانان چون بکرمست عظمی
بدیدند زبان کجایه اسلام کشادند و از دل جان ارادت آورده دست بویست بدایان تحفرت
زود نمود و سعادت دارین مشرف شدند و آن سرزمین که موسوم بکفر آباد بود اسلام آباد شد
و لاوت با سعادت آنحضرت بششم ماه رمضان سن دوهصد و شصت و دو فوات آن بزرگوار
بنو ماه جمادی الثانی سال سهصد و پنجاه و پنج هجری است رحمه الله علیه از مولات

شیخ ابوالاحمد علی دوجان	نور چشم مصطفی و قمری	آن امام خاندان اهل بیت	شیخ عالم فقهانی اولیا
ابو حق سید محبوب گو	ساقی قلیش قلی صفیا	بود و او اسیر خراج کمال	نیز آید بر قلیش بند
حق مایه آید هم عیا	نیز فرما احمد اهل قضا	گفت اهل بیتش که میر جانا	نیز سیدند من صاحب کمال
وصل او نورانی احمد است	نیز بواحد فرید بجا	از خود بواحد روح مست	بهر سال بتوالتش دعا
باز سید طبیبی بر کعبه	هم دلی ربه طبیب صفیا	سروا صابر بر او بگو	دایم آن بادشاه بقیا
ایضا آن امام اهل بیت	بهر عالم شریک دین	از حبیب حق کل شد بیان	سین لیدر همه حق شین
بهر سال آنجا بخت	گفت سرور و قلیش بیان	نور محمد بن ابوالحسنی قدس سرهم العزیز	

از اولیای کبار و مشایخ نامدار و مقتدای روزگار است لقبی ناصح الدین فی مابین را
 بدو شایسته تعلیم و تربیت و شرف و شرف و خلافت از پدر بزرگوار خود پوشیده نگذاشت
 که والد ماجده وی چون پوی همارش از بطن خود ندای لا اله الا الله می شنید چون احوال
 بشوهر عالی گوهر خود ظاهر کرد فرمود که بشارت باد مرزا که ولدی صالحی از بطن تو وجود خواهد
 و نیز در آن زمانه ابوالاحمد بقایه الهیه خود داشته بود که روی مبارک بسوی من کرد و گفت
 اسلام علیک یا ولی الله و خلقی جواب داد علیک السلام یا والدی القلست که چون ابوالمحمد
 شب اول عاشوره سال سه صد سی و یک تولدش پدرش بشارت رسول مقبول صلی الله علیه
 و سلم را در خواب دید که میفرماید ای ابوالاحمد خرد را نام من میسوم کن چنانچه بنام محمد میسوم گشت چون
 خدا میخواست شد هنوز در بخت دایه بود که بهفت بار تکبیر لا اله الا الله محمد رسول الله بر زبان آورد
 و ناده روز که ایام عاشوره بودند در روز ششم خود ده ساله ماند و در عمر و بیست سال کم خود وی و کم
 غنی چون عمر و بیست سالگی بکشدن روز و هفته شش پیش او نهادند بر تخته از غیب این کلمات
 نوشته شدند بسم الله الرحمن الرحیم علم القرآن رب کبیر لا تقدر ربی ذو فی علما و در آن
 مدت قرآن ختم کرد و در هفت سالگی نماز با جماعت کردی و خلوت گزینی و آنچه در حق کسی گفتی بکار
 بوقوع آید و در بیست و چهار سالگی پدرش وفات کرد و وی بر سجاده میخست نشست
 و اکثر در راه نماز ساجد کردی و گاهی بسجده مبارک جبرک خواب بر زمین افتاد و بی هفت روز
 یک فراخ و جبرک آبل فطار کردی و او استاد علوم ظاهری و باطنی وی حضرت علی السلام بود و گفت
 که در آن زمانه ابوالاحمد حشمتی و بیاع بود و از اتفاقات خواب ابوالمحمد هم در مجلس شریف آورده و از غایت
 شوق و ذوق خود افکار و تا بهفت روز میخود بود بوقت نماز البتة بهوش آمدی بعد از آن نماز
 باز بسماع شمول شدی روز ششم خواب ابوالاحمد بسماع موقوف فرمود و دست بر سینه خواب ابوالاحمد
 نشاندنی احوال بهوش آمد و بچنان طالب بسماع بود و بدو بری چشم کشاد و در بسجده آسمان
 کرده فرمود و تو بماند وقت از عالم غیب بسماع شروع شد با شعاری که کسی آنرا نشنیده بود
 باز خواب مع حاضرین در خواب آمدند و تا سه روز دیگر بسماع کردند و نیز گفت که در شب
 خواب ابوالاحمد بر این ریاضت خرقه خود بخیمه میکرد که درین اثنا بادشاه وقت حاضر شد و فرمود و دنیا

تمام اینها را
 در وقت آنکه
 در آن زمانه
 در آن وقت
 در آن روز
 در آن سال
 در آن شهر
 در آن ملک
 در آن دین
 در آن عالم

پیشکش کرد و تهناس قبول نمود فرمود که اگر کسی که طریقی میان کنایه است با و شاه در فرقی
 و شایان را از بسیار کرد و خواهر روی بسیاری در بارگاه داشت اما میان دریا و هزاره و هزار از دریا
 سر بر آورد و در درون بر یک دیوار سے از زوید و خواهر با و شاه محاط شد و فرمود که
 در دست هر یک اینقدر خوانه از غیب باشد و چه بر دای قمره و نیکو دارد و غیره
 که همیشه مکره خواهر ابو محمد و لید و کارکنان که تا عمر میل سالگی بلکه فدائی رفتی شد
 روزی خواهر ابو محمد نزد پیشتر خود پیشتر رفت از در و فرمود که ای عزیزه مقدر چنین است که از
 بطن عفت تو فرزندی بوجود آید که طلب طلب کرد و لیکن به شوهر جوان محال است
 آن عقیقه با ستاع آید و انکار محبت از فدائی کرد و دست انکار بر سر نهاد و خواهر غلامش
 مانند تاسان شب آن عقیقه پدر خود خواهر ابو احمد شتی را در خواب دید و گفت که در ولایت
 سید زاده صبیح انیسب محمد سیمان نام در انقاد پارسانی شنیده است و مقدر است که شوهر تو گردد
 و از صلیب و فرزند به وجود آید که از ولایت او خاندان بارش گرو و غیره سیمان اشارت
 بسمان شب خواهر محمد از دالذ احد و مجموع آمد و علی السباح خواهر شخصی اطلبید محمد سیمان
 فرستاد چون حاضر شد عقد و نکاح آن عقیقه زمان به محمد سیمان منعقد گردید و پس از این
 عفت آن عقیقه به وجود آمد نامش خواهر ابو یوسف گزید چون شمس مادر زاد بود و در اندک
 عمر تربیت یافته فرقه خلافت یافت تهناس است که خواهر ابو محمد را خادوی خند گزارد و یار فادای
 او شاه مردان نام بود که سالها سال بحدت گذاری خواهر حاضر مانده عقد کامل سپارید
 بود و بعد یک طریقی استخبار بر او خواهر بر خسارهای خود ماسان کرده بجای استنجاد داشته
 چون خواهر از روستای غایت غایت بخرقه خلافت نبوغت و وطن رخصت فرموده او را
 در و فراق سیر و تنفس از نزار میگرفت و میگفت که تا وقتیکه جان و جسم ناتوان است
 علفندگی از غایت روانی دارم خواهر چون اینقدر تراری و اضطراب بقدری او بدید
 فرمود که از خدا خواسته ام که هر وقت که ترا از روستا دیدن ما باشد حجاب بمانی و مکانی
 از میان ترفع گردد و به بیاطاعت عمری بملاقات اشرف شوی از وقوع این امر تسلی خاطر
 می شد و از خدمت رخصت گشت و سیمان بوقوع آمد که خواهر فرموده بود و خوشی سپارد

آمدند و گفتند که روزی که در ایام تابستان باین عین حرارت خود به همراه بریان خود از راه میریزن
آمدند و در میان بنه آبی رسیدند و همایون را در تنگی بنایت تنگ آمدند و در میان آبی از آنجا آب
نمودند و خوابگاههای بسیار که در پیش بختی زد و جاندم چشمه آب سرد و از تنگ بجهت اول
خوابگاه پوشیدند و در آن آب جمع اصحاب سیراب شدند و چنانچه چشمه بکوتاهای
جایست و خاصیتش آنست که آبش در موسم سرد گرم و در گرم سیراب شده اگر صاحب آب آنرا
بسیار درونی بحال شفا مییابد و گفتند که در موسم خوابگاه بود و گفتند که اکثر مردم
خوابگاه بر آن نماز میکردند و در آن خوابگاه آمدند و نماز از راه صومعه روانه می شدند و آن سنگ
عقب خوابگاه روان گردید و فلق بسیار از صومعه و کبابی که تماشای این کرامت برآوردند و این
از هجوم مردم خبر یافت بسوی سنگ آمدند و فرمودند که گفتند که سنگ بجا نماند و شدیده اکثر
دو بار آنکه حضرت علی السلام را بر آن سنگ نشسته میدیدند و گاه از آن سنگ میدان فرستادند
که تمام قریه را روشن میکرد و گفتند که خوابگاه بوقت سماع بسیار شنیدنی بوقت سماع نوری نور
از جبین پر نور می یافت و آبسان میرفت و خوابگاه ابو بکر شبلی اکثر در مجلس سماع و می فرستاد
شخصی از خوابگاه پرسید که اگر سماع شری از اسرار الهی است پس بنید بفرادی چه تو به از شنیدن سماع
کرد فرمود شبلی که خلیفه و محب خوابگاه بنید است و در مجلس می آید و سماع میکند چون شنیدن سماع
شبلی چند وقت تو به کرد پس هر که احوال سماع دست ندید تو به کردن او منرا عا است
و اگر بنیدیم در مجلس حاضر شدی هرگز تو به نکردی و گفتند که روزی آنحضرت برای گز کردن
دید که مسجد را تعمیر می سازند و شنیدیم که بالای دیوار سقف می بنند یکدیگر را و از مقدار آن
می آید خوابگاه چون چنین دیدار میسر فرود آمد و بالاس دیوار نهاد چون دیدند یکدیگر را و از
از دیوار بود و گفتند که خوابگاه بوقت سماع را در ابتدا قرآن حفظ بود بدین سبب تر که در نماز
فیض با تروی راه می یافت شبی خوابگاه ابو محمد را در خواب دید که میفرماید ای ابو یوسف صد بار
سوره فاتحه بخوان که قرآن در حفظ تو بیاید پس همچنان کرد و قرآن در حفظ وی آمد و چنانچه
در شب در پنج بار تم قرآن کردی و گفتند که خوابگاه پس بنیاده سالکی نزد تیر که خوابگاه
که یک از خلفای شیخ ابو سمان شامی بود خانه بر لبه عسکانه از دست خود زیر زمین کرد

بسیار شنیدند
که خوابگاه
بوقت سماع
را در ابتدا
قرآن حفظ
بود بدین
سبب تر که
در نماز

و تمام دوازده سال در آنجا ماند و خواجہ عبد اللہ انصاری رحمتہ اللہ علیہ نیز در آنجا بمقام از حدیث
رسید و در جبال مغربیہ بم شریف و در آنجا مانند منی و از قوم پرستار و دیوچین نیز ہزار و ہزار
بار باب خدمت آنحضرت میشدند چنانچہ دو نفر از حبشیان بریدان خواجہ بشکل باز تمثیل شدہ بر در
مسودہ مدام حاضر میماندند و پاسانی میکردند و وفات آن جامع الکملات با اتفاق اہل قواہج

بناجی میوم رجب الحریب بن چار صد نجاه و نه بجری است از مولف
مثل او مادر زمانه نژاد است صاحب حسن نویسنده است بدان
باز سال او دانش نه در قصبه حق لیس آند اندر باب
خواجده وقت ویرست ثانی
سال تولید آن شیخ او مادر
بر حاکم شد عیان عارفین

[illegible]

شیخ احمد از روی محبت و اخلاص به آید پس خواجہ سوار سی و دیوار کاز کر است می چون بهیاد و قیام
 و از قیام بود با سقا شیخ احمد از پشت برآمد بدین ترتیب زینت که چهار هزار اولیای کبار و عظام
 نامدار همراه آن وقت می روی در کار بود و شیخ احمد جام سوار سی شیر لیدر در رسید و بکناره در پی
 و تکیه آن اتفاق افتاد چنانچه در آن روز از سوار سی خود را فرود آمدند و بگلگیر شدند و تا دیر
 با هم نشستند و محاط و حکایات و در میان ماندند و از آن بجا که علی حکیم که از مریدان شیخ بود
 خواجہ فرخنده اسرار و نجاس سماع خیرا شایسته چون هر دو حضرت و الا و بجات در آنجا آمدند بسیار
 بهیچیت که اول تشریف آوردی شیخ احمد بطور دیگر خدمت خواجہ عرض کرده بود و در خدمت
 نشستند و آیتا شسته بچیس در آمدند و خوبت شد که کاشی شیخ احمد بچیس نام خون آشام تمام ساو
 در این آیتا خواجہ بود و در آنظر حالات اثر بر ایشان افتاد و همه پیش شده از یاد و افتادند و چون
 مجلس تمام رسید شیخ احمد از حال آن سیه نشان که ماندان شیخ بود و در تنفسا کرد و خواجہ حال
 واقع را بفرموده رسانیدند شیخ احمد از سر گرم ایشان در گذشت و دست حضرت بر پشت ایشان
 آورد و فی الحال سیه نشان را در پیشانی نشاند شیخ احمد بخدمت خواجہ بخلوت تشریف برده
 هر دو حضرت از یکدیگر استغفار و توفیق شدند و بعد از آن در خلوت بمقامات خود با تشریف
 از زانی داشتند و شخصی نهاد که صاحب نفحات الانس و خیال را بطور دیگر نقل فرموده است
 اما چون در مظهر حضرت مورد و در همچنین بظهور آمد و هر سطور بینه تفکر و تقاضا که چون
 خواجہ بود و در شیخ احمد جام شرف ترخیس یافته و مرتب بچیت کرده و راه در دین کوه خفیه
 را دید که در و نام یا مود و یا مود و در زبان دارد از روی استفسار حال فرمود گفت که از دست
 دیدن اینهاستم روزی به القاسم بیانی دست بختاب کیر یا ی هر دهم تلفت عجب و از دست
 که خواجہ بود و در از مجربان ما هست در و نام او بیاید کرد تا او را در بخار ساینم بکرت مقدس
 بنا خواهی شد خواجہ با سماع همین کتاب و مان مبارک خود و خیر بیان او مالید فی الحال
 بیجا گشت تقاضا که چون خواجہ بود و در بچ زبید علماس بلخ از راه مسند نزاع می
 برخاستند و برای بحث مسئله سماع اجماعی غلیظ نمودند چون مجلس تمام گشت و دال لزوت
 علما بوقوع آمد خواجہ بخواب پرداخت که ایستند خواجہ ابراهیم بن اودم تمام سیم و بی پیر

کبریا بود و جماع میشوند و علمای بجا گفتند که خواجہ ابراہیم ہر سہ کامل و مکمل بود و در مد اطمینان
 نمود و اور شہیدن سماع ملاح بود اگر آن کار کہ از ابراہیم ظاہر میشد از توہم بظہور آید ضایقہ ہزار
 خواجہ ہا وقت از مجلس چیست و مانند مرغ تیز پرواز در ہوا پرواز نمود و از نظر مردمان
 غائب شد بعد ساعتی از ہوا باز آمدہ بی آنکہ کسی را از آمدن شے خبر شود و مجلس جوگشت
 غریب از اہل مجلس بر فراست و قریب و ہزار مردم در آن حلقہ موجود بود و نہ ہمہ قریب شد نہ دگر
 و آن سنگ لان بر ہان ہزار قائم ماندہ گفتند کہ ما برین پرواز اعتبار نداریم کہ از کفار
 جوگیان ہم بغیر و قات این شعبہ بظہور آمدہ ہاں اگر آن سنگ کلان کہ کینا رخس سجہ
 جامع است بیاید و بر ولایت تو گوای و بد قریب شویم خواجہ تہوہ لبسگ شد و گشت شہادت
 اشارت بسوی سنگ کردنی بحال سنگ بنیاد خود را از زمین فرس شد بر آورد و سلطان غلطان
 رو بر سہ خواجہ آمدہ ساکن گشت و از سنگ آواز برآمد کہ ای خواجہ مودود بر ولایت جو و سوسود
 و پیران کبار تو بیج شکست نیست قول تو موافق شرع پیغمبر است علماء چون این کرامت عظماء و
 خوارق کبر سے بدیدند سرور پای خواجہ آوردہ از تقاضی خود ماب گشتند و حق میساکہ
 خواجہ مودود ہزار اہل فاس نامدار کہ از اولیا کبار و شاخ والابار بودند بہت دیر از حق
 آسای گرامی و تقدیر شاقہ ناکسانی دیگر میباید کہ از تبرکات تینا آسای بہت کنان محضرت
 درج این مخزن میشود کہ اول از عظم خلفای آنجناب خواجہ ابی احمد فرزند و بلند سنی آید
 و قات پدر بر تہادہ بخت نبشت و طلباء حق را بحق میرسانید و دم خواجہ حاجی شریف
 زندانی کہ قطب وقت و غوث زمانہ بود و سید شاہ سہجان کہ اول خواجہ سہجان موسوم بود
 و آخر از خواجہ بزرگوار خطاب شاہی مخاطب گشت چہارم ابو نصیر شکیبانی ابہ کہ از اکابر
 شاخ سیستان اسپہیم شیخ حسن تہی کہ در کہ بہت سکونت داشت ششم احمد بدرون کہ در
 موضع بدرون سکونت پذیر بود و ہفتم خواجہ سہر لوش آذر با چانی شہم عثمان لودی کہ خرقہ
 سیلانیہ عالیہ بانیہ نیز لودی رسید و پیر ہر دو سلاسل گردیدیم خواجہ ابو الحسن فی حق
 علیہم السلام است کہ چون خواجہ مودود بقتضای ربا لود و بدرضاحت بیا شد و
 بر در من در تہا بد بود و روز قات بار بار بسود و روز فیض اندازہ خود نظر میکرد و ہر بار

از باین بر داشتید و بطوریکه کسی منتظر آمدن محبوب میا شد و برین ایما شخصی بجا نوازی
 و لباس پاکیزه از دور آورد و بعد از آن سلام پاره حریری که چند سطر بخط سبز بر آن نوشته بود
 بدست خواهر داد و خواهر که بطوریکه بر آن کاغذ کرده و ختم نموده و جان عزیز بجان آفرین خود نمود بعد از
 تکفین چون قدام متعبد آمد و ناز بازه شده و آنکه همیشه غیب گوشت حاضرین قیام داشت
 آن همه تفرق شدند و در حال غیب رسیدند و ناز را در اندام بجا میانی و پیرزادگان
 هزاره و هزاره حاضر آمده و یاد آنکه ناز پر داشت بعد از آن مخلوق بشمار از مریدان صفار و حلقه
 کبار ناز بازه خواندند چون فراغت شد تا بوقت جنازه خود بخود در پیش بر آمده روان گردید
 و بعد از آن بقیس فرود آمد و توقع اینی که است و نیز از مردم که از علییه سلام مرا بود و نذر شرف
 یسرت اسلام شدند و لاوت با سعادت خواهد بود و در سال چهار صد و سی و هفت و ثانی تا پنج

عمره ماه و چهل و پنج خنده ایست بهفت بود و توقع آمدن مولف خواهد بود و محبوب دود			
دو شش و پنجاه با صفا	شاهین دود و تولدین گوی	باری سالک نیر از عطا	هم بخواند که دین بهر حال
نیز کن تحریر عالی پیشوا	کعبه در شش ماه دود و است	طلعت آبی شاه آفتاب	از آفتاب ششم رقم شد از قلم
صاحب دود و والی پیشوا	هم شد و خوش دین دود و است	اعتقال و زمره و ال با	پیشوا شش ماه دود و است
شش ماه بود و کم بجا بود	سور و پیشوائی نامی گو	سال تولد آن شش ماه	از سال تولد آن شش ماه
پیر محبوب بل دین دود و	سال شش و طشت سرور	پیشوا شش ماه دود و است	خواهر احمد بر مع دود

چشتی رحمة الله علیه از عظمای خلفای کبرای شایخ خواهر دود و الدخیش است
 بسیار بزرگ و قطب وقت و در علوم ظاهر و باطنی عالم و در ارشاد و هدایت وقت رانی وقت بود
 نقیست که وقتی پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم را در خواب دید که میفرماید ای احمد اگر تو شایق
 مانستی استاق تو ایم چون بامداد شد که کن یاران موافق خود را همراه گرفته برشته
 که کسی ایشان را نشناختند بزیارت حرمین اشرافین و آنکه گردید اول در مکه منظره فانی گشته
 بعد از آن به سناسک حج بگذرید و منوره مشرف گشت و تا شش ماه بر و ده مظهر نبوی علیه الصلو
 و السلام مجاور ماند پس مجاورت شبی روز خواهر بر مجاوران روضه عایده گران آمد و خود هستند
 که خواهر را بر بخاند از آنجا و در آن گشتند و روضه عایده گران را بر آمد که این شخص امر بخاند که یک

از مشاققان ماست و امستاق این بستم بنای آن آگاه همه حاضرین گوشتن با شبنم و نخل
از دین منوره حسب الاجازت روحانی حضرت شاه برالت روانه شد و در این راه از او بخواه
شیخ شهاب الدین سرور و کرام فرمود شیخ اشفاق بنایت تعلیم و تکریم وی نمود و لا و شمس
در سال پانزدهم هجرت و در سال پانصد و هشتاد و هفت از گوهر بار بتمام حشمت خطه
بهشت است از مولف شیخ زین الدین که در پیران است ابو کامل اهل حال اهل حال
میران تعلیم ان تولید است عاشق احمد ولی دان تال ایضا بنا به شیخ احمد پیر شمس
که بود اندر دود عالم شیخ دلا محب زنده دل جود جوهر بگو تولید آن سلطان تال
چو از دنیا بفرودس برین است رسالتش پیرین مردم فرما خواجده شاه محمود سنجان
قدس سره لقب دی کرن الدین و نام پاک دی محمود است و اهل نه از قریه سنجان خوز
بود و مرید و خلیفه خواجده بود و خوشی است و شاه لقبی است که او را از پیشگاه پیر و شفیع عطا شد و
و گویند تا وقتیکه شاه سنجان و حشمت اقامت و شمس تقص طهارت در اینجا کرد و چون حشمت
دشمن از حشمت بیرون رفته تقص طهارت یکروز بازیده و ضوی جدید در آن حشمت یکروز و حشمت
شاه محمود سنجان در سال پانصد و هشتاد و هشت هجری است از مولف حشمت فت چون بن بر خانی
سلطان شاه عالیجه محمود ایمان شد سال تریش لیسر در عالی زبده دین شاه محمود
خواجده حاجی شریف زندنی قدس سره صاحب احوال عجیده مقامات غریبه و افعال
تکبیر و مکاشفات عالییه و مشاهدات جلیبه قتلای شایخ و ابدال پیشوای اهل کمال و ذیل الدین
لقب دشت و خرقة ارادت از خواجده بود و پوشیده از عجز چارده سالگی و ضوی جز تسو و نکست
و همیشه جامه اسه کف پوشیده و فقر و فاقه را دوست داشت و روزی روزی روزه ط بود
بعد سه روز بسبزی بیک قطار کردی و از آن بسبزی بیک بیک کسی که خورده می خورد
گشتی و اکثر سماع شنیدی و عین سماع چندان گزشتی که بسببش گشتی و اگر دنیا دار و مجلس
سماع وی حاضر شدی تارک الدنیا گردیدی نقلاست که فقیری لکیری که بهشت و فقر
دشت و از غایت اخلاص فاقه بجان آمده بود و بخدمت حضرت حاجی جعفر آمده و عرض کرد
که اگر توبه شما چندان بهجت غرق بطور آید که از محفل و فقر آن خود خواست بایم نرسد

از قریه سنجان
خزینة الاصفا
جلد اول
صفحه ۲۵۲
در این کتاب
از قریه سنجان
خزینة الاصفا
جلد اول
صفحه ۲۵۲
در این کتاب

و طاعت کرم شماست فرمود که فردا بیایم تو بخواری بمل خواهد آمد در ویش گشت در راه
 او را با جبهودی اتفاق ملاقات افتاد و به دوازده ویش تنفسار حال کرد و در ویش مان قومه
 بیان نمود و گفت که حاجی شریف تو محتاج است به چه خواهد بود و این که باز پیش خواهد بود
 و بگو که فلان بهر میگردد که اگر هفت سال خواهد خدمت من قبول کند هفت هزار دینار بخ
 عوض بندگی سپیدم در ویش از اینجا گشت و عرض حال نمود و خواست که بهر که بکشد
 و همراه در ویش نزد جبهود رفت و دینار با جبهود در مانید و خود به بندگی جبهود بماند و چون
 این خبر به شاه رسید هفت هزار دینار بر سر او ای قرض جبهود بخیریت تو اید فرستاد و او را به انعام
 بقدر اقسیم کرد و گفت که من با جبهود عهد خدمت هفت ساله کرده ام حالا افسوس عهد من است
 جبهود چون این استقامت بدید فضل شد و خواهر را از بندگی خود خلاص کرد و آزاد کرد و چون
 فرمود که تو مرا از بند خود آزاد کردی خدا ترا از آتش دوزخ آزاد کند این سخن در دل جبهود مانید
 و تصدیق سلام زبان کشاد و بخیریت خواهر ارادت آورده از مقبولان حق گشت و صاحب
 سفینه الاولیا میفرماید که شخصی سلطان ملک بخیر ابد و نجات دی بخوابید و در سیر
 که خدا تیمالی با توید کرد و گفت که مرا فرمان شده بود که در شنگان عذاب در دوزخ بمانم
 انشا فرمان ثانی رسید که این شخص بخوابان روز در مشق صحبت حاجی شریف زندگست
 در یافته است از برکت آن پیام زیدیم پس امر زیده شد و وفات آن جامع الکمال
 بتاریخ هجری ماه رجب المرجب سال شصت و دو هزار و هجریست و عمر شریف می یکصد و دو

سال بود از مولودت	چون شریف از عالم دنیا رفت	سال و میل آن شده و این هفت
کن تم متابعین اهل دین	نیز کن تخریر حاجی شریف	خواهر عثمان مار و بی

قدس سره ابی النور کنیت دشت در در علم شریف و طریقت امام احمد و عیدم اسل
 و مقتدای او تا در اثنان الاقطاب بود و خرقه فقر و خلافت از دست خواهر حاجی شریف
 زندنی پوشید و بموضع مارون که دیمی از مضامین نیشاپور است سکونت نمود و بهشت
 سال از عمر خود در ریاضت گذراند و درین مدت آب و طعام سیر خورد و شبها خواب
 نکرد و دعای او گاهی از حضرت زین العزت رد گردید و حافظ کلام ربانی بود و هر روز یک

ختم قرآن کردی و در سماع و روق و شوق تمام دهشت **لقاست** که چون خواب عثمان
علیه الرحمة الغفران فرقه خلافت از دست پرورشش نمیر خود پوشید خواب شریف کلاه چار
ترک بر سرش نهاد و فرمود که مراد از کلاه چار ترکی چار ترک است اول ترک دنیا دوم ترک
عقیده سولای ذات حق بقصد و دیگر نداری سیم ترک خوردن خواب اگر قدری بر کنده
که از ضروریات است چهارم ترک خواہش نفس یعنی هر چه که بگوید خیالات آن کنی هر کس این چهار
چیز ترک کند پوشیدن کلاه چار ترکی بوسه ستر او است و الا فلا **لقاست** که حضرت
خواہ با اتفاق پیران اجازت دی سیاحت بسیار کرده روزی بجای رسید که مسکن آتش پرستان
بودند و آنجا آتش عظیم انداخته بودند و او را با دانی ایشان تمام فرمود و فرمود که این نامی
خادم خود را حکم داد که آتش بیار و در طعام بخت کند خادم چون اطلب آتش نزد آتش پرستان
رسید ایشان از دادن آتش انکار کردند و گفتند که آتش معبود ما است ازین آتش آتش
دادن در مذہب ما رد است خادم باز آمد و عرض حال خدمت آنحضرت کرد و خواب مذہب
خود تشریف فرما شد و آتش پرستان اطلب شده فرمود که بسو و تحقیقی ذات الهی است
جل شانہ و این آتش مخلوق و پیدا کرده است عبادت را سزاوار نیست اگر از آتش پرستی تاب
شود باز آتش و در رخ رمانی یا پیدا ایشان جواب دادند که اگر تاب شدن از آتش پرستی
موجب رمانی از آتش است پس اول تو درین آتش در آ اگر آتش در تو اثر نخواهد کرد و ما را
شوم خواب چون این سخن شنیدند خندیدند و میگویند که در و گمانه نماز و انمود و طفل نیست آری اگر طفل
یکه از آن آتش پرستان بود و تحقیقی بگرفت در آتش و آمد و نام و ساعت در آتش ماند
و آتش هیچ در جامه های خواب و آن طفل خود و سال اثر نکرد و بیلاست بیرون آمد و آتش
پرستان چون این کرامت کبری و خوارق عظمی ندیدند زبان بکلمه تصدیق اسلام گشادند
و از تریدان خواب شدند و حضرت خواب بر خیل ایشان را عبد الله و آن طفل خود را که را
ابراہیم نام نهاد و بعد از حج اعلی را نیز **لقاست** که وقتی خواب را از شنیدن سماع سلطان
وقت منع کرد بلکه بقید الان هم حکم نداشت فرمود که هر توالی که بخدمت شایخ رفته سماع کن و هیچ
باشد خواب سلطان فرمود که سماع چیزی است که سنت پیران ماست کسی طاقت آن نیست

که ما را از بیکار بازدارد و سلطان گفت که اول در ایامت حرمت سماع با علما جواب میدهند
از ان اختیار باقی است پس از علمای ظاهر و مجلس عالی بر پا کرد و خود سلطان وقت هم
در آنجا حاضر گردید و خواجهم در آن مجلس دلق افروختن بزرگ علما نوشتند و با سماع
و بنجاب خواجهم سخن گویند خود را لایعلم محض بنده نشاندند آنچه از علوم که می بینند تمام و کمال
از لوح سینۀ ایشان فراموش شد بعد که حرفت می هم از یاد ایشان بخوشی گشت سلطان بنده
برای گفتگو با ایشان تحریر یک میکرد ایشان او گفت و کلام و قال سوال لال بودند آخر چتر
این چاره نداشتند که معترف بقا حیرت خود شده زبان تنصیر و الحاح کشاید و عرفی در آن
شدند که اندوخته تمام عمر را درین یکدم پراورفتند که کریم این کریم بنده آنچه که از آنکه اند
بما والین رسید و خواجهم نظر عنایت بحال ایشان کرد فی الحال علوم کم شده خود را باز یافتند بلکه
ابواب علوم باطنی هم بر ایشان گشودند و بدو نوع انجان جمیع علمای مرید و دانشمند سلطان
نیز اذکرده خود و پیشانیان شد و سزده تها نمود و با عذر از در اکران خدمت نمود و باز گاهی سماع
انتخاب نشد خواجهم حسین الدین حسن بخیری قدس سره بنفر یاد کرد و روزی هم کتاب
پیر شصتمیه خود بر کنار دریا رسیدم اتفاقا کشتی حاضری نمود خواجهم بن فرمود که بشتم خود
بنده کن بدو خطه فرمود که باز کن چون باز کردم خود را در انتخاب آب از روی دریا پستاده
دیدم معلوم نشد که گذر را از دریا بچه طور شد و نیز از خواجهم مدوح تفکست که کشفی
بخدمت خواجهم عثمان حاضر آمده عرض کرد که از چند مدت فرزند من فقو الحسنت خبر ندارم
که کجاست و در بنیاب تو به فرماید با سماع انیمنی خواجهم سر در مراقبه فرو برد و بدو خطه فرمود
بر و پست در خانه تو آمده باشد چون آن شخص در خانه رسید پس او جو یافت فی الحال
پسر خود را بخیرت خواجهم آورد و شکرانه ادا نمود حاضرین زان پس دریافت حال کرد و عرض کرد
که در جزیره از جزایر در بند دیوان بودم امروز بهین وقت نیرنگی که صورت او بچینه صورت
حضرت خواجهم بود در آنجا تشریف آورد و فرمود که بر فیرو پای بر کاس نه دهنم بنده کن بچنان کنم
چون چشم بکشادم خود را بر در خانه خود یافتم تفکست که در روز بوقت نصف شب بختاد کس از
مردمان جهان در یک مجلس بودند از اتفاقات تذکره که است خواجهم عثمان در میان آمد پس همه

گفتند که ما همین وقت نزد خواجه عثمان میرسیم و خواجه را بکرامتی بیازمائیم اگر قیام خواهد یا طاهر گردد
 مردی شویم پس هر یک از ایشان در دل خود را از جنس طعام علوی و عارضه که در آنوقت اعیان است
 دستیاب نکرد و تصور قائم کرده حاضر فیض حضرت شدند خواجه ایشان را بهر بار و فرمود و الله
 بندگان حق ایشان را علی قدر کفایت و ایثار از او برگزیدند و بنشانند بسم الله الرحمن الرحیم خواندند و شکر
 خود بسوی آسمان کردند فی الحال یک عنوان طعام هر قضا و قسم در آن موجود بود و از ضیافت فرشته
 پس هر یک را جدا جدا حسب خواست ایشان تقسیم کردند آن هر قضا و جهان چون این کرامت آن اهل
 کمال و دینداران جان متقد شده میرشدند و یکمالات ظاهری باطنی رسیدند و حق میباید
 که خواجه عثمان را در بی چهار خلفا نامدار دشت اول خواجه بن الحق الدین بن سحر و دوم خواجه
 نجم الدین صغری و سوم شیخ حسدی لنگوی چهارم خواجه محمد ترک قدس الله سره و پنجم ابو العزیز و ششم
 خواجه عثمان بنجم اشتهال ششصد و هفتصد و هجری است نو و یک سال عمر دشت اول و شصت
 رفت از دنیا و در خلافت بنجامین عثمان معتددا و ایام سال سلطنت حضرت علی بن ابی طالب و کشته شد از اصفیا
 خواجه خواجه کمال بن الحق و شیخ الدین حسن سحر و علم الاجمیر
 قدس سره از مصلحت اولیاد که به شایخ پشت است بکرامت ریاضت معروف کمال
 اوصاف ولایت موصوف بود شانی عظیم و رتبه عالی و دشت و از ساعات صبح نسبت خرقه
 فقر و ارادت از خواجه عثمان را درونی پوشید و در شایخ بندستان امام الطریق است بقدم
 میشت لزوم وی نور اسلام در بندستان شایع شد و ازین بسبب خطاب بند البنی
 مخاطب گشت حضرت خواجه بلام ناز عشا بود و فخر او کردی چنانچه تا هفتاد سال و نه
 او جز متوفی نشد بر سر که نظر توجیه کردی بخدا رسانیدی و بدین هفت روز پنج شش سال
 نان خشک که بابت کرده بود و در دوزخ فطار کردی و هاله و دمای تجیه در پوشید و چون
 پاره شدی لایمی گشته پاک خود بر آن پیوندد کردی اهل شمس از قصبه سحر نشان بود و ب
 پاک وی بدر داز و پشت بامیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه رسید بن طریق
 که حضرت خواجه میر الحق الدین بن غیاث الدین بن سید کمال الدین بن سید احمد بن
 بن سید طاهر بن سید عبد العزیز بن سید ابراهیم بن امام علی قضا بن موسی کاظم بن امام جعفر

در اینجا بنام خواجه عثمان
 بنجم اشتهال ششصد و هجری است

حاجت

بن محمد باقر بن امام علی بن ابراہیم بن سید الکونین امام حسین بن علی المرتضیٰ صلوات
 اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و سید غیاث الدین والد بزرگواروی و عراقی و وفات یافتہ بمانجا
 آسوده است والدہ ماجدہ فاضلہ الملکہ نام داشت مولد شریفی بلده همدان است و
 نشو و نما در خراسان یافت چون عمر شریفش بیازده سالگی رسید پدر بزرگوارش فوت شد
 و چون ماکان ترک سید غیاث الدین بن سید لودند هر سه رشتہ پدری بام تقسیم کردند که قطعه
 باغ بورشہ خواہ رسید روزی در آن باغ تشریف سید داشت کہ مجاہد بنی ابراهیم قاضی نام
 در آنجا گذر افتاد و خواہ تہنیلیمش برخواست و دستش بوسید و زیر درختی بنشاند و خوشه انگور
 پیشکش کرد و مجاہد ببا نگر رغبت نکرد و شد کہ کنجاہ از فضل برآورده در دامن خود نهاد و بنیاد
 خنایده بر آورد و بدست خود در دامن خواہ نهاد و مجاہد خود در دامن کنجاہ انوار الہی در دل خواہ
 جلوہ گر شد و خاطر فیض شراز سبابت یا سر شد فی الحال باغ و بستان را بفیضت مستحقان
 رسانید و بطالب خدا مسافر گشت اول سیر قصد رسید در آنجا بحدیث قرآن اعلیٰ علم غلامی را یافت
 و بعد از تفصیل حصول تفصیل علم غلام توبہ بسوی عراق نمود گرانہ بود و قصد کرد کہ در
 توحی بنیسا پور است رسیدہ بخدمت خواہ عثمان مارونی کہ از کبار شیخان وقت بود و در پیشہ
 و سالہا سال بخدمت آنحضرت حاضر ماندہ خدمات شایستہ بجا آورد و کار باطن تکمیل رسانید
 و خرقہ خلافت یافت بعد از آن روانہ بنجا شد و در انشای راہ بقصد سنان بخدمت نمود
 نجم الدین کبری فائز شد و از آنجا برکہ جوہی کہ بعد طوفان کشتی نوح علیہ السلام بر آن کہہ
 قائم شد بہ دور رفت و در آنجا مشرف بشرف خدمت حضرت غوث الاعلیٰ بن عبد القادر
 جیلانی قدس اللہ با سرارہ السامی شد و ہر کاب بجناب بیلان را از جیلان مینداورد رسیدہ
 و چند لایفیف صحبت آنحضرت متفیض ماند و نیز در فدا و بشرف و محبت شیخ نسیا الدین سیر و سیر
 شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی مشرف گشت و فیما بین خواہ و شیخ الشیوخ صحبت
 اوردا بیلابو قوع آمد من بعد بخدمت با عظمت محبوب سبحانی خواہ احمد الدین کرمانی
 حاضر شد و خرقہ خلافت یافت پس از آن بہمدان آمد و استفادہ فیض باطن از مقبول بزرگوار
 خواہ یوسف ہمدانی نمود و از آنجا متوجہ تیریز شد و مشرف بشرف زیارت حضرت ابو سعید تہریری

که پیر طریقت شیخ جلال الدین تبریزی بودند فائده محبت مای بر رشت از آنجا رفتن از آن
 اصفهان شده چند می توفیق محبت محبوب حقایق شیخ محمود اصفهانی که قلبی قوت بودند
 من بعد بسند تشریف برد و خواجہ ابوسعید حسینی را دریافت و نیز در آستر آباد رسید مشرف
 بشرف محبت خواجہ ناصر الدین آستر آبادی که شیخ عظیم القدر و کمال الولايت از اولاد شیخ بایزید
 بطنی بود که در آن وقت دی یکصد و بیست و هفت سال عمر داشت و فخر مجتبی و شیخ
 ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابوالحسن فرقانی یکدیگر و ندین بعد در عزمین آمد و چند ایام بمجلس نشین
 شیخ عبد الواحد غزنوی که پیر شیخ نظام الدین ابوالوید محبت داشت و سکا ازین حضرت
 علاید رجعت از دیگرسد اما در لیا رائه و شاخ عالیجا فیض باطنی یافت از جناب بانی امر
 بسنت هندوستان گشت و خواجہ فرید الدین گنج شکر جو دهنی قدر الله است و نیز
 سیر باید که چون حضرت عیسیٰ الحق و الدین را اصفهان تشریف برد و خواجہ محمود اصفهانی را در آستر
 و آن زمان قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار راوشی نیز در آنجا رسید و اراده دوسه
 آن بود که دست بهیت بدست خواجہ محمود اصفهانی و پدر مگر چون خواجہ حسین الدین ادیب
 مایل و گردید و هر یک گشت و از آنجا با اتفاق همیگر در سهرات رسیدند و در آنجا هاکمی بود محمد
 یادگار نام که مذہب شیعه امامیه داشت و دست اصحاب جناب رسالت مآب میگرد و خواجه
 در ملک محکوم وی بر یکبار او را و خود را بنام ابوبکر با عثمان یا عمر ضوان الله تعالی منعم
 بسوم میگرد و فی الحال قتل میگرد و مذہب خواجہ در آنجا رسیده در مانع خاص محمد یادگار خود را
 نزول بآن وقت تمام کرد و روزی محمد یادگار از سهرات سیر گذار در آن باغ آمده بود چون بر مجلس
 رسید خواجہ را بطلب نمود و دید غصه ای که شد و خواست که آزاری دهد و درین اثنا نظر فیض اثر
 خواجہ بر وی افتاد و فی الفور از یاد او تمام و بیوش گشت خواجہ چون او را بدین حال دید آتش
 بر رویش پیشانند تا بهوش آمد و با وقت از عقیده مذہب شیعه تائب گردید و بانان
 دارالکین خود مرید خواجہ شد و تمامی احوال و عزاین خویش پیشکش آنجناب نمود خواجہ فرمود
 که این مال از آن تست بلکه ملک ایشان است که از ایشان تقلم و تقدی گرفته پس
 با کسان مال چایس کنی و بچنان کرد و غلامان و کنیزگان خود را آزاد گردانید و در چند

ایام تکبیس رسیده فرقه خلافت یافت و خلافت ظاهری و باطنی ملک هرات مامور
گردیدند بعد حضرت فواید از هرات توجع گشت و چند روز در شیخ احمد خضریه اقامت
ورزید و در آنجا خیار الدین نامی عجمی بود و نهایت مضر و روزی علمت بمهره و افرات
و از منکران درویشان بود و در آن حضرت فواید در میان امن کوه رسیده گانگ
به تیر خود شکار کرد و آتش افروخته در تیری بخش کباب شد حکیم خیار الدین نیز اتفاق
در آنجا رسید و نزد فواید نشست فواید باریکه کباب را که با خود ساخته حکیم هم از آن داشت
بهم خوردن حکیم بر زمین بیفتاد و بهوش شد چون بهوش شد تقدیر افلاک شد و هرگز
و گویا حکمت را در دریای اندخت و از کالان قتل گردید و بعد حضرت فواید از آن
بفرزین آمد و بعد حصول صحبت محسن الحارثین که ذکر آن سابق مذکور شد و فواید را بهر
و تاده ماه بر فراز ابرو از احمد دم علی علوی جویری لاهوری قدس سره متکلف نماند و بعد
فواید باطنی از لاهور روانه دکن گشت و چندی در دکن قیام پذیرد و باریکه نیم ماه محرم
سال پانصد و شصت یک و نون افراست و از آنجا به گشت و در آنجا اول محرم که بفرست
ارادت آنحضرت شرف شد میر سید حسین جنگ و بار بود که اول از آن نایبشید و داشت
و بعد از آن نائب شده میر گشت و بمراتب اعلی رسید و بعد از آن از هرات کباب گشت
آن محبوب که دگر حاضر شده مشرف بشرف اعلام و ارادت آنحضرت شد و باریکه یک روز از آنجا
در سندهستان بطیف این خاندان علایان شرف گشت اعلام و در آنجا در شرف جویت
حضرت فواید حاضر شده به چشم شکبار و دیده خونبار عرض کرد که عالم نظام الهی را می بینم و دنیا
بقتل رسانیده است از درگاه عالی پناه شما امید دارم خواه چون این شایسته از آنجا
خود روان گردید و بر بالین مقتول رسیده مقتول را بطن ساخت و فرمود که کسی جوان
اگر حاکم ظالم ترا حق گشته است بکلمه آتی زندان تو مقتول شد و جوانان خود را بکشتند
فدا گشته اند این خواجه الحق و الدین را چه چیز بر سر نهاده اند و در آنجا که این
چیز در آنجا می گشتند تمام فرمود و چون به شدت آنرا به این فرستادند آن را با
شدت حضرت حاضر شده عرض کردند که این مقام مقام شرف آنرا چه است مجلس شما

در اینجا خواهد بود و فرمود که از اینجا برنج نیزیم شتران شما نشسته باشند پس از آنجا روانه شد
 بر لب جوف آنجا که گنجینه های بسیار در آنجا قفس ساخته بودند مقام فرمود چون شب گذشت
 علی الصلیح ساربانان هر چند میخواستند که شتران بر خیزند برخواستند گویا سینه های
 ایشان از زمین وصل شده بودند آخر ساربانان نیست که ظهور این امر از بدو جدا بماند
 که شب در آنجا بماندیم و بخدمت خواهد رفتم نیازمند یکا گردن فرمود بروید که حکم بر خاستن
 و نشسته ان شوا از شب باقی نماندند و است ساربانان چون رگله شتران رفت دیدند که
 شتران از شتر تپا شده اند چون ای غیور و شتر شتر شدند اسامان اسلام با هم قباله نمودند
 راه جدید رفتند و فرس کردند که این شخص بگماند که در پیشش خانه های ماسکوت میدارد و
 مانند آنجا نیست که مذکور و غیره بسیار است بر اقلع او حکم صادر کرد و راه کسان خود را
 مامور کرد و داد که آن غیور را از لبت الا بیه فرستاده کرده از ملک من بدر سازید چون کار
 راه با جماع کثیر تر خواهد ماند آوردند به شتران شدند که خواهد راه بخوابید خواهد رفت
 از خاک بر پشت و آیت الکاسی بر آنجا آمدند و شتران نشسته بودند از آنجا که
 بر سر هر کس که پیشا جسم وی خشک گردید و از حسن حرکت باز ماند و با باغهای مقدس شدند
 و در افراشته اند و در یکبار از بنوه ان هم که از طرف راه اجیر میخواستند شتران را
 سنان الا بیه مامور بود و ندانید که گویا در این راه کثیر بسیار مانده و خواب حضرت خواهد
 متوجه شدند چون نزدیک رسیدند فی الحال از ره در اندام ایشان قمار و رام در جست که
 سر دین ایشان بود و بخدمت حاضر آمد و زبان تصدیق کلمه اسلام بگشاد و چون رام در بولم
 آن عالمه تمام شد و چون نگ از هر جا جمع آورده بسو معاندان انداخت و هجوم ایان را پیشا
 کرد و خواهد چون این خدمت نمایان از رام دید و دید قدحی پر آب از دست مبارک لوی عطا کرد
 فرمود که نوش عجز و خورون آب بکنه دل می صاف شد و از صدق راودت سرگشت خواهد
 او را شادی و لونا م نهاد و بکسب رسانید و شادی بود در یک بیتی فرستاده است و بوقوع
 این که است سکنای همی و نیست که این جادو گری قوی است بقابل این جادو گری عظیم می باشد
 پس جادو جادو پال جادو که در فرج جادو گری و تمام سنجستان ثانی خود در خدمت نزد

برای انجام این مهم طلب کرد چنانچه جیپال با یکدیگر رو بایند چپایه خود که هر احدى از ایشان
در کمال جادو و جیپال ثانی بود در اجیر نزد راجه تمیز آمد و بمقتضا به حضرت خواجیه سوار شد و
با جماع کثیر در سر دکان پیران پیر رسید چون خواجیه از آمدن جوگی آگاهی یافت بر همت
و بعد و ضحوة تازه بجوالی فرودگاه اصحاب خود بمقتضای مبارک بر زمین چلی کشید فرمود
که انشاء الله تعالی اهدای از سعادندان اندرون این خطه و ضلعی نخواهد یافت چنانچه میماند
چون نزدیکی آن خط رسیدند و فضل از ایشان پاندره دانه نهادند حکم الهی بر دقتها
تا چارپایان رسیده بر لب حوض آن ساساگر مقام کردند و طلب ایشان ازین حرکت آن بود
که همراهمان خواجیه را از حوض آب گرفتن نهند چنانچه آب را بند کردند حضرت خواجیه بشاگرد
دیو نو مسلم ارشاد کرد که بطوریکه توانی قدحی از آب حوض بگیر چنانچه او قدح آب را حوض
بیاد و بجزر گرفتند آب در میان حوض یک قدح هم نماند چنانچه گاهی آب را آن حوض
و مردمان خواجیه قدر که از آن قدح آب خرج میکردند آب کم نمیشد آخر بسبب مقدورگی آب
از حوض میماندند نهایت تنگ شدند و بسیار از ایشان بجزای تنگی بر زمین جیپال
چون زحال بدید گناره دانه بایسار داد از داو که مخلوق خدا از غذا تنگی بیند
و شاخه و افقیر گوید و فقیر حیم و کریم بیانش مقتضای در یادی است که آب به نیکان
بدهد خواجیه چون این عرض جیپال شنید بشادی دیو ارشاد کرد که قدح آب که از آلاب
آورده باز در آنجا بینداز چون انداخت آب از زمین بچوشت و آلاب لبالب شد بعد از آن
جادوگران جادوگری آنها کردند و کار بجائی رسید که از جانب کوه هزاران هزار باره خواجیه
بجانب دانه میدویدند لیکن چون بار بر سر دانه میرسد دانه بر خط دانه نماده میمانند
چون جیپال ازین جادو و فرمودند آتش از آسمان بیاید و چندان بارش باران آتش عمل آید
که آسمان کلان از آتشی سوزان در پیشه فرام آید و هزاران دکان آتش سوخته خاکستند
لیکن یک فکریم از آن آتش سوزان اندرون دانه آتشی بختاب نرسید هرگاه که جادوگران از نیکی
هم فراغت یافتند و کار برانداختند آخر کار جیپال پست آمو که بر سر خود داشت در هوا پلکید
خود بر جسته براد سوار شد و بجانب آسمان پرواز کرد و از نظر مردمان غایب گشت و چون جیپال را

بدین حال فرید بخانبکش ایست خود نگاه کرد و فرمود که بروید و هیپال را به بدترین حال
 حاضر کنید پس هر دو کفش در هوا پدیدند و هیپال را بدین حال پربال که متواتر
 ضربا به پایش بر سرش میزدند بر زمین رو برده خواب آورده و هیپال خود را
 چون بدین حال دید بگریست و سر در قدم آنجناب آورد و کلمه تصدیق اسلام
 بر زبان راند و هر یک گشت واقفان نمود که میخواهم که تاقیاست زنده باشم
 و شرف خواب در حق دی رعاکرد و فرمود که عمرت نمی یافتی مگر از چشم مردمان بپوشید
 خوابی اند چنانچه پنهان بوقوع آمد و مشهور است که هیپال تا حال در کوه انیس
 مخفی است و شب بزرگوارت روضه عالی خوابی آید و قصه چون راجه جمیل
 هیپال هم بدین حال دیده مانده شادی دیدار دی هم ناسید شد و بنظر فعال از انجا
 برگشته و اهل شهر گردید و دوستان از محبت خواب باز داشت بودند چندی خواب بیکان بود و بان
 خویش اندرون شهر بخون فرموده و در شهر تشریف آورده و بجای که الحال و غرضه خواب
 واقع است قیام فرمود و در خواب راجه جمیل شفقانه بکار برده باسلام و بپوشید
 اسلام در دلش کارگزار شد خواب از اسلام ناسید شده فرمود و کلمه تصدیق که می آید
 سیاه بآب که تر سرگرفته توان کرد و فرمود که ترا از دست لشکر اسلام بکش و سیاه
 انشا الله تعالی چنانچه پنهان بنظر آید که بدست قلیل لشکر سلطان شهاب الدین که سلطان
 منوالدین شام مشهور است در بنده آمد و راجه جمیل قتل رسید و رای پنهان زنده گرفتار شد
 رای پنهان را غافل نمایی و بی بود و راجه جمیل در تخت حکومت او بنواح جمیع حکمرانی میکرد
 و مشهور است که چون آمد لشکر اسلام به هندوستان شد رای پنهان پنهان را نیز در
 بود و رای نوکران رای پنهان را که از فریدان آنحضرت بود بسی
 از اسباب برنجانید و آن سلطان در نیاب استخافه بنظر آنحضرت کرد و خواب
 و رای پنهان را گفته فرستاد رای پنهان را که گفته خواب عمل نکرد از این سبب که حق آنرا
 خواب از دی ناخوش شد و فرمود که رای پنهان را از دست لشکر اسلام زنده گرفتار کنایه
 پس پنهان بنظر رسید که سلطان قلیب الدین که سیاه را در دست داشت

در آن پشور از نده گرفتار گردید و قلم است که روزی حضرت خواجہ در راه میگذشت
 و شیخ علی نامی مریدی هم پای کباب بجانب بود و شخصی در رسید و شیخ علی را گفت از سرانکه
 چند در هم قرض و بزمه شیخ علی بودند از وقیع و حال خواجہ بلاست تمام بقدر خواجہ محتاج شد
 و فرمود که خیر روز دیگر بملت او در تم تو او انخوا که اگر آنکس فرموده خواجہ هم قبول نکرد گشتا
 جواب داد که اگر شفا شفاعت میکنید از من خود و فرزند او او اکسید از این سخن خواجہ بفرست
 در راهی که بردوش برده پوش انتخاب بود بر زمین بگسترده فی الحال بکراسه بخت
 پیر از درم و دنیا بشت نیست با شخص فرمود که آنچه حق است از من بگیر و زیاده طلبی کن
 آن شخص دست دراز کرد و فرمود که زیاده از حق خود بگیر فی الحال دست می خشک شده
 فریاد برآورد که یا حضرت تو بر کردم و سیر در پای آن حضرت آورد و خواجہ دست مبارک خود بر دست
 از دست رفته دمی بگیرد انید فی الحال دستش از آن دست شفا شفا یافت و بیست و بیست و بیست
 که حضرت خواجہ را در اطمینان با همه عقیقه بودند اول دفتر سید محمد الدین هم سید حسین بن علی
 درس شریعت است که والد بزرگوارش حکیم باطنی امام جعفر صادق رضی الله عنه که در العالم را
 شده بود و شکل و دفتر خود بفرست خواجہ کرد و نام نامی آن عقیقه بی بی عصمت بود و در راه
 که سیر از بطن عصمت آن عقیقه بوجود آمدند یکی خواجہ ابوسعید دوم خواجہ فخر الدین سوم خواجہ
 حسام الدین قدس الله سرهم العزیز و آمانا که میگفتند که حضرت خواجہ لاله بود و هر گاه این سخن
 لایق عقبا و فرست چه که شیخ فرید بن سید سلطان التارکین شیخ محمد الدین صوفی ناگویی
 زبانی جد بزرگوار خود نقل کرده است که روزی حضرت خواجہ بزرگوار معین الدین بنده و صاحب
 شده فرمود که ای حمید الدین پیش ازین که قوی در دوزان بودم و اولاد هم بود و هر چه که
 ربا و عورت میخواهم بلا کلفت و بلا دماوند امیر سید هالا که میر شدم و فرزندان هم بوجود آمدند
 مقصود بدماوند اصاب شد و بنده عرض کرد که یا حضرت روشن است که تا وقتیکه عیسی
 علیه السلام از بطن مادر خود بی بی مریم متولد نشده بود و ده زیستان در تابستان میوه پخت
 در زمستان بطلب خواش با ایشان میر سید چون عیسی علیه السلام متولد شد بی بی
 مریم انتظار رزق میکشید فرمان شد که شاخهای نخل خرم را بچنان تاختهای تازه بر تو بریزند

چون جنبانید خراسه تر یافت پس در وقت سابق و حال انقدر تفاوت است حضرت
 خواب او بشنید و بنایت پسندید و میگفت که عمر خوابه ابو سعید فرزند نجاب به نجابگی
 رسیده بود و دو فرزند داشت خوابه فخر الدین فرزند ثانی آنحضرت بسیار زرگار صحبت بود
 و بعد آنحال خوابه بیست سال ندره ماند و هفتاد سال عمر داشت و پیران پنج فرزند ساختند و چون
 آواره بود و در قصبه میرزا که از اجمیر قباصله شانزده کرده است بر خست حق بیعت با نجاب
 در زمان که وید و خوابه جسام الدین لمیر خور و آنحضرت نمکب شد و صحبت ابدال بیست
 و در آن وقت قریب پنج سال عمر داشت و در این هفت فرزند بود و نهمه ایشان اجماع نام این
 و نهمه بسیار صاحب کرامت و خوارق بود و نظام الدین و لیا و بلوی محقق بود و قبرش در
 در قصبه (نامش) بمجا نوبت غریب را جمیع واقع است الحسیه ثانی خوابه دختر یکی از راجه گاهند و در
 آتش بیکار آفتاب نیست که حاکم قاضی شکی که ملک خطای نام داشت بر سر بنود و آنرا
 ساخت آورد و بسیار را از ایشان قتل رسانید و دختر راجه را اسیر کرده آورد و بطورند
 بخود است آنحضرت گذرانید آنجا بل و را قبول فرموده بکلی خود سر فرزند نمود و بازش
 امده اند نهاد و از بطن عفت آن تاج استورات اول دختر متولد شد که بنام بی بی حفا
 جمال موسوم و بنایت عابده و زاهده و پارسا بود و ارادت بخدا داشت و با جد خود داشت
 و آنحضرت او را خرقه خلافت عطا فرمود و دیگر بدایت و یقین استورات ارشاد کرد چنانچه از
 عورات توبه آن تاج استورات بمقام قرب رسیدند و شوهر عالی گوهر آن عقیقه شیخ
 رضی الدین نام داشت چنانچه هزار پیران و از بی بی حفا جماله متصل و نهمه مقدمه حضرت
 خوابه و نسبت است و آن عقیقه و و پس از آنکه هر نیز از بطن عصمت بی بی امده اند بود و
 آمدند لیکن در حالت شیر خواری در گذشتند رحمة الله علیهم رحمة و نهمه و محقق میا که حضرت
 خوابه را خلفاے نامدار سید و بشمار اند که هزار با خلق فدا از آن نیا بر و از دین و دنیا
 حاصل کردند لیکن تبرکات و مینا اسمی گرامی چند خلقت آنجناب را احاطه نمی رسی این که اول
 از خلفاے خلفای آنجناب قطب الاقطاب خوابه قطب الدین نجیب را و شی کاکی است دوم
 خوابه فخر الدین فرزند و بلند حضرت خوابه سیدم شیخ حمید الدین ناگوری صوفی چهارم

شمال الدین آتش بود توغ آمد در دهنه منوره دی در دارالنجیر جمیع است که اول زشت باده
 پدید کرده بود و بدین بعد از سنگ بالاس آن عمارت ساختند و قبر خستین با هم بجانب
 گذشتند بدین مزار مبارکش از نجیب است اول کسی که در مقبره مبارکش عمارت کرد
 خواجہ حسین ناگوری بود بعد از آن سالطین دیگر نیز تعمیر آن کردند و بادشاه صاحب
 قرآن ثانی شهاب الدین محمد غیاث جهان بادشاه غازی نیز در سپاهی رودخانه منوره مسجدی
 از سنگ بر تعمیر کرده است و آن فیض اجابت و عاتق این مان از آن جاست که پدید آمد
 است و در تسمیه شهر جمیع صاحب اخبار الاخیار بدین خط تحریر میفرماید که در ایام سلامت و تندرستی
 راجه راجگان بند بود که تا حدود غرضین مملکت در قبضه اتقار بود و این شهر را در بنام
 خود آلود ساخت و میر می گوید و اما بنی آفتاب بزیان بندیت و در اصل بنام این
 آج میرا آجا میر بود بعد از آن بکثرت آسمان با هم جمیع مشهور گردید مانند لامور که در ابتدا
 بود و پوز نام داشت من بعد بعد از این سلام بکمال و در عالا از چند مدت بلامور و سوم

قطعه تاریخ وفات که از قدیم زبان زو مخلوق است		
خواجه دالامین الدین که از اولاد	گشت و بی دو عالم با تبارک ملک	محو شد ز نور حق چون خورشید
شد از خراج چارم آفتاب ملک	از مولف	سید الدین حسین هر دو عالم
دلش ز روشن زانوار بکلی	تولیدش امام محبتی خوان	و صاحبش نیز اکبر سلسله
ایضا از مولف	سید عالم سید الدین	مقتدر دین شهر هندستان
سال تولیدش بگوید مشیر	باز سرور عارف صوفی بخوان	عمده دین نده دل برالرحی
شده میان تربیان شاه جهان	نیر قطب الکلیین قطب زمین	سال تولیدش بگوید مشیر
خبر دل سال مولد خجانب	گفت قطب الاصفیا میر جهان	هم بدان پیر کرم زب دین
رطبت آن شیرین جنت مکان	کردم دل سال مولدش طاهر	عادت زاهد سید الدین بیان
ایضا از مولف	سید الدین جبار فضل الهی	بوصل ایروی گردید بوصول
عجب تاریخ مولدش جلوه گر شد	ابام حق حسین الدین تهنون	ایضا شد دنیا جو در شب برین
بر شد مستحق حسین الدین	گفت تاریخ مولدش سر	محرم دل ولی حسین الدین

انصهار پیرین بن حسین الدین | سید پاک شاه خلد مکان | اوهل حق این قطب است
 هست قولید آن شهر دوران | سال و شش چو از بر دستم | گفت زاهدی سندان
 خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکلی قدس سرہ از اکابر اولیا
 و اهل اصفا است شانی عظیم در تہ عالی و شہرت و تجاہد عوات بود ہر چہ کہ از زبان
 مبارکش بر آمدی ہمانطور شدی و فرقہ فقر و ارادت از خواجہ حسین الدین حسن بنجرمی پوشید
 و اہل سہ از سادات اوش بود کہ قصیدہ از قصبات مادر النہر است سید حسین است و نسب
 شریف دی بچند واسطہ بحضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ میرسد بنظر حق کہ خواجہ
 قطب الدین بختیار اوشی بن سید کمال الدین بن سید موسی بن سید احمد اوشی بن سید کمال الدین
 بن سید محمد بن سید احمد بن سید احق است بن سید احسن بن سید معز بن سید احمد حسینی
 بن سید رضی الدین بن سید حسام الدین بن سید رشید الدین بن امام جعفر صادق رضی اللہ
 تعالیٰ است کہ چون عمر خواجہ قطب الدین بیک و نیم سال رسید پدر بزرگوارش وفات یافت
 و فالہ اش کہ عقیقہ روزگار بود خواجہ را بسایہ عاطفت پدر پرورش کرد چون بیخ سالگی
 رسید ہمسایہ صالحہ خواجہ را حوالہ اش نمود و قدری شیرینی ہمراہ کرد و گفت کہ سیرم را بہم تعلیم
 علم حوالہ معلمی کن کہ بلوغم ظاہری و باطنی تسلیم باشد ہمسایہ خواجہ را ہمراہ گرفتہ روانہ شد
 در راہ اورا با پیری رشوق شہید سے اتفاق ملاقات افتاد پرسید کہ این طفل الکیا میبزی گفت
 بکاتب میبزم گفت بہن حوالہ کن کہ اورا پیش معلمی بریم کہ این را کمالات علوم رساند پس آن
 پیر خواجہ را نزد شیخ ابو حفص اوشی قدس سرہ برد و فرمود کہ حکم احکم الحاکمین جناب است
 کہ در ترتیب تکمیل این پسر می مو نورہ بکاربری شیخ ابو حفص دست قبول بر سر نهاد
 و آن پیر زہمت کرد و خواجہ متوجہ شد و فرمود کہ ای طفل عجیب بختیارستی کہ خضر علیہ السلام
 ترا بہن حوالہ کرد و حکم خدا بر سر تکمیل تو رسانید پس خواجہ در چار روز بحفظ قرآن پرداخت
 و در اندک ایام کمالات علوم رسید چون بلوغ رسید تبارش علم باطنی قائم برداشت
 و بخدمت خواجہ حسین الدین حسن بنجرمی رسیدہ دست ارادت با امان بخدمت زد و در عمر
 سفندہ سالگی فرقہ خلافت یافت و سبب الارشاد پیر رشوق شہید لطفیت بنی او شدہ و در بی

رسید و بهدایت خلق مشغول شد قطاست که حضرت خواجہ قطب الاقطاب از غایت
 مشغولی ترک خواب کرده بود و بنیاد کجای بر لب خواب داشت دست تکراری و بی خبر و زود
 اظهار نمودی چون خلق محمدی داشت در دلداری خلق از حد کوشیدری و قطاست
 که خواجہ را پسری بود شیخ محمد نام بمهریفت سالکی فوت شد والدہ اش حزن و غم
 آغاز نمود بدان آواز خواجہ از مشغولی سر بر آورد و گفت که این آواز جانگداز
 چیست گفتند که شیخ محمد فرزند دلبند شما بر حمت حق میوست والدہ اش گریه گینه
 گفت اما الله دانایه چون اگر مرا از بیاری وی خبر بودی البته صحت می زنی بخیر
 لیکن چون همچنین شدی بود از بیاریش مطلع نگشته قطاست که وقتی که خواجہ محمد
 والدین از خراسان وارد هندوستان شد خواجہ قطب الدین بختیار شیخ جلال الدین
 تبریزی با اتفاق به دیگر باشتیاق ملاقات شیخ بهادالدین کریمانی در بستان شهر هند
 بردند و در آنجا هر سه فرزند را در یک مجلس شریف می نشستند که قباچه حکم مسمان بخیریت حاضر
 آمده عرض کرد که لشکر کفار من بر کسوف مسمان آمده اند و لشکر پیشمار دارند و مراقات
 مقابلہ و مجادله ایشان نیست بر آن خدا داد فرمایند اتفاقا خواجہ قطب الدین را وقت
 تیرہ بدست خود داشت حواله حاکم مسمان کرد و فرمود که این تیرہ وقت شب لشکر دشمن
 بنشیند از فارغ بنشین قباچه بچنان لعل آورد و در لشکر دشمن تنفسی نماند که زخم تیر یا زهر سینه
 باشد و همه کفار را رو بفرار نهادند قطاست چون حضرت قطب الاقطاب از مسمان
 بدلی رفت بخدمت پیر شریف خیر نویش طلب جارت حاضری خود عرض شد ای بابی نوشت
 جواب آمد که کار ولایت تعلیم دلی تعلق شماست بهما بجا سکونت باید کرد و بعد چند روز
 انشاء الله شما را خود در دلی خواهم رسید پس خواجہ اول بجا نماند بگری سکونت در دلی بجا
 صاحب شد و خواجہ حمید الدین ناگوری بجا نماند اش قیام کرد و پسر از طالبان حق بنیت
 آنحضرت حاضر آمده دست ارادت بدان بجا نماند و حضرت خواجہ نذر و توخ بچکی قیل
 فرمودی تو حاصل سکون مبارک بقالی بود بعد صاحب و زهره از وی قرض گرفته بخری نشان
 خود آوردی روزی بجا مبارک قرار داد که آئینده قرض هم از کسی نباید گرفت مبارک آورد

توکل خللے واقع شود از آنرو که یک کاک گرم کلان از زیر سیاه و خواجه پیدایشک خیا نچیمان
یک کاک بوی و متعافان می کفایت کردی چون از اقبال قرض گرفتن موقوف شد اقبال
نظن نمینی و نگیر حال شد که شاید حضرت خواجه از وی رنجیده است زن خور را بنجانه خواجه
فرستاد تا باعث رنجیدگی معام کند پس از کنیز کی حال ظاهر آمدن کاک در خرج معاش خواجه
از آن کاک لیج دی رسید و از آن روز خواجه بطلب قطب الدین بختیار کاک می مخاطب شد
تقاضاست که روزی حضرت خواجه بر کنار حوض شمس نشسته بود که شحمی از صحاب را خواست
عطای کاک گرم نمود یا سماع آنمندی خواهد دست در آب حوض انداخت و از آب حوض
کاک گرم بیرون آورده و الاله نمود و شیر و قتی سلطان مسال الدین بادشاه دهلکی مرید
ارادت آنحضرت بود التماس حصول طعام غیب کرده خواجه فی الحال آستین مبارک خواجه
و چند کاک سگ گرم از آستین بختی شند تقاضاست که روزی مجلس سماع در خانه خواجه رسید
ناگورس بود چون سماع موقوف شد خادم بخدمت عرض کرد که بعد سماع طعام لازم است بنجانه خواجه
حمید الدین طعام موجود نیست در نیاب چه ارشاد فرمود که همانرا بگو تا صفا کشت بنشیند چون
نشستند خواجه برخاست و پیش هر کس که آستین می افشاند و کاک گرم دهک آتاز به پیش
تا به اهل محفل میر نمودند و بعد از فراغت طعام اهل مجلس از خواجه التماس شربت کردند و فرمود شخصی
که نان بشمار ساند شربت هم عطا خواهد کرد و درین اثنا شحمی بیکانه حاضر آمد و دو نیم انار شکری
بشکیش کرد فرمود که ازین شکری کوزه شربت تیار کنند چون تیار شد از دست مبارک خویش
بمخاضین مجلس تقسیم فرمود و بعد تقسیم چون دیدند شربت بهمان قدر که در کوزه بود موجود بود
که وقتی در دهلی محله عظیم افتاد و دانه ناس گندم چون دانه مراد یکبار شدند و در آن کاک
شانزده سید الدین چندین مید گندم برآنجمن کاک را برد و کان کاک نری آوردند چون
کاک نیران کاک را در تنور کردند تا اتفاقات بکار دیگر مشغول گشت و کاک را سر پاب و خند
بیاد کان شانزده از سوختن کاک با نصف مدند و دستار در گردن کاک پرازند ختمه هر دو
بازویش بر پشت بستند و فوهند که پیش شانزده برند و آنوقت از اتفاقات خواجه را هم بدست
گذرانند و بر حال از کاک پر زخم آورده و بیک کان شانزده ارشاد کرد که دست ظلم ازین بچای

بدارید بهرین وقت کاکای شاه دست نشینان از اجتماع شخصی پیاوگان بشمار کردند و گفتند که این مرد
 دیوانه است که کاکا سوخته را در دست میکند و فرمود که شمارا با این معنی بچهار شمار کاکای دست نشینان
 از مالگیرید که کاکا سوخته را باز در تنور انداخت و در میان تنورین کرد و بعد ساعتی چون برزید
 دیدند که کاکا سوخته و سپید چنانکه بایسته برآمده اند چون این خبر بشانرا ده رسید بخت
 خواهد حاضر آمد و مرید گردید و کیمالات ولایت رسید و گفت که وقتی قاضی صادق قاضی
 عاقل از علم است و بی وجود و هنوز منصب قضا بایشان قرار نیافته بود و فرض سلطان سنانند
 که شیخ قطب الدین ختیار شریف حیدر الدین ناگوری بچنان رواج سماع در ملی جاری کرده اند
 که غریب به سنان است و بی صاحب سماع سواد اگر اجازت شاه باشد بقرض حالین هر دو شیخ
 شویم بادشاه گفت که در بار با عترت اخراجت اجازت هست لیکن میدانم که شمارا در میان
 سماع ندانم شیخ عاقل خواهد شد پس قاضی صادق و قاضی عاقل در روزی بخانه حیدر الدین
 آمدند دیدند که حیدر الدین در حالت و عهد و خواست طلبه لایق است بسته استاده و مجلس سماع گم
 است چون حضرت خواجده آنوقت به شیشه و سالن آثار ریش مبارک هم بخوبی نشاند و هر دو
 قاضی خواجده بنی طلب شده گفتند که در زمان سماع هر دو از انشا که در تالارین زمان حاضر آیند
 تا وقتیکه ریش مبارک خواهد فی الحال بسم الله الرحمن الرحیم خوانده هر دو دست بپشت خود بردند
 مبارک آورد و با آنوقت ریش مبارک را برداشت و فرمود که ما هر دو ایم بلکه در هر دو قاضی بطلبه این است
 منفعل شده باز گفتند باز نزد بادشاه رسیده عرض بزدند که اگر بادشاه بایران احکام
 شرع یعنی قاضی مقرر کند هر دو حضرت را در دیوان قضا طلب کرده و در سماع بایشان
 بساخته کنیم و بدلیل شرعی ایشانرا از نیکار باز داریم بادشاه با آنوقت ملا صدق حیدر
 قضا و عماد الدین حیدر جوانی مامور کرد چون ایشان این بزرگوار و عهده مطابق بی خود شدند
 بحضورین گفته فرستاد که فردا شما هر دو حضرت را بپشت در کار شد عی سلسله سماع در دیوانگاه
 قضا حاضر شوند حضرت قطب الدین طلبه بجا جواب فرمود که فردا روز محرم است اینده نخواهد توان بود
 است یک روز دیگر ملت دهند که سماع بشنویم پس اگر خدا خواهد بپشت سماع در دیوانگاه
 قضا خواهد شد هر دو قاضی صامت یکروزه بدین شرط قبول نمودند که فردا مجلس سماع بپشت تالار

و بهر حال خاص عام و خاص بوقوع نیاید و شمار هر دو حضرت یعنی خواجہ قطب الدین بختیار
و حمید الدین را اختیار حاصل است که با هم نشسته سماع بشنوند چون در آن هنگام قلمه و لیلی
و در دروازه شرقی و جنوبی و پشت و خانه این هر دو بزرگواران نیز اندرون قلمه بود و هر
قاضی سرشنگان تندخو بر هر دو دروازه قلمه مانور کردند و حکم دادند که فردا احدی را که
تشیقش از پیران و خادمان یاران هر دو حضرت اندرون قلمه نیاید روز دیگر حضرت
خواجہ حکم عام تا قلمه کرد که همه پیران و خادمان و دیگر صوفیان در مجلس سماع حاضر شوند
و طعام هم از دیگر روز است و سماع عظمی بختم شود و هر که اندری از پاسبانان دروازه شرقی
و هر که در دل نیارد که او بجهان تعالی امروز دیر باقی پاسبانان از پیران و دیگر خدام
مالور گردانیده است پس بچنان بوقوع آمد که هزار سالگی از طالبان پیران خادمان
و یاران هر دو بزرگواران هر دو دروازه قلمه داخل شدند مجلس سماع حاضر شدند و قلمه از
پاسبانان مزاحم حال ایشان نشد و بهانه و شیخ نهادند و الدین لکری ایستادی از مکان شیخ
جلالی الدین تبریز که در آن روز در آن وقت حاضر شد و گفت شد و در آن وقت
تو الان در تو احدی در ایشان غلظت عظیم برپا شد و صد آن گویا هر دو قاضی سید بزرگان
در دروازه ما عظیمی که شدند ایشان معذرت کرده قسم یاد کردند که اگر دروازه ما قلمه بود
ما احدی از صوفیان داخل قلمه نشد و استغفار کنیم که این قدر هجوم مردم اند که با ما را فرود
ممنوع شده است پس قاضی صدر جهان عذر ملت یکروزه را از راه عذر خود عذر بخشید
که امروز اجتماع مردم بکثرت است همین وقت بر وقت حضرت سید بزرگان بختیار و حمید
این غلطی ایشان را بر عذر است سماع قایل میکنیم پس هر دو قاضی با اتفاق هر یک و فضل خلد شری
خواجہ رسیدند و دیدند که حضرت خواجہ در تو احدی در خواجہ حمید الدین و دست بستی یا اولیای ایشان
ناگاه نظر خواجہ حمید الدین بر هر دو قاضی افتاد و فرمود که ای سید روان این مجلس با شما است
سماع و مساندان در ایشان نیست با شما باشید پس هر دو قاضی هر چند خود نشدند که پیشتر روند
و قدم از آنجا بردارند ممکن نبود که زمین حکم ربانیا الدین خدم ایشان بنگازد و استیلا
تا دو ساعت با آنجا بنامه بماندند چون حضرت خواجہ را از آنجا قاطعت شد قاضی نهاد

و عداوت مخاطب شده فرمود که ای برادران بیاید و دایع شوید که منقصه شما را سفر آخرت
 در پیش است باری لذت تلخ هم بخشد که در دل شما حسرت افسوس باقی نماند پس هر دو حاضر شدند
 خواجه در محفل سماع درآمدند و از غایت تاثیر صحبت آن سیران پیر لذت سماع بیوش شدند
 چون بهوش آمدند از کردار باری خویش پشیمان شده سر در پا حضرتین آوردند و مدعی سماع
 نقاشی شدند فرمودند که حالا وقت از دست رفته تیر از کمان جسته باز بدست نمی آید اما وکی
 سفر آخرت کنید تا پنج سهر و قاضی از آنجا تبارک ظاهر بر نه باشند و پنج دست پادشاه حاضر
 آمدند و سرگذشت خویش بیان نمودند سلطان ایشانرا ملائمت کرد و دوست گشت از عمره
 قضاء صدر جهانی معزول نمود و بهمان شب آن سهر و معنی قاضی و صدر جهان از جهان
 فانی رختا قامت لبالم بقا بستند و در حج کن باخبار را لایقار و سیر الاقطاب نیزه است که غمی
 از بریدان خواجہ نجیاد خواجہ رئیس نام دشت شبنی در خواب یک درگاه می بیند علی خلقی نهوش
 در راه آن بارگاه آتباع دارد و شخصی که تاه قد بار بار اندرون درگاه می رود و برین می آید
 و پیام هر یک بخد مت بادشاه آن بارگاه گذارش میکند رئیس از حاضرین مقام دلارام پرسید
 که این درگاه از کدام بادشاه عالیجاه است و آن مرد کو تاه قدر نام چیست گفتند بارگاه والا جا
 حضرت شاه رسالت است که اندرون تشریف میدارد و این مرد کو تاه قد عبد الله سعود است
 که پیامگ خلق بخد مت حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم گذارش میکند چون این شنید بخد مت آن
 مرد پیام گذار رفت و گفت بخد مت حضرت شاه نبوت عرض کنید که رئیس خادم خواجہ قطب الدین
 بنختیار باراده زیارت بر دروازه فیض انداره حاضر است عبد الله سعود داندرون رفت
 و باز آمد و گفت رسول مقبول صلی الله علیه و سلم میفرماید که ترا هنوز امانیت آن پدید است
 که مرا به بینی برو و سلام ما بخواجه قطب الدین بنختیار برسان و بگو که هر شب بختی بر ما میفرستد
 اکنون سه شب گذشت که نرسیده لایق آن بخیر باد خواجہ رئیس چون بیدار شد احوال خواب
 بخد مت آنجناب یادیده پیر آب عرض کرد باستماع این خواب بختیابی بحال برخاست
 و دوشو تازه کرد و سه هزار بار درود بر روح بر فتوح جناب رسالت مآب فرستاد و قبل ازین
 که تا سه روز در درو نخواهد بود پیش این بود که خواجہ مردی بکمال خود آورده بود چون

تا آنکه سبب نماز تزیین آن تخیال و پشت تحفه صلوة که هر شب تهنه هزار بار مرصع میگردانند
 بخوانند ترک شد چون باعث ترک صلوة آن عروس جدید بود فی الفور او را طلاق داد
 فارغ البال شد و مرصع قوایر الفرو است که سلطان ایشاخ نظام الدین بلوی اکثر اوقات
 از غیایش بود بزیارت روضه تبرکه که خواجه قطب الدین بختیار شریف میردور و در بخاطر آورد که
 آیا از آن بنده حضرت خواجه نیم آگاه باشد یا نه چون نزدیک مزار پیرانوار رسید دید که
 خواجه نیم مبارک بر حیو تره مزار شریف میدارد و تبسم شده این بیت را زبان گوشتش
 بخواند شمع از غده پندار چون خوشی منیم بجان گر توانی بختی نیست که چون
 حضرت خواجه رونق افزایه دلی شد اجتماع مریدان و طالبان حق بر دروازه فیض
 بحدی که دید که هزار دروازه خلق هر وقت حاضر خدمت بابرکت میبود از او بچشم الدین صغری
 که خلیفه خواجه عثمان ناردنی و برادر خواجه بزرگ بود در دلی سبزه و پشت برین دولت آرا
 خواجه مسد میبرد و درین اشخاص خواجه بزرگ را جمیع بدلی تشریف آورد و همیشه بیکر شایسته
 بخدمت خواجه حاضر شدند الا خواجه نیم الدین صغری که حاضر خدمت حضرت خواجه نشد و چون
 بزرگان راه غایت بزرگان بنده مبارک خود در خانه نیم الدین صغری قدم بچشم خود
 با عشاء رنجیدگی تهنه نمود گفت که شما قطب الدین خلیفه خود را در دلی گذاشته اند که
 مردم شهر و را و چندان هجوم دارند که کسی دیگر را برگ مبرم یا نمی کند خواجه بزرگ ازین
 سخن ناخوش شد و بخواجه قطب الدین فرمود که بایا قطب الدین شما همراه بابا جمیر بزرگ نشسته
 مردم از ما ندانند شما و نجاران را ضل ندیش خواجه قطب الدین حساب لا رشا و بر کافیهن تسبیح
 آنجا بپایان گشته مردم دلی از کابرد و ها غور و زن و مرد چون از خیال خبر یافتند به تباقت
 و دیدند و هر کجا که خواجه قطب الدین می آمد خاک آنجا بر دشته و هر چه میگردیدند به تباقت
 خواجه فریاد می نمودند که بقیه خواجه قطب الدین را از اینجا برید که اغریا ترا با جلال آنجا
 حضرت خواجه بزرگ چون آنجا رسید به کوه فرمود که بایا قطب الدین تو همین جا باش
 خاک پای ترا بگذارند و خواجه بدست رونق افزایه دلی ماند چون چند سال آنجا ماند
 خواجه بزرگ باز آنجا برادر او را بطلب کرد و کلاه و پیکر او را بر او زد و دست حق پرست

[illegible]

و قات جناب قلب لا قلب بقبل صاحب خزینة الاولیا و اخیار الاولیا و سراج الاولیاء
 و غیر کتب الارباب بتاریخ چار و پنجاه سال پس شصت و سی و چهار هجری است و این
 عمر بخواجه دو و ده سال صاحب خزانة اولیای سال وفات آنجناب شصت و سی و سه هجری است
 لیکن قول اول مقرون بصدق و با اتفاق اهل تواریخ است از مولف

جناب شیخ قطب الدین اوشی	که بود او مقتدا شیخ و شهاب	تبعه لایزالش در کرم و قیام
بگویم عاشق سالک در نیاب	بخت بدینچ و عاشق از دست	بخت بدینچ و عاشق از دست
در کتابی اجنبی مقام است	دو با ایدامه الاسرار در باب	الایمان کریم نفس قطب است
که مقبول در مریض و مقصود	بتاریخ رحیل آن شاه دین	بفرما که نور علی نور بود
ایضا شیخ قطب الدین در این	مقتدا و در نهایی دو جهان	بود در عشق آتش و در زمین
مشهور شهرت توفیق این	زندگیا تاریخی و حسن انجام	شاید با این قطب دران
قطب قطب گذرین در کمال	سر و آینه تزیینش بخوان	سازگار از این چنین

با و شاه اقلیم شهرت این اچنین است که با و شاه در آن مایل
 و سلطان کامل که اهل از خلفای نامدار مریدان با و حاشا ایضا قطب الدین شکیار است
 مجربان و نظر منظران خواجیه حسین الدین حسن بخیری نیز بود و کمال اعتماد و خدمت منزه است
 اهل حشمت یکایک سرشته پیدا کرد اگر چه نظام خلق با و شاه و دشت لیکه از دل فقیر و فقیر
 بود کم خوروی و کم خشی و نهشای دراز بیدار بودی و اگر قدری خواب کردی همان مان بید
 شدی و بر کار و بار تکلیف بنامان و نوکران خود ندادی بحدیکه چون شب بیدار شدی
 آبل را چاه خود کشیدی و دود کردی در خانه داشتی که اعدیر از متعلقان خود بی آرام کند
 و به آخر شب تن پوشیدی و بخت گیرید رعایا و شهر گردیدی و علما و صفا گنج فراوانی
 بشنیدید بدین طریقی که در آندگی از خالص بر کرده بالا آن داند گندم انداختی و بیلانان
 بخشیدی تا سخاوت در پرده نظیر آید و فصل را نشود و خوش کلان شکلی که در دلی شهبان
 دارد بنا کرده و بی است چون شصت و سه فقره خوش گشت در فکر این معنی بود که بکدام جای
 و مقام تمیز فرض برود از در همین فکر بود که شبی حضرت شاه رسالت صلی الله علیه و آله

از خزانة اولیای سال وفات آنجناب شصت و سی و سه هجری است

پس از مسلح فریاد غالی که در آن طعام می یافتند طلب کرده و یک شرفی در آن یک پشته
 بود آن دو یک بجای دیگر پشته سر بر آن هم با طیف میخواندند و دست در و یک یک در دست اشرفی
 بیرون می آورد و همچنان قیمت پشته را میپاشید و اگر در باطل فاما عطا فرمود تا به بل قاطع بر سر
 سوار شدند و خود را پیاده در روان کردند و بعد از آن که دست که چون شیخ جلال الدین تبریزی بود
 تشریف آورد سلطان شمس الدین التمش استقبال و برآمد در آن ایام شیخ الاسلام علی شیخ
 نجم الدین غفری بود و از وزیر سلطان بود سلطان چون شیخ را دید باز پرسید و آند پیاده
 پیش رفتند و در آن شهر سلطان و نجم الدین غفری فرمود که حضرت شیخ را بقای فرود آری که
 نزد یک تر از مقامین باشد از استماع کلمی نجم الدین را اگر کسی بجنباید و بیایدی قهرشایی
 خانه بود که چنانکه را خجاساکن بود و در راه مقفل بودی پیوسته چون آید آری پس نجم الدین
 خدمت سلطان عرض کرد که اگر اجازه است باشد شیخ جلال الدین را در بیت الحنفی و داریم چرا که
 اگر ولی است آزار نمی خواهد یافت اگر مدعی دروغ است بستر آید و خواهد رسید نزد سلطان
 و با سپهر رفته بود که شیخ جلال الدین بهر باطن از خیال اوقف شده فرمود که کلیت من
 از دربار پادشاهان علی حشر جلالی خادمی نموده گفت که در بیت الحنفی برود آید و از ده کای بکشد
 و از آنجا که شیخ جلال الدین تبریزی در نجاشی آید شماره خویش گیرند و خود را نماند
 و تشریف ببرد و عزال جلال که چون قدر و منزلت شیخ را در نزد پادشاهان در ترقی بود
 نجم الدین چنانکه در اکثر حسنه و بعضی نیست و در عهد آن بود که آنرا از پادشاه جلال الدین
 بستند و از انین جاهد و تبه براند از و تا آنکه شیخ جلال الدین در بیت الحنفی عجز نماز با آواز
 مبارک پوشیده و چهار پایی در از بد و غلامی ترکی خیر و آسبارک میباید و آنوقت شیخ نجم الدین را
 از آنجا که سلطان بدید در دست سلطان بجز کشته گفت که سلطان چنانکه کشته شود و ارد که
 در وقت که شرمنا جمیع است خواب میکنند غلامی با بر پایش میاند پس عقیق میخواند که غالی
 از شربت باشد شیخ از خیال خود کمال خود آگاه شده چادر از روی مبارک بر انداخته با آواز بلند
 گفت که نجم الدین اگر پیشتر بیدار این غلام را در قبل من می یافتی نجم الدین از تو غیال
 بسیار فعل شد لیکن از از اردی شیخ باز نیامده اراده آن کرد که هستی محکم بکند آتش از دلی

به بدترین احوال برود و خاطر سلطان بکلی از طاعت شیخ پریشان گردید پس تنه بر آنکس که در
شهر علی سطر پنهانی بود جمیل و فاضله که امر او ملوک ایران میبایست تمام بود و گوهر به نام داشت
نجم الدین او را نزد خود طلبید گفت که اگر تو نیز با فتنه شیخ جلال الدین معترف شوی من پرتو
اگر کنی که شیخ جلال الدین با من لا مکره هست یا نصد و نینار ز سرخ بتو خواهم داد
و بجز آن نصف پیشگی داد نمود نصف باقی بر دو کان جدا می بقال بانه شد که بد
انجام کار از دیگر چون کار این بهمان خوبی احکام یافت نجم الدین آن فاضله را نزد
سلطان برد و تقریر زانیهبست شیخ زبانی آن زن لیسع سلطان سانیه سلطان گفت
که این زن قرار از زبان خود میکند لایق تقریر نیست هنوز اثبات جرم زانیهبست شیخ
نرسیده و تو که خود مدعی شده حالا حاکی دیگر سیای که در سیاب علم کن و جوهر بشد که بر
تحقیقات این ترسیده عالی از شایع غلام میج کرده و بعد محض حال نسبت به هر کسی که جرم یابد
گرد و لایق تقریر نیست چون فیما بین شیخ نباه الدین که المستانی و شیخ جلال الدین که شیخی قوت
آمده بود نجم الدین خبری شیخ نباه الدین که یارا از طرف خود بر نهاده ملک ساخت و امید داشت
که شیخ نباه الدین بهیچ بخش خاطر خود حکم خلاف شیخ جلال الدین در نیابانده اند چون
شیخ نباه الدین از لسان افغان می شنید جدا که ناز طهر حله شیخ غلام در مسجد جامع آمدند شیخ
نجم الدین آن مظهر را حاضر آورد و دعای طلب شیخ جلال الدین فرستاد چون شیخ شریف آورد
و بدر دازه مسجد پا پیش از پاکت بگی شیخ باستقبال نشسته اند شیخ نباه الدین که گفتش
شیخ جلال الدین بدست مبارک خود بروشته در نیل خود گرفت و باز وقوع خیال بهیچ کار
حیران ماندند شیخ نباه الدین فرمود که مرا و هبست که خاک گفتش شیخ جلال الدین را همه
چشم خود گشودند شیخ جلال الدین تا بهیست سال رسد و حفر شیخ نباه الدین بهیچ شیخ نباه الدین
پیران شصت و هشت سال مظهر را بر و بر خود طلب کرد و گفت که بار حق زینت اقبال
ان لبائل کان زبوت حالا تمام احوال است رست بگو در نه جان بر نخواهی شد مظهر با و از
بانه گفت که حق جهان و تعالی حاضر و حاضر است که انیم می محض گفته شیخ نجم الدین طبع پهلوان
که نصفی از آن گرفته ام و نصفی باقی نزد احمد بقال بانه است نسبت شیخ جلال الدین در

آنوقت که در
آنوقت که در
آنوقت که در

عنايت كروى كه از ده در هم بزرگتر بود يك در هم نژد علی باقی ماند علی در دلی خود
اندیشند كه حالا هم اگر شیخ حکم عطا می دهد در هم من نافه خواهد کرد از کجا خواهد بود چه درین
اشخاص علی در میان شیخ فرمود که ای علی یک در هم که پیش تو باقیست بنشین سایل بفرست
که فی الحال قاضی کمال الدین جعفری و شیخ جلال الدین حبشی بود و روزی شیخ در خانه قاضی کمال الدین
و شریف بد قاضی در نماز بود از یادمان حال قاضی پرسید گفتند که در نماز هست فرمود که تاهای
شما نماز خواندن میدانم این گفتند و بنزد خود مراجعت نمود روز دیگر قاضی بنحیست آمد
سخن در روز که شیخ در باب نماز قاضی گفته بود شکایت آغاز نمود فرمود که مان نماز قضا
که تا کعبه را بچشم ظاهر و بنحیست یکبار دلی میگویند و این نماز در جلد اول ایشانست چون بهتره عظیم
پیر بند بر سرش عظیم بنام کردند اگر شما را هم بنحیست نماز کردن میدانید و الا فلا قاضی چون
این سخن بشنید در دلی خود چید پیچید نه گفت پس بعد از شب قاضی خوابید که شیخ جلال الدین
بر عرض حلی نماز سیکه علی الصباح بخیرست حاضر آمد و عذر را خواست سیف الدین بپرخودا
به بیت شیخ شرف ساخت نهگست که چون شیخ جلال الدین از بد او ن عزیت سمت
بنگاه کرد علی فرمود که بعین بنام شیخ خلعت اسلام بپسید و دخیل رویشان شده بود پس
آنحضرت میدید و دیگر سیکه شیخ فرمود که ای علی برگرد گفت بی خوابی در نیامان ماندن نمودند
فرمود که برو من میام را حواله تو کردم و ترا قطب این شهر گردانیدم من حیرت پیش تو مان
فراهم اند میان من تو جانی خواهد بود پس همچنان به وقوع آمد که علی قطب وقت شد و به وقت
که خواستی مورد شیخ را پیش خود حاضر یافتی و شیخ چون در بنگاه رسید تمام مخلوق آن بار بر جوع
بوسه آوردند شیخ در آنجا خانقاهی تعمیر ساخت و تعمیر شد و چند باغ و زمین در خرید نمود و انگار عام
خدام و خاص عام وقت کرد و بنابر اساسا و تعمیر از خوان نعمت آن کریم نان خود را نمود و آنجا
تجانه قدیم بود شیخ بکرامت خود آن بت بارانگست در آنجا مسجدی بنیاد نهاد و بت رستاق
خدا پرست گردانید و بنابر از آن بجای میان تجانه واقع است و در جوامع حکم که از
لفظ سید محمد گیسو دلاز است میخواند که شیخ فرید الدین گنج شکر در خود و سالی بسیار مشغول
میشود و دیگر مردم ویرا قاضی میچند و روانه میگفتند بدوی شیخ جلال الدین هم در شهر سکون

شیخ فریدالدین عریضه میر سید که در انجاء درویشی است گفت که کووی دیوانه است که در
 مسجد جامع دنیا شیخ جلال الدین بدین دی برنت یک نار که بدست و شست پیش شیخ
 فریدالدین بنجاء و چون شیخ فریدالدین وزه دار بود و نار شکست بخافین مجلس نشستم نمود
 یک دانه نار را اتفاقات و رانجاء افتاده ماند وقت قطاریان روزه کشا و بجز و خوردن
 ترقی حالات مزید بدراج که داشت از یکصد شد گفت مونس که آن تمام نار خود چون کند
 خواجہ قطب الدین اختیار رسید این ذکر بخیریت حضرت کرده و باره از علم خود در آن نار فین
 نمود شیخ فرید که با با فرید هر چه بود و هدران یکدانه بود که بر لبه توانی باند و در و
 ان جامع البرکات در سال ششصد و چهل و دو و هجری است از موهبت
 شد چو از دنیا جلال الدین جلال سال اول آن شهر الاسکان زبده دین صاحب التوحید که
 نیز اگر جلال الدین بخوان شیخ محمد ترک نار نولی قدس سره و طاهر
 دی ترکستان است و از انجاء رویار میند آمده بمقام نار نولی قیام کرد و پیوسته که سلطان
 ترک اشتهار داشت و وی از خلقای عظام و مریدان خاص شیخ عثمان نارونی بود و قوت
 خلافت از دست خواجہ بزرگ معین الدین حسن شجری نشسته بدقی در نار نولی سکونت
 داشت و خلق خدا را پناه است آورد و چون در ادایل اهل بنود و در نار نولی بسیار قوت داشت
 و مسلمانان هم را بیان شیخ اندک بودند و بنودان و دهه نمین شدند که مسلمانان اهل
 رسانند و نظر وقت بودند تا آنکه بر وزید صید مسلمانان چرا ادا می نماز صید برین شهر
 چون در از قیام کردند و بنودان قوت را غنیمت نیست بر اهل اسلام تاخت آوردند بسیار
 از مسلمانان در حالت بده نشید کردند و حضرت شیخ هم چنان در شهرت نشاند و چشید و در
 مسکن خاص خود و فرزند در آن شد و سده بسیار شهاده اند که این از انجاء و نشیدان
 بزرگ یکی شید بلند که فرازش بر بلند است و دوم شید و شیب که هر قدر مقدس و سه
 درستی است از بنود بزرگان شد نامی گرامی اند و خوار و کر است تا حال از خاک پاک
 ایشان جاریست از بنود انوار ایشان اکثر اوقات آواز تلاوت قرآن بر در و پیشینه
 و جمعی آید و صاحب اخبار الاخیار میفرماید که یکبار شیخ نصیر الدین محمود در

بزرگ و عابد و زاهد و تقی و صاحب کرامت و خوارق بود مشوق سماع بسیار و شہادت و وفات
 دس و سال پنجاہ پنج بود قریب آمد در وفات و تقبل بقره عالیہ خواجہ قطب الدین بختیار مست و ہر کر
 مے فریش باشد تنگی یا بختی از روشنی قدس و بر سریدار و در بختی از خودی آرد چون حجت بری آید
 بوزن سنگ شکر سرخ تصدی کرد و سنگ ابا زبمان جا کہ برداشته می باشد میرساند از مولف
 شد بخود زبمان فناء سال تریل نشہ سوسوم است دوی مرشد کامل این بختیاران ما تبار حق محمود
 شیخ بذرالدین غریب قوسی قدس سرہ از اعظم خلفای حضرت قطب الدین بختیار را و شیخ
 اصل ہے از غریب قوسی است و در سماع غلو تمام و شہادت بطلہ شلخ وقت بہ بزرگی دوی مقرب بودند
 دادند کہ گفتہ و شیخ فرید الدین گنج شکر و مجلس تذکیر دوی حاضر شدی چون از غریبین طلب
 حق عازم سفر شد و شان شد دل بلا ہو آمد و از انجا بدلی آمدہ مرید قطب الدین بختیار
 گردید و صاحب سیر الاولیا میفرماید کہ شیخ بذرالدین را با قضا علیہ السلام ملاقات بود
 و اکثر اوقات در مجلس شہادت آوردی و قتی پدرش گفت کہ اگر قضا را بمن بنمای نیکو باشد پس بزرگ
 در مجلس تذکیر میگفت شخصی دو ترا زمر دمان شدستہ بود شیخ اشارت بہ پدر کرد و گفت کہ بپند
 آن خواجہ قضا نشستہ است پدرش در دل گفت کہ بعد فرانت از تذکیر خواجہ را خواہم درخت
 چون تذکیر تمام شد قضا را آنجا کہ نشستہ بود غایب شد و وفات شیخ بذرالدین رسالت شد
 زینجاہ و زینت است و من از انوارش یافتن جز از خواجہ قطب الدین بختیار است از مولف
 بر روی چون ببلند روشن شد سال تریل نشہ حق بین اسما شفتہ را ز اولیا فرما
 نیز پیر سید بذرالدین شیخ جمال الدین ماسوی قدس سرہ از اعظم خلفا
 شیخ فرید الدین گنج شکر است و خطیب قطب خطاب و شہادت و نسب شریف دوی بچند واسطہ
 باب حنیفہ امام اعظم کو فی رضی اللہ عنہ میرسد و شیخ فرید الدین را چندان نظر توجہ و عنایت بجمال
 بود کہ تا دوازده سال بسبب محبت ہی در مانی قیام فرمود و در حق دوی ارشاد کردی کہ شیخ
 جمال جمال است اکثر فرمودی کہ جمال الدین بخواہم کہ گرد و سر تو بگرم و ہر کہ شیخ خلافت داد
 بعد تحریر خلافت نامہ نزد دوی فرستادے اگر دوی قبول فرمودی خلافت دوی درست بودی اگر
 جمال الدین رد کردی باز شیخ خلافت در قبول نہ آستی و فرمودی کہ پارہ کردہ جمال را فرید فرید

بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
وآله الطيبين الطاهرين
الطاهرين

هرگز نیست و اندر وقت و تقاضاست که شیخ جمال الدین از روزیکه حدیث شریف القبر رفته
 من ریاض الجنۃ او حفرة من حفرة السیران شنید از عذاب کور بجایت خالی بودی چون
 بر حمت حق چو دست بدر جندی خواستند که بر سر قبر او گنبدی می بکنند بوقت کنیدین بجا حیره
 نماز غرض از قبر شیخ پدید آمد که از آن غرض بوی بهشت میرسد فی الحال سدره کرمه و درخت طیف از
 شیخ جمال الدین چند رساله را به دست از آنجمله رساله است بر زبان عربی مجموع کلمات که از اهل علم است
 گویند که بجایت مرغوب و مطبوع افتاده است و وفات آن جامع الحسنات در سال شصت و پنج
 و نه هجری است نماز که هر بار به مقام الهی است و بعد از وفات شیخ را جواب میدهند و احوال بر سر میدهند
 گفت که چون مراد و گور کردند و فرشته عذاب آمدند و خواهند که عذاب کنند که عقب آن مقرر
 دیگر آمد و فرمان حق رسانیدند که این کس را بدو رکعت نماز بروی که متصل سنت نماز تمام بقدر است
 سورة بروج دو املارق بعد از فاتحه بخواند و نیز بر برکت آیت الکرسی که بعد از نماز فرض
 و طیفه و استنجشیدیم از مصلحت رفت چون از میان مجلس بدین آن جمال و کمال دین بی
 گفت سرور سال رحلت و عارف حق جمال دین بی الله یا فتی چون از هر طرف جمال
 شیخ حق آیین جمال بل فقر سال و صل او عجب گشته عیان از جمال الدین جمال اهل نظر
 شیخ احمد نهر وانی قدس سره از خلفاست تا مدار قاضی حمید الدین ناگوری است مردی
 بزرگ و واقف اسرار حقیقت بود و شیخ الاسلام مهاباد الدین که کمالستانی که کسی از پیوسته
 دور با شیخ نهر وانی فرمودی که شنودی شیخ احمد نهر وانی مایه ده صوفی است شیخ نظام الدین
 اولیا فرمود که در آن سماع که واقع وفات خواهد قطب الدین نجف راوشی بوقوع آمده بود شیخ احمد
 نهر وانی هم حاضر بود و شیخ نصیر الدین محمود چایغ و علی میفرماید که شیخ احمد نهر وانی کار بافتندگی
 میکرد و گاه گاه بر سر کارگاه او را حالی پیدا شدی که از خود غائب شدی دست از کار باز داد
 و جاسا از خود یافته شدی تقاضاست که نزد قاضی حمید الدین ناگوری قدس سره برآید بدین
 شیخ احمد تشریفه در و شیخ بر سر کارگاه کار میکرد بر سر تاجان کارگاه با هم ملاقات واقع شد و
 و دایع قاضی حمید الدین فرمود که حدت ناچند اهل کار را گذشت و در یک کارگاه متعذر خرابی ماند
 کار کارگاهان نیست از یک کار دست برداشد و بکاری که کار آید کار بند شود که از یک کار بکاری

چون قاضی حمید الدین خدمت شد شیخ احمد بن فاسست و چون پنج کوب روست گرفته
خواست که پنج را بگوید و پنج را در زمین محکم سازد که پنج لسانی وی گشت شد و چون
چوب بر سر پنج زد و روست آمد و روست می گشت و از کار بافندگی با ککل یکا گشت از آن کار
با ککل یکا و روست بردار شده بدان جان بعبادت حق مشغول گشت از مواصلت

شیخ احمد بن زونپا فاسست	اول فرودس شد آن چشمت	سال تحلیش چو ستم از خود
گشت احمد بن زونپا	نیز آمد روست سال جلالتش	هم شهنشاهت سال آن

شیخ فرید الحق والدین کج شکر اچو دهمی قدوس شد سید المصطفی الدین
اولیاد ارکان الفیاء عظمای هضیا است و در ریاضت مجاهده و تجربه تفرقه گرفت و

راست آتی و در ذوق و شوق و محبت علامتی بود و او را یا جانش جمال الدین بن سلیمان
خواهر زاده سلطان محمود غزنوی بود که در یک سال شان شهاب الدین غوری از کابل و ابو

رسید و چند روز در شهر تصور که از مشایخات لاهور است مگر نتواند به سبب حکم بادشاه بنده بماند
رفت و در آنجا با دختر لاهور الدین خند که قسم قانون نام داشت متاهل شد و از بطنش

دی سید و الاگوهر بود چو آمدند یکی اعز الدین محمود دوم فرید الدین مسعود و سید نجیب الدین
متوکل پس فرورد و نسب شریف دی بهشت و سبط بفرغ شاه بادشاه کابل و بنده و سبط

بسلطان ابراهیم بن اوسم قدس سره و بنسب سید و سبط بفرغ شاه بادشاه کابل و بنده و سبط
رفعی اند و عنده میرسد بنسب بفرغ شاه بادشاه کابل و بنده و سبط بفرغ شاه بادشاه کابل و بنده و سبط

بن شیخ شمس الدین شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ محمد بن شیخ شهاب الدین بن شیخ احمد
المشهور بفرغ شاه بادشاه کابل بن نصیر الدین بن محمود المصروف بن شیمان شاه بن سلیمان

شاه بن سلیمان بن مسعود بن عبد الله بن واعظ الکبیر بن ابو الفتح بن اسحاق بن
قطب الدین سلطان ابراهیم بادشاه بن اوسم بن سلیمان بن ناصر بن عبد الله بن

امیر المومنین فاروق الاعظم عالی جناب عمار بن الخطاب فنی الله عنه و اولاد فنی الله عنه و اولاد
کابل چون ملک کابل بدست نمایان غزنویان افتاد کار سلطنت خراب تر گشت و فرزندان

بادشاه در کابل ماندند تا وقتیکه چنگیز خان خروج کرد و مملکت ایران و توران بر سر پنج

آنکه در کابل حادوث عظیم افتاده که آنوقت جد بزرگوار شیخ در کابل مشربت شهادت بخشید
 و چند شیخ مع سادات آن خود را در هندوستان گردید و درین کمال و فتح افروز گشت و ولادت
 شیخ در سال پانصد و ششاد و دو و چهار در قصبه که توالت که از مضامین است بخت بود قریع آمد
 و نشو و نما در استان یافت خرقه فقر و اداوت از دست خواجه قطب الدین بختیار راهشی پوشیدند
 بقطب الدین بختیار قطب الدین مرگش شکر خا طرب شد و سلطان الشیخ نظام الدین ابوالیاس
 بمقرا پیر که شی و والده ماجده شیخ در خانه خود به نماز تجمیع شوق بود که دردی از سبب و آن
 ملک باراده وزدی بخانه اش را آمد چون پیش بر آن عقیقه یافت و گوشت در راه پیران حق
 نیافت و از داد که سببندگان خدا باراده وزدی آمده بودم حالاً نابینا شدم و توبه کردم که
 بار دیگر مرکب انکار نشوم شیخ فرید که در آنوقت افغانکی بمرشش سالی بود به خواست در حوضی
 و عا کوفی بحال بنیاد گشت علی الصلیح آن در و باز آن و فرزند آن خود بخدمت حاضر آمد
 حامیه اسلام پیشید و باسم عبد الله و سوم گشت تا ایات در خدمت حضرت خا فغاند چون
 وفات یافت در قصبه که توالت مد فون شد لعل گشت که چون حضرت شیخ بکشت گشت
 و در اندک یام از تحصیل علوم فراغت یافت و قرآن حفظ نمود بعد از آن در لسانی بوی مولانا
 شجاع الدین که بیافع میخواند که خواجه قطب الدین بختیار راهشی در استان تشریف آورد
 و ب مقام سجد نشین برده از شیخ فرید الدین پرسید که ای فضل چه میخوای عرض کرد که بیافع میخوام
 فرمود که بیافع خواهد شد ان شاء الله تعالی شیخ را این سخن جان و دل خوش شد که برگشت
 و بوقت روانگی خواجهدادی بسمت بی روانه گردید و خواجهدانطور نه کرد و فرمود که ای فضل بختیار
 و در تحصیل علوم ظاهر بی جبر بلخ کن من بعد از و ما حاضر شد که زاهد عظیم خواجه شیطان است بود او
 شیخ از استان بقتد عارفیت و در تحصیل علوم در بعد از رسید بخرق و بخت شیخ شایب الدین
 عمر سر وزدی و سیف الدین با خزنی و سجدی حموی و با والدین حموی و شیخ نیا والدین کریم
 لسانی و شیخ آقچه الدین که با نام فرشی فرید الدین محمد نیشابوری است فقیه و سید گشت من بعد
 بدلی آمده بخدمت شیرین و شیرین خود حاضر شد و خواجهدان قطب الدین اقطاب حجره علمیه و سجد عبادت
 شیخ مقرب فرمود و در مشربت و سجدی بلخ بکار برد و خرقه خلافت عطا فرمود و خلافت

که چون آوازه کرامت و ولایت شیخ در قفسه عالم رسیدند و در شهر ارباب بکار برد و از ایشان
اندازه وی حاضر میشدند و وی حتی الاسکان خود را از خیمه جلوس میپوشید چنانچه از دیوارهای
تشریف برد و چند سال را آنجا ماند و بسبب اجتماع خلق از آنجا هم برآمد آخر مقام اوج وین که در
سکنای آنجا خیلی درشت خود و سکران در ویشان بودند و سید و بیرون شهر نیز در دهان
کریم مقام کرد و آنجا فرزندان متعلقان آنجا بفاطمه شاد میکشیدند و اکثر اوقات
بهذا نزد روز پیشکل تمام اظهار میپوشید چون بران قوی داشت پوشیده ماند و متوجه
ستادتر رسیدن گرفت همه نصیب ساکنین و مسافری کردی و خود با شمر و دست کر که به
آنها و بلی می نامید اظهار نزدی در آنوقت قاضی شهاب الدین بود و بی که ملاخی شک
بود چون رونق بازار شیخ پدید و آتش حسد و بغض سوخت و جاگیر داران اوج وین را
بر آن گفت و گفت که این مرد غیر شریک است سماع میشود و در قفس بکند از اینجا اخراج باید کرد پس
همو بر ایشان عرفیه بنام حاکم لستان بدین مضمون نوشت که اگر خط سیر و بشود و در قفس کند
در حق او چه کرده آید حاکم لستان جواب داد که اولی نام آنکس تحریر میاید که در لستان زیاده
حکم مطلق نفاذ خواهد یافت چون قاضی نام نامی شیخ درج عرفیه خود نمود و حاکم لستان بر آن
و بقاضی عتاب کرد که تو نام شخصی درج عرفیه کرده که بر اعمال و احوال دی اعدیر از علماء فقهاء
انگشت نیست الا قاضی بر این هم ارضی نشد و قلندری را قبول مباحی زرا مورد کرد تا شیخ را
بقفل رساند چنانچه روزی هفت روز شیخ دلق بر روی مبارک انداخته عرافیه مشغول بود که ناگاه
آن قلند را زور در آمد و متوجه سمت شیخ شد شیخ بنور باطن از حال قلند ناگاه متذکر گردید و او
دو فی الحال سلطان ایشلیخ نظام الدین حاضر آمد فرمود که در خانه قلندری باین شکل که در
در کمر و حلقه ناسه سینه و گوش و کار و در قفل دارد آمده است از آنجا برو و در
نقصت خواهد شد قلند چون این آواز بشنید فی الحال از غایت شگفتی که روز
شیخ قلند را بدو هر دو نفر که شیخ در پیش مبارک شایه میکرد و خدمت حاضر آمد و گفت که این
شاه هم ایدر میفرمود که مستعمل است لایق دادن نیست قلند را آوازه این کرد و بی ادبانه
نمود و گفت که من خواهم گرفت اگر بدی تر ابرکت خواهد شد فرمود که ترا برکت ترا در بران

پس بهمان روز فکند بر بقیه غسل بدریافت و آب غرق شد و صاحب قوا اینج
 فرشته میفرماید که روز شنبه شب شهاب الدین پسر بزرگ شیخ از طاعت قاضی اجودین کجایت
 کرد که غلامی را در میان مراد شام داده است و دقیقه از دقایق بی عرضی فرو نگذاشت شیخ
 سخنان فرزند بلند متاثر شده عفا به مبارک بر زمین زد و همان زمان قاضی او را در کس
 در گرفت و فریاد برآورد که مرا بخدمت شیخ فرید الدین برید تا بخدمتش رسیده از تقاضای
 خود بابت شوم متعلقانش او را بر پشتند و خوشبختند که نزد شیخ آمدند در راه پلاک شد شعر
 بر آن گفت که با منم ستیزه و چنان افتد که هرگز بر نخیزد و صاحب سیر المشایخ میفرماید
 که چنانچه از شهر دلی باراده تو به داراوت بخدمت حضرت شیخ روانیست اجودین شد در کنار راه
 باز نه سطر به فاحشه همراه کردید چون جوان جمیل تو خاسته بود زن او را بخدمت میخواندند و او
 نمیکرد تا آنکه روزی در راه بود و یکجا به مقام سلسله اتفاق شب باشی شد چون جافانی
 از انبار بود زن طالب مولی نفس گشت و به رفوع دلارام دارا خود ساخت و قریب بود که
 طوطی بلوت زانگردد و درین آشنایه در آنجا پیدا شده نماز سخت بر روی جوانی فرمود
 که ای بے ادب بخدمت شیخ باراده تو به میروی و در راه با پنجین کار بدر کتب میخوانی
 و غائب شد جوان تنهار گو یان از آنجا بر خاست چون بخدمت شیخ حاضر شد اهل کس
 که شیخ بوی فرمود این بود که الحمد لله و الله که در راه از کتب بخدمت فاحشه تلاص یافتی
 و صاحب سیر الاقطاب میفرماید که در آنجا به پالیه رها کنی و در کتب کار کنی تا شام
 و باز خاص خود میر شکار سپرده حکم داده بود که این را اگر بی از دست خود بزرگانه از
 مبادا که پروانه گیرد و باز بدست نیابد اگر خلاف حکم فراموشی کردی تن تو ای شد فلان را
 آن میر شکار بیاران خود و در صحرایم رفت و حسب گفته یاران خود باز را بزرگانه بخدمت
 باز پرواز کرد و از نظر غائب شد میر شکار سخت ناچار شد و زار زار میگفت آفر کار کرد
 صدق و یقین بخدمت شیخ فرید الدین حاضر آمد و با فطاب کمال حال خود عرض کرد
 شیخ او را نزد خود نشاند و اتفاق اعیان طعام بخوراند بعد از فراغت دست میر شکار گفته
 آنگشت نشان داد و گفت که به بین بر فلان دیوار باز تو نشسته است برو و او را

که با ناز رفتن تو باز بر دوازده بخوابد و میسر کار بر وقت و باز را بدست خود گرفت و خوشحال شد
 باز در چون نزد عالم رفت و خوشحال کرد عالم به نامم بر بهی میسر کار بخدت حاضر آمد و میسر
 و تارک الدینا شده تا جین چات بخاک گردی در دوازده فیض اندازد شیخ منور است و میسر
 و راج سیر الاقطاب است که چون با دشتاد و هلی لشکر تاراج قصیده با پیور که سکناس
 آن اسلام قبول نکرد و نذر ستاد و لشکر در آنجا رسیده دست بقتل کشادند و زن فرزندان
 ایشان را با سیر بر و نذر در آنمیان زن بقتال روغن فروشی هم با سیر رفت به خیدار و لمار
 کرد که من مسلمانی چکس متوجه حال می نشد آخر بقتال بخدست شیخ آمد و از جوری مشوقه خود
 ناله و زاری میکرد و شیخ چون آنحال پر ملال او بشنید پستی بر دشت و گفت که تا ستر روز
 نزد ما باش ای بجان قتالی قادر هست که شکوه و توبه رساند و در سیر هم عالمی نویسد تا آنکه حکم عالم
 و پاپور از میله مجوس کرده و در دوازده و میسر و نذر را چون هم الطلیل داده و با نذر است آن مجوس
 کبریا حاضر آمد شیخ فرمود که اگر از قید خلاص یابی چه چیز در راه خایه بدو نشان بخار کنی گفت که
 از همه مال اموال خود دست بردارم و فرمود که از مال تو طلبی نیست اما آنچه که بعد خلاص و خلعت
 از عالم حاصل کنی باین روغن فروشی بدهی روغن فروشی این همراه خود و بپوش قبول نور و نور
 فروش را همراه خود در دوازده بال بپوش و چون نزد عالم رسید عالم فی الحال از سر حرم او و نذر
 و خلعت ناخبره با سیر نین و یک که نیکو سیر عالم عطا فرمود و باز او را بجای او نذر است عالم
 چون از عالم خلعت شد حساب الاقرآن به هم یابی که یافته بود و مع کینک حواله روغن فروش خود
 کینک چون نزد روغن فروش را بشناخت که شوهر او است فی الحال بپوش و از دوازده نذر
 روغن فروش که بر او خود رسیده ترک دنیا کرد و زن و شوهر و بچه و بخت آن بخت آمد و مرید
 و بپوش علی رسیدند و همانا شب را الاخیار فرموده که در اوایل تجار و فقره و الاخیار
 شیخ فرید الدین را بر دوازده طی ارشاد کرد که بعد سه روز طعام خوردی و در سه بخت نذر
 شش ماه بخدست عالم آورد و شیخ تمام فرمود و بعد طهقی گردید با دادان که بخدست
 پسر و نذر حاکم فرمود و با فرید طعام شینا از خانه خاری یعنی شهر فروش بود که
 خورده بودی و خایه یابی کرد که شکوه تو تمام شد و از سر روز نذر از خدایت سیر و نذر

کمی چون سه روز بگذشت به پنج نرسید بخورد و از شستن روزی طعام نشد و نگاه که
پاسی از شب گذشت شیخ از شدت جمع بطاقت شده دست بر زمین زد و چند شکر
برده شسته در دامن مبارک انداخت فی الحال شکسته شد چون دخت که شکر است از دامن
بیرون انداخت که شاید خطره شیطان باشد دخت هم شب باز همچنان اتفاق افتاد
و شکر پاره ای همچنان شکر شد تا دخت که از دخت است بدان اظهار کرد و علی
معه و مرشد ارشد ماه گردید و ارشاد شد که هر آنچه از غیبت بی عیب است حال این شکر
شده که حق سبحانه تعالی بپاس خاطر تو خاک را بگرد و صاحب تذکره این
یفرماید که سوداگری شکر از لسان بار کرده است بی نیست چون در اجود من رسید شیخ
از وی پرسید که برشته آن چه بار کرده گفت نمک است فرمود که بهتر است نمک خواهد بود چون
بنزل رسید و بار آبکشاد و بار بار از نمک برآمد و چون بماند دخت که دقت و خیال از دست
در و مگوئی من است بهما وقت روانه شد شیخ گفت عافه کرده عذر را چه است یا زندی خود
که اگر شکر بود و نگرفتند و همچنان بقیه آمد و یا نه فغانان محمد سیرم خیال این فصل را نظر کرده
شعر کان نمک جهان شکر شیخ خود در آن که شکر نمک کند و از نمک شکر است که شیخ
از صومعه خود برآمده خواست که بخت پیر شریف خود حاضر شود چون ایام بیکال بود شیخ فکیر
در پا دخت بسبب گل و لایانش بلغزید و بفتاد و در آنوقت پاره گل از زمین روان شیخ
رسید فی الحال پاره شکر شد پس برخواست و بخت خواهد آمد فرمود که فریدالدین امر فرار پاره گل
که بدانت شکر شد از دست که حق سبحانه تعالی ترا گنج شکر گردانید پس لازم که قدر این نعمت
عظمی بدانی و بطاعت مهربانی با خلق خدا بگدایی شیر از هر سیر الا تطاعت قبول است که شیخ
فریدالدین او را ایام خود سالی دوق خوردن شیر می بسیار بود و والده ماجده می قدر شیر
بپاشا طر شیخ بر شیر بالین میداشت علی الصباح چون از خواب بیدار میشد بیدادی نماز
فجر شیخ میداد و وی تناول میفرمود و در آن عقیقه نهادن شکر پاره زیر بالین فراموش کرد
شیخ چون از نماز فارغ شد دید که والده ماجده در وظیفه مشغول است خود دست زیر بالین برد
شیرینی و دندان از وظیفه روز مره موجود یافت خوردن آغاز نهاد و چون والده از وظیفه فارغ

زن نبشت و سپید شیر از سر آورده بفرقش کرده خود سر سید را از خوف جوگی
ماتت خوانشسته بود که چله از جایای جوگی در آنجا رسید و دید که زن شیر حصه که گفتار او
از آتش شد غیرت بسوقت و بگفتن آن غار نما و شیخ بوی مخالف شد و فرمود که زبانی زین
کلمات بند کن نه الحال با نش بسته شد و زمین پاره او را آنجا من حکم بگفت که آنجا خوش
جنبیدن تو نیست چون ساعتی بگذشت قافای هر دو بهم در آنجا پدید و دید که چله اول دیده
در دخیان چله پدید پاره جوگی هم بران نوال گرفت و این زمین شد آنرا زن جوگی ناسیه
بماتت چله که خوشیش را بلا حظ آن حال پدید آن را مقابله شده کلمات ایهات گفتن
آماز نما و شیخ فرمود که ای زمین این سیدین را هم بگیرنی اینو چون پنج در زمین تمام شد
هر چند خواست که بسود و فسون خود را خلاص کند ممکن نبود و آخر قفسه را از روی آماز کرد و فرمود که
بیکه شرط از این بجا که از رانی نشود و از هر وقت از این بجا که بختار بار بر بختار باز بوی
بسوی این زمین کنی جوگی قبول نمود و خانه بس یافت و ما به ایامی خوشیش از اینجا راه خود
بخش گرفت لقا است که در قصبه نشو و کار کنیم و زاجی اوجو و بن عربت پاک است حتی
حضرت شیخ تشریف فرما شد و سواک کرد و بعد سواک کرد و سواک کرد و سواک کرد و سواک کرد و سواک کرد
و فن کردنی الحال در رفتی ظاهر شد که سید و فرمود و دوید و چند روز چون شیخ از آنجا راه آمدن
گشت آمد و خسته هم بخیا به خود از زمین کند و بد عقب شیخ روانه گردید شیخ چون دخت را
دیدن خان دید فرمود که کن یا شو دخت نایستاد و همچنان می آمد باز جهان مکره را شاد کرد و بگوشت
آرام پذیرفتند و بیای عشق و محبت سید و دیدیم بار چون نظر فیض شریع بر دخت افتاد و در
آید و شاهنهای او و حکم گرفته از زمین بر دشت باز گوته بر زمین و فرمود که همین جا باش ای پسر او
پس چیمایش بالا ماند و شاهنهایش بر زمین بجای می نشستند و بهمان طریقه سید با دخت چله صاحب
سیر الاقطاب پیغمبر که آن دخت را من بچشم خود زیارت کرده ام و سیر از لای الاقطاب منقول است
کشیخ جمال الدین تاجی و در عالم نیکو شیخ فرید الدین بود و آنحضرت در راه از اینده کفای خود در
و استو چند بار شیخ با والدین زکریا که تانی از حضرت شیخ در خواست التماس نمود که شیخ خللا الی
من بر بند که نزد ما باشد حضرت فرمود هر بار چه ای بگفت که جمال الدین جمال است کسی حق جمال

خویش بر گیسو نید چون شیخ بهاء الدین ایام شیخ جمال الدین را مجذب باطن بسو
 خود کشید بعد که شیخ جمال الدین خود بخدمت آنجناب رخصت فتن خود بخدمت شیخ بهاء الدین
 نمود شیخ پنج جواب داد چون فوبت عرض دوسه بار تبار رسید که دورتی در خاطر محبت نرسید
 آمد و بر آن غلبه فرمود که برو روی خود سیاه کن منم الفور همه فتن می سلطید و روی شیخ
 سیاه گردید آن شیخ او را از خانقا خود براندا و در شاد کرد که احدی از اصحاب بجای نماند
 شیخ جمال الدین خبر داد شیخ جمال الدین بآن روی سیاه و حال تباه از خانقاه برآمد و
 در میان حیزان و برایشان سر و پا بر نه می گشت از فتنه غلبه شیخ کسی ایستاد آن هم ب
 که شفقت وی بر او زد و آنرا بیک عالم نامی باز گردانی می داشت از رلمان می آمد
 بر آنراه گذر کرد شیخ جمال الدین را با آنحال پلال بدید و دلش بسخت اقرار کرد که چون
 خدمت شیخ برسم و با لب توره می شاد است بر اینج خواجه نهاد و آنحضرت چون عالم باز کان در
 احوال دین بید بخدمت شیخ حاضر شد شیخ از فتنه میگرد و متوجه بودی شده استفسار حال نمود که
 رفیق بر گیسو که امده اند می طلال از کدام شهر آمده او همه احوال عرض نمود گفت که چون بر سیاه
 زیر لیمان رسیدم نفسی دیدم سبز با بر نه با حال ناز و دل بقرار جسم کسبار باروی سیاه حال
 که شکایت از چشم می گشت خاک بر سر خود می خست هر روی دم آمد چون نزدیکی رفتم شام گشتم
 جمال الدین از روی آینه حیران ماندم که آن آفرین را چنین حالتی ذلیل بود و او شیخ چون بانی
 عالم تا بر آنحال نشیند بجا خدمت فرمود که شیخ جمال بسیار دبال کشید و بسراجه حال سید الارقه
 دو سه نیمه نماند شب بیدار بود و این را بانی در رفته باشد ریاضی از در جهان گردد با آنکه کن
 از این دنیا بوی و اما که کن جو که هیچ با خلاص پای بر در راه که توبه نیاید آنکه که کن و حاضر
 از الفور توبه نیاید و شام بر وقت شیخ جمال بجز و دیدن نواز شامه تمام از سر ساخته بخیرت فرست
 و سه روزین نهاده زار بر گیسو شیخ بهاء غایت مدش از زمین برداشت و بعلک فرمود و بقیه
 و منزهتی بالاتر از اول رسانید و فرمود که جمال قطب العالم است بلکه قطب الاقطاب هر که از
 بر تریه قطبیت رساند پس از آنرو و چنان وقوع آید که از آنرو هر کسی را که شیخ خرقه خلافت
 میداد بے ثبوت مهوری آنحکام نمی پذیرفت لکن آنکه که بقیه از زمین از زیر پیر شیخ و راجه بود

شخصه ناحق و دعوی مالکیت زمین مذکور بنام آنحضرت نزد حاکم دیار پور پیش کرد بعد از آنکه حاکم
 حاکم جواب دعوی از شیخ خواست شیخ جواب داد نوشت که تحقیقات ایامه درمستکانه
 احوال زمین نمایند که وقت حال آنکه حاکم عدالت بجوابان بجا آورد که بقدر سه بی بی بی بی
 فیصل بخوابد شد تا وقتیکه که کل بجا فرستاد و او را بنزد زمین پیش رفت از زمین سخن فاطمه عیسی
 زنجیر شد و فرستاد که آنرا بجا فرستاد که بگویند که ما ندانیم که گواه آنرا گرفته یا اعتبار آنرا
 در زمین نشان بدهد و در زمین پیش که ملک کتبی زمین خود را پیش ببرد که حاکم چون این
 چندین شهادت میداد استخوانا بر زمین زمین وقت و سوادری او نیز با حاصل انعام فاطمه عیسی
 این که است عظیم و موقع حاضر شد اول حاکم بان مدعی کاویب اشارت کرد که از زمین سیر
 او باگ نزد وقت که ای زمین نسبت بگو که از آن من سخی یا شیخ جواب نشد بعد از آن که
 از حاکم شیخ که حاضر بود آواز داد که زمین من کاخا و فریدالدین چنین است که نور است
 بگوئی که از آن کتی از زمین آید از زمین شیخ بر آید که من ملکی از مالک خواج فرید
 ظهور این که از وقت فاطمه عیسی از حاضرین برخاست و مدعی کاویب مفعول شد و حاکم بعد تحقیقات
 مقدمه چون در دیار پور شد در راه پاسه پیش بفرستاد و بر زمین افتاد و درفش لکبابت
 کتاب راحت القلوب تألیف کرده سلطان اشراعی نظام الدین بدو فی قدس
 مذکور است که در دره محی شاه باری از یاران شیخ نجف دست حاضر آمد و در زمین نهاد و گوی
 پزیشان و کدر خاطر بود شیخ از وی موجب طلال فاطمه پرسید عرض کرد که برادرم فخر شیخ بیاور
 از دست او را در حالت فرج گذشت بقدری خفاست تا فاطمه اسم یقین ندارم که تا باز رسید
 من بخانه زنده بماند و میو که برو که بر او نوشته ایما فاطمه است محمد شاه ازین بر شاد و نبات
 شاد و زنده بخانه رفت و دید که بر او شهادت انداخته اند و گویا که بیایید و دو سیر
 درج راحت القلوب است که فرمود حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر که در ابتدا چون از سفر فخر
 باز آمد در ملتان رسیدیم و با شیخ نباه الدین بکرایاتی ملاقات ایام سپیدم که فرید الدین
 خود تا کجا میساختیم بدینا که اگر بگویم این کسی که تو بر وی نوشته اند و چون در
 بودم که کسی از زمین بیاورده اند شیخ نباه الدین دست بر کسی نهاد

که بحال خود باش باز پس بر زمین آمد گفت ای فرید که کار خود بجای نیکو رسانیده و غیر حضرت
سلطان الشایخ نظام الدین در رحمت اقلوب بفرماید که روزی چند ساغر ان بخدمت
شیخ حاتم آمدند و چیزهای بسیار از راه خویشند شیخ خسته ای فرمود پیش است یکیک نشست
بهر یک از ایشان عطا کرد و فرمود که بروید و شیخ راه یافتند درویشان چون ششای خود را
کردند دیدند که بران شرفی با وجود ندرت کم نیست بجا آورده اند و نه منزل شدند و نیز در کس
را حبل اقلوب است که روزی حضرت شیخ عنایتی که فرمود که وقتی در بیستان مجلس شیخ
او و والدین کرانی بودند و کس درویشان دیگر هم حاضر بودند و یکدیگر سخن دراز داشتند که استاد
باز میبارید که از هر یک در پیش حاضر الوقت آنکه صاحب کرامت است که امتی نباید اول حاضرین
روستای سوسه او و والدین کردند و گفتند که مرتبه اول نوبت صاحب مجلس است فرمود که ای این
به زمین است و ندارد و انواع عقوبت بامیرسانه عجب است که امر و از میدان سیاست آید بی حال
شیخ از در آمد و خبر داد که این زمان الی این شهر رسیدن گوی میباید است پیش قدم خطا کرد
اد از اسپتیا و سرگردن او شکست شهر نگاه روی بدعا کرد و گفت که شام که استیلا
کنید و جاگو سر در راه بود بعد ازانی بخافین گفت که چشم بند کشید درویشان چشم بند کردند
خود را و هر اد خانه کعبه الیستاده دیدند بعد از ساعتی بجان عظام باز آمدیم بی از آن جوی نیت
بهر درویشان افتاد درویشان سر اندرون خرقه کردند و ناسب شدند چنانچه خرقه های ایشان
همانجا افتاده ماندند و ایشان باز نیامدند و نیز صاحب است اقلوب بفرماید که روزی چند درویشان
از بیت المقدس بخدمت شیخ حاتم آمدند چون نشستند هر یک از آن بزرگواران بطریق بزرگی شیخ
میدید و شیخ مبارک در پیش انگاره بود و آخر یکی را از ایشان ملاقت نماند و عرض کرد که یا خدوم
من شمارا در بیت المقدس دیده ام که هر روز جبار و بختیام میکردید و نام خود فرید الدین ابو خنی ظاهر
کرده بودید فرمود که که بچنین است اما با تو در نیاب چه عدد بود که بگو گفت بودم که انحال کسبی بزرگنی
حالا آن عدد را فراموش کردی و بگوش بدوش نشینو که در آن خدا هر کجا که هستند همانجا است المقدس همانجا
کعبه همانجا عرض بجا که می است در هر چه در آن فرشتش است پیش نظر ایشان موجود است اگر فرشتش است
چشم خود پیش او روشن چشم پوشید و بر ساحتی فرمود که یا خنی باز کرد و بخت ندرت و اول مجلس بیان نمود

که هر چه که حضرت شیخ بزبان مبارک فرمود و بچشم باطن میسازد که درم سیرالشفق خدمت آنحضرت عجلت
 کرد و تکبیل رسید و فرقه خلافت یافته بطرف بیستان بانور شد و فیتر صاحب راحت القلوب میفرماید
 که روزی سه شنبال دین برید شیخ از لاهور آمده بخدمت حاضر شد و بجایه و تیار حاضر آورد و گفت
 که حاکم لاهور نذر آن شیخ بمن داده است شیخ قسم فرمود و گفت که شنبال دین نیکو تقسیم را در آن
 کردی که نصفی نزد خود داشته و نصف پیش ما آوردی در ویشان را انجمنی نامناسب است
 شنبال دین از طوبی انجمنی بخت شمر سار شد و فی انجمنی بجایه دینار باقیانده هم بچشمش
 کرد و سر در قدم حضور آورده و بختی مسافری تصامیر کرد و فرمود که بخت جدید کن که در توبه تو فرق
 با تو فرج آمده است چون بخت جدید بمل آید و در چند روز کارش تکبیل ساینده و عطا
 فرقه خلافت بجانب فرقه خدمت فرمود و از آن شکستگی کارش دور تر دست شد و فیتر در کتاف
 راحت القلوب است که روزی شخصی جوگی سر تراشیده و مجاهده دیده بخدمت حاضر آمد و در بزرگ
 آورد و مادر سر بر زمین نهاده ماند شیخ فرمود که سر بر کن سر بر آورد و دست بسته را بر دایت او فرمود
 که ای جوگی از کجائی و چگونه آمدی بچشم گفت بزبان زردمان می شناسید چون مرا بر سر
 بر سر پیکل تمام بسته گفت که از بهیبت شما حق از زبان من بر نمی آید شیخ بجا فرمود بچشمش
 که این جوگی بدعوی مجاهده نزد ما آمده بود چون روی بر زمین نهاده در خاطر ما گذشت که در
 این جوگی بلام بهین طریق بر زمین بماند و او هر چند که میخواست که سر بر دارد و بختش بر سر
 توبه کرد اگر توبه نکردی تا قیامت سرش بر زمین افتاد و بماند و بعد از آن جوگی پرسید که در
 جوگ کار خود تا کجا رسانیده عرض کرد که چون کار جوگی بکمال میرسد در هوا می پرواز و منعم
 بر او گردن میتوانم فرمود که بشناب تا به نیم جوگی فی الحال در هوا پرید چون جوگی بالا آمد
 شیخ بچشمش خود شمارت کرد و فرمود که برید و آن جوگی را از هوا گرفته بر زمین بیاید بچشم
 بر او بچشم برید از گردن و بهر طرف که جوگی میرفت بچشمش بر سر جوگی پرسید آخر عا باز آمد و در
 سوسه زمین کرد و بر آورده زبان تصدیق عالم بر کشاد و مرید شد و از او همان حقیقت
 نقلست که وقتی شیخ جانب یار مالوه مسافر بود و روزی بر سر تالاب صعبه برود و شسته بود که
 با وی تند و بد و جهان مار یک شد اکثر در تالاب انجمن و بن کنیده شدند و زیر درختی نشستند

۶

۷

۸

تشریف سید شمس بالاسی سره شایسته کلان بود آنهم شکست از وقت جدا گردید و در
شکستن آن گنجش آنجا به نشاندیم بالا کرد چون نگاه آن شاهنشاه بر شایخ شکست افتاد
شایخ با خجاست و برجا ماند بلکه تا حال بهمانطور از وقت جدا شده و خلق در پیوسته نقلت
که روزی شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی را بشارت از غیب سید که امروز هر کسی که روی تو
به بیند آتش غیب بر روی حرام است شیخ بهاء الدین خجاست که مردم بسیار روی مبارک او بیند
چون حاضر آمدن همه مردمان شهر و خانقاه و الامام و شیخ کل بود پس در جدول سوار شدند
شهر درآمد و در هر کوچه و بازار گشت و مردم بسیار بهر او شیخ بود و در آنوقت شیخ فرمود که این
هم در لسان تشریف سید است چون سواد شیخ بهاء الدین از پیشین سکس شیخ فرمود که
مسمی بهورا نامی خادم و غلام شیخ نیست بجانب سواد شیخ بهاء الدین خود گفت که اگر
از کفش بر داری فرید الدین آتش و دوزخ حرام نشد از دیدن شیخ بهاء الدین کی حرام میشود
چون انحال بنور باطن بر حضرت شیخ روشن شد باز از میان سواد خادم جایش دریافت معل
نکرد و همان تقریر از غرض خود فرمود که شاید شیخ بهاء الدین را هم آنقدر از غرض خود فرمود
و بداند که هر که مرید فرید مرید فرید است که تا قیامت در زیر پیران فرید باشد و قیامت
آتش و دوزخ بر او حرام کرده است الحمد لله و البته که فقیر افتد غلام هر دو صاحب این اوراق هم از این
درگاه شاهنشاه فریدیه است و مدارج خاندان حشمت علی شمس و یقین از او که بنیامی میامی
هم برکات این حضرات و الادراجات از آتش و دوزخ در امان بماند و نقلت شد که در میان
حضرت گنج شکر و بهاء الدین زکریا ملتانی بنیامی حشمت است که در ده گاه که نام شیخ بهاء الدین
بر زبان را ندی بر او شیخ بهاء الدین فرمودی و سالها سال با هم محبت میکار گشت بماند به نظر
نیز پس این خاله یکدیگر اند و بر روزیکه شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی پیوست حضرت شیخ شکر و
امروزین بود اول روز و در آنوقت بهاء الدین بر سر پیران یا میخوشی افتاد چون میخوشی بطول
کشید خادمین متحرک شدند و غرقه خواج طلب الدین بختیار آوردند شیخ انداختند چون بهوش
روی بسوی شیخ عبد الله احمد یعنی کرده فرمود که امروز بر او شیخ بهاء الدین با پیوست
بهین زمان دیدم که هزار فرشته پیش شیخ شایب الدین سهروردی در پیش شیخ بهاء الدین

در میان گرفته بسوی آسمان برودند اکنون بیا نیکو تا نماز خجازه بر او خود بگذاریم چنانچه در وقت بر خاستند و با نام است آنحضرت تصور خجازه شیخ بنام والدین نماز خجازه گذارند و این از حضرت سلطان اشباح در رحمت القلوب مفصل فرمود است و نقل است که در شیخ بنام والدین ذکر یا ملتانی در خط بطرف حضرت گنج شکار قام کرده و بیان او شاعرانه است شیخ جواب نوشت که در میان ما و شما عشق است باز نیست و از کتاب فوائدها نقل کرد که مقلد حضرت سلطان اشباح خجعه آورده میرسن علای بخیری است نقل است که فرمود حضرت سلطان اشباح که در شهر دلی میسایر دوشتم محمد نام او را بهر سال مرض ناره نمی شسته عارض حال شدی چون مرا عزم زیارت حضرت گنج شکار بدقت او انکی بمن التماس آورد که چون بنده است شیخ برسی برای شفا می من عرض کنی و تو میدی بیاری چون بنده است شیخ پیغمبر احوال فرمود که از ش نمودم و تو میدی بنویسم فرمود که بنویس الله کافی الله شافی الله سما می نوشت و بدست شیخ دادم مطالعه فرمود و بمن داد و گفت که او را بدی چون از خدمت شیخ رخصت شده باز بدی می رسیدم تو نیز حواله بیا رنوم او یا خود داشت و تا مدت اهر باز مرض ناره عارض حال شد و نیز از فوائدها نقل است که حضرت سلطان اشباح فرمود که از بزرگ بزرگان شیخ فرید الدین گشته بودم دیدم که تار موی از محاسن مبارک جدا شده در کنار شیخ افتاده است عرض کردم که سالی دارم اگر خجانه قبول فرمایند عطا کنند فرمود که بگو عرض کردم که از پیش مبارک تار موی جدا شده است اگر خجانه من آنرا بگیرم و بجای تو بگذرانم خود گاه دارم فرمود که بگیر آن تار را با عزم تمام گرفته و در جیبم می رانم و در دلی آوردم تا آن تار را دیدم که سر بخوری در دهنم می که بیامدی از من بگویند خواستی من همان موی مبارک را بوی میدادم و ایشان می بردند و چند روز فرموده شفا پیدا شد بعد شفا باز پس می آوردند و درین اثنا شیخ الدین شفا می که از خجانه با دو میار شد داد همان تو بخور از من در خواست کردم من آن موی مبارک را در طاقی نهاده بودم هر چند برآ هادون تاج الدین تلاش کردم نیافتم و آن دوست نامزد برگشت و پیش من در همان رحمت وفات یا بعد از چند روز دیگر دوستی میابد و آن تو بطلب کرد چون گاه کردم در میان

خلاق نهاد و دو یا نیم روز از دست کسی که در این مملکت شد که حیات پسر شیخ الدین را قتل نمود و ازین
 آن قتل را از نظر من پوشیده بود و من و محضی مسیاد که نزد چنگیز حضور داشتیم شکر
 بی بی هریره دختر غیاث الدین لیلین با دشاه دلی است که قبل از تمکین شدن تخت سلطنت
 دختر خود را به حضرت داده بود و در کینه کان ما هر یکی بی بی سکاره و دوم سکاره نام داشتند که از
 ایلاک نزد فرزند حضرت شیخ بودند از نظر من حضرت بی بی هریره شش پسر الاکوهر و دختر
 نیک اختر و دو دانه و از آن همه که بهران در پاسبان ولایت اولاد کثیر بود و در اینجا از
 پسر خود را انتخاب که شیخ عمید الدین نام داشت شیخ اولاد نبود و بقصد آن در او خود را
 شهید گردانده و قدش در پاک پلین بیرون شهر بجانب جنوب قریب ده فقه شیخ است
 و قیام الله بیلایانی شهرت دارد و دیگر از صاحبزاده است ابوالقین شیخ بدر الدین سلیمان
 صاحب سجاده و چنانچه بیرون کوار خود بود شش پسر شیخ و دختر داشت و بیرون
 اندرون کینه علی است شیخ بدر الدین سلیمان را سواهی تسلیم پذیر نیست ارادت
 ملحد هم بخاندان حشمت است که خود را غور و غیاب زور و غلبه بجان شمشیر چین
 حیات شیخ از مقام حشمت در احوال شریف آورده بود و شیخ عینا و تبرکات شهاب الدین
 و بدر الدین هر دو صاحبزادگان کلان خود را خرقه ارادت از ایشان پوشانیدیم و دست
 و دیگر مخدوم زاده شیخ بنیاد الدین که شهاب الدین لقب داشت بخطاب شیخ اعظم نیز خطاب
 بود و در علوم ظاهر هم عالم مجرب و دوی پنج پسر داشت و مرقد اقدس می نامیدند و در
 بیرون کینه واقع شده بود و بعد از آن خلفای آنجناب گنبدی دیگر به پهلوی آنجا است و
 تعمیر ساخته و نقش مبارکش از آنجا بر آورده اند اندرون روضه دفن گردند و دیگر پسر الاکوهر
 آنحضرت شیخ یعقوب است و او را نیز دو پسر بود و مرقد مقدس معلوم است گویند که در حال
 انقیاب پیوسته و از چشم مردمان غائب شد و دیگر مخدوم زاده شیخ نظام الدین است که شریعت
 شهادت چشید و دوی محبوب ترین پسران شیخ بود که کار بسیار پیاپیانه کردی و در جهاد رفتی
 و وقتی که شیخ بر جنت حق پیوست دی همراه سلطان غیاث الدین لیلین در قهبه
 پشایی بوده بهمان شب که شیخ رحلت کرد از راه کشف خبر داشتند و با جمیع حاضرین

و مشرف بخانه شیخ شده و فرزند آن دیگر میخواستند که شیخ را در مقبره شهادتین دفن کنند و سه
 مساحت در آن دید که پدر آن جاکه مالک مقبره مقدس شیخ است دفن سازند پس بیست
 او به آنجا رفت و کرد و وی در حربه کفار شهادت رسید و گویند که مدفن مطهر وی در
 پیشواست و دیگر میزد و زاد شیخ نصیر الدین عرفی نصیر الدین است که ششصد و هشتاد و
 معروف است که وی پیشی بود و از بطن شاره خدنگار متولد شد و بعضی بر آنند که حضرت
 شیخ رقی دیگر فرشته بود و کثوم نام داد و یوه بود شیخ نصیر الدین پس از شوهر اول بهاره بود و
 شیخ او را به فرزندان ترتیب فرموده و بسیار دوست میداشت و در قد او در موضع چاودان
 از مضامین برگرفته بود و واقع است چنانچه قبر والد بزرگوار حضرت شیخ اعمر الدین برادر
 کلان حضرت شیخ هم به آنجا است متصل آن قریه چاهی است که حضرت شیخ در آنجا خود را
 آویخته و حاکم کس کشیده بود و سهمی هر سه دختران حضرت شیخ این اندکی بی بی فاطمه
 و دوم بی بی شریفه بی بی ستوره و بی بی فاطمه را آنحضرت به شیخ بدر الدین اسحاق
 که سید شیخ نسب بخاری و خلیفه عظم شیخ داد و دوازده و دویست و بیست و چهارم خواهر محمد و خواهر موسی
 متولد شد و بی بی ستوره در جباله کلج شیخ عمر صفی الفاروقی در آمد و دوازده و یکصد و
 شیخ محمد بوجو داد و بی بی شریفه در عمر جوانی پیوه شده بود و او را دوازده و شصت و نهم
 مشغول بانکه داد و ولیه بود چنانچه پدر بزرگوارش میفرمود که اگر خلافت سجادیه بورت دادن
 بر او بود سه هر آینه بی بی شریفه نیز دار آن بود و معلوم نیست که نسبت آن پاکدامن یکیش
 و بعضی بر آنند که حضرت شیخ چار دختر یک اختر داشت و دختر چهارم آنجناب بنکو حضرت شیخ علی محمد
 صاحب بود و چنانچه صاحب اخبار الاخیار میفرماید که شیخ علی احمد صاحب که داد و خلیفه خاص شیخ
 فرید الدین گنجشک است و سلسله شیخ عبدالقدوس گنگوهری و غیره با و منتهی میشود و قبر او در
 کابل است ازین عبارت و نیز از تحریر صاحب معارج الولايت و سیر الاقطاب شیخ پیوسته
 که شیخ علی احمد صاحب خواهر زاده و داد و خلیفه شیخ فرید الدین است و الله اعلم بالصواب
 و واضح باد که تعداد خلفاء حضرت فرید الدین از احاطه تحریر و تقریر افزون است چنانچه
 بعضی گویند که شیخ متقا و نیز خلیفه داشت و در مخطوط شیخ که سنی مجاور فریدی است پنج و هشتاد

و هشتصد و چهل و دو خلیفه نوشته اند برین تفصیل که ده هزار بر روی زمین بنموده هر روز در آن
 و هشتصد هزار در کوه و قاف و یا نصف زمین و در میدان و چهارصد بالای آسمان چهارم و چهارده
 هزار بر آسمان نهم و هشتصد و غیب نشاند که غیر از حق تعالی ایشانرا کسی نمیداند و مملو و نه
 خلیفه که بر روی زمین اند بهای چنانکس که در میان ایشان و حضرت شیخ فرق نمیدانند
 بحواله علم می آیند اول سلطان المشایخ نظام الدین بدو فی دوم علاء الدین علی احمد
 صاحب کلیری سیوم جمال الدین قطب النوسی چهارم بدر الدین سلیمان بن فرید الدین
 گنجشکری پنجم شهاب الدین گنج العلم بن شکر گنج ششم نظام الدین شهید بن شکر گنج
 هفتم یقوب بن شکر گنج هشتم شیخ نصر الدین شکر گنج نهم بدر الدین اسحاق غزنوی
 دهم شیخ دمار و خادم یازدهم شیخ زین الدین و شقی و دوازدهم شیخ شکر ریز سیزدهم
 شیخ علی شکر داران چهاردهم شیخ علی الحق سیالکوٹی پانزدهم شیخ محمد سلج شانزدهم شیخ
 و بی و هفتدهم شیخ جمال عاشق کامل هجدهم شیخ نجیب الدین متوکل برادر حقی بنیاد
 نوزدهم شیخ عارف سیستانی بیستم شیخ زکریا سند بیست و یکم شیخ صبر دیوانه بیست و دوم
 و او دو پانسیست و سوم شیخ جلال الدین بیست چهارم شیخ رکن الدین بیست و پنجم شهید
 محمد بن محمود کرمانی بیست و ششم شیخ منتخب الدین برادر شیخ برهان الدین غریب
 بیست و هفتم شیخ یوسف بیست و هشتم برهان الدین صوفی ناسوی بن شیخ جمال الدین
 قطب النوسی که در عمر خردی خرقه خلافت یافت بیست و نهم شیخ محمد شاه غوری سی ام
 مولانا محمد مولانی سی و یکم مولانا علی بهاری سی و دوم شیخ محمد فیثا پوری سی و سوم
 شیخ حمید الدین بکاف رحمة الله عنهم اجمعین و قاتل آنحضرت بقول صاحب
 اخبار الاخیار و فیئنة الاولیاء تاریخ عجم محرم روز سه شنبه سال ششصد و شصت و چهار بقول
 صاحب تواریخ فرشته ششصد و شصت است و صاحب مخبر الوهالین و تذکرة المتقین
 و شجرة جنیه با قول معتبر ششصد و هفتاد و بیست و صاحب سیر الاقطاب ششصد و
 تحریر کرده و این قول خالی از ضعفی نیست و هزار برادر در پاک پل بنیاد نگاه
 خلق است و بر دوزخ رسد سالیه آنجناب هزار و دویست و هشتاد و هشتاد و هشتاد و هشتاد

حضرت مسعود و سید سالک مسعود فریاد آمدند که ما ده تولید می از دل ای سال و صاحبش چو بجهنم دل گفت بگو باد شدین فرید ای قضا شمع و نیا و دین بیدارین چون ز دنیا می در بگذرد طلش بندۀ خدا یسوخان جم بدان فردین فریدین

شیخ نجیب الدین متوکل قدس سره برادر حقیقی او خلیفه سیدین شمع فریدالدین گنج شمس است و در ظاهر و باطن در پی علیا و مرتبه والا داشت و بنیابت متوکل بود و در مقام سالار شهر دلی با علم و نجایه شخصی از دنیا داران گرفت با وجود که شیخ پیر از علم و جلال و ارادت داشت و از غایت شغولی ندانستی که او را کدام است و کدام ماه و روز و بیکانه و در ویش و نعم پیش چیه یکسان بود و در روزی از وی پرسیدند که ای شیخ فریدالدین مسعود با خودی تویی گفت برادر مسعودی شمع برادر منی کسی دیگر باشد باز پرسیدند که متوکل تویی گفت نجیب الدین شمع متوکل که به دیگر باشد که من توکل نام و صاحب اخبار الاذلیا و اخبار الاخیار و سیفرا بید که روزی بر رویه رویشا در خانه نجیب الدین متوکل جمع آمدند و احضری خواستند وی اندرون خانه فوت و از اهل خود احضری خواست گفت که از در روزی طعام بشام ما و بچه ما سه ما نرسیده است گفت اگر چادری باشد بده که گردنم اهل یکجفت چادر بے حافظه و رفته بر رفته و خسته آن بهم قابل گرد بود آخر ناچار شد که زده آب پیر کرد و پیش در ویشان آورد و گفت که ما حاضر همین است در ویشان اهل دل بود آن آبرو بنظیم گرفته خوردند چون رخصت شدند شیخ شکسته خاطر شد و بالا بام فتنه متوکل در خاطرش گذشت که امر روز در عید بیگنزد رود و در خلیق به فرزند نام بوی طعام نرسیده و در ویشان که آمدند محروم رفته درین اندیشه بود که شخصی از بالا بام فرود آمد و گفت که ای متوکل فرشتگان کوس تو کل تو بر عرش میزنی و تو بر لیس طعام در دل خود خنک میکنی و منم طلبکار طعام آمده ام برو و بر لیس من طعام بیا شیخ دانست که خضر است تسلیم و تعظیم کرد و گفت که در خانه من طعام موجود نیست و حق میداند که بر آن فقر و ملقت طعام نشو ام بلکه بر آن نفس مستحقان در دل فکر بگو گفت که بر نفس خود را

و کرامت صاحب لایزال و ابد بود و او را خاطر سام می گفتند و حضرت که شکسته نیرسیان
تقریبت او کردی و فرمودی که این عورت برابر دو مرد اولیا است آن عقیقه شیخ
استوکل ابرار خود خوانده بود چون بخانه شیخ دو هفته بگذشتی آن عقیقه را بکشتی و کشتی
شدی و مقدر کن که یکم نیمه بخانه شیخ فرستادی شیخ هم قبول فرمودی و وفات شیخ
سب قول صاحب شجره ششینه در سال ششصد و هشتاد و یک هجری است از موفات

چون بحیال دین استوکل شدی	وقت درخت ازین در لال	راستی و نیر محمود عا محبت
ست سال اول آن لک لال	باز بهر تعالی آن جناب	قطب دین استوکل درین سال

شیخ نظام الدین ابوالموید قدس سره از عظمای عظمای خواجگان قطب الدین
بخیاراوشی است جامع علوم ظاهری و باطنی و زهد و ورع و تقوی بود و در فقر شانه
عالی و مراتب علیا داشت صاحب خواجگان الفوا و میفرمایند که بنده بنیر سلطان
المشایخ نظام الدین عرض کرد که حضرت شهاب گامی در مجلس تدریس حضرت نظام الدین فرمود
یافنی فرمود که کوک بودم روزی در مجلس تدریس رفتم او را دیدم که بر در مجلسین از کشتی
و بدست گرفت مسجد را آمد و در گانه براجت تمام بگذار و بعد از آن بر بنیر برآمد و مجلسی شد
بود که او را قاسم گفت ای او آتی بخواند بعد از آن شیخ کلام آغاز نهاد و گفت که خط آبا
خود نوشته دیدم بنور سخن دیگر نگفته بود که از غایت تاثیر و اثر این سخن مردم را در اثر
و همه اگر به آغاز کردند آنگاه این بیت بخواند بیت بر عشق تو و بر تو نظر خواهم کرد چنان
در غم تو زبردت خواهم کرده از استماع این بیت غوغای عظیم از خلق برآمد و بسیار
همین بیت را تکرار کرد و گفت ای مسلمانان در مضرع دیگر ازین رباعی باقی هستند حکیم
که مرا یاد نمی آید و این سخن با بنیمن عجز داد نمود که سوز حاضرین از یکصد شد بعد از آن
قاسم مقری آن در مضرع دیگر را هم یاد و دانید بیت پرورد ولی بجا که در خواهم شد
بر عشق سر نه گور بر خواهم کرده این رباعی بگفت و از منبر فرود آمد و صاحب
معالجج الولایت میفرماید که در عهد سلطان غیاث الدین بلبن در شهر دلی
اساک باران شد بادشاه بنجد است شیخ ابوالموید التجاس و عای برائے نزول

باران رحمت الهی نمود شیخ بر منبر برآمد و در آنجا دوستان و راستین گرد و جامه نمود
 بیرون آورد و بسوسه آسمان دید و آن جامه را بجنبانید و چیزه زیر لب گفت فی الحال
 ابر سیه بخشد و باران بے انتها بارید چون بنزل خود آمد مولانا و جمیع الدین که مرید
 خلیفه خواجہ قطب الدین و مصاحبی می بود گفت که این جامه که از آستین بر آوردی
 و بسوسه آسمان پدید لبها بجنبانیدی از چه بود گفت و امنی بود که حضرت خواجہ
 قطب الدین بختیار ریال را با جاده من عطا فرموده بود از برکت او باران رحمت نازل
 شد و مخفی میساو که پیر طریقت شیخ نظام الدین ابوالموئید شیخ عبدالواحد غزنوی که
 بشمل انوار قبس اشتهار داشت بود چون در دہلی آمد از صحبت خواجہ قطب الدین بختیار
 قائمہ بسیار حاصل نمود و از پیران فائدان چشت شمار کرده شد و شیخ نظام الدین
 ابوالموئید شمس الدین نیز گویند و این خطاب و رایبر و تفسیرش مثل خطاب خود
 عنایت کرده بود و شیخ جمال کو بیومی که از اکابر اولیا است و مقبره عالی پیری کو بیول
 از اولاد حق یاد دوست و وفات شیخ نظام الدین در سال ششم و هشتاد و دو
 در عهد سلطنت سلطان غیاث الدین بلبن بود قوغ آمد رحمة اللہ علیہ از مملکت

چون نظام الدین شمس الدین	رفت در چشت اربعین دارنہا کامل اشرف بکر سال سال
نیز مہدی بوموید مقتدا	شیخ حمید الدین هموی السید الناکوری

قدس سرور لقب او سلطان التارکین و کنیت او ابوالاحمد است از اعظم خلیفہ
 خواجہ بزرگ میمن الدین حسن بخری است و در تجرید و تفرید قدم راسخ و ہمت عالی و شای
 مسئلی داشت و وشی از اولاد حضرت سید الدین زید است کہ از اصحاب جناب است
 تاب و عشرۃ المبشرین بود و از تقدیرین مشایخ ہند است غفر ظویل یافته چنانچہ
 از عهد ولایت خواجہ حسین الدین حسن بخری تا اوایل ولایت سلطان اشایخ نظام الدین
 حیات بود و قضا است کہ روزی حضرت بزرگ خواجہ حسین الدین حسن بخری اوقت
 خوش بود فرمود کہ از حاضرین مجلس ہر کسی کہ چیزی بخواہد بگوید کہ در اجابت مفتوح
 است یک کس و تیا خواست دیگر طلب عقیقی نمود و ہر دو بمقتضی رسیدند بعد از آن

خواهد بود بسوسه شیخ حمید الدین مونی خود و فرمود که از بر سر تو از خودم بگویم که تیا و محبتی
 سوز و کرم باشی شیخ عرض کرد که بنده را چه محال که زبان بسوال بجنباند خود است من خوا
 سولی است من بعد سوجه بخواجه قطب الدین بختیار اوشی شده ارشاد کرد که تو هم بخواجه آنچه
 میخواهی دس بجواب بروخت که هر چه تو خواهی بخوام روی سر بر استانم
 بنده را فرمان نباشد هر چه فرمائی بر آنم و خواهد بزرگ ازین هر دو خوشدل شده فرمود
 که التارک من الدنیاء الفاسخ من البقین والموصول الی الله سلطان التارکین
 حمید الدین مونی و قطب الزاهدین قدوة الوالحین قطب الاقطاب قطب الدین بختیار
 اوشی از آن روز شیخ حمید الدین مخاطب بقطب سلطان التارکین شد و فاش شیخ
 حمید الدین با قول صبیح تبایخ بست دهم ماه ربیع الثانی سال شصت و هشتاد و سه
 و مرقد منور او را گور است و آنجا را با شیخ بهاد الدین زکریا لسانی در بابیه مبارکه
 فقر و غنا مراسلات و کلمات بسیار اند و شیخ بهاد الدین هر چند که تحریر کلمات بود
 است الا از جمله جوابیان بر نیامده از مولا است چون حمید الدین مونی شیخ دین
 زنجیان در روز هفت رسید طایفه پیغمبر قطب الدین بختیار اوشی
 نیز سرور گفت سال طایفه سالک در آن بهاد الدین بختیار اوشی
 شهر و روز می نام آنچه شیخ قدس سره نام او محمد بن عطاء است دین صلی الله علیه و آله
 اول همراه پدر خود عطار الله محمود از بخارا و در عهد سلطان مولا الدین سام بقیام دینی آمد
 و تحصیل علوم نمایان نمود پدرش هم در دینی بر حجت حق پیوست پس او را آتشی
 ناگور دادند و آتش سال قاضی ناگور بود شیخ حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله سلم را
 در خواب دید که گویا او را بسوسه خود میخواهند علی الصبیح از قضا دست برداشت
 و ترک و تجرید اختیار کرده و مسافر شده در بغداد رسید و بشرف ملازمت شیخ شهاب الدین
 عمر سرور دمی مشرف شده هر یک گشت و تا یک سال کسب سعادت نموده خرقه خلافت
 حاصل کردن در آن ایام خواجه قطب الدین بختیار اوشی هم در بغداد بود و هر دو
 حضرات با هم بدرجه غایت محبت و اخلاص بوقوع آمد من بعد بدین منوره رسید

د تاسه سال بجا آورد و خدمه طهر و نبوی علیه الصلوٰه و السلام قیام پذیرفت پس شرفیات
 زیارت بیت الله شد تا دو سال را آنجا قیام نمود باز بدین آمد و محبت خواجده
 قطب الدین بختیار در حیات و ممات با بد و کلوسی جدا نشد و مدفن هم در دلی
 یافت ازین سبب شاخ عظام او را از شاخ خاندان چشت شمار کرده اند
 که وقت قاضی حمید الدین برگرد کعبه طواتر میگردد بزرگی را دید که او هم در طواتر است
 بنام او کلام زدن آغاز نماد و وی روی باز پس کرد و گفت حمید الدین بنام
 ظاهری که درون آسمان است اما ثابت باطنی مشکل است گفت که ثابت باطنی را
 ارشاد فرمایند گفت مراد طواتر است هر قدم فتح قرآن میسر است اگر توانی ثابت کن
 قاضی بخیر گشت و در دل گذاشت که شاید این بزرگ معانی قرآن در دل می آید و بگوید
 این خطره وی باز روی باز پس کرد و گفت که فی فی حرفا حرفا لفظا لفظا بدتر می آید
 از دل تا آخر گفت که قاضی حمید الدین طبعی لطیف و ظریف داشت هر کس که
 خالی از لطیفه نمی بود و چنانچه روزی شیخ کبیر خوارزمی شیخ حمید الدین در راه با هم
 میرفت و مرکب قاضی حمید الدین خورد و دود شیخ کبیر فرمود که قاضی مرکب شما صغیر است
 گفت آری بهتر از کبیر است و گفت که شیخ شهاب الدین هم سبزه ردی اکثر بآ
 قاضی حمید الدین میفرمود و یکایک پیچید پسایل خود درج فرموده که خلفای فی ایند کثیر
 منهم حمید الدین من اعظم خلفای است که قاضی حمید الدین بسبب این محبت
 و دام خواجده قطب الدین بختیار در سماع و وجه غلوی تمام داشت لذا اعلیٰ حق
 بر ایشان محقره نوشتند و در پی ایداع ایشان شانه تا آنکه روزی نزدیک کوئیک
 سفید سلطان حسن الدین در خانه درویشی مجلس بود و خواجده قطب الدین بختیار و قاضی
 حمید الدین هر دو بزرگوار در آن مجلس و فن افترا بود و در ناگاه ملائکه ازین بحر قندی را
 که از اجل علمای عصر بودند خبر کردند و بایچه غشنگار از جای خود درویش شدند تا بهما
 مجلس سماع رسیده و مقرر حال اهل سماع گرد و عزیز است که ملی در نوشتن نام داشت قاضی
 حمید الدین ملازیمال گاه کردی صاحب را نزد خود طلبید گفت که تو برو و بجای

در این خطه نام
 من در این خطه نام
 از این خطه نام
 در این خطه نام
 در این خطه نام

مخفی نپایان باشی هر چند از طلب کشف عارفانه شی و اگر مولانا کریم الدین بے اجازت
 صاحبخانه بالا خواهد آمد و از آنجست شری موافقه خواهم نمود صاحبخانه فی الحال بجای مخفی
 گشت و قاضی معینان اصحاب خویش اجماع شغل باند چون مولانا کریم الدین بر در
 صاحبخانه طلب کرد گفتند که او عارف نیست مولانا با خود انانیت که اگر بے اجازت صاحبخانه
 اندرون در آیم موافقه کرده باشم پیش مانی ایستاد بر وقت گفت که قاضی حمید الدین
 در تمام عمر خود که برادر بزرگتر من است و کمال رسانیده یکی شیخ احمد روانی که ذکر خیر شیخ
 درج خفون نیست و از حال می نفو است که شی در دزدی در خانه وی آمد هر چه بیت بیج
 نیافت خواست که بیرون رود و خواب آواز داد که ز مانی بایست تا ناسید و محرم خودی
 بعد از آن بر فراست دینگر یار چه که در کار خانه یافتگی او بود و جاکرد پیش او نهاد
 و بعد از خواست که این بضاعث تعلیل لایق تو نیست دزد گرفت و علی اصباح با اهل عیال و
 خدمت حاضر شده توبه کرد و هر یک گشت و دوم هر یک قاضی حمید الدین عین الدین قصاب بود
 که در زبده ریافت کشف ثانی نیست و هر چه از زبان خود فرمودی بچنان بوقوع آمد
 چنانچه قاضی خیر الدین بمن از منصب قضا بخیاست وی حاضر آمد و التماسی قاضی بر او حصول
 منصب قضا کرد و فرمود برو که قاضی شدی پس را ندک قاضی شد بچنان کسی که بخدمت
 حاضر آمدی محرم نزدی موسوم خلیفه قاضی حمید الدین شیخ حسن بن ابیست که کار آن
 بابی کرده و در بد او بکویت دشتی و از حال می نقل کنند که روزی در میان یاران
 خوشش بود و بطبع گفته فرستاد که شیر مرغ بر لے یاران نخسته کنی چون طعام خفته حاضر
 آوردند بادل نقل گفت که درین طعام امروز البته خیانتی واقع شده است عرض کردند
 که خیانتی علیه هم قید ایم الا شید و در یکتا جوشید و گفت فلان گشته از کناره و یکابر زمین
 میرنجت اما او را در آورند جمع کردیم و بخوردیم گفت اگر بر زمین برنجی مضافه بود و اگر
 در کاسه انداخته بود بداند است می شناسد که آنهم نفیس حاضرین نجاس بشا پس ششم نیز
 که ایشان را در آفتاب گرم پشاده گفت تا هر قدر شیر که پیش از باران خورده اند از آبها
 ایشان غرق شده برین آید بچنان کردند چون از گرمی آفتاب برق ایشان برخواست

ایشان را در سایه بخواند و حجام طلب کرده قصد خود کند تا به قدر عرق که از جسم باران
 ریخته است همانقدر خون از اندام او برآید گفت که شیخ نظام الدین ابوالمواید
 دقتی در بد او نداشت بیا بر بوی شیخ حسن رسن تاب بعبادت او برفت شیخ فرمود که شیخ
 حسن در حق من و عاصی صحبت کن گفت که باری دارم شرف الدین نام که در بازار
 خیاطی میکند اگر او را هم طلب کنید از او مرض کرده خواهد شد پس او را طلب کردند و چون
 حاضر شد شیخ حسن بوی گفت که از زمانه اسرار از او مرض شیخ بنده من از او است تا به روز
 پانزدهم است پس هر روز بزرگوار تو به شست و شستمالی خود در از او مرض میروم و خود
 بپوشانم سر بر آورده در حالیکه شیخ نظام الدین شفا را کامل یافته بود و در وقت
 که چون شمره گرامت و نکاشفت شیخ حسن در عالم گرفت خلقی کثیر در خانقاه و آلاجه و
 جمع آمد و در پیش دیگر که مرسوم با شیخ محمد خاسی بود در بد او نداشت و
 روز سه باشی در مسجد ملاقی شد و گفت ای حسن بسیار بهنگامه مجلس گرم ساختی ترسم که
 در آن گرمی خود سوخته نه گردی بفرمان الهی همان روز در خانقاه شیخ حسن آتش در گرمی
 میداد آن اندرون آمدن تو به شست و شستمالی در میان آتش بسوخت و تا شیخ حسن بدر قیام
 بوقوع آمد یا زایمیم بذر که نشاء شیخ حمید الدین و مشق است که بگذشت تا شیخ نظام الدین
 و ختیا در چند ماه باران رحمت الهی نازل نشد و خلق بسیار باساک باران بهنگامه
 سلطان حسن الدین بهر مدار دعا از بزرگان عهد نمود قاضی حمید الدین باذان فرمود که اگر
 در ویشان دعوتی کن و اهل سماع را حاضر آر تا در ایشان سماع کنند شاید که نزول باران
 رحمت الهی گردد سلطان دعوت کرد و بهنگامه سماع گرم نمود چون در ویشان سماع بشنودند
 ابر پیدا شد و باران شروع گردید و چندان بارید که گاهی بنامیده بود و خوشی بسیار
 که قاضی حمید الدین را تعانی بسیار است در عوارض و عشق و محبت از انجمن کتاب
 طوایع شمول از تعانی و مشهور تر است و در آن کتاب شیخ حمید الدین میگوید
 و سخنان بلند میگوید و قات قاضی حمید الدین تا به پنج و بیست و پنج سال فی و قبول
 بپنج تا بیست و پنج سال ششصد و هفتاد و هشت هجری است از مولف

رفت از دنیا چو در فلک برین	شیخ عالم سقی عبد الوہاب	والی غلہ ست سال وصل
نیر شاہ دین علی عبد الوہاب	شیخ سید امام علی لائق سیالکوٹی قدس سرہ	از اعظم اجابت کبرای اصحاب جناب فرید الدین گنج شکر است از کمال اولیاء و صوفیہ
طاهر و باطن وز ہر درج و تقوی و خوارق و کرامت بود و بعد تربیت و تکمیل و عطا فرمود	خلافت بصوب سیالکوٹ شرف ترخیص یافت و در آنجا رسید و ہزار مخلص را بخیر رسانید	و ہمانجا دفن یافت چنانچہ مزار پر انوار دی در سیالکوٹ زیارت گاہ خلق است صاحب
مساجد الولایت میفرماید کہ حضرت گنج شکر را بوقتیکہ علی لائق بخیرش حاضر شد قبل ازین	و علی نبی علی احمد صاحب بر علی ہماری مرید شدہ بود و چون علی لائق حاضر شد فرمود کہ این	علی نیز بآن ہر دو علی لائق باشد و ذکر و فعل بیک جا کنند پس آنرا در خطاب حق خطاب شد
و صاحب تذکرۃ اہل شوقین فرماید کہ چون علی لائق تحریر فرمودہ است فاتحہ شیخ	علی سید شجرہ شوقی و صاحب سیر الامتیا در سال شصت و ہشتاد و ہشت ہجری است از وفات	علی اعلی لقب شیخ زمانہ
کہ در ملک لایت بود و الی	چو از دنیا بفرودس بریافت	ازین از نور و شرف اند خالی
علی شاہ کریم آمد و ہاشم	در گرفتار علی شہزاد عالی	شیخ برمان الدین محمود الی خیر اسعد البیہقی قدس سرہ از اکابر علمای وقت
سلطان غیاث الدین بلبن بود و بود علم و دانش و جد و سلع و جامع بود میان علوم	شرفیت طریقت کھن شہر نیز میلی داشت و اشعار وی مشہور احوال مفصلین بخوانند	سے بودند شیخ میفرمود کہ من خود بودم نمبر شش سالہ ہمراہ پدر خود و شہر بلبن میرتم
ہنگامہ سوار سے مولانا برمان الدین میرا اعتنای مصنف ہدایہ نزدیک سید سلیم نجوم	مردمان پدر از من جدا شد و بگو چہ دیگر بر رفت من ہمانجا بماندم چون سوار ہی مولانا	نزدیک من رسید پیش شدہ سلام کردم و ازین تیر تیر گاہ کرد و گفت خدا تیر لے مر ہمین
میگو یا ند کہ این کوہ کہ در ہنگامہ سوار شدہ من این سخن شنیدم و بچنان از کتاب	اورہ ان شام چون چند قدم دیگر رفت باز من متوجہ شدہ گفت کہ خدای جل جلالہ مرا	چنین میگوید یا ند کہ بادشاہان وقت بر در این کوہ کہ بایند از علمای ہر شاخہ نظام شوم

تقاضاست که شیخ بارافرمودی که فدای عزوجل هر از هیچ کجی نخواهد رسید بکلیه اشاع
 جنگ که بسیار شنیده ام و وفات شیخ بر آن لیدین رسالت شسته و بشاد و وفات بر آنست
 رفت و در بیت چو از دنیا بدون شیخ عالم مقتدر بریان دین و صل و سر دار دین حسن
 بهم ولی پیشوایان دین **خواجہ علاء الدین علی احمد صابر کلیسی می قدس**
 از علمای خلفای حضرت سرکش و کبرای اولیای سنی شیخ و پیران وقت است حقیقت
 عارت کامل از یک کل صاحب کرامت الی نعمت بود و تربیت شیخ و منزهت بانی در شش فرقه فقر
 خواجہ اکبر فرید الدین گنجشکر پیشید و علاوه بر آن نسبت فرزند می خواجہ برادری هم سرکار
 بود و حضرت جیشکر اکثر در باب می فرمودی که علوم ظاهر می باطنی من شیخ نظام الدین
 سرایت کرد و علوم ظاهری باطنی پیران کیا من شیخ علاء الدین احمد صابر را شرک در حق
 فرمود که علم سیند من شیخ نظام الدین بداینی و علم دل من خود ایمه علی احمد صابر
 سیر لاقطاب سیفر ماید که در اوایل حال سمت نشکر فقر و خدمت مطیع غلام به بیکجا
 حضرت فرید الحق الدین تاد و از ده سال بذات علی احمد تفویض بود اما چون حضرت
 اجازت مقرر شد و ارشاد کرد که قونین طعام از میان اشکر خواجہ بخور و در تاد و از ده سال
 از طعام در کام خود نهاد و در ده سال شیخ که خدمت اشغال شد گفت که از اجازت حضرت
 بنده را چه حال که یکدانه از مطیع علی تعجب و بکار خود و بپار و شیخ ازین کمال صبر خوشحال
 و فرمود که علاء الدین علی احمد صابر است پس از آن روز خطاب مایه می طیب شد و فرمود
 خلافت یافتید علی امور شد و ارشاد یافت که اول از ابو دین روانه شده و دانشی بر
 و در شیخ جمال الدین خراسانی قسوی بر فراق قطبیت خویش نصیب از ده روانه شد علی
 خواجہ شد پس حضرت علاء الدین از ابو دین روانه شد و آنسی شد چون در آنجا رسید
 بر چو دول و در دو جهان سواری اندرون خاکیا شیخ جمال الدین در آمد جمال الدین
 تاد و از ده با استقبال بر آمد مگر علی را از چو دول فرود نیاند جهان سیرا قیاسی نشد
 اندرون تشنه لب بر جمال الدین را بچینی از آنحضرت خوشتر نماید و با نظره قیاسی که بپایند
 و اگر ام بر چو جهان پیشانده با اتفاق به دیگر ناز منب بود اندر ده از شیخ و دانشا کسبیت

بر آورد و حقیقت آنست که خود و بیوی علی معلوم ساخت چون چراغ حاضر شود بجای تو رفت
 در میان آمد بعد از آن چراغ آوردند و شمال یکشادند از اتفاقات با وی در زیر چراغ
 گل شد حضرت صابر فی الحال هم خود بر چراغ دید فی الفور چراغ افروخته شد شیخ جمال
 چون آنچنین حال بدید شمال را از دست خواجه بگیرت پاره ساخت گفت علی بیچاره
 تا بستم آتشین شما ندارد اگر خواهم فتنه بکندم خواهد سوخت از شوکت حضرت عاقل و عفت
 شده فرمود که تو شمال را پاره کردی من سلسله ترا پاره کردم گفت از اول یا آخر فرمود از اول
 پس بنا وقت بر فارس را از آنجا برگشته در اجودین بخدمت فرید الملک الدین آمد و گداز
 حال نمود فرمود که پاره کرده جمال الدین را فرید نتوان دوخت پرسید که چون شیخ جمال را
 پاره کرد تو چه گفتی عرض کرد که از غایت غشپ گفتم که تو شمال را پاره کردی من سلسله ترا
 پاره ساختم او گفت از اول یا آخر گفتم از اول حضرت شیخ فرمود که تیر بپلوانان برین خطا
 نمیرود اما بخیر گذشت که از اول گفتی آفرین است ماند که مریدی از مریدان تو دعا خواهد
 و سلسله او جاری خواهد شد و این اشارت بحضرت شیخ جلال الدین یافعی قبی بود که در کوشش
 دج خواهد شد آخر تا تیر نفس حضرت صابر که بر زبان رانده عجبان بوقوع آمد که بفرکلان شیخ
 جمال الدین مانوس که مردی دشمن عظیم بود و دیوانه شد و پیچر بر سال می بران الدین
 اگر چه بدقت افروزی حاضر بود و شیخ هر چند خواست که او را تلقین کند میلش من بعد حضرت
 فرید الملک الدین لک کلیر را بکلمه الکی بنام نامی خواجه صابر مقرر کرده فرمان خلافت بخوان
 بخط یک خود تحریر فرموده بعد عطای خرقه حضرت کلیر داد و وی را آنجا رسید آن خط را بنویشت
 منور ساخت و در آنجا اقامت و در زیر در آنوقت در شهر کلیر انقدر علما و فضلا بکثرت بودند
 که بر روز جمعه چهارصد چهل سوار بر کمانا بر آمدند و حضرت صابر که بر کمانا جمعه شریف می آورد
 از هجوم و از دام خلافت بیرون مسجد بجا میافت کسی از ساکنان شهر پریان حال می بود پس
 و سه تنگ آمد و حقیقت حال منصور سپرد و تنفیذ خویش تحریر فرمود و اجازت طلبید که این
 باب هر چه حکم صادر شود بر آن عمل کند حضرت فرید الدین عجب اب نوشت که آن ولایت
 یا مراد استعلق شاست اختیار کار بدست آن بر خوردار است چون این اجازت نامه رسید

دبر روز جمعه حضرت مابرای نماز مسجد چو تشریف برد جاسی بر سر خود نماز سابق تمام
 و در تر بافت چون نماز تمام شد و امام خطبه نماز کرد و حضرت مابیر لطف مسجد عظیم مقب
 دید و فرمود که ای مسجد در زمان نماز خوانده اند و تو هنوز در سجده نیامده ترا چه چیز باید کرد و بفر
 فرمودن آن مسجد جامع از پنج دنیا و بر قناد و همه حاضرین نیز عمارت مسجد در آمده ملک شدند
 از ظهور این کرامت عظیم بعضی مردمان محقق شدند و باقی اجل گرفته همچنان برابر بر اصرار
 ماندند و همان سال باسی عظیم ظاهر شد و همه سکنای شهر را ملک کرد و شهر کلیه را کلیران
 گشت و حضرت مابیر بفرار غاطر برافست و مجامده مشغول شد یک روز و شب محبت
 وی اکثر بوجوش طیور می بود و مجازوب گشتی خانقاه عالیجاه حواله شیر و لیر بود که هر روز
 حاضر شده بودم خود در صحن خانقاه جاروب میکردم و افادم حاضر باش شب روز سه شنبه
 شمس الدین ترک بانی تپی که از اجودین هم کباب آنجناب نشسته بود و احدی از بنی آدم نبود
 چون خواب را شوق و ذوق سماع و انگیزه حال شدی شیخ شمس الدین قوالان را از
 آبا و اجدادانی دور می آورد و صاحب معارج الولايت قصه خرابی شهر کلیه را بتفرع دیگر
 شرح کتاب خود فرموده است که چون حضرت مابیر در خطه کلیه رونق افروز شدند علماء ظاهر می
 و بعضی مشایخ با کاردی برآمدند و فامان و مریدان آنجناب را از ارسیدادن چنانچه
 وقتی حضرت مابیر بایاران خود پیش از نماز جمعه در مسجد جامع تشریف برد و بمقام صفت
 اول نشست چون جماعتی از علماء و مشایخ در مسجد درآمدند جای خود را خالی نیافتند
 بخا و مان شیخ گفتند که از اینجا بر خیزید و بجایه لایق خود بنشینید ایشان جواب دادند
 که پیشتر ازین اینجا به خالی بود ما آمدیم و بنشینیم شما بجایه دیگر بنشینید علماء بدشتی سختی
 در آمده گفتند که اینجا به نشستن است و دیگر کسی لایق اجلاق اینجا نیست چون گفتگو
 بلند شد حضرت مابیر سر از مراقبه بر آورد و گفت صاحب لایت این دیار بر لایق نشستن
 بمقام پیش از همه لایق و سزاوار است ایشان گفتند که بر این شایسته نمی بحال
 بایاران خویش از مسجد برآمد و گفت بر مان ولایت ما این است که شما همه بدرین
 ساعت بمیزند بلکه از ساکنان این شهر هم احدی زنده نماند و باز نماندت مدیدین

آباد نگردید بجز این که مسجد و رافعا و چند هزار کس در ته آن پلاک شدند و کسان می شمریم
 بدین طاعتی که گشتار شده در اندک ایام جان بحق تسلیم کردند و نیز صاحب
 ساریج الولايت میفرماید که ولایت حضرت علی احمد صاحب بر ولایت موسوی قلی قلب
 به قلب انبیا علی علیه السلام واقع بود و بر سر کف نفس از غیر و شرزدی همچنان واقع شد و نسبت
 در طریقت با شیخ نجم الدین کبری داشت که وی نیز بر ولایت موسوی مناسب تمام حاصل
 کرد و بود و صاحب ساریج الولايت میگوید که بعد رحلت حضرت صاحب ازین جهان
 خانی هم شهر کلید ایران میداد و چادران روضه عالییه هم بسبب برانی داد و رفت
 شیران اثر و تاو غیر و هو ترانه روضه عالییه رفته سکونت گرفتند ازین سبب قی طایفه روضه
 غیر آباد ماند بعد از آن به دوران دیوی پیست قریب و فتنه شور و جاعی آباد کرده
 در حریم روضه تجمانه دیوی تیار کردند و قریب بود که روضه فتنه شورش و پس روزی
 شیر از حصار در آنجا رسید و بسیار کس از تنبه و آن پلاک کرد و باقی راه فرایندش گرفتند
 و جاسه بودند از دست معاندان خالی شد و غیر در سیر الاقطاب است که روزی شخصی بنام
 و از قوم یوگیان از آنراه گذر کرد و بسبب حاجتی از قباچهت انسانی اندرون حریم روضه
 عالییه درآمد و دید که مقدسی در آن مقام و آرام نیست و هزاره از اهل اسلام اندرون
 مقتصد غیر است آن شخص بعضی سادات قدیم که فیما بین طایفه خود اهل اسلام است
 مستعد بدین امر شد که هزار مجرا نوادر اسما کند و همیشه آهنگی که با خود داشت باند ام از قول
 شد چون چند خشت بر آورد از اندرون قبر روزی نمودار شد چوکی سر اندرون کرد و خوا
 که بیند که اندرون جدیدی فی الحال بوضعتی گرفتار شد و متولست که سر خود باز
 از آن روزی بیرون آرد و آخر دم وی چند شد و پلاک گردید چون شب شد مجاور
 در خواب دید که گویا شیخ تشریف آورده و فرمود که شخصی بی ادب بنوا را آورده بستر
 کرد و خود رسید و تا حال در وزن عزت گرفتار است بپایند و او را از آنجا بدر سازید
 علی الصبح مجاوران بسبب تمام در روضه عالییه رسیده و سر چوکی را از آن روز
 بر آورد و فاش آورد از آنجا دور تر انداختند و آنروز شهر کلید را از آبادانی قیمت کمال

که بدرالدین چو از عالم سفر
 ایال ملل از گویه قال نقل
 بدر دین مهدی بن بیدکمال
 هم بفر شاه بدرالدین جل
 شیخ نجیب الدین چشتی قدس سره از کاشان
 حضرت کبیر شکر است دادا آقا سید نجیب بزرگویند دوی برادر ارکلان شیخ برهان الدین
 غریب است و لقب بقب زارین زربخش بود و صاحب معارج الولايت میفرماید که سبب
 لقب شدن او بدین لقب آن است که از غایت ریاضت و مجاهدت شیخ نجیب الدین
 بمرتبه مجتوبی رسیده بود و او را در خلعت زرین بوقت صبح دشام از غیب فردا آمدند
 دوی آنرا فروخت نموده بعرفه درویشان صرف کردی و خود ستمان ستموی
 ازین سبب لقب رلقب زارین زربخش شد و چون در ملک یوگیر کفر و بدعت پیدا
 بود حضرت مجتبی را بجای یوگیر خدمت نمود وی در آنجا رسید بهر عیلت
 پر خدمت و اکثری را بهدایت راه نمود و آنانکه انکار نمودند و حق ایشان را میزد
 تا بیایک از ایشان شیخ شدند و یا آنچه تا حال صورتها می شیخ شده از شکمهای کوه یوگیر
 بیرون میافته میشود چون وفات یافت حضرت سلطان اشلیخ نظام الدین بجایش شیخ
 برهان الدین غریب قدس سره را مقرر فرمود دوی شیخ کفر و بدعت در آن دیار گذشت
 وفات شیخ نجیب الدین بقول صاحب معارج الولايت بتاریخ هفتم ماه ربیع الاول سال
 شصت و دو مروج است از مولف اشلیخ عالم پیر در آن مجتب شد و از دنیا سو و در آنجا
 کاشت حق حقوی آمد حلقش (هم بخوان مهدی کامل محمدی السید محمد بن سید محمود
 که مانی قدس سره از علمای مهاباد جل جلاله حضرت مجتبی است مهلا و از ارباب
 اول تعقیب تجارت در لاهور آمد و از آنجا با جوهری فقه پیداوسی حضرت مجتبی شکر شریف
 و از آنجا در لمان که سید احمد عم دی در لمان بود رسید و هر بار که برل تجارت میسر
 اول در لاهور و بعد از آن در اجودین از آنجا در لمان رفتی و درین که در شده راه ریاض
 فرید الدین مجتبی پیدا شد و کار تجارت را بکلی ترک داده و حق مشغول گشت و بعد حضرت
 شیخ گردید و بعد وفات شیخ بخدمت سلطان اشلیخ نظام الدین حاضر شده تشکیل
 رسید و اول باران اعلی شد وفات سید محمد بقول صاحب اخبار الاخیار شریف مهلا

سبقت می یازد و هر چه نیست از آن برادرش در دلی بر چو سوره باران شیخ نظام الدین قسطنطنیه
 محمد بن محمود آن سیرک را شایسته علم که از آن در مجرب بنی بنی بانی اجتماع و صاحب شدند و شکر از دل
 و اگر گشتا می بود و سیرک را بانی شیخ نظام الدین سیرک می قدس سوره از عظمای
 قسطنطنیه شیخ نظام الدین بدادنی دیکوی است ظاهر و باطنش از او همان میزند و قضا
 عالیله آهسته و در شیوه در روشی سیر است به دو بیت است شیفه شکی سماع و شش سیاه باران
 اعلی سرافراز و متار و زیارت حرمین الشریفین نیز شرفیاب شده بود و وفات
 وی حسب قول صاحب شجره حقیقه در سال هفتصد و هشتاد و هجرت و هزار و هزار
 در حلی است از مولف رفت از دهر چون نظام الدین متقی نسب شیراز می
 پیرانشاد سال و شش گویم ولی سید شیراز می شیخ شمس الدین ترک
 پانمی پشی قدس سوره از غنائی آمار و مریدان باد قاسم شیخ علاء الدین علی
 صاحب برت مقامات عالیله القاس جلیله آثار که بر این توبه و شست صاحب سیر الاقطار
 میگوید که وی سوا می خلافت حضرت صاحب از شیخ فرید الملت الدین هم خرفه خلافت پوشید
 و حسب الحکم گنج شکر و المام غیبی پادشاه غیب صاحب از او بدین بکلیه تشریف بردن اصلی او
 در کستان از سادات عظام است بطلب حق از وطن برآمد و با بود و بدین رسیده مرید صاحب
 گشتا شد و چند گاه بنجد است آنحضرت گذرانیده خرفه خلافت یافت بعد از آن بالتمام
 اکبر و اجازت گشتا همراه حضرت صاحب در خط کلمه رسید و از غایت خدشگذازی بنجاب
 فرزندی مخاطب شده و سر حلقه کرده حق پیرو صاحب حقیقه گشت و تا پانزده سال بنجدات
 غسل و وضو و خجین طعام و میز کشی مامور بود و بدین اجازت یافت که چند گاه در لشکر
 سلطان توکری کند چنانچه وی در دلی آمده در لشکر سلطان غیاث الدین بلبن خمره و از آن
 نوکر شد و آن ایام سلطان بر سر قلعه از قلعه است به درستان لشکر کشیده بود و خواهم همراه
 بود چون در فتح قلعه توقف افتاد سلطان چند ماه در آنجا توقف نمود تا آنکه شب گرد و غبار
 نمودار شد و ابرو باران غلیظ بر فراست و در لشکر هیچ جا آتش نماند سقا به چینی خانه
 سلطانی بر آتش آتش جاسا می گشت ناگاه دید که در خیمه سواری از سواران شاهی چراغ

روشن است چون نزدیک رسیدید که در دیشی در روشنی چراغ بتلاوت قرآن مشغول است
و باد هر چند که نیز است نقصان آن چراغ نیز رساند سقا نیز یکسره رسید از غایت بهیبت
در عین با نش سوال آتش نمیدانگاه شمع سر بر آورد و بسطاد آورد و آتش را آتش بخوابی
بگیر سقا پیشتر رفت چوبی به آتش روشن نمود و آتش در چینی خانه سلطانی بهر علی الصباح
باز همان سقا بگفتن کی با ناظر گز کرد و شیخ را در خیمه دید چون بر سر تالاب رسید دید که
شخصه سیاهی مسلح بر سر تالاب نشویند چون نیک شناخت همان بزرگ بود و بفرمود همان
آتش لطف برد و سقا از سها بخاک روی و ضو کرده بود آب در شک پر کرده دید که آب تالاب
از آنجا که است بخلاف دیگر تمام آب که بسبب سردی بخی بسته بود پس سقا تا شده روزه
به چنان اتفاق افتاد که آب از تمام بنوی آنحضرت گرام در چینی خانه شامی بی برد و رفته رفته
از بن خبر سلطان رسید علی الصباح بهر سقا بر لب حوض آمده تصدیق گری آنحضرت
بر نهامی سقا بخدمت آنحضرت حاضر آمد و عرض کرد که زنی بخت نیک بخت من که در لشکر
مثل شما مردان خدا نیام پذیراند اگر افسوس که با وجود موجودی شما در فتح قلمه تو نیست
شیخ دست بشارت برداشت و به بشارت فتح قلمه میداد و ساخت چنانچه همان روز قلمه بفتح
گردید چون باز شکفت شد شیخ از آنجا برآید و بخدمت پیر شریف مشرف شد و بهر عطای
خرقه خلافت بولایت پانی پت مرزا گردید و شیخ غلام معین الدین صاحب بیارج الولاية
میفرماید که خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی از فرزندان شیخ احمد بسوی است سلسله نسب
بچند واسطه بحدید بن علی الملقبی کرم الله وجهه رسید بعد از تحصیل علوم نظامی از ترکستان
بطلب حق برآمد و اکثر بزرگان ماوراءالنهر را دریافت بعد از آن به بندرستان آمد چون
در کلیه شیخ علی احمد صاحب را دید مرید شد و مدتی بخدمت مشرف مانده و ارق بگشاید
احوال غریبه پیدا کرد چون ایام وفات حضرت صاحب مرزوبیک رسید خرقة خلافت بولایت
عطا کرده اجازت رفتن بولایت پانی پت مرحمت فرمود و ارشاد نمود که چون فانی بن
بعد رسد در روانه خدمت پانی پت شدی دی لبرض پر و خست که صاحب لایت آنجا
مشرف الدین ابوعلی قلندر است مانند من در آنجا بچه طور صورت پذیرد یا هر چند فرمود

که در آتش با خرسید چون تو را بخا خواهی رسید او از شهر برخواهد آمد پس چون حضرت
صابر وفات یافت بعد شد در شمس الدین روانه پانی پت شد چون در آنجا رسید جلوس
امین نهشت زیر سایه دیواری نشست شیخ بوعلی از بحال نور باطن آگاه شد از تجو
بر آمد پس طوافش که محبوب بنظر بود علی بود رسید که کجا میرود من ترا میگذارم فرمود
که ولایت این قلمم جو الله دیکه شده و حکمیت که حالا تا و تنیکه در بیا تم درین شهر بیا تم
پس طوافش گفت که حاجت ایت این ملک را بمن بیا گفت در فلان محله مرے
بلباس چوبی و قلندرانه نشسته است وزیر دیو ارقیام دارد بر وزیرت کن پس
طوافش در آنجا رفت و از دیو آگاه کرد و بیا مدد حضرت بوعلی از شهر برآورد و بیرون
شهر قیام نمود و شیخ شمس الدین اندرون شهر بخجوه ای علی بود آمد و احیات بوعلی بیا تم
بیکار بخت و اتحاد گرم نامر و صاحب سیر الاقطا سیر بیا تم که روزی شنید
از اکابران پانی پت بخجوه ما فرمود در آنجا سخنان گفت که سیادت شما بجه طور
سبب شود پیوسته است فرمود که از آبا اجداد خود شنیده ایم و لبثا مه هم داریم گفت
اشانت انجمنی خیل و شوار است و چگونه تسلی گیرد و از اجتماع این سخن بل غایت منزل بخوش
آمد گفت که در دعوا م الناس شنود است که شکی که سمیع انساب از اولاد رضی باشد بوی
مبارک دی آتش میسوزد اگر چه انجمنی تا حال تجربه نیامده لیکن نزدیک من باین جبه
نیست که ما و شمار آتش آیم هر که در آتش نسوزد او سید است این گفت و در تنور
آتش که در خانه های می نماند و برآمد ساعتی و آنجا قیام نموده بشید از او که شما
اندرون تنور بیا سید که دعوای سیادت دارد و آنحضرت از روی تعال جواب نهشت
داد و نزدیک تنور رفته دید که حضرت شیخ چون در در آتش آرام پذیر است از آنکه درین
بیرید و خواست که قدم بپس بر دارد فی الحال شعله آتش از تنور برآمد و بدانش
در گرفت و صحن شروع گشت فریاد الا بان الا مان بر داشت و فریاد از تنور برآمد
و دست مبارک بر آتش زده فی الحال سرگشت و بشید که کوز تو به کرد و سر بر کردید
و نیز صاحب سیر الاقطا از شیخ شاد و چشتی نقل کرده که شب بر سر تنور بنیواب بودم

که یکی از برادران نامهربان که در بند قتل من بود و آمد و ششیر علم کرده و خجسته که برین
 زند درین آشناییدار شدم و ششم باز کردم دیدم که ششیر بر سینه بر من قادر است و در دل
 متوجه بخواب شمس الدین ترک شدم ملاحظه کردم که دوستی یا انگشتی فقره از غیب پیدا شد
 و آن عالم را از گردن گرفته رفیع ساخت بر فاسم و تجدید و نو کردم و با وقت بر دهنده طهر
 ششیر ز تنم دیدم که یک دست از سر قد ملی برآمد و بر سر من فرو داد و سرگاه و تینا آن دست
 حق پرست را بر دوش گزیدم بر سر ششیر ایام و در دل آرزو کردم که افسوس از وقت ششیر یک
 است اگر روشنی بودی هر آینه بزیارت دست مشرف میشدم بدین آشنایان و دست
 لعل روشنی پیدا شد و تا آنجای نمودار شد چون نیک ملاحظه کردم همان دست صاحب
 انگشتی بود که بر رفیع قاتل من نمودار شده بود و سر از سر انگشتی اندام نموده
 و تحفه فائده گذرانیده و حضرت شدم و غیر از سبیل الاقطاب منقولست که ششیر شمس الدین
 ترک یانی تپی در بند وستان آمده و متاهل نشده است نه اولاد و وجود آمده و لا اله الا الله
 یکمتر از پنجاه سسی صفه خان سید که از پیشگاه شاه جهان بادشاه بکومت اکبر آباد
 مامور بود و بسبب حوادث و روزگار از حکومت معزول شده و است که بوطن رود و چون
 در یانی بت رسید بزیارت روضه حضرت شمس الدین مشرف شده نام نشان و احوال
 قشربینا در ششیر از ترکستان در بند وستان از مجاوران هزاره پرا افوار و ریافت کرد
 و از دیگران گفت که من کس را از اولاد حضرت شمس الدین نام در بند وستان محض بزیارت بهتر
 آنحضرت آمده بودم لیکن معلوم نشد که روضه مقدس آنحضرت کجاست پس بنیامه عا لایله از بند و
 برآورده مجاوران نشان داد و چون سامی بزرگان و تقابل کرد و مطابق نسبت نامه دستخطی آنحضرت بود
 و صفه خان بیان کرد که چون ششیر در ترکستان تشریف داشت متاهل بود و سید احمد نام پسری داشت
 و بعد از تشریف آوری ششیر اولاد کثیر از سبب سید احمد بوجود آمد پس بنیامه عا لایله از بند و
 باز محض بیا سبب ما جزا و کی از کرده بکومت کابل قندار یا موز است و فاش ششیر شمس الدین
 حقیق صاحب الاقطاب تذکره الهامتین مساج الوالیة نموده و حال آنحضرت بیان کرده و قبول
 و حسب حقیقه و حال آنحضرت ششیر و بحرییت قول دل معزول بکومت است که در فاش کتاب بطریق

او در عالم منتشر گشت و قدم مبارک شیخ سولای مسجد جامع بجای دیگر شرفیه از ملک امرای
 بخایت تنفی و مایم الدهر و قایم الیل بود بوقت یکپاس شب گذشته فطار کردی در وجود
 و سخاوت بنظر در در طهارت لطافت پیش خلق او را فرید ثانی میگفتند گو یا در یکپاس شب
 بود که بعد از فرید بر دس زمین جاری گشت و خواجہ خسرو در مدح آن فرو عالم قصیده
 تصنیف فرموده است که مطلعش این است شعر علاء و دنیا درین شیخ و خزانده نصیب که شد
 بر تیر قایم مقام شیخ فرید و در مسارج الاولایت درج است که سلطان نجات الدین خلق
 که در او اعلیٰ ملک نازی نام داشت و حکومت صوبه یا پور امور بود در پیش علاء الدین
 شده بود چون شیخ در سال هفتصد و بیست و یک فات یافت در اجودین مدفون گشت ملک نازی
 بعد وفات شیخ بوقت دہلی نشست و بر مراد پرا نوارومی که بجوار حضرت گنجشکر بود گنبد عالی
 عمارت ساخت و گویند که اگر چه این گنبد از روضه عالیہ گنجشکر بلند تر است اما بلند گانرا
 از دور غور در تری نماید از موهبت شد در دنیا چو در بشت برین شیخ هفتده طبع علاء الدین
 بهر تاریخ رحلت پناه شد رقم تمنع حق علاء الدین خواجہ شمس الدین خواجہ اسراوہ
 امیر خسرو قدس سرہ از افاضل و کار بود و بدرجہ غایت محبت حضرت سلطان الشاہ
 داشت گویند کہ وقت تحریر این نازنا جمال شیخ ندیدی تحریر نہستی و حضرت شیخ در مرض موت
 بیاد او رفت در انشای راه بود کہ خیر فوت وی آوردند چون بشنید گفت الحمد للہ
 کہ دوست پدر دست پیوست وفات وی در سال ہفتصد و بیست و دو ہجری است از موهبت
 بہر بخت زینج نیای قانی چو شمس الدین ولی مسہر نور عجب تاریخ و شمش جلوہ گر شد
 از شمس الاولیا مادی اکبر شیخ شرف الدین ابو علی قلندر پانی تہی
 قدس سرہ انا ولیای نامدار و مجاذب باد غار و مشایخ صاحب الاسرار حشمت
 اہل بشت است در او ایل حال تحصیل علم کرد در طریق مجاہدہ پیش گرفت چون جذبہ سکر
 نہایت رسید کتاب بارادرو را انداخت و ارادت بخاندان حشمت آورد و در مسارج الاولای
 میفرماید کہ وی خلیفہ خواجہ قطب الدین بختیار خانی است و بعضی بہر شیخ نظام الدین بجا
 نسبت کنند او را تصنیفات بسیار است بہ بیان عشق و محبت و عوارض حقائق و توحید

و ترک و محبت مولی و کتب و ابیات وی که بنام اختیارالدین میرید خود تحریر کرده است که بی است
 جامع علوم و جید در سال دیگر هم مشهور و معروف است که او را ممکن است شیخ شرف الدین میگنید
 و سوله ازین شنوی است شخصی که مخزن رموز و نوید موارف است علاوه بر آن دیگر شمار هم
 از قسم غزل در باغی از شیخ نقل میکنند و وی از قدیم ساکن شهر پانی پت است و نام و پدر
 مادرش سالار فخر الدین و نام والده اش بی بی حافظه جمال بود که مقبره نامی بر دروازه
 در جوار شهر بطرف شمال واقع است و شیخ مریدان و خلفه های بسیار داشت علاء الدین و ابوالکیر
 یارشانان دینی هم حلقه ارادت آنحضرت بگردن خود داشتند و صاحب سیر الاقطاب
 میفرماید که شیخ شرف الدین بوعلی از اولاد مجاهد امام عظم ابوحنیفه کوفی رحمه الله علیه است
 و نسب شریف وی بخند اسطه با امام عظم میرسد بدین طریق که شیخ شرف الدین بوعلی قاضی
 بن سالار فخر الدین بن سالار من بن سالار عزیز بن ابابکر غازی بن فارس بن بلال حاکم
 بن عبدالرحیم بن محمد بن واکب بن امام نمان ابوحنیفه کوفی بن ثابت بن نمان رضی الله تعالی
 عنهم اجماعین و شیر صاحب سیر الاقطاب سامی شجره پیران کبار وی که بحضرت خواجہ قطب الدین
 بختیار میرسد بدین خط تحریر فرموده که شیخ بوعلی قلندر میرید و خلیفه شیخ عاشق خدا و وی
 شیخ امام الدین ابدالی وی خلیفه شیخ بدر الدین غزنوی و وی خلیفه حضرت خواجہ قطب الدین
 بختیار اوشی است و مخفی میاوه که شیخ شرف الدین بوعلی هم عمده هم عصر شیخ شمس الدین
 ترک پانی پتی است چون حضرت شمس الدین از کلید در پانی پت تشریف برد و در شهر مقام
 فرمود سابق ازین مقام شیخ بوعلی هم در شهر بود چون چار روز گذشتند روزی خادم شیخ
 شمس الدین بطرف مسکن شیخ بوعلی گذر کرد و دید که شیخ بشکل شیر متمثل شده و نشسته است بر سر
 و از آنجا بخدمت شیخ شمس الدین حاضر آمده حال احوال عرض نمود فرمود که باز پس برو اگر شیخ
 بوعلی حال هم بهمان شکل متمثل باشد او را بگو که شیر را همیشه می باید در آبادانی جای شیر بنکاب
 نیست پس خادم در آنجا رسید و شیخ بوعلی را باز بهمان شکل متمثل دیده گفت که پیر من
 میفرماید که جلالت شیران آبادی شهر نیست شیر را در همیشه ماندن مناسب تر است فی الحال
 شیر از جای خود بر فاست بهمان شکل بیرون شهر رفت و بجای در تر از شهر مقام کرد

که اینجا آن مقام بنام آنگونی از شهر جالیز مشهور است و با گنده در بند می شیر آلودند
و با گنده بی معنی مقام بنام است در آن مقام تا حال زیارتگاه خانی است شیخ چند سال
در آنجا مانده باز موضع بنام گنده که قریه از بقاع ثابت کرناال است تشریف برد و سکونت
انست و خود و همراهم را از آنجا رها کرد و میفرماید که وقتی در حالت مستی و ذنب سوسه
شود از شیخ شرف الدین باز شده بودند و میگویند که حال آن بود که بوی مزاجم بحال
گرفته و آنرا با آنجا بالین نام که جویند و در دست و پایشان گرفتند و بیکدیگر بستند
تا آنکه بویش بدست گرفته و می شود و می گویند که شیخ شرع بفرموده میگویند که بعد از آن شیخ
مماسن خود بوسیدی گفتی که این بوی بسیار که از پیش است که در راه شرع محمدی گرفته شد
و شیخ شرف الدین از پاره می بود و مبارک خان نام که محبوبه ظهور نظر آنحضرت بود و خلق خوار
برایش کشید و گاه به خود بوی میگرفتند و می بخوریدند شیخ عرض کرد و مسامت خلافت را بکفایت
بیرسانید و قاضی شیخ بقول صاحب سیر الاقطاب تذکرة العاشقین تباریخ سیرت و هم
شهر رمضان المبارک سن ۹۸۵ هجری قمری چهارم در شب چهارم از آنجا بانی پیشکارتال است و در راه

چون شرف از جهان مجتبی یافت	تسلی شد بوحل سب و دود	سال و شش شرف و لی زبان
نیز فرما شرف و سلمه فرمود	بار دیگر شرف سبک شد بگو	سال ترمیل آن شبه با بود
نیز شد سال و شش پیدا	ز سب عالم تفتد و مسود	ایضا قلند بعلی جول از جهان
که از نامش شرف اهل بن بود	نه مخدوم اهل سالش بود	اگر چه سیدین است از محمود
شرف محبوب بولی گفته بهر	سال حلت آن معدن بود	ایضا منظر نور پیغمبر بوی
شیخ عالم شاه اکبر بولی	گشت تاریخ و حال و عیان	مالک عالمی قلند در گوشه
نیز سرور گفت سال حلتش	طالب محمود و سرور بولی	شیخ نظام الحق الدین

پدر او فی قدس سره از خلفای نامدار و محربان هزار و چهلان با و قاضی فرید ملک
و از آل دین گنج شکر وجود می است نام گرامی او محمد بن احمد و انبال بن علی بخاری است
و از طباطبائی است و سلطان الاولیا و سلطان اسلامین است و خطاب محبوب الهی
مخاطب بود و در این دستان از آثار و بیگانهات معلوم است بدین که او در دیار کوفه بود

هر دو از بخارا یا شیخ احمد دلیال پیر والا گوهری بسبب خواستش روزگار بخت نمود
 اولی در لاهور قشرباشی کرد و وفای داشت در آنجا مانده در بدو آن آمده سکونت پذیر شدند
 در آنجا شیخ نظام الدین اولی و جمال ششمی سی چار بجزی مقدس که سال وفات
 سلطان شمس الدین اتمش و خواجه قطب الدین بختیار بود متولد شدند چون بوجیه باله رسید
 پدر بزرگش وفات یافت و در سواد بدو آن مدفون گشت و الهه ماجه شیخ که موسوم بام
 نامی بی بی زینب بود برادرش تربیت پسند الا گوهری و کمال جانفشانی نمود و شیخ بختیار
 فائز کثیر از علوم حدیث تفسیر عرفیه و نحو مطلق و معانی حاصل نموده بارها زده سالکی
 دستاویزیست کسب و بجزیست سالکی بشیر و بختیار شیخ نجیب الدین متوکل برادر شیخ
 فرید الدین حاضر شده بوسیله جمیل دیوبندیه حضرت زکریا گنج در جردین حاضر گشته رسید
 و بسبب آنحال شعله شوق این بود که در کوه کجی ابوبکر نامی قوال از سفر آمده تذکره و شیراز
 را و بجزی شیخ نیکو و گفت من پیش شیخ بهاء الدین مکر یا مکتی فی سماع گفته ام و بجزی شیخ
 مابد و زاهدی و صاحب کرامت و خوارق ذکر که در خانه وی کثیر کاسه کار و اسکنند
 هم ذکر میگوید که از آن در اید و من آدم در دیشی بیکه شای دیدم فرید الدین نامی
 که در کرامت و اتقا در بدو دروغ ثانی خود بر کوه زمین نه دارد و طالبان را بجزی بیت بخارا
 میرساند و حق تعالی او را بر کوه زمین قاسم نعمت فرمود و پدید آمده شیخ نظام الدین را بجماع
 این سخن آتش عشق بجوش آورد و بهانه بجزی شیخ نجیب الدین حاضر شده بوساطت حضرت
 بختیار و حضرت فرید الدین بهار پدید آمدند که بجزی شیخ نظام الدین بجزی حضرت
 فرید الدین رسیدند و بختیار که اندکی از آن گویا نشان فرید الدین را دیدند و این بود شیخ آتش
 فراقت دلهای بیکه کرده و سیلابه تیافت با تا خراب کرده و این سخن گویا تیرس بود که
 از زبان فرید الدین رسید و شیخ رسید فی الحال سرد پاسبان بختیار و دره و مرید شد و روح الاقطار
 سیلابه لاهور و غیره است که چون سلطان اتمش بجزی عظمای خرقه خلافت از پیشگاه پیر و بجزی
 دلی شریف گشت و در دلی رسید و باله و بجزی بقیع بقیع بقیع بقیع بقیع بقیع بقیع بقیع
 او نهایت بختیار و بیکه از پارتا و در جردین و بجزی بقیع بقیع بقیع بقیع بقیع بقیع بقیع

عورتی صاحب عقیقه در همسایگی شیخ بود که رسیان با حرت بر سید و از اجرت آن جوهرید
 کرده و نان بپختن بخته افطار کردی روزی با شمع حال خاقه درویشان یکیم آثار آرد
 که جوهر و سبخت بخت شیخ آرد و شیخ کمال الدین یعقوب که از یاران اعلی بود فرمود که
 این آرد را بگیر در و یک گلی با قدری آب انداخته بچوشان شاید که نصیب آید از بندگان
 شود چون دیگر بر میگذاشتند آتش از فروختن و دیگر بچوشان مدناگاه درویشی قنوشی
 از در در آمد و به بانگ ابتدا و از داد که ای نظام الدین ما خدمت اگر داری یا جواب داد که دیگر
 در پیش است زمانی توقف شود و بخورید گفت او خود بر خیزد و دیگر بطوریکه دست گرفته پیش
 شیخ بر خاست دست خود را بجامه استین بپسید و کنار آمد و دیگر بر دست گرفته دیگر از
 دیگران برداشت پیش رویش آورد و پیش دست بپس خود تا بخدمت دیگر فرمودی بر دوش
 گرم گرم در دامن خودی انداخت و گرمی طعام بیج بدستش اثر نمی کرد بقدر حاجت نان بخورد
 بعد از آن برخاست کنار آمد و دیگر بدست گرفته دیگر از زمین برداشت باز بر زمین
 چنانکه شکست و گفت ای نظام الدین نعمت اهلن از فرید یافتی و دیگر خاقه و افلاطین هر یکی
 مانگستیم حالا سلطان ظاهری باطنی شدی این گفت از نظر و مان غایب بدین آنرا
 چندان فتوح و نذر اند رسیدن آغاز شد که حساب نامند و صاحب تذکره اهل شریف
 که حضرت سلطان ایشای فرمود که چون در غیبت پور محمد الدین کتیا شهر نو تعمیر کردن آغاز
 نهاد آمد و رفت امر او و زراعه سلطان در آنجا بسیار شد بسبب هجوم و انبوه خلق به تنگ آمد
 و در راه نقل مکان متحکم گشت روزی درین اندیشه بودم که بولانی از در در آمد اول سخن کرد
 این بود شهر روزی که تو مدتی غیبتی بکانت گشت تمامی عالمی خواهی شد و نیز فرمود که اول
 مشغولی بایستی شد چون بکس مشغور شد چنان سعی کند که در روز قیامت از روی رسول
 صلوات الله علیه مسلم شمرند نه گردد از خلق گوشه گرفتن و بحق مشغول شدن مثل شایان
 و کار مردی آنست که خلوت در آنجا باشد و با وجود انبوه خلق در شغولی خلل نیفتد چنانچه
 تمام کرد بر خاستم و قدری طعام خوردم و توجه نکردم که بر ملاک است پس بر دوش نهاد
 نیت کردم که از اینجا نقل مکان نخواهم نمود و همین جا بیدست خلق و عبادت خالق مشغول

خواهم ماند فی الحال جوان مسرر شد و آثارش داشت بر روی پیرافوارده نمود و ارشدند و دست
 بطعام دراز کرد و بخورد و در خص گشت و بارگامی او را ندیدم گفت که سلطان اشناخ
 بر لای اولی نماز جمعه بر روز جمعه از غیبت پور در کیلو گذری را و اعلی ایام پیاپیاده نشسته بود
 روزی در غلطش گذشت که اگر اسب مادی داشتی بسو آرا آن پیر قتمی برود و یک شیخ نورالدین
 ملک بایران و در اسب پادی بخت آورد و گفت که شش پیر و شش پیر من بخوابی شاد کرد
 که اسب مادی که داری بشیخ نظام الدین بده که بر روز جمعه پیاپیاده در کیلو گذری برود پس اسب
 مادی که ششم حاضر آورده ام قبول فرمایند و خود که صاحب الاجازت پیر خود است و پیاپیاده آورده و بد
 و اسم گرفتند و تو انیم تا و تکیه از پیر تکیه خود اجازت گرفتن حاصل کنیم چون شب شد حضرت پیر
 و الدین شیخ را بجوای اجازت داد و فرمود که اسب دیبا بگیر یک اسب دیگر بایران با اجازت اسب دیبا
 نزن و فرستاده است علی الصبح شیخ اسب دیبا بنزد خود رسد بگفت و شکر عظیم حضرت پیر بها
 آورد و در ج اخبار الاولیا و غیره است که چون سلطان علاء الدین خلجی از دارا پایدار
 رحلت کرد سلطان قطب الدین مبارک شاه بر سر سلطنت بلی تمکن شده و از علاء الدین
 خضر خان را که مرید سلطان اشناخ بود و این عمارات عالی که مقبره حضرت شیخ در صحن است
 از ساخت اوست شصت کرد و بران شد که شیخ را نیز از قبری برساند مگر چون تمام لشکری
 و تمام امر او صفار کبار بریدان و متعهدان شیخ بودند برانداست و آنحضرت مبارک بود و در
 از قاضی محمد غزنوی که مشیر خاص سلطان قطب الدین بود پرسید که این خرج کثیر که شیخ
 نظام الدین رست و طلبش از کجاست قاضی که از شیخ راضی نبود گفت که اکثر امرای
 شاهی بلکه از وزیر تا سپاهی بدیه و لشکرانه معظم بشیخ میرسانند از این سبب کینا و پشیمانی
 خرج میکنند بحدی که دهنه از تنگ سرخ روزانه خرج مطبخ شیخ است سلطان چون بشنید از این
 حد بسخت و حکم داد که هر که در خانه شیخ رود و در هیچی یا دیاری فتوح برساند و بلیفاد
 از خزانه شاهی موقوف خواهد شد شیخ با سماع این خبر خواجہ اقبال که غلام خادم و خانساها
 شیخ بود حکم داد که از امر و خرج مقرر روزانه مطبخ و غیره دو چندان کنند و بوقت حاجت
 از خرج دست بطلان طاقتی بیندازد بسم الله الرحمن الرحیم خوانده و زطلوبه پیران آرزو

اقبال همچو این میگرد و در تقدیر هر قدر که میخواست از طاعتی بیرون می آورد چون آنجا رسید
بافت سلطان نماز است غسل شد و شخصی را از امرای خود بخیرت شیخ فرستاد و پیام داد که شیخ
رکن الدین ابوالفتح کتانی بدین مای آیند و بعد از آن قدم بفرمایند و در شما که خاص
در روی ایشان است و در این سبب موجب تقاضا است شیخ جواب گفت
که عادت پیران اینست که هر جوان رویم ما را میفرستد باید داشت سلطان چون این سخن
شنید از شدت خود بچسبید و گفت که شیخ را البته باید آنچه امر کرده ام عمل کرد و خواهد بود
حضرت سلطان اشباح شیخ حسن علی سحره را پیش شیخ فصار الدین بردی که مرشد سلطان
قطب الدین و خلیفه شیخ شهاب الدین عمر سهروردی بود و فرستاد و بیامد و داد که سلطان را
از رخامیدن فخر باز دارد که در رخامیدن خود ایشان صلاح او نیست شیخ حسن چون نزد
شیخ فصار الدین رسید دید که او را در چهارم است باز گشت و هنوز حال بد شیخ عرض کرد
و بعد سه روز چون شیخ فصار الدین بجهت حق پیوست بقبرستان خودی جمیع شیخان و
اکابران ملی و سلطان قطب الدین بقبره شیخ فصار الدین حاضر گشت و سلطان قرآن
میتواند که سلطان اشباح هم رونق افزای مقام شد و جمیع حضار کرام و عظمیاء حاضر شدند
سلطان قطب الدین که تلاوت قرآن شغول بود در آنوقت بعضی سخن عرض بر دار داشت شیخ
شدند که بادشاه وزیرین مجلس فرست اگر سلام ملک نماید با اعلامش بهم فرمود که حاجت
نست که او بقرآن شغول است قبولش نباید داد در آنوقت سلطان بگوشه نشست و بزرگ
حمایت غم و غصه میکرد و بعد از آن امر بادشاه مجبوری ساخت و شیخ وقت اطلبید و گفت که شما
بهمه شیخ نظام الدین ایضا مانند که هر روز بدیدان ما میاید و در نهی یک هفته و الا بعد یک ماه
بروز غره ماه تو ملاقات کند و اگر ایضا نپذیرد تمام قبول کند اعلام و بدین فکر او غم چنانچه شد
قطب الدین غمزدی و شیخ عطاء الدین طوسی شیخ دجید الدین و برائی الدین بایا و سلطان
بخیرت حضرت سلطان اشباح رسید و در زیارت آنها بر حسب مصلحت وقت کرد و شیخ تالی
فرمود و گفت انشاء الله تعالی تا چه ظهور آید ایشان از لفظ انشاء الله تعالی و بعد از آن شیخ در باب
رقن نزد سلطان رضی الله عنهما و بادشاه اب دادند که شیخ از آن سخن و بفرموده راه نرفتند

از دستاویز امینی اوستا و محال شد چون آنروز است و در شهر کاه و شهر کوه و شهر کوه و شهر کوه
فرستاده و امیرالدین علی بن ابراهیم را بر سر و بندست شیخ عارف شده عرض کرده که ما شنیده ایم که
شیخ بزرگه رقتی بدین شاه را می شده اند فرمود که من بزرگو غلام پیران و غلامانم کرد
از نشان تیر شده که سلطان در آن ظاهر است که کی شبیه و بیاید که شیخ بدین مایا
و شیخ را بزرگ را داده رقتی نیست بوقوع آیدنی فتنه عظیم بر ما خواهد شد حضرت شیخ چون ای
ایشان دید فرمود که سلطان قطب الدین بر من بیخ و در ظفر خواهد یافت چنانچه شب
در واقع دیدم که بالاسه صوفی توبه قبله نشسته ام و گادی غیر شایسته من کرده خوب است که
فرستاده رساند من بر فاسم و نه و در شایع او نیست گرفته او را بر زمین انداختم که جانم ملاک
شد از شنیدن این واقعه فتنه فتنه بدال و شان او یافت اقصه چون تاریخ است و هم
ماه رسید بلند نماز ظهر خواهد اقبال فرخنده خال بخد شیخ عرض کرد که شب شبیه است برای
ملاقات سلطان بزرگی که حکم شود و موجود گردد ام فرمود که حالا ساکت باش چون نماز ظهر خواهد
باز خواهد اقبال عرض کرد و دست هیچ جواب شنیده نیست که شیخ بزرگ ملاقات با دنا خواهد شد
عرض شیخ بدین بادشاه تشریف نهاده و همان شیخ چون پاسی از شب گذشت فرستاد
که بر در و ده از خاک برداشته سلطان قطب الدین بود و سلطان او را فرستاده هر دو
و به صاحب فاضل و سرافراز کرده بود و باراد و طاعت بزرگ خویش سلطان را در کوچه شکست
با قاضی محمد غزنوی از دست جا هر یک نامی قاضی نقل کن تید یک طفلان خور و سال
بادشاه رقتی هم ساخته اهل بادشاه را نیز تیرش خود کرده و با بخت سلطنت نماید
ماه عکراتی کرده از دولت سلطان غیاث الدین خلجی شاه گشته شد و تقاضای سلطان
علامه الدین خلجی پدر سلطان قطب الدین تیر اراده کرده بود که حضرت سلطان ایشاخ را
نزد خود بطایب و بدین بهانه گفته فرستاد که مدتی است که من لشکر عظیم در برابر ملت
برادر خود و بطرف از کل فرستاد و اما حال هیچ خبری از ایشان نرسیده در تفکر هستم
میخواهم که لشکر و دیگر لقمه لقمه اگر خواهد بزرگساعتی تشریف آرد و درین مصلحت شامل گردد عالی
از عنایت خواهد بود با ستاع امین شیخ زانی سرور گریان ماند و از آن فرمود که سلطان

گویند که حاجت آمدن با هیچ نیست ان شاء الله تعالی فردا وقت حاجت شمار شود و صبح از کس در
 سلاطین برادر خواهد رسید و در چند روز دولت خان هم سالم و عاظم میر سلطان از بخیر فرستاده شد
 و نذر کرد که بجز رسیدن بخیر یا نقد و نیاز سرخ بخیر شد که در کتب این بخیران بوقوع آمد که در دهم
 فرسخ در کتب و لشکر دولت خان در این سلطان با نقد و نیاز سرخ بخیر شد که حضرت فرستاد چون
 با نقد و نیاز فرستاده شهر بار بخیر شد شیخ رسید قلندر که بخیرد زانمی بخیرت عاظم بود و چون نیاز را
 بدید بعضی بخیر و کسب گفت اندک باشد که فرمود که سنا خوشتر که همه بوی بخیر شد گفت که
 شمس الدین بایست که بخیر متول و در شهر دلی کار بر آزی کرده و در باب شیخ بد گفتی و با بخیر است
 قلمی داشته زدن و تربیع افغانان در شهری یلغ و حج باران نشسته ازاده خوردن شراب
 داشت چون شراب آورده خواست که بخیر و شیخ را که چشم ظاهر دید که بشارت داشت از
 خوردن شراب بخیر بفرماید فی الحال و نذر شراب بگشت و بخیرت حاضر آمد فرمود که شمس الدین هرگاه
 که سعادتمند سعادتمند بخیر بخیرین شود که ترا پیش آمد پس هر یک خود را سناخته بجا و سنا بدی برانید
 و مشغولست که تفتی قاضی محی الدین کاشانی حضرت بخیر شد و در حالت نزاع بود که سلطان شیخ
 بخیرات او تشریف بروردید که قاضی محالست شیخ است شعور آتش شامی هم ندارد دست مبارک که
 رویش فرود آورد فی الحال بیرون آمد و محنت کلی یافت و مشغولست که در کار و خانه هر یک
 از مریدان سلطان اشباح مجلس سماع بود و طعام نیز برابر هم میدان هر اسی شیخ بخیر بود چون
 بیکگاه مجلس گرم شد چندین هزار کس از صوفیان و عوام و خواص جمع آمدند و طعام تقدیم
 نمود که به بچاه کس هم کفایت کند لید سماع صاحب مجلس بخیر شد حضرت شیخ جوت عاظم
 و بزرگوار است در دافنه بخیر که خادم خاص حضرت بود و فرمود که در دستای خلق بشوین در در کس را
 بیک یک جانبش هر یک شان را چار چار بر کماله سیاه در دافنه بین داد و بالا می آنرا بخیر بود
 و بزرگوار است که هر یک که تقسیم کن پس حسب الحکم شیخ بخیران کردند و چندین هزار کس برکت
 شیخ سیر گشتند و تیر و پانصد بر طعام که بود در کتب باقی ماند و مشغولست که در این شب
 در ضمیمه ساد و میانه انداز افتاحات در عاظم اش را تشریف و گرفت و فرمان شاهی که در باب عطا
 ما گیر نزدش بود و بخواست ازین سبب باز به علی آید و در تشریف تمام فرمان از دیوان سلطان حاصل نمود

چون از دیوان بیرون آمدیم از بطن شمع بقناد و گشت گریه ناز می آغاز نمود و بخدمت
 حاضر آمده استند و دعا گوشتی قسم فرمود و گفت که اکنون چون فرمان خود بیا بی حلال
 پاک حضرت فرید الملک الدین بن نیاز کنی داشتند قبول کرد باز فرمود که مولانا چه خوب باشد
 که بیرون رفت بی روی و علوا فرید نموده حاضر آرسه وی بی الحال بر فاسست برود کان علوی
 که بر در خانقاه عالیجاه شیخ و دوکان داشت رفت و بچند درهم برای خرید علوا احواله علوی
 نمود علوامی علوا وزن کرد و کاغذی بر آورد و خواست که پاره نموده و علوا در باره آن نموده
 حواله داشتند که داشتند چون بخوبی نگاه کرد آن کاغذ فرمانی جاگیر داشتند و در آن
 از علوانی گرفت با علو و فرمان باز یافته بخدمت شیخ آمد و مرید گشت و مشغول گشت که در
 شیخ فرید الملک الدین در حجره مقدس حالت خوش داشت و موجودات حقانی بوده بهزار
 اشتیاق حقانی این را برای خود بدست می خواهم که همیشه در بهیوی تو زیم و خاکی شود و زیر پای
 تو زیم و مقصود من بندگی توین توئی و از همه تو میرم و برای تو زیم و در آن وقت مولانا
 پدر الدین اسحاق را بر در حجره نشاند و حکم داد که اندرون حجره بنشیند راه ندهد باز آنجا
 مولانا پدر الدین را حاجتی از حاجات انسانی لاحق حال شد و شیخ نظام الدین را بجا می
 نشاند و بقضای آن برفت سلطان اشباح از سوراخ دروازه نظر کرد و دید که شیخ از راه شوق
 در پیش است و دست مبارک بر پشت نهاده تو اجدیفر باید و بهر از شوق آن بر آن روزگار
 دارد و با خود اندیشید که در نیوقت خوش از عطای شیخ محروم نیاید مانند بهر حال نذر حق
 باید رفت و توکل بخدا کرده قدم در حجره نهاد و بهر بر زمین نهاد و نگاه شیخ فرمود که نظام الدین
 بنواهد و بچرخ خواهی گفت دین عقیبی و سوال بکنی دارم فرمود و داریم چنانچه همه بود چه حال شد
 لیکن در تمام عمر فرمود میگردم که در آن وقت بفرمایم که وفات من در حال استماع حق و توحید
 و مشغول گشت که روز سه شنبه سلطان اشباح بزیارت هزار هزار انوار خواجده قطب الدین بن نیاز
 شریف برده بود چون از آنجا و این آمد بکناره دریا گذر از آنجا و بهر که چرخین علای بنجر
 شاعر بایران خود بکنار حوض شراب بخورد چون نظرش بر شیخ افتاد و فصل شد و این شمس بخواند
 رباعی سال باشد که تا می میستم اگر رحمت ناز بودی کجاست در بد تافس از دل ام کلتر

قسطنطین بزرگ از درگاه شاهی از او شنید. این بایان خواجہ فرمود که آری منجبت را
 اثر است این سخن در دل من اثر کرد و من بر پند بشناخت و سر در قدم شیخ آرد و بایان
 خود ناکش و بشرف ارادت مشرف گردید و هر یاب نیا و آخرت شد چنانچه وی اکثر اوقات
 این شهر میخواست و شوقی حسن توبه انگیزی کردی که ترا طاعت گناه نماند و پیش این بود که توبه
 بمرضا و سبیل بوقوع آمده بود و کتاب فواید الفوائد از ملایطات حضرت شیخ تالیف
 کرده وی است و نهایت قبول افتاده که خواب امیر خسرو رحمة الله علیه بوی میگفت که ای
 حسن کاش تشریف قبول نسخ فواید الفوائد که از تالیف تست بمن سبب شئی از تمام شخص
 من توبه و شوق است که بند کس از طایبان حق روزی بنجد مستشج حافر آمدند و هر کس
 از ایشان بطور تحفه شای مختلف در کاغذ باغچه پیشکش کردند لیکن شخصی از ایشان نظر ایشان
 کرامت و کشف آنحضرت خاک ز راه برداشت و در کاغذ باغچه پیش نهاد شیخ قبول فرمود
 و خادم بزرگ برداشتن آنها حافر آمد و همه آنها را برداشت چون خواست که خاک را هم بردارد
 شیخ منع فرمود و گفت که این را همین جا بگذارد که سر ته شیم ما است از اطراف این کرامت بهم
 حافرن سر در قدم آورده میباشند و تقاضاست که حضرت سلطان اشیای متاع بود و تمام
 تجربه گد را نید و گویند که روزی شیخ مجبور پیر و شفیع حاضر فرمود که چیزی بیار تا بخورم
 سلطان اشیای و سار مبارک من ساخت و قدری لوبیا خرید کرد و نکند و خوراکش و حاضر
 ساخت شیخ بزرگ بایران خود بخورد و فرمود که خوش نمکین خفته از خدا خاتم که بر در نقاشی و
 نمک و پنجه طام طرح تو خج آید باستماع این سخن دلاویز عنایت که نیز شیخ نظام الدین شریف
 بر فاست چون اما شیخ پاره شده بود و نظر شیخ بزرگ بر ازار افتاد و از راه عنایت عنایت
 ازار خود طلب فرمود و شیخ نظام الدین داد و ارشاد کرد که پیش شیخ از غایت فرست
 در حضور شیخ بزرگ آن ازار بالای ازار خود پوشیدن گرفت و از غایت و وی ازار بند
 از دست رانده و از ابرو با نهی شیخ بزرگ فرمود بر دار و ازار بند بکم بند و فرمود که که چگونه
 به بندم فرمود که سوله بدو زیادت و انشود و اگر شود بر جوران بیشتر و اگر د شیخ سر
 بزرگین نهاد و عرض کرد که بهتر است از این سبب در تمام عمر نکاح نکرد و از فرق نسوان

بنیادیت قلندر بود و تقاضاست که روزی به محافل شاه عابجهه شیخ مجلس سماع گرم و شمع در حالت
 و جد بود ناگاه یکی صوفی آبی کشید و بجز آه آتش در نهادش افروخت سر آبا بیوخت
 و خاکستر شد چون شمع بهوش آمد پرسید که این خاسته از چیست عرض حال گذارنش نمودند
 شیخ آبا بطیبید و از دست مبارک بر آن خاکستر نه چیت صوفی فی الحال زنده شد پس
 او را فرمود که تا بخت تشویق باز در مجلس انبیا می گردنوزد ای اهلکست که سلطان شایان ازین
 تعلق که بعد قتل خسرو خان بخت و ملی نسبت نمی از منزه نگاله مراجعت کرده از اثنار راه شیخ
 نوشت که وقتیکه مادر ملی بیایم شما از غیبت پور بیرون روید که بسبب کونیت شما کثرت
 مردم از این آنجا می باشد و عجب بیست و سلاطین بادشاهی می ماند و حضرت شیخ در آنوقت بخود
 بود و بد طایفه خط فرمود که هنوز در این دور است پس هم آنچنان ظاهر شد که بادشاه در برابر رسید
 و در تعلق آباد و نیزه قهرآر و بر و چنانچه غیر المثل هنوز و ملی و در است و اهل بند تا حال
 اشتکار دارد و تقاضاست که چون عمر حضرت سلطان اشانچه نبود و یکسال سیه تا شش روز
 بانسد و دول و غایط بیاراند و بروز ششم از مرفق و اوج قبال خادم فرخنده قال خود را از خود
 طلبید فرمود که هر چه اسباب نفوذ در ملک من باشد حاضر گردان تا بمسجدها بخش کنم و من
 کرد که فتوحی یا سبانی که می آید تا روز دیگر نمی ماند مگر چندین هزار من غله که در انبار است
 هر روز بخرج لنگ صرف میگردد فرمود که همه غله از انبار بیرون آر و بستمهان بران چون از تقسیم
 فراغت شد بفرجه جامه های خاص المیه نمود و از آن بفرجه یک ستاره خاص پیر این مصلای و شال
 خلافت بولانابرمان الدین غریب طلا کرد و بجانب کنرخصت فرمود و یک ستاره پیر این
 بولانامش الدین محبی مرحمت فرمود و همچنین بفرجه های بفرجه یک غلیظه از خلفا خوش تقسیم
 کرده در بفرجه بچنگدشت در آنوقت شیخ نصیر الدین چراغ ملی هم حاضر بود و باو پیچ مرحمت شد
 حضا مجلس بفرجه ماندند که آیا موجب محرومی شیخ نصیر الدین چیست بعد ساعتی شیخ نصیر الدین را
 هم نزد خود طلبید و فرمود و مصلای و پیچ و کاسه چوبین از حضرت فرید الدین بوی مرحمت
 شده بود تمام و کمال شیخ نصیر الدین عطا کرد و گفت که شما را در ملی باید بود و چکار مردم بپایند
 بعد از آن نماز عصر را کرد و هنوز از آفتاب غروب نشده بود که آن آفتابین شاهنشاه سلطین

در پرده کمال لغزین القدر الموت مستور گشت و این عاود شریف عظیم بر روز چارشنبه تبارخ هر دهم ماه ربیع الآخر
 سنه یقصد نسبت شیخ بوقوع آمدن چنانچه در تاریخ و سال فات آنحضرت هر ایل تبارخ الاصفیاء
 است لیکن در زمین عمر انتخاب اختلاف است که صاحب مخبر المصلحین شجره حشیدة نود و چهار صد
 تذکره العاشقین سیر الاصفیاء نود و یک سال میفرماید و روز وفات حضرت سلطان المشایخ نظام الدین
 و وفات سلطان غیاث الدین قلنق صرف فاصله یک ماه و هفده روز و بیست و یک شب است که غیاث الدین
 قبل از وفات سلطان المشایخ یک ماه و هفده روز وفات یافته بود و خلفای حضرت
 سلطان المشایخ و مریدان آنجناب اگر چه خارج از حد تحریر و تقریر اند اما بر گانه های میان
 خلفای نظامیه بجز تحریر می آیند و در دفتر خلفای سلطان المشایخ شیخ نقی الدین محمود چراغ
 و بی است مولی ازین سرایح الدین عثمان شیخ قطب الدین منور پسر شیخ برهان الدین شیخ
 حسام الدین اسافی و مولانا جمال الدین نصرت خانی و مولانا فخر الدین و مولانا ابوبکر بنوری
 و مولانا فخر الدین مروزی و مولانا علم الدین نیلی و شیخ برهان الدین غریب مولانا و جلال الدین
 یوسف و مولانا شهاب الدین امام و مولانا شیخ محمد قاضی محی الدین کاشانی و مولانا جلال الدین
 پائلی و مولانا فصیح الدین و مولانا شمس الدین بکچی و خواجه کریم الدین بمرقندی شیخ جلال الدین
 او دهری و مولانا جمال الدین قاضی شرف الدین و مولانا کمال الدین بقیون و مولانا سباز الدین
 و شیخ مبارک و خواجه منیر الدین خواجه ضیاء الدین برنی و شیخ تاج الدین ادری و مولانا مسعود الدین
 انصاری و خواجه شمس الدین خواجه زاده امیر خسرو نظام الدین سیرازی و خواجه سالار و شیخ
 فخر الدین میرسی و شیخ علاء الدین اندیسی و شیخ شهاب الدین کنوری و مولانا جمعه الدین
 ملتانی و شیخ بزاز الدین و خواجه شیخ مدرکن الدین چنبری و شیخ عبدالرحمن سارنگی و شیخ حاجی احمد
 یزدانی و شیخ لطیف الدین و شیخ نجم الدین محبوب و شیخ شمس الدین و ناری و خواجه یوسف
 بردانی و شیخ سراج الدین بافط و قاضی شام علی و مولانا قوام الدین یکانه و مولانا
 برهان الدین سادری و مولانا جمال الدین امیر سی و شیخ نظام الدین مولی و قاضی عبدالکریم
 قدحانی و قاضی قوام الدین قدوری و مولانا علی شاه قایم و خواجه نقی الدین خواجه و سلطان المشایخ
 و سید محمد کرانی و سید یوسف حسینی و حمید قشاعر قلندر و امیر خیر و ده بلوی امیر حسن و علاء الدین خوری

دو عمر شهادت سالگی شربت شهادت پیشبرد و بخت اقبال از خیر و شر از هر سال کند و بخت از هر سال کند
دی که می طلت بخت طایب طاهر الکسوی از اولیای زمانه بود و در حدود سی و نه ساله عمر داشت و خواهر
خسر و راتر بیت کرد و حضرت سلطان اشراعی و افاضی و خیر و شر از هر سال کند و بخت از هر سال کند
چنانچه از این بیت که تصدیق است و خواهر خسر و شر از هر سال کند و بخت از هر سال کند
بنده ترک کند و رفت و در دست ترک اندک گیر و در هم با آنکه شر و خیر از هر سال کند و بخت از هر سال کند
شیخ من ابرو و بان و خاتم امر و کار و زیار سلطان اشراعی در حق وی فرمودی که ای ترک
من از وجود تو در نیم لیکن از تو نیم ویران و زنگ خواهر خسر و شر از هر سال کند و بخت از هر سال کند
منظر در مجرب سلطان اشراعی بود که او را شیخ و زیار و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند
و خواهر خسر و شر از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند
تفتیک در ابتدا به طالع خواهر خسر و شر از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند
خواهر بشکر که نعم تمام از خیر و خسر و شر از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند
نظام الملک الدین خواهر خسر و شر از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند
و طایف علم بود و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند
هواری و دیر از وی آورد و در طالع و در بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند
خسر و شر از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند
سخن باندی و از یاران نیز هر که از عرض بود و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند
از وی بخت و شر از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند
طایف و دین من نیز در بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند
بفرش شیخ رسانید که میخواهم که بر روز خسر و شر از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند
بروز قیاس نام تو محمد کاسه لیس خواند گفت این دو بیت از تصانیف حضرت سلطان اشراعی است
که در حق خواهر خسر و شر از هر سال کند و بخت از هر سال کند و بخت از هر سال کند
که ملک سخن آن خسر است، این خسر است نام خسر نیست و زیار که خدا نام خسر است و بخت از هر سال کند
حقیقه الاولیا میفرماید که سوز سینه بکینه و آتش دل عشق منزل خواهر خسر و شر از هر سال کند

۱۰۰

که چنانچه گمارگزی از بالائی قلبی همیشه سوخته میبود هرگاه که جامه نو بپوشید
 بهمانوقت از بالاسه قلب سوخته میشد و خواجهمیرزا در هر سال ماهیماه را میپوشید و هرگاه
 خوش نظری میفرمود که گزارد و بود و گوشت که تصانیف خواجهمیرزا در نظم و نثر و در
 و اشعار هر آنچه بشنود اندانید که کم ماز جبار که زیاده اند و تصانیف اشعار بندگی که از
 احاطه تحریر و تقریر خارج اند و در اشعار فی البدیهه طبع مبارکش انجمن قادر بود که کتاب
 مطلع الانوار که در جواب مخزن لامله شیخ نظام الدین نجفی فرموده است در وقت تمام کرد
 و این رتبه دیشین کلامی محض و از ابرکت آب ان مبارک پیروی و شکر و محال شده بود که
 سلطان المشایخ از راه غایت عنایت بدو بخش انداخته بود و این شعر نیز از اشعار فی البدیهه
 خواجهمیرزا است که در وقت زهد و جانب تریز عاشقانه است بهرین معنی که آن غمت لومی تو
 در میان است که هست که روز در دیشین بهر دست سلطان المشایخ بجهت گذرانی رفت
 فرمود که امروز آنچه فتوح خواهد رسید بخواهد و خواهد شد اتفاقاً در آن روز که چیزی فتوح کرد
 فرمود که فردا آنچه خواهد رسید بخواهد و خواهد شد و در روز یکم بهر چه پیش پا نشد و در آخر شیخ کفش پاره مبارک خود
 بآن درویش داد و وی نیز با تمام تمام بکرفت و از شرف و زلف در اثنای راه خواجهمیرزا که همراه
 بادشاه بجای رفته بود و از آنجا بازگشته بسوی دلی آمد بآن درویش و چهارشده رسید
 که از سلطان المشایخ خبری داری گفت بصحبت عنایت است گفت که مرا از تو بوی پیر و پیر
 من می آید شاید که از شیخ زلف نزد خود داری گفت آری کفش مبارکش نزد من است که من
 عطا فرموده است غمت این کفش میفرموی گفت بای پس خواجهمیرزا که کفش نیکو که در
 قصیده از سلطان دلی یافته بود تمام و کمال بدو بخش داد و کفش شیخ از روی بکرفت
 و بر سر نهاد و بخدمت پیر بنیکر حاضر گردید فرمود که ای خدای این کفش هیچ کس نگذازد از آن
 فریدی عرض کرد که در دیشین بر همین گفتار در نه اگر تمام جان مال من بوفش این کفش طلب
 بیکر و حاضر بگردم و او را و او را که چون حضرت سلطان المشایخ بر حمت پیوسته خواجهمیرزا
 شمر حاضر بود و بطرف نکاله همراه پادشاه تشریف برد و بود بعد استماع این خبر خیریت را شمر علی آمد
 در دوشه گردانده خود بخاک مزار پیر انوار مالید و لباس سیاه پوشید و اندرون و در میان

بلکه در مغایرت سلطان ایشان کتابی جمع کرده با نوار الجالس موسم ساختن دینی در علوم
ظاهر بی باطنی و علوم موسیقی آیتی از آیات سخانی بود و وفات می در سال هفتصد و سی و یک
هجری است از مولف است از آن جوان از جهان بگذریدین شیخ عبدالکام عارف و علمای مشهور و جلیل القدر
هم در امام عارف و در شیخ حسام الدین ملتانی قدس سره از خلفای نامدار
و الیای بابا و خاندان سلطان اشباح نظام الدین است نیز در شرح و تفسیری از یاران محمد مختار بود و در آن
اوقات حضرت شیخ در حق شیخ فرمودی که شهر دلی در ظل حمایت است لعل است که در نزد راه
میگذشت از غایت شغلی مصلحا از کتف وی بقیما شش از غضب بصدای بلند آواز داد با شیخ
و یا شیخ میگفت شیخ با شیخ فرزند چون نزدیک آمد بدست گاه کرد و گفت چو بار بار شیخ با شیخ
گفتم شنیدی و مصلحا را بر ندانستی گفت ای عزیز من شیخ قیسم مردی در یوزه گرام بدین نام اگر آواز
میدادی البتة من شنیدم لعل است که در حق با جازت پیر رشت خیمه بحرین الشریعین است
و بعد حج کعبه زیارت در وفه مصلحویه چون باز آمد شیخ فرمود که اگر کسی خواهد که زیارت حضرت
صلی الله علیه وسلم مشرف شود باید که بحجت زیارت و هدیه عالیه بنویسند علم کنند تا مستفید بشوند
زیارت خاص حضرت شاه رسالت علیه الصلوة و التحیت کرد و در بندر دلیه جلیج کبیم اگر چه حاضر است
لیکن بشرف زیارت آنحضرت شهنشاه نبوت شرف میشود شیخ حسام الدین چون این بیان
از زبان گوهر ایشان شیخ شنید با زلفت باز عزم سفر مدینه منوره کرد و قدم در راه نهاد و وفات
شیخ حسام الدین بقول صاحب معارج الاولایت در سال هفتصد و سی و یک است نیز از نوار الجالس
که شهر قدیمی گجرات است واقع شده و با یک سلطان محمد تغلق دلی را ویران کرده و کشتن دلی را ویران
فرستاده بود شیخ حسام الدین نیز از دلی برآمد و گجرات رسید قیام کرد و با نجات یافت
از مولف است چون حسام الدین ملتانی دلی رفت مثل گل بگلزار جهان از حلتش شرف و ملی حق بگو
هم حسام الدین ملتانی جوان خواجہ محمد الدین روزی قدس سره مرثیه بزرگوار
از مردمان خدا و صاحبان سلطان الاولیا کمال تقوی و دروغ از تبه پویشگی است و آنرا
کردی از خلق مجرماندی در جلال انیسب اکثر اوقات پیش می آمدندی لعل است
که دی روزی بنزدت حضرت سلطان اشباح عرض کرد و حکمراشنگی غالب بود و کوزه آب از غیب

چندین کتابستیم آیش برنجیم و گفتم که آب گرامت بخوانم خورشید فرمود که با بستی خورشید که آنچه
از غیب است بی کیست و وقتی من نیز خواهم که شانه کنم شانه حافظه بود و در این کتاب است
پیدا شد که شانه بدست دشت بگرم شانه کردم و نیز دخی من و نمودم که در خواهم که در پیش شانه کنم
و شانه اندرون خانقاه در طاق بود از خود جریب دزد من رسید بگرم شانه کردم نقلت
که شیخ فخرالدین بکتابت قرآن هر روز یک روز ختم ساختی مردان جریب کتابت بخوشی خوشش
نی جز و میدادند کیس او چهار آنه بگرمی و بدین خود آوردی چون عمرش با قرین بشارت کنم
از کتابت باز اندازم خرمی الدین ملک التجار از حال دنج دست سلطان علاء الدین غلی عی عرف کرد
سلطان یک تنگه بود و از بیت المال سلطانی مقرر ساخت مولانا منظور زکریا گفت که زیاده
از چهار آنه بود که از کتابت قرآن پیدا میکردم نخواهم گرفت سلطان اینها را هر که در آخر کار
بزار حمله از ده آنه بود و مقرر گشت وفات آن جابج الکمالات سبال مقصد شش شش
حکومت سلطان محمد عادل خلعت شاه بن غیاث الدین است از دولت خورشید بن
وصل شد با و سال رمانی سال نبولش بگو غلیس الله اسم بدان شاه ذنب عرفانی
میر حسن عکاسه شیخی قدس سره اسرار است نظام و خلفای وی الکاظم سلطان الشیخ
نظام الدین است از یاد این انفسا که علم و شعر له به هر عودتی دیگر بود و در هر
سلطان الشیخ تیر بقرین غایت اقیازی تمام دشت دوی قصاید بسیار در مدح سلطان
غیاث الدین و غان شیهه به شتر تحریر کرده است و بذریع شوار شوارای عمر گوی بهقت بوده
بود و در جوانی تاج تاج بفرموده به شیهه از باریت از دوی به شیهه به شیهه الکی تو به کرد و در هر
شیخ شد و بانکه زانی پاقت انچه یافت به شیهه به شیهه و باطنی شیخ گشت و کتاب
فوائد افراد از ملفوظات شیخ جمع آورده و در جهان به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه
مولد منشای به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه
و بهانجا در مال مقصد شش شش وفات یافت بهانجا در شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه
از حسن به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه به شیهه
مولانا قاضی الدین بن کریم قدس سره از عظامی خلعت نظام الدین بن سلطان الشیخ

و

و از بس سبب و غیایات و مصد ر عطا یات شیخ بود و مجموع طایف و طرائف و بر روی شیخ اکثر حکایات
 و حکایات خوش گفتنی و تکرار خسر و دیر حسن طایف بخبری و محبت تمام داشت و هر چه بزرگوار بود
 و یکسازندگان میگردید و جامع کتاب تواریخ فیروزشاهی وی است که بموجب حکم سلطان بلال آنکه
 فیروز شاه آنکس خلجی جمع آورده بود و وی در حسرت مانده بود و آورده است که وقتی من بخدمت حضرت
 نظام الدین شاه دلدین حاضر بودم در آنوقت در دل من گذشت که شایع سلطنت در گرفتار بیعت
 مریدان بسیار افتاد و منکند و در شایع من بلایع و کرم بخاطر عام بلا احتیاط نیست بیعت میبندند
 و بر لب لب چه حکمت باشد و خودم هم که سوال کنم بفرز خطره من تمام نشده بود و سختی بر زبان نرانده بودم
 که شیخ بنده کشف بر خطره من آگاه شده و فرمود که حق جل و علی در هر عصری حکمت کامله خود خدای تعالی
 است که خدمت آن در آن عصر الهی پیدا می آید و طبیعت هر اهل عصر با یکدیگر شباهت نماید و در
 اصل در ارادت مریدان قطع از غیر حق است و اشتغال باشد در کاران سلطنت و مریدان قطع کلی
 از غیر حق دست نمیداد و دست بیعت نمیدادند و از عهده ابوسعید البرخیز که آیه از آیات الهی بود تا عصر
 شیخ سیف الدین بخرسی و از شیخ الشیوخ شهاب الدین عمر سر در وی تا عهد و بیعت شیخ فیروز الحق
 و الدین بر روی این بادشان هجوم فلقه بکثرت میشد و امر او و فرار و ملک عام و خاص حاضر
 شده خود را از خوف آخرت در پناه این عاشقان الهی می انداختند و این مشایخ از راه
 لطف عام دست بیعت بخاطر عام میدادند و بچکس نتواند که معاشا محبوبان خدا را مقیس علیه
 سازد و منم بت بیعت پیران عظام در گرفتار مریدان احتیاطی کنم که درین چند فوائد حاصل اند اول
 آنکه متواتر میشنوم که این عمل بیعت بسیار کثرت از مریدان مرآت تقاصیر بسیار و نماز با جماعت میگزارند
 و در اراد و نوافل مشغول میشوند و اگر من در ابتدا با ایشان شرط حقیقت ارادت بگویم شاید که از
 ایشان بر نیاید و از تنقید فوائدهم محروم گانند و من بی آنکه در خاطر نگذرانم و یا دستلی انگیزم
 و یا شفیق و دیان آدم شیخ کامل و کامل در دادن بیعت مرا عازت فرموده و می بینم که مسلمانان
 بخیر و فخر ابرایش من می آیند و میگویند که از جمله گناهان تو بیک ده ایم من بنیت آنکه شانه که سخن
 ایشان راست باشد دست بیعت میدهم و خاصه آنکه از صادقان می شنوم که ارادت
 مراد این بیعت را از معاصی باز میدار و بدو میبوی قوی تر از هر سیاه است که روزی پیر و شریف من

فریدالدین و دو و است پیش من نهاده فرمود که بنویس و بجا بندگان بده من از
 نفوذ فیض این کار در دل تنگ شدم چون آنابرال هر روی من مشاهده فرمود ارشاد کرد که
 نظام الدین بهترین وقت ملول شدی و فکیر ما چندان بسیار بر تو هجوم خواهند که در حال تو چنانچه
 بود من در پای شیخ در اخلاص و گریه کردم و عرض نمودم که محمد دم مرا بزرگ گردانید و بغیرت
 خود معتز ساخت من فقیری ام از اختلاف خلق قنفر و اینکار خلافت بسا کار بزرگ است ای حکیم
 آن اندازه من بیچاره هست به تمنای این عرض خواهم راه سلطه رود و در راست نشست و مرا
 نزد یک خود طلب کرد و پیشتر نشانده و فرمود که نظام الدین بدانکه فردای قیامت مرا در درگاه
 بی نیاز آردی خواهد بود با تو عهد میکنم که پای خویش در پشت منم تا ایشان را که تو دست بیعت
 با ایشان داده باشی با خود در پشت منم پس من بدین سبب با کثرت در میان دست بیعت میدهم
 هر که خلق خدا گنگار است و توفیق کمونی کمتر پس هر قدر که خلق بوسیله جلیله پیر دستگیر من از
 آتش و دوزخ خلاص یابند از نعمتات است و وفات مولانا فیض الدین برنی در سال هفتصد و بیست و نه
 و بیست و هجری است و گویند که چون شیخ برنی ازین جهان فانی رخت سفر عالم با دوانی بست
 بر جنازه فیض اندازد وی خبر پویای کند که انداخته بودند و در جوار و صه عالی سلطان المشایخ
 در پایان قبر الدخوش و فن کردند از مصلحت

چون فیض الدین برنی شیخ من
 رفت زین دنیا بخت یافت با او صل و مخدوم امجد کن ^{۱۳۳۸} قم نیز فریاد بر سر نه باز شایا

شیخ برهان الدین عربی قدس سره از کبری خلای شیخ نظام الدین و عظمای
 مشایخ با تکیه است صاحب ذوق و شوق و عشق و محبت و سماح و وجد بود و با فضیلتی عصر
 مثل خواجہ خسرو و میر حسن علای بخاری و غیره خلاطی تمام داشت و شیخ نصیر الدین محمود چرخ
 دلی اکثر اوقات بخت و وی تشریف بردی و دیر بخت پیر و شیخ نصیر خود عقایدی کمال بود
 بحدی که در مدت عمر خود بیست و یکبار غیاب پور که مسکن حضرت سلطان المشایخ بود ذکر و دو
 و با خبر خلافت از پیر و سنگی خود یافت چنانچه اول روزی خواجہ شیراز و میر حسن خلایا ملاقات
 بخت داشت و آنروزه بعد عرض کرد و ندکه مولانا برهان از مریدان قدیم است بوی خرقه خلافت عطا کرد
 و یاران و مکرهم درین شفاعت با ایشان یار شدند و خواجہ اقبال خادم ملک حلال شیخ

هم پیران دگواه حاضر آورد و دست شیخ بران گواه دیر این نهاده در نظر شیخ مولانا برهان الدین
پوشانید و گفت که مولانا شما فایده اید در آنوقت شیخ ساکت بود و سکوت بهم دلیل همانندی است
بعد از آن وقتی شیخ علی بنیلمی و ملک نصرت که از اقارب سلطان علاء الدین بودند و دعوی بالاد
بخدمت شیخ داشتند بسبب شیخ رسانیدند که مولانا برهان پیر زمین شده است در خانه خود بین
طریق که گویی زیر پا و فرقه بالایی و دشمن می نشیند و دوکان شیخی گرم کرده و خلقی کثیر را نزد خود
جمع آورده و بجاده شیخی قیام میدارد و در غایت ابتکار بطریق شایع عظام نگاه میدارد و شیخی ازین بطنه
برنجید و چون مولانا بخدمت حاضر آمد بوی سخن نفوذ و دوام فرمان شیخ برهان الدین رسانید
که شما همین ساعت از اینجا روید که کلمه شستن شما در اینجا نیست و می برخواست و میران و پربشاک
بجای رفت و تعزیت بر شست مردم شهر بدین وی آمدند آخر کار خواجہ خسرو وقت شب بشفا
مولانا برهان الدین دستار در گردن انداخته در نظر شیخ بایستاد شیخ فرمود ای ترک الله عالمیت
عرض کرد که عفو جراحم مولانا برهان الدین از حضرت التماس دارم شیخ تبسم کرد و فرمود که عفو کردم
و اولا عفو کن بعد مولانا خواجہ خسرو و جرد و دستار را در گردن انداخته بخدمت آمدند و سر بر
زمین نهادند شیخ باز مولانا را به تجدید بیعت سرفراز کرد و از سر نو بخرقه خلافت بنواخت و مولانا
بعد وفات شیخ هم خلق کثیر را بخدا رسانید و صاحب معارج الولاایت یافت
که چون شیخ برهان الدین همراه دیگر علایای دینی بدیو گیه تشریف برد و نیز از پیشگاه پیر بوشه نصیر
به انظر نامور بود و آنجا رسیده قبولی عظیم یافت در آن اثنا شیخ زین الدین و او شیرازی
آواز داد که است و بزرگی وی شنیده از شیرازی بلی مسافت و از بدیو گیه رسید چون از
اکثر مردم شنید که شیخ در سماع غلو وارد و اکثر مردمان بسجود وی قیام دارند از شماع اقبال شری
شد شیخ برهان الدین ازین خطر وی بنور باطن آگاه شده گفته فرستاد که چندین مسافت برآ
ملاقات عزیز یی بلی کردن و از بنرل مقصود رسید و توقف کردن کار خردمند نیست اگر
خطره یا وسوسه شیطان یا نافع اوست آزا بجهت و آمده استفسار نمایند از انشا الله تعالی دفع خواهد
از شماع اقبال شیخ زین الدین فی الحال بخدمت حاضر آمد در آنوقت شیخ در سماع بود و بی اختیار سر
بر زمین آورد و سماع در آمده تواجد کرد و خطر که در دلش بود و بدیو گیه دفع و دفع شد در فی الحال

مرید شد و در چند ایام بصدق و یقین از کمال ترین ادبیای روی زمین شد چنانچه شیخ
 زین الدین شیرازی و شیخ فرید الدین و شیخ کمال الدین کاشانی و شیخ زکریا الدین حسام
 کاشانی از خلفای کمال ترین شیخ برهان الدین غریب اند و شیخ زین الدین شیرازی را هر یک
 بود شیخ حسین نام که از ملفوظات وی که سبب جمع آورده و به ودایت القلوب موسوم ساخته است
 وفات شیخ برهان الدین غریب بقول صاحب شجره چشتیه در سال ۶۰۰ هجری و چهل و یک
 هجریست و فرار از نوارش و دیوگیر باز نگاه خلق است و شهر برهان پور که از شهر ترین امضا
 هندوستانست بنام وی یاد کرده اند که بعد از شیخ صلاح الدین و شیخ رمضان غفاری بجا بیاورده شده
 بود از مولف **چون شهر برهان دین از دار قانی** **خرد سالان حال را به شهر** **ای فرود عاشق شیخ حق**
 و کمال منابر برانین **شیخ حسام الدین سوخته قدس** **سفره پسر شیخ خضر الدین**
 شیخ المومنین خواجہ معین الدین حسن سجری است سوخته آتش محبت و دود خسته تا و کس عشق بود
 و شیخ نظام الدین بدایونی بسیار محبت داشت پدر بزرگوارش و او بنام برادر خود حسام الدین
 بن خواجہ بزرگ معین الدین موسوم کرده بود که او غائب شده و محبت ابدال پیوسته بود و وفات
 وی صاحب شجره چشتیه در سال ۶۰۰ هجری و چهل و یک سال قیام فرموده است و فرار از نوارش و در قصبه پنجم
 بجانب غروب بر سر راه انجمیر است و وی عمر طول یافته که زیاده از صد سال بود و از غایت سوز
 عشق و محبت مخاطب بکتاب سوخته شد از مولف **چون حسام الدین نیازت سبت**
 سال میل آن ولی متقی **عاشق الله صدیق آمده** **هم حسام الدین شید متقی** **شیخ خضر الدین**
صوفی قدس **سفره از علمای اصحاب و کبرای اعیان حضرت سلطان الشانچ است والد**
 ماجده وی و خرنیک اختر حضرت گنج شکری بود و فیض تمام از سلطان الشانچ یافت و وی از ملفوظات
 حضرت شیخ نظام الدین کتابی دارد که به تحفه الابرار موسوم است و در علوم ظاهر شیخ خضر الدین
 شاگرد قاضی نجی الدین کاشانی است و در کتاب تحفه الابرار میفرماید که وقتی بخدمت شیخ
 نظام الملک والدین حاضر شدم دیدم که شیخ تنها نشسته است و قبله و چشم مبارک باسمان داشت
 مستغرق جمال حق است چون بوقت نماز که آمدم در عالم تجرید کساعت ایستاده بایتم دیدم که شیخ
 بجزیه و مانند کج شک خود را بغیر اند و بعد از آنکه از آمد و دست مبارک را بریده گفت ترکستی گفت غریز گفت

عزیزخواهی بود انشا الله تعالی و فاته شیخ عزیز در سال هفتصد و چهل و یک بمکه بمکه مولف
 رفته چون از جهان بگذریدین شیخ اهل یقین عزیز الدین اعلی الله شأنه آفتاب نور گوشت
 نیز خوان فتح دین عزیز الدین شیخ شمس الدین شیخ قدس سره از امامان
 و کبرای اولیاء و اعز خدای سلطان المشائخ نظام الدین است و بیان اجابته صحیح
 مکرم و معظّم بود اکثر علمای هند و ستان شام و دین بودند و علمای وقت بشاگردی
 وی افتخار میکردند و وی از ملک ادویه است و برای حصول تحصیل علوم در دلی تشریف آورد
 بدین نهایت کمال علم حاصل نمود که ادری در علم و علوم فقه و حدیث و تفسیر و غیره و وی تاب
 مقاومت نماند چون آواز که است حضرت شیخ شنید بوسید جمیع شیخ صدر الدین بخدمت حاضر
 آمده مرید شد و در اندک ایام کمالات باطنی فائز گشت و تمام عمر در تبحر و تفکر گذرانید و از
 تعلق ترویج معارف و بعد حصول فلاقت کم کس را مرید نگرفت شیخ نصیر الدین محمود چراغ
 دلی این شعر در وصف وی فرموده است شعر سالک العلم من حیاک حقا فی العلم شمس الدین
 یکی از وفات آن جامع الکملات در سال هفتصد و چهل و هفت هجری است از مولف
 شمس الدین اوج برج کمال شد ز دنیا چو در پیش بزم اعلی الله شأنه هم بخوان بدین
 خواجده ملک زاده احمد قدس سره از متقدمان پاک اعتقاد شیخ محمود نصیر الدین چراغ
 دلی است و از غایت عشق و محبت پیر و شوق نصیر قافی الشیخ شد بدی که مرید بران متصور
 نیست چنانچه صاحب معارج الولايت از جو الکلم لعل میفرماید که وی مروی بود که پیوند بعیت
 ظاهری با شیخ محمود داشت گفتند که چرا پیوند ظاهری با شیخ نمی کنی گفت ملاقات آن ندارم
 که دست بردست شیخ نهم و طعامی که پیشش می آوردند ساعتی بانب آن طعام بدید
 و دست در آن نیت نمی گذاشتی تا وقتی که شیخ راز یارت نکند طعام بر من حرام است آنگاه بحضور
 شیخ بروی و بخوردی و نوشیدین آب وی هم همین طریق بود آخر کار بنا به است سوز و درد مرض
 رفات گرفتار شد و هر قطره خون که از بینی وی میکید بدینان بردی و بخوردی گفتند این
 چه میکنی گفت بهر من سراپا جسم شیخ است ترک ادب است که بر زمین بیفتد و قطره که بی اختیار
 بر زمین افتاد نام شیخ نوشته میشود چون این خبر بهار سس سیدین قصه پیش شیخ گفتن بیجا

بسیاحت برای خدا خبرشش بگیرد شیخ با او همراهی بر بالین وی تشریف برد و فرمود که وای محمد و
 کار احمد تمام شد چرا پیشتر خبر نگردید شیخ ای چون نصیر ردی شیخ انداختن جان بحق تسلیم کرد
 و وفات وی در سال هفتصد و چهل و هفت بود و قورغ آمد از مولف شیخ احمد عاشق و دلسوز
 نشست چون در غله ای جا بگیرد بهر سال از خیال آنجا بسازند از دل که احمد دستگیر
 شیخ و انبال قدس الله سره المتعالی از اعظم غفای شیخ نصیر الدین محمود و
 دلی است ملقب به لقب مولانا عود بود نسب شریف وی پند و سهیل بخت عباس بن علی المرتضی
 میرسد بدین طریق که شیخ و انبال بن میرزا الدین بن فضل بن حسن بن عبداللہ بن عباس بن
 علی المرتضی کم الله وجهه که پنجم و سهیل در سیانی بخت شیرازی بن میرسد و بزرگان وی عمر و ازایا
 چنانچه پدرشش میرزا الدین صد و چهل و دو سال عمر یافت و باعث تشریف آوردن وی در
 هندوستان این است که اول پدر بزرگوار وی شیخ و انبال در عهد سلطنت سلطان غیاث الدین
 بلبن در هندوستان تشریف آورده مقام سترگه قیام پذیر گشت شیخ و انبال در هندوستان متولد گردید
 چون بلوغ رسید در قصبه سانه رفت و بخدمت قاضی عبدالکیم تحصیل علوم پرداخت چون جوهر
 والا گوهر وید قاضی عبدالکیم ویرا بفرزندی قبول فرمود و بدختر خود تزویج کرد و از آنجا یک پسر متولد شد
 و در دلی رسید و مرید شیخ نصیر الدین محمود چراغ دلی گردید و کمالات ظاهری و باطنی سرفراز و ممتاز شد
 شیخ بعد تکمیل ادرا بخیر خلافت بنواخت و ارشاد کرد که بولمن خود رسیده بهدایت خلق معروف
 باشد وی از شیخ شرف ترخیص حاصل نموده اول بمقام سانه رسید از آنجا با اهل و عیال و رخت
 و اسوال که قاضی بدختر خود بوقت رخصت داده بود روانه سمت وطن خود شد چون از کهنه گشته
 قریب به سترگه که وطن وی بود رسید را بهر زمان بطمع مال و اسوال برایشان تاخت آورده شیخ را
 شهید ساختند و خوشبختی که اهل و عیال شیخ را هم بکشند و جمله مال شیخ را بخواطر جمع بردارند که ناگاه
 آوازی مویب از جسم بی سر شیخ ظاهر گشت فی الحال را بهر زمان تابینا گشتند و راه گزیده هم نمیدند
 آخر بدست حکام ماحو ز گشتند و بعلوم قتل شیخ مقتول شدند و فادمان چنانزه فیض
 اندازد شیخ را از آنجا بر دهمشته در سترگه آورده مدقون ساختند و این واقع در سال
 هفتصد و چهل و هشت بود و قورغ آمد از مولف و انبال از عالم دنیا چرقت سلطه اهل آن دلی با کمال

گوشت و دین تمیز پیشوای عالم و فیاض دین و دار و میران بان نثار حضرت نظام الحق والدین از خلفای فاضل و صاحبان صفت و فیاض دین و دار و میران بان نثار حضرت نظام الحق والدین است به رنگی بود جامع علوم و ادبی و دینی و روح و تقوی و ذوق و شوق و عشق و محبت و وجد و سماع و در فقه و حدیث و تفسیر معنی وقت بود و در ادب و مولانا فخر الدین مانسوی در باب تعلیم علم و شغل و شغل چون از تحصیل علوم فایز شد و در خوش طبعی و خوش گامی و خوشش تقریری و فصاحت و نظم و لطافت شعر و سخن از ممتازان زمانه گردید و آخر با کمال حقیقی او را بخیر کشید و کشان کشان بخدمت سلطان المشایخ فائز آورد و وی از ممد و تحفا مرید شد و در سلک درویشان مسلک گشت و سکونت در غیاث پور در زید و چند بار زیارت بر و منتهی مظهر و خواهر بزرگ حسین الحق والدین در اجمیر و زیارت هزار بار انوار حضرت فرید الدین والدین گنج شکریه احوال و حسن رفت و بیشتر اوقات در سفر بودی و شب در روز در کوه و بیابان گذرانیدی و شیخ نصیر الدین محمود چرخ دلی میفرماید که آنچه ما را بیک ماه متکشف شد فی فخر الدین زراوی را بیک ساعت چهل گشته و وقتیکه سکنتای دلی بکلم بادشاه محمد تغلق از دلی جلا وطن شده در دیو گیر رفتند وی نیز رفت و از آنجا روانه سمت بیت الله شد و بعد از آنکه آنجا رسید و زیارت روضه عالیہ نبوی علیه الصلوٰۃ و السلام میفراود رفت و بعد از آنکه در علم حدیث بحث کرد و از آنجا در کشته نشسته مراجعت به بند وستان کرد و از اتفاقات کشتی بدر با غرق شد و مولانا هم غریق بجز فنا گشت و این واقعه وفات مولانا در سال هفتصد و چهل و هشت بوقوع آمد از مولانا چو رفت از دهر در غلده معلی بناب شیخ فخر الدین مطلوب

چو رسیدم ز دل سال و شمس آخر گفتا بگو مخدوم محبوب شیخ نصیر الدین بختی قدس سره از عظمای مشایخ و کبرای خلفای شیخ فرید الدین نبیره حضرت سلطان النکالین حمید الدین صوفی است از شام بزیاری هندوستان است در شهر بدادون بنراویہ معمول بکار خود مشغول بودی و از صحبت خلق متنفذ و با اعتقاد و انظار کسی کار سے نہ داشت و تصنیفات بسیار دار و مثل سلک السلوک و عشره مبشره و کلیات و جزئیات و شرح و غای سرایانی و بلوطی نامه و غیره و این همه کتب مملو از قطعات نگین و در بچسب که بیک طریق و یک طرز واقع شده اند پینا نچ قطعه

چون فریدالدین بک گوری قدس سره تیره سلطان التارکین شیخ حمید الدین گوری است پدر بزرگوارش شیخ عبد الغفر رضوی عمر جوانی در حالت سماع جان داد و وی در عمر خود رسائی فیض تامه از جبهه بزرگوار خود حاصل نمود و در بایه فاطمت وی پرورش یافت و کتب سهروردیه که از اینده ضرات شیخ حمید الدین است جمع کرده وی است و تمام عمر که زیاده از یکصد بود در هدایت طالبان حق گذراند آخر در عهد بادشاهی سلطان محمد تغلق از ناگور بدلی تشریف آورد و همین جا وفات یافت و همین جاذفن شد و در فرار از ناوارش سنگی است که مانند سنگ خراس مدور است گویند که شیخ در حالت سماع این سنگ را در گردن خود می انداخت و تواجید میکرد و همین سنگ در گلو انداخته در حالت وید از ناگور بدلی تشریف آورده بود و قاضی شیخ فرید بقول صاحب شجره حقیقه در سال هجرت هجده و دوست و فرار از ناوار در ناگور بزرگوار		
خلق است از مولف	چون فریدالدین فرید و تهمان	نصرت بخندید در خاک با
بنده فاضل است سال طاعتش	هم فرید فرد عالم پاکتشان	در همین سال وفات شیخ
فرید الدین ناگوری سیصد سال هجرت هجده و دو و سلطان محمد تغلق عادل شاه بن غیاث الدین محمد تغلق در تغلق آباد رحمت حق پیوست و این بادشاه در ماه رجب الاول سال هجرت هجده و بیست و پنج سلطت قیام نمود و بعد سلطنت بیست و هفت سال بتاریخ ۲۰ محرم الحرام سال هجرت هجده و پنجاه و دو وفات یافت و این بادشاه جامع الاضداد بود و بعد از وفاتش پسر وی خود با قلع و قمع سلطانی بزرگوار فرستاد و وی بکمال ادب و با شکوه و ابرار و خلعت پوشید و این بادشاه شهر دارا خلعت بدلی را ویران کرد و در دولت آباد شهر آباد کرد و خود را دارا خلعت مقرر ساخت و در سال دلی را حکم شد که خود و کلان از دلی بر خاسته در دولت آباد در دند در عایا سبب تحوط و حلا و سلطه بجایه و خراب گردید و دولت آباد هم حسب و نخواه آباد نشد و این بادشاه یک کمره فوج خود را برای تخیس		

ملک چین فرستاد که از آنجا یک شخص مهم را پس بیاورد و با وجود این همه بر بادی با چند صوفی
مثل صوفی بنگال و ملکان و صوفی و دهم و پنجاب را که پناه خود سری و ممانعت میفرمودند و شاه
رام خود که در کین ملک و کن از قبضه این پادشاه بدر رفت و حسن نامی شخصی که هوای الهی الهی در
سرمه شریف و سلطنت ملک کن نهاد که تا عرصه دوه سال در قیصر تصرف داد و مانند و این
پادشاه را در ششمین حضرت شش سال بود و بسیار از دست ایشان ماندی و خفته شد و ریخ و قات از موف

چون بعد از در دهم نفر دوازده از جهان در میان محمد شاه **السلطان شمس الدین** ان نیز نوزده محمد شاه
شیخ کمال الدین علامه قدس ستره از کبرای اولیای و عالم خلفای شیخ نصیر الدین محمد
پیران دلی نوا هزاره و بیست و یک ساله منصب وی با سیر الدین حسن بن فی الله عنه میرسد چون
در علوم حدیث و تفسیر و فقه و اصول طاق و گمانه آفاق بودند از خطاب علامه محاسب گشت اول بعد از
خزف خلافت از پیر شریف و قاضی احمد آباد و گجرات تشریف برد و در آنجا قبول عظیم یافت و خلق بسیار حلقه را
وی در آمد بعد از آن در دلی تشریف آمد و ده بیست و یک خلق مشغول گشت و اولاد خلفای دلی تا حال
در احمد آباد موجود است و قات مولانا کمال الدین علامه بقول همان شجره چشمتی و شجره الانوار و سال
مفتقد و چاه و شمش قبل از است شیخ نصیر الدین بیستال است هزار انوار وی در دلی است از موف

چون کمال الدین دلی با فخر رفته از دنیا فرود آمد **رحمت حق گو و صالحی** کساد هم بفرماستی ابل یقین
شیخ نصیر الدین محمود و دلی پیران دلی قدس الله سره العشره از شهر احمد
و عظم آداب و کبر خلفای سلطان الشان نظام الدین است صاحب سراج و نه بدقه الابار و عابدیم
فرابکریم بود و ولایت دلی بعد از انتقال سلطان الشان بوی قرار یافت و طریق وی صبر و شکر
و فقر و فاقه و رضا و تسلیم بود و بزرگوارش عبد اللطیف یزدی و پیر عالی گوهر و بی نام داشت
و از سادات حسنی بودند و تولد والد عید وی در لاهور بود و تولد شیخ نصیر الدین در ملک احمد
بو قورع آمد چون بمرنه سالگی رسید پنهان ساختند و از چنان انتقال نمود والد را با پیش که شیده رود
و البعده عصر بود و در تربیت تعلیم علوم بوی جهل بلوغ بکار بر و چنانچه اول بخدمت مولانا عبد الکرم
شیردانی و بعد از رحلت وی بخدمت مولانا افتخار الدین گیلانی بهره و فقر از علوم ظاهری یافت
و هم در عهد خردی آثار ترک تجربه و محاسن اخلاق مجاهده نفس از مایه حال شیخ عیان بودند

نماز با جماعت گامی از وی فوت نشدی و بسلام دوام قیام داشت و التواقات افطار وی
 پیرگ سببها بود که در زمین بن گیاهی مشهور است واقع میشد آخر در محراب سالی از خطه او دم در دلی
 تشریف آورد و بارادت و خدمت سلطان المشایخ سرفراز و ممتاز گشت و مدتی در حضرت وی
 لازم بود و بجناب محمود گنج شرف اخفاص یافت و لقب چرخ دلی ملقب گشت و ادای خدای
 وی بکدی بود که شب روز در خدمت پیر و سنگیر کریمه بودی و حضرت نظام الملک والدین را
 در کلوکری بالا فایده بود بکناره آب در آنجا مشغول بودی در آن فکوت سوای شیخ نصیر الدین دیگر
 کسی حاضر نمی ماند که وی هم گوشه در آن بالا فایده مشغول بودی وقتی چند درویشان از مریدان
 فائز الدین شیخ بهاء الدین طمانی در آنجا آمد شب باش شدند علی الصباح در ویش از آن براسه
 غسل و تجدید وضو بکنار جوی که متصل آن مکان بود رفت و جامه های خود بکناره جوی نهاده خود
 بغسل مشغول شد بکمی در آنجا رسید و جامه های درویده بر درویش عریان در آنجا آمد و در شب
 گم گشتی رخت خود و غوغا بر دست شیخ نصیر الدین در آنجا تشریف آورده جامه های خود از هم سباز
 بر آورده بوی ارزانی داشت گفت خاموش باش و مخصوص از عطای جامه کن بود که مبادا
 از غوغای درویش در مشغولی پیر و سنگیر من غلبی واقع آمد حضرت پیر و شصیر بنور باطن ازین
 نیت خبر گاه شده بعد نماز داشت نصیر الدین را نزد خود طلبید و از شهابی بسیار نموده و بطا
 کسوت خاص خود مشرف ساخت و صاحب اخبار الاولیا میفرماید که شیخ نصیر الدین
 را در خطه او دم خواهری بود از وی کلان و عقیقه زمان دینزد و پسر داشت یکی مولانا زین الدین
 علی و دم کمال الدین را در شیخ نصیر الدین گاه گاه از حضرت شیخ اجازت گرفته برای زیارت شریف
 مکرمه می آورد و تشریف بردی و بعد حصول ملاقات باز مامور شدی **تقل است** که روزی
 شیخ برهان الدین غریب که خواهر تاش و رفیق بهم هلیس شیخ نصیر الدین بود و کلاه نمده عقیقه
 سلطان المشایخ گم کرد و هر چه جستجو کرد نیافت و هم علی بن عظیم هاید عال برهان الدین شد و گاهی
 اخیال بوی فرمود که ممکن میشود انشاء الله امر از حضرت شیخ تحفه عمه تران آن تو عطا خواهد فرمود
 و کلاه گم گشته خویش نیز خواهی یافت پس چنان بوقوع آمد که حضرت شیخ بهار روز مسکاک خاص
 خویش شیخ برهان الدین مرحمت کرد و کلاه گم گشته خود نیز از بغچه خود یافت **تقل است**

که در مجلس سماع شیخ نصیر الدین غرامی می نمودن حرف بصوت و تشنگ سماع شنیدنی رود
بر سماع این بیت حالتی و وجدی عظیم که در بیت نظر در دیده اما قصص نموده است
و گزافه را از کس نهان نیست و صاحب اسرار الاصله مطلقا میفرماید که چون سلطان
محمد تغلق بکفته خیمه سیر قندی و علی قندری که معاندان خاندان مشایخ عظام بودند دل خود را بفتح
نصیر الدین بد کرد و و خود مست که اندامی رساند بنابر آن روزی حضرت شیخ را بهانه دعوت نزد خود
طلبید تا عمام و نظروف در و نقره پیش نهاد و مقصودش از این بود که اگر خواه خود و کجاست شری زلف
خواهد کرد و بد کرد و نمود و خطاب سلطانی خواهد شد شیخ که بنور باطن ازین نیست وی آگاه بود چندانکه عمام
از نظروف برداشت و بر دست نموده بارگاه سجود و حاسد قانق فاسد نماید بعد از آن سلطان مشغول
که مرا نصیحتی فرمایید فرمود که غصب سیاهی که در طبیعت شما جایز است و حسد در ویشان از دل
باید که و بعد از آن سلطان یک بدنه تنگه نقره و دو قطعه حیر صوفی پیشکش کرد و برین اراده که شیخ
خود خواهد برداشت شیخ صلابت بدان ملتفت نگشت درین میان خواجہ نظام الدین پیر خاص سلطان
که از خویشان بادشاه هم بود و بخدمت حضرت سلطان المشایخ ارادت کامل داشت و در دیده بدره
تنگه ها و سر و جامه صوف از پیشین بر داشت و کفش شیخ را نیز بجا به پای خود خیار نهاد که به شیخ می نمود
تا در وازه دیوان سلطان همراه شیخ آمد و جامه های صوف و بدنه تنگه ها حواله خادم شیخ نموده از خانه
مرفض شد چون باز نزد سلطان رسید سلطان بر وی نهایت شورید و غضبناک شد که یک دست
بقبضه شمشیر بر در گفت ای پیر ترا چه حد بود که بدنه تنگه و جامه صوف از پیشین شیخ بردستی و کفش
او از جا کفش برداشته پیش نظر من آوردی پیشین بایش نهادی شیخ را از شمشیر من خلاص دای خوا
نظام الدین جواب داد که من غلام خان زاده خاندان شیخ نظام الدینم خدمت ایشان فخر من است و
کفش ایشان تاج سر من فقیر و اگر کشتی این را نتوانم نیز قد آحا کپای ایشان است سماع این سخن
سلطان در دل به پیچیدگی گفت و از توجیه شیخ هیچ آسب لوی نرسید و تقاضاست که روزی شیخ
نصیر الدین بدین بیت که قوال میخواند حالتی و وجدی عظیم دار حال شد و بیت جفا بر عاشقان
گفتی نخواهم که دم کردی به قلم برید لان گفتی نخواهم را ندیدم راندی به سولانا غیث که شاعری نیست شیخ
بود چون ایحال شنید در احوال این مجلس رساله نوشت تحریر کرد که معنی این بیت هیچ بی حقیقت نمی آید

بره اگر جو رو جفاست بخداوند عزوجل نسبت کردن کفر است این کلمات بسیار جمع کرده اند
مولانا سید الدین عثماني فرستاد و دیگر گفت بخداوند شش فرستاد مولانا سید الدین عثماني را تر و خود طلبید آن
رساله را پس دست وی داد و هیچ نفرمود و دستار جدول برشانید و در حضرت ساخت روز دیگر باز
مجلس سماع گرم بود شیخ نصیر الدین برین بیت بسیار ضبط نمود و تواجد باکر و شعر با طبل معاد
دوش میاکنیم به عالی ملکن سرفلاک دیم با تو هر یک یک پنج پاره به صد بار کلاه تو بهر خاک زدیم به
چون پوش آمد بالایی بام تشریف برد و نشست و غنیمت شاعر را طلب کرد چون حاضر شد فرمود که با
مولانا امر و رساله دیگر بنویس که گنید که این چه چهل بیت که شیخ را برین بیت حالت و وجهی
صعب و ویدار این گفت و باز گردانید مولانا مغیث بغایت تعجب و شرمسار شد و باز در خانه افتاد
و بعد از وفات گردید و نقل است که روزی بعد از نماز ظهر شیخ نصیر الدین کعبه خاص خود مشغول
بود شیخ زین الدین که مرید و خادم خاص و همیشه را و شیخ بود و هم حاضر نمود و شیخ تن تناسر در مراقبه فرو
برد و خیر از دنیا و غلاتی دنیا بود و درین اثنا قلندر می بیاید که زبانی نام داشت از سالها سال از آنش
حد و بعضی آنحضرت پیوسته از در و آمد چون میدان خانه افتاد از خوشی و بیگانه خالی و دید بلی
هراس بی و سوس در حجره نشین رسید و کاروی که در فعل داشت برادر و مادر و زخم کاری
بر در و محو و خواب و محو و در و بدانت خویش کار شیخ با انجام رسایت راه خود پیش گرفت و شیخ
از غایت شغولی از آن زخم باخیز بود و وقتی که خون جسم مبارک شیخ از راه ناف و دان حبه و بیرون رسید و
و خادمان بدیدند و خواهر ابدان حال دیدند فی الحال قلندر را گرفتار کرد و بخت آورد و دند و خوتند
که اندازی بوی رساند لیکن حضرت شیخ نگذاشت که اهدی مراحم حال وی شود و شیخ صدر الدین طیب
و شیخ زین الدین را قسم داد و فرمود که هرگز راه را و اندامی قلندر نکند و قلندر را تر و خود طلبید و بست
نگه سرخ انجام فرمود که مبارک وقت کار و دردن از آرمی پست او رسید باشد و بعد ازین من اقبه بچند
غسل صحت فرمود و تا سه سال دیگر بر صدر حیات بود و وفات آن والاد بات بقول صاحب
سیرالاولیا و سقیته الاولیا و تذکره شجره چشمتیه و غیره کتب و الترتیب و رسال مفضل و پنجاه و هفت
بیت از هر دهم ماه رمضان بقول میر دهم رمضان مبارک شب جمعه بوقوع آمد و چون قول مقرون
بصحت است صاحب خیر الوصلین سال وفات آنحضرت بمقتصد و پنجاه و دو تحریر میفرماید و آنجناب

پدید آمدن وقت رحلت خود و صیت فرمود که بوقت وفات خود سلطان المشایخ برسد من اندازید و عسای
 بر تو تکیه را بر من در قریه نسیه و سیح حضرت شیخ نسیه شهادت من بر چپ تعلیم جوئی در اغوش
 من دارم چنانچه تمام جهان که در تبرک اسامی چند حضرت والد درجات درج مخزن پدایشوند که
 اول اعظم ترین خلفای آن جناب میر سید محمد گیسو و از است علاءه ازان میر سید محمد بن جعفر
 بن کسینی و ملازاده احمد و مولانا معین الدین عمرانی و میر سید عل الدین برادرزاده محمد و مولانا
 جهانیان جهانگشت و شیخ یوسف صاحب تکفیه النصار و محمد و جید اویس سید علاء الدین کشوری
 و قاضی محمد سادی فاضل و شیخ سلیمان رودولی و شیخ محمد توکل کشوری و شیخ و انبال شیخ قوام الد
 و قاضی عبدالمقصد و مولانا خواجگی و مولانا احمد کهانی سیری و شیخ زین الدین خواهرزاده آن جناب و شیخ
 ناصر الدین حکیم و شیخ سعد الله که از و غیره از خلفای عالیشان دی هستند از مؤلفات
 گشت چون جوده که نصیر الدین جهان چون چرخ پر افوار است مهابت نیز ۵۵۵ سال تحصیل آن شه ابرار
 بر آن جناب آن جناب روح جان تا شود سال رحلتش آنها قبله حق نصیر بن محمود سال نقلش گو تو با یکبار
 بار محبوب نیز اکبر هم گو پیش تید و سرور کن رقم باز حالت انشا طالب الله واقف امر
 نیز صدیق حق نصیر الدین گفت دل سال حالتش ای شاه نامی نصیر شد تحریر رطبت پاک از سر و زار
 ایضا چو از دیگ بخت گشت چرخ دلی آن پیر انوار دلی شکلا کشت سالش فم شد و که هم شاه والا جاه ابرار
 دلی حق نصیر الدین شش نصیر طافان کن برود اگر نایح او بر میر نصیر است بدین امر نصیر آمد بنگار
 بخوان محبوب مهابت دلی بقدر مطلع الانوار حق پیر و باره واقف اسرار حق گفت تباریح و سالش سر دینار
 ایضا آن نصیر الدین بن کبریا شش و سوار عزیز بن هم بدان بر یک پا دو جهان چرخ گشت پید سال تحصیلش در آن

شیخ احمدی سراج الدین پدید آمدن قریه سیر و از پدایشان خلفای سلطان المشایخ نظام الدین
 داور و دانند که چون شیخ احمدی سراج الدین و حقوقان شباب که بنور افکار محاسن مبارک هم بود بار ده ارات
 بخندست نظام المات والدین حاضر مدار علوم طابری بهره نداشت در آن وقت حضرت شیخ بلشیش
 فخر الدین مراد دینی فرمود که این جوان طبع قویست صورت مرغوب دارد و هر که ده آید که از علم بی بهره
 است و از این علم سخته غیطان میباشد فخر الدین چون گوشه چشم عنایت شیخ نبوی سراج الدین
 دید عرض کرد که گراشتاد شود من این جوان را فدا گاه در محبت خود دارم و تعلیم علوم کنم با طه

خردمندانه
 در وقت رحلت خود
 و صیت فرمود که
 بوقت وفات خود
 سلطان المشایخ
 برسد من اندازید
 و عسای بر تو
 تکیه را بر من
 در قریه نسیه
 و سیح حضرت
 شیخ نسیه
 شهادت من
 بر چپ تعلیم
 جوئی در اغوش
 من دارم چنانچه
 تمام جهان
 که در تبرک
 اسامی چند
 حضرت والد
 درجات درج
 مخزن پدایشوند
 که اول اعظم
 ترین خلفای
 آن جناب
 میر سید محمد
 گیسو و از است
 علاءه ازان
 میر سید محمد
 بن جعفر بن
 کسینی و ملازاده
 احمد و مولانا
 معین الدین
 عمرانی و میر
 سید عل الدین
 برادرزاده
 محمد و مولانا
 جهانیان
 جهانگشت و
 شیخ یوسف
 صاحب تکفیه
 النصار و محمد
 و جید اویس
 سید علاء الدین
 کشوری و قاضی
 محمد سادی
 فاضل و شیخ
 سلیمان رودولی
 و شیخ محمد
 توکل کشوری
 و شیخ و انبال
 شیخ قوام الد
 و قاضی عبدالمقصد
 و مولانا خواجگی
 و مولانا احمد
 کهانی سیری
 و شیخ زین الدین
 خواهرزاده
 آن جناب و شیخ
 ناصر الدین
 حکیم و شیخ
 سعد الله که از
 و غیره از
 خلفای عالیشان
 دی هستند از
 مؤلفات

در کرم شیخ تعلیم خواهر یافت فرمود که بسیار سخن است در کار غیر حاجت پنج آخاره نیست پس
مولانا محمد الدین زراوی شیخ اخای سراج الدین را بخانه خود آورد و تعلیم او شد غالب نمود و در شش ماه بدین
رتبه فارغ گشت که هیچ دشمنی را با رای آن بود که با او بحث کند پس بشارت اراوت مشرف
گشت عالم بعلوم ظاهری و باطنی گردید و بعد از آن خلافت یافت بسوی بیگانه امور گشت بارها شیخ در
خواجه فرمودی که اگر آئینه هندوستان هست و فائز شیخ اخای سراج الدین در سال هفتصد و پنجاه

و هشتصد هجری است از مولود **چون سراج الدین شکر دنیا گویا** **یا بل اهل آن شهر و الامکان**
عارف امجد سراج الدین بگو **انما لک به حرم سراج الدین بخوان** **شیخ صدر الدین**

حکیم قدس سرقا اهل غلغای شیخ نصیر الدین محمود و چرخ دلی است و منظور نظر حضرت
سلطان ایشاکی نیز بود و الدما حدش سوداگری بود و از مریدان سلطان المشائخ بغایت کبریا
و بیخ اولادی نداشت و اکثر اوقات از عدم حصول اولاد و مقام می بود و در سبب بحالت و هوش
برای حصول اولاد بخدمت حضرت نظام الحق و الدین عزم کرد و شیخ پشت خود به پشت وی
ایستاد و بگوید پسری نیک انتر سے بشارت داد و همان شب مشکو بهی کردن پیر سال بود و عالم
شد بعد از نماز شیخ صدر الدین متولد گشت پدرش او را بخدمت شیخ حاضر آورد و شیخ او را در کنار گرفت
و از چهره مبارک خود پارچه جدا کرد و بر آس و آس بدست خود خرقه ساخت و پوشانید و در کنار شیخ
نصیر الدین داد و تاکید نمود که در تربیت ظاهری و باطنی وی حتی الامکان و قیقه از دقایق فرو نگذارد
پنا بگوید و بیایه عاطفت شیخ نصیر الدین پرورش یافت و یکی از ملائین وقت شد و در تصانیف است
بس فصیح و بین مشتمل بر معارف و حقایق و در علم طب هم ید بینا داشت **فطس** که یکبار شیخ
صدر الدین را بریان برای علاج یک پسر زاده که بیمار بود و در هشتصد و نود و پنج صحت یافت باز او
بجای وی رسانیدند و خطی نوشته دادند و گفتند که در فلان کوچه از کوچه باسے شهر سکه
بدین رنگ و صورت بماند این خطا بماند پس شیخ همچنان کرد آن سگ چون خط را بدید
روان شد و بر سرزمینی رسید و بالستاد آن زمین را بکا وید گنجی از زیر زمین ظاهر شد که پایا
نداشت شیخ آن گنج را بر آورده و باه خدا صفت کرد و **فائز** شیخ صدر الدین بقول صاحب
شجره حشمتیه در سال هفتصد و پنجاه و نه هجری است از مولود رفت چون انجهان بنگد برین

شیخ ابل یقین صدر الدین شاه جنت گو تواریش هم چون شاه دین صدر الدین
 شیخ قطب الدین منور قدس سره دی از اعظم خلفای حضرت نظام الملک الدین
 است جامع کمالات و منکرات کمالات بود و در تجرید و تفرید بجانده و در غوغای خلق ندرت داشت
 و تمام عمر از حجره خویش با اختیار قدم بیرون نهد و در خانه امر از دست پدرش شیخ بران گذشت
 بن جمال الدین قطب بالنسوی بود که در عمر خودی بعد وفات پدر خویش از حضرت فخر الحق
 والدین خرقه خلافت و انتخاب تربیت ظاهری و باطنی وی سلطان المشایخ نظام الدین توفیق
 که ده بود و سه بهر سال از هاشمی بخدمت سلطان نظام الدین آمدی و تربیت یافتی و خلافت
 که وقتی سلطان محمد تغلق قاضی کمال الدین صدر جهان را بخدمت شیخ قطب الدین منور فرستاد و فرمان
 چند موضع با و همراه کرد تا او را دنیا بفرماید پس بعد از سلطه انداختن بجا نماند عادت او در حق و در دنیا
 حق بود چون قاضی کمال الدین بخدمت وی رسید و گنجی از بادشاه آورد بود پیشکش نمود وی
 قبول نفرمود و گفت که نه پیران ما قبول کرده اند و نه ما قبول داریم این را با باز پس ببرید که طلبا
 بسیار اند و تقاضاست که وقتی سلطان محمد تغلق بطرف خطبه بالنسبه رفته بود و در موضع بنیسی
 که چهار گره از هاشمی است نزول کرده و نظام الدین عرفت مخلص الملک را که شخصی درشت خود
 سخت گو بود بدین توالح هاشمی فرستاد و وی زیر حصار شهر میگشت چون نزدیک خانه شیخ
 قطب الدین رسید پرسید که اینجا از آن کیست گفتند که در اینجا شیخ قطب الدین منور و خلیفه
 حضرت نظام الملک والدین سکونت میدار و او گفت که عجبی است که با شاه عصر را که به دست
 در اینجا باید و خلیفه نظام الدین اولیا بدین او نیاید چون پیش سلطان رسید و ذکر آنجی کرد سلطان
 حسن مهر بر بند را که مروی علیجاه بود و بطلب شیخ قطب الدین فرستاد و گفت که شیخ را نزد من
 حاضر آر چون وی بدین توالح رسید نور الدین پسر شیخ بیرون آمد حسن مهر بر بند را پیشش
 برد حسن پیغام سلطان بشیخ رسانید فرمود که درین طلبه تقدیری اختیار بدست بنده هم است
 یانی حسن گفت فی یکدم مرا حکم سلطان است که ملو عا که با شما را پیش سلطان بزم فرمود که
 الحکم را بختیار و نمیروم بعد از آن مردمان خانه را بجا سپرد و مصلا مبارک بردوش نهاد
 پیاده روان شد و چند حسن التماس کرد که سبب برای سواری حاضر است سوار با پیشش قبول کرد

چون نزد مقبره شیخ جمال الدین و برهان الدین آمد و بعد خود رسید از حسن پرسید اگر اجازت باشد دوباره
 مزارات بزرگان کنم گفت نیکو باشد پس بایمان قبر پرورید و بعد در رفت و باز آمدن گفت که من
 از گنج غلظت شما بنیاد خویش بیرون نمیردم و چند نفر سیدگان خدا در گنج خانه اند برای ایشان
 بیخ خرجی نگذاشته ام این بگفت و از روضه بیرون آمد فی الحال شخصی از غیب پیدا شد و بیخیسم
 پیشکش کرده گفت که این برای خرج و ایستگاران شماست فرمود که این بجا نماند من برسان که چیزی
 ندارم چون در لشکر بادشاد رسید سلطان از وی اعظام کرد و پیش خود و طلبید و از آنجا بدی بروا
 شد و بدی رسید و شیخ را برای ملاقات پیش خود خواند و چون خبر رسید که این وقت شیخ می آید نشسته
 بود قبل از آمدن شیخ بر فراست دکان در دست گرفته به تیر اندازی مشغول شد چون شیخ را دید
 ملاقات نیاورد و بتعلیم تمام پیش آمد و مصاحبه کرد شیخ دست سلطان محکم گرفت و آنچنان باو شاه
 چهار که چندین سال شیخ و علما را بر خجرت خود آورده بود و متقاعد شده گفت که مادر دایر شما را
 رسیدیم لطفت فرمودید و ملاقات خود و خورسند که دید فرمود که در دیش در گوشه فقیر خانه
 نشسته به ناگویی کافه سلام مشغول است معذور باید دشت پس سلطان از حسن تقریر و
 گفتگوی دلپذیر شیخ خورسند شده گفت که آنچه مقصود شیخ است بچنان کند و اگر مطلوبی دیگر هم لایق
 خدمت من باشد بفرمایید شیخ گفت مطلوب همین است که از بیزار خدمت حاصل گردد و تا کجای خانه خود
 روم پس سلطان شیخ را رخصت داد و شیخ فیروزه دنیا برنی را بایک گنجه تنگه انعام پیش شیخ
 فرستاد شیخ منور چون کنیه های تنگه را بدید گفت نفوذ باشد من ذلک در پیش را بامد
 هزار تنگه بکار پیش سلطان و سپس بزم چون واپس دند سلطان بچاه هزار تنگه از آن نهاد که ده
 بچاه هزار بزم شیخ ابرار نمود شیخ از گرفتار تنگه انهم انکار نمود آخر هزار رد و که بجز از تنگه قبول فرمود
 و بجا براه خدا استعانت رسانید و وفات شیخ قلیب الدین نمود و سال بعد شصت و هجرت است از
 مولف چون شیخ قلیب الدین رفت از دنیا فرودین سال ترسیاش نداشت از قلیب الدین آفتاب ایل دین
 بمخوان مرزوق قلیب الدین سال اول آن شد ابن النین خواجہ معین الدین خور و قدس سره و بجز
 بزرگ شیخ تمام الدین سوخته است خور فقر و اراوت و خلافت از شیخ نصیر الدین جریخ و سلمی
 پوشید و کمال که است معروف و بیادست مجاهد موصوف بود کار بجائی رسانیده

رسانیده بود که بلا توسط غیر می اذرو حایتت خواهد بزرگ معین الحق والدین حسن عجمی استفاد
میکرد و در بار خورش شیخ قیام الدین نام داشت که بغایت حسن صورت و شجاعت و هیبت و عظمت
بود و از هر دو بزرگوار اولاد بسیار ماند و وفات شیخ معین الدین در سال بمقصد و شخصت

و یک است از مولف	معین الدین چو از دنیا سفر کرد	به پیش اهل جنت گشت منظور
معین الدین متوکل رقم کرد	بیار بخشش چو سرور گشت نامور	در سال وصال اور رقم کن
معین الدین کامل مطلع نور	شیخ علاء الدین سلی قدس	ستره از اجل علمای

اود هم بود در پیش علماء داشت و با و صاف تصوف نیز موصوف بود اگر چه خرقه خلافت و اجازت
تلقین از حضرت سلطان المشایخ پوشید لیکن بعدی هم دست بیعت نداد و مرید گرفت و میفرمود که
اگر پیر روشنفصیح من بر صدر حیات بود کن اجازت نامه دایس بخد مت وی رسانیدی که از دست
من هیچ کاره اینکار عظیم بر روی کار نمی آید و کتاب فوائد الفوائد که جمیع کرده میر حسن علاء الدین عجمی از
ملفوظ سلطان المشایخ است خط خود نوشت ته مدام نزد خود داشت و شب در درمبط العرا آن سپرد
از وی پرسیدند که هزار کتاب از علوم تصوف و فقه و حدیث و تفسیر نزد شما موجود و اند شمار این هیچ
یکی از ان رغبتی نیست سوادای فوائد الفوائد که تعویذ سینه و حرز جان شماست جواب در که تمام جام
از کتب سلوک مملو است الا ملفوظ روح افزای پیر دستگیر من چیزی دیگر است وفات

اود در سال بمقصد و شخصت و و است از مولف

بذات ایزدی شد محو علقن رقم شد بهر سال تقالشن علاء الدین بن جتاقن شیخ سراج الدین

چشمی قدس ستره خلیفه عظم و پسر بزرگ کمال الدین علاءیه است از مدبر بزرگ صاحب کتف
و کرامت و عشق و محبت و شوق و ذوق بود و در شکر کرامت و خوارق خود بسیار نوشیدی و پدر
بزرگوار بوقت رحلت خود او را بخلوت نزد خود خواند و نعمتهای بزرگ بروی ایشان کرد و از آن روز
بر هر که نظر انداختی مست محبت الکی میشد و وفات آن مع الکلمات در سال بمقصد و شخصت

و در هر بیت قیام حکیم جادی بود و قبر شریف وی میران بن احمد آباد است از مولف

شیخ دنیا و دین سراج الدین رفت چون از جهان تیغ جانا اما آن سراج دست اهل غلو هم در کمال است خوان

شیخ جمال الدین محمود پانی پتی الکا زونی قدس ستره صاحب کشف کرامت شوق و محبت مال

بسیار شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت از عظمای شیخ شمس الدین ترک پانی پتی است
 در اصل نام نامی و اسم گرامی وی محمد بن محمود بود و از پیشگاه پیر شریف خاتون خطاب جلال الدین
 و نسب بزرگان آن حضرت بپند و جمله بکفرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی الله تعالی عنده پیوسته
 و بهر طغیانه بذب و محبت و عشق و پیغمبر احوال آن صاحب کمال بود و با عمر استغراق و پیوسته
 بدین نهایت غالب آمد که چون وقت نماز در آمدی خادمان حق حق سمر تیره در گوش حق نبوتش
 آواز دادند می تابوشش آمدی و بآوای نماز پرداختی و باز سر بر آفتاب فرو بردی و شیخ جلال بود و
 سماع شتغال تمام داشت و دعای انجذاب حق آگاهی روزی دیدی و هر چه که از زبان مبارک فرمودی بها
 شدی و خلفای کاملین می جمله چیل تن بودند که از چیل تن سلاسل علخده جاری شده بودند و
 کتاب زاد الاربار که از عمده تصانیف اهل حقیقت است از تصانیف شیخ جلال الدین پانی پتی است
 و میگویند که شیخ جلال الدین دو بار بزیارت حرمین اشرافین مشرف شده بود و در سلجوقی کم از کم
 کس صبح و شام طعام نمی خوردند و اگر گاهی از خادمان و مریدان آدمیان کم می بودند و یکبار کس
 بشمار نمی آمدند باز از دیگر مردمان را طلب کرده یکبار همان بر سفره نان تمام کرده میشدند شیخ
 را ذوق شکار هم بسیار بود و چون اشکار تشریف بر روی طعام هزار کس از غیب نمودار میشد و صاحب
 سیر الاقطاب میفرماید که وی سلسله باطنی شیخ جمال الدین انسوی که بدعای شیخ علاء الدین علی احمد
 صابر رضی الله عنه مسدود شده بود دید عای خویش ابراف فرمود که بتائید دعای وی شیخ برهان الدین
 بانسوی و قطب الدین متور بانسوی و شیخ نور الدین آتور بانسوی صاحب کرامات بلند و مقامات
 ارجمند شدند اگر چه ارادت بخدمت سلسله نظامیه چشتیه داشتند **تقلست** که دست شیخ
 جلال الدین در سفر بود اتفاقاً شبی در موضعی فرود آمد دید که ساکنان دیه بنجه با بسته اراده
 فرار دارند از ایشان دریافت حال فرمود گفتند که سال بسبب زلزله زدی زراعت ما بر باد رفت
 و غلبه پیدا نشد حاکم از آفت ارضی و سماوی غرضی ندار دکل زرباج دیه میطلب چون طاقت
 آدای آن نداریم اراده فرار داریم فرمود که اگر شما این قریه را بستم من بفرستید و بهر جلال آید
 موسوم سازید زربا و خرباشا میباید هم که با دای زرباج هم کفایت کند و آنچه باقی بماند به آن عیله
 مسکنای دیه متمول شوند که سالی دیه قبول کردند و سرگرفت که هر قریه آلات آب منی

در قریه شهابی آمد و سرسبز گشت و در آنجا کشتی بکشت و حاکم را دید چون همه آلات و همه چیز آمد و آتش را فروخت
و آلات آهنی را در آتش نهاد و فرمود که علی الصباغ این آلات را بپزد و خود بوقت نصف
شب پوشیده از همه راه خود پیش گرفت و سکنای دمیبه علی الصباغ چون آلات خود را آوردند
دیدند که همه آلات آهنی تر خالص شده اند پس مال دمیبه حاکم را آورد و قبول شد و آن
قریه را بجلال آباد موسوم کردند و ذکر این که هست آن حضرت در سیر الاقطاب مذکور است
و نیز از سیر الاقطاب منقول است که قبیله شیخ لعل الدین بربط و با سید دید که جوگی بنزد
برایب دریا چشم بر بسته نشسته است چون چشم بگشا و گفت که ای شخص خوش آنکه می نزد من سنگ
پارس است و در دل گذرانیده بودم که هر کس که بگوشت کشادن چشم پیش من آید با و خواهم داد
این سنگ پارس بگیر و کار خود را که بدولت لازوال رسیدی شیخ سنگ از جوگی بگرفت فی الفور
بدریا انداخت از وقوع این حرکت جوگی خشمناک شد و گفت که قدر این سنگ ندانستی
و بدریا انداختی حالا خیر در همین است که سنگ من من باز دمیبه شیخ جواب داد که چون تو سنگ
من بپاشیدی پس من هر چه خواهم کنم در هر جا بمانم یعنی چه کار جوگی دست تاسف میمالید و میالید
دی گفت که آه چرا این دولت غلمی را بدریا انداختی حالا دست از تو باز نخواهم داشت تا وقتی که سنگ
من من جوگو بکنی با شمع این سخن شیخ تبسم شد و گفت که بدریا برو و سنگ خود بیرون آر
زنده اگر دیگر سنگ با همچنان به بینی طبع کنی مگر سنگ خود کوچک آورده بیرون آری جوگی قبول
نمود و بدریا آورد و دید که هزاران هزار سنگ پارس در دریا موجود اند از راه طبع سنگ خویش یکباره
سنگ دیگر گرفت و خواست که پنهان کند که شیخ با سنگ بروی زد و گفت که ای سنگدل عهد
خود فراموش کردی جوگی نشنیده شد و از دریا برآمد و بهر دو سنگ پیش شیخ نهاد و سر در پا
شیخ آورده زبان بتصدیق اسلام بگشاد و هر چه شد و بهمان آلات کامل رسید و نیز از سیر الاقطاب
میفرماید که شخصی احمد قلندر نام خوانایان به جویان مرشد که مل از ترکستان به هندوستان آمد و در
کلی بکمال قیام در زریه مشایخ بانی بت را بدعوت طلب کرد و اکثر شیخ شیخ لعل الدین در آنجا
تشریف آوردند چون خوان طعام حاضر آمد و سر پیش از طبق بر داشتند همه طعام نامشروع بود
که خوردن آن ایشع محمدی حرام بود چون کلمه های هر یک گوشت تمام و کمال بخینه بر سر خوان نهادند

شماره بود و مشایخ را ندانست مگر ده گذشت بلا خط اجمال حضرت شیخ بلال الدین بدین مشایخ مختار
 شده فرمود که جای که هست پیوست از خدا بخوابید که این طعام حرام از سفره شما دور شود و بجز و فرمود
 هر چو انی که گوشت آن بخت بود نذر زنده شده راه خویش گرفت احمد قلندر چون این که است
 بیدار سرور آورد و عرض کرد که این عمل از بنده نفس بنظر امتحان کمال مشایخ ذی کمال بوقوع
 آمد حالا که شیخ کامل یافتیم امیدوارم که مرابشرف ارادت مشرف سازند پس مرید
 شد و کمالات غامضی و باطنی رسید **تقاسم** که روزی شیخ بلال الدین در راه میرفت
 پیر زالی ضعیف احوالی سبب چه آب بر سر برده شسته باراده که فتن آب میرفت پرسید
 که سکه ما و چیکس دیگر نداری که برای تو آب از چاه بیاورد گفت محض یک سکه هست پس شیخ سبب داری
 برگرفت و بدست خود پر کرد و به روش خود برداشت و بخانه وی رسانید و فرمود که حالا باذن الله
 تقاسم این سبب چه آب تا دم حیات تو ختم نخواهد شد چنانچه بچیان بوقوع آمد که تا دم حیات پیر زالی
 آب از سبب چه کم نگشت هر قدر که اچرخ سیکر و چنان پرمی یافت **تقاسم** که در عهد سلطان
 فیروزالدین محمد م جهانیان همان گشت اندک اوج و در دلی تشریف آورده بغایت بیمار شد
 و بحالت نزع رسید پس شیخ بلال الدین بانی پی را با الهام غیبی اشاره رفت که در دلی رود
 ده سال از عمر خود بخندم جهانیان بدید پس شیخ بزور که است در یک ساعت بهر بلای رفت
 و بهر بالین محمد دم رسیده استلام علیک گفت محمد دم چشم بکشد و جواب گفت فرمود که برخیز و وضو کن چون
 وضو تمام شد گفت که هر دو دست پیش کن محمد دم هر دو دست پیش کرد و فرمود که ده سال از عمر خود
 بتو دادم گفت قبول کردم این گفت و از آنجا مراجعت کرد و بطرفه اجدین بانی پست رسیدم و محمد دم شفا
 یافت بهتلمع غیر شفا محمد دم سلطان فیروزالدین بدیدن محمد دم آمد و دریافت حال کرد که گفت که شیخ
 بلال الدین بانی پی ده سال از عمر خود بهین عطا کرد و در نماز عمر من پنج باقی نبود پس سلطان را تشنه
 قدیمی شیخ و انگیزه حال شد و از دلی به بانی پست آمده مشرف بشرف نیارت گردید و محضی مسأله
 که شیخ بلال الدین پنج فرزند و پند و انداول خواجہ عبدالقادر دم خواجہ ابراهیم سوم خواجہ شمس الدین چهارم
 خواجہ کریم الدین پنجم خواجہ عبدالاحد که هر پنج چون گنج ولایت در بانی پست آسوده اند و اگر چه
 خلفای آنحضرت از چهل کس زاندا اند لیکن سلسله عالمیه و سکه از شیخ احمد عبدالحق

زیاده تر جاری گردید و وفات شیخ جلال الدین پانی پنی بقول صاحب سبیل القاطع غیره بتایخ سنه ۱۰۶۵
ماه ربیع الاول سال هفتصد و شصت و پنج هجریست هزار و پانصد و پانزده در پانی پت واقع شده از مولف

چون جلال الدین جهان مغرور زیاده حق بود وصل شد با یار	از ابد با کمال شرف لافطه ایست	است تالیخ آن مشهور
بنده مقتدا جلال الدین	سال ترجمیل دی بکن تکرا	گشت هم پیر والی ارشاد
ایضا چون الدین بنفط	یافت با وصل خداوند وصال	بحر عرفانی جلال بی نیاز
گشت کمال پیرایشان عیا	نیز مشفق جلال حق جلال	ایضا طلال جهان بک
رقم ساکن خلدند از قلم	دو باره خداوند ابل طلال	شیخ حمید قلندر قدس سره از امرین

پاک اعتقاد سلطان الشایخ نظام الدین است و در او اهل عمر براه پدر خویش بحدیست حضرت نظام الملک
والدین میرفت با دوات هم مشرف شد چون شیخ بر حمت حق میوست دی از خلفای شیخ فایده غلیظه برد
چنانچه اول بصحبت مولانا بربان الدین غریب و بعد از آن بصحبت شیخ نصیر الدین چرخ
دلی فائز گشت من بعد بخدمت دیگر خلفای هم صحبت می بود و از ملفوظات شیخ نصیر الدین کتابی
جمع آورده به بحر الجالس موسوم ساخت چنانچه ابتدای آن تالیف سال هفتصد و پنجاه و پنج تمام
آن هفتصد و شصت است که بعد فوت شیخ نصیر الدین با تمام رسید و دی شاعری بدل بود
و شیوه قلندری هم پیدا داشت اما سبب شهرت او با اسم قلندر اینست که روزی مولانا حمید
بهمر خورشالی بخدمت سلطان الشایخ همراه پدر خود حاضر بود و بعد از طعام چون خوان طعام حاضر آمد
حضرت شیخ یک قرص نان بشکست نمی پیش خود نهاد و نمی بجمید عطا فرمود مولانا حمید آنرا دستخیز کرد
و پیش از پدر برون آمد اتفاقاً چند قلندران بر در خانه حاضر بودند بجمید گفتند که ای شیخ از چه چیز
بده که افطار کنیم گفت من چیزی ندارم گفتند که نیمه قرص در سینه خود پنهان میداری بایان بایده
قلندران چون کشف کردند حمید حیران شد و نیمه قرص را له ایشان نمود قلندران هم تقسیم کرده
بخوردند و درین اثنا پدر حمید پیرون آمد و بجمید گفت که آن نیمه را چه کردی گفت که در دیشان دادم پدر
بغایت انبوس کرد و گفت چرا دادی آن نعمتی بود که تا هفت پشت بکار می آمد پس باز وی حمید
بگفت و بخدمت شیخ برده اظهار حال ساخت شیخ متبسم شد و فرمود که حق در دیشان بدو ایشان
رسید و به پدر وی که مولانا حاج الدین نام داشت ارشاد کرد که خا خا چه بکار که این پسر تو

قلندر عالی کوه خواهد شد پس از آنکه در مولانا حمید خطاب قلندری مخاطب گشت و وفات شیخ		
حمید در سال هفتصد و شصت و هشت هجری است از مولف	چون حصار لطف و فضل فرا	
رفت از دنیا در حیات سید شاه عالی شان بگو سال	سید محمد بن سید	
سید محمد کرمانی قدس سره از مریدان سلطان المشایخ و عالم غفای	شیخ نصیر الدین محمود است در ذور و سالی بیعت سلطان المشایخ شرف شده تربیت و تکمیل از شیخ	
نصیر الدین یافت و در بار دحایت سلطان المشایخ هم را با او پیوسته بود که یار و در خواست پیدا را بر او	شیخ مستفید شده بخیر و بیعت شرف گشت و پدر و جد بزرگوار وی نیز از مقلدان و معاد جلال	
شیخ بودند و وی جامع کتاب سیرالاولیا است و آن کتابی است جامع احوال بزرگان اهل طریقت	نیک سرست و درین فاندان دو کتاب بنام سیرالاولیا معروف و مشهور است یکی تالیف بدرالدین	
احق که از ملفوظات خواجہ فرید الحق والدین جمع آورده است دوم سیرالاولیا تالیف سید محمد بن	سید محمد کرمانی رحمت الله علیه و وفات سید محمد بقول حقا شجره چشتیه در سال هفتصد و هشتاد و هجری در	
محمد سلطنت فیروز شاه تغلق است از مولف	محمد بن مبارک میر عالم	حق بکشد و بر وی غنی باب
عجب سال حالش قیامت	چون آن تحریر کن بشمار در باب	در سر و بنا کنش را هم محمد بن مبارک میر الطایف
شیخ یوسف چشتی رحمت الله علیه از مریدان پاک اعتقاد و خلفای نیک نهاد شیخ محمود پیراغ	دلی است بزرگی بود عالم بعلوم ربانی و فقه و حدیث و تفسیر و او را کتابی است موسوم بچشمه انوار	
که بسیاری از احکام شرع و فرائض و مشن و آداب در آن کتاب در ق فزوده است و در	نظر لغایت مطبوع افتاده و بنا بر یک بیت آن برای عمل ختم میشود و در آخر کتاب یک چیر	
روایت نموده و میفرماید شیخ عظیم پیر محمود آن صاحبقران و چون او نباشد بچاکس هم چشمه بیست	عالم عالم مثل او هرگز ندیده فردی باند کر است مثل او خیر و کجا و در قره او بود شیخ مقتدا و او همان است	
گشتند ای دیده با چون رفت آن اهل نظر گوید می یوسف گدا در و فطیخی چند را از بهر خلقت خویش	بوانش آن نور الهی و وفات شیخ یوسف در سال هفتصد و هشتاد و چهار است از مولف	
یوسف دین احمدی یوسف	که چون همان بگذرگاه	یوسف حسن باقیان و آن
سید یارح الدین سیر سوار قدس سره از خلفای مدار و مریدان بادق شیخ قطب الدین		

با خودی است مدام در زهد و ریاضت و محنت شاکه بسیر بر دی آخر کار شش بجای رسید که دو کس
 و یکدیگر دو دمام او شدند چون در میانان پیوست که زیارت حضرت پیر را و شش نصیر خود بهای نسیم
 رود و ششیر دلیر سوار شدی و مار و خنجر بجای تازیانه بدست گرفت و متوجه سمت شهر شد که
 چون نزد یک شهر رسیدی مار و ششیر را پیر و ن شهر گداز شسته بخدمت پیر آمدی روزی در
 حالت بیخودی همچنان بکالت سواری ششیر دلیر را بروی پیر آمد پیر در آنوقت بالای دیواری
 نشسته بود چون تاج الدین را بسواری ششیر دید فرمود که سائے تاج الدین را کم کردن ششیران
 و غیره حیوانات که دی جان اند کاری ندار و هر دان فدا اگر پد پواری که از شست سنگ باشد
 حکم فرماید که روان شود فی الحال بر نمار در آید مهنوز این سخن از زبان گوهر نشان شیخ قطب الدین
 تمام نشده بود که دیوار بر نمار درآمد شیخ بر دیوار پای زد و فرمود که این سخن که در باب رفتار دیوار
 بر زبان آوردم تمثیلا گفته ام ترا گفته ام که هر رفتار در آئی تو همین جا که جای تست ساکن باشی
 و شیخ تاج الدین را پسری بود که او را شیخ ابدال گفتندی نهایت بزرگ و تارک الدنیا و زاهد
 و عابد بود و بر در خانه او سنگ افتاده بود که هنوز هم آن سنگ بیرون دلیفر خانه موجود است
 و بالای آن سنگ کاسه چوبین نهاده می بود آیندگان و روندگان بتی التوفیق خود را نقد و باهش
 در آن کاسه می انداختند وقت شام شیخ ابدال آن همه چیز موجوده کاسه را خود میگرفت و بشیر
 میخاج خود می آورد و معمول آن کاسه این بود که اگر غله گران بودی فتوح بیشتر آمدی و اگر گران
 بودی کمتر رسیدی **وفات شیخ تاج الدین** در سال هفتصد و هشتاد و چهار است از مولف

شیخ تاج الدین شه عالم که در اوصاف دلائل و بن غراز دنیا شیخ حق بن گفته اند	اگر چون ملت بخت خلق تاریخ و حال
تاج فقر نیز تاج شاهی بن گفته اند	و به وجوب قول صاحب اخبار الانیا طر از پرا نوار سید تاج الدین در

نادر قول است شیخ عبدالمقتدر قدس ستره از عالم خلفای شیخ نصیر الدین محمود چرخ دلی است
 و شمشیدی عالم و عامل و در پیش صاحب باطن کامل بنیایت فصیح و بلیغ بود پدرش قاضی کن الدین
 الشریعی الکندی نیز از علمای عالم و فقیه عالم بود و در اواسل از سبکبان در ویشان بود و بر آ
 بست مسائل شرعی اکثر ادوات بخدمت حضرت چرخ دلی میرفت مدتی در بخت و انکار بماند
 از

که از تالیفات است مناقب حضرت شیخ بسیار مرقوم شده است و قاضی شهاب الدین که از اهل
 علمای متقدمین است از شاگردان دیست نقل است که روزی قاضی شهاب الدین از جای
 زری نقد یافت و با خود گفت که این زر را بجای که منفی باشد از چشم مردمان پوشیده کنم در
 بین خیال بخدمت شیخ عبدالقادر رسید بجز آنکه نظر شیخ بر قاضی بیفتاد گفت که قاضی شما
 در خیال دفن کردن زر را بدیدار علم کجا خواهید برداشت و قاضی شیخ بتایخ بست دهم محرم سن
 هفتصد و نود و یک هجری است و مرقوم شد در منزل قبر والدش در صحرای خواجه قطب الدین
 بختیار اوسی در خانقاه شیخ عبدالعزیز چون یوری ست از مولف چون کلام خداوندی فضل لایزال
 رفعت از دار الفناء در غلغالی بقدر صاحب مخدوم شد سال سال شیخ نقل گفت اولی مقتدر فرموده و اولی
 و صاحب معارج الولایت در باب وفات شیخ قاضی عبدالقادر و قول تحریر فرمود و یکی
 آنکه شیخ مخدوم بتایخ بست دهم محرم سال هفتصد و نود و یک بطوریکه مذکور شد و دوم آنکه بست
 دهم ماه مذکور در سال هفتصد و هشتاد و نه وفات یافت از مولف شیخ عبدالقادر شیخ زان
 شد جواز دنیا بگذارد و بست آنکه از سال صلی علیهم از خرد و در محراب است شیخ علاء الدین
 علاء الحق بن احمد لاهوری بنقانی قدس سره از علمای عظیم الشان و شیخ سراج الدین
 افغانی عثمان است و در او اهل حال از اغیار و اکابر و علمای دقت بود بعد از آن بسک مردمان
 سلسله نظامیه منسلک شده بدرجات اعلی رسید و صاحب اخبار الاخیار میفرماید
 که چون شیخ سراج الدین افغانی بعد عطاء خرد خلافت از پیشگاه سلطان المشایخ بجهانب
 وطن خود شرف ترخیص یافت بخدمت شیخ التماس کرد که در آنجا شیخ علاء الدین مردی است
 دانشمند و عالم بجاه مادی تاب مقاومت و طاقت نکند نیست فرمود که غم مخور و امر به تو خواهد
 شد پس همچنان بود که شیخ فرموده بود و صاحب معارج الولایت میفرماید که
 شیخ علاء الدین از قریشیان صحیح النسب هاشمی است نسب شریف وی بحضرت فالدین ولید
 رضی الله عنه منتهی میشود و گویند که وی پیش تشریف بری شیخ افغانی سراج الدین در وطن از غایت
 تکبر و غرور دولت و اقتشام گنج نبات خود را لقب ساخته بود چون ابن سنان بسلطان نظام الدین
 ادلیار رسید در غصب شد که بیزین گنج شکر هست و او خود را گنج نبات ملقب ساخته است

علا و اول
بس از کج شکر جم خوراید رجه علی شاه کند الی زبانش گنگ گردان بجز این سخن نیست
گنگ شد بعد از آن چون باروت شیخ سراج الدین عثمان مشرف گشت زبانش
بکشد و از غایت زهد و ریاضت بدین رتبه اعلی رسید که میرستید اشرف جهانگیر
بعد ترک سلطنت خلاصی برپهنوی خضر علیه السلام بخدمت وی حاضر شد و بجز نکمیل وی
بشکمل رسید و فرزند صاحب بجاده وی مثل نور الدین قطب العالم بنو به وی قطب عالم شد
شیخ نصیر الدین مانک پوری که صاحب مقامات عالی و درجات متعالی است از مریدان وی گشت
و مقتضای او را به مقام ابدال رسانید و از اخبار الاخیار منقول است که چون شیخ علا الدین بخدمت
شیخ سراج الدین شایسته گشت از جمله مال و دولت فایه چشم مارک شده که بخدمت بخدمت پیوسته
است و چون شیخ سراج الدین اکثر اوقات بسفر بودی طعام باخته همراه وی میکردند و خدام دیگر تمام
که مگر مبر سر شیخ علا و الدین می نهند ازین سبب موی سر وی رفته بودند و چون اکثر اوقات
انفاق گذر شیخ اخوی از پیش فایه بزرادران خویشان علا و الدین که امیر کبیر در دسای با تو قیر بودند بوقع
آمدی و وی بار بینه همراه سوار شیخ بودی و از دیدن برادران خود هیچ تغییری و تغییری در وی
علا و الدین راه نمی یافت و منقول است که روزی چند کس قلندران در خانقاه عاجیه
شیخ علا و الدین فرود آمدند و که به همراه داشتند آن که باز نزد ایشان گم شد و بجای برفتند
پیش وی آمدند و گفتند که گم با از خانقاه تو گم گشته است پیدا کرده بده فرمود از کجا پیدا کنیم
شیخ از ایشان گفت که از شاخ آه پیدا کن ما چه دانیم که از کجا پیدا کنی فرمود که تو سر خود
از شاخ آه خواری یافت دیگری از ایشان زبان به بگویی دراز کرد و گفت که اگر تو ندی ما
گر نه خود از کجا یابیم آیا از خصیه های خود بگیریم فرمود که بهتر است تو از خصیه خود خواری یافت
چون قلندران از خانقاه برآمدند قلندری که ذکر شاخ کرده بود گاو بی بیار و در از شاخ خود
هلاک ساخت و دیگری که نام خصیه بزبان آورده بود و هر دو خصیه های او چنان اماسیدند
که بهمان مرض هلاک شد و هر دو سناری بی ادبی که کرده بودند یافتند و نقل است که شیخ
علا و الحق و الدین خرج بسیار داشت که هزار باکس از خدام خاص و عام و مساکین و مسافرن
در خانقاه و الا باه وی طعام خور وندی و هر ماه هفتدی که آمدی محمد زرقی چون پیر بادشاه وقت رسید

در شک به دو گفت که تمام خزان من بیست و پنج ملا و الدین دوزخ هم نیست پس چهلین کس را که
 بدین قدر اسراف دارد و در شهر و حاشیای شهر نیست و علم کرد که شیخ از شهر برآمده در سارگازون
 سکونت پذیرد و ازین سبب شیخ از شهر برآمد و نام دو سال در سارگازون بماند و نام فرمود
 که خرج روزمره را چند آنکه هست نفع است که که غار و چشمه فاسدان فقر بهتر است و ظاهر شیخ
 و به دغلی نداشت صرف و در باغ از میراث بزرگان در فیض شیخ بودند که چهل آنجا داشت بهر تنگ
 فقره بود آخر آنهم بیایلی به بخشد و همه صرف داد که می بود از خزانه غیب بود و وفات آن مع الله
 بقول صاحب اخبار و معارج الولايت و شجره پشته و غیره بتاریخ غره ماه ربیع الثانی هشتصد و شصت و شصت
 و هفتاد و نوار در ده آرد و گفت
 دلی به میراث دین دار بخش
 دیگر دلی عطا و بحق الدین عیان آمد
 از میراثی که شیخ عیان بهر یک آن
 ایضا پیر و دنیا و دین ملا و الدین
 شد و زوی زمین بچند برین
 گفت سرور بسال رحلت او
 طالب و متقی علا و الدین
 محمد و هم حسام الدین
 فخری قدس سره از اکمل تلامذای شیخ قاضی عبدالقادر است با و صان عرفانی موصوف
 و گفت و گرامت معروف و صاحب معارج الولايت میفرماید که شیخ حسام الدین از اولیای نامدار
 و مشایخ با وقار است و خلقی کثیر را بتوجه خود خویش بخدا رسانید و شیخ بدین چنین که از اکمل
 تلامذای ویست از خیر و صالحی و ساینه عاقل است و بی پردر شش فتنه کمالات ظاهری و باطنی است
 و گویند که چون شیخ بدین بهر شش ساله رسید پدید بر بزرگوارشش در یکصد و شش و ده ام الدین آورد
 و معین کرد که چند آن پسرانم قبل ازین با عالم طغولیت ضایع شده اند حالا بخوانم که این پسر
 بدعای شما اند عمر طبعی بر خود دارد باشد فرمود که انشاء الله تعالی پیر کیم خواهد شد باز عرض کرد که اگر
 قدری علم هم نصیب این بر خود دارد که دو بهتر است فرمود که عالم بهتر کرد انشاء الله تعالی باز عرض
 برد و گفت که علم بی معرفت قدری ندارد و فرمود که بعنایت ربانی بهم عارف و هم عمر و راز خواهد شد
 و پس صب فرموده شیخ تو قوغ آمد که شیخ بدین بهر اوقات موصوف بود و وفات شیخ
 حسام الدین بقول صاحب معارج الولايت در سال هشتصد و شصت و شصت است از مولف
 شکی نیست جز این فخر را شیخ و بن ختی حسام الدین گفت سرور لیان حلت او شاه مراد دلی حسام الدین

از تفصیل علوم عقلی و نقلی فراغت یافت بهمان سال والد ماجدش فوت گردید اگر چه طبع مبارکش
 بسطنت را غیب نبود لیکن امر او و زاری سلطنت طوعا و کرها او را بر تخت سلطنت سمنان نشاند
 دوی بعد از فراغ امور سلطنت با شیخ رکن الدین علاء الدین و کتبه سمنانی و دیگر مشایخ عظام محبت با
 سید شمس روزی حضرت خضر علیه السلام پیش وی تشریف آورد و فرمود که اگر چه ترا از امور سلطنت
 فراغ حاصل نیست لیکن به دلیل اجمال ملاحظه معافی نقیض اسم الله تعالی تو سطر زبان در دل صوبه
 میگرد ده باش و واقف انفس می باید بود دوی حسب الحکم بدین شیخ اشتغال نمود فائده غنیم ظاهر شد
 بعد از آن حضرت خواجہ ادیس قرنی قدس الله سره العزیز در خواب تشریف آورده او را از اذکار
 اویسیه مشرف گردانید و دوی تا هفت سال بدان اذکار و مشغول مشغول ماند تا آنکه شبی از
 شبهای ماه رمضان که شب بخت و هفتم بود دوی احیای شب نموده بذاکر مشغول بود که نصف
 علمیه السلام باز تشریف آورد و فرمود که **س** هم خدا خواهی و هم دنیای دون و این خیال است
 و محال است و جنون و ای بسط طلب خدا یا معاملات دنیا جمع نمیشود و اگر طلب محبوب مطلوب
 است از کار سلطنت دست بردار و بزر و درین اوقات در بند و ستان بخدمت شیخ علاء الدین بنگا
 حاضر شو که او را بخدمت رساند حضرت میر بچه دارشاد خضر تارک الدنیا و سلطنت شده و امور سلطنت
 حواله سلطان محمود نموده برای حصول تنزه بخدمت بی بی فدی بجهت بیگم والدہ ماجدہ خود رفت و
 اجازت سفر بند و ستان خواست والدہ اش فرمود که ای فرزند سعادت مند پیش از آنکه تواز عدم
 بوجود آئی برو و هایت خواجہ احمد بسوی قدس سره همین اشارت کرده بود که ترا فرزندی شود که
 تمام آفاق از نور ولایت او منور گردد و الحمد لله که آنوقت رسید مبارک است من حق
 خود تو بخشیدم و ترا از حق خود بر آورده حق سپردم پس حضرت میر بچه انگیز بخدمت رسید و سیه سالگی از ستان
 بطلب حق برآمد و از آنجا اول بخطه اربع بخدمت محمد و سید علل الدین جهانیان جهان گشت
 مشرف گشت و نعمت بیقایت حاصل کرد من بعد در دلی آمد و بزیارت فرات خواجگان چشت
 اهل بهشت مشرف گردید و از آنجا راهی سمت شهر مسکن شیخ علاء الدین علاء الحق بنگالی شد
 چون شیخ علاء الدین بنور باطن اطلاع خضر علیه السلام از آمدنش مطلع گردید با جمیع صحاب
 باستقبالش برآمد چون دریافت از راه کمال مریدی بر کمال خود سوار نمود و بجا نفاذ رسید

همان روز بفرستید بیعت شرف ساخت و لباس خویش بپوش کرد و در چند روز تکمیل رسانیده و
 بقلب جهانگیر بفرستید بعد عطا شد خرقه طلافت بدیار جوینور رخصت فرمود بوقت رخصت حضرت میر
 بختیارت پیر در ششتمین روزی که در دیار جوینور میسر است سبب مرا بادی بگونه تاب مقاومت
 باشد و از آن شیر مرد شیخ حاجی چراغ بند سهروردی خلیفه شیخ رکن الدین ابو الفتح شیر مرد شیخ بناد الدین
 زکر که یاقانی بود شیخ بجواب فرمود که ترا هم شیر بچم بهم رسد که کار کن شیر با تمام رساند فتح اول تو در
 نظرها باد هست پس حضرت میر حسب الحکم پیر روانه سمت جوینور شد و اول در قصبه محمد پور رسید جماعت
 از علما و فضلا برای ملاقات حاضر شدند در عین سخن رانی سخن در مدح هر چهار فقهایی را شنیدند فی الحال
 تعالی هم جمیع این افتاد چون حضرت میر رساله دلیلی در مناقب فقهایی را شنیدند تصنیف کرده
 بود و بروی ایشان بخواند چون در آن رساله تعریف و توصیف حضرت علی المرتضی کرم الله وجهه
 از حجاب ثلثه اندکی زیاده بود ازین سبب علما در بحث درآمدند و حضرت میر را بر قص منسوب
 کردند و بر چند جناب میر تقی میر و لیدر ایشان را قائل ساخت فائده نداشت روز دیگر علما با هم
 اجتماع کثیر نموده و محضر نامه به او پیر خود بانوشته خواستند که برو جمعه بعد از نماز در مجمع عام اذیت
 بشیخ میر رسانند و جمله ایشان شخصی سید خان نامی مروی عالم متبحر و فاضل کبر و سرسلطه علمائی
 بود و بطلب جمعه حضرت رسالت علیه الصلوٰه و التحیت را در خواب دید که میفرماید که سید انشرف
 از فکر گوشه های است و وی آنچنان نیست که شما نسبت او الفاظ غیر واقع میگوید و قوت مقاد
 او باندوی شما نیست پس اگر خیریت مطلوب است تا آب شوید و بر قدرت پیش و سه
 خود را حاضر کنید چون این واقع بوقوع آمد سید خان علی اصباح بختیارت آن شاهنشاه
 حاضر شده سر در قدم آورد و عرض کرد که جواب مستفتا را من فرج الله و شما را بجز این نیست
 عرض بعد نماز جمعه در مجمع عام همه علمای عظام کاغذ استفتا آورد و پیش آنکه حضرت انداختند و در
 فضیلت حجاب ثلثه که بر علی المرتضی است سوال کردند هنوز آنجناب زبان حق ترجمان بجواب
 نگشاده بود که سید جان محاسب علما شده گفت که اعتراض شما بر میر انشرف بسبب مناقب
 و مدح علی است که اندکی از فقهایی ثلثه زیاده بوقوع آمده است گفتند آری گفت این
 اعتراض بر شخص است که سید نباشد نه که بر سید چهره که اگر کسی مادر و پدر خود را بعلوم مراتب رسانیده

باک نیست علماء الفقه که با دین بایست قول بکنند می باید که از کتاب معتبر بکشد باشد فان از
 جامع علوم نقل کر که از تاسس انبار الدین تا کلام از نقل علی باب و کتبها بجز و شماع این بود
 و معارضان درم و کتب و توفیق الشیخ که با از جواب رد جواب آن جواب پره از دقت سیر چون
 در مجمع عام فخر باب شد بر جملة الشیخا که ده و سید فاضل که بی اول و محض بود و بچهار پسر عالم و عامل و
 فاضل و کامل و شاد و داو از خیرینان بود و قورغ آمد در حق معاندان و منافقان نفس بداند
 که کمالی ببلایند استند بر و اند ازین سوخت که با شیع در افتاد با سوختگان هر که در افتاد و بفرمود
 و تشریح معارج الولايت است که چون حضرت سید زلفرا با و تشریف برد و روزی سخره های
 پخت که بریان بکنند این اشارت را بکار بکنند. اشاره بعضی حاسب این شخصی زنده را کفر کرده
 بر چاه پالی بطور مردگان انداخته خنجره شش برداشتند و از پیش سکن حضرت سید گزاشید و بچاه
 متقاضی شدند که خود را نام شده بهر اهل خدام عالی مقام خود را خنجره اش بخواند و مقصود آن سخره ها آن بود
 که چون حضرت سید بکینر باز بگوید مرد چلی باز چاه پالی بر فاسته پیش آنحضرت آید و سلام کرده بگوید که یا خضر
 و کر است شما شک نیست که من مرد زنده کرده آید و از قورغ ای ای آل نجاب را انفعال و خجالت
 رو خوابد نموده و موجب رسوایی خواری خوابد بود و حضرت سید که بفرمان اینحال بخوبی آگاه بود و خبر
 از کار کرد و تفاضل بود و سودند شست آخر بر فاسته خدام را نیز همراه خود گرفته بر سر خنجره تشریف
 آورد و خود را نام شده بکینر نگذاشت بهر تکیه حضرت سید بلکه با موجب روح آن شریقیض کرد چون مرد
 چلی بخواست سخره ها را بر بالیدنی ریخته زنده کرد که هر چلی است و فریاد و فغان برداشتند و هر چند
 که بعد از تو پیش آرد سود نبود چون این که است غلیم بود قورغ آمد عالمان حق از دور در یک
 بخدمت آنحضرت چون اسود و طغ کرد آمدند شیخ حاجی چراغ هند که صاحب لایت آنجا بود و او را این
 اودام و قبول آن نجاب خوش نیامد بکن طاقت هم ندانست که دست باد از آن محبوب پروردگار کشاید
 درین اثنا شخصی شیخ کبیر سیر بودی که از اهرای تالداران شهر بود و بکمال تحصیل علوم ظاهری و باطنی
 که جای مرید شود و کسب کمالات بالنی نماید شب در خواب دید که شخصی سرخ رو با جمال او را
 مرید خود نموده است و در دل خود اندیشید که صاحب ولایت اینجا شیخ حاجی است بخیر است
 بر دم چون بخیر است دی رسید صورت شیخ حاجی را با صورتی که در خواب دیده بود و بصورت نیافت چنانکه

ع
 توفیق الشیخ
 کمالی ببلایند
 استند بر و
 اند ازین
 سوخت که
 با شیع
 در افتاد
 با سوختگان
 هر که
 در افتاد
 و بفرمود

محقق ماند و بعد از آن ایام امیر تیمور گورکان بخت زیارت فراد حضرت امام در آنجا رسیده بود و
نیز بخدمت میر جهانگیر باقیقا پیش آمد بعد از آن بهرات آمد و از بهرات بمادر الزهر رسیده شرفی
زیارت خواجہ بہاؤ الدین شاہ نقشبند شد و مدتی در آنجا قیام پذیر شد و خرقة فلاحت طریقیہ عالیہ
نقشبندیہ چہل کرد و از آنجا بہ ترکستان تشریف برده بخدمت فرزندان شیخ احمد بسوی شہر
گشت و از آنجا بطرف قندھار و غزنہ کابل و بخارا سیر کردہ در میان رسید و از آنجا در جودھن
آمده بزیارت مرقد مقدس حضرت گنج شکر پرداخت سن بعد بدہلی و از دہلی بدلاخرہ بمیر فیض
گشت پس از آن بدکن بکون بکون میر رسید محمد گیسو دراز رسید و از آنجا بمیر اندیپ رفته و از آنجا بمیر
آمده بسیر تمام ہندوستان اشتغال کرد و من بعد چندی آرام پذیر شدہ بار دوم باز بہرامی میر کہ
سید علی ہمدانی بسیر تمام پنج منگون پرداختہ بخدمت پیر شریف علاؤ الدین بینگال آمد و تبرکات حضرا
چشت حاصل کرد و غرض درین سفر کہ میر جهانگیر از یکصد نو پیرو فیض باطنی حاصل کرد و بکرت ثالث
و را در پنج خدمت محمد و سید جلال الدین مخدوم جہانیاں تشریف برده فیض کامل کہ حضرت مخدوم
از چہار صد و چہن پیر حاصل کردہ بود مہل نمود و مخدوم آن نعمت بہزار خورشیدی بوی ایشاک کہ بہار
در مقام خویش آورده قیام فرمود و تقاضاست کہ میر جهانگیر رودی بمقام روح آباد نشسته بود
و اکثر بزرگان وقت حاضر بودند کہ علی نام قلندری بایا قصد قاندر دیکہ کہ فادوم و رفیق او بود بدلی اوبانہ
بجلس درآمد و سخنان لافاغل آغاز نمود و گفت کہ خطاب بہاگیر از کہ یافتی فرمود کہ از پیر و سنگی خود
حاصل کردہ ام گفت تصدیق بہاگیری تو چیست و بچہ یقین گنم کہ تو پیر بہاگیر هستی بہتای این
سخن آثار غضب و ہلال بر بشوہ آن اہل کمال نمودار شدند و فرمود کہ من صرف بہاگیر نیستم بلکہ
بہاگیر ام بچہ داین سخن علی قلندر از پاد افناد و جان بجانستان داد و غریو از اہل مجلس برآمد و
بہرامیان علی قلندر سرور پای آنحضرت آورده مرید شدند و صاحب معارج الولایت
میر فرماید کہ روزی حضرت میر پیر بہاگیر را از مرگہ جوگیان در تہانہ بختی و نازعی بوقوع آمد اینشان
برایان قاطع ولایت آنحضرت طلبیدند و بی سنگین باز بتان تہانہ نزد خود طلبیدست فی الحال
حاضر آمد و زبان بتصدیق ولایت آنحضرت بکشا و از مہورین خوارق چندین ہزار کفا خلعت
اسلام پوشیدند و شیر و ج معارج الولایت است کہ از ایام حیات حضرت میر بہاگیر تا مرگ او آمد

از جانوران پنهانی در باغ آفتاب نمی اندازد و آب آن حقش که روزه منوره در وی واقع است گاهی می کند
 نمی گردد و آسیب زده و مجروح و بدین روزه مبارک تسخیرت نشاند باید نام نامی آفتاب اگر
 خواند و آسیب زده دم کند آسیب دفع میگردد و واقع و فاست آن در شهرات
 بدینطور بود که اول بتاریخ بیست و پنجم ماه محرم الحرام سیر جهانگیر میرزا بزرگان خود را همراه
 بدو در دوع فرمود و فرزند دینی خود حاجی عبدالرزاق را خرقه ملافت و خاک در دوش
 خود ساخت و بعد از نماز ظهر قوالان را طلبید و مجلس عامی که فرمود چنین قوالان این شعر را
 شیرازی آغاز کردند شعر که بدست تو آمده است ای علم قدر خدا بجا جری قلم ازین بیت حالت
 و بعد احوال بدینوشی و تواجد بر میر جهانگیر طاری شد چندان تواجد فرمود که خارج از قده و سب
 است بعد از آن که تسکین یافت و قوالان این شعر را آغاز کردند شعر خوب تر زین دگر
 چه باشد کار به یار نندان روزه بجانب یار سیر بیند جمال بانان را به جان سپارد و نمازندان
 را به از استماع این بیت چنان آتش شوق ذاکر و اشتیاق در دل عشق منزل حضرت میر
 در گرفت که از غایت مستی و شور چون مرغ نیم بهل می طپید مانند ماهی سب آب بر خاک می
 غلطید آخر آه سر از سینه پدید آورد و در جای آن تقوی پس بود انالیند انالیه را چون و ق
 حضرت میر جهانگیر تاریخ بیست و پنجم محرم الحرام سال هشتصد و هشتاد و هشت هجری است و عمر شریفش یکصد و
 و بیست سال رسیده بود و در روح آباد که باغ تعمیر کرده دی است اندرون حوض مدفون شد
 و حضرت میر جهانگیر تصنیفات بسیار دارد چنانچه بشارت المردین و مکتوبات از تصنیفات است
 و کتاب شرفی نیز در احوال دی بعایت مطبوع در پسند افتاده است از مولف

چودخت از عالم دنیا بخت	جناب میر شرف شیخ حق پیر	بسال انتقال آتش دین	عیان شد راه بر طلب عالمگیر
و گرفتار سال انتقالش	امام سونمان شیر جهانگیر	دوباره گفت سرورانش	کامل عارف الا جهانگیر
و هاشم و اصل کل شرفیت	اگر خواهی کن ای یار تقیر	ولی به بند میر جنت آمد	چو شد هاشم بنو کنایه تحیر
انصار شرف چون جهان	سال ترمیل آن شد و موب	کون قم سید شریف سعید	هم بود اهدا شرف قبول
ایضا رفت چو از هر کجای	بش درین علم صنف	گفت بتاریخ و حالش	سید محمود ولی شریف
ایضا شرف شرفان	بش درین بود و سبک	بهر دقایق و حالتش	گفت تاج ابرار و سیر کشف

شیخ اختیار الدین عمر ارجی قدس سره از خلفای نامدار و مردان باوقار قاضی سادس
پشتی است آباد اجداد وی از امرای نامدار شهر ارج بودند لیکن وی بکذب جاذب متقیانی از
جدا موال دنیا برآمد و تارک محض شده اول بکسب علوم ظاهری پرداخت بعد از آن بر اسک
تحصیل سعادت باطنی بخدمت قاضی محمد سادی که از عظامی خلفای شیخ نصیر الدین چراغ دلی
بود حاضر شد و هر یک گشت و به جو سو بآن ولی کامل کمال تکمیل رسید و خرده خلافت یا وفات
دی حسب قول صاحب مدارج الولايت و شجره خشتیه در سال هشتصد و نه هجری است از حواله

چورفت از قاضی سی و الالباق اعظمیو ارشانی یقین بگوسال دی قدوه و تکیه البغرامه شیه امی یقین

مولانا خواجگی قدس سره از انصاف خلفای شیخ نصیر الدین محمود چراغ دلی است و شاگرد
مولانا معین الدین عمرانی و استاد قاضی شهاب الدین است صاحب اخبار الاخیار و فیضیه
که در ایامیکه مولانا خواجگی در دلی تحصیل علم مشغول بوده بخدمت مولانا معین الدین کسب علوم
میشود و نیز با استفاده از موز باطنی بکمال دست شیخ نصیر الدین حاضر شده لیکن
مولانا معین الدین را بسبب نقازی که به نسبت شیخ نصیر الدین میداشت اینکار از
مولانا خواجگی پسندیده نداشت و مولانا خواجگی را اکثر اوقات از هاضری قدس شیخ نصیر الدین
منع میکرد و مولانا خواجگی که بهر دو غریز اعتقاد تمام داشت از نقاز هر دو حضرتان ایزد کشیدی اتفاقاً
مولانا معین الدین را عرض سفره و فنیق بنفس لاحق حال شد و بدین قایت رسید که اهلای از علاج
مرض عاجز آمدند و مولانا از عیای خود نا امید شد و روزی مولانا خواجگی موقع یافت به مولانا
معین الدین گفت که اهلای از علاج مرض شما جواب صاف دادند حالا مناسب آنست که باری آیت
و عا از مرءان خدا که اعباد اراض دل اند که ده آید و درین ایام شیخ نصیر الدین چراغ دلی نیز از ادبیا
مستجیب الدعوات است اگر ترووی قدم ر بجز فرمائید و هتاد است و دعا از آن مقبول درگاه
کبریا نماید یقین کامل است که از برکت محبت و تاثیر است همین نظر که بیا اثر وی شفای کامل
صحت مایل مایل شود پناه نمینی اگر چه مولانا را اول بخدمت اباسبب ضرر و کالیف مرض
که عاید حال مولانا بود راضی شد و بدیدن شیخ نصیر الدین روانه گردید و شیخ چون خبر آمدن مولانا معین
شعبه به استقبال برآمد و اندرون فافاه برده و با عزت تمام بنشاند و سفره الوان طعام پیش کشیدند

و لشت طعام سبج ساده و میزبان که ظاهر آن حال مرضی و صریح آن نفس بود پیش مولانا نهادند
 و فرمود که بسم الله کنبید و بخورید مولانا طوطا در آن چند نغمه از آن تناول کرد چون سفره برداشته
 ضعیفی و سرفه و بلغم مولانا تابایت زد و در وقت بلغمی رسید فی الحال شست و غسالت نمود و بپوشید
 باده و سودا و سرفه و ضعیفی و بلغم بود تمام و کمال برگشت و همانند محبت کامل یافت و هیچ البدن بماند و خود
 بازگشت از آن روز مولانا معین الدین هم از معتقدان شیخ نصیر الدین شد و نقلست که چون مولانا خوا
 بنور باطن از آمدن امیر تیمور و لشکر بگل خیزد و از دلی برآمده در کالپی تشریف آورد و چند روزی
 در آنجا سکونت در روز آخر در سال هشتصد و نوزده هجری وفات یافت و مقبره آن در دی هم در کالپی
 زیارتگاه خلق است از مولانا خواجگی چون رفت زمین دار فنا سال میل آن و سبب متقی
 خواجگی و نامی و سبب ایزدی شیخ احمد تها شیب سر
 خواجگی صدیق دل فرمود نیز
 قدس سره از مریدان پاک اعتقاد و خلقای حق با شیخ نصیر الدین چراغ دلی است اگر چه
 میان وی و مولانا خواجگی موافقت بود اما وی در برآمدن از شهر دلی با وی موافقت نکرد و تا
 آنکه فوج قاهره امیر تیمور گورکان بدلی رسید و دیار دلی را تاراج کرد و مولانا احمد با استعانت خانیش
 اسیر شد و به کربلین فتنه غلامان یافته بجا است امیر تیمور رسید و میان ایشان شیخ الاسلام کشیده
 مولانا به بان الدین مرغیانی صاحب بدایه بود و جهت تقدم و تاخر مجلس گفتگوی سخت واقع شد امیر
 تیمور گفت که مولانا به بان الدین صاحب بدایه بود و به غیره وی لایق آنست که پیش از شما در مجلس نشیند
 مولانا احمد فرمود که خود به بان الدین پدر کلان شیخ الاسلام در چند مقام در بدایه خطا کرده است و غرض
 بعلم است شیخ الاسلام جواب داد که محل خطابان باید که مولانا احمد اشارت بفرزند آن و شاگردان
 خود نمود تا تقریر کنند و خطاهای صاحب بدایه بیان سازند امیر تیمور بر طاعت عزت صاحب بدایه و
 ناموس شیخ الاسلام تقریر یعنی مجلس دیگر انداخت و باز موقع بحث بهرگز نشد پس بعد از آن احمد
 از دلی برآمده با بابل و عیال خود کالپی رفت و همانجا متوطن شد و طریق موافقت که با مولانا خواجگی
 بود و شلک میداشت و همانجا در سال هشتصد و بیست هجری وفات یافت چنانچه مقبره و تقدیس کرد
 نیز در کالپی است پرازانوار و برکت محل اجابت دعا است و مشهور است که هر کس که از صدق دل جلیفر
 مستغایر بر می آید و در آنجا میرسد و بعد مدت یک سال مداوم هجوم کشیر بر فراز پادشاه

سیر و در و با تکیه است خود بوی درست میدن از راه دور و در را کجا میرسد مولهف
 شیخ و بنی امیر از فضل خدا اوست از دنیا بجات العیم است و خدمت کل علمش از احمد متقی عابد شریف
 شیخ فتح الدین و شیخ قدس ستره از غلغای بیستم و یاران من و عجمان قدیم شیخ صدر الدین
 حکیم است و در ادب و کمال از علمای دینی بود و در شیخ فایز دینی درس گفتی چون بیاد شریفی او را بخود
 کشید مرید شیخ صدر الدین عابد شد و در یافتن و مجاهدات پیش گرفت لیکن با وجود ریاضات شاقه
 و فقر و فاقه فتح کارش شکایت بن امیرش پیر شیخ نصیر خود برد فرمود که ترک مدرس کن کن کتابها
 را که در ملک خود داری بیرون آر و بچنان کرد الا کتابی چند که الطافه نفس آنها بود و نذر خود
 نگذاشت بنور کشود باب مقصودش حاصل نشد آخر بقیه کتب را نیز از خود جدا نمود و او را دیدند
 که بر آب شسته کتب هارامی شست و در سایه اشک اقامه چشم روی هارامی بود تا لوح فکر
 از نقش سوا پاک شد و بوی بصر باطن خود در حق متعال و رب العبود نقش یافت و از کمالین وقت گشت
 و بنابر اهل البیان حق را بچشمی است و چنانچه شیخ قاسم دهلوی از غلغای دینی است و نیز شیخ محمد علی تاج جوهر
 مرید و غلیظه ادب و شاه فاضلان موسی فایز شیخ فاضلی چراغ همد نظر با دینی و شیخ جمال گوهر
 فلیض شیخ منظر شیخ ناصر شیخ فتح الله بودند مراد منوری در ادب و وفات آن
 جامع الکمال در سال هشتصد و بیست و یک است از مولهف بنام شیخ فتح الله بنام
 چون بکشود بر دینی با او و شایسته نام و اولیا هوس القرآن نور الدین فاضل ابوال
 جمال قدس ستره المتعال مرید و غلیظه پدر فایز شیخ سعد الله کسبه و از و مرید
 امیر راه بر رنجی نیز بوده چون بخدمت سید امیر راه پیوست مدتی بحضور وی حاضر ماند و بر ریاضات
 شاقه و مجاهدات عالیه مشغول ماند و کمالات طایفه دینی و باطنی رسید بعد از آن بخدمت پدر
 عالی گوهر رفت و آموختن شد و طریقه ملائطه شعرا خود ساخت و بشرب شراب و دوام طهر
 اشتغال کرد و علمای دهر از وقوع این حال شکایت بن امیر بخدمت پدرش بردند شیخ سعد الله را
 ازین حرکت مانع آمد پس از هر سوئی که آب برای خوردن بملکات پیشش آوردند شراب می بود پس
 شیخ فرمود که آب از چاه بیاید چون از چاه آوردند آن شراب بود پس از دریا طلب کرد و دیدند که
 دریا نیز در آن وقت خمر شده بود چون از معنی از وی بهنگ آمد طلق العنان ساخت آخر چون وقت

وفات شیخ سعد الشاذلی و یکی سید معین الدین پسر سلطان شیخ سعد الله در آنوقت حاضر بود و شیخ او را طلبید که در حق آنکه موجود نیست فرمود که اگر او حاضر نیست همان تهرانی بدین معنی را حاضر کنید در آنوقت شیخ معین الدین در اینجا نشسته بود چون فرستاد شیخ را از دور دید نظر بسوی آنجا کرد و بساقتی گفت که یک بیار دیگر که بنصیب من است بن بدو ساقی بیار که دو پستش داد و بی نزدشید و سبک شرب بر من زد و بشکست بخدایت پدر خود حاضر شد شیخ خرقه خلافت و جمیع امانت با خواجگان چشت بوی حواله نمود و در حجت حق پیوست و وی بعد از پدر بر سجاد چشت نشست و پنهان بینی در پیرگار و مدت های شریعت طریقت شد که مرید بر آن متصور نیست و وفات شیخ معین الدین در سال هشتصد و بیست و دو هزار و نوزاد و رکنی است از مؤلف

چو معین الدین علی دق قاتل از بناسوی جنت گشته بود و عیانی نشد مگر در سال انتقالش از نور العین علی الدین بن محمود هم عین الدین علی با دق قاتل در دل سال و سال گشت و در قطب الحق هدایتی نیز عیانی نشد و علت کن حجاز

میر سید محمد لیسو در این سید یوسف سیاحتی چشتی و طبعی قدیس ستره از علمای اولیای حق بن و کبرای مشایخ متقارین و فلیطه پنهان شیخ نصیر الدین محمود و چراغ دلی است جامع بود میان سیادت و نجابت و کرامت و ولایت شانی رفیع و مراتب منبع و کلامی عالی و شسته او را در بیان مشایخ چشت اهل بهشت مشرب است فاضل در بیان اسرار حقیقت و طبعی است مخصوص در آثار معرفت در او اعلی حال هم بدلی سکونت داشته و بعد از وفات شیخ نصیر الدین پیر و شریف خود و در دیار کهن شریعت برد و قبولی عظیم یافت اهل آن دیار از خود و کبار همه مطلع و متفادوی و شهنشده و هزار و در هزار طلبا که وقت شعار بر وجه منوهر آن سید را در بقریب حق رسیدند و سلسله عالی که در تمام دکن رایج و شایع شد و شهرت آن غریب نوا از بسید محمد گیسو در از این سبب است که در او دی با دیگر چند مریدان چو ذول سواری شیخ نصیر الدین محمود و بر و خرج دقتی بر و بوقت بهشت این گیسو مبارک او بسبب درازی که داشت در پای چو ذول بند شد و وی بسبب غایت ادب و تقوا بر آوردن نموی گیسو مقید نشد و بهمان طریق مسافت بعدی که در چون شیخ را بر خیال اطلاع داد و تشنه خویشمال گشت و بر ضد حق عقیدت دی آفرینا که و فرمود و شعله بر کوهره یلید گیسو در از شد و او خلاف نیست که او عشقبا از شد و شیخ محمد نامی مریدی از مریدان حضرت کتانی از مشغولات وی

از مشایخ کرامت
و سید معین الدین
بجایان پیران
نایاب و پند و اندیشه
شایسته و در کرامت
مالی را شایسته
سیاحتی گیسو در
و بعد از وفات
در سال هشتصد و بیست و دو
هزار و نوزاد و رکنی است
از مؤلف

همچو آورده و بکجای اسم الکلمه مضموم ساخته است که بویست ملبوع و مقبول و شایع عظام است و بقول صاحب معارج الامت سال ولادت با سعادت حضرت سید محمد میر سال بهشت و بخت و حسن ثنات بهشت صد بهشت پنج و مدت عمر یکصد و پنجاه سال است و وفات آن جامع الکملات در عهد سلطنت فرزندش ابن علیث الدین بن محمد شاه بن سلطان ملا والدین بمی بوقوع آمد و فرار پدر از نوابک و کهن بشیر کلید و بحدیست و صاحب تاج المصالحین نیز سال وفات حضرت سید سال بهشت و بخت و حسن ثنات

فرود و ارم و لطف	اشرف الاولاد و آل مرتضی	شیخ دین سید محمد پیشوا	هادی محمد شیب آل بقره
کن تم توای این شاه و نوا	مرشد دین بیاوان گفتند	سال تولد فیض بقول صفا	نیرنج اولیا صدیق دین
بازیب دین محمد مقتدا	ازیب تاج عارفان و طووس	هم رقم کن بادشا و اتقیا	سردا محمد دم حق آگاه
تا بر آید بهر وصلش نه عا	شد عیانی عقل و دلیان	فنا رملت آن سید دین دینا	قطب ایمان نور ابدی
کن تم تر میل آن قطب الهدا	ایضا از دنیا رفت در فرود	چون سید محمد شاه حق دین	محبوب غایت وندی محمد
عیان شد سال آن شهید دین	و اگر قطب الهدا اشرف محمد	و ما اشن بهشت امدت بی نوا	و قبل از وفات حضرت میر

سید محمد گیسو در از یک سال شیعه بایرک بهشت هم جاموی الاول شد بهشت و بخت با سبب اشرفان بن ملک سلیمان شاه و بی بعد سلطنت بهشت سن و دو ماه و دو یوم در مری بهشت حق بهشت و بکناره در یکجا بمقام کئی تفریق و فون شد این و شایبی است که آنکه سلطنت فاندان سادات خضر فانی از دست و احوال مجمل ایشان اینست که اول خضر فانی در عهد سلطنت ناصر الدین محمود شاه تعلق فاکم ملتان بود چون امیر تیمور بر آتخیز میزد و شان و وار و بند شد وی فدرات شایان و کارهای نمایان بر سر تیمور نفوذ آورد پس امیر تیمور بوقت دایمی تمام ملک مقبوضه بوی حواله کرد و حکومت اقلیم گجرات مالوه و فیروز بهمنی تفویض نمود چنانچه تا زمان شایخ مرزا ابن امیر تیمور وی نیابت سلطنت کرد و سکه و خطبه بنام تیمور و شایخ مرزا مقرر داشت بعد از ان حال سلطنت کرد و این شاه و وفات و شجاعت در عیال پدری شد و بر بود ملک مملکت را کمال رونق آبادان ساخت و دلهای خلق از خو و خیرت کرد چون وفات یافت میرالدین ابو فتح مبارک شاه بهرخت سلطنت قیام نمود ارم و لطف

چو شد بهر خضر فانی با و شای	از دینای فانی بخت تزیه	بگو خوا بود بهر تازی	و دایه بهر شاه عالم
شیخ محمد متوکل لسنوری قدس	سیر فی الزا عالم ظفای	شیخ محمد الدین جبار	ایلی است

پیرشس غزالدین از ولایت هرات به بند وستان آمد و در اجنئی متوطن شد و وی مرشد و کبیر ایشیخ
نصیر الدین یافته خرقه خلافت یافت نقد است که وی وقتی در بهران کجگر خود نشسته است
شیخ بگوشت پنجم بسته بود ناگاه دید که جوگی بر تمام بدن خاکستر مالیده بگوشت هجده نشسته است
شیخ بگوشت پنجم در وی دید و دانست که از تصرف خود در جیره آمده است بجال خود مشغول ماند
و هیچ تفرقه بخاطرش راه نیافت آخر جوگی سلام گفت شیخ جواب سلام داد جوگی بر فاست و معافه
کرد و سخن گفتن آغاز نمود و در آن اثنا شیخ به طرف کنگاه می که در دو دیوار جیره پراز زرین بطرف
می آمد شیخ بدانهم هیچ التفات نفرمود و جوگی دانست که شیخ هر مستغنی است پس سر
در قدم شیخ آورد و گفت که من جهت شما می آمدم و این بگفت زبان بتصدیق سلام بکناد
و هر چند شیخ به جوگی فرمود که حالا بآن طسم غایب کن هر چند جوگی جدا کرد مکن خود منقول است
که شیخ عزیز نام بخدمت شیخ محمد فاضل شده عرض کرد که در علم کیمیا و سیمیا تصرفی تمام دارم و بشناسی گویم
قبول فرمایید شیخ قبول نکرد و نگفت که قدری التیاف جو دارم بگیرم یا اگر یک ذره از آن بر یک من
مس خواهند داشت زرخیز شد شیخ بهلاد الدین خواهرزاده خود را شار کرد و تا در از بیرون بدید کردند
و قات دی در سال هشتصد و بیست و هفت است و می عمر طویل یافت که زیاده از صد بود و از مولودان

چون محمد شیخ شکرل این	رفت از دنیا بفرمود پس	گفت سر و سال نقل آنجا	مرشد کامل محمد ایل دین
-----------------------	-----------------------	-----------------------	------------------------

شیخ یوسف بدیه ایچی قدس ستره مرید و خلیفه شیخ فتیال الدین عراقی است وزیر از هند
محمد دم جهانیاں سید ملال الدین اوجی و شیخ صدر الدین راجن قال برادر محمد دم جهانیاں که هر دو
از شاخ عظام سلسله سهروردیه بودند خرقه خلافت یافت و ذات بابر کاست وی مجمع البحرين
بود که از هر دو سلاسل عالییه فائده کامل و نصیب وافر حاصل کرد و در مختار معارج الولايات
فرموده است که آبا می که ام شیخ یوسف ایچی از ولایت خوارزم بسبب حوادث روزگار در هند
آمده بقصد ایچی سکونت پذیرفته بودند و شیخ یوسف راجن سیمانه تقاسم بجهت ادبیا و الشعر
بمقامات بلند و کرامات ارجمند رسانیده و در ارشاد طالبان و تربیت مریدان ید بیضا در مشیت
و کتاب منهاج العابدین را که از تصنیف امام محمد غزالی است بوجه حسن ترجمه بزبان فارسی نوشت
و محمد دم شیخ سارنگ که از اعظم مشایخ اقلیم هند است نیز از وی خرقه خلافت دشت و رساله

طبرستان دی خوانده و صاحب تاریخ محمدی نیز نسبت ارادت بخدمت دی داشت خوارق
 و کرامات بسیار از شیخ یوسف درج کتاب خود کرده است و وفات شیخ یوسف بقول
 صاحب معارج الولاية در سال هشتصد و سی و چهار بجزیه است که در عین حال سلجوقی تسلیم
 کرد و در محفل فقه خود دفن شد و پادشاه مانو به فرار از نوازش گنبد عالی تعمیر ساخت از مولف
 یوسف بن نبی شیخ زمان رفت از دنیا چو در باغ جنان گفت سرور سال نقل بنجاب یوسف بن نبی شیخ جهان
 از کائنات گل حسن یوسف بن نبی را و از روی خود بکشت آب گفت سرور سال هفت او یوسف وقت ممدی نقل
 شیخ احمد عبدالحق زودی قدس سره قدس اهل طریقت قبله باب حقیقت واقف بود
 معرفت از اعانم خدای شیخ بلال الدین بانی پی هست و از عمر خود رسالی دلوله محبت و شور عشق
 در سر داشت پیش از محبت مرشد ارشد دارا دست بجایده در یافت غلیم پر دخت بعد از
 بخت مست شیخ بلال الدین رسیده مرید شد و بهارچ بلند و کرامات از جمله رسید و بعد از وفات
 پیر شریف سراجی دی بر سر مرشد ارشد نشست نقل است که دی هفت ساله بود که چون
 مادر او برای تمجید بر فاسته او نیز پوشیده از مادر بر فاسته گوشه های خانه خود بنماز مشغول
 شدی چون مادرش را خبر شد بسبب محبت مادرانه او را از اینکار منع کرد و از آنجا که محبت حق جل و
 علایرول محبت منزل وی غالب مر بود و بعد از ده سالگی از خانه فیض کاشانه بطلب حق برآمد
 و در دلی رسید شیخ تقی الدین برادرش و نشاندی اکبر و عالم سحر و دلی سکونت داشت بخت
 رفته تقی تعلیم کرد تقی الدین او را بعلم ناهری مشغول ساخت و نخواست که مرا علم معرفت
 بیاموزید آخر چون سبق علم ناهری موافق طبعش نیامد از آنجا برآمد و در صحرای دیهان بسجادت
 حق مشغول شد و حق بریافت و مجاهده از حد زیاد به حساب آورد و بعد از آن بالهام غیبی در پائی
 بخت مست شیخ بلال الدین بانی پی رسیده از عارفان حق شد نقل است که چون شیخ بلال الدین
 بانی پی از آمدن احمد عبدالحق بنورالمن آگاه شد بخدمت عالی مقام فرمود که تقی بخت سارند و سفره
 غلیم مرتب ساخته اقیام کیفیات و نهیات نیز سفره حاضر دارند و نیز چند اسپان خوب عمده
 باین زمین آراسته بر دروازه فائده حاضر دارند که مهمانی می آید و بهتان اعتقادش مرکوز
 خاطر است چون بهر چیز آماده گردید و سفره آراسته شد شیخ احمد عبدالحق در رسید اول بر دروازه

فیض ادرخا فاقه بسیار بکماله باستان درین بود و با آن فاضل زید که گفته اند که اینقدر در شرف دنیا
دارد و در از محبت خدا که هیچ ذوق نخواهد بود و آن فیض چون بر سفر رسید و دید که منشیات هر قسم از
شراب و غیره همه بر سفره نهاده اند از اینها بجا بازگشتند و در راه آورد و تمام روز قطع مسافت
کرده وقت شام قریب شهر رسیدند و در راه رسیدند که این شهر را چه نام است گفتند پانی پست
دانست که راه کم کرده ام مشرب بیرون شهر گذرانید و علی الصبح باز قدم در راه نهاد و تمام روز
بروشت و وقت شام خود را باز بر در شهر ماند و بهر حال همانا در شهر ماند و باز شب گذرانید و در
صبح باز روانه گردید و آخر با شام راه راه کم کرد و در هر آنجا که راه داشت و دید که بر سر درخت خشک
جوانی حسین کلاه بر سر گذارسته نشسته است از پرسید که ای جوان راه آبادانی کدام طرف است
جواب داد که ای گاه راه اول بر در از شایخ حلال الدین پانی پتی کم کرده آمده ام که با در ندارد
از آن دو کس که می آیند نیز سر شایخ احمد چون قدری چند دیگر برداشت و دید که دو کس بهر شرف
مشکل بکل مشکل می آیند نزد یک ایشان رفت و نشان راه پرسید گفتند که راه راست بر در دارد
شایخ حلال الدین کم کرده آمده شایخ بقیع دانست که این برایست فیضی است پس با عتقا و دوست
از آنجا روان شد و در دل گذرانید که چون بچندت می نمودم حلال الدین بر سر هم و می کلاه خود فرو
آورده و هزار گوهر بار خوا به شمس الدین ترک مس کرده بر سر من نهاد و نان و علو اعنایت
فرماید چه خوشن باشد پس طی مسافت کرده قریب شام در خانقاه عالیجا به شایخ حلال الدین
رسید معاودم شد که شایخ در روضه عالی به شایخ شمس الدین ترک شریف میدارد و
از غایت اشتیاق در آنجا رسید و اندرون روضه مقدم شد و دست شایخ رسیده
سرور پادشاه آورده شایخ فی الحال کلاه عالیجا خویش از سر نهاد و آورده و بر قد
منور شایخ شمس الدین ترک مس کرده بر شش نهاد و درین اثنا شخصی نان و علو
نیز حاضر آورد و از وی گفته حواله شایخ احمد فرمود و گفت که این اگر زوی شماست و
بگرفت و از راه تصدیق سه بار حق حق گفت شایخ هم سه بار حق حق فرمود و دستش
گرفته مرید خود کرد و در اندک زمانه کارشش تکلیس رسانید و خرقه خلافت عطا کرد و فرمود
که از خدا خواسته ام که سلسله از تو جاری شود همچنان بوقت آمد که هزاران هزار از خلفای

نامدار و مردمان صدق شعار بتوجه آن مقتدا سب روزگار بدرجه ولایت و خلافت رسیده
 و بهر اقلیم و دیار رسیده و از عرب و عجم های دلی نهانند که در آنجا خلیفه از خلفای شیخ احمد رسیده
 باشد و پسر والا گوهر شیخ احمد محمد عارف نبیره وی شیخ محمد بن عارف و شیخ عبدالقدوس گنگوهری
 بن اسماعیل حق و شیخ جمال الدین محمود و تهنیسری و شیخ عبدالغفور اعظم لوری و شیخ جان بن نبیره
 و غیره خلفای شیخ احمد گوی سبقت از ادلیای وقت بردند و از هر یک سلسله سلسله علما
 جاری شد بلکه سلسله عالی درباریه چشتیه از شیخ احمد عبدالحق رودق تازه و زینت بی اندازه
 پذیرفت و شیخ عبدالقدوس گنگوهری در کتاب الوارایه که از غالیات دی است پسر
 از احوال و اقوال و خوارق و کرامت شیخ احمد درج کرده است و صاحب معارج الهیات
 میفرماید که نسبت جدی شیخ عبدالحق بچند واسطه بخلیفه ثانی رسولی رب العالمین در روق آلم
 عرابین الخطاب رضی الله تعالی عنه میرسد زیرا که جد بزرگوار وی شیخ داود و ازاد لا و عمر
 فاروق بود و در تاریخ سکونت و دشت آخر در ده لا کو فان یا معد و سه پند از تاریخ برآمد پسند
 رسید سلطان علاءالدین غیاثی شاه دلی و به محبت وی در عده با او در مکرر تردد و آمدن و رفت
 بنورش در قصه رودلی واقع شده نبیره وی یک شیخ تقی الدین و وی شیخ عبدالحق از معتدای
 زمانه بود و شیخ تقی الدین عالم و فاضل بود و در دلی سکونت داشت و شیخ احمد عبدالحق در علم باطنی
 عالم گشت که بوقت خود ثانی نداشت و صاحب سیر الاقطاب میفرماید که در
 خانه شیخ احمد عبدالحق اولی پسر تولد شد و سوم با اسم عزیز و بوقت تولد هم پاک حق بر زبان
 زاید چنانچه همه حاضرین شنیدند و خوارق عاده بسیار از وی ظاهر میشدند و روزی غار فی عجیب
 از وی ظاهر آمد و غوغا در مردم افتاد و شیخ فرمود که غوغا است گفتند که امروز از صاحبزاده شما
 که است ظاهر شده است مردم در دگر آن غوغا میکنند گفتند و خانه ما غوغائی باید پس از زمانه
 بیرون آمد و بگوهرستان رفت و جامی نهند که ده فرمود که در اینجا گور عزیز باشد و همان روز صاحبزاده
 جان بحق تسلیم کرد و عرض بعد از آن نیز پسر گناه شیخ احمد تولد شد که بوقت تولد حق حق حق
 میگفتند چون از زرد این گرامت در شهر غوغائی افتاد باز بدعاسه آنجناب فوت میشدند
 آنحضرت عارف پسر بلند اختر و سه زنده ماند که صاحب کرامات بلند مقامات ارجمند بود

١٠٠٠

1948

مجلد اول

و نقل است که شیخ احمد عبدالحق اول در وقت دیر بعد از شریفی برود چهاروب بدست خود دیدار و
چهار سال از سر برداشت و زینده است که راو مسجد که هم هست است از نایب مشایخ و معتمدین
نیکو که این وقت از زیارت شب یا که نام هیا که ام روز است و چون در راه روان میشد مردی از
پیشش پیشی ذکر قطب را که حق حق میگردد و شیخ بر نشان آن آواز قدیم ترید داشت و در سلسله
مالیه احمدیه چشمتیه بن عادت محمودی میشد که مریدان این وقت سلام و ملاقات میکردند و حق
حق میگفتند و در فتح و غلظت کاتبی با همی چنین سکه کلمه می نوشتند و در آنجا از انجام هر کار و
دروسی چنین کلام است میگفتند و تا حال چنین علامت مردان این فاضلان است اما چون بعضی
فغانی هستند و بوی او و علما و مشایخ متاخرین این فاضلان ترک آن اولی گشته اند و بعضی را
عنوان کاتبی تا حال جاری است و محض بسبب کثرت ذکر حق حق شیخ جلال الدین شافعی
احمد را بمطالع کاتب عبدالحق مخالف ساخت و اکثر مردان این فاضلان چنین کلمه حق میگفتند و از نایب
عشق و محبت حق جان نمیدادند و در ج سیر الاقطاب است که روزی شیخ احمد عبدالحق
بیاران خور فرمود که پیراغ خوابد الواسحاق گاز و فی خبر فائز او و مشفق است و تا قیامت
بمشق خوابد مانند دیگر از طعام پیریم که تا انقضای عالم از آن طعام بخورند و هیچ از آن کلمه
نگردد پس دیگر آورد و هر یک از آن نهاد و آتش افروخت طعامی به پنجست و دیگر را در میان
راه بگذشت و صلوات داد که هر کس از آیند و روند و غیره باشد از آن طعام بخورد پس خلق
خدا از آن دیگر طعام بخورند و هیچ از آن کلمه نمی گشت بعد سه روز گفت ای عبدالحق رزاق
مطلق حق است در باب رزق او داد و کار او تو خود را از دنیا بریرون از این گفت و دیگر
از دیگران فرود آورد و وفات شیخ احمد عبدالحق بقول صاحب سیر الاقطاب و معارج الولاية
بتاریخ پانزدهم جمادی الثانی سال هشتصد و سی و شش هجری است از مؤلف

شیخ عبدالحق چورفت از دار و مهر	شد بحسب جلوه گر آن راه حق	مقتد لے اہل حق کامل ^{۱۳۳۰}
سال مہول ادب و ازارہ حق	باز شاہنشاہ حق ہادی ^{۱۳۳۱}	میز حق حق رہنمای را و ^{۱۳۳۲}
پس غلیل حق و وعدہ گفتہ ^{۱۳۳۳}	بہم دلی الشہد بر حق شاہ حق	ارتحال او سرور شد عیان
حق شاہ مستعوی ^{۱۳۳۴} آگاہ حق	شیخ شیرخان بک قدس	سرفراز قمری سلطان غیر و بہت

مدنی در بیان ساجیایا بانه بشود رکیه از فارس است بکبر و سرور و درستی با کسی اخلاط پاک و دی ناکا و جلدیه
از جذبات حق و انگیز حال وی شد و در پیش رخ کن الدین بن شیخ شهاب الدین امام که دید و از
غایت سکر و جذب بدام گمان بود و بسلسله حبس بنده الیه چکیس اسرار حقیقت فاش گفتد و قوی نگرد
که او که ده است آنکس چشم پرشورش بجدی گرم بود ندیکه اگر قطره از ان بردست کسی بقتادی بخت بود
لیعلم تصوف و تزیید رساله یاد اید و دیوان اشعار امیر خسرو را بجا گفت و همیشه ابر طبق تمیید است
بعین انقضات دام الهی الفت یوسف و زلیخا و مرآة البحارین بنفایت مقبول طبع خاص عام تصنیف
کرد و در عالم خطاب مقبول الله مخاطب شد و فوات خواهر شیرخان در سال شصت و سی و شش است از مکه
شیرخان چون دار فانی را بر ما فتنه و علی بقرب سبحانی دل بهان صالی هرگز گفت شیردلیز زانی
و بعد از وفات حضرت شیرخان پیشین بیک سال پس به سال شصت و سی و هفت سید مفضل الدین ابو الفتح
سبارک شایه باد شاه بن خفیر خان از دست پیران صدر و قاضی عبد الله امرای نمک حرام خود
مقتول شد و بمقام مبارک پور کوله که آباد کرد به او بود بدفون گشت و سیزده سال و یک ماه و
چند یوم سلطنت کرد و این بادشاه در خوش روی و خوشگویی و نیک سیرتی شهرت تمام و شهرت بعد
از وی محمد خان پسر از او بود و بادشاه شد و خود را خطاب محمد شاه خطاب ساخت از مولف
چو شد مظلوم برین گرفت سبارک شایه و الاجاه مقبول و سبارک شایه برین گرفت اگر والی دین سلطان مقتول
شیخ قوام الدین چشتی و سهروردی قدس ستره از علمای غفای شیخ محمود نصیر الدین چرخ
جزی است چون وی وفات یافت بخدمت جلال الدین محمد و جهانیان اوچی حاضر شده به مقام
بلند و کرامات ارجمند رسید مردی بود متقی و بخشنه صاحب مال و قال که در بد و در مع و حسن
اخلاق ثانی ندشت و در او صاف خوارق و کرامت و تربیت طالبان و ارشاد و مریدان موصوف
و او را مریدان صاحب کمال بسیار اند و صاحب ملفوظات شیخ میفرماید که در زمره
شیخ قوام الدین در سماخ بود و وفاتش است نداد و در خانه درآمد و پرسید که امر و ذوق سماخ
حاصل نشده است شاید که چیزی از اسباب دنیا و رفاهه ام نهاده است مردمان فاده انکار نمودند
اما چون نیک تفحص کردند باده قندسیاه برآمد که برای خوردن مشکو می که حامله بود و دشت بود
پس آن قندسیاه را گرفت و بصدقه داد و سماخ مشغول ذوق کامل حاصل کرد و نقل است که

چون وفات محمد دوم جهانیان نزد یک رسید از شیخ قوام الدین مصطفی پرسید که نعمت بجای دارد
 امانت پیران کبار یکدیگر سپارم گفت که بسید صدر الدین راجس قنابل بهر جهت کفایت یابد
 نمود پس حضرت محمد دوم بچنان کرد و بسید صدر الدین را خلیفه خود گردانید و صاحب سجاده نمود
 و یک فرقه تبرک بسید میر ناصر الدین فرزند دلیند خود و عیال فرمود چون انجیر به الد زسیه ناصر الدین رسید
 فرمود که قوم الدین که به صلاح وی پسر از غلات و پناهده شست بزرگ خود مانده است از خدا نخواستیم
 که نعمت او بهر فرزندان وی نصیب نگردد و شیخ قوام الدین با جمیع پسران نورسند و شدند
 و گفت که الحمد للہ بی صاحب در حق انسان من و غایب بر نگردم است اگر چه فرزندانم ازین
 نعمت محروم خواهند ماند هر یک از فرزندان معنوی بر این برای حصه ای از این نعمت کافی اند پس
 بچنان بود قریح آمد که نعمت خلافت از قوام الدین بشیخ سپارید و فرزند شیخ که پسر مصطفی است با نام
 نظام الدین بود بسبب اشتغال بدولت دنیا ازین نعمت محروم ماند و قیامت شیخ قوام الدین
 بقول صاحب شجره حقیقه در سال هشتصد و چهل و هجری است و هزار و نود و شصت در
 لکنه است از موقوفات قوام الدین چون افضل الی زودین رفت و فرمود شیخ و قانش گفت که سلطان عالم
 در فرمود محمد دوم معلم شیخ سارنگ چشتی و سهروردی قدس ستره صادق بلخ اولاد
 از موقوفات شیخ پنا نقل کرده است که شیخ سارنگ اقول از امرای نامداران نمودلان بند
 اقتدار قوم بنود بود چون سلمان شد و بشیره اعیانی وی بقصد کاج سلطان محمد بن فیروز
 شاه بادشاه دلی درآمد بدین وسیله در خدمت سلطان قیام داشت و دارالملک سارنگ
 میگفتند و وی شهر سارنگ پور که از بل و مشهوره یمنه وستان است بنام خود آباد کرد و
 دوقتی که به محمد و بلال الدین اوچی و سید صدر الدین راجس قنابل در دلی تشریف آوردند
 ملک سارنگ جوان نواشته بود سلطان فیروز شاه اکثر اوقات طعام و دیگر ماکولات بخدمت
 آن هر دو حضرات بخدمت ملک سارنگ میفرستاد و روزی شیخ صدر الدین راجس قنابل فرمود
 که ملک سارنگ اگر تو نماز پنجگانه بخوانی من طعام پس خورده محمد و جهانیان تو و هم چون در
 بیایت او رسید بود وی بلا تامل قبول کرد و به پس خورده محمد و شرف گردید باز شیخ صدر الدین
 فرمود که اگر نماز داشت در شرف بر خود لازم گیری من و تو طعام یک با خودیم دی آنرا نسین

و در آن زمان محمد و همایان و سید صدرالدین با وی در یک مجلس طعام خوردند و در میان
 وی از آن منورگشت بعد چند روز به پیشینج توأم الدین شد و هنوز در لباس احتیاج بود که شیخ
 توأم الدین در انبطل پیران چشت مشغول ساخت چون قیام و نشاء و فوات یافت و فوت
 سلطنت دلی بعد سلطان محمد سلطان محمد و بن سلطان محمد رسید شیخ سارنگ تمام اسباب
 و دولت و چشت یکبارگی در یک کده بقرم تجرید و تقرید با اهل و عیال خویش پیاپی ده همراه
 قافله به فرس سرین انشرفین رزاق گردید چون استمال رفتن به پیادگی نداشتند در بابله با
 برآمدند تا پار از قافله جدا ماند سید محمد روز آن شنبه برون مستند و با اهل و عیال گفت که من
 و سید کام عقرب من به امید ایشان میمانم که روزی چنان بشوم که روز خود را قریب قافله یافته پس
 مدتی در کده و مدینه عجا در بود و باز بند و سنان آمد و محمد مست شیخ بوسه بدر و ارج بر سر نهاد و باز
 پوشید و در آن زمان چند بار بجهت پیر و شفیع خود در کف و کف می آمد و میگفت و فوات پیر خود و شیخ
 توأم الدین بوقت و فوات خود فرمود که چون شیخ سارنگ در پیانیت اکثر فارسی بود و در آن وقت
 خود بر می سید آدم خال بگری می برگشت خود که نفرالی آستین دلی سوزن می پوشند حواله فرزند
 نمود و ارشاد کرد که این امانت به شیخ سارنگ رسانید چنانچه وی بعد وفات پیر و شفیع در کف و کف
 و امانت خود با نگرفت و شیخ محمد میانرا تربیت نموده بکمال رسانید و گویند که شیخ صدر الدین چون
 تنال تبرکات بزرگان خود از خود نزد شیخ سارنگ فرستاد اول وی قبول نکرد و باز بعد تا یک ماه
 قبول نمود و فوات وی در سال شصت و چهل و هفت است از موهبت

پیرانک جهان شریف	بجست شد نفیض خود اجماع	چو سرور از خود رسید سلسله	ند آمد ولی محمد و محمد علی
قاضی شهاب الدین دولت آبادی	قدس ستره از عظمای شاگردان قاضی عبدالمجید	و کبرای خلفای مولانا محمد خواجگی است	از سید سید شرف سمنانی نیز استفاده نمود در علوم
ظاهره طاق و بر موز باطنی شهره آفاق	بود قلم و زبان و طاقت آن نیست که تحریر و تقریر	او صفایش پر از دود در عهد خود قبولی غنیمت یافت	و ثوابی عالی دارد و چنانچه از تصانیف
دی کجی شرح کافیه است که در لطافت عبارت بنظیر	و در کتاب الارشاد که در علم خود معید	سپهرم بیج البیان که در علم بلاغت لافانی است	چهارم بجز سولج تفسیر قرآن که

بجارت فارسی نهایت قبول حج رساله در کتب علم و کتب شریعت رساله در کتب صایح که هر یک کتاب
دی بجارت عمده و خوشتر افتاده است و در قرن ششم نیز رسالت نام داشت چنانچه این قطع
که بیک از لوک در باب طلب کینرک نوشته بود و مشهور است بقطع این ناسخ گسار
که آتش منبر است است؛ بر باد گشت لایق بی آب که در آن است به شخص چنان فرست که با
بر سر منبر بنده و جبهه منی و کتیک که در من است به و شریک رساله دار و منشی ر مناقب السادات که در
عقیدت محبت و خویابل است به است ماحس ثبوت بیان کرده است به سبب تهنیتش این بود که اول
بیک شخص از سادات که سیرا جل نام داشت سبب تقدم و تاخر از مجلس لوک نزاع و سبب
بوقوع آمد بود ازین سبب کتابی در ذکر فضیلت علمای سادات تصنیف کرد و در آن کتاب
درج کرد که فضیلت علمای سبب علم که است در عالم اهل بیت و فضیلت علوی سادات به هم
که اثبات آن با شکل و بعد از آن حضرت شاه رسالت علیه الصلوة و التحیت را در خواب دید که
عقاب نمود و بر استر خای سید اجل تحریف فرمود علی القبلح قاضی چون از خواب برخاست
به خدمت رسید رفت و تو به کرد و کتابی را که تصنیف کرده بود در بر انداخت و یکجای آن
در مناقب سادات رساله تألیف کرد و وفات قاضی شهاب الدین بقول صاحب اخبار

در سال هشتصد و پنجاه و هشت هجری است از مولف شهاب الدین چورفت از عالم دهر

بجنت گشت روشن آن به علم و دانش کن رقم تو قیرت سلام در که فرما شهاب الدین محمد عیسی

میر سید پید الشرف قدس ستره شریفه سید محمد گیسو در از است و در عالم خردی خلافت
از وی یافت صاحب معانی الولایت میفرماید که سید پید الشرف روزی در ایام طفولیت
بخدمت جد امجد خود حاضر بود حضرت سید و فرمود که چون امام مبارک بضرورت مسح از سر راز
و برز انونما و سید پید الشرف آن امام را بر داشت و بر سر خود نهاد حضرت میفرمود که ترا این خلعت مبارک
الحمد لله که امانت بابل خود سپارم از آن هر کس را که ببردی خود قبول فرمود و گاه است به سید پید الشرف
فرمودی و هر یک را میفرماید پید الشرف قرار داده خود به ترتیب تکمیل میفرمود و صاحب این اخبار
میفرماید که سید پید الشرف را با زنی پاک و جمیده انامی و محبتی واقع شد آخر آن زن را در حال
تخرج خود در آورد چون ایشب نکاح عقد نکاح منعقد شد و قیمت سحر حسب مهادت

و مرار بر او شورش در قفسه بیدار و هست و شیخ رفتند الیه بن شیخ انور میرزا و صاحبزاده آنحضرت بودند که بعد وفات	
پدر بر حسن ارشاد داشت ستند از مو لعلست	چون نورالدین بن ابی بن نیایانی آمد و رشید الفکر و حسن معینی
چون تاریخ او شمس الهدایت اگر قطب السالکین را باریت	شیخ شبل بن شیخ جمال الدین ابی پتی
<p>چون شیخ صابری قدس مسترف از اعظم خلقاتی والد بزرگوار خود است عالم معلوم شریعت و نقیضت بود و در فقر شانی غنیم در تبه عالی داشت و در تجرید و تفرید یگانه زمانه و از اهل دنیا اهل دنیا ختر از کجی بنه و در صاحب سیرالاقطاب میگوید که هر دو پای شیخ شبل ب سبب عارضه جسمانی از رفتاری کار بود و لیکن در وجد و سماع در آمدی از غایت ذوق برجسته و بر خاسته و توانا و اندوختی بطوریکه تندرستان را حاصل نمی بود و روزی در عین وجد و سماع بر خاسته و بعد میگوید که درین اثنا شیخ او را عم زبگواروی هم مجلس در آمد و هر دو دست شیخ بدست حق پرست خود گرفتند و شیخ شبل از بر خاستن تو بحالت وجد و شوروی و ذوق افتاده است و میگوید که شیخ گرامت خود ظاهر میکند به سماع یعنی شیخ همانوقت بنشست و باز احیات بود گاهی بحالت وجد بر خاست و ثقلست که وقتی شیخ شبل در حق افغانان که مریدان وی بودند از غایت عنایت فرمود که از غذای تعالی خورست ام که تیر شگابی بر خطا نرو پس از آن روز گاهی تیر ایشان بخطائنه رفتی روزی شخصی از ایشان در خاطر آورد که تیر ما را شاد شیخ برگز خطا نمیرود دیده باید که تا همان چه تیر بدست تیر ما خواهد شد این گفت و تیر تا همان پرتاب که چون تیر بر زمین آمد دید که پیکان تیر از سر ماری گذر کرد و ده است حیران ماند و دانست که گرامت او لیا حق است و تیری که از زبان حق ترجمان ایشان پرتاب میکند خطا نمیرود و وفات آن جامع الکمال بقول صاحب سیرالاقطاب در سال هشتصد و پنجاه و دو هجریست دی ماه تاریخ وفات مرشد و ورز زمان و کتاب خود در ج فرموده است از مو لعلست</p>	
حضر شبل شهید و سال اول او کوشلی تفتی	تیر شبل و اول دین پیشوا از شیخ جمال الدین قریشی
<p>قدس الله سرور العرش میرزا و فلیفه شیده میگوید و از دست و لعل الدین قریشی گو یاری شمار داشت جامع بود میان علوم ظاهر و باطن تجربه و تفرید تمام عمر و گوشه خانه گذرانید و بغیر حق کاری نداشت بجزیکه خادم را میفرمود که کناسه و فاک و ب که از خانه بیرون آید پیش در خانه جمیع بیدار بود که مروم منکنه آباد الی یارب فیکون الدن و ان آده مشوش اوقات عزیز من نشوند و وفات و سوسه</p>	

در سال شصت و پنجاه و سه هجری است از مولف رفت چون جهان بجلد رفت ادا می یفتد علا والدین
 سال نزلی عیان کرد از اعلیٰ فدا علا والدین شیخ بهرام شیخی صابری قدس ستره
 از مریدان باکان خلفای صاحب مال شیخ جلال الدین پانی پتی است بعد از تکمیل عمر آقا جوالی بعد
 عطای خرقه خلافت در قصبه برآوه مامور شد و چون قصبه بیدولی متصل دریا جمن بود اتفاقا در
 روی بسوی آن قصبه که در قریب بود که قصبه اخیار آب کند شکست قصبه بیدولی که از مریدان
 شیخ جلال الدین بودند متغایه غفای دریا بختی است شیخ آورد و در شیخ قطعی بنام شیخ بهرام نوشت که از برآوه در
 بیدولی بود و دریا را از خرابی قصبه باز دارد و تاحیات خود در آن قصبه شد پس شیخ بهرام در بیدولی
 رفت بکناره دریا فرو آمد و عصاره زمین زد دریا همان روز از آنجا فاصله ده که ده دورتر رفت و تا
 زنده بود در آنجا بود مقبره منوره او نیز در آنجا زیارتگاه خلق است و مشهور است که اگر کسی بیمار باشد
 او را اندرون رود منوره شش می آرد فی الحال شفایابد و از مسیر الاقطاب منقول است
 که ویسالی بجز از پنجاه و هفت ظفر نیاید ماکم و بی بند و بی لکجه است قصبه بیدولی با مکر و چون
 دی در آنجا رسید معالیه فلاف انصاف نمود و مجاوران خانقاه شیخ بهرام که اراضی معافی از قدیم معاف
 و شش قطعه که بکلیه قطعه زمینی که بخرج خاص روضه متبرکه آن تعلق داشت خواست که ضبط کند
 اکامیلان قصبه را از آنجا رافع آمدند فائده نکرد آنکه خود بر سر کن قطعه زمین آمد و جریب کشا را
 حکم داد که بر آن زمین هم جریب بکشند مجاوران چون این دیدند یکی از ایشان اندرون روضه آمد
 و فریاد کرد که یا حضرت این عامل همه ارضی ما را ضبط کرده ما را از لقمه نان محتاج کرده است حالا زمین
 فایزانی گیر شیخ روضه شمارا هم زیر جریب آورده است برای فدا امداد فرمایند و درین سخن بود که غوغای
 عظیم از بیرون روضه بگوشش رسید که اسپ آن لیل از پا و فدا و او از زمین اسپ برجست و برآورد
 و معلق در هوا ماند آنجا چون این پیشنهاد بر سر مرقد علی عرض کرد که یا حضرت او را معلق در هوا
 چراوستند آید بر زمین بنشیند که اگر دشمن بشکند فی الحال بر زمین افتاد و گرویش بشکست متعلق
 او را بر پشت زور روضه علی آورد و بد چون اندرون روضه رسید فریاد آورد که مرا از اینجا بیدار
 نمیدارم هر چه بختد بر سر من نهد و میگوشد که از پنجاه و هشت و بعد از آن هر دو و هشت بر کف بسته شدند
 هر چند خواستند که گشاده شوند جدا نگشتند چون بر چارپائی انداختند فی الحال بر زمین بیفتاد

چون چاه اندک نشناختند و اتفاقاً آنرا در میان اوراق پیش مجاوران روضه عالی بر وند و عدد آنقا میر
 بسیار خوشند آخر مجاوران اندرون روضه رفتند عرض کردند که یا حضرت این نگار مالا بسزای
 کردار خود رسیده است امیدوارم جوهر ایم است عرض مجاوران قبول افتاد و آن بی ادب باقی الحمله
 تحقیقی حاصل شد و در چند روز شنایافت و از سر ارضی ملکیت مجاوران غافلانه در گذشت و بسکنا می
 دیدیم بسیار سوک کرد و وفات شیخ بهرام در سال هشتصد و پنجاه و چهار هجری و هزار و انوار و قسب
 بید دل بکناره دریای چین است دوی عمره لول یافت که یکصد و بیست و پنج رسیده بود از رسول هفت
 شید از دنیا بفرودس برین حضرت بهرام شیخ اولیا سال میل دی شد و در آنجا زنده آفاق قطب الانقیاء
 شیخ کبیر چشتی قدس سره از اول شیخ فریدین عبدالعزیزین حمید الدین مد فی ناگور لیست
 بزرگ بود و صاحب مقام جامع علوم ظاهری و باطنی کتاب شرح فو و مصباح از ته مانیست و لیست و در
 ناگور سکونت داشت آخر بحسب تفرقه که دناگور از دست معاندان اهل اسلام افتاده از ناگور بخت
 و زبیده بجانب گجرات رفت و با بختا بختا پنجیم ربیع الاول سال هشتصد و پنجاه و بیست یافت و از
 بخت چو رفت از جهان فنا کبیر آتش و پیر بنا و پیر | بتاریخ ترمیل کن شاه وین | ابو قلیله اهل جنت کبیر
 شیخ ابو الفتح جوینوری قدس سره مرید و خلیفه و شاگرد شیخ عبدالقادر فدا مجد خود است عالمی
 فاضل و دانشمند کامل و از کبرای مشایخ وقت بود و در فقر و ریاضت و جد و حالت نظیری شد
 و صاحب معارج الوالیات و مولف مکارم الاخلاق آدوده که شیخ ابو الفتح جوینوری تا چهارده ماه
 در بطن عفت و الهه ماهده کاندانیم قاضی عبدالقادر مجد زنگواروی بغایت متفکک بود تا آنکه شی
 شیخ کرن الدین ابو الفتح سهروردی ملانی را در خواب دید که میفرماید ای قاضی در خانه تو پسر
 خواهد شد و ارباب نام من که ابو الفتح است موسوم کنی و همان روز که چهاردهم ماه بود شیخ متولد شد و همان
 شیخ جمال الدین مرید شیخ عثمان سیاح در خانه قاضی عبدالقادر آمد چون نظر دی بر جمال با کمال شیخ
 ابو الفتح افتاد بقاضی عبدالقادر گفت که فاذنوا از کرامت ساین پو پز نور خواهد شد آخر الامر شیخ
 عبدالحی پسر قاضی عبدالقادر و پدر شیخ ابو الفتح در عین میامت قاضی عبدالقادر وفات یافت و نیست
 خلافت خواجگان پیش شیخ عبدالقادر رسید و برستار شد و شصت و چون زیر کان شهر دلی
 بسبب آمدن اقوال امیر تیمور گور کان مشرق شده و می و جوینور رفت و در آنجا پسر عبد بنو فاته

بشمیری برو و خانه داشت بر سر راه دیاری اوقات میگذاشت و ایندو اکثرت که شکله و قلت و عام چندان
ضعف در بیاطاقی عاقل حال وی شده که دست و پای وی میلزید و روزی سوداگری از سرمدان
قاضی عبدالمقصد بکندنت دی حاضر شده عرض کرد که فلان قاضی مقصد است و ملک آن به
پناه ننگه میفرستد اگر شیخ خرید کند خضر و خوش است و اگر ننگه وجود نیست نزد من با خضر است چنانچه
نگه بایش شیخ نهاد شیخ قبول نفرمود و بفرس آن ابواب خزان غیب بر روی شیخ از غیب
بکشود و آن خانه را بسود و بیست تمام خرید کرد و خانه ها عالی تعمیر نمود و روزی بازان سوداگر بر آمد
شیخ در از راه محبت نزد خود طلبید وی حیران شده و خطره در خاطرش خطور کرد که کسی که چنین
عمارت عالی تعمیر کند در بسیار دشت باشد شیخ بر خطره وی آگاه شده فرمود که من در بسیار دارم که
چهره من بر زر دیگر بپر از نقره است هر چه میخواهم صرف میکنم دست و زردان و در هنر نان بر خزان
من نیست و اموال دیگر از دزدان متصرف میشوند آن شخص چون نشانی تصور کرد که ظاهر این
بد و عاقل حق مال من است شیخ گفت مرا اقتیاری نیست هر چه میگویی مانند میگویم و همدان ایام چنانچه
هنر از ننگه و بسیاری از مال تجارت دی بندوی رفت و صاحب اخبار الاخیار میفرماید که یکبار در
خانه شیخ ابوالفتح قراضه های زیاده بود و شیخ فخر الدین بکینوری و شیخ محمد آب کش در آبادی از
کامین قلغای شیخ ابوالفتح است و لا دست با سعادت شیخ ابوالفتح بقول صاحب معارج الاول
بتاریخ چهاردهم ماه محرم الحرام سال هفتصد و هشتاد و دو هجریست و وفات آن جامع الکملات بروز
جمعه سیزدهم رجب الاول سال هشتصد و پنجاه و هشت در عهد سلطان محمد بن سلطان ابراهیم شرقی بقا
چونیز است از مولف شیخ ابوالفتح بن حسین که ذاتش مرشد و موصوف اولی حق نابوالفتح تولید
و ذاتش فخر حق قاضی است شیخ عارف قدس سره فرزند دلبند شیخ احمد عبدالحق و از اعاظم علماء
دی است بعد وفات پدر و الا کوهر بر جاده شینت بنیشت و همدان طالبان حق را بجن رسانید
صاحب معارج الولايت میفرماید که هر سپهری که بنام شیخ احمد عبدالحق بوجود می آید حق
آخر روزی منکوحه و جوهر شیخ شکایت این امر بکندنت شیخ کرد و گفت که از شما یک فرزندم نصیب
من نشد هر سپهری که متولد میشد حق حق گویان می آید و غنقریب بر حمت حق می پیوند و فرمود
که یک فرزند دیگر در صلب خود دارم بخواهم داد اما هنوز بخت نشده است و سفر میروم و دارا بنده

جلد اول
 ۳۹
 خزانة الاسما
 میگویم بعد از آن بگوئیم که بنام شریف و اولی در رضا و تسلیم می باشی بعد پنجم گاه پس
 ابو جواد و بنام عارف موسوم است و این شیخ عظیم ایشان بود که در شهر اصف و طریقت و
 معرفت ثانی خود نداشت و او را پسری بود شیخ محمد نام که در بصره و نهر بید گانه روزگار بود و شیخ
 عبد القدوس گنگوئی از مردان وی است و وفات شیخ عارف بقول صاحب شجره چندی
 در سال هشتصد و پنجاه و نه هجری است و عمر مبارکش چهل سال است از مولد است
 چو زینای دشت سحر است جناب شیخ عارف اصفی حق حجت پنج و شش بود که شد از طلب حق علی غار خلق
 شیخ ابو الفتح علای قریشی کالیوی قدس سرفراز مردان نامدار و قلمی بلند اقتدار
 سید محمد کیسودار است جامع بود میان علوم ظاهری و باطنی و هزار شریعت و طریقت و زیارت
 حرمین اشرفین نیز مشرف گشته و او را تصانیف بسیار است چنانچه کتاب عوارف المعارف
 از علی تصانیف و است دیگر تصانیف هم دارد مثل کلمه در نحو و مشابهه در تصوف و غیره و وفات
 وی در سال هشتصد و شصت و دو هجری است و مراد از انوار در کالیبی است از مولد است
 چو رفت از عالم فانی حجت انبیا یقین بادی ابو الفتح چو سال انتقالش چشم از دل انقباض وین بادی ابو الفتح
 شیخ پیر اقدس سرفراز مردان پاک اعتقاد سید دانش است و تربیت و تلمیذ از سید محمد
 کیسودار از اصف بود گویند که وی بر ذوال چون بخدمت میر سید محمد رسید حضرت میرزا و پرسید
 که ای طالب اگر جای قبل ازین عاشق شده پیش من انظار کن و او از انظار خیال اعراض کرد و
 عرض نمود که بنده برای آموختن عشق بخدمت ما فرستاده هست من عشق چه دانم که چه چیز میباشد
 که از انظار خیال متصوفا و امتحان حال و دامن مشرب تست اگر درین باب گاهی اتفاق واقع بود تو
 آمده باشی مگر و پره من عرفی که در دقتی من بر زن هندوگران بودم و هیچ وجه دولت
 دیدار دست نیداد و آخرت را بستم و پیشش گاه هندوان که اکثر اوقات معشوقه من در آنجا
 بی حجاب میرفت سکونت در دیدم تا او را به بنیم بتجاع این تقریر حضرت میرزا و در کنار گفت فرمود
 که در باب عشق عجیب عالی هستی من دیگر کسی چنین عالی هست از کجا بگویم که او را طریق عشق حسی
 بیاورم و اینکار عالی جتنا هست و عزیزتر از ایمان چه چیز است چون تو آزاد راه محبت رفت
 که دی اکنون بیا که تر عشق حقیقی بیاورم و او را بر بیعت سرفراز کرد و در جبهه شیخ فرید الدین

کلیه شکر که در این روز منتهی به خواب قطب الدین بخیار است بعبادت حق مشغول ساخت باندگ
بام کارشمن تکمیل رسانید و قاتل شیخ یار در سال شصت و شصت و پنج هجری است

چهارمینا در روزی برین فست	اولی صاحب تفرید یار	دومینا میان لاله سالار	سومینا صاحب التوحید یار
---------------------------	---------------------	------------------------	-------------------------

شیخ محمد المشهور شیخ میا چشتی و سهم و رومی قدس سره صاحب لایب و دارالکفویت
دارخورد سالی در سایه عالمیت شیخ قوام الدین پرورش یافته مشرف بشرف ارادت و خلافت شده

و باعث موسوم شدن و با هم محمدینان است که شیخ قوام الدین را پسری بودی بام نظام الدین محمدینا
و دوی و نیمه تا غلبه شهادت و ایام جوانی پیش سلطان محمد بن فیروز شاه بادشاه رفته اختیار خدمت

کرد و براتب عظیم سبب ازین سبب شیخ قوام الدین از طرف فرزند کدر فاطم گشت و شیخ محمد نظام الدین
یمنایر عینه در شهرهای شیخ از شیخ شیخ از دوی رشتن شد آنحضرت است که لوطین مراجعت کند و در پای

پدر بفرستد و غنودقا صیر خود بعمل آرد و بزرگسازد و بکامیاب دطن نماید و لوطین رسیده بحالت سواری
بسیار خوش اتفاقا پسر در آمد چون نظر بر پسر پادشاه و گفت ای پسر خود را در محسن خانه قوام الدین در پیش

سواری اسپ در آمدی می عنان اسپ باز پس که و خوش است که اسپ از فاطمه بیرون گذشت پیاده
بخدمت حاضر شد و که درین اثنا قدم اسپ خطا کرد و دوی از اسپ بنیاده برآمد و در آنوقت شیخ

قطب الدین نام در دوشی از حریدان فادان خاص شیخ حاضر بود و بی فرمود که میخواهم که ترا پسری از حق
عطا کرد و موسوم با هم شیخ محمدینا شده بجای فرزندتوفی من کلم نعم البذل دشته باشد از خجسته

نفس مبارک شیخ بجای قطب الدین شیخ محمدینا متولد غده و سور و عنایت و منظور نظر شیخ شده و بجا
فرزندان پرورش یافت و بعد تکمیل تربیت بخواجه شیرین عظیم رستم شیخ قوام الدین گشت

و صاحب اخبار الاخیار بنویسد که شیخ محمدینا ولی مادر تر بود و چون او را بهم نخبه الکی بخدمت
ادستاد بردند او شاد گفت بگو بسم الله الرحمن الرحیم او بخواند بعد از آن گفت بگو الف چون

الف گفت فرمود که بگو ب گفت چون الف خواندم حاجتت خواندن ندارم و الف گفت من
صرف با الف آملی کافی است و در ذکر الف چند معانی حقایق بیان فرمود و تفهیم است که شیخ بینا

محمود بود و مجروح و دنیا و اهل دنیا از عیان اطفال کاری نه دشت و در عین سلوک بسیار باریا
شاد که کشید و بوقت شب بر سر دیوار نشسته عبادت میکرد که اگر خواب غلبه کند بر زمین بنشیند و بیدار

کرد و او اگر بر زمین نشستی خار باهر چارپای خود نشانیدی که اگر در حالت خواب یافتی ترک کارها
در پلویش نخلید و بارها در روز و در میان پیران باب ترک کردی و در محسن فائزانه نشسته ابعبات
حق مصروف شدی و وفات شیخ محمد بنیاد سال هشتصد و هفتاد و هجریست از موالف

چو از دنیا بفرود می آید محمد شاه دین مقبول احمد و صالحش کنعان خدایم و اگر فرمان غلیل حق محمد

شیخ شمس الدین طاهر قدس ستره الزمردیان پاک اعتقاد و خلفای حق باقی خیر الدین
قطب العالم صاحب اخبار الاخیار میفرماید که وی سیصد و بیست و یک سالگی رسید و در عمر او بصد و پنجاه
سال رسیده بود و وسوای از مرشد ارشد خود فیض کامل فائده عظیم از روحانیت خواجہ بزرگ
معین الحق والدین حسن سجری یافت و از غایت محبت و عقدا و دمام در شهر اجیر سکونت داشت
و بدین درازی عمر بچوگاه در کوچه های اجیر آب دهن بینی نینداخت و بول غلط نکرده و در شهر
بی ملالت نمائید چون حاجتی از حاجات انسانی شدی فی الحال از شهر بدر رفتی و وفات دمی در

سال هشتصد و هشتاد و یک هجریست از موالف چو شمس الدین طاهر در این سال با یک از شیخانیات

با دل جلوه گشت حاج غرت دوباره گشت روشن عیاش شاه جمال الدین کجانی قدس ستره

از خلفای نامدار و مردان بلند اقتدار شیخ پیار است شیخی بود کامل و کامل و صاحب معرفت و کرامت
در ظاهر و باطن مرتبه رفیع و شانی منبع دشت اصل دی الزکرات است در بنگال زیاده صاحب
اخبار الاخیار و معارج الولایت میفرماید که وی در فائزانه جایگاه خود چون پادشاهان تختی بنا کرد و
پادشاهان بر آن تخت ابلاس کردی و بر مردان و متقدمان خود کلام جاری فرمودی آخرت نفسی از
حاندان سیاه رو و ماسدان بدخواهین خبر پادشاه رسانیده بخان غیر واقع در حق شیخ گفتند

پادشاه را از اجتماع اجماع و خدعه کمال در خاطر راه یافت و فوجی برای قتل شیخ در تابعین می نامور کرد
و قاتلان در فائزانه رسید شیخ را با مریدانش بیدریغ تیر تیغ آوردند و بیگناه شمشیر سافند و قتل
که چون قاتلان در فائزانه رسید و آمده مریدانش می کشتند شیخ میفرمود و یا قاتل یا قاتل و چون تیغ بر سر
شیخ کشیدند گفت یا رحمان یا رحمان یا رحمان و بهین کلمه سرش از تن جدا گشت و در دایک
سر مبارک شیخ از جسم جدا شده بر زمین افتاد دست بار الله الله گفت و خاموش شد و اقصیه

شاه جمال در سال هشتصد و هشتاد و یک بوقوع آمد از موالف و در این سال چو از جهان مجتبیان

شیخ و الامام علی بن ابی طالب علیه السلام گفت سرور و پادشاه داری حق جل و علا شاه شاه کاکو قدس سره
 از خلفای اعدا و شیخ نورالدین قطب عالم هست و نسب شریف دی و پیغمبر و سبط حضرت فرید الحق علیه السلام
 گنج شکریه رسیده از شیخ پیر محمد شتی لاهوری نیز فیض وافر و خرقه خلافت یافت و دی بیکمیل
 و عظامی خرقه خلافت بلا بورا مور شد و فاعلی کثیر را بخوارسانید و خوارق و کرامت بی اندازه
 از دی بطور آید و وفات آن جامع الکملات بقول صاحب تذکره شیخ جوهر قطب العالم
 در سال هشتصد و هشتاد و دو و چهارست و هزار و انوارش در لاهور است از مولف
 جواز دنیای و دن خست ستر آفتاب شاه و الواجه کاکو چو سر در جنت یابرج و ستمند شاه اکبر شاه کاکو
 شیخ حسام الدین مالکپوری قدس سره که از ابا غلام غلامی شیخ نورالدین قطب العالم
 و از اصحابان شیخ وقت بود و عالم بود و علوم شریعت و طریقت و اوراد و مفومات هست سخی نیکو عالم
 که حج کرده بعضی از مریدان دی نیست در آن میفرماید که بعد از خلافت با هفت سال فقر و بدم و قاف
 کشیدم چون تشنگی میگرفت آب میخوردم و مشغول میشدم روزی یکی از فرزندان گرسنه شد و برین
 و گریه کرد در آنوقت از گریه فرزند موثر شده اینقدر سخن از زبان من برآمد مصرع ای عجب چون تو
 به چو منی را نه بس بهما وقت شش یک بلق طعام برای من فرستاد که قبل ازین گاهی چیز
 نفرستاده بود دیگری سوازه چهل من شش فرستاد و چندان پشیمانی چهل شد که از برای چه اینقدر
 از زبان من برآمد بر خود زجر که دم و فرمود که من پیشتر کتاها و سید آتم چون بپا بوس شیخ رسیدم
 همه آن فراموش شد اما علی دریم از آن خوبتر که اگر کسی بخواد تمام هدایه بعانی سلوک گفته آید
 و فرمود که حضرت والد و را ابتدا از من میرنجیدی که چرا ترک علم کرده هست این سخن بقطب عالم
 فرمود در ویش بخوابد که در نه تیغ خویش دارد و علمای معتمد که در نه تیغ خویش دارند پس مرد
 آنست که هر دو کار یکند از آنرو چیزی گفته می آید بعد از آن دلسا و الجبال و الرحیل بهاله
 در بودگی و جذبه بدین فایست بود که نام الله از زبان گفتن ممکن نبود اگر میگفتم بتیاب می گشتم
 و مردمان گمان دیوانگی در حق من میکردند و فرمود که چون بقصد خلافت شیخ از وطن آمدم بر منزل
 در خواب میفرمود که من برابر شما غم میخورم روزی در کشتی سوار شدم درویشی زنده پوشی نیز با من
 سوار شد چون کشتی از آب برآمدن آن درویش در آب افتاد و کس حال او خبر نداشت چون در پل
 و

دوزخ از دست قاضی بنیتا و قاضی نیز در شریعت قدیمی راسخ داشت و ره برگرفت و قصه را
 بام کرد و شیخ از بام برآمد و دست قاضی گرفت و بالا بر قاضی را نظر بر شیشه شراب افتاد و گفت
 این چیست و صریحی برداشته پالیه کرد و شربت نبات خالص بود شیخ گفت بسم الله بخور الله و
 بنوشید قاضی نخورد و بیرون آمد و وفات شاه میانی رسال شتافته شد و بهر سبب از موی
 میانی شاه شاهنشاه عالی چو رفت از دار دنیا جنتی ترسم کن کاشقش را پیش دگر فرمانی بر گرفت
 سید محمد بن جعفر الملک الحسینی اعظمی قدس سره از اعظم خلفای شیخ نصیر الدین محمود چرخ
 است و در توحید و تفسیر مقام عالی دارد و آنچه در این احوال ظاهر و باطن خود نوشته است نقل
 پیرانست و در کمالان وقت خود است و او را نصیحتی است می به بکار المعانی و در یک بسیار از
 حقایق توحید و اسرار معرفت بیان فرموده سخن مستانه نگوید و بدو کتاب گیر یعنی تقایم المعانی و
 حقایق انکسیر فرموده میگرداند که انکسیر یافته اند میانی و او را تصنیف دیگری هم است و در سال دارد و در بیان
 اسرار روح در سال است که این پنج نکات و بکار انساب که در آن بیانات اهل بیت رسالت کرده اند
 و نسبت آباد احوال خود بهر نسبت نموده و دو سه کثیر الدعوی است و از آنچه از احوال خود بیان فرموده
 تحقیق میشود که دعوی ادحق است و عمری در آن یافته خواجه از ابتدای سلطنت تغلقه تا زمان
 سلطان بسلول اودی در قید حیات بود و کسب شرفش که در دو صد سال است آگاهی که در آن
 شرفای که معطل اند بعد از آن بدلی آوده در سر منبر قیام کرده احوال بهم مقام در من وی نهان
 نه است و در بکار المعانی سیف باید که در شصت سال در بکار ظاهر بود و در کتب بحالات میگویند
 و از محبوب ازل و مقصود ابد غافل بود و حال می نیم آنچه وید و نماید و میشنوم آنچه گوشت میشنود و هم
 در آن کتاب حالات ابدال و او تاد و قطاب و انفس از خیال الله و بیان اعداد و اساس
 و مراتب و احوال و اقسام ایشان را بهر تفصیل داده است که فوق آن ممکن نیست و گفته است
 که با همه ملاقات کرده ام و فیض یافته ام و مقامات همه مشاهده کرده ام و نیز فرموده که در حدیث
 و هفت ابدال دیگر اند و ایشان را فقیه در کوه بر شیشه دریایی نیل ملاقات کرده است و ایشان در
 کوه ساکن اند و خوردن ایشان شکر در قنات است و مرغ بیا و طایفه افراد را عهد نیست بسیار اند
 و از چشم خلق ظاهر شود و بعضی ایشان را قطاب دانند و بنید و بنجر او لیا و اقطاب و کاشک مقام

محتوای رسیده اند بیکدیگر سال ایشان دیگری نرسیده یکی شیخ محمد بن عبد القادر گیلانی دوم
 نظام الدین براونی و هر دو را شارب اندوخ احمدی بود چنانچه روزی این فقیر بکشتی دریا رسید
 مصر با خنصر علی اسلام صاحب سوار بود و سخن در میان مشاهده لایزال میرفت خنصر نیز فرمود که
 شیخ عبد القادر گیلانی و شیخ نظام الدین براونی در مقام محبوی معشوقی بودند و نیز میفرمایند که
 نوزده سال و نیم بودیم و هست و یکسال پس از آنکه ما ندیم یکی بیچ خنصر داشتیم اما در بار شیخ بود و بعد
 یعنی قطب اقلیم بودی بودم ایشان از دست سرگرمی روایت کردند نگاه معلوم شد که نسبت یکسال
 در سال بوده ام سالهاست چند سال که از سستی در فراموشی نزل کرده ام سه فریم فراموشیستم
 که هر دو در فراموشی ایستاده اند اگر موسی نیم سوخته بود و درون سینه موسی قرار می داد
 و چنان از دولت و فراموشی شیخ فقیر الدین محمود در سالک ساکت تر می شد و در فراموشی
 یعنی ذات که مقام نرسیده است نرسیده است که در فراموشی راد و اتمه دیدیم که در حقیقی می گفت و در
 در وی نیاز بجای که ما دیدیم بر زبان برانند که اسی شهباز میدان لاهوت و اسی پاک آمد از عالم
 جبروت و اسی باز یافته عالم ملکوت و اسی از ان میلی در چشمش کشیده فرمود این میلی
 از خود حال ذات است و این وقت در سال ششصد و یازده بود چون شب شد و طیر شد و از شهر
 نخلان در مصر فریم و بامی پوشش می شد و در آنوقت قطب عالم ایشان
 بودند ایشان نیز همان کلمات که در حقیقت خوانده بودند و اتمه نده را ایشان در جبروت خویش
 گنجی بخوبی فرمودند و در آن وقت دو نفر دیگر بودند یکی صوفی دوم متعلی الدین شام و طیر شد و در
 نماز غنق بجا آمد با قطب عالم شیخ او حدیثی گذارد و وقت شامان شب سه فقره قرآن می خواند
 سینه سیاه بر آن زیادت خواندم بعد از آن قالب من دور شده محیط عرض عظیم گشت
 و دیدیم که عرض عظیم در دیده من مثال خدای شده است بعد از آن و نظر کردم دیدیم که هر
 مویرامی و هر دین صورت شده و همه صورت با بصورت خویش دیدم بعد از آن صورتها می شدند
 گرفت و جمیع عالمها و افلاک و انفس بلا کیفیت شدند و جمیع تجلیات صفات و افعال در اساف
 آتش می گشتند و در طفره العین بنظر ما در عالم تجلیات را می کردیم و کلام بر اساطیر می شد و فرما
 شد که یا عبیدی جلای جلالی انوار دلمای و انست پسین بجهان جلال منیر انوار جلالی و انست

بشرف شدم که کیفیت آن بمشاهده تعلق دارد و از آن تاریخ در مقام لاهوت که مقام فرو نیست
 نزول کردم و بعد از تجلی ذات مقتدرم روز در عالم صحو آمدم و درین هفتده روز بیوشی شیخ از
 سمنانی در حجره من فی آمد و بوسه پیشانی من میداد و میرفت اگر شیخ مطلع حال من نبود
 معاصیان حجره مرا مرده پیدا شده دفن کردند و حضرت در بجزالمعانی ازین سوال کردی باوقی
 و تا حال میسر شد و الله میگوید بسبب آنکه در سبدها حال چند سال این خیر را تناسی ملاقات ادب
 چون ملاقات شدی ازین کلمات از حضرت علیه السلام چیزی پرسیدی مرا شفا حاصل نمیشد امروز
 او را تناسی بسیار است و من محترم باین سبب که او در حفظ جان خود است یعنی نجات را حفظ میکند
 و مرا اگر مردم هزار جان دهند برک آن منظم و مرا فکر خیر الکلام مایل و دل دانیگر حال است
 کلمات باجمال در قلم می آمم اگر تفصیل مشغول شوم مثل توبیت شتران بار شوند اما این کلمات
 مشرف فرقان عظیم است از آن خیر الکلام آمد و بهم در بجزالمعانی میگوید که هفتست سال در آستان
 پیر چنانی نیاز نمودم و بعد از ازا رادت در سه کار مصروف بودم اول هر پنج وقت اب وضو می شستم
 فقیه بود و وضو میکانیدم و دوم شغل مدفن چراغ ایشان برداشتم بود و سوم شغل کلنج استنباط
 پیر در دست پیدا شتم که هر روز کلو خنار ابر رخساره اسی خوشیش کش کرده صاف نموده بجای
 می نهادم و این خدمت در عهد سلطنت سلطان محمد تعلق میکردم من بعد بکلمه اجازت پیر خود
 و مشتمل بود و ولی رایا فقه خدمت کردم و هر کجی نعتی وافر در حق این فقیه از زانی داشت و هم
 در بجزالمعانی آن سه عهد و بشمار روز بزرگ از مشاییر دیگر هم نام نام با ما کن و ملاقات از
 اظهار عالم و غرائب احوال که در سفر و حضر خدمت ایشان دیده و یافته و مدت مکث خود هر یک
 بیان میکنند و نیز میفرماید که صفوان بن قهی پیر و عبد المناف را که در پیش حضرت شاه رسالت
 صلعم بشرف ایمان مشرف شده بود و دیدم که در غار کو بی مشغول بود و دوران روز که خدمت ایشان
 قدس بوس کردم و نه همدوازده سال بودند ایشان فرمودند که رسول مقبول صلی الله علیه و سلم
 در حق من بدیازی عمر عا کرده بود و این قصه صفوان که درین کتاب مذکور است و در بجزالانساب نیز
 که تفسیر کرده امی است و ذکر کرده است که خالی از غایتی نیست و با کتاب ما و پیش و موافق نه و الله
 اعلم بالقوا و در آخر کتاب بجزالمعانی میفرماید که زنجیر شبیه نیست و نفتم ماه محرم مکتوب می باشد ششم

می نوشتم و قلم در اسرار عشق میسر اندم و قلم درین محل که زرقا تو در دنیا رسید و فهم در محال دیگر در آن نگاه
 سر بر زانو نهادم و بخود شدم حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم را دیدم که در مسجد قبا جمیع اصحاب
 کرام و اولیای عظام از امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله وجهه تا قطب عالم شیخ نصیر الدین محمود
 حاضر اند حضرت شاه رسالت علیه الصلوة و التحیت بلفظ فارسی بمن متوجه شده فرمود که ای فرزنده
 مست حضرت لم نزل ولا نزال بحال المعانی را بیاری اسحال بمن سی و پنج مکتوب سی و ششم که درین
 محل سیده بود بخیرت بروم و بدوست حق پرست آنحضرت و اودم حضرت رسالت پناه نبوت
 تمام بخیرت و فرمود و الحمد لله الذی الهک یا ولدی علم الاسرار و ارشدک الله فی زیاده علمک و فرمود
 که ای یاران مصنف بحر المعانی مروی است که جمیع کلام مجید را معانی حقیقت بیان کند اگر تمام
 علم روی زمین همه شسته گردد و یک ورق نماید این شخص قلم پرست گیرد و همه لازم بر بنویسد
 فرمان شد که ای فرزنده پیش ازین اسرار حقیقت را در محرابی که امور شریعت در جهان قصور پذیر
 و پس قبول کردم و بحر المعانی را هم برین مکتوب سی و ششم با تمام رسانیدم من بعد آنحضرت
 بحر المعانی را بدست علی المرتضی کرم الله وجهه و ایشان بعد از مطالعه بدوست خواجہ حسن اصفهانی
 داد و ایشان بدوست خواجہ عبدالواحد بن زید محنین جمیع مشائخ سلسله تا قطب عالم شیخ نصیر الدین
 رسید و وفات سید محمد در سال هشتصد و نود و یک قبل از وفات سلطان بملول شاه لودی با شد
 و افتد و از حضرت چشت اهل شب عمری طویل مثل وی کم یافته است از مولف
 چون محمد بن جعفر میردین گشت از دنیا رفت جایگزین گفت سر رسید کمال شقی سال وصال آن شهزاده بچهر
 باز سال و تحالف مثل سیدال محمد دستگیر شیخ محمد ملا و قدس سره در اوایل میر
 شیخ احمد باونی بود و ریاضات و مجاہدات شاقه بمنجرت وی کشید و در آخر صحبت جلال گوشتی
 رسید و نسبت عشق از و درست کرده شیخی کامل و صحیح الحال شد و بخطاب مصلح العاشقین
 مخاطب گشت و گفت که یکبار شیخ محمد در سماع بود و قوال بدوستی می گفت که مثل
 بر حالات بعد از فراق بود شیخ را در وجد حال بجدی رسید که نزدیک با حرق روح رسید و غلطی از جانب
 که به خیال وقوف داشت قوال را گفت که چیزی دیگر بگو که مخبر از حال قریب وصال باشد چون
 قوال قول وصل شروع کرد و از شنیدن آن تازگی و فرحت در شیخ پیدا شد گویا از سر نو جوانی

قدس سره خليفه ايتن شيخ كبير است جامع بود میان علوم ظاهری و باطنی و شریعت و فقه و
 و حقیقت اهل هندوستان بر ولایت و عظمت او اتفاق اندوختی یکبارگی عشق تمام و علم و اخلاق
 و نهایت زهد و تقوی داشت و در ولایت بجزات مدنی در خدمت پیر خود بود و تحصیل علوم دینی
 و دینی و غیره بنوده و بطن خود بر جوهر و وسایل باجودت قرار گرفته و با خواجہ حسین علی دین
 حسین بخیری کرده بعبارت مولی مشغول ماند و زمانیکه شهر جبرایا بود و حوالی او مسکن
 او دایم شده بود و در حجره مقدس خواجہ بزرگ سکونت میداشت و چون به توبای مرقوم
 عمارت نمودی ببنای تخت و عرق ریزی بنیاد عمارت نهاد و نیز بنا عمارت روحانیت
 خواجہ بزرگ از جبرایا گور رفت و بعلوم دین و تلقین طلبا مشغول گشت و تفسیر دارد و موعود
 بنور الینی کسی اجرا است و بهر خوبی از قرآن جزء علامه با حسن ترین وجه تخریر فرموده است
 و حل تراکیب بیان معانی قرآن از آنچه تفاسیر میباشد تفصیل و تفسیل بر حقیقت بیان قرآن
 و بر قسم ثالث فصاحت نیز شرحی نوشته است در سبایل مکتوبات نیز دارد و در شرح شیخ احمد غزالی
 نیز شرحی کرده است و دومی ببنای موعود بود بحسب حضرت شاه رسالت علیه السلام و اقیامت
 و چهره او را بود از خانه و چاه و باغ و غیره همه را در شصت و نه بیت بدایت و ختم کرده و وقف نموده
 و فطرت که او در دی برین جاذبه گوار خود کرده طعام بکثرت بخدمان بخش نموده بود و در خدمت
 طعام بر وقت افطار از گاه داشته بود از گاه چهار تن از مردمان غنی با شکلی که کسی ایشان را
 متذکر بلای خدمت در رسیدند بجاییکه از سر انگشتان ایشان ریم و خون می چکید و در فتنه و فساد
 از وی طلب کردند شیخ طعام از قسم برنج و جو و دساک و امثال آن که برای خود نگه داشته بود
 حاضر آورد آن چهار کس از آنجا دل کردند و آنچه در ظرف باقی ماند او را فرمودند که بخور و ببلع حال صحتی
 طلب پس مانده ایشان را بخورد از همان روز از افق ظهری و باطلی نفیست فطرت که شیخ
 را عذاب بود بر کس و مرگشست و عذاب را خود نیز نبرد و رگها و ان که از این یکشیدند هم خود نگاه میداد
 و خدمت میکرد و بنای جامعهای کهن و در شصت و چهلین پیشو شید و چنانچه صاحب اخبار الانبیا
 میفرماید که فقیر آن جامعهای شیخ را زیارت کرد و است و شیخ عبد القادر در کعبه دار اولا و با کعبه
 نبوی شایسته داشت بر علی آمده بود اکثری از تبرکات آن بزرگ نزد او بودند در بنیاد و در

که هر سه جامه یعنی دستپا و پیراهن و زار یک جنس با چوب بودند از آنچه ذراعی بکشد فلس تمام
 نقیصت که روزی شیخ را حالت سماع در گرفته بود همه بدان حالت راه صحرادر گرفت و گمانی
 که بدست او مشرف با سلام شده طهارت ظاهری و باطنی حاصل کرده بود و قوال بهم رسد
 شیخ روان شدند چون بر آنجا رسیدن ناگوار بسیار محقق است رسیدن شیخ بر آب بعضی در آنجا
 بطوریکه کسی که در شکی میبوده آن کس مسلم هم بتألیف شیخ با تراب نهاد و بوقت مرقه قوال
 رفتن نتوانست و بر لب بعضی بایستاد و نقیصت که او را سلطان غیاث الدین بادشاه هند
 بسیار میلید و اجابت نمیکرد یکبار موسی مبارک حضرت مهر را بنیاض علی الله علیه و سلم پیش
 سلطان هند آوردند مردم گفتند که اگر این خیر شیخ حسین ناگوری برسد بی اختیار قصد این
 دیار خواهد کرد سلطان این خبر جمع شیخ رسانید او همان ساعت بی توقف سماع کنان برد و گویا
 احرام دیار هند بست چون قریب آمد یار رسید بادشاه با استقبال برآمد موسی دیدار کنه پیش
 عیارا کرده بر عرابه نشسته خیال کرد که مگر شیخ دیگری خواهد بود و گفتند شیخ همین است قصد
 او که شیخ را از شوق زیارت موسی شریف فرصت آنکه بادشاه بلکه خود پر از و نبود از موسی
 مبارک بنظر شیخ آوردند بجز آنکه نظر شیخ بر موسی شریف افتاد آن موسی چه بد و بد دست شیخ
 رسید سلطان او را برگرد پر خود برد و برای او کنگه های خیر در خواست نمود شیخ دعا کرد و از آنجا
 احوال آن قبر بگشفت و نیز بیان فرمود سلطان تخته های عالی پیش آورد و در کثیر شکست نمود شیخ
 قبول نکرد گویند که شیخ را نهانی میاید بان پیدایش شیخ از در یافت و به پیگفت که این ما را
 هرگز کسی مارانزد و نه آنگاه ندارد اما اگر باره ازین بگیری و در صرف تعمیر روضه خواهد بود و روضه
 بدو صرف کنی اختیار است که درین باب نفس شیخ بگیرد و شیخ تعمیر من رفته است و اگر
 که ترا زری بدست خواهد آمد آنرا صرف روضه های مشایخ عظام کنی گویند که در تمام عمر او را ز
 بدست نیامد غیر همین زر که سلطان هند و بلخی داد و می آنرا تعمیر عمارات روضه های خواجگان
 صرف نمود پس عمارتی که بر سر فراز او خواهد بود بزرگ است و در وازه روضه خواهد بود و دیگر
 کسی از ملوک هند و بعد از وی ساخته است و عمارتی که در وازه روضه شیخ حمید الدین ناگوری
 آنهم او تعمیر ساخت و چار دیوار تعمیر ناگور ساخته سلطان تعلیق است اوقات شیخ حسین ناگوری

با قول اول اخبار الامتداد و حال بنده و یک حیرت از مولف کرد و صحت جو از جهان بنا
 شد مدار السلام خاص من | عارف حق است | این همه امام خاص من | اراجی حاد شاه
 قدس سره مرید شیخ خام الدین بایک پوری است وی بزرگ بود و صاحب ثلثت
 درست و حال شیخ صفای باطن آقا است که در زمان سلطان شمس الدین تغش و در بار
 یکی سید شمس الدین دوم سید شهاب الدین از ادوات کرد و نیز بدلی آمدند و سید شمس الدین در
 زمین حیات سکونت و زید سید شهاب الدین بدلی ماند و اسم اینی خطاب سید شهاب الدین که سید
 سید راجی حاد شاه در اوایل حال طباس سنی پانچان میماند آخر بصیبت شیخ خام الدین
 مانگیزی مشرف شد و ریاضات شاد کشید و صفای باطن به حضور وقت نصیب او گردید و
 از علم ظاهر و قدر و نیاز کفایت کرده بود لیکن از شنیدن ویر و علما عصر سیر حلقه ارادگی
 بود و گویند که گروی خواستی که از معارف و کشف ظاهر کسی بوی ظاهر کند حکایتی از سرگزشت
 احوال خود بیان میکرد و چنین آن متعهد و باطنی هم حصول می انجامید و وفات سید راجی
 حاد شاه در سال هجری یک هزار و پانصد و بیست و هشت در اجماع است و احوال او در علی بن
 ابی طالب هم آفریند و بلند وی است که مثل پدر خود بزرگ و صاحب بکت و کرامت بود و در لیکن
 سیاهان هم در آنست و در آن مولف رفت چون از حاکم بن حاد شاه گفت که در آنجا که
 قطب بن حاد شاه است | شیخ حسن ظاهر قدس سره که مرید راجی حاد شاه است و از بزرگان
 بن حاد شاه نیز هست خلافت یافته بود و والد او شیخ طاهران ثلثان اعلی علم در دیار ملی
 افتاد و در بزرگیده بهار سکونت کرد و پیش شیخ برده خانی تحصیل علم نمود و شیخ حسن هم در ملک بهار
 ستودار شد و از غنم آن شهاب بدین تحصیل علم و در طلب حق و انگیزه حال وی شد و بصیبت در شایان
 پیوست و خلافت که وی بهر زمان ایام کتاب اقصی حکم پیش یکی از شایخ خواندن آغاز کرد
 دو الی از طریق فصوص متکرر و بگانه بود و وی از وی تحقیق مسئله توحید و جودی استفسار نمود
 وی این مسئله را بر وجهی که خاطر نشان علما ظاهر خواندند تقریر فرمود و موجب انکسار
 مولوی گشت و از منشی که او را خواندن این کتاب میکرد باز آمد و در آن ایام آوازه شیخ
 راجی حاد شاه در میان خاص عام و شیخ حسن بدن حاد شاه رفت و ملاقات اول

حضرت امام شمس الدین نجاشی نسبت و اگر خود را در سببش باشد اجازت نیست وقت تمام شود که آن
 تو که نجاشی شیخ توکل آمد دید که خانه تاریک است و چیزی در خانه شیخ برای خرید روغن چراغ هم
 نسبت بوقت نداشت با شیخ گفت که فردا سبونی روغن چراغ بخرم خرج کنند و چون
 تمام شود اعلام فرمایند تا دیگر فرستاده شود عرض تو که روغن چراغ بکثرت فرستاده چون روز
 دیگر شیخ بشاهد کرد که چیزهای بسیار گرد خانه افزوده اند پرسید که اینها چه چیزهاست
 حقیقت حال بادی عرض کردید اضی نشدنی الحال آن روغن موجود بفرستاد مسالمت
 تقسیم نمود آن تو که را منع کرد که آئینه باز روغن چراغ بفرستد و قاضی شیخ نور محمد در
 میان آمد و دوازده میریت از مولف چون غریبه و کل شهر از غنا نهاد و در آن قسم
 سال و میل و میریت غیاث از حبیب حق عز و جرم مولانا اله داد و جوهر سحر
 قدس سره از امام علی که کبری فقهایی جوهر است شارح کافیه و هدایه بنیز و کتب بسیار
 بود و در تحریق مطالب علمی قدری عالی داشت و یک واسطه شاگرد قاضی شهاب الدین
 و در طریقت میر میراجی حامد شاه نقاش است که چون شیخ حسن طاهر در سلسله ابواب سید
 حامد شاه در آمد مولانا اله داد که یار هم و رفیق جانی شیخ حسن بود وی گفت که میان حسن شاه
 عزت طالب علمان بر پا و در اوید که میر سید حامد شده اید گفت شما نیز یکبار بخدمت ایشان رسید
 و امتحان کنید تا ما را معذور دارید روز دیگر در دیار با اتفاق هم یک قصد ملاقات شیخ حامد کردید
 و مولانا اله داد مسئله چند از هدایه و نیز وی که سمیت اشکال موسوم بود و قصد کرده بان خود
 راست کرد چون بخدمت رسید از همان عادت خود گذشت اعمال خود حکایت کرد که در
 رفع اشکالات مولانا اله داد بود مولانا همان وقت میر حضرت سید شد و بطریق سلوک دریا
 مجاهده مشغول گشت و قاضی وی در سال منقذ و سبب و سبب میریت از مولف
 جان الله چون اندک روح او را بخت داد عقل سال شکل انتخاب یافت مصباح الله داد
 شیخ احمد مجتبی بانی قدس سره زبانی بود جامع علوم شریعت و طریقت و
 حقیقت در عرق و تقوی و ذوق و حالت و دیار و معنی و فکر جانان در علوم ظاهر و باطن
 شاگرد میر میراجی حسین ناگوریت گویند که در عمر شریفه سالگی انواع علوم را درس

میگفت بمولد او ناز تولد و نشانی او اجمیر و دمن او ناگوار است پدر بزرگوار از قاضی محمد الدین بن
 قاضی کلج الا فضل بن شمس الدین شکیبایی از اولاد حق یاد امام محمد شیباشاگرد و مستان امام اعظم ابوحنیفه
 کوفی و قاضی علیه السلام است و قاضی محمد الدین پدر بلند اخورش را بهشت پسران او گویند و در همه دانشمند و فاضل و
 ستودن بزرگترین ایشان شیخ احمد که در علم و عمل از همه فائق تر بود و در وقت علی یاداشتمندان وقت بخت کز
 نوزد زبان عربی و فارسی تقریر نمودی و هم در عطف از ان شباب مرید خواجہ حسین ناگوری شده از بحث و
 و علم طریقت پیش پیغمبر خواند و در سن هجده سالگی از ناز تولد با جمیع در آمد و مقدار سال در آن
 بقعہ شریف بزر و دروغ و ریاضت و انواع خیرات بسر برد و دوسه بغایت محبت فائز ان
 نبوت علیه السلام و التوحید موصوف بود گویند که در عشره عاشور نیزه او از ده روز از اول بیخ
 جانیه نود و چاهم شصت و نوبت شصت و در لیالی این ایام بهتر رخاک گستر دی و در مقام بر سادات
 میگفت مادی و هر روز بقدر امکان بروج حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و بار داغ اہمیت
 مطہر توسع طعام کردی چون روز عاشورہ شدی کوز با پیچ از شربت و شیر کرده و بر سر خود نهادی
 در خانه سادات زلفی و یتیمان و یتیمان ایشان را بخور اندی و در ان ایام چند ان بگریستی
 که یا واقع کر نما در مضروب شده است و چون آواز ناله و فریاد ساز و دخوان که در ایام عاشورہ
 متعارف این دیار است بگوش اور سید و جد کردی و خون از چشم باز آید و دسوی آن اعرا
 صحت کرام و مشدخ عظام با یام و فوات ایشان مدام بگری و سماع را بسیار دوست داشته
 در قص نکر دی و اکثر احوال جانہ های شمس کم شو که بغایت سفید نباشد و پوشیدی مانند شمشیر
 دلیر در مجلس شستی و اما قال اللہ و قال الرسول بہدیت و عظمت تمام بگفتی چنانکہ زہرہ کو
 آب شدی و مجاہدین و مجاہدین بسیار اعتقاد داشتی و تعظیم و توقیر خود را دوست نہ داشتی
 و اگر پیش آمده اظہار کردی کہ سن رسول صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدہ ام شمس
 یاد شستی و تمام قصہ وی بگوش غبت شنیدی و پایی وی بسپید کردہ اما ان آسید و ترا
 بر سر خود بالید و در جایکہ ان شخص میگفت کہ در فلان مقام خواب مشرف بدیدار سرانجام
 بنویسہ ام آنجا رفتی و غبار آنجا بروی خود مالیدی و اگر سنگ بودی آن سنگ را شستہ
 و خوریدی و بر جایہ ای مانند کلاب پاشیدی و اگر کدام شخص با سید و عنوی تعلق شری

بودی بخت و کجاست تصفیه کردی و گفتی که با جمادات عظام که اهل بیت نبوی اند سخن شریف
نهادی که در بخت است ایشان را تو بر باد و واجب چون در اجیر خلل شد و قلعه را از ناسا که گشتی
عظیم بود از دست اهل اسلام گرفت و اکثر مسلمانان را شهید ساخت شیخ احمد بن محمد
واقع گشت روز یکشنبه که اشارت خواهد بود بزرگ معین الحق والدین بسیار کس را از شهر برادر فرستاد
اهل اسلام خبر کردند که یکشنبه درین شهر فتنه بپایا راست فرمان حضرت نواز چنان است که
مسلمانان اینجا باینجا میروند و در شهر نشینند و در شهر تخت آورده و آن دیار را بر سر
چون یکشنبه دیگر گشت بدو شنبه نامی گفته اند بهر جهت تخت آورده و آن دیار را بر سر
ساختند و گفتند که در ششون شیخ احمد این بود که بوقت نیم شب برونده و حاج معین الدین
قدس سره در اندی و نماز و سجده بخواندی و تا نماز چاشت یا کسی کلام نکندی و بعد از فراغ و
نماز چاشت در سن معلوم دیگری بوقت دوپهره باز قدری قیلوله بفرمستی تا وقت عصر
باد را متوجه بودی بعد از آن تفصیل در آن پیش اهل فاس بیان کردی و در بیان معنی آیات
و عده و عید بجا میگردستی و حالت کردی و پنهان مبارکش بدام از کثرت بکا و بیداری صبح
و میگردید و در این وظیفه تفصیل در آن طریق و سلوک شایخ ایشانست که خواج حسین ناگویی
شیخ حمید الدین صوفی نیز همچنین میگردید و گفتند که چون دی بوقت نیم شب از خانه بیرون
مقدمه خواهد بود که می آمد در دازه روضه از خود کشا و همیشه و چون آن روز در میان مردم
جاش شد شخصی پوشیده بظلمت آن نیم شب دنبال او گرفت چون شیخ در دوازه در آمد
شخص نیز خواست که در تابد بهر دو تنه در دازه او را تنگ با هم گرفتند فریاد برآورد و گفت
که یا شیخ توبه کردم و امیدوارم عفو نصیر منی الحال خلاص یافت و مولانا محمد نازغلی از استاد
خود مولانا عبدالمقصد که مردی عالم عالم و تشیع و توفیق و مرید شیخ احمد بود نقل میکرد که من
در نازل با چند مردیان دیگر این کرامت فتح باب از شیخ احمد چشم خود مشاهده کردم که در
شیخ حرکت بوقوع آمده بود محضی میباید که شیخ احمد پیر شده سالگی در اجیر درآمد و بعد از آن
از کجا برآمد بعد از آن چهار سال با هم در نازل بود که روزی اله و من نزد شیخ
در آمد و گفت که شیخ احمد را با آسمان می طلبند پیش پرورش خیم خود رو پس و جهان

از او تا گوشت چون در آنجا رسید ازین دار بپیدال بقرب از دشتان چوشت و گوشت کرد
 سکر چون اندکی افافت دست میداد و دستها بر او روی و بکیر بکیر گفتی بپوشیدی و همین
 اندک کیر گویان جان بپوشید و در تبارخ پنج ماه صفر سه مصلحت دست و بخت ازین دار
 بسرای جادوئی شافت و در روضه عالی سلطان الشریکین امیر الدین در پایان تیر فرستاد
 بدوون گشت پناهی صاحب اخبار الامان قطعه تاریخ وفات آن جامع الکالات مصنف الامان
 بنویسند و در احوال آن آمده است قطعه آنکه بود احمد بن علیان زد و در عهد محمد بن
 که تاریخ آن نیز خود تارونی بر او در جمل تاریخ زاید از مولف است چون احمد بن محمد
 سال وصال آن شه رومی بن است بنویسند بنویسند حاصل این شد حاصل احمد بن محمد
 شایسته قدس سره از مردان نیک اعتقاد و عفا علی نزار شیخ حسام الدین
 باکیوی است در اوائل حال در خدمت ملک بود و دولت بسیار داشت بعد از آن بکیر شد
 حقیقی از مساع دنیوی با خدای خود برخاست و بخدمت شیخ حسام الدین ملک پوری حاضر شد
 و بعد بکیر خرقه صدف یافت گویند که وی در عهد سابق بر زنی عاشق بود چون جانم فخر
 بیان جامه هم پیش آن زن رفت زن گفت ای سید و آئینه شدی یعنی گدا و فقیر را در
 آئینه آئینه گویند از آن روز او را سید و آئینه لقب شد آن زن نیز بطلاق محبت در خدمت
 درآمد و فقیر شد و شاه سید و اشعار بسیار است از آنجه این سبب از قضا است او است
 دل گوید سید و گویا احوال خود یکبار ده اندم که خود می آید و سید و گویا گفتار و وفات و در سال
 بنص و سی و سه هجری است از مولف چو شد سر در خدمت سید محمد جناب شاه سید و حضرت
 تاریخ وصال آن شه دین ابو سید و علی میر خربت شیخ محمد حسن قدس سره که در نزد
 شیخ حسن ظاهر است از عارفان روزگار بود و حال صحیح و شرب عالی داشت صاحب
 اخبار الامان میفرماید که چون وی از خلوت برآمدی از هند و مسلمان هر که نظر بر او کرد
 افتادی بکیر گفتی و بجهت کدی جامع بود میان علوم حال قال اصل نسبت و آنجا بنویسند
 پیشته است لیکن ارتباط او بسلسله عالییه قادیه نیز بود و در حرم ختم دین نموده سالها سال
 ایام خود را در شایخ قادیه که در دین بود و بیعت با اوست یافت ولادت با سعادت و در چوین و اوقات

دی خراگره و غیر از وی در دی است گویند که وی بعد نماز عصر در آدن شب چنان منتظر بود
که کسی منتظر آدن بخوابد باشد و چون شام شدی در خلوت رفتی و در حجره بیستی و شمع افروختی
و با حق مشغول شدی و گاهی از آنچه وقت آفتابای کردی رساله از علوم تصوف آتش و امل کردی
چون تا آن گشتی بسوی یا مقارن کردی بعضی از مریدانش او را شاه خیالی نیز مشهور کرده اند
او را مریدان بسیار اند چنانچه شیخ فضل الله عم زکوار شیخ عبداللہ الحی محدث و دیگر صاحبان خیال
از خلایک کمالین است و قاضی شیخ محمد بن بقول صاحب الاخبار الا فی تاریخ نیست و منتهای جلال حضرت
چهل و پنج مرتبه از وی است **چون حسن جلوه کرد** **اصوات مانتاب بر انوار اکر یک سال**
هم خوان آداب انوار شیخ عبدالقادر سنکاسی قدس سره از مریدان کاتب
شیخ محمد بن شیخ غار بن شیخ احمد عبداللہ الحی چشتی صاحب علم و عمل و ذوق
و علاقه و سماع بود وی اگر چه در این مرتبت و سلسله ارادت پیشین بود است اما نسبت به
سلسله باطنی وی شیخ احمد عبداللہ الحی مرید بود از روحانیت و تکمیل رسید و در اکتای است
اسی بانوار ایمن مرتب بهفت فن در فن اول مناقب شیخ احمد نوشته و اخبار اگر است و
خوارق وی و اتفاق و دیگر خود مادی بسیار است و در این مقام از قاضی باید که روزی عالم
سکونستی بر زبان حق بر زبان شیخ عبداللہ الحی است و او را بعد از عبادت آمده و در وقت یک ساعت
نبود چون عالم شود خادمان عرض بدارند در حالت سکون و عبادت و یا اگر که همین
صادق شده است و فرموده اند و باقیه که در این مقام از قاضی باید که روزی عالم
موسم سر بالو و بوقت نیم شب در این مقام از قاضی باید که روزی عالم
ایستاده پای دوم بر زبان گذر شده است و در این مقام از قاضی باید که روزی عالم
از جایجا بر قید و خون روان گشت و مانند شش ماه درین مجاهده بود تا آنکه تسکین یافت
و نیز از قاضی باید که شیخ احمد کار مجاهده و ریاضت در نیابت رسانید که وقتی از صحبت اول
پسنگ آید و درین گوری بگذرد و خود و گور در اندر و گور پوشید در شمشاد در آن گور
تا آنکه از جمیع مقامات تکلیف بر کرد و بعد از شش ماه رسد گور شکافند و دید که شیخ
از جان یا تقیست خادمان جسم مبارک را در پیچیده از گور بیرون آوردند و شورش عالم

و در یکی از وضع و شریف و در نزد یک بکر و حصول و دیدار برپا آورد و حاضر میشد و میفرمود که اگر یکی
تصرفات خوابه احمد است که می بعد از مرگ خود بیچاه سالی بنده ناچیز عبد القدوس راضی
روحانیت خود بر تپه نگهیل رسانید و صاحب معارج الوانیت میگویی که شیخ عبد القدوس
ولی با در زاد بود و همگام طفولیت هم هر چه که از زبان مبارکش آمدی همانطور شد و بر او
قوت کمال بکار زراعت پرداختی و چون غله میباشی اول بدو نشان دادی بعد از آن
نقد رسد رفق نزد خود داشتی و صاحب سیر الاقطاب مینویسد که وقتی که شیخ عبد القدوس
در موضع چنان بود که از مضافات برگشته پانی پت است کثرت آوده بود و وقت نصف شب
در عین مشغولی آواز برآورد که ای ساکنان قریه نزد از خانه های خود برآید و مواشی اسب
خود را بیرون کشید که گشتش نمودار میشود و تمام قریه خوابه سوخت و چند بار آواز بلند کردند
قریه برگشته شیخ عمل نکرد بعد از ساعتی آتشی از عین قریه پدید آمد و همه قریه را بخت و صاحب
انبار الاخیار مینویسد که شیخ عبد القدوس را در میان و خلفای بسیار بود و در میان خلفا
کاملین و می شیخ پیرو بود که در او اهل حال بجزه نگری شیخ قبول بود و در آخر وقت
شیخ آمده مسلمان شد و میرشد به مقام ولایت رسید و در سال هشتاد و دو وفات یافت
و دیگری از میردان خاص می شیخ عمر نامی بود چون کمال رسید روزی شاه عبدالرزاق
بلاست شیخ آمد شیخ میرمیران خود را بشاه عبدالرزاق بنمود و با شیخ عمر را گرفت و گفت
که این میرمیران است و همراه او کرد و دیگران اعظم خلفای می شیخ عبد القدوس اعظم پوری است
از حد بزرگ بود و صاحب اوقات و کرامات و گویند که وی حضرت رسول مقبول صلی الله علیه
و سلم را در خواب دید و آنحضرت این کلمه صلوٰه از زبان حق ترجمان خود بوی تعلیم فرمود اللهم
صل علی محمد و علی و آل محمد و اسماءک المحسنی و شیخ عبد القدوس را اولاد بسیار است و از
پسران شیخ زکریا البدین مردی متبرک بود و مشرب فقر و محبت موصوفه و قدم بر قدم والد خود
می نهاد و شیخ عبد البکر فی طب بجناب بالاپیریم از پسران عالمی گوهری است که بعد پروردگار
نست و یکی از بنیره های شیخ عبد القدوس شیخ عبد البقی بود که با پدر و اعمام خود در سلسله
جمع و افتاد و تا که میرش رساله در باب اباحت سماع نوشته بود و اختلاف آن رساله در محرم

در حرمه احمدیه
در حرمه احمدیه
در حرمه احمدیه

تقصیف کرد و در مسائل پر خود نمود و آخر بادشاه او را بر مسند صدر جهانی مامور کرد و ازین
 هوای نخوت و غبار تکبر و سرکش سجده و با آنکه بر او فاضل و عابد و پیر و سادگی پیش از آن در حقیقت
 مزاج بادشاه از وی برگشت و مجلس فرستاد و وی در مجلس بسیار نهند و نود و نه مرد و فاضل
 شیخ عبدالقدوس بقول حقا اخبار الاخیا و سفینه الادلیا و وسیع الاقطاب و شجره حقیقه در سال
 نهصد و چهل و پنج بعیت و در برابر انوار مقام گنگوہ است که در پی از توابع دلی است از مولف
 چو شمع و اقدس و عابد و املاک من خلیفت شاهی از مشتاق جهان عالمی باشد اگر مشتاق چو بلبل
 بگویند شادمانه قطاب اگر تارنج تر جایش بخواید شیخ عبدالکبیر بالاپیرین شیخ
 عید اقدس و سن گنگوہی قدس سره از خلقای ارجمند و فرزند سعادت پیوند شیخ
 عید اقدس گنگوہی است در سخاوت و شجاعت و خوارق کرامت و وجود و ذوق و دماغ و
 شوق بوقت خود ثانی نداشت نقل است که روزی سلطان سکندربن بطلول با دو کس فراری
 خود بنظر استخوان بخت شیخ حاضر شد و هر کس علیه علیه و در دل خود گذرانیدند که اگر شیخ اهل کشف
 بر آن عالم مبداء که خواستش ما است پیش خواهد آورد چون شرفیاب خدمت شدند شیخ سوره
 گوشت آمویش سلطان بکنند روزان بخنی پیش میان بدها و جلد و پیش ملک محمود وزیر سلطان نهاد
 که آن روزی هر سه کس همین بود ایشان از وقوع این معنی حیران ماندند فرمود که بابا جاسی حیرت
 چیست خدا تیمالی دوستان خود را پیش اهل دنیا شتر سار نمی کند و هر چه که درستان او
 میخوانند میفرسند و قات شیخ عبدالکبیر در سال نهصد و چهل و نه بعیت از مولف
 در بکری زحق و جلد یافت چون بکیر شیخ بزرگتر هشتاد و پنج سال تاج الاتقیان را داد از مولف سلطان
 شیخ بهاء الدین جوینوری قدس سره از مشایخ مشایخ آن دیار است و مرید
 شیخ محمد عیسی است در ترک و تجرد و صدق و وع قدیمی را سخ داشت گویند که یک مردی
 شیخ حسین نام از دوله کجرات بمشوق دریافت محبت شیخ محمد عیسی بچو نور آمده بود شیخ
 بهاء الدین در آن ایام طالب علمی نوجوان و قابل بود بصفت او افتاد شیخ حسین علم کییا
 میدادست چون شیخ بهاء الدین را جوابی نفی و مستحق دید روزی دلش بر وی مسخ
 او گفت ترا همراه ما بصحرای بید زفت پس همراه خود بصحرای بید و کییا بعل آورد و بوی داد

و گفت که سرف مایحتاج خود کن و بوقتیکه باز احتیاجت شود با ما بگو که برانی تو دیگر عمل کن
 شیخ بها و الدین عرض کرد که بنده را از شما امید کیمیای دیگر است این کیمیای بکار من
 شیخ را بروی دل خوشش شد و در تربیت باطن وی بنفوذ تا وقتیکه مدت ملاقات
 شیخ حسین با شیخ محمد عیسی با خبر رسید و نعمت خلافت و خرقه تبرک از شیخ یافته بجانب
 ذوقه مخلص شد شیخ بها و الدین دست به امان شیخ حسین بدهد القاسم ارادت و اجازت
 نمود و گفت که سپرتو درین شهر است و از ما ترا همین قدر فیض صحبت نصیب بود بعد از بد
 شیخ بها و الدین بر ادل بکلامت شیخ محمد عیسی شید بختش حاضر شد و در وقت ملاقات
 و هنوز نعمت خلافت مشرف نشده بود که وقت رحلت شیخ در رسید فرمود بها و الدین
 خرقه ملافت تو پیش سیدی است که از ما یک پور خواهد آمد بعد از آن راجی عابد شاه
 بجهت رسیدن شیخ بها و الدین با استقبال وی برآمد و در ملاقات اول خرقه پوشید و خلافت
 یافت و وفات شیخ بها و الدین در سال نصد و چهل و هفت هجری است از مولف
 رفت از دنیا برون بین چون بها و الدین را کتبی و کتبی و کتبی شد جلوه گر ابر سال وصال عالم
 پس از آنکه عارت بگو هم ولی متا جنت کن شمار شیخ خانوگو الیری قدس سره
 از میان پاک اعتقاد و حاجه حسین ناکوری است و از مشاهیر وقت خود بود و در شیخ
 اسماعیل فرزند شیخ حسین سر مست خشتی که در چندیری بود نیز داشت سوا آن فیض باطن
 از روحانیت خواهد بزرگ معین الدین حسن بخبری حاصل میکرد و اعتقاد تمام بجهت
 وی داشت شیخ نظام نازولی و شیخ اسماعیل برادر شیخ از خلفای و سید است
 وفات شیخ خانو بقل صاحب اخبار الاخیار در سال نصد و چهل و بقل صاحب پنجم حشر
 در سال نصد و چهل و هفت است و الله اعلم بالصواب از مولف
 شیخ خانو چون بفصل کردگار اخوان نعمت یافت از خوان جهان شاه خلد است ایچان
 نیز کامل حق نما خانو جهان شیخ علا و الدین بن شیخ نور الدین اجدونی
 قدس سره از اولاد اجداد شیخ فرید الدین گنجشک اجدونی است فرید الدین و فرید الدین
 بود صاحب اخلاق حمیده و صفات ملکیه جامع صفات علم و حلم و لطف و کرم و سخاوت و عفو

با دنیا و اول دنیا کاری نداشتی و از آنچه از اسباب خلق نفس در آسایشش باشی
بجز در راه بودی و او را در زمان و کفریه شانی گفتندی و او را با روحانیت خواهر قطب الدین
نمیتوانی را بطریق خاص بود و اعتقاد کامل داشت و گویند که در روزی در پیشانی بخندیدند
آنکه که تریاق اکبر با خود داشت و خاصیت این بود که هر چهار زهر خورده را می داد و شفا می یافت
ایشان فرمود که نزد ما بنز تریاقی عظیم است باری امتحان بکنیم پس کنجشکی زنده طلب کرد
و قطره زهر بلبلان در دهان وی ریخت فی الحال بمرد بعد از آن باره کاک خشک نگرفتند
قطب الدین بخندید و از نزد خود بر آورد و در آب حل کرده در کام خشک مرده بخنداخت
فی الحال زنده شد و پرواز کرد و ملاوت یا سعادت وی بقول صاحب اخبار الاخیار در
سال شصت و هفتاد و دو و دهات در سن پنجاه و هشت و هشتاد و نه از آن در دلی است از مولف

ولی مثنوی و شیخ و عالم	علاء الدین چنانچه معصوم	از آنکه با خود نم فرستاد	لی تولید او کرد و فرمود
قسم کن مرشد ابرار	بفرما حق ترا بگویم	سلطان جلال الدین قمریشی	هر سحر

در پیشانی بود از نیمه نفس یا فکان خاندان چشت صاحب احوال غریب و مقامات عجیب باطن
ساکت بظاهر مجذوب کرده و برانگیختنی و از پوشش بقدر سه عورت کنایت داشتی و
مقدم تعلقی و نقلی و رسمی و دقیقیه همه از برداشت و گاهی که در ذکر آن اقتادای بیان وافی کردی
مرای مجروحان بود هیچ چیز تعلقی نداشت و مریدان گرفت و فرمودی که یک مریدانم بشنام
نام که در بیابانها میگردد و در زبان فارسی و عربی و هندی گفت بر یکدیگر می و اکثر ازخاست
چون در سخن آمد که بسیار گفته چون گرم سخن شد بر خاسته و در نیمه انبساط
ملا محمد نازولی سینه میاید که بکیار در مسجد جامع از محبتان نشسته بودند و وقت نماز بآمد
بود وی در آمد و صفت را بشکست و پیشتر رفت و تحریکه نماز بر بست و چون رفت نماز نگذاشت
فرایت هم طول بخواند و سر برهنه نماز کرد مردم را این اوای و می خوش نیاید ازین سبب
باری بجدال پیوستند بچوب آن چندان از وایات فقهی بخواند که مردان حیران شدند
چون گرم سخن گشت برخاست و در بصره ایستاد و گویند که شخصی از معتقدان بود
از سخنان دس کتابی جمع کرد و پیش وی آورد و کتاب از دست وی گرفت و در چاه

و در این بنیاد قلبی محبت داشت بارها این بیت بخواندی سه حاصل شستش منجبت
 سوختم و سوختم و سوختم و گاهی این مصرع بخواندی سه خام بدم پنجه شدم سوختم و سوختم
 که روی تا پنجبال بویاس که کتاب علم حقیقت خوانده بود درین پنجبال روی آدم ندیده و
 خبر برگ درختان نخورده و استاد ادراجال الغیب بود و قصه جذب او صاحب چهار ناخیا
 بدینطور میفرماید که در ادراک وی بر شخصی عاشق بود و در آشنای عشق مجازی هم دریا
 محبت محبوب حقیقی دست داد و در آن جذب بصورتی انجیز افتاد و در آن صحرای روحانی
 حقیقی را دید که غایت حسن و جمال داشت دنبال او گرفت شخصی از دی پرسید که شاید
 اشخص حاضر باشد گفت نه که علامت دیدن حضور آنست که پیش از آنکه او بارانی رنگ بارود آن
 آفتابان بود بلکه از مردان غیب بود و صاحب شجره حبشیه میفرماید که آن حضور بود و علامت آن آفتاب
 که در آن مندرج است که او مردی از مردان غیب بود که مقصد و سبب چنین علم داشت و شیخ
 جلال الدین میفرماید که حضرت استادی اتم حسن داشت که گریه داشت و داشت باشد و ایامی
 داشت که سوای داد و دیگری را نباشد و میفرمود که چون مرید شدم فرمود برو شو چون
 آمد شخص پیش آمد و گفت که تو که بشوی پس تو که شدم و اموال بسیار جمع کردم باز فرمود
 ای همه تباراج و ده تبار بار اموال جمع کرد و خود و حسب لا شاد و مرشد خود و تباراج داد و بعد از آن
 همه را وی در بیابانی رفتم که کسی نشان آفرانده اند و در آنجا حجه بود و از ندون حجه خیمه آب بود
 شیخ اندرون حجه بودی و من بیرون آن و تا پنجبال هم برین طریق بودم و با بر سر خیمه
 خود وقت نماز با قات شدی و درین پنجبال سه صد و چند علم مرا بیا موخت و باقی را گفت که برو
 حوسله نداری آخر آن مرد روحانی از پیش من گذشت من و دنبال او کردم هر چند سعی کردم باز
 نرسیدم تا از چشم من غایب شد از آن روز در ذوق ام و شیخ جلال الدین بارها در فراق خود
 گریه می کردی و سر بر دیوار زدی این ارباب بخواند سه دریا مولش تنهائی ما در دنیا سر بنیابی تا
 در نیافت دولت از سطرهای بر پید از کشور ما و این بیت نیز خواندی سه من است
 غمی عشقه بسیار نخواهم شد از روزی و قلاشی شیراز نخواهم شد نقل است که روزی پیش
 سلطان جلال الدین در کیمیا میگردند تف کرد و گفت تف بر عمل کیمیا گز افها قات تف و

بر طبق مسی اقتاد و در حال نرسد و می چند گاه در و ملی باند در نواح اگر د و غیر نیز بود و وفات
وی در سال شصت و هجده و چهل و هشت و عمر وی قبول مناسب اخبار از اخبار است و بسیار بود و در قریه
در بعضی از قریات مندر است از مولف **سید جلال در غلبه بر بن** **سید سلطان** **سید علی**
بگویند که در وقت **سید جلال** **سید علی** **سید سلطان** **سید علی** **سید سلطان** **سید علی**
صاحب اخبار از اخبار سید میاید که وی در و ملی اصل در و ملک را و با صاحب است و در و ملی
علما و الدین احمد بنی بود اما بعضی از فاندان شطرنج نیز یافت در لباس کتفا بستر عورت و در و ملی
و در اکثر اوقات سیر بر تنه بودی گاهی با جامه فقره گاهی تنه بستر میبرد و ضربت در کمره که در و ملی
نیز در بعضی شل آواز سندان داشت و گویند که در و ملی با بند و زنی محبت و افندی بود و سیرت تو جوی
او بشرف اسلام مشرف شد قبیله آن زن پیش از آن که از آقا سید سید الدین محمد یا سید
خود او خواه رفتند وی که سیرت فرستاد که زن از خانه خود بیرون کند و اگر بر سر شای ایم
شیخ تیغ در دست گرفت و بیرون آمد و گفت دست ما مان شده دست ما را بکافری سپردن
جائز نیست و اگر دغده جنگ مرکز خاطر است بیایند تا خدا چه کند از گفتن شیخ
عربی در و ملی و سید کارگر شد و از آنجه میگفت پنهان گشت و وفات وی در و ملی **سید**
و چهل و هجده و سی است از مولف **سید فردوس** **سید باغ و جاد** **چونکه** **سید علی** **سید سلطان** **سید علی**
خاص حق سلطان و فاش کن رقم نام دیگر کن بیان نشان حق **سید علی** **سید سلطان** **سید علی**
ازار باب کمال و صاحب جذب و سکر و جد و حال اما مفید بیک حال نبود گاهی خسته و بیای
پوشید و گاهی لباس سپاهیان در برداشتی اصل وی از سادات سوانه است و مرید و خلیفه
سها و الدین جرنوری است قبول خاص حالتی مخصوص نصیب و کشد و ابواب فتوح بر و ملی
مفتوح گشت چهار سکو و داشت و وظیفه داران بسیار بودند و آنچه فتوح رسیده نصف و بقیه
و نصفی چهار سکو و تقسیم کردی و وصول فتوحات بر و متواتر و متوالی بودی و گاهی **سید**
نگشتی گویند که وی تا چهل سال هیچ خادمی امر نکرد و خدمت نفرمود و شبی غنچه بود نشسته شد
و خادمی که در شب از خواب نزد شیخ می نماند و فراموش کرده بود دست هر جانب زد و فریاد
بردست نیاید باز بخت باز تشنگی غلبه کرد و آب بجهت نیافت چون تشنگی به نهایت رسید

لاکت کشیدند خواهیست که از کسی طلبیدند و بگویند که با خداست و بگویند من هرگز در دوا و بار و دیگر
حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
فرمود که پیغمبر خدا را بنویسم که فرمودای علی بن ابی طالب بر دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
معبودی خرس کرد و با رسول الله اگر دین است از آن تست و اگر در آن تو علی بچاه
در میان نیست باز فرمود که ای علی در حق خاق و عای خیر کن که دعای تو مستجاب است
و نیز میفرمود که مرا عیسی بن ابی طالب که در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
بگویند و مرا هر دو ایشان بگویند خوشی که در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
بقول صاحب اخبار الانبیا در سال نهم و پنجاه و چهارم از آنکه در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
یافت در حق رتبه عالی حق علیه سید مصطفی علی بن ابی طالب که در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
و اخبار و بیانات و غیره در حق علی بن ابی طالب که در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
شیخ محمد بن ابی طالب که در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
که گفت و در آن روز عوارق عادت بود و او را گفت که ای صاحب کمال
بود که چون خواستی که از آنجا که عظام یا غوث الاعظم امری معلوم کنی آنوقت که در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
و بابت اوجیت بسیار اعتقاد داشت و صاحب اخبار الانبیا در سال نهم و پنجاه و چهارم از آنکه در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
که در حق سیدی بهت یکی از امرای حقه و غایتی که در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
و گفت که تو از شهر برون رود که من اینجا نروم و بگویم بود و اینجاست بر سر شیخ محبت بامی شد بر
رو نمود و شیخ هم را تحمل کرد و شیخ عبدالرزاق را با شیخ ابان بنی در تبریز که در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
و اهل آن دیار و گفت که ما در میان بود که در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
آموده است از فریدان شیخ عبدالرزاق است بسیار معروف و ذکر و تذکره بود و وفات شیخ
عبدالرزاق بقول صاحب اخبار الانبیا در سال نهم و پنجاه و چهارم از آنکه در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
ابن صاحب شجره حشید در نهم و پنجاه و چهارم از آنکه در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
بهت وصل آن شد اهل تبریز عبدالرزاق را از آنوقت که در دوا و بار و دیگر حکم خدا را دست نه نفر از من نداد که در دوا و بار و دیگر
الامیر شاه جوسی چشتی قدس سره از اولاد حق یا حضرت فریدالدین گنج شکر

و نسبت ابایی که بخند واسطه حضرت گنجشکر قدس سره به طریق میرسد که شیخ یوسف بن شیخ محمد
المعشر شایطون شیخ الدین المشهور بشاه شیخ شمس الدین بن نصیر الدین بن الدین
سلیمان بن حضرت فخر الدین و الدین گنجشکر نور الله مرقدہ ولایت کرامت مورش و قدیم
پدر و جد بزرگوار خود داشت اول بمقام اجماع قیام پذیرد و در اطلاعات دریا منت و مجامع
بسیار بر درویشی از اتق غیب نذر سید که امی یوسف متوجه بیت الله شود زیارت روضه
مطهره نبوی کن با تسمع این نداء حکم حل و علا حضرت شیخ با سه برادر دیگر از راه کوی
متوجه بیت الله گشت و در اینجا رسیده بعد از آنکه مناسک حج در مدینه رسیدند و در شب
زیارت حضرت شاه رسالت مشرف گشت و چون از اینجا برگشت بطرف طایفه امیر متوجه شد
چون در امیر رسید عینا عادل شاه که دالی خانان بود و نقد و م شاه بسیار متوجه و مسرور
گشت و حضرت شاه از عنایه عادل مرخص شده در احوال رفته عیال و اطفال را در پاریس
برد و اینجا سکونت در زیر و اگر چه صاحب معارج ولایت که بنده ناقل اینجا لسان کلام
الطبیعت تاریخ وفات شاه یوسف تحریر فرموده اما صاحب شجره حشمتی زفات آن جامع اکمال
در سال نهصد و پنجاه تحریر فرموده است از مولف ابو یوسف و بنف حضرت زدنیا خوش بود

خزیه محبت گفت تاریخ اگر فرمود کمال یوسف شمس شیخ امان پانی تپی قدس سره

نام وی عبدالملک لقب امان الله و در طریقت مرید شیخ محمد حسن و دی مرید پدر خویش
حسن طاهر و مرید راجی سید حامد شاه است و در علوم ظاهری شاگرد شیخ مودود لک بود
سواد کمال خاندان حشمت بدگر سلاسل هم بودند و آنجا پدر و شریک قلندریه بدو واسطه شاه
نعت الله ولی میرسد و از علم صوفیه از تالبعان شیخ محی الدین ابن العربی است و در تفسیر
توحید بیانی وافی داشت و او را در علم توحید و تصوف کتب رسائل بسیار است چنانچه
اثبات الاحدیت از تالیفات و دست و نیز بر بول مولانا عبدالرحمن جامی مشرعی در تفسیر
بسط و تطویل نوشته و فرمودی که اگر مایه انصاف در میان باشند علم توحید بر سر منابر
پتوان کرد و میفرمود که مراد در تالیف حال و دلیل بر اثبات مسئله توحید بود و در اثبات
الهی شانزده دلیل کافی حاصل است و میفرمود که در ویشی پیشین دو چیز است که

از اولاد مجاهد شیخ الاسلام بهاد الدین در کربلا تاقی است در سلسله ائمه و نسبت به سید محمد باقر
 میرزا سید محمد باقر است و نسبت و کرامت و معجزات و احوالات و در احوال و عبادت بود در زمان
 بطلان تازیان اسلام شاه باقی ماند و در تبری حال خجسته یکی از ملک مشغول بود و یکی
 پاسپالی ستر سلطان نیز در ناگاه در خاطر وی گذشت که نه در تبری بماند باید کرد که در حافظه
 نه که من حافظه و باین خیال از آنجا برآمد و زیارت فرار خواجیه بزرگ با جمیع رفیق و در آنجا دیوان
 موسوم با هم غره بود و از وی نعمت باطنی یافت بعد از آن بفضیلت صحبت شیخ احمد محمد شیبانی
 قاضی شد من بعد بیدار خود آمده در قصبه دهر سو که فاصله سه کرده از ناگاه است سکونت و در
 و سادات دهر سو را که بسبب بی علمی از وضع شرافت برآمده بودند از علوم ظاهری و باطنی و آفت
 در آنجا ابواب فتوح بر رویش مفتوح بود و در هر یک از ابواب بخت فقر کردی و متعلقان خود را نیز
 حسب نسبت دادی و صاحب اخبار الاخیار میفرماید که مریدی از مردان شیخ حمزه میگفت که
 یکبار شیخ مرا برای کاری بطرف ریگستان فرستاد ناگاه در بیابانی بی آب افتادم و از غایت
 تشنگی دل بر مرگ نهادم و گفتم شایخ متقصدین چون مریدان را سحای میفرستادند می میران
 ایشان را در راه بجای آب شیر حاصل میشد و من درین بیابان بی آب هلاک میشوم ناگاه
 چوپانی را زود دیدم که گوسفندان می چرانید و در بغل مشکباف بود نزدیکی رفتم و آن چواتم
 گفت درین بیابان بی آب کی است البته درین مشکباف شیر است اگر نوشی تبو بهیدیم پس
 قدری شیر زد بگرفتم و خوردم بعد ساعتی با تشنگی غالب شدن ناگاه در میان ریگ دیدم که یکجانب
 آب شیرین خشک پر شده موجود است شکر کردم و شیر خوردم تبو بهیدیم حیات از نو یافتیم
 وفات شیخ حمزه بقول صاحب اخبار الاخیار تا پنج نوبت و پنجم ماه بیع الا و وقت شام سال نصد و پنجاه و
 هجریست که در رکعت نماز شام تمام کرده و در رکعت سیم بحالت سجده جان بحق تسلیم کرد از مولود
 مقیم دهنه خلد برین شد چو قطب دریا خوردم غره بگو افضل دلی تا به توحید و در کمال صفای خود غره
 شیخ حسام الدین متقی ملتان قدس سره از اعظم خلفای خاندان چشت است و از
 خاندان عالیه سرور و نیز فیضی کامل یافت عالم بود و زاهد و متقی و عاشق و عشق الهی و ماسو و
 کاری نداشت در لغت لغات احیاء طایفه و سبب حصول قوت حلال در زمین حراجی و غیره

در او از خون بسبب حوادث تقریباً و تکلیف از زمین خواجهی که در اوقات هم موقوف ساختن کرد
 و قاضی اختیار نمود چنانکه بهر یک یک هفته هم لقمه حاصل نمیشد و اگر کسی دیگر طعام می آورد و بسبب این
 شبانه بخورد آنرا در حالت بوج از دنیا رفت و از شیخ علی متقی منقول که روزی پیش شیخ
 حسام الدین طعام حاضر آوردند چون یک لقمه برداشت گفت که امروز از خوردن این لقمه
 که در دستم بردل طاری شده است سبب این چیست گفتند طعام اندوهناک است الا چون
 از خانه بهسایه آتش آوردیم چند نفس و فاشاک از صحن خانه بهسایه برداشتیم و بر آتش نهادیم
 تا روشن گردد با سماع آیینی شیخ برخاست و نزد بهسایه رفته حق گرفتن خس که بی اذن
 او گرفته شده بود معاف کنایه چیزی بوی داد و طعام تناول کرد و نقل است که روزی
 شخصی از مجلس برخاست و نادانسته کفش شیخ پوشید و رفت چون خبردار شد کفش را
 بنجد مت آورد شیخ نگرفت تا ده دقیقه قیمت آن ادا نکرد و گفت ما تمام اشیاء خویش از ملک
 خود برآورده ایم تا اگر بالفرض شخصی دارد و تصرف نماید در حرام نغیبت و شیخ حسام الدین
 را پسری بود باین نام بغایت متقی ندانم در گوشه خانه نشسته میگرفت و باطل دنیا و دنیا
 کاری نداشت بجزیکه وقتی شخصی بگوید بیخود پیش وی آورد چون رویه گاهی ندیده بود
 پرسید که این چه چیز است و بچه کاری آید چون او بیان کرد و دانست که از جنس نقد است و قاضی
 شیخ حسام الدین در سال تصدیه هجرت از مولف چون حسام الدین حسام بن جت
 ساکن بن بهای متقی شد چون عالم تاریخ گوید زاده در دیویش متقی میر سید عبدالاول
 بن علامی حسینی قدس سره مرید بعضی از اولاد میر سید محمد گلبه و از آن است که در کن
 اندام جامع علوم عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی بود و اکثر علوم تصنیفات دارد و در صحیح نهجای
 شرحی نوشته و بعضی الباری موسوم ساخته در ساله در الفصحی سراجی را نظم کرده در رساله
 دیگر الباری در تحقیق نفس معرفت بعبادت محققان نوشته است و مختصری در سیرت و سیرت
 از کتاب سفر السعادت علامه بر آن بر اکثر کتب حاشی و شرح دارد و بغایت حسن و معهود
 و در آخر عمر نسبت آنکس از غربت بر حال وی غالب آمد و صاحب اخبار الانبیا -
 و معارج الولايت میفرماید که تاجی که امیر سید عبدالاول از قصبه زید پور که در صفات

چون پوراست نقل کرده بدیاد و کن رفتند و حضرت سیدم در دکن متولد شد و بهای خلیل
 علم خود در آخر حال بکرات آمد و از آنجا که حرمین انشرفین رفت و از آنجا باز آمد آبادی و نمود
 و خدیو در آنجا قیام پذیرفت و در آخر عمر با سیدهای خانانان محمد میر خان متوجه ولایت علی
 شد و تا دو سال در دلی ماند و در سال نصد و شصت و هشت و هشتاد و هشت و نود و سی و یک
 در دلی است از مولف | عبدالاول اول از قیام رفته مثل گل باغ علی اسال نقل شیخ محمد
 هم مولاول اول از خردلی | شیخ قاضی خان طفر آبادی قدس سره مرید
 خلیفه شیخ حسن طاهر است شیخ محمد صاحب استقامت و کرامت و زهد و ورع و تقوی و بزرگو
 تقریر که پیغمبر موسی سال جامان کند بدیم تا بدین در بر رسیدیم و دهم که نفس انار به بجز طریق راه
 بشیر بچاره میزند و چند کیمین گاه نقل است که ضیاء الدین محمد جلیون بادشاه هر چند
 التماس قبول نذر بخدمت شیخ کرد او قبول نفرمود بلکه کیار کاغذ سفید خرمین بخواهید دیوان
 شاهی بخدمت شیخ فرستاد و التماس نمود که هر مقدار در هر دوا مضامعات که شیخ بخواهد در آن
 کاغذ بنویسد جواب داد که ما را احتیاجی نیست و بخدمت پیغمبر و عهده کردیم که هر چه بخواهیم بنویسد
 خواهم بادشاه فرمود که بفرزندان خود عطا بکنید گفت درین باب اختیار بدست فرزند است
 آخر فرمان پیش شیخ عبداللہ سپر کلان شیخ بر فرزند او سمی قول نکرد و بر نیافرید و نشد و فرستاد
 قاضی خان تبارخ پانزدهم صفر سال نصد و هشتاد و هشت و هشتاد و نود و سی و یک در دلی آباد
 از مولف | از قضای قاضی هر دو سال که قاضی خان خود بخدمت مکان سال و صد و سی و یک
 قاضی محمد است و قاضی بمان | شیخ عبدالعزیز بن حسن طاهر قدس سره از اصفا
 عظام قاضی خان در آن مشایخ و مشایخ حقیقت است بسیار بزرگ و عالم علوم شریعت و طریقت
 ریاضت و عبادت و یگانگی و در تواضع و علم و صبر و رضا و تسلیم و شفقت بر خلق خدا و بزرگو
 نداشت و در دلی خلقی کثیر را بخدا رسانید و در حالت وجد و سماع بسیار اضطراب و اضطراب نمود آخر
 در حالت سماع و وجدان عالم رفت و خاتم روی بر سماع این آیت شد و شیخان الذی میباید ملکوت
 اکل شئی را از این بزرگو و هر که را که در ایام جوانی نظر بر جمال باکمال شیخ افتادی بے اختیار
 حالت بکا دست داد و کسب شوق و محبت که در صورت وی مشاهده می افتاد و ولادت

وکن تشریف آورد و سلطان بهادر حاکم گجرات التهای حاضری بجزیت کرد قبول بقیه دادگاه
سلطان قاضی عبداللہ مسندی را در باب حاضری خود شش سو و دو اجازت یافت و بعد از
مشتاف شد روز دیگر سلطان یک کوڑ تنگه گجرات نذر آنه شیخ فرستاد و شیخ آن همه نقد تهای
عبداللہ عطا فرمود و گفت که چون وسیله ملاقات سلطان شما بودید این فتوح هم از شما باشد
و ورج اخبار الاخیار است که وقتی یکی از وزرا شیخ را بدعوت و ضیافت تکلیف نمود شیخ
انکار نمود و گفت مطلب من ازین دعوت نیست که شیخ در خانه من قدم بر نه کند و برکت
بپوشد و آید فرمودند تشریف قبول است اول بهر جا نیکه خواهیم بشنید قدم هر چه خوش آید بخورم
سوم هر وقت که خواهیم نصرت شوم آن شخص قبول نمود روز دیگر شیخ یکبارہ مان نشک
در کیمه انداخت و بخانه امیر رفت و نزدیک دروازه بکان که بنی فرش بود نشست آن
عرض کرد که بزورش ملوکانه که حاضر اند تشریف بر میفرمود حسب الامر اینجا نیکه خواستم بنشینم
چون الوان طعام حاضر آوردند شیخ مان بارہ خشک که با خود داشت از خسر بطرا آورد
و خوردن آغاز کرد و صاحب ضیافت عرض کرد که قدری ازین طعام هم تناول فرمایند
گفت بموجب شرط هر چه که خوش آمدنم بعد از آن برخواست و دو غ فرمود و نیز صاحب
اخبار الاخیار میگوید که شیخ میفرمود که چیزی که ازال حلال بد کردد ضائع نمیشود و چنانچه دینی
در کشتی دریای شور نشسته بودم طوفانی برخاست و کشتی بشکست و ما چند فقره را برآورد
بماندیم و بعد چند روز با حلی افتادیم کتابی پند که همراه داشتیم تر شده بود و بسبب سفر
پیاره پایزد اشتن ننواستیم تا چاه در زمین دفن کردیم و علامتی بر آنجا گذاشته روانه سمت
معتل شدیم در اثنا راه تشنگی نماید آب موجود نبود پیش حق بیاویم حق تعالی ایارانی
فرستاد و آب شدیم و آب برداشتیم چون در کای رسیدیم روزی در میان کوه صفا و مروه
می کردیم و مقامی چند بار بار بر سر کوه پیش ما آمدند و گفتند که کتاب ما داریم اگر بخیر چون
کشاند همان کتابهای ما بودند که دفن کرده آمد بودیم بهای کتابهای ایشان داده خبر بدادیم
و اوراق کتابها که با هم چسبیده بودند آب تر کرده از نیل بر جوییم بقدرت از روی کشت
از کتابها ضائع نشد و این استخوان گفته نقل است که چون شیخ علی مرض موت بپوشید

فرمود که مادامیکه گشت شهادت ملاقات باقی حرکت نکند و اگر حرکت کند بریند بماند که هنوز روح در عالم
 حیوان ساکن گردد و نفس روح ملاقات خواهد بود چنانچه خردمندان بوقوع آمد ولادت با سعادت
 آنحضرت بقول صاحب بنابر آن قیام و معراج الولاية در سال بیست و هشتاد و پنج و وفات در
 صبح دوم ماه تابان الاول سال نصد و هشتاد و پنج و هزار و پانصد و در که مخطی است و صاحب
 اخبار الانبیا را ده تاریخ وفات آنجانب شیخ گفته و متابعت جمیع تحریر فرموده و نیز مولف اخبار الانبیا
 میفرماید که بعد وفات حضرت شیخ فخر تا وقتیکه در کنگره مخطی بود بخدمت شیخ عبدالوهاب خلیفه راز
 آنحضرت میماند و روزی که بزیارت فرزند پسر آنوار شیخ رستم و صورت حالی خود رو بر دهنده و قد
 مقدس عرض نمودم که حالانده در خدمت خلیفه شما میماند شرفیاریش من بخدمت ایشان
 بفرمایید و عنایت و الطاف زیاده تر بحال بنده نماید تا شب بخواب و دیدم که شیخ بر بال
 مقام حق بر سر بر تشریف میدارد و فقیر در حضور ایستاده پس متوجه بفقیر شده فرمود که
 عرضداشتی که بر سر قبر مرا که می شنیدم خاطر جمع دار که مقصود تو حاصل است و نیز در
 اخبار الانبیا است که بعد وفات شیخ بدوازده سال سید احمد سپهر برادر وی فوت کرد و
 که در راه دیر قبری از صلحا و ادلیا مشهوره دفن گشته چنانچه عبداللہ یافعی را در تفصیل
 ابن عیاض دفن کرده بود و در او را نیز در قبر شیخ بنهند چون قبر را بگشایند و دو مبارک شیخ
 همان طور موجود یافتند حال آنکه خاصیت زمین بیک آنست که در سه چهار ماه نفس مرده
 خاک میگردد و اثری از آن نمیاندازد مولف | عامی دین منہ ساسے راہ حق +

مرشد علی علی ولی اسال تولیدش بقول معتبر شد دل خود و تمام ائمه علی با زنده پدید آمدن صاحب
 سرور و نبیان نور علی سال نصد و هشتاد و پنج و وفات در سال اول و بیست و هشتاد و پنج و وفات در
 چوپنوبتی قدس ستره سپهر شیخ بنابر آن دین چوپنوبت از عظمای مشایخ و توات بود عمر
 شریف ری از صد نهاد گشته و ضعف بر اعضا وی چنان است که یافت که تا در کس از
 هر دو طرف گرفتند ایستادن توانستی اما در حالت سلع و قو اجد چنان بر قیاسی و وجو
 نمودی که ده کس توانستندش گرفت نقل است که در وقتیکه شیخ بنابر آن دین پیر شیخ ازین
 بخدمت شیخ محمد علی میسر خود بود بهر نماز با ملا شیخ را در کعبه زلی در یارمنه و گاسه

در کتاب اخبار الانبیا
 تاریخ وفات آنجانب شیخ
 گفته و متابعت جمیع
 تحریر فرموده و نیز
 مولف اخبار الانبیا
 میفرماید که بعد
 وفات حضرت شیخ
 فخر تا وقتیکه
 در کنگره مخطی
 بود بخدمت شیخ
 عبدالوهاب خلیفه
 راز آنحضرت
 میماند و روزی
 که بزیارت
 فرزند پسر
 آنوار شیخ
 رستم و صورت
 حالی خود رو
 بر دهنده و قد
 مقدس عرض
 نمودم که
 حالانده در
 خدمت خلیفه
 شما میماند
 شرفیاریش
 من بخدمت
 ایشان
 بفرمایید و
 عنایت و
 الطاف
 زیاده تر
 بحال بنده
 نماید تا
 شب بخواب
 و دیدم که
 شیخ بر بال
 مقام حق
 بر سر بر
 تشریف
 میدارد و
 فقیر در
 حضور
 ایستاده
 پس متوجه
 بفقیر
 شده
 فرمود
 که
 عرضداشتی
 که بر سر
 قبر مرا
 که می
 شنیدم
 خاطر
 جمع
 دار
 که
 مقصود
 تو
 حاصل
 است
 و
 نیز
 در
 اخبار
 الانبیا
 است
 که
 بعد
 وفات
 شیخ
 بدوازده
 سال
 سید
 احمد
 سپهر
 برادر
 وی
 فوت
 کرد
 و
 که
 در
 راه
 دیر
 قبری
 از
 صلحا
 و
 ادلیا
 مشهوره
 دفن
 گشته
 چنانچه
 عبداللہ
 یافعی
 را
 در
 تفصیل
 ابن
 عیاض
 دفن
 کرده
 بود
 و
 در
 او
 را
 نیز
 در
 قبر
 شیخ
 بنهند
 چون
 قبر
 را
 بگشایند
 و
 دو
 مبارک
 شیخ
 همان
 طور
 موجود
 یافتند
 حال
 آنکه
 خاصیت
 زمین
 بیک
 آنست
 که
 در
 سه
 چهار
 ماه
 نفس
 مرده
 خاک
 میگردد
 و
 اثری
 از
 آن
 نمیاندازد
 مولف

از دراک این سعادت محروم گشتی مگر تو که سپهر بهاد الدین فوت شد و می در کار تحریک و تکلیف
و سبب شغول ماند ازین سبب در آخر تشدید بجا بخت رسید چون از نماز فراغت یافت شیخ
محمد عیسی رو بجنب بهاد الدین کرد فرمود که بعد ازین بنیر و انتشار الله تعالی من پدر شیخ
شود که شد حق تعالی بیکت دعای پیر در عمر او و اولاد او بیکت داد و وفات شیخ بقول
اخبار الاخبار و شجره چشتیه در سال نصد و هشتاد و شش بحیریت و فرار پراوار در
جوینور است از مولف پرتو افکن شد بکنت مثل ماه چونکه او من مظهر و جمال
رحلتش شاد و لایت الکبریت فیض مولد نیز تاج وصال شیخ اسلم بن بهاد الدین
چشتی قدس سره از اولاد امجد فرید الدین گنج شکر است نام نامی دس در هندوستان
شیخ اسلم و در عرب شیخ الهند و نام پدرش بهاد الدین و نام والده بی بی احسانست پدر
پیش از ولادت آنحضرت متولن قصبه لاهور بود بعد از آن حکم الهی از آنجا انتقال فرموده و
در دلی آمد و بجا که بسرا می علاء الدین زنده پیر مشهور بود سکونت و زید ولادت شیخ در آنجا
در سده شصت و هشتاد و چهار بقول صاحب معارج الولايت و بقول صاحب اخبار الاخبار
در سال شصت و هشتاد و هشت وقوع آمد چون متولد شد سید مبارک آن سرور سزین
برزین افتاد و دانه شالی بر پیشانی مبارک خلیفه پنجم آنکه آنرا تا ایام پیری باقی بود و
میفرمود که یاد دارم در آن زمانه که دانه تالی در پیشانی من فایده و متاع گشتیم و خواستم که بزرگ
آنرا و در کتب باز نماند که بکار آنچنین نفهم توان ما را در آن زمانه پیر شیخ قدس سره
از دلی بقیه پیر متولن اختیار کردند چنانچه پیر شیخ برسی برادر آنحضرت بامویش
قیام فرمود و چون فرزندی داشت شیخ را بجای فرزندان نمک نهاده تر از آن پیر و سر مشهور
چون بلوغ رسید عازم هند شد و از راه اجازت خواست گفت میخواهم که از شما حبش
که فرزندان و دیگر عازم فرمود که حق سبحان تعالی شما را فرزند عطا خواهد کرد و چون
فرزند بجایان شیخ موسی متولد شد شیخ از قزوین بجا بخت رسید مسافر گشت و دانه شیخ را
که ملک العلماء وقت خود بود بکسب علوم ظاهر و اشغال نمود گاه گاه از
سر هند قصبه بهدالی که بقاصد یک فرسخ از سر هند است بزمرا شیخ زین الدین چشتی

آمد و شکر میکرد و بقول صاحب اخبار الاخبار در سال هشتصد و سی و یک روزانه بیت الشکر شد و
 در آنجا رسید و حج نامی متحد و بجا آورد و در قیام در روضه منوره نبوی بوده از آنجا هم رخصت شد و
 سرسبز قایم عرب و عجم پرداخت و قبض صحبت با اندوخت و کارها کرد و در اثنا سرسبز قطب الملوکین
 شیخ ابراهیم شیبی بعیت کرده خرقه خلافت یافت و بسیار سے راه بعیت خود در عرب
 مشرف کرده خرقه خلافت اعلا فرمود و چنانچه سید محمد لولی و شیخ محمود شامی و شیخ جرجی
 متولی روضه منوره حضرت شاه رسالت و دیگر شرفا سے عرب مرتباً تحضرت شده خرقه خلافت
 یافتند چون باز بندوستان تشریف آورد بر کو سیکری گوشه گرفت و بسیار ضمت و
 مجاهد مشغول گشت و متاهل شده فرزندان و اهل و عیال بهم رسانید و عمارت ها و بلع ها
 و چاه ها تعمیر ساخت و بار دیگر هم دست نهصد رخصت و دو سبب بعضی پریشانی ها سے
 بهیچوقت متوجه سفر مین الشریفین شد و سفرها کرد و باز تشریف آورد و در حج معارج الولا
 است که چون اسلام شاه بعثت شیر شاه بادشاه ابراهیم ریاست کرد و همه لشکر شاهی عالی
 برادر کلانش سپهت اسلام شاه معتمدی براسے طلب امداد و عا بنجند مت انتخاب فرستاد
 آنحضرت فرمود که فی الفور سوار شده بیرون برو هر که با برادر تو رجوع کرده است با تو اتفاق
 نخواهد نمود که کار پر از ان تقدیر تو جمع اینکار بنام تو نوشته آمد اسلام شاه تمهیل حکم نمود
 و بعد از رسید نقل است که قاضی غیاث الدین قاضی ابراهیم آباد که یکی از خلیفه انتخاب
 عرض کرد که بساطان محمد عادل معرفتی دارم بنویسم که بدین او بروم اسب عراقی که در
 طوایف خاص است مرمت شود تا با بدین فرمود که اسب سید هم شب بطیکه سلطان بدین کسی
 نذر و بسوا که خود دارد و اگر بدگیری خواهد داد و دولتش رو و تزلزل خواهد نمود و قاضی
 و عده کرد و اسب با خود و بهر و حقیقت حال بساطان اظهار نمود و بی هم قبول کرد و قضا را
 یکی از خامان که درخواست عطای آن اسب کرد سلطان بوی داد و قاضی چون از آنجا
 باز پس آمد و ماجرا عرض نمود فرمود که دوی دولت خود را به هم نزن و چنانچه در پند روز در
 یاد بار آور آمد و نیز در معارج الولا است که پیش از عمارت تختی را آنحضرت باز فرمود
 انال بر زبان مبارک راند که بالایی این کو عمارت عالی شان نیست پس هر یکی از ساکنان

حویلی های کلان و جای وسیع برای خود بخور کنند که باز جای یکدفعه در اینجا بدست نخواهد آمد اما مردم
از خوف سبیل که مسبب کثرت میشد در اینجا می آمدند حویلی های وسیع بنایی کردند چون اگر
باد شاه در اینجا آمد و بخیر آنحضرت اعتقاد کلی بهر سائیده بدعای آنحضرت نشان داد و سلیم بن ابی بکر
متولد شد و باد شاه زاده را برای تربیت و پرورشش خواست و شیخ نمود و در جمیع سکنای آن مقام
بنایات بادشاهی مخصوص گشتند عمارات عالی در اینجا تعمیر شدند و شهر عظیم بنا گشت و در اینجا
روز جمعه پنج میدان عمارت عالی و محاسن شاهی گشتند و این پرد و فرمود که آن عمارت که من
منوده اند غیر این عمارت است و نقشه آن را لیا بیده بیا ران نمود و همچنان بوقوع که باد شاه
خاتمه و وسیع عالی گشتایش بر روی زمین که باشد در اینجا برای شیخ تعمیر نمود و در و در و
میشیخ و بعد از آن با تمام رسید چنانچه تاریخ تاسیس آن ثانی المسجد الحرام و تاریخ اتمام
خاتمه اگر است و غیر درج معارج الاما است است که چون شیخ بمقره ثانی از شهر است الله
بفیتیه رسید بیا ران فرمود که یکی از دوام بخیر و اقسام اختیار کنم یا ترک طعام با سکونت و اقام
یا ران عرض کردند که از سکونت در و ازه فینس کی سرور و بیکر و در زیارت ترک طعام اختیار
است اتفاق بر ترک طعام افتاد تا آخر عمر مسل بطعام فرمود گاهی بعد هفت و گاهی بیست و نه روز
در و در طعامی ندر و گوشت نمیداد و اظهار میفرمود متعلق است که روزی شش در و در افتاده بودی
فعلی که در و در تانک کوبال پیش باد شاه دلی عرض کرد که اگر حکم شود استخوان پدر خود بکن برم
باد شاه گفت بخانی از و نموده چگونه ادرای ششای دی عرض کرد که در استخوان تا بکبان
سورخ پیدا شد از آنکه سر و دما ایشان این عمل کرده است شیخ فرمود که سبحان الله گوینده تا
که باقی آهنگ میگویند یک سورخ در استخوان دارند و در و ایشان را تمام سورخ در سورخ
استخوان است این گفته و پوچست و گوشت زانوی مبارک بکار د پاره کرد و استخوان
ساخت و دیده که تمام استخوان در خانه زبور سورخ در سورخ است فرمود که قدر رسد این مردم
گویند پاره را از منی این کما قوت است نقل است که در ایامیکه شیخ در سفر بود و خبر گیری
معلقان حتی زبور باطن معلوم میگردد قدر را خراج الی در عالم غیب میفرستاد و خبر میفرمود که از عالم
پریان حضرت بختیگر حواله ما معلوم گشت ای خراج الیه نیز بدست پریان فرستاده شد و آن عالم

از خود در خانه ایشان یافته میشدند نقل است که وقتی شیخ از حجره اعلا کف بمهجه ادا صلوة
 متوجه مسجد شد در آنجا راه درویشی در ایوان حجره خواب بود چون شیخ باین شهر رسید
 او را بیدار کرد و فرمود نزع و ستیزه با کسی لایق حال درویشان نیست آن درویش متذلل
 و اظهار کرد که فی الحقیقت من در خواب با شخصی نزل و خصوصیت میکردم و صحبت میکردم که اگر
 اتفاقا کاین شیخ در عرب و عجم میشد بسیار اندام اسامی بعضی از آنها در هیچ فخرن باز میشدند نقل
 فتح الله سبلی شیخ کمال الدین و شیخ یار ماندی و شیخ محمد مرادلی و شیخ محمد بخاری و شیخ
 سید جواد لوی و شیخ کبر سارنگ پوری و شیخ محمد غوری و شیخ حسین سیادلی و شیخ ولی سار
 قصه بود شیخ حاد کوا الیاری و شیخ یعقوب کشمیری و شیخ رکن الدین و شیخ حاجی حسین
 و شیخ بکهار و شیخ سدری بنی اسرائیل و سید حسین و شیخ عبدالواحد ساکن اگر در شهر
 جلال حافظ امام و شیخ امام صوفی سرشده و غیره در حقه الله علیه و درج معارف الی
 است که شیخ اسلم پری بود و در سال تاج الدین نام در هم یک سالگی از او اظهار
 خواندن و ادوات میشد چنانچه در می آن پیشتر حواره از نظر مردم خانه غائب شد و شیخ برآورد
 بود چون جستند نزد شیخ یافتند حیران ماندند که این شیخ حواره چگونه بالای بام رفت آخر بعد از
 سالگی وفات یافت وفات حضرت شیخ در روز نهمین بهشت و نهم ماه رمضان سال
 و منقاد و نه بوقوع آمد و پنجاه و دو روزند سجدات مند که شیخ احمد و شیخ برالدین بودند شیخ
 را آنحضرت بجهان خود مقام مقام خویش نمود و بر سجاده تخت نشست اند و فرمود که حضرت
 گنج مشک میر برالدین فرزند خود را قائم مقام خود فرموده بود و متابعت ایشان حضرت
 است و فرار از انوار شیخ در مختیو زنیارت گاه خصلت است از مولف

اسلم الودیه سلامت بود	شیخ اسلم سلیم باسلام	گشت محمد مدتی در شهر سال تاج الدین
قطب الاسلام محمد است	سن تاج الدین	پیر محمود قوت الاسلام
الشیخ الاسلام سلیم	شاه سلیم و سلیم الایمان	شیخ تاج الدین
وان و صلاتش بود در کربلا	زبد حق سلیم حشمتی	طرفه تولد آن شده اند
بگویند و صل آن یگان	موجود حرم اسلام	زبدینا پیر خاص عام سلیم
	ایضا پیر خاص علی	کیم الامتیا آیت

در اول آبان پنج ترجمه بنامش **ولی الاولیاء اسلام شریف** **شیخ حسن محمد بن شاه مبارک بن شیخ**
نفیر الدین بن شیخ امجد الدین بن شیخ سراج الدین بن کمال الدین علامه قدس سره
 از علمای خاندانی خاندان چشت اهل بهشت است و ارادت بخدمت شیخ جمال الدین
 المشهور بن شیخ عین و دو بجهت شیخ محمود المودون شیخ راجن دومی بخدمت شیخ علم الدین
 دومی بخدمت شیخ محمود نفیر الدین چراغ دلی داشت و در علوم ظاهری نیز عالم عالم و فاضل
 قیام و وفات آن جامع الکملات در سال نهصد و هشتاد و هجری بتاریخ بیست و ششم
 ذی القعدة و قبرش در احمد آباد است از مولفان **حسن چون بکام شد ذوالکمال**
 زینای دون نیت سنی بستم **اینها پنج ترجمه آن شاه دین** اندا شد محمد حسن حق پرست
شیخ تقی حاکم قدس سره در اصل جولایه بود ارادت بخدمت شیخ اسلام
 داشت حق سبحانه تعالی ادر او را ع و زهد و توکل روزی گردانید و صاحب کرامت و کبریا
 و خوارق عادات شد و نام او برای دفع زهر و اوم خصوصاً زهر مار نهایت موثر است و
 در کوه مانگ پور بکونت داشت وفات او بقول صاحب ثبوتیه در سال نهصد و هشتاد
 و دو هجریست از مولفان **اینها از ان آقا شد بهشت** چون تقی بن نفیر حسن حق پرست
 شد نماز عقل بر حق پرست **شیخ محمد ظاهر کجانی قدس سره** از مدرسان پاک افتخار
 شیخ علی متقی است و شخصی بود از دستگاران قوم بوئیه که بجوای کجرات میماند حق
 تعالی او را علم و فضل و کرامت وافر عطا کرد و بحرین الشریفین تشریف برد و علما
 و مشایخ آن دیار را دریافت و ارادت بخدمت شیخ علی متقی آورد و باز بکربت و کرامت
 بومس خود آمد و اصل به عتبات که در قوم خود یافت و در کرد در علم حدیث توالیف یافته
 جمع کرد و از آنکه کتابی است که تکلیف شرح صحابه است سبکی به مجمع البحار و در ساله دیگر سبکی
 به معنی که در کتب استار رجال فرموده بی متعرض بیان احوال بنایست مختصر و تصنیف
 فرمود و در آن کتب شیخ علی متقی بسیار کرده دوی بوضیعت پیر و تنصیف خود بسیار بخت
 اندا و کتابت طایفه است بیکر و بوقت درس نیز به حل کردن آن مشغول میماند و میفرمود
 که دست یاکار و دل یاب و زبان در گفتار میاید و چون دوی در اندام موع که در آن بدای

مملو بود حتی الاسکان دقیقه از دقیقه فرونگذاشت ازین سبب از دست همانندین سعادتی
 و صاحب اخبار الانیاد اقامه شهادت او در سال تصد و ششاد و پانزده و سه و ده از مملکت
 پاک رفت از جهان بگذرین **شیخ دیباجه شفی طباطبائی** از اشراف بدان توابع شریف
 هم بخواند از اشراف طاهرا **شیخ نظام الدین کیماری** علیه رضی الله الیه یاری
 فرزند **شیخ یوسف المشهور بشاه** سی است و صاحب ولایت برلمان بود و صاحب
 قوی دور و دوزخ مشوق صاحب معارج الالبیت میفرماید که چون والده و مادرش که پاک
 بوسه تحمل شد تا دوازده سال وضع حمل بعمل نیامد و هر چند معالجه نمود و معنی کرد و سود نداشت
 آنرا بعد دوازده سال شیخ متولد شد بعد غسل چهار روز در خانه حضرت پیر بی بختانیه فرزند
 ولدند و دیده بزم شده گفت اسے فرزند من براسے نو تا دوازده سال ادویه تلخ خورد
 و بغایت محنت بسر بردم شاه کیماری چشم باز کرد و فرمود راست میگویی اما آن نه
 ادویه من خورده ام و تا دوازده سال در شکم تو متکلف ماندم و والده از استماع این گفتار
 از فضل چیل روزه نهایت تخییر و تعجب گشت و بهان تخییر جان بحق تسلیم نمود و بی بی را نزدی
 که همیشه کلان حضرت شاه بود متکلف امور پرورش و سه گشت چنانی بین شود و سه
 و در درسه اجدادین تحصیل علوم نمود شبی در خواب دید که حضرت گنج شکر پسر و سه
 کلای نهاد و فرمود که ای نواز العین حق چیل و علی ترا خرقه بپوش و حکم فرمود که بطواف
 حرمین الشریفین شرف شری چون بپوشید کیفیت حال شد بدست والده و زوار شاه تو
 که در حرمین الشریفین و والده بهرین شیخ بسکین و شیخ سونا و قیر شیخ حمید الدین و شیخ محمود
 شیخ حسین روانه سمت بیت الله شد و بهان ایام شاه یوسف از اجدادین بایامی غیب در
 قلعه اسیر آمده ساکن گردید و عینا مادل شاه بغایت اعتقاد بخداش هم رسانید چون
 شاه یوسف با خر سید عینا عادل شاه را وصیت فرمود که فرزندم شاه کیماری را به چیل
 بکعبه رفته حج بیا آورده بانیصوب خواهد آمد باید که در خدمت او سرگرم باشی و هر مرادے
 که داری ترا از او حاصل خواهد شد شیخ حسین را مثال خلافت عطا فرموده و رحمت حق تو
 چون حضرت شاه از که موافقت فرمود و موضع بنسکری متصل بر دوازده تادلی رسید

عینا عادل شاہ با سقہاں برآمد و بجزرت حاضر گشت و مالی چند روز نقد حاضر کرد قبول نفرمود
 و گویند کہ حضرت شاہ پنج مرتبہ حج بجا آورد و دو بوقت آمدن و رفتن پشت بجانب کعبہ کرد و پاوش
 چرم پوشید و طرفی پر از گز و دم سیاه و سفید ہمراہ داشتی چون خواب غلبہ کرد سے دست
 در آن طرف انداختی تا کہ نوم بگریسے و غلبہ خواب از دردمرتفع شد سے و حضرت شاہ
 صائم المدم و قائم اللیل بود و بعد شش ماہ چون انظار کردی نان از چوبست خود بخفتی خود
 شاد دل فرمودہ بیار ان تقیر فرمودی چنانچہ سہ صد کس را سیر سے وقتی یار سے انظار
 شاہ و درخواست کرد کہ نان بہا کبری سن خواہم بخت فرمودنتوالی بخت چون بسا کاہ
 کرد اجازت فرمود و دی آمادہ بختن نان بہا کبری شد و خواست کہ آتش افروز در آتش
 در ریشش افتاد و تمام بسوخت چون اینچنین بدید فرمود کہ نگفتہ بودم کہ بہا کبری نتوالی بخت
 بہا کبری بختن کار کباری است و شیخ حمید الدین چشتی در ملاحظہ آنحضرت تحریر فرمودہ کہ
 کہ روزی حضرت شاہ بنظر بجانب آسمان کرد و لوح محفوظہ برایشان نمودار شد و اسم
 دعاگوی را بر لوح محفوظہ نوشتہ یافت پس برخواست و دعا گوے را بجای خود نشاند
 مثال و عصا و جادہ خطا فرمود و دستار خاص از سر خویش بر آوردہ بر سجد دعا گو نہاد و ہم
 مبارک خود پوشانید و در سج معارج الولایت است کہ چون شاہ کباری در بطن
 متوطن شد اب از ہر اسے وضو انتخاب از رویتقی سے اور دند شیخ محمود نام درویشی برین
 خدمت مقید بود روزی حضرت شاہ شیخ محمود را یاد فرمود گفتند کہ برای آوردن آب بجانب
 رود تقی رفیقہ است با ستاع یعنی بسیار تاسف کرد و فرمود چرا براسے کوزہ آب چندانگشتہ
 بہ بندہ از بندگان خدا باید داد پس برخاست و بجاییکہ حالار و و اتادلی جا سے است
 عصای مبارک بر زمین زد و آب بہشت از آنجا بیرون آمد و بوقت مراجعت آنحضرت اتفاقاً
 نمود حضرت شاہ چون بعقب نگاہ کرد و دید کہ آب مثل کوزہ دیرہ می آید فرمود کہ اسے آب
 اتادلی یعنی زردی مکن و با ہستکی چنان روان شو کہ مانند ناقرب تو باشد فی الحال
 آب در زمین غائب شد و مثل شنبہ جاری شدن گرفت و با ہم اتادلی موسوم گشت و
 گرد آن روید عینا عادل شاہ والی برلن پور خاتما ہی عظیم براسے شاہ تعمیر ساخت

روزی شخصی غریب باواز خوش بخواند چون آواز وی بگوشش رسید همیشه شود از نام
 بزیرافتا چون مرغ نیم پهل می طلبد و می غلطید چون بحال خود باز آمد همان روز داخل طریقه
 حشمتیه صایریه و بکالات رسید و خوارق و کرامت بی شمار از دست سر پرست پذیرد و استغراق
 بهنجد کمال میرداشت که چون وقت نماز میرسد مردان ندای الله اکبر الله اکبر بگوشش
 حق نیوش وی میگفتند و وی از حذب و استغراق بحال خود باز می آمد و نماز میگذاشت و
 در حالت سماع و وجد بسیار می کرد و از مشایخ متاخرین سلسله حشمتیه صایریه احد از ان
 بزرگتر نموده نقل است که شخصی از مردان شیخ جلال چندین سال بخدمت آن صاحب کمال
 گذرانیدند و هیچ فائده ظاهری نشد آخر روزی بخدمت شیخ نشست بود در خاطر گذرانید که
 در زمان سابق شیخ نجم الدین کبری انجمن صاحب کرامت بود که بر هر که نظر کرامت اثر
 میکرد بمرتبه ولایت میرسانید امروز انجمن تیره کرا حاصل است شیخ جلال بنور کرامت از
 آگاه شده فرمود که مان امروز هم انجمن مردان خدا در دنیا هستند که بیک نگاه طالب
 حق میسرانند این بگفت و بنظر تیره روی نظر کرد و فی الحال از یاد رفتاد و تا سه روز
 بیخود ماند چون بهوش آمد سر در پای شیخ اندر و عرض کرد که چندین سال نیافتم آنچه بیک نگاه
 شما حاصل کردم دیوان منته بر حمت حق پیوست و از وفاتش خبر شیخ رسانید و فرمود که
 هر کسی را طاقت برداشت این بار نیست این شخص بر این کتاب برداشت این بار نبود چون
 بروی افتاد جهان بحق نیل نموده نقل است که شیخ جلال را پسری فوت کرده بود و در آن
 چند نگاه که در مصیبت او داشت سماع نکرد تا آن در بدر و محبت و حقانیت گرفتار
 را مکتوبات اند چو اب مکتوبات شیخ عبد الله اس که نیامش نوشته بود و وفات شیخ
 جلال الدین باقوال معتبر تاریخ چهاردهم ماه ذی الحجه سنه نهصد و هشتاد و نه هجری است
 و عمر مبارک وی نود و پنج سال و قبر در تنهائیه است از موقوفات جلال از جهان بوی
 بی سال تمیل آن دو کمال یکی شیخ پاکیزه دل خدیوین و اگر هست بهتاب غوث جلال شیخ
 رزق الله قدس سره یکی از مریدان محمد طارعه یعنی مصباح العاشقین است
 و پدر بزرگوارش او را بحالت شیر خوار بی بخدمت طارعه برد و وی از توحید دل بوی کرد

وگفت این مرید ما باشد و هر چار سالگی و سی پنجاه و شش وفات کرد بعد از پنج به توبه و بوی روح و حال حاضر
 شیخ و فیض نظر کیمیا اثر فاضل و عارف کمال شد و در عشق و محبت حضور و استقامت بیکاد
 عصر گردید و سحر اگر دو صحبت انداخت و اشعار آید از زبان هندی و فارسی میگفت چنانچه برای
 پنهان و جوت تر سخن از تصنیفات وی مشهور تر از شعرش در اشعار بلند بکمال راجع و در فارسی
 خود را به شافی تخلص میکرد و این شیخ از بزرگان دینی و علم کلام شیخ عبدالحق محدث دہلوی است
 و از اوست با سعادت و سستی بقول صاحب اخبار الاخیار در سال هشتصد و نود و هفت
 و وفات تاریخ نهم شهر ربیع الاول سنه نهصد و هشتاد و نه هجریست و صاحب این اخبار
 که قطعه تاریخ وفات دسے درج کتاب خود کرده است اینست قطعه مخدومی عارف
 زمان مشائی و وی گفت بوقت نقل مشنای حقیم و حنا چو تاریخ وفاتش نگریست
 نوک قلمش مبین سخن کرد و رسم از مولف شیخ رزق اللہ پیر نامور
 اہل دل عارف کرم متقی بیکان تولید آن شیخ ہا میشود پند از مشائی و سے شریان و مشائی ز فاضل
 گفت حافظ از شمش جلی جلفش از بیک مشائی جی ہم جلیب بن ز شقائق جی شیخ اسحاق قدس سر
 از بزرگان اہل حشمت بود سیاست بسیار کرد و ریاضت پیشا کشید آخر از کتان در دہلی رحمت
 و ہما بخاستون شد و عمر کبر داشت و میگفت کہ من منتظر سپر سے ام چون سپر موجود خود را
 رخصت خواهم شد پس حق تعالی در آن کبرنی اورا سپر سے عطا فرمود و بعد از رست سپر
 بر در جمیع بنیادہ نزدیک است کہ پیڑ سے در خانہ است بسیار تا بد کہ کیم خادہ گفت کہ ترا سے پیڑ سے
 در خانہ بود تا امروز باشد گفت ہر چہ کہ است از خانہ کہ پیش بسیار خادہ و دہیر غلہ و دو جامہ
 کند حاضر آورد آنرا بقدر ادا و بعد از آن فرمود میل سماع دارم مطرب سے را بسیارید گفت
 کہ توجہ داری کہ مطرب ہی گفت و ستار خود و چہا در سے کہ پو شنیدہ ام سید ہم دین شفا
 پچانہ یار سے رفت کہ در ہساگی آن سہرود میگفتند شنیدہ گریہ و حالت بسیار کرد و چون خانہ
 سے اختیار می غالب شد بنیاد شمس آورد و مذکلولہ کرد و بعد از ساعتی بہ خواست و
 گفت کہ امروز روز جمعه است غسل نہ کردہ ام حجام را طلبیدہ اند یار ان دواع
 شد و غسل نمود و منزل قرآن بخواند و بان بحق تسلیم نمود و وفات

وی بقول صاحب اخبار الانبیاء در سال پنجاه و نود و پنج هجری است از موالید
 جواسحاق از جهان ثروت مغرب | بسال رحلت آن شاه آفاق | بکواسحاق مخدوم و مکمل
 و گزینا طبع خاص اسحاق | شیخ عثمان زنده پیر بن | شیخ عبد البکیر شیخی
 صابری پانی تپی قدس سره از عده مشایخ عصر و زنده اولیای
 دهر بود در علوم ظاهری و باطنی کامل و اکمل و نیز از ستم برادر دیگر بود یکی شیخ حسین بلا
 بزرگ و شیخ برهان الدین و شیخ محمود برادران خود و چنانچه شیخ حسین روبرو ستم و اذیت
 استقلال کرد شیخ نورالدین و شیخ نفور فرزندان گذاشت چون شیخ عبد البکیر وفات
 کرد عثمان بر سجاده شیخ نشست نورالدین و نفور پسران شیخ حسین دعوی سجاده
 و زراعتی ندانند فرار است شیخ شمس الدین ترک و شیخ جلال الدین پانی تپی مجبور
 سلطان ابراهیم لودی نمودند و سلطان عباسی تصفیه این مقدمه از دلی دریا نی
 تشریف آورده و اگرچه والده ما مجده و دیگر برادران در وسایع شهر بر سجاده یی
 شیخ عثمان راضی بودند اما بسبب حمایت سلطان و اهل دیوان شاهی سجادگی هر دو
 فرق تقسیم شد و در عید اول هر دو سجاده نشین از شهر بیرون آمدند و در میان هر دو
 فرق جنگ عظیم واقع شد و پسران شیخ حسین از حد دل بر زمین افتادند و غمی شدند
 و تا عید گاه نتوانستند رسید از نزد عیان را تا بپایان وقت نماند و خدمت سجادگی
 بشیخ عثمان قرار یافت و صاحب سیر و خطاب به پسر میگرد که یکس قونم جامه یی
 هند و دوی مسلمان با هم مناقشه داشتند که به هیچ وجه فیصله نمی یافت و دویس نسبت
 حضرت شیخ آمدند شیخ تقریر کرد و بشنید مسلمان را راست پذیرفت و مقصد همه سخن
 مسلمان فیصله نمود هند و فریاد بر آورد که شما محض بسبب کاذب اسلام مقدمه بر دشمنان
 فیصل کرده اند و رتبه از حقدار تریم با شماع آیینی بشیخ زمانه سسر در مراقبه فرمودند و
 که زنان شاه هر دو خرقی حاکمه اند الحال حکم در میان شما هر دو فسر حق همین است که
 بخانه راست گوئید و بخانه دروغ گوئید و نیز از پسر هر دو فسر حق بر این امر راضی
 بعد از تقاضای میعاد بخانه مسلمان پسر دین نه هند و خدمت متولذ شد و حکم

شیخ زامت آمد و حضورت از فریقین برخواست و قفل بست که شیخ نظام الدین فرزند
 شیخ عثمان چاه تئیر کرد و بہر آبادی آن از پدر التماس یافتہ نمودند بود کہ اولی میرانی
 و یک مادہ کاو و چند من میدہ گندم و غیرہ لوازم آن یار و پیچہ کردہ بفقیرانہ بعد از ان فاقہ
 خوانم عرض کرد کہ یک گوسفند زن بہت زیادہ ازین چیزے ندارم فرمود آنچه اندر زبان
 آئین بر آید تیر بردہ شد اگر باری بہتر و در چاہ ہم سمار خواہد شد وہاں شب عمار
 چاہ سمار گشت و وفات شیخ عثمان در سال ہند و نود و پچہست از مولف
 شیخ عثمان پیر عالمگیر چشت رقت از دنیای دین اندر بخان و حاکم شریک کنی جہان عثمان بگو
 نیز قضا علیہ الواصلین عثمان بنور شیخ دانیال چشتی قدس سرہ مرید و خلیفہ
 سید راجی حامد شاہ است و صحبت دار حضرت علیہ السلام بود و فیض باطنی از روح خواہ
 بزرگ معین الدین حسن شہری حاصل میکرد و بہ ثبوت پیوستہ کہ حضرت خواہ بزرگ اورا
 باطن بخضر علیہ السلام عوالہ کرد و این شعر مثنوی کہ درج کتاب معانی الاولیاء و شرح حرف
 احوالیات بر این معنی دال است سہ ملک ملک عمر جو حضرت خواہی حضرت بنی رسول نواجی
 دانیال جو برگشت کنیان حضرت خواہ حضرتہ دنیا یعنی حضرت خواہ بزرگ کہ عمر دانی بانی
 دارند خواہد باشند کہ دانیال را ظاہر کنند و از حملہ اولیا اللہ گردانند در واقعہ دانیال را حوالہ
 خضر علیہ السلام کردند و وفات شیخ دانیال در ہند و نود و چار و عمر شریفش یکصد و اتر
 سال است از مولف چون جناب دانیال محترم یافت از دنیای دین با حق سال
 سال و شش او بگو بہر وقت ہم بخوان بر الکرامت دانیال شیخ فتح اللہ تر سن سہیلی
 چشتی قدس سرہ مرید خلیفہ خواہہ سلیم چشتی است و بالاسے کوہ فقہور شہ عالم
 پیر و شفیق مشغول میانہ روز سے شیخ سدھاری کہ او ہم خلیفہ شیخ سلیم بود بر آ
 دیدن شیخ فتح اللہ کوہ فقہور رفت بعد از ساعتی شیخ فتح اللہ در ہوا طہیران در آمد
 شیخ سدھاری اورا چون بدین حال دید و امنش گرفت چنانچہ باز بجای خود
 آمد و بہت گفت کہ شیخ سدھاری میدانی کہ کب امیر ہستم گفت نہ گفت
 امر در خانقاہ حضرت مرشد سلیم جامعہ بزرگان جمع شدہ بودند چون حضرت

غوث الاعظم از انجا مراجعت کرد باین محبت گذر و منتهی به بیت ایشان میرفت چون تو دامن من
 گرفتنی غوث الاعظم مرا رخصت فرمود بجای خود آمدم و رند دامن بدست شما میماند و من
 میرفتم و صاحب معارج الولايت میفرماید که چون شیخ فتح آبی و نانو انده محض بود علماء
 پرستینی اعتراض آوردند که ولی سبطی باشد و این یعنی بر شیخ وجهیه الدین خلیفه و سه بسیار
 ناگوار گذشت روزی شیخ وقت خوش داشت و وجهیه الدین بخدمت حاضر بود
 در آن حال شیخ بر زبان برداشت که ای وجهیه الدین بخواه آنچه میخواهی از این تذکره بر زبان
 آورد و تسلی خود در خواست نمود گفت که مقرر راز دما حاضر کن وجهیه الدین شفعی را
 از علماء بخدمت حاضر آورد و او را خطاب شد و فرمود که هر کتابی که بگوئی بخوانم آن
 عالم بر این پیشین گردانده بود از اهل بخوانم یا از احسنه یا از میان گفت از میان
 پس شیخ وجهیه الدین فرمود که من میخواهم دو تومانی چنانچه قریب دو صفحه بخواند نوشته
 آن عالم داد و وقت فرمود که بکتاب مقابل کن از وقوع این کرامت همه
 علماء متعجب شدند و نقل دست که بعد وفات شیخ اسلم وقعی در قزوین
 اساک باران شد و شیخ احمد سپر کلان شیخ اسلم خطی بنام شیخ فتح الله دریا
 استمدعاسی و ناسخه نزل باران تحریر فرمود چون نامه رسید شیخ فتح الله در وجه
 براسه ادا نماز جمعه تشریف میداشت بفرخواست خط برخواست و بهجرا
 درآمد و در آفتاب گرم نشست و التماس بکبریا نمود که تا وقتیکه باران در قزوین
 نبارد از اینجا نخواهم برخاست و بجا حاضران فرمود که در آسمان نگاه کنسید که آب
 بر آسمان بجانب قزوین پدید آمده است باز همه آنها بجانب قزوین دیدند و اطلاع بچرا
 کردند از انجا برخاست و جواب نامه نوشت که اگر بوقت نماز جمعه باران رحمت فر
 قزوین باریده باشد نخواهند نوشت و فی الواقع در آنوقت بفرخواست آمدند باران
 رحمت بارید که مردم از آن متعجب شدند و وفات شیخ ابو الفتح در سال ۸۵۵
 و نود و نه هجریست از مولف است ایافت چون بواسطه شیخ فتح کتبخانی
 بانهران در ملک بنان سال ۸۵۵ بمکه متعجب عشق بهم بخوان فیاض حق و مبر

شیخ نظام نازقوی قدس سره از مریدان پاک اتفاقا و خلفای حق یاوشیخ
خانوحشتی است که در گوالیار توطن داشت از کبار شیخ وقت خود بود و تا چهل سال با شیخ
طالبان حق مشغول ماند و جمعی کثیر به برکت توجه پاک دمی بحق رسیدند صاحب سفینه الاولیا
میفرمایند که شیخ نظام هر سال پایاده از نازقول بزیارت فرار میرانوار خواجه قطب الدین
بجذبات رجالت ذوق در وجد و سماعی آمد و از اینجا با جمیع فرزان خواجہ بزرگ تشریف می برد
و حق تمامه او را قبولی تمام عطا فرمود و مریدان کامل و کمال بسیار داشت شیخ خانوگوالیاری
پیر خوشنویس و مرید خواجہ حسین ناگوری بود و خرقة فقر از شیخ اسماعیل فرزند شیخ حسن سیرت
که در چند بری میوزید رسید اشت در بر و حاجت خواجہ بزرگ معین الحق دالدین بنایت متوجه و
خانی بود شیخ اسماعیل برادر شیخ نظام نعمت فقر و کمال از شیخ خانو یافت و شیخ خواجگی
بر بری از مریدان او است شیخ منور که در اگره شهرت تمام دارد از مریدان شیخ خانو است
و قاتل شیخ خانوگوالیاری بقول صاحب سفینه الاولیا و اخبار الاخیار در سال نصد
چهل و دو قاتل شیخ نظام نازقوی در سال نصد و نود و نه هجری است تا شیخ وفات
شیخ خانوگوالیاری رفت چون خانو ازین دار قفا صورت گل شد بگلزار جهان
ان شاء الله است ایچون تا شیخ او باز شد ابر عطا فیانعت بیان تا شیخ وفات
شیخ نظام نازقوی نظام انداز دنیا چون سفر کرد انداخته شود بر دسه با شیب
عیان نشد سن و سال انتقالش ^{۹۹۹} اولیا متناجب جنت شیخ طابا حشتی قدس سره
مرید و غلیظه شیخ اسلم حشتی است و در سفر حرمین الشریفین هر کاتب اینجاب بود و بهمد از مریدان
از حج چون شیخ اسلم غایب شد و مستان شد و به کمر است رسید شیخ طابا را در احمد آباد
نصب فرمود و شیخ محمد شیدانی و بعضی اعزّه دیگر ابوی حواله نمود و در آنحال شیخ طابا
بمرض پرداخت که درین مسدود بعضی شایخ دیگر صاحب اسم و رسم هستند
ماندن بنده در نجیب پور صورت غوا بدست فرستاده که بمیه با مطبیع و متقاد کو
خواهند شد و چون شیخ طابا با حسد آباد متوطن شد و بعد از آن باطنی جمله
مشایخ به نظام بخندست شیخ طابا آمد و مستقیما به متفین شسته اند و به سبب

صدا را به اولاد میفرماید که چون نامش را خوانی را بعد از آنکه شاه تسلط بر بکرات پیدا شد
 شیخ حاضر شده التماس این یعنی نمود که شیخ بدست مبارک خود بشیر بکمر او پند و ناسرملطنت
 هندوست یا به شیخ بخواه پادشاهت که حق سبحانه این ملک را به اکبر شاه داده است من که بایم
 که در تفرآن کو ششم از استماع انجمنی مظهر آشفته شد و گفت پس بجای لشکر اکبر اول
 ششیر خون ثمار نیکم میگم شیخ گفت یک هفته میان من و تو مسلت است بعد از آن هر دو
 خواهی بکنی هنوز هفته نگذشته بود که خروج باد شاهی بگرد و سیه تاخت و ملک بکرات
 از تصرف مظهر بدر رفت و قاضی شیخ ملا و در سال یک هزار و پیر می است از
 مولف چو ملا با لطف خداوندی ازین دهر دون شد بخت روان شد و سال تریلی ازین
 ز محمد دم مرحوم طساعیان شیخ مشبه کاکرونی قدس سره در ویشی
 کامل و مکمل بود و تربیت از روحانیت حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والدین یافت
 و گویند که وی تا بهت سال خدمت روضه منوره خواجہ بزرگ میگردد و چاروب میداد
 بعد از بهت سال از روضه منوره آواز می شنید که اسے مشبه ترا بحق رسانیدیم
 و دالی ولایت کاکرون کردیم و تصرف اینجا تو بخشیدیم پس شیخ مشبه از امیر در کاکرون
 آمد و مقامی از راحت و پادشاه طالمان مشغول شد و وفات و سه در سال یک هزار
 و سه بوقوع آمد و هزار پیرانوار هم در کاکرون است از مولف لذت و صل خدا و خلعت
 مشبه پیر با خبر شیرین کلام از دل سرور وصال پاک او شد عیان ذال قدر شیرین کلام
 شیخ کبیر چون لایحه قدس سره مرید و خلیفه شیخ تقی است از کمال
 اولیاء اکثر و مشایخ پیر زمان خود است و جمال ولایت خود را در طریق ملاست
 مستور داشتی و در موعده ان وقت خود تمنا ز بود و او را در زبان هندی کلام بسیار
 عالی است که بر علو درجات او دال است و اگر در کلام او تفحص و تحسین کرده آه
 نوعی از قسم وصال یافته میشود و فسراق را در ساخت و صلت او اصلا عبود
 نیست و اول کسی که زبان هندی حقایق و معارف بیان فرموده اوست انواع
 اشعار هندی را. لیکن اکثری از جنس شیخ پیر ساکی ادوی مشغول است و اگر نظر

در کلام وی به بنی جواهر و قایق لآلی حقایق بمنزل زبان سنجیده است که مثل آن در کلام
دیگری یافت نمی شود و محقق هندی که ذکرش خواهد آمد در کلام خود تبع و سه کرده آنچه کبر
در سنا که او شمس پدرا گفته محقق هندی در سوره ششم و دومه نظم کرده است و از قوت باطنی او
آنکه اهل اسلام و هند و هر دو فرقی بر او افتاد کامل دارند و از خود شمارند چنانچه در اهل اسلام
همچو کبر و در هند و به بگت کبر استوار دارد و وفات و سه در سال یک هزار و سه
هجریست از مولف **شیراز دنیا به جنت اکبر** چون کسیر از عظامت رتبه قدیر
رحمتش صاحب شایسته **ایم بدان بلبل بهشت کبیر** شیخ ولی چشتی قدس سره
نام پدر بزرگوارش یوسف چشتی است مرید و خلیفه شیخ اسلم است گویند که و سه بنیان
که بخدمت پدر و شریف جعفر شد منظور نظر شیخ شد و تاج خلافت شریف گردید و بوقوع
ایحال یاران دیگر بخدمت شیخ عرض بردارند که ما از سالها بخدمت قیام داریم و در خدمت
بابین شرف مشرف نگشتیم و شیخ ولی در اول روز باین سعادت فایز گشت درین چهارم
فرمود که شیخ دیگری پیرانم بهر که در وی بالیست نزد من آرد و و صرف حاجت نمک شود
در و نمک انداخته یعنی وی مستعد شده آمده بود و وفات شیخ ولی بقول صاحب شیخ چشتی
در سال یک هزار و چهار هجریست از مولف **یافت از حق ولایت جنت**
چون ولی خدا و سه دالا **ایام فیض گوشت حلیش** ایم ولی شیخ اولیای فرما
مولانا عبداللہ الانصاری السلطان پور می از اکابر علمائے دواعظم
فقرا می هند بود و اراوت بخدمت حضرات چشت داشت و از عند شیر شاه تاج
اکبر شاه بخطاب مخدوم الملک فخر طرب ماند چون عالم تشیع و عارف متورع بود و در
دفع کفر و بدعت بسیار کوشید و در اعلان کلمه توحید و احبای سنت جد و
کثیر بکار برد و حتی که چون اکبر شاه ابداع مذہب آلیه کرد و خلق را بدان دعوت
انور و شمس پستی و غیره احکام را جاری کرده حکم داد که بجای کلمه خدی لا اله الا الله
اکبر خلیفه الله بخوانند مولانا عبداللہ با او در جاد بودی آخرا لام اکبر را از ملک خود
اختراع کرد و می مسجد معتکف گشت اکبر گفت که مسجد هم در زمین اکبر است اینچنین

در مدبر گردید آنرا مخ باب نیز گشت بعد مرسته شیخ شاه شوکت که کشود کا. تودر آستانه حضرت شیخ
 بدرالدین صاحب ولایت است ترا آنجا بایر رفت پیر شیخ جلال به موجب اشارت آنجا رفتند
 بجای و بکشی آن آستانه مشغول گشت و اکثر اوقات تلاوت قرآن میکرد و بعد از ریاضت و
 مجاہدات او را بار و حانیت صاحب ولایت حضور تمام پیران گشت و از مرتبه تقدس آواز برآمد
 که جلال بدرالدین و بدرالدین جلال و کاراو بکارگاه کمال رسید و شهرتی عظیم یافت
 و خلق کثیر حلقه ارادتش در آمد و روزی در خاطرش خطره کرد که اگر فرزند تنوی لایق این کار بودی
 او را بچای خود نصب میکردم پس روحانیت از صاحب ولایت او را خبر رسید که فرزندش
 رشید برائے قوی آرم از تربیت او خود را اندام و نزاری انفاقا بهر ران ایام در پیش
 آستوخی از اعمال ستم کار لکن نمیدانست که از قوم کایت بود پس در دوازده ساله بجا
 حسن و جمال داشت و سبقت حکم کتاب آستانه ان غیر اند چون به سبقت شعر بلخ الی
 کماله و کشف الدجی بجایزه حسنیت و جمیع خصاله و صدای عظیم و اله به رسید و معلم
 پر رسید که این کس به نیابت مراست که بود معلم لغت حضرت شاه رسالت علی الصلو
 و التمجیت بیان کرد و بعد ششیدن نور اسلام در بالکن و سبقت نمود که زبان تبصیر
 بکشت و چون خبر اسلام و سبقت ششیدن استقامت ایشان از بهر جرحه عا و کرد پس از آنجا
 برآمد و راهی پیش گرفت حتی که در شهر برون بر دروازه فیض اندازد شیخ جلال الدین
 رسید و روحانیت صاحب ولایت او را آگاه ساخت که فرزند بر نوع خود بر درون
 رسیده او را خدمت عبدالعزیز نام کن که جانشین تو خواهد بود شیخ جلال او را تربیت
 نمود و او را نیز بار و حانیت صاحب ولایت حضور سپیدار شد الغرض شیخ جلال را
 بود که تالیف شب در آستانه صاحب ولایت تلاوت قرآن میکرد و مشغول بود و بعد
 از آن در شهر جای که فرزندان او میبودند میرفت شبی در اشای راه و در آن شب آن
 و شیخ را نخل وقت خود دیده بکیارگی تیرا انداختند یک شیر قضا بر بدن مبارکش هم
 رسید و شهادت رسید و قریب مرقد صاحب ولایت مدفون گشت و واقعه شهادت
 شیخ جلال در او اخر سلطنت اکبر باد شاه در سال کین و سیزده بونوع آمد و خدمت عظیم

بجایش بر سندان شاد و شست و شورت بسیار یافت و کشف که امنت بسیار از و سر
برین و در و در شغل باطن اشتغال تمام شب خواب نکرد و اکثر شب بر پا ایستاد
پیمان و مردم آن دیا اکثر حلقه ارادت و بگوشتش خود گرفتند چنانچه شیخ طاهراکی
از اکابر زاده اسے قصه را سب برلی بخد مت و سب پیوست و ترک دنیا نمود و به
مطلوبه حقیقی فائز گشت آفر و آفر سلطنت جهانگیر بادشاه در سن یکتر و دسی و
چار و فوات یافت و به بهلو سب شیخ جلال مدفون گشت و شیخ طاهرا بعد از و سب
بر سندان شاد و شست و شورت رحمة الله علیه تاریخ وفات شیخ جلال از مولف

چون جلال آن ولی اهل کمال	صورت سر و شد باغ جهان	است شیخ زمانه تا کیش
بیز شوق حق جلال بخوان	سید منزل حشمتی قدس	سره مرید و حلیه

است و نام پدر وی حاجی عبدالوهاب بود از اکابر سادات هند است چون سیدزل
بخد مت آنحضرت پیوست هم در عمر جوانی بر ریاضات و مجاهدات مشغول شد و فیض نام
از خدمت پیرو شیخ حقیق حاصل کرد صاحب خوارق عادات عجیب و کشف و کرامات غیر
شد صاحب معارج الولایت میفرماید که وقتی سید منزل را شوق ملاقات دلد
مروم خود شد که از سر او بعالم طفولیت در گذشته بود و در بناب عرض بخد مت پیوست
خود نمود آنحضرت سه بار امتناع آورد چون و سب الحاج بسیار کرد و سر بود که بر و
نوکر شیر شاه شوبه از نوکری تو به چهار سال بادشاه بر اسے تسخیر قلعه گوالیار
خواهر رفت و خیمه ترافراشان بیرون لشکر در و بران نصب خوانند کرد چون آنجا
بنشین بعد از ساعتی درویشی بی وضع قلندر ان پیدا خواهد شد باید که باستقبال و
بر خیزی و شرط خرام بیا آری و هر چه گوید قبول داری پس سید منزل نوکر شیر شاه شد
بعد از مدت معهود بادشاه بر اسے تسخیر قلعه گوالیار رفت و نزد یک قلعه رسید و
فرانشان خیمه را بجای سحر و نصب کرد و سید و خیمه فرود آمد بعد از ساعتی
قلندری بدان شکل و شباهت پیدا شد و سب تسخیر و احترام و سب بجای آورد قلندر
گفت میخوای پدر خود را به عینی گفت بلی آفرودارم پس اینهاست و از خیمه بیرون آمد

و باز بجهت مراجعت کرد و گفت بزخیر انیک پرتو بر درایتاده است سید منزل از دست رطوبت
 فراوان بر نمانست چون نظر بر بقای پدر انداخت بی همراه سر در قدم بر کشید چون سر
 برداشت بر داشت نه پدر را دید و نه آن قلندر را و از اینجا جهت شیخ حاضر شد و عرض حال
 نمود فرمود که اگر غلبت نمی کردی و با هستگی پیش می آمدی محبت هم میسر میشد بعد از آن سید
 بخدمت شیخ کار سلوک تمام کرد و بجا رفت مشرف گردید و دست دراز بهدایت مشغول ماند
 وفات سید منزل بقول صاحب شریقه حقیقه در سال یک هزار و پانزده هجریست از اول
 محبت رفت از دنیا رفت ^{پدر آن سید منزل خواهر و سرالی شیخ جلال و صاحب ترکان}
 جوان شریف منزل خواهر و سرالی شیخ سید پیو قدس سر که مرید و خلیفه شیخ اسلم حقیقی است
 گویند که در پیش از آنکه مشرف شود از جمله اکابر عظام و امرای ذوی الاحترام
 شهر دلی بود وقتی با مریدان شیخ اسلم در مجلسی با هم اتفاق ملاقات افتاد
 گفت یواهم کسی که بجز ملاقات جذب کند و مرا از من بکلی بر باید تو سل جویم و بیعت کنم
 آن مرید گفت آن کس پرین است بفرمود اگر متوجه بآن شوم چند منزل با استقبال من
 پس هر دو اتفاق مدیگر متوجه فخر شدند و در هر منزل از منازل می گفتند که
 هنوز با استقبال نیامد تا آنکه یافتند شیخ اسلم رسیدند و اندک دراز نگذاشتند
 چون شیخ از درون محل براسه قبول اسلام ایشان هم بیرون نیامد عرفی اقتضای تمیز
 شیخ بیرون حرکت آمد و با غم و غصه متوجه دلی شد چون قدری راه پرفت و حضرت
 یک کس راه همراه ایشان روانه کرد تا باز گردانیده به راه و چون بآن کس اوج
 یکدیگر را قدس پلا آنکس بنه بر زبان آید زمانم اختصار از دست شیخ چو بر پشت
 و اسب برزیده پایاده یادب تمام متوجه چون رودی و مسک آنجناب رسید و مشغول نظر
 عالی گشت از مادر افتاد و بخود گشت و تا سه شبانه روز بخود ماند بعد از آن افتاد به
 سعیت مشرف گشت و بعد تکمیل بفرقه خلافت محسن گردید و بطن رطوبت یافت
 وفات شیخ سید پیو در سال یک هزار و پانزده هجریست و در اردیبهشت است از
 رفت چون سید جلال و دان یافت از ویرانه فانی امان گو سال و صلی ملک بو تر

مقتدر اندکی ز غالی بخوان | شاه نعمان چشتی بر پانپوری قدس سره

مرید و خلیفه شاه بهاری چشتی صاحب بر پانپوری است و پیش از آنکه بخدمت شاه
بهاری بیاید در دولت آباد بخدمت پیر خود حاضر بود چون وقت وصال پیر قریب رسید
بوی گفت که پیش شاه بهاری بر پانپوری حاضر شو و حصه خود بگیر پس شاه نعمان بعد وقت
پیر بخدمت شاه بهاری بر پانپوری حاضر شد و پیش از آنکه عرض خود کند فرمود که
سفارش من بر تو پیش از رسیدن تو نزد ما رسید بعد از آن شیخ خاص عطا کرد و دست او
حسنت نمود و بیک نظر که بسیار از کمالات رسانید و بسوی قلع و اسیر رخصت فرمود و در
معارض الولایت میفرماید که چون شاه نعمان از پیشگاه شاه بهاری بطرف قلع
شرف ترخیص یافت شاه نعمان عرض کرد که پیش ازین شاه محمود ولایت قلع
است در رفتن بنده چه حکمت است فرمود که امروز تمام اولیا را اسیر خود پیر خود
علی مسلم حاضر بودند بنده عرض کرد که مقام امیر شاه نعمان را عطا شود یا بشاه محمود
عطا شود که شاه نعمان را عطا فرمودیم و بشاه محمود حکم کردید که صلاهی خود را آنجا بر دارد پس شاه
نعمان در قلع امیر مقام کرد اما پیوسته بوقت درس علی ابطی نامان در مکان در مجلس شاه بهاری
حاضر شدی و بعد از اتمام وقت رخصت شده بزور کرامت یاد بقیام خود رفتی و اگر خبری تخته موجود
بیشد از مقام خود دست دراز کردی و بخدمت حضرت شاه رساندی و قیامت شاه نعمان

در سال یک هزار و شانزده هجریست از مولف برقت از جهان در شصت و یک

چو آن شاه روی زمین شاه نعمان | بگو عاشق مقتدر آرزوهایش | اگر پیشای فانی شاه نعمان

شیخ حاجی ابولیس و قوری قدس سره از اولاد حضرت پیر بهار است و در
افغان نان قوم و تازی حموی با عظمت و نعمت و رفیع از روحانیت پیر بهار داشت
و چون بجزین الشرفین شرف گشت براس زیادت حضرت ابولیس قرنی در قرن رفت
و از آنجا معاودت بوطن نمود و در سراج المعارج الولایت است که چون در خانه شیخ حاجی
پسر متولد شد بنام داود و موسوم ساخت و شکوه و سعادت نمود گفت این پسر از آن
قسم نیست که تعینت را شاید چون جوان میشد دیوانه و ضعیلی بود و نیز شیخ حاجی پسر را

دختر بی بود چون بلوغ رسید شیخ یوسف نام مردی گفت که دختر خود تو میبهم اگر قبول کنی گفت
 بروم دیبا و خود مشورت کنم فرموده در کار غیر حاجت هیچ استعاره نیست چون دختر قبول
 نمودی تا مدت عمر دی حیره نه یعنی پس همچنان بود قوع آمد که شیخ یوسف را اشارت نمود زبان
 به سبب رسید بود و هیچ کی از ایشان حیره نبود مولود مسکن و مدفن شیخ حاجی قصیده قصیده
 است و وفات دس در سال یک هزار و هفت هجریست چون درین مقام تشریف فرما
 غیر حضرت پیر کیا حشمتی در میان آمد سبب آن شمه احوال آن صاحب کمال نیز از سراج اول
 و اخبار اولاد و مشجره چشمه حواله قلم میگردد که نام نامی دس شیخ و توانی طب به پیر کیا
 بن شوره بن خوشگی است که از قوم افغان بود و قوم شوریانی و خوشگی که فرقه در قتل
 اهل حشمت است از اولاد او هستند و شوره افغان شمه پیر داشت یکی پیر کیا را و دوم
 حسین خوشگی سوم خلیف خوشگی و از پسران پیر کیا را از شوره و بزرگتر بود و چون باقی
 شوق الهی و انگیزه وقت او شد و طلب شیخ کامل و کمال شد و گفت و بسیار از شایسته
 دریافت و از شیخ کی کتلی خاطر او نشد آخر در قصه حشمت خطره همیشه بخندست قطب الدین
 خواجہ بود و در حشمتی مشرف گردید و حضرت نمود و بیک مرتب و از خود داشت و در
 آنکشی مبلغ مامور کرد و دس تا چهل سال در آن حال بسر برد چون وقت رحلت حضرت خواجہ
 رسید حضرت پیر کیا را از خود خواند و خلعت حرقه خاص خود و قنار کرد و بطرف وطن فرستاد
 آن پیر کیا را از خود خواند و به پیر کیا و شوره داشت بعد انتقال پیر کیا را کوهر بار هفت سینه
 در دو بطون و دانه پیر کیا و شوره بود و در احوال نامزد دس حسب تاکید پیر کیا
 بطون کرد چون بطون آنی نور رسید و در آن قوم افغان کوستان پشاور که بنام شوره
 اندر دمی اعتقاد می آورند و پیر کیا ولایت طلبیدند و گفتند که اگر بمینوقت دو کبر و شوری
 بمانند و از جانب گریبان در پیر کیا تو در آید و از آستین بر آید اعتقاد و ابر و لایست
 تو قائم میگردد پس ناگه دو کبر و شوره چنانکه منجوا هستند از غیب ظاهر شدند و از جانب
 گریبان در پیر کیا در آمده از آستین بیرون رفتند از ظهور این که است خلعت
 از سر دس کوستان می افتاد و در پیشند علی الخصوص افغانان خوشگی بالکل مرید

و متفاد گشتند و حضرت پیر کبار در حق کبوتران دعای خیر کرد و مریدان و قوم خود را از شکار و
فروغ کبوتران منع فرمود و ارشاد کرد که از مردمان من هر که کبوتر اینداده یا پیر یا اولادش
بناشد یا تنگ روزی کرد و چنانکه تا حال این رسم در افتادگان خویشگی رایج است چنانکه
در کتاب تلقین المریدین آورده است سه چون در تو خوارق عادات خواسته قوم بهر
مکشوفات و کبوتر موافق گفتار و راستین و شیخ شمه طیار و قوم را گفت شیخ پیران
چون که شد بدو لایش بر مان و جنس این طیار حاضرند میاید و اگر مردمان خاص و ال منید
این یکی خوارق از هزار بود و خوارقش را کجا شمار بود و اگر چه پیغمبر موجب پیر کبار خلقی
بیشمار هدایت و ارشاد رسید اما از اکل مریدان و سه یکی شیخ تنگ بود که صاحب کشف
کر است و ولایت و هدایت و ارشاد شد بعضی بر آنید که پیر خویشگی و مرید و برادر زاده
بود و بعضی میگویند که نبیره شیخ الاسلام خواجه بود و چشمی است و مرید و خلیفه پیر کبار و نامش
خواجه عمر است و حضرت پیر کبار در حق وی دعا فرمود که تا قیام قیامت اولاد و مریدان از رباب
معرفت خالی نباشد و وفات پیر کبار در سال یا نص و پنجاه و چوبی است تا تاریخ وفات
شیخ حاجی از مولود شد و از دنیا بفرودس برین شیخ حاجی مقتدای ال دین
شمع نور عارف رقم کن سال او نیز فرما شیخ حاجی پاک بین تا تاریخ وفات پیر کبار را
از جهان چون شیخ و نوشین دین رفت در دربار جنت یافت بلکه متقی آمد وصال پیر کبار
هم دلی و در جهان پیر کبار اخوند سعید شوربانی قدس سره ناسی ابو الحسن
خرقانی بودند و اگر خواجه ابو الحسن خرقانی از روحانیت سلطان العارفین تربیت
یافته و وی از روحانیت پیر کبار تربیت یافت و میر نمیم کمال و تکمیل رسید و بهر استیلا
و استمداد بخدمت شیخی دیرین زلفت و در ادای احکام شرع نهایت مقید بود و در
شاه و گدادرجه برابری میداشت بلکه فقر را مواصلات و معارفات کرده و از
اغنیاء متفر بود و مرید و خادم گزینی و سماع را بسیار دوست داشت و در مجلس سماع
سبک گفت تشریف بردی و وجه و نقص کردی و صاحب اخبار را الایلیا و معالج الولا
که امارت و خوارق عادات بیشمار از وی نقل فرموده چنانچه منقول است که نمک در وقت

نخستین و یک بسیار انداختی و چون طعام را بچشمه حاضر آوردند می نشست و اتفاق آمدی و از در چمن
 معهود در لذت تفاوت نکردی و گویند که وقتی مردی بکرات زخمه بود و هیچ خبری از او نبرد
 متعلقین نرسید روزی شخصی بخدمت حضرت اخوند آمد و از حال غایت استکشاف کرد
 اندکی تامل کرد و فرمود او در فلان ماه و فلان روز از دارالفنای ابدار بقاشافت بگذشت
 چند روز خبر فوت او از کبریا آمد که بقول اخوند مطابق بود و نیز گویند که وقتی شخصی را چوب
 بنجدرست اخوند حاضر آمد و بعرض رسانید که اکبر بادشاه بر من مقرض است هسته
 فرمایند که بادشاه از سر تقصیر من در گذرد و هر بدیه که بغیر ما نیند حاضر خواهیم کرد و فرمود که
 پیش بادشاه برو و اندیشه کن که من زبان او را بسته ام و بطعامی خلعت را بن او را
 حرکت خواهیم داد چون خلعت یابی و از پیش بادشاه مراجعت کنی یک بز فرستد بر آ
 من خواهی آورد آخر اجوت بفرایغ خاطر پیش بادشاه رفت و خلعت یافت و بز را بفرستاد
 بخدمت اخوند بدیه آورد و فرمود که همان یک بز بدیه من است و فایده در سال
 یکبار و هر ده هجریست و مقام قصور و رفیع شد از مولف ^{اول شد با وصل حق چون از}
 بر حق گویند حق امین سید ^{افضل حق دان} ^{شیخ محمد} ^{پسر کن} ^{تخریر} ^{دین} ^{شاید}
 شیخ نظام الدین بن شیخ عثمان زنده پیر یابی تپی قدس سره
 از عطای مثل شیخ فرید خلیفه پدر بزرگوار خود است باوصاف زهد و قناعت موصوف
 و بر ریاضت و عبادت معروف و زهد کمولی مستغرق و از خلق جهان مستغنی بودند و اینها
 دو برادر عالی گوهر بودند برادر کلاش شیخ کمال بسیار اهل کمال و صاحب جلال
 و جمال بود و جذبه عشق الهی از حد داشت بعد فوت پدر اکابران شهر او را سپید ساخته
 میشوند و نبش او انداخته و قول نکند و شیخ نظام الدین برادر خود را از دست خود جدا
 ساخت و گویند که پیران و دوی جانشین پدر بزرگوار شده به ریاست خلق مشغول شدند و فایده
 شیخ نظام الدین در سال یکبار از شهر هجریست و یکصد و سیل و بیست سال عمر
 داشت و زرا که هر بار در یابی است و این است از مولف ^{چون نظام الدین} ^{نظام الدین}
 از جهان آخرت مجتبت شد سقیم ^{سال} ^{از زایش} ^{خویش} ^{از خود} ^{شد عیان} ^{و خود} ^{میر} ^{بگوید}

شیخ در رحمت شور یابی چشتی قدس سره از اولاد حضرت پیر کار است و تربیت نیز
از روحانیت پیر کار یافته صاحب معارج الولاية میفرماید که بحکم علمنا مطلق الطریق بجماعه
تعالی بوی زبان و محوش و بهائیم و طیلور تعلیم فرموده اکثر اوقات با حیوانات تکلم بود
و ایشان با دس کلام کردند و قتی با مار هم کلام بود چون مردمان در آمدند مار در
سوراخ خزیه وفات آن جمیع الکملات در سال یک هزار و سبت و پنج و هزار و قصه
است دوی در حالت انیر و صیت فرمود که بر خبازة من مردس اند غیب ظاهر شود
اورا امام کنید و نقش مراد قصور برده در گورستان آبا س من دفن کنید پس همچنان
آمد که گفته بود از مولف | چونکه رحمت ابر رحمت بحر رحم | از جهان در رحمت حق شذرن
سال و صلت پیر رحمت اقدس است | مقتدائی عشق نیم آمد عیان | شیخ محمد حسین
مفضل الله قدس سره نام جد بزرگوار وی شیخ محمد صدر است و نسب آبیای کرام
وی بحضرت صدیق اکبر رضی الله عنه میرسد اول بزرگان وی در جوینور بودند و توالد شیخ در
کجرات است و شیخ هنوز صغیر بود که والد بزرگوارش بر رحمت حق پیوست و دوسه در ابتدا
جوانی اول بخدمت شیخ صفی بگوانی رسید و خرقه اجازت پوشید بعد از آن مکمل سطریت
و تا دوازده سال بخدمت شیخ علی متقی گذرانید و از آنجا حادث کرده با احمد آباد آمد و متوالد
شد و دس بخدمت شیخ و جیه الدین بگوانی تعلیم علم ظاهری نمود و به صحبت شیخ ماه جوینوری
که در کجرات بود رسید شیخ ماه چون از زبان والد ماجد وی شنیده بود که سپید ما خود را
خواهد شد ویرا محترم میداشت و شیخ ابو محمد خضر متقی که مرید والد دوسه بود در قلعه اسیر
گشتی به شیخ و جیه الدین و شیخ ماه نوشت که شهاب شما چرا در پرواز نمی آید ایشان در جواب
نوشتند که پرواز دوسه پرست شماست و شیخ مجیرا بطرف اسیر رخصت کردند و
در آنجا رسید و فقهی که والد بزرگوار سیه شیخ ابو محمد اسیری سپرده بود حاصل کرد و
در برهان پور سکونت و زریده به تدریس ظاهری و باطنی اشتغال نمود و از بزرگان
متاخرین اهل چشت شد و شیخ را ارادت و محبت و اخلاص بخدمت حضرت شاه
صلی الله علیه و سلم یکمال بود و هر سال از غایت محبت بپای اختیار

شورایانی ملاقات کرده ام و شل ایشان دیگر را ندیدم بلکه هر طالبی که از قصور کتب است شیخ
 عبدالمطیف در پانزدهم قیاد را باز گردانده است و گفتی که چون در مسکن خاص تو شیخ احمد
 شورایانی در یکایک شهرت و طریقت جاریست تو چرا تشنه کام در بیجا آمدی و ترخیص برده که
 ترا بخیر رساند و شیخ احمد اکثر از تصانیف کتب اعتبارا بر کردی و گفتی که تصانیف و تالیفات
 تقدیم بسبب انداخته ای و اوقات خود ضائع کنی الا کتاب سواد الهیات احمدی که سبب است در
 ملاحد و زمانه که سبب اعظم است در تمام عمر خود تصنیف کرده و اوقات شیخ احمد در سال یک هزار و سی و هجرت
 از ولایت مشهد در نیم عمر در جنتان احمدان حامی دین احمدی احمدی و اعطاء حکومتی او
 نیز نادی احمدی فصل دلی شیخ محمد سلیم حشمتی صاحبی لاهوری رسیده از حقا
 کابلین شیخ محمد صدیق حشمتی لاهوری است اجاب بود میان عشق و محبت و جذب
 و سکر و سماع و در مدار فقر مقامی بلند و درجه معلی داشت و او را بوقت سماع حالتی دست
 دادی که نسبت با فراق روح رسیده و نادر دود و دود سه روز مست و بجز واقعه بانه
 بجای که خلق او را مرده پنداشتند آخر در سال یک هزار و سی و پنج سوم ماه ذی الحجه ازین دنیا
 پر طلال بقرب ایزد متعال پیوست و در لاهور بخوار قرار میفرمود بمقام سیدان زمین و آسمان
 در تون شد از مولف او از دنیا بقدر دس برین مرتبه سلیم آن شیخ عالم شاه قلی بیا
 مصیب کبریا در دست است او سال وصال آن شهید دین اگر فیض سلیم کبریا و صاحبش
 رقم کن باز قافیه بالمشین امیر سید محمد کالیوی قدس شرفه اول بجز دست
 ابوالاسعد نقشبندی ارادت آورده کسب شایسته شایسته می نمود چون به دستان او
 در اجیم زیارت قرار خواجیه بزرگ تشرفیت بود و واقعه خواجیه بزرگ بر روی او می شد و فرمود
 که چون در ملک مادری باید که طریقه تپش گیری و سماع و تقوی و شغول فزونی پس از آنکه
 بزرگ به عالم باطن فیه حشمتیه حاصل کرد و اعجازت سلطان را بر کمر پانته و بر تپه اعلی
 رسیده در سماع غلغله تمام داشت و در سال زیارت قرار خواجیه بزرگ در اجیم تشرفیت
 پیوسته و قیاد بر روی او قرار میفرمود و به تشرفیت بود و از دست سید شیش دست داد
 حضرت خواجیه شریف آورده و در زیارت قبولی و کمال از و چون کمال خود باز آمد و در و نه

برگ بجز اول در دستش موجود بود و روحانیت حضرت خواهر را بادی ملاقات روحانی بود و
 و هر جا که خواستی ملاقات حاصل نمودی و فایده ناپرداشتی و دلام بدر رسیدن مشغول بودی و هرگز
 در هر سلسله که مطلوب مطالب بودی مرید ساختی و از صحبت اعدایا فخر بودی و بتوانی فخر را بر جا
 و اگر بادشاه بدیدار و سس آمدی تعلیم کردی و رساله و کج در تفهیم سوره فاتحه از توالیف شیخ
 و فاضل شیخ کالبدی در سال یک هجری و سی و یک هجری است از مولف

چون عهد منور گشت بر کشتن	جناب مه لقا سید محمد	شمس المتقین حواری تخلص
و گشت خبر خدا سید محمد	شاه اعلیٰ شیخ متقی پانی	سوره صا حسی

اعلیٰ مدارج معلی بود و حرقه خلافت از نظام الدین پر خود داشت و نیز از شیخ نظام نارنولی
 خرقه خلافت و تبرک پوشید که درین باب شخصی عینی تعریف و سس تصنیف کرده است
 نظامش پر و هم پیش نظام است و نظام در جهان بروی تمام است و شیخ آید
 هرگز که تاسی از منظومات و واقعات وی موسوم به جواهر الالعی تالیف کرده است که
 جامع جمیع احوال وی است و نام نامی شاه اعلیٰ عبد السلام است و از پیشگاه شیخ نظام
 نارنولی عی طرب خطاب شد و صاحب سیر الاقطاب میفرماید که در اول
 عمر شاه اعلیٰ اول بکار نوکری قراخان امیر که از امرای باری بود چند روز گذرانید و کارهای
 بدین کمال رسانید که در تمام فوج باری و تیر اندازی همتا سس خود داشت بعد از آن
 بجزیه شوق اتی از دلی به پانی پت بخد مت پدر خود آمد و حسب الارشاد پدر در جبهه
 روضه عالی حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی تی است در چاه نشست و در ریاضت و مجاهدت
 سعی بلین نمود هنوز جلای تمام نشده بود که صورت شیخ نظام نارنولی از دروازه حجره با وجود
 که در سبته بود نمودار شد و فرمود که حصه باطنی تو پیش من است و نارنول بیای پس شیخ
 و سهو شانه در نارنول رسید و بیعادت ارادت شیخ نظام نارنولی مشرف شد و کار خود
 تکمیل رسانید و بعد از آن خرقه خلافت و خطاب شاه اعلیٰ متناو گشت و شیخ آید که مولف کتاب
 سیر الاقطاب است و نیز از عزیزان وی بود میفرماید که وقتی من نزد حضرت شیخ شرف الدین
 قلندر دین خود قرار داده بودم چون ملازمت المرحوم حاصل شد روزی چهار ادا می نمود که کاتب

شاه اعلی روانه سمت بارگاه عرش پادشاه بود علی قلندر رشیدیم اتفاقاً در همین روز انگی باران شد
 و او را بشدت تمام شش مرغ شتر و مود که پنج غم نیست باران بر شما نوازید و بارید پس دیدیم که بجای
 ده دو قدم از مایا، انگی بارید و بر مایا قلندر هم کنی اتفاقاً تا آنکه بر دهنده حضرت قلندر رسیدیم
 و طهام بختیم و تقسیم کردیم و پنج از از بارش باران باز رسید و هر چهار سویی ما باران سے بارید
 و نیز درج سیر الاقطاب است که وقتی مریدی از مریدان شاه اعلی چند اشرفی در آوند
 پیکر کرده در حجره خانه خود دفن کرد و بعد از چند ماه چون ضرورتش پیش آمد هر چند تلاش کرد و دین
 خانه را بکاوی رفت استی از اشرفی است خود نیافت ناچار بدرباره بارش اعلی حاضر آمد
 و عرض حال کرد و شاه یزیدت باریکات خود و شریف بر دهنده بختی اش فرسیده بود که در میان
 پیشین خانه وی کلمه ای بدست گرفت و بر زمین زد و فرمود از اینجا تلاش از خود کن و هیچ
 به آنوقت زمین بکند وید و اشرفی است خود در همان آوند که که نهاده بود از آنجا یافت
 بماند و عرض کرد که من اشرفی است خود در حجره دفن کرده بودم حال آنکه از عین راه برآمدی
 چه حکمت حکیم مطلق است و نیز در کسری است از اسرار الهی که انکشاف آن منوع است
 و مقتول است که حضرت شاه اعلی را در پیش بود یکی شاه شمس دوم شاه نور بود و
 و بر سر وی بر تخت خنجر پیوسته و از شاه منصور فرزند سی باقی بماند شاه محمد نام که بعد
 از جد بزرگوار بر نندار شاه شمس و مقتول است که در خانه شاه علیجاه حضرت شاه
 پاهای است که خود تفسیر کنایه بود چون راست شد آتش شورید آمد مریدان شکایت نمی آید
 بخود را انتخاب کردند آن زمان در آنوقت شش چند کاک تبرک قرار داشت خواب قطره باله بر کتیا
 بخندست حاضر آوردی حضرت شاه کاه که که مذکور را بدست خود شکسته در چاه انداخت
 و تا که بخوابد و فرمود که آب از چاه بکشید و بخورید چون کشیدند و خوردند شیرین و سرد
 بود و لاوت با سعادت شاه اعلی بقول صاحب سیر الاقطاب در سال شصت
 و نود و وفات آن جامع الکرامات در سال یک هزار و سی و سه بوقوع آمد و عمر شریف یکصد
 و چهل و دو سال بود و صاحب سیر الاقطاب تاریخ ولادت و سه از لفظ فیاض
 تاریخ وفات از جمله شیخ اعلی در اندک کرده است و بعد از وفات آن جناب بر سر

پيرزانی عقیقه از خانان شاهي بنای روضه عالی بر داشت و عمارت شروع کرد و پیشتر عمارت مبارکه عمارت روضه بود بخواب دید که حضرت شاه در روضه بر می خیزد و مشاهده است و میفرماید که این عمارت چو تیره گرد و صندوق نقشه پاک کرده باز کوفت آن تخته صندوق شکسته شده است و خشتی در صندوق دارد آنده بر زانوی چپ رسیده است پس مناسب آنست که چو تیره باز ساز کنی و خشت از صندوق بر آورده باز تخته صندوق را درست کنی و ما بر دیگر تیره چو تیره پروازی علی الصبار چهار چوبت مسافه مذکور که در دستمال نام داشت حاضر شد و فقه خواب بیان نمود و فرمود که حسب الارشاد حضرت شاه عمل باید کرد پس همه اکابر امانی شهر حاضر شدند و عمارت چو تیره را باز مسافه ساخته صندوق بر آوردند دیدند که فی الواقع تخته صندوق از جانب چپ شکسته است و پارچه خشت اندرونش رسیده و خشت زیر زانوی آن حضرت شاه و لامیت افتاده است و پای راست دراز است و پای چپ که پارچه خشت بدو رسیده است امتیاده است و تمام جسم مبارک صحیح و سالم موجود و بیگونه نانی چشم هم بحالت اصلی است گو یا آنحضرت بخواب ناز نشسته و بجا بنظر افتاد و پس سنانهای شهر از صفار و کبار بدیدار انوار آنحضرت متفقد گشتند و باز تخته صندوق بخت

کرده از سر نو باز بنیاد عمارت نهادند از مولفت		بنتاب شاه اعلی پیر اسلام
نظام دین و دنیا شیخ والا	عجب تولید آن پیر صفاکیش	شده روشن ز مهتاب تجلی
دوباره شاه اعلی شمع دیرین	بی تولید آن پیر مرزکی	بگو بالغ بخوان غالب بر حیل
و گر صدور معالی شاه اعلی	باز پیر تنگ دی چشمی قدس سره	از کمالین
مشاح وقت بود و تربیت از روحانیت شیخ تنگ یافت و در احوال او صاحب حاج آقا		
میفرماید که وقتی وی در سماع بود و وقت خوش داشت گفت کسی هست که پیش من آید		
و او را بنجدار ساقم سه کس از افغانان خوشگی یکی شیرخان اجموزی دوم شیخ پاینده خوجی		
سوم شیخ صدر الدین و توری برخاستند و با شیخ معانته نمودند نه الحال هر سه		
از و اهلان حق گشتند غرض هر بار که شیخ سماع کردی بحالت وجد بهین منظر زبان		
آوری و بسیار کس از طالبان بحق رسانید و روزی شخصی بیگانه		

که قابل عطای این نعمت بنود خواست که شیخ معافه کند در میان و شیخ غفرتی برکتش
دیده و آنکه شیخ بایزید میفرمود که چون شیخ را بعد نماز باند او بر مصلای نشسته می بینید گاه
بصورت پیری ممد و گاه بصورت جوانی جمیل و گاهی بصورت کودکی و گاه بصورت شیر
می بینم و غیره اول که بصورت شیر دیدم ترسیدم و خوفناکم و مرا احساس کردنی الحال
بصورت اصلی معاودت کرد و گفت ترس که در خانه شیران حقانی بیشتر می آید و متقوت است
که وقتی شیخ در سفر بود چون قریب ببله اگر رسید استخوان سر آدمی بود سینه بزرگ
افتاده بود و با و به یکدم در آمد و احوال سرگذشت او پرسید او همه احوال خود ظاهر ساخت
بعد از آن در حق وی قانع نمی خواند و روانه شد متقوت است که شیرخان انجوری که فیض از
حضرت یافت روزی قبل مست در راه دارد وقت او شد فیلیان فریاد آورد که آراه
دور شد فرمود که مست بامست بباری ندارد چون قبل نزدیک رسید سر بر زمین آورد و
شیرخان سر او را برداشت بافت اگر سر او را بر نداشتی تا قریب است همچنان سر بر زمین
می انداختی شیرخان در سرش داشت بدینست بخدمت حاضر آمد و گفت پسر مرصعی دارم
که از حیات او وقتی باقی است برای شقای وی دعا فرمایند سر فرود کرد و گفت ای پسر
پسر تو عمرت ندارد و هر چند نفوس کردم و نیا فتم پس سوای ازین چاره نیست که عمر باقی ماند
تو را بدینیم این گفت و بدو خمر بر زمین بگستراند و غلیظید و جان او تنیده نمود و پسر را
شفایافت و شیخ بعد از این نامه بود شیخ مهد و خلیفه ثانی آن حضرت هم مردی کمال
و جوانه و از بیگشت طفلان بروی هجوم میگردند و زمان می طلبیدند وی از سر اگر است نمان
آرم از قبل برآورد و در این زمان برده ای بایاران خود در راه بود باران رحمت شروع
شد در جای آنان بنزد و گفت غم نخورید که باران بر شما خواهد بارید پس همچنان بوقوع آمد
که چهار سو بارید و بر ایشان تفرقه نبارید و شیخ پانیده و توری خلیفه ثالث وی هم
از عطای او لایای عهد خود بود و هر که آب باقی مانده و ضوی وی خوردی از او لیا و اله
آخر بسبب بخشش برادران از قصور بتمام خود جبر رفت و همانجا متوطن شد و در آنجا قبولی نیم
باقیه و وفات شیخ بایزید در سال کثیر از وی و شیخ بجز است از موهبت

و خاک کرد و به سلطنت پشت رت داده است از استماع این معنی جهانگیر شاه از شیخ و بخیر و
 خاطر کشید و حکم جاری نمود که شیخ از ملک هند برود باز نیاید چون شیخ را قبل از این اراده
 سفر به بیت المقدس پیش نهاد فاطمه بود از هند به بی کعبه سفر کرد اول به کای رسید و فرستاد بجای خود
 و باز به نیت تشریف برده چند سال قیام فرمود و شرح لمعات تصنیف نمود و از آنجا
 یا شارب روهانی سرور عالم صلی الله علیه و سلم را می بلخ فرستاد و در آنجا رفته بمقام گشت و ثبوت
 ترجمه شیخ بنفقه کس نظامان حق کمال رسیدند بادشاه بلخ امام قلی خان از یک ایتر در علقه
 از ولس در آمد و قلی کثیر و جم غفیر از کلمای آنرا یار غاشیه اراده آنجا ببرد و در آنجا فرستاد
 نقل است که بر روز اول چون شیخ داخل بلخ گردید در راه حاکم آنجا که از جانب بادشاه
 تجلوس آنجا مقرر بود پیش آمد چون او بر اسب مادی و فرزند دلبند خواجه شیخ ابوسعید برآ
 ز سوار بود اسب از جانب ماده میل کرد و بر روی حاکم در غضب آمد و تازیانه که در دست
 داشت بر پشت شیخ ابوسعید زد چنانچه داغ تازیانه بر پشت شیخ آمد و بجز دست پدر زنده نماند
 تازیانه بخود و بلا عطف انجیل نفقت جلال بر طبع آن اهل کمال غالب آمد و زنده ماند و از آنجا
 که گردون آن عالم تا حال نشکسته باشد میگردانند حاکم از اسب بر زمین افتاد و میگردید
 او شکست و بهر نقل است که چون بشماره کمال است خواجه در بلخ زگر دید و بادشاه و
 نیز مرید و سبب شد علماء شهر از گرسه بخیر و بادشاه گفتند که شیخ نظام الدین
 ترک سنت میکند و براسه اوست نماز جمعه و مسجد میبندد آمد در خانقاه خود میخواند مالک
 بهوجب حدیث در یک شهر در دو مقام نماز جمعه جایز نیست بادشاه درین باب شیخ التاج آورد
 که نماز جمعه در جمعه مسجد یا اجتماع اهل شهر بخواند و فرمود که امام شما را فضا است هر مظهر
 نیست که باو اقتدا کنیم باستماع این معنی بلو اسب عظیم در شهر بلخ شد و گفتند که اگر شیخ
 نظام الدین رفص امام ثابت نکند او را با بادشاه قتل رسانیم بادشاه باستماع این
 سرجمه نزد شیخ آمد و از کیفیت آگهی داد شیخ اطمینان دس نمود و گفت که غم ندار
 همین وقت مساندان بمنراست اعمال خود میسرند هنوز این سخن تمام نشده بود که اهل
 بلو انجلیت و دوزده هزار کس بر در خانقاه طاعت رشتند و امام تنیج بر پیشه در دست گرفته

رو بروی شیخ آمد و زبان درازی آغاز نهاد و گفت که شما برین ناحق تحت رخصت استه اند
 خون شما بر من مباح است شیخ بپادشاه گفت که همین وقت موزه از پای امام کشیده
 آن بشکافند که رخصت این کس ثابت گردد بپادشاه برخاست و موزه از پای امام کشیده
 تیر آن شکافت کاغذی برآمد که بر آن نام شیخین رضوان الله عنهما نوشته بود چون اصل
 این کرامت عظمی بدیدند امام را قبل رسانیدند و با اعتقاد ولی همه مرید شیخ گشتند لعل است
 که وقتی شیخ بنواجی کوه بلخ رسید که آب در آنجا منقود بود چون نماز نماز احتیاج یک آب
 افتاد شیخ عصا سه دستی بر سنگ زد چنانکه آب به شگوار از تیر آن جاری گردید و چندی
 در شهر بلخ بود چون این ذکر بگوش دی رسید گفت و قیام که شیخ عصا سه دست خود را
 ز دستاره های آبی در برج سلطان بود و نذر آن آب از زیر سنگ جاری گشت این
 معنی دال بر کرامت شیخ نیست شخصی از مریدان بگوش شیخ رسانید و بعد چند روز شیخ
 بر اسب سوار بر این بلخ تشریف برد و دهان جگر را همراه گرفت چون در بنیسا بان گنا
 رسید حکیم خاکی طلب شد و فرمود که در بیوقت ستاره های آبی در برج سلطان هستند
 بی حکیم در علم نجوم غور کرد و گفت که در بیوقت ستاره های آتشی در بنی آتشی هستند
 اینست که آب از بلخ جانکن غیبی است شیخ عصا بر زمین زد و قیام که شیخ آب خود را
 جاری گشت حکیم تحیر ماند و صدق دل در گردید و نقل است که وقتی شیخ چوپان
 که از علم ظاهری بهم بهره نداشت بطالب حق بخدمت شیخ آمد شیخ توجه بحال دی نمود
 جامع کمالات ظاهری و باطنی شده اسرار علوم دینی و دنیوی بر وی مکتوب
 گشتند و فایده آن جامع الکلمات بقول صاحب سوا طبع الانوار چشم آگاه
 المرحب در جمیع سال کیهان سی و شش در بلخ بوقوع آمد و خوار گوهر بار و سینه
 در بلخ است و شیخ را از اولاد صالح بسیار بود و بچای آن خواجه محمد سعید و عبد الحق
 در هندوستان آمدند محمد سعید در تالیف و عبد الحق در کمال طرح اقامت انداخت
 و خلفای کابلین شیخ اگر چه از اهل طایفه شمار بیرون اند اما ذکر خیر چند کس از ایشان
 مرقوم میگردد اول خواجه ابو سعید گنگوهری که در کوشش عمل موقع تشریف است دوم شیخ

سومری که مرقدی در قصبه بهرام است و شیخ ولی محمد نادر ولی از خلفای کابلی است
شیخ پانزده نوری که در بنو آسوده است چهارم سید اله بخش لاهوری به یکی
شیخ عبدالکریم لاهوری که در لاهور متصل موضع کوکوت قرار دارد است ششم سید گی شیخ از
لاهوری هفتم شیخ دوست محمد لاهوری هشتم شیخ مصطفی ششم شیخ عبدالفتاح ساکن در
چشم شیخ عبدالرحمان ششمی پانزدهم سید تاج محمد لاهوری دوازدهم قاضی عبدال
ولد قاضی سالم سیزدهم شیخ صادق لاهوری چهاردهم شیخ فتح که شیخ اسحاق
اکبر آبادی اندکی بنیفاست و بیست و یکم شیخ جان الله لاهوری که در لاهور
باغ مدائن سنگه قرار دارد قطعه تاریخی و قدس است از مسو لکنت
نظام الدین دلی پاک طحی پوز از بنیفاست گشت راسی و صاحب تامل پاکیزه و محترم
دو باره بنده سال اول طحی شیخ برادران الله لاهوری از کابلیان و خلفای شیخ
نظام الدین طحی است در علوم لاهوری و باطنی را خود اقام داشت و در احوال
لاهور تعلیم علم مشغول اند چون تعلیم حاصل نمود و فایده متبحر و در آنجا که در کتب
و تعلیم کرده الطالبان را برادر و تالیف سید محمد بن شیخ نظام الدین طحی کرده و کار بند و
ریاضت و عبادت را با تمام رسانید و همراه پیر که رفت بعد از آن به شیخ آید و فرقه خلافت
یافت چون لاهور رسید شهر که است شش شهر شد و تلمذی کثیر عباد و دانش در آنجا
این جا مع الکمالات نیم جادی و ثانی سال کار و سی و نه سال است و در لاهور از او
شیخ جان الله چون که نظام الدین طحی از بنیفاست گشت راسی و صاحب تامل پاکیزه و محترم
دو باره بنده سال اول طحی شیخ برادران الله لاهوری از کابلیان و خلفای شیخ
نظام الدین طحی است در علوم لاهوری و باطنی را خود اقام داشت و در احوال
لاهور تعلیم علم مشغول اند چون تعلیم حاصل نمود و فایده متبحر و در آنجا که در کتب
و تعلیم کرده الطالبان را برادر و تالیف سید محمد بن شیخ نظام الدین طحی کرده و کار بند و
ریاضت و عبادت را با تمام رسانید و همراه پیر که رفت بعد از آن به شیخ آید و فرقه خلافت
یافت چون لاهور رسید شهر که است شش شهر شد و تلمذی کثیر عباد و دانش در آنجا
این جا مع الکمالات نیم جادی و ثانی سال کار و سی و نه سال است و در لاهور از او

<p>خرن الا سلام بسیار تعریف آنحضرت کرده نوشته اند که حضرت سید و زمان خود خانی خوش خلق بوده اند یعنی در بر قطبیت و غوثیت رسیدند و آنجناب سماع با نغمه ای شنید و چون خواص و ریای نهائی بود از پیشگاه پیر و شریف خطاب بخطاب خواص شد و فوات سید علی در سال یک هزار و چهل در عهد سلطنت شاه جهان بادرشاه است و فرار میرزا</p>	<p>در ملک یوسف زمان واقع شد آن مولف است</p>	<p>چون در غوطه در بحر وصل خدا</p>
<p>علی شاه غواص و الی ولی</p>	<p>استی بر امجد علی سال است</p>	<p>بفرما که شرح باو</p>
<p>سید محمد مهدی قدس سره نام پدری یوسف و اصلش از جوپور است میر و خلیفه شیخ دانیال از ادلیای مغلوب بحال و صاحب شکر بود در حالت شکر چنانچه بعضی اکابر انا الله وانا الیه راجعون و شجائی امثال آن گفته اند اولفظ انا مهدی بر زبان آورد اما در حالت صحو مثل دیگر بزرگان از دعوی مهدویت تائب شد و به مهدی موجود اقرار نمود اما مردم بهیله که در زمان شکر او حاضر بودند معاودت او را عتاب نگریه و بر سخن اول اصرار نمودند او را مهدی موعود دانستند و در جاه خداست و در طلب الهی و بر نهادن دولت نهایی دیگر خیر نموده خود را فیقر مهدویه نامیدند اگر چه بعضی گفته اند که مراد از انا مهدی که بر زبان سید محمد آمد مراد از مهدی موعود نبود بلکه معنی بادی بود است چنانچه اکثر اولیا و ابنا را الوصف بادی و مهدی تعریف میکنند و طرفه آنکه بآن مهدویه خود سید محمد هر چند که پند و نصیحت کرد و از مهدی موعود شدن خود انکار نمود و ایشان منطوقند و همانند مهدی قیام داشتند و وفات سید محمد مهدی در آخر سال یک هزار</p>	<p>چون محمد مهدی و بادی دین</p>	<p>چون محمد مهدی و بادی دین</p>
<p>گویند و مسائل اولی</p>	<p>هم محمد مهدی و بادی دین</p>	<p>هم محمد مهدی و بادی دین</p>
<p>محمد اعظم پیشی قدس سره از خلفای نامدار و فرزندان کامکار شیخ محمد علی و ترقه خانان خانواده پیشیه و قادریه و نقشبندی و سهروردیه از دست والد بزرگوار خود پوشید و قائم مقام سعادته پدر عالیقدر شد جامع علوم طایفه و باطن عالم ربوبیت و معنوی و کاشف دقائق حقایق و معارف بود چهل و دو سال از آنکه تبار از تالیفات و کتب</p>	<p>چون محمد مهدی و بادی دین</p>	<p>چون محمد مهدی و بادی دین</p>

و مردان کمال اکمل بسیار داشتند در وقت سماع و جود اضطراب بسیار کرده و وفات
آن جامع الکملات بتاریخ نیم ربیع الاول سال یک هزار و چهل و دو هجری است و فرار برانوار
در احمد اباد است از مولف تعظیم شد چو در خلد میله محمد اعظم آن فرخنده انجام
و صاحب فضل اسلام است پیدا در گرازدل غیاث شد شیخ اسلام شیخ حاجی گلشن شویالی
قصوری قدس سره از اولاد پیر کبار است و در او اعلیٰ لعمریه و تحریر و تقوی را بدرجه
کمال رسانید و هفتاد و پنج ساله بود و همیشه بر قبر روسته خود داشتی تا نظر بر ناظم منقذ
لیکن فحیاب او در سن نیند او هر چند بادلیای وقت خود باقی آورد و استمداد نمود آخر عمر بقیم
بچ کعبه رفت و در آنجا پیش حق بنیاید باقی آواز داد که فتح باب تو نزد شیخ عیسی مشوانی است
پس بپردستان مراجعت کرد و بعد مدت شیخ عیسی مشوانی رسید چون شیخ عیسی طریق ملائمه
داشت و اکثر اوقات بشرب شراب مشغول مازی بلا حظه حال شیخ حاجی که در آنجا قدم
داشت بے اعتقاد شد و از راه انکار خواست که باز گردد شیخ عیسی از راه کشف
بر خطره آتش واقف شده آواز داد و گفت پیش هر شخصی که رفتی کشود کارت میسر نشد آخر
از کعبه زدن مامور شدی حالا پیش از آنکه ملاقات واقع شود برگشتن در راه عقل است
یا استماع این تقریر و پذیر از زبان آن پیر دستگیر شیخ حاجی هزار اعتقاد بخدمت حاضر
گشت و سر در قدم آورده و بر دوش است شیخ اشارت به شیشه شراب کرد و گفت این
بردار و زدن من آرد شیخ حاجی قدری تامل نمود و باز گوید عیار و انکار در دل پیدا گشت
شیخ عیسی خود برداشت و آن شیشه را گرفت و تمام و کمال در دامن شیخ حاجی فروخت
بجز در کفین شیخ حاجی بخود گشت و چون بهوش آمد لباس زهد و تقوی را از سر بر کرد و بلباق
عشوق محبت ملتفت گشت و از لباس لبت عورت کفایت نمود چون سکر غالب داشتی بکلم
ولا تقربوا الصلوة و انتم سکران یا دای نامهم کم پرداختی بدینا و اهل دنیا اخلیا ملاکمر مسمی
و موسی سروریش را بروی مژگان دور ساختی و گفتی که این زمین دنیا است از خود دور بایز
و حدود دور و دوسه دیه سلع ذوق بسیار داشتی و بیاتش بسیار مشغول بودی چنانچه
در اتم آتش در خدمت آنجناب روشن کردی و هر چه بخدمت دوسه بدید آوردی

در آتش انداختی و فرج معارج الولاية است که وقتی اتفاقی که اولاد داشت بخدایت
 حاضر آمد و استدعای دعا خطاب کبریا برای حصول ادا نمود و فرمود که پس اولین بمن دهی
 ترا پسران بسیار از پروردگار عطا خواهند شد و قبول نمود و چون پسر اول متولد شد
 بخدایت شیخ حاضر آمد و شیخ پیر از دست و سه گرفت و در آتش انداخت آن مرد از وقوع
 این حسال بسیار پشیمان شد و گفت که من پسر خود را بر سه سوختن بناورده بودم فرمود
 بگذارت آنچه شد و او باز مفید شده گفت پس من که در آتش سوختی آتش را بر سه سوختن بناورده
 گفت من پسر را سوختام بر بخت آنکه خود که در گمراهه او را خواهم یافت و بی بخت آنکه رسید
 و پسر را صحیح و سالم در گمراهه دید و سبب مدام افزودن حضرت حاجی آتش را سبب
 جلال بود که بر فراج حق امتزاج و سه استیلا داشت و آتش هم منظر جلال الهی است
 و بعد از وفات شیخ حاجی نیز مردمان بنام سه آتش می افزودند و نیز میگردند که اگر فلان حاجی
 از حاجات ما بر آید آتش را در شب جمعه نیت شیخ حاجی افزودیم کنیم چون حاجت بر می آید
 و قایم شد و نیز میگردند و وفات شیخ حاجی در سال یک هزار و چهل و سه هجری است و مرگ او
 در قصبه قزوین است و موافق چو حاجی قبل از ایل جان شد | بسال رحلت آن شیخ اعظم
 دلم فرمود حاجی صاحب ذکر | فرمود گفتا که حاجی حضرت عالم | شیخ عبد الجلیل حنفی
 لکهنوی قدس سره از مشایخ مشایخ وقت است و طریق او طریق ادیسی بود
 نیز که در ظاهر مرشدی نداشته باشد بلکه از روحانیت خواجه بزرگ معین الحق والدین
 حسن انجری تربیت یافته بود و شجره که بر زبان خود نوشته وادی واسطه در میان
 نام خود نام حضرت خواجه بنو مشتی و بی واسطه دیگر سه نسبت سلسله خود را آن حضرت
 درست کردی و در کتب در رسائل خود نیز آورده که مرافض از حضرت خواجه بزرگ
 بیواسطه دیگر سه حاصل است و او را تصانیف بسیار است چنانچه مکتوبات و
 رموزات و اسرار و اشعار آن در آن کتب اسرار متعلق آنکارا میگردد و وفات
 بقول صاحب شجره بنشیند در سال یک هزار و چهل و سه هجری است از موهبت
 زوینا پوشد و در بیت برین | اول شیخ عالم غلیل غلیل | بعد از آن محمد بنیض تاریخ او | انفرام کریم غلیل غلیل

شیخ حاجی عبدالکریم چشتی لاهوری قدس سره نام پدرش شیخ مخدوم الملک
عبدالله کفاری و در فاندان نایب شیه صابریه شیخ نظام الدین بلخی است و چون پدر
بزرگوارش اکبر شاه از ملک هند اخل جگودوی بحرین الشریفین تشریف برد و شیخ عبدالکریم
هم همراه بود و مناسک حج بجا آورد و همراه پدر باز هندوستان رونق افراشت و در ایام
پدرش تصدیق زبیر شریعت شهادت چشید و در لاهور آمد و قیام پذیرفت و بعد از آن مشغول
گشت و خلقی کثیر در حلقه ارادت و بی در آمد و خوارق و کرامت بسیار از وی سر بر میزدند
منتهی گشت که حضرت حاجی دوبار سفر حج تشریف برد و یکبار همراه پدر بزرگوار چنانچه
ذکر یافت دوم با سه پای تجرید پا پاده همراه چند احباب برافشنگی روانه سمت بیت الله شد
راه راه غلط کرد و در بیابانی افتاد که آب نداشت تشنگی بر اصحاب غالب شد و وی بر آب
گرفت و عاف نمود و قبول شد و هاتوقت دراجی بر سر وی آمده آواز کرد دانست که جای طهور اند
آب هم خواهد بود چون چند قدم برداشت بر شپه آب رسید بغایت محظوظ شد نوشید و وضو کرد
و غسل فرمود و گفت که چون موجب سلامت ما این دراج است پس هر کسی که از میدان ما
باشد دراج را شکار کند و گوشت آن نخورد پس آن روز خوردن گوشت دراج در میدان
منوع گشت تقابلست که روزی حاجی عبدالکریم از خانقاها بود که متصل باغ نیب النساء
سیک است بر فراز پیر زهدی تشریف می برد و در راه شخصی شیرانامی رشیم بابت ملاقی شد چون
روز عرفه عید انعی بود شیر از زبان آورد که امروز روز حج است خوشا بخت آن یکجانبان که امروز
در طواف اند و ای بر حال ما که ازین دولت محرومیم با تملع این سخن فرمود که اگر تو بهم نخواست
که امروز شامل اهل حجاز شوی چشم خود به بند قدم بر بدم مایا و می بچکان کرد بعد یکدم چون
چشم بکشا و خود را با شیخ در عرفات دید و انفرغ خاطر مناسک حج بجا آورد و بعد مراجع
باز در لاهور آمد و به بیوت پیوسته که حضرت حاجی چهار فرزند دلبند داشت یکی شیخ نجی
دوم الدنور سیوم عبدالجی چهارم اعلی حضور مخلص ایشان شیخ نجی بسیار صاحب کمال اهل
قال و حال بود و خلقی کثیر بهر ایت این مادی حقیقی بحق رسیدند چنانچه مشهور است که
غیر فرام و زوی را نهی از موضع سید و اله باراده فردی در لاهور آمد و هر خیز برگشت

وز وی یافت آخر شبی بخانه شیخ می آمده لقب زد و دو راس بر گاو ان شیخ زد و دید
 از راه لقب بیرون بر و چون بیرون رسید نا بینا شد همان حال باز آمد و بیرون آمد و بیرون
 گشت همچنین چند بار اتفاق افتاد آخر تر گاو ان بکامی خود به نسبت و خود در حالت بیانی
 بگوشت نشست چون روز شد خادم ان خانه خاه خبر زد و گمراه بصفه ان شاهنشاه بر و زد
 در همان حال بگوشت نکست بخدمت عرض کرد فرمود که چون کل حق بر زبان آوردی
 واجب الرحم شدی این گفت دوست حق پرست بر چشم می بالید نمی انحال بنا گشت
 و دی در مرید ان شیخ مسلک شد بکمال رسید و خوشی فرا و که شیخ عبدالکریم عالم عالم
 و فاضل کامل بود و در علوم ظاهری هم تفضیلت و کمال است اشتباه داشت و از تصانیف و
 شرح خصوص الحکم فایسی مقبول عام و خاص و رساله دیگر بنام سوار عجیب در بیان ذکر و شغل سلسله
 عالیه جنبه هم دارد و وفات شیخ عبدالکریم در سال یک هزار و چهل و پنج هجری تاجیک بست و بم
 ماه ربیع الحسب است و فرار گوهر بار در لایحه و شغل باغ زیبا کسنا که حالا موضع کوه نواشته است
 دارد و نقشه از موهف **الشیخ اکرم کریم باکرام** المکرمت یافت چون بخدمت
 مقتدای شفیق و آن سالش نیز بر حق کریم کاشف دین **الشیخ اکرم کریم** باکرام و در ویرانه نشانی
 چشتی قدس سره مرید و خلیفه میر سید علی عواصل است جامع علوم ظاهر و باطن بود و حال
 ولایت خود را در پرده تدبیر و تعلیم طایفه پوشیده میداشت و در دفع ترانه و ملاحد و فضیه
 بسیار میگوشتند و هر جا که میزدی یا رافضی شنیدنی زود او رسید و یا او را که کردی و او را که کردی
 خصوصاً با عیسی او را بسیار تذکره کرده و باز دیدی که خود را بر روشن نام نهاده بود و باز تذکره
 کردی و او را بنام تائیدی یاد فرمودی و ذکر این هر دو کس که کتاب مخزن اسلام آورده است و
 مخزن اسلام کتابی است که او را مولانا بزرگان افغانی تالیف نموده است اما تمام نام نهاده
 ایشان مولانا عبدالکریم پیرش آن کتاب را به تمام رسانید پس آنچه از تالیف مولانا است در
 و معارف تذکره احکام شریعت بسیار است آنچه از تالیف پیر وی است در اکثر حقایق
 و معارف تذکره است و صاحب معارج الوالیات بر مخزن اسلام شرحی نوشته و با هم شرح
 کلمات الایات موسوم ساخته و وفات مولانا در ویرانه در سال یک هزار و چهل و پنج هجری است از موهف

زود یافت و فردوس والا | جوان درویره درویش معطر | از دالی رضاوارتگاه شش
 بخوان درویره عشق کرم | سید کی شیخ ابو سعید شیخی صابری گنگوهی بن اید |
 بن شیخ عبدالقدوس گنگوهی از اهل خلای شیخ نظام الدین تلمیسی بنی است
 اول ارادت بدست شیخ عبدالقدوس حیدر گوار خود آورد و مدینه شد و بعد وفات وی
 باشارت روحانیت جزویش در بلخ رفت و از شیخ نظام الدین تکمیل یافت و صاحب
 مرآة الاسرار و سوا طبع الانوار میفرماید که شخصی منکر حال در دیشان نجست
 شیخ آمد و عرض کرد که من طالب خدا هستم مگر طاقت محنت و ریاضت ندارم و میخواهم
 که شما بنظر کیمیا اثر خویش مرا بخوار رسانید شیخ آنوقت عصا مبارک در دست داشت و فرمود
 که آری من بسبب ضرب چوب طالب را بخوار میسازم این بگفت و یک ضرب عصا بر سر
 زد عالم ملکوت بروی کشف شد و در ضرب دوم عالم جبروت و در ضرب سوم عالم شهود
 لایق تقدیر وی گردید و پیوسته شده بر زمین افتاد و تا سه روز مست و بخود بماند چون
 بپوش آمد و بگردید و کلمات رسید و نیز بقول صاحب سوا طبع الانوار صحبت پیوسته که شیخ
 ابو سعید خلای کامل و مکمل بسیار داشت که اسامی گرامی بعضی از این نامها را در اول خلای
 اعظم و جانشین وی شیخ محمد صادق گنگوهی است دوم شیخ محمد ابراهیم که بتمام سید نور علی
 گنگوه است داشت سیم شیخ محب الله صدر پوری که در آله آباد مجلس ارشاد و هدایت
 داشت و بیال یکبار و پنجاه و هشت در گذشت چهارم شیخ ابراهیم سها پوری پنجم شیخ خواج
 پانی تی صاحب حال و قابل بود وفات وی بقول صاحب مرآة الاسرار در سال یکصد و هشتاد و نه
 هجری است و فرار کرد و در گنگوه است قبطه از مولود است | چو آخر بکمال قضا رحمت بست
 زود تبارد بقابو سعید | نداشتند دل سال تا پنج او | که محزون اهل صفای سعید
 شیخ الهواد | تو ز می قدس سره از ادلا پیر کبار است مروی متوکل و متوج
 و منبری بود و ... | جگر نمکند باندی و بقم و شادی هم بیرون نیامدی چون نفس ملکات
 گرفتگی و خواستی که از ... | بیدار اندرون چهره راست کردی و بعد اتمام دیوار
 یازدهم سانی ... | نفس مانده شدی و درون جگر گرفتگی و انوشد بشور بانی بسیار توفیر

و احترام وی بجا آوردی و گویند که وقتی مناجات کرد و گفت که خداوند امر را اولاد بسیار از وی
بعضی از سعد او بعلتی اشتیاق منوایم که همه را به بخشی اتفی آواز داد که گمانی سخت بگریز
در وی بندگش نموده بنید از که به مقام هر قدم نو اولاد ترا خواهم بخشید چه شیخ تیر انداخت
بر چاق قدم از شیخ دور افتاد و انست که چهار پشت مزاحا بند بخشید و وفات وی در سال
یکتر از چهل و نه و مرقد او در قصبه است و مردمان حجره دو گیدان شیخ را طوایف میگویند
از مولف گفته اند بنیادین این چون از او آن ولی اهل جاه کنن زخم بدو به صدیق عزیز
هر سال انتقامش خواه و اه - این میگرد و عیان سال مصالح همدان سرست مجنون اله
ملک محمد جالسی قدس سره و اورا شیخ شد جالسی نیز میگویند و لقب او محقق بنده است
مرید و خلیفه شیخ آله داد خلیفه میزدی است آنچه از کلام دی معنوم میگرد و همین است
و در کتب خود مع ادبیا کرده و اورا به طور اکبر بادشاه بجا ایستاده لوترا پشت شده بود آورده اند
بادشاه بیت او دید بنزدی گفت امی بادشاه بر کمال میخیزد بار آورده که ساخته او است بادشاه
تنبه شد و بر فطانت او آفرینها کرد و اورا در زبان بنده کی کتب و رسائل چنانچه به او دست
و لتاوت و اکرمی و کرامت نامه و پوستی نامه و هوی نامه و مانند آن بسیار است و سوا
آن اشعار بسیار است که بطور سوره منظم در آمده صاحب شجره حشیه میگوید که دی باخ
عمر ارادت بنده است آله داد آورده در در اندک زمان از کالین وقت بشد و در سال یکتر از چهل
و نه وفات یافت و صاحب معراج الولاية فرموده که دی تا آخر خلافت اکبر شاه در قید حیات بود
اما حال و فائز در کتاب درج نفرموده از مولف است محمد چون ز دنیا ز دخی وقت
بسال رحلت آن شاه عالی یکی فضل کمال اولیا خوانی و اگر فرما محمد شیخ داسی
محمد و شیخ عبدالرشید جو پوری قدس سره نام دل دی محمد رشید است
و همین نام را دوست داشتی و در مراسلات و مکاتبات نوشتی و لقب او شمس الدین
و فیاض و دیوان است مرید پر خود شیخ مصطفی عبدالحمید عثمان است و پدر او محمد رشید
بن شیخ نظام الدین ابی طیبی که مرید شیخ معروف جو پوری دی مرید شیخ آله داد شاه کا
و در ای دی مرید اجماعی داد شاه و مرید به نام الدین است بود و خلافت از نظام بن

و مشایخ و دیگر خانداده و دیگر خواجهگان سلاسل نیز داشت و از کمال مشایخ وقت و مشایخ
 اولیادان خود بود و در ایل بدرس و تدريس استخفال داشت و در ایام خرمه را کتب
 و اکثر کتب حقایق و معارف را مطلقه میکرد و بکتاب عربی ذوق بسیار داشت و بکتاب
 اهلر المجلدات که محقری از تصانیف شیخ محی الدین است شرحی بنوایت مستحسن و خوب است
 دیگر بسیار کردی و در سماع غلو داشتی و کتاب رشیدیه در علم مناظره و زاد السالکین
 مقصود ابطالبین و دیوان و اشعار از تصانیف و تالیفات آنجناب است و در اشعار خود
 تخلص می نموده اوقات شیخ عبد الرشیدیه را که بکیر از پنجاه و پنج بهرست از موهبت
 چون رشید آن مرشد اهل شاد با هزاران رشید و جنت رسید افضل الاقطاب گونا می او
 نیز قطب الاولیا عارف رشید و تاریخ وفات شیخ نظام الدین او بهیمنی که ذکر خیر و می
 مناقب لغزیه و در صمد بیان آمده بقول صاحب اخبار الاخیار و معارج الولا است سال
 و مشاد و یک است مطابق این قطعه از موهبت چون نظام حق نظام الدین
 یافت از دینای دون با حق وصال از تخلص گویا مستقیم نیز کن حاصل توان فیض مال
 میر سید احمد کیسود و از کمالی قوی قدس سره پسر میر سید محمد است جامع علوم
 و باطن و سکر و جذب و حقایق و معارف و عشق و محبت و سماع و وجود و اشعار و
 و فارسی گفتی و بامکران و در عیان مذکره و مناظره کردی و مسایل توحید و مقدمات شیخ محی الدین
 بن عربی را علمایه تقریر کردی و دیوانه ای نماز و فیض متصل سلام نه پاک که توحید با و است
 چون مردمان تناه جانی که خود را سلسله نیک شنبه به عالیله منسوب میکردند با او سلسله توحیدیه تعالیه
 و مناظره کردند از ایشان متفرق بودی و سوا ای ایشان نیز هر کسی که بوی مناظره کرد
 بوی فرمودی که شاید تو طریقه نقش بند به داری و چون او را با خواجگان چشت خصوصیت
 خاص بود و در متابعت ایشان حتی الوسع کوشیدی علی الخصوص میر سید محمد کیسود و از
 بسیار دوست داشتی و کیسود را از گردن او نیز متابعت ایشان بود و کتاب عبارت
 عربی و شرح اسمای حسنی موسوم بجامع الکلام و فقری بجمارت فارسی و حقایق معارف
 تحریر نموده که سبب این کتاب است و وفات دی در سال بکیر از پنجاه و سه بهرست از موهبت

از جهان چون نور چشم احمدی رفت در نیم محراب یافت جا
 هم جوان احمد ضعیف مقتدر ۱۰ شیخ محمد صادق بن شیخ فتح الله کنگوهی خضی
 قدس سره برادرزاده و حلیفه را همین شیخ ابو سعید کنگوهی است در وقت شوق
 و وجد و سماع و عشق و محبت یگانه روزگار بود و در تربیت و تکمیل مریدان شانی نداشت خواهر
 و کرامت بی اختیار از وی بطور بی آبرو نقل است که وقتی شیخ در قبه سه رنجور
 در بازار میرفت ناگاه منظر مبارکش بر شخصی هندو دوکاندار که صاحب مال و دولت بود
 افتاد بجزو نظر که این اثراتش عشق الهی در کالبدن سینده و میشتعل شده از دوکان خانه
 سر در پائی شیخ آورد و زبان بکلمه توحید گشت و در میگردید شیخ او را بنام عبدالسلیم
 کرد و ذکر حق تلقین نمود تا از کمالان وقت گشت و صاحب سواسطح الانوار ذکر
 شیخ میفرمود که وقتی شیخ در حالت سفر بمقام جنگا مقدر رسید و در بازار میگشت ناگاه
 بتی مشکین را دید که هنوز در بر ستمش و سستی قیام میداشتند شیخ هم موثر شای و گشت و
 پائینادبت و در کلام آمد و گفت انا العبد لاقبده سواشی شیخ اگر چه در آنوقت مغلوب الحال
 بود اما ریاس شریعت اقدس بجانب قبله سجده کرد بت بار دیگر کلام آمد و گفت فانی تو
 فتم وجه الله شیخ جواب داد که راست میگویی لیکن چون حضرت شاه رسالت علیه السلام
 و التیج با وجود کمال مشاهده که حق را هر سو و هر جا میدید ریاس شریعت بجانب قبله سجده
 کرد حالا از من نمیگفت پیغمبر چه طور بطور آید باستماع این جواب بت بروی شا گفت و
 خاموش گشت حاضرین وقت بطور این که امدت مشرف برابوس شیخ گشته مرید شدند
 نقل است که شیخ عبدالحق نام مرید شیخ نو که خدا شد و شیخ در باره وی برای تشریف برد
 و ارشاد کرد که از باره خود چند دانه میوه کا ام حاضر کن چون موسم ام رو با ختام آورده بود
 عبدالحق بعد تلاش بسیار رفت دانه ام شش سالم و یکی ناقص بخدمت آورد و ناول فرمود
 ارشاد کرد که حق تعالی از لطف مشکوئه شما شش سالم و یکی ناقص خواهد داد پس چون
 بوقوع آمد که شش سالم و یکم بوجود آمدند و یکی ناقص که گنگ بود بعد از ده سال باز
 شیخ را اتفاق تشریف بری بخانه عبدالحق گردید و مریدان آن دیه شیرینی بسیار پیشکش کردند

شیخ محمد ابراهیم حاضرین مجلس تقسیم نمود و بهشت پسران عبدالحق را هم حصه داد اما شش پسران سالم
 حصه سپهر گنگ از وی بزرگتر قتل و دوی فریاد آغاز نهادند و ای فریادش بگوشش شیخ رسید و
 استفسار مال نمود عرض کردند که حصه سپهر گنگ عبدالحق دیگر پسران وی که سالم اند از وی
 بزرگتر بوده اند و وی فریاد میکند فرمود که سپهر گنگ عبدالحق را از من بپایید که از زبان خود
 حال کند چون نزدیک آمد شیخ لعاب دهن خود بر زبان گنگ مالید و می گفت ای حال گویا گشت
 وفات آن جامع الکملات تاریخ هجری دوم ماه محرم سال یک هزار و پنجاه و هشت هجری
 و نوزده و آنوار در فاصله گنگوه است و دوی خلفای کامل و مکمل بسیار داشت که ذکر بعضی
 از ایشان مذکور میگردد و اول خلیفه راستین دین شیخ داود منیر زندوی است و دوم شیخ
 محمد گنگوی پسر نانی دین است سیوم شیخ ابراهیم مراد آبادی چهارم شیخ عبدالباقی
 سهارنبوری پنجم شیخ عبد کلیل اله آبادی ششم شیخ جمال کاچو هفتم شیخ مبارک ششم شیخ
 یوسف کابلی قطعه تاریخ وفات از موقوفات رفت صادق چون ز داری بیاید
 سال تراشش بصورتی است | اوارش دین محمد صادق است | بار دیگر صادق بنیشتین
 شیخ عبدالحق اقلی لاهوری حشمتی صابری قدس سره از اهل خلفای
 شیخ جان الله لاهوری است در فقر شانی بلند و مقامات از چند داشت در وجه بیاع
 اضطراب تمام میکرد و در حالت جدید هر کسی نظر انداختی و بهوش گشتی اندکی میساکین
 و محتاجان عام بود و خلقی کثیر بکلیه ارادت وی در آمد و کمالات رسید وفات وی
 بتاریخ دوازدهم رجب الحرب سال یک هزار و پنجاه و نه هجریست و فرار در لاهور در خالقاه
 میدان زمین خان است از موقوفات | چه شده بخلق دار فانی | مکان کرد در داخل زمین
 و معاش بوفیق تعالی است | اگر بخواهی اقامت یقین | شیخ عارف حشمتی لاهوری
 قدس سره از مریان با کمال و خلایق اهل حال و قال شیخ اسحاق بن شاه کاکوچی
 و مریان عارف من بود و در عهد شاه جهان بادشاه در لاهور علم شجاعت می افراخت
 و مریان کثیر داشت و به راه بعشره انیس باغ کاف نشستی دوه روز در جمعه بر سر خلق
 کرده بخیر و خواب در اینجا گذرانیدی چون بتاریخ اول ماه انجمه سیدین تشریف می آورد خلق

عام و خاص را از در تجربه و در سیر و نبرد اگر کسی بر در تجربه موجود بود و نظر جلالت اثر شیخ بر
 افتاد است تا سه روز پیش از وفاتش مادی را که در دنیا گشتی و وی بر دهنی که از تجربه بر وی
 تمام روز تهناتی نشست و احدی را نزد خود راه نمیداد و چون در سماع ششستنی تو اجدد و منظر
 بسیار کردی بحدی که نسبت با فراق روح میرسد و در آخر عمر در حالت اعتکاف جان بخت
 تسلیم نمود و وفات آن جامع الکرامات در سال یکتر از شصت و چهار هجریست و فرار
 پیرانوار در لاهور در گورستان سیانی بخوار فرار حضرت شیخ محمد طاهر محدوی لاهوریست
 از مولف چون جواب عارفی می دادی سری جنت شد از عالم روان سال و صلیس گو فریدی
 بار و دیگر عارف حشمتی بخوان شیخ اسماعیل حشمتی اکبر آبادی قدس سره
 از اعاظم اولیاء و کبرای اصفیای اکبر آباد است در علوم طاهری و باطنی طاق و یگان
 آفاق بود و در ارشاد طالبان آتی و هر کسی طالب دنیا و عقبی بجای بخش حاضر آمدی محرو
 رفعتی و فرمودی که اگر طالب دنیا بود خود میرسد در دینش غبت اولیا اللهی افراید و آخر
 رفته رفته طالب حق میگردد و با طالب مولی شده نزد ولی حاضر میگردد و چون دست
 مبارکش جای حصول مطالب دین در دنیا بود از جهت خلق کثیر بخدمت و محافظه آمدی احتیاج کثر
 گشتی در سماع و وجه غلو تمام داشت و وفات دی قبول صاحب مجاز الوهلیکن در سال
 یکتر از شصت و شش هجری است و فرار پیرانوار در اکبر آباد است از مولف
 خلیل و هر اسماعیل ثنائی بهشتی شد چنان نیکو شریقی تبارخ و صالحش گفت سرور
 ولی الزم اسماعیل حشمتی دوباره بهر سال ارتحالش بگو کامل ولی بهر بهشتی
 سعید خان میان بهشتی قدس سره صاحب حال و قال و شوقی و ذوقی بود
 و در سماع غلو تمام داشت و نسبت به او تشبه و واسطه به شیخ نظام الدین نازکی
 میرسمید و بعضی بر اینند که میرد شاه اعلی پائی بی است و وی میرد شیخ نظام الدین است
 و چون در سماع در آمدی سماع وی در جانوران صحرانی اثر کردی و از هوا در محفل سماع
 خود در می انداختند و چون مرغ نیم سبلی می طپیدند چنانچه روزی شیخ و زید و زید و زید
 میگردد و شیخ در تو اجدد بود و فاخته از بالای درخت بر زمین افتاد و طپیدن گرفت

از خال بجز آن مرغ نیم سبیل را سبیل نمودند و نیز بجز سینه را سینه یا بلبل این حال پیش می بردی بسیار
تا افاض گردید و گفت یا بارک الله تعالی آن شخص را بپوشانند و برادر خود را با حق قتل ساخت
و بغرض آن بقتل رسید و قاتل شیخ سعید خان در سال یکصد و شصت و هفت و دوازده
در بر ما میور است از مولف **||** با سعادت جو در خلد برین **||** شیخ اسعد با و می در بر سعید
قلم فیض است سال وصل او **||** به من معنی عشقی اکبر سعید **||** شیخ پیوگی افغان عمر
قدس سره بقول صاحب معاریج الاولایه عرک کمال بود و ترسیده از رواج
پیر کبار یافت و در سماع غلوه داشتی و چون در سماع شدی چند روز در سماع ماند و گویند که
شبی در سماع بود و خوابست که شب آخر شود و چون صبح نزد یک رسیه اشاره است به ملک
باز شب معاودت کردی مردان متعجب شدند و اظهار اینحال پیش شیخ بهاگو که هم عصر شیخ
پیوگی بودند و فرمود که غم نخورید امشب شیخ پیوگی در سماع است و نمی خواهد که شب با تمام
رسد پس آن شب نهایت طول کشید و نیز گویند که چون شیخ مرض موت بیمار شد و وقت
رحلت او رسید همه مردم را از خود دور کرد و گفت که اوقتی که بیدار برانوار رسول صلی الله
علیه و سلم مشرف نشویم جان بحق تسلیم نکنم و شام دوم را تاب دیدار آنحضرت نیست پس از خواب
بروید و در راه بنزدید و چون بعد از وفات من سقف خانه را شکافته باید بدانید که حضرت
شاه رسالت ازان راه در بنیام شریف آورده اند چون بر حمت میوست در خانه کشته اند و نیز
که سقف خانه شکافته است و قاتل شیخ پیوگی بقول صاحب شجره چشمتیه در سال یکصد و
و شصت و نه و دوازده بار بمقام قصور است از مولف **||** هر شیخ جهان پیر پیوگی دلی
شده از زبان سوی بنیام **||** شد و سال رحیل تاریخ او **||** زمستانه عشق پیوگی عیان
شیخ محمد عارف چشتی صابری لاهوری که از خلفا نامدار شیخ عبدالخالق چشتی
لاهوریست در فقر و کسب و زحمتی بلند داشت هر صبح از زبان فرمودی بهای طور بوقوع آمد
تفاسست که روزی در خانقاه وی محفل سماع گرم بود و قوالان این بیت میخواندند
بیت آن سیم که جان در دست است به سید جهان گیرم چند بار به شیخ از ذوق این سخن
سر مست جام تواجب بود ناگاه شخصی پس خود را که بیمار بود در سخن از حیات مستعار باقی داشت

بر چاه پانی انداخته و مجلس آورد و التجای دعای شفا نمود شیخ دست حق بر سر
 بیمار آورد فی الحال شفا یافت و فحاش شیخ مارت تبارخ هفتم ذی الحجه سال یکم در بغداد
 بهجریست و فرار گوهر بار در لاهور است از مؤلف شیخ عارف عارف اهل کمال
 شد خواند و بنا خلد جادوان | رکنش عارف شریا جاده گوهر | هم بخوان عارف شمشاد جادوان
 مولانا عبدالکریم نیشاوری قدس سره فرزند مولانا دروین و مرید و خلیفه سید
 علی خواص است و تربیت ظاهری و باطنی از پدر نیک اختر خود یافته و از اخوان کرامت
 گویند دوی در شمار خویش هم همین نام را اختیار کرده و از محققان این طائفه و عارفان
 این جماعه است صاحب شریعت و طریقت و حقیقت بود و از کلام او که در تفسیر مخزن الاسلام
 و اقصیه علوم رب او اظهر من الشمس است و در کتاب خلاصه البحر محقق و فاضلان کتاب
 است و گویند که چون مولانا کتاب مخزن الاسلام را با تمام رسانید بوقت شب خبری از
 کاغذ سفید درون جبهه مبارک همراه بروی و سبب آنکه چراغ روشن کند که برینوده علی الصبأ
 پیران خود دادی همچنین تمام مخزن را با تمام رسانید و درج معارج الوابست است که بعضی از
 مولانا پس میگردید که غوث کرامی گویند و لغزش نیست فرمود که چون غوث بمیرد و دیگر کسی را
 کند او تبسم کند چون وفات یافت آن شخص نظر ایشان در وی نگاه کرد و مولانا تبسم نمود و فرمود
 بود که تبسم را آیتان شخص از آن نظره تاب گشت و گفت که زیاده ازین برانی بنحو اطمینان
 که حقیقه مولانا عبدالکریم باید ز خویش گفت که چون مادر را برای عقد نکاح بخانه
 می آوردی و در راه خواستی که قبل از نکاح با دست اندازی کنی و از درختی که قریب بود
 از وی ندای بگوشت رسید که هنوز زنا نمی و پیش از آنکه نکاح شود دست انداختن
 و مس کردن حرام است آن نداکنده من بودم و فاست مولانا عبدالکریم در سال
 یکم از بغداد و سحر است و فرار در ملک یوسف زیان است از مؤلف
 چون کریم و کریم اهل کرم | باکر است گشت و شربت بهیم | اهل دقت حال و صلوات
 والی عرفان کریم این الکیم | شیخ نیشاوری قدس سره فی الاصل از حرم
 گوهر بازار شایع کالمین وقت خود بود و در عبادت و شریعت و سستی و در طریقه

الک حشمت سماعی و سرگرم و طریقہ اش عین طریقہ مولانا در دیرہ پشاور سی بود و مخزن اسلام را
نهایت دوست داشتی و مردمان را به تعلیم علم رغبت دادی اگر چه کلمہ زبان افغانی نمودی اما
اشعار فارسی گفتی و زبان ہندی نیز تکلم کردی و مردانش بسیار صاحب جمال و حال و حال قال
بودند چنانچہ مولانا چالاک سیادہ و شیخ شاہ جہا پوری و شیخ علی و غیرہ و ہر کہ بصورت ادب و پست
نفسی سی اعلوم دینی یافت و وفات دی در سال یکہزار و ہفتاد و سہ ہجری است و فرار در
پشاور است از مولف ایو بخیر ستم سرخ عشق و از بنا گشت در ذات خدا طاعت
و صاحبش عارف اخلاص گفتہ اند کہ در ستم تمام فاضل آفاق شیخ پیر محمد سلون قدس
جامع علوم ظاہر و باطن بود و ارادت بہ شیخ عبد الکیم داشت کہ نسبت دی بہ شیخ حمام الدین
باتک پوری بنتی است و اکثر از مردانش صاحب علم و عمل و ریاضت و مجاہدہ بودند و با پیر
لکھنوی حاضر بود و مردم آن دیار از علم و فضل ایشان پیر محمد لکھنوی نفرت و بوی رجوع می آوردند
از آنکہ شیخ پیر محمد لکھنوی حضور و مجرور بود و تلبیس بلباس فقر داشت و پیر محمد سلون متاثر
و عیالدار بود و لباس سن شکار پوشیدہ سے و صاحب اخبار الال و الاز سے کرامت
بسیار نقل میکنند و میگویند کہ شیخ پیر محمد در شمع صورت آتی بود و ہر صورتی کہ خواستی صورت
خود را تغییر دادی و وفات دی در سال یکہزار و ہفتاد و چار ہجری است و اشعار از زبان ہندی
و فارسی گفتی از مولف واصل و صل محمد سپردین یافت از حق دولت و صلت
رحمتش کہ عارف حقیقت کریم ہم بخوان پیر محمد حق برکت شیخ بچی اگر تانی قدس سرہ
در خاندان چشت اہل بہشت مردی بابرکت و عظمت و شیعی باوقار و قریب بود و سلسلہ
ارادت و نسب آبای دی بقطب المشائخ نصیر الدین محمد چراغ دہلی میرسد در زہد و
ریاضت بسیار کوشیدی و چند بار زیارت حرمین الشریفین مشرف شد آخر الامر در دینہ
منورہ بامر حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ و التیمت سکونت در زہد و مشائخ و علمائے
حرمین الشریفین بہیچت و کرامت دی مقرب گشتند اگر چه در ان دیار از زمان خواصیل
بن عیاض و سلطان ابراہیم ادہم و خواجہ غمان ہارونی و غیرہ ادا زہ فضل و فضایل و کرامت
حضرت چشت مشہور بود لیکن سبب تشریف بری شیخ در حد سپین شریفین باز

روشن تازه بوقوع آمد وفات شیخ محی در سال یک هزار و هشتاد و پنج و هزار و نه و هزار و در		
دیر میعلی است از مولف	یافت در حیات دائمی	چونکه محی زنده دل سپرد به
بلو و عشق حق سرایان او	ارتقا لشکر عیان عشق	میشیخ چندین مهر کانی
چشمه شتی قدس سوره ثانی سید الطافه چندین نهد ای بود و در شریعت و طریقت و		
بهره بر کمال داشت اول در قصیده مویان سکندر زید بعد از ان در سینه بلیه آمد و طین		
گرفت و در ایاسکه در مویان میو و شبها بر لب آب رفتی و ذکر هر گفتمی و وقت بلیه		
در آب درآمدی و دیگر جلی مشغول شدی و چون ذکر جلی کمالی رسانید که دیگر کسی		
در زیدی و در دوزخ و از حق و هنرم تی آور و سه و لغو و خسته و قیمت آن به صرف		
ماحتاج صرف کردی و آنچه باقی ماندی بفقر القییم سر مودی و در سماع غلو تمام داد		
و اشعار نربان فارسی و هندی و عربی بغایت فصاحت و بلاغت گفتمی و اور القییم		
بسیار است و از آنکه کتابی است منظوم بر طبقی نام که اورا شریک نیز کرده است و حق		
اکثر مسائل فقه است و وفات وی در سال یک هزار و هشتاد و هشت و هزار و سصد و یک		
خلق است از مولف	شیخ عالم چند وقت جمعی	شد چو شبلی بسوی خلد برین
خواججه اخشی بگو سالش	هم بفر ما چند شیخ امین	میشیخ حبیب جمیری قریب
سوره اصل او از بنگالاست و ارادت بنده شیخ محمد حالیه داشت مردی نام		
د صاحب عظمت اول در قصیده حالیه سکونت داشتی بعد از ان بکیر رسید و ثابت		
سی سال از حجه خود بغیر ضرورت پایدون نه نهاد صوم دوام داشتی و نذر و فقیح کثیر قبول		
و دیگر اسم ذات اشتغال داشتی و کشف و کرامات بسیار از وی بلیه رمی آمدند چنانچه		
صاحب عارچ الولا بیت میگوید که وقتی شیخ بعد از ستار برادر من گفت که کار دیگر که خدا		
تو در خانه فلان منصب دار خواهی شد که فلان نام و فلان نشان دارد و پیش		
بپهور آمد که او گفته بود و روزی شخصی سپاهی گفت که تو در سر کار شاه عالم		
خواهی شد چنانچه او بخیر روز و شاه کو شد و وفات وی در سال یک هزار و هشتاد و نه و		
فرار گوهر بار در ازنگ آباد است از مولف	چون صاحب خدا حبیب بمن	

شده بحضرت ارباب جلالت آن | متقی شاه اکبر است بگو | نیز اعلم ولی حبیب سخاوت
 شیخ پیر محمد لکنوی قدس سره در ولایتی کامل و کمال بود و شیخی عاقل و متفکر
 بزیارت حرمین مشرف شده اصل او از جویند ریاست و در ادب و تعلیم علم نمود و بعد از آن
 جویند آمد و از آنجا در دلی رفت و بعضی کتب را کلمه نمود و بعد از آن تفنوج آمد و بعضی
 نسخ پیش علمای آن شهر بخواند و از آنجا در لکنو رسید و پیش شیخ عبدالقادر قاضی
 لکنوی تحصیل علم با تمام رسانید و در آنجا جذب شوق الهی و از دیگر حال دلی گشت درین
 شاه عبدالقادر سیاح چندی که سکونت در کوه سبتان داشت و تمام ربع مسکون را دست
 نموده بود بر سر وقت و سه در رسید و او را مرید خود کرد و از خاندان حشیه عالیله
 حصه وافر بوی بخشید و بسلاسل دیگر هم اجازت و طاعت داد و بتدریس و در کس
 و هدایت ارباب فضیلت و صیانت کرد و بسکونت لکنو فرمان داد و برب آب گوئی قیام
 پذیرفت و بر سر راه لکنو هدایت مریدان مشغول گشت و ابواب فتوحات بر روی گشاید
 شد و همه را در راه خدا صرف کرد و بجز قوت یک دره خود نگرفت و به آنوقت طلسم
 از بازار لکنو برده و با اتفاق حاضرین و بسیار ذوق داشتند و چند خوالان دام
 بلکه بیخ و شام حاضر خدمت و بی بودند و ربع حصه بر به ایشان بخشید و عطر و علما و
 مساکین لکنو را نیز از فتوح خود و محرم ساختن و چون خواستی که از آب گوئی عبور کنند
 گشتی حاضر بود و به با هم را میان بر گشتی سوار شدند و اگر گشتی نبود بر آب
 نشسته و هم را میان را نیز با خود برده و قدم بجای آب تر نشد و صاحب معارف
 میفرماید که چون بن سفر نیکام در لکنو رسیدم بنزد شیخ پیر محمد رسیدم شفقت و محبت
 بسیار کرد و کتاب بحر الفرائد شرح دیوان خواجه حافظ که از تصنیفات من بود ملا حظ
 فرموده بسیار پسندید و فرمود که بجز است محیط انواع علوم و چند ماه بظان خود داشت
 و خیرا شحال خواجگان حشیه اجازت داد و خرقه ترک پوشانید و بعضی ادویه با نوره و خنجر
 هم و نیز کاپی موزن نموده و شفقت فرمود و در تصنیفات بسیار است چنانچه سرانجام
 شیخ پیر محمد در قنیه و کتب و در تصنیفات و در ربع منازل در سلوک از

بصافیت و توالی و در آنست و قافیه شش پرورد سال یکبار و هشتاد و هجری و فرار
انوار در یکجا است و مولف محمد سرور بزم محبت جو شد تاریخ آن سرور افاق
بگویند شش یقین و شش حق بین ابرار اند محمد سرور عشاق شش محمد صمد حق چستی
صافی لاهوری قدس سره از علمای مشایخ خشت اهل بهشت است
شانی عالی و در تالیفات در علوم شریعت و طریقت فرید و حید بود تمام روز در درس
طالبان علم گذرانیدی و بعد شام تالین ملا با ان حق پر دانی خلق کثیر از سکای نجاب
از آنجا بجهت باب علوم دینی و دنیا دمی شد و در حالت وجد و سماع هر کسی که از نظر
اتر و می گذشتی تارک دنیا گشتی و می ترسید خلافت از شیخ محمد عارف لاهوری پوشید و
لاهور سکونت و زید و وفات وی تاریخ هشتم ذی الحجه در سال یکبار و هشتاد و چهار
هجری است و فرار از لاهور در فرار است این زمین است این مولف
ز دنیا رفت در جلد معلی چو صدیق ان ولی راه تحقیق اگر شد شش قدسی ال تا بح
بیکبار بار شش صدیق شش محمد و او دین شش محمد صادق گفتی شستی
صافی قدس سره مرید و خلیفه در عالم بقدر خود بود و منی بلند و جانی قوی و
آثار کمال ولایت از ناصیه حال وی هویدا بودند صاحب سواد طبع الانوار کرامات
بشماره و خوارق لا تعد و لا تحصى از وی درج کتاب خود نموده است که شش از هزار
یکی از هزارند که دیگر و تفلسست که شش شب عرس نهالین حضرت غوث الاعظم علی
عبد القادر گیلانی رضی الله عنه مجلسی عالی ترتیب میکرد و طعام و افریق و عزا میداد و قوی
موقع عرس حضرت عوثنیه قریب رسید خبری موجودند است شش سوند با خلیفه خود را از شاد
کرد که برای معرفت فاطمه حضرت غوث الاعظم از کسی دوست قرض حسنه بگیرد بعد اصد
حکم خود جواب قیلوله بچه تشریف بر و بعد ساعتی سید انگشت و شش سوند با طلبه اشتمه فرمود که را
صرف عرس شریف قرض نباید گرفت که حضرت غوث الاعظم باین کار خیر خود اندا کرده است و
خرج عیال نموده یعنی چون بجزاب رقم روح بر قوت حضرت غوث الاعظم تشریف آورد و بایز
روپی نقد و یک اشرفی بمن داد و ادا کرد که این نقد را در مصت ارف غرض

خرج کن چون بیدار شدیم نزد کوراد در دست موجود یافتیم نقاشی که در پیشی بگشود در
 اربعین شست چون در جبهه درخت کنار بود در مدت چهل اکثر اوقات برگه‌ها را زغوروی
 چون از اربعین برآمد عرض کرد که من در چهل روز خلوت هیچ چیز ندیده‌ام منتهی بود که دروغ میگوئی اگر
 این درخت غذای تو بود در پیش انگار که در پیش رفته آورده استفسار حال نمود و در
 بعضی آمد و در آن وقت سدیق قول پیش کرد نقاشی است که چون او را گلب و سیب نگاه
 باو شاه در سال کمپار و شصت هجری بر تخت نشاندنای جلوس نمود بعضی معاندان این
 خاندان بیع باو شاه رسانیدند که شیخ داود شب و روز به برکت سماع مشغول میبند
 و از متابعت شریع مبرا منصرف نمیشد باینکه باو شاه از حال او پرسید و فرامان طلبی شیخ جاری
 ساخت و شیخ حسب اطلب در بهای نزد بادشاه تشریف برد باو شاه ملا عبدالقوی نقیرا
 که از متعصبان وقت بود و بافت مرا عداوت دلی داشت بجهت بحث و احتساب نزد شیخ
 فرستاد و نزد شیخ آمد و از سماع استفسار نمود و فرمود که اگر از روی سماع طلب
 نمی‌رسی اشکام لایق مباح و حدیث آمده است هر کسی که لایق سماع باشد او را سماع
 و من خود را لایق شنیدن سماع میدانم و اگر از روی حال می‌پرسی آن جسم موقوف است
 پس بقولان که حاضر بودند ارشاد کرد که چیزی که گویند توان قول آغاز کردند
 و شیخ مستجابم تولد شده بلا عیب القوس ارشاد کرد که ای اهل عالم من خود
 صاحب شیخ و یابی احکام شریعت ام از من دلیل ایاحت سماع میخواهی بچند این
 که لفظ جابل از زبان شیخ برآمد ملا عبدالقوی همه علوم خود را موشش کرد و جابل مضی گفت
 بر چند خواست که حرفی از زبان گویند قافله گشت گریه آغاز نمود و بعد در پاسخ شیخ
 آورد و از اینها نمود و شیخ بر سر قدم آمد و گفت تو درین عهد ملک العظمی و صاحب قسطن
 بهستی چرا در ایشان را از رسیدن بهما نوقت علوم فراموشش کرد و و سبب آن
 و بعد قی دل مرگشت نقل است که چون وقت وفات شیخ نزدیک رسید
 پیش از وفات سه روز بهرادر خورد و خویش شیخ محمد فرمود که تا بوقت برآید من را رفته
 کنید چرا که سه شب است که پی در پی پیغمبر عالم صلی الله علیه و سلم در عالم رویا مرا میفرماید

که سواد و دانش حق تو مشتمل بر دو مرتبه و با بیان پیر شیخ محمد ثابوت حسب الامر شاد و تیار
 کرد چون شب پنجم ماه رمضان سال یک هزار و نود و پنج رسید بعد افطار قوالان را طلب
 فرمود و مجلس سماع گرم ساخت و تمام شب در وید و تواجید بگذرانید چون صبح وید در حاکم
 و حمد و سماع جان بجانان سپرد و در قصه گنگوہ مد فون گشت شیخ سوزد مان عبد المؤمن
 و شیخ بلاتی که تهنیتی رسید غریب الله ساکن کرانه و شیخ ابوالعالی ساکن ابط و شیخ عبد القادر
 ساکن سوز از خلفای نیست قطعه تباریح از مولف
 ازین و هر دو خلعت نشین ابو شیخ داود و حق بن بسال و گریار داود شیخ یحیی
 حضرت شاه ابوالعالی حشمتی صابری قدس سره از سادات عظام و خلفای امام
 شیخ داود حشمتی است اگر چه ارادت بخدمت شیخ محمد صادق گنگوہی داشت اما تکمیل
 از شیخ داود یافت و خرقه خلافت پوشید بر روی سید محمد اشرف و فیصله مظهر
 متصل سهارنپور سکونت داشت چون او وفات یافت و حضرت شاه خود رسال بماند
 و الهه اشل او را نزد شیخ محمد صادق گنگوہی برد و برای تربیت و تکمیل وی التماس نمود شیخ
 او را نزد خود داشت و به تعلیم علم ظاهری مشغول ساخت و بوقت وفات خود حواله اش
 به شیخ داود نمود چنانچه شیخ داود او را تکمیل رسانید و خرقه خلافت داد و تخلص است
 که شاه ابوالعالی را پس این بود و فاسد و بد طینت و بد خو و بوی کمال عداوت داشت و فقام
 وی بی تحقیق بر زبان می آورد و انواع از ارمید او میریدان شاه هر چند براسه نادید
 وی از شاه اجازه میخواستن و اجازت نمیداد و در محقق و سیر راضی نمی شد اتفاقاً
 آن همسایه وفات یافت حضرت شاه چند روز ماتم او کرده بگریه و بکا گدراست و
 طعام تناول نکرد و خدام باعث این غم عالم پیسیدند و فرمود که بیایم و دست آنها
 و او بسیار را که خواستن حال بسیار دنیا داری میبرد و در تراکی شدت گدازد و بیایم و دست
 و بگوئی این نوع مردمان ممکن نیست مالا که آن شخص وفات یافت و اسرار بسیار گشت
 و بیازاد اسرار که فراموش و ازین سبب خوانده و کمالی از حق حال پس است
 نفس است که در این سال حضرت شاه یحیی از این است و از این است و از این است

که از دنیا و مافیها خبری نداشت بلکه کما رتبه ماه از اکل و شرب هم دست بکشید چون
 وقت نماز می رسید خدام هزار مشکل آگاه میکرد و در وقت نماز بر مصلای ایستاده میکرد
 بعد سه سال آن حالت رفع گردید و در امور دینی و دنیاوی با خیر شد و مریدان استفسار
 حال کردند فرمود که حالا فرض و سنت نماز مشکل تسکین شالی شده مرا برای ادای نماز
 آگاه می سازند حاجت آگاهی شان دارم نقل است که در خانه حضرت شامی مکی حضرت
 کمال بود اکثر اوقات بفرقه فقه میگذشت خاصان این خبر به میران سید بسکینه^{عظمی} رسید
 وی رسانیدند ایشان طریقت غله حضرت شاه را طلبیده در دس دست مبارک نهادند
 و گفت حالا تا قیامت غله این طرف کم نخواهد شد بی وسواس خرج کرده باشند چون دو
 ماه بفرغت گذشت شاه از اهلخانه استفسار حال نمود و اظهار حال کرد طرف (از)
 خود طلبید و سرگون ساخت و گفت که میران بسکینه در توکل باطل می اندازند نقل است
 که روزی چند شایخ در مجلسی که در قبه تمانیه اتفاق افتاد بود مثل حضرت شاه ابوالمعالی و
 میران سید بسکینه و شیخ ابو الفتح و شیخ نسوند و ابهری و شیخ بلاقی و شیخ محمد شاه محمد و شیخ
 و شیخ عبد القادر سنوری و شافعی الدین کهری و ابوالاسود سید غیب ساکن کرانه حاضر بودند
 و کرد در کلمه طیب لا اله الا الله افتاد حضرت شاه فرمود که آنکه این کلمه را از دل خواند مانند
 اگر لفظ لا را در گوش کسی ندی جان بگویند بمرد و اگر الا الله بگویند بازنده گردد
 حاضرین التماس این امر نمودند حضرت شاه برخاست و بگوش یک گام پیش که در ضمن آن غایب
 سببه بود لفظ لا را بگفت ادنی احتمال بقیاد و بگرد باز الا الله بگوش و دیگری خواندند
 و برخاسته بگردین سبزه ششول گشت و قات شاه ابوالمعالی بقول صاحب شجره شریف
 سال بگذارد و یکصد شانه بجزایست و صاحب شجره سال وفات و از ماه شمساه^{۱۱۱۶} ختمی فرموده است

از مولف رفت از دنیا و دوزخین	پیر بهر ابوالمعالی اهل فیض	سال وصال او تاج التارکین
بار دیگر ابوالمعالی اهل فیض	شیخ عبد الرشید جالندهری قدس سره	از سادات عظام شهر جالندهری است پدر بزرگوارش سید اشرف نام داشت

خود سالی ثور حق انگیز حال وی گشت و بعد تفصیل علوم متداوله طلب خدا از وطن برآمد

سپید کرد و آخر بخدمت شاه ابوالمعالی حاضر آمد چون حضرت شاه به طبعی رسید او را حواله
 سپید میران به یکدیگر فرمود و از تشریف و تربیت و تکمیل وی کرد وی از میران به یکدیگر حواله
 کرد و خلافت یافت و صاحب نزهت المساکین و تحریف مفسدین که روزی حضرت میران
 به یکدیگر سپید علیهم السلام جالندهری مخاطب شده فرمود که هر مردی که بطلب خدا نرسد
 حاضر میشود تا شش سال امتحان رسوخ وی کرده میشود اگر صاحب اعتقاد معلوم میگردد
 او را از زمره خدام خود بشمار میکنند سوای سپید عبدالرشید که بر دوازده اعتقاد در آن
 آورده است و قات آن جامع الکملات تاریخ غره ماه ربیع الاول روز جمعه سال
 یک هزار و یکصد و بیست و یک هجری بمین حیات مرشد خود میران سپید به یکدیگر بوقوع آمد و در آن
 بد فزون شد میران سپید به یکدیگر بعد وفات وی سپید غلام محمد الدین خلف او را به جنت خود متمایز ساخت
 و کمال رسانید و قطعه تاریخ منطومه مندرجه تذکره دی که باقیم رسیده این است قطعه

شیخ نورالدین سپید اثر	شیخ نجم حشمت کمان جوی	سید علم و محبت زن اعمال نیک
غنیه باغ محمد مصطفی	یوم جمعه و غره اول ربیع	نعمته آن معادن صدق و صفا
گشت عازم به جهان بی ثبات	بر درخت خود سوگوار بقا	چون نمودم فکر سال جلالتش
ما توفیق فرمود معشوق خدا	از مولد هفت	حضرت عبدالرشیدان میران
چون ز دنیا رفت و در جنت بید	سال وصل است ما خواجه	بار دیگر سرور عالم رسید

شیخ سوزنا دلده شیخ المومن چشتی صابری قدس سره مرید و خلیفه
 و جانشین شیخ داود چشتی مکنووی است در تربیت مریدان و تکمیل خدام نظر فرمود و اثر
 وی حکم اکبر اعظم داشت و در حالت وجد و سماع بر هر کس نظر کیا اثر و سوره افتاد
 است و بوی گشتی و شجره آبای گرام وی بحضرت ابوبکر خلیفه اعظم سرور عالم صلی الله
 علیه و سلم میر سپید پدر عالیقدر وی شیخ عبدالمومن از امراسه جایگزین شاه اولی
 بود و در قصبه سفیدون که در جایگزینی بود سکونت داشت چون او وفات یافت شیخ خورشید
 باندا نام از عهد خردی آثار بزرگی بر ناصیه حمال وی عیان بودند و کعبه را
 پرستان اعتقاد کامل داشت آخر شریف ارادت شیخ داود فانی شده بکمالات سپید

و صاحب خوارق و کرامت گشت و صاحب سواد طبع الانوار میفرمایید که دستش
 در ابتدای حال از موضع سبزه بر میسکن خود بتقریب عرس بزرگی بمنوع و یحیی تشرف
 بر اتفاق بهر آن روز پس از نوجوان عالم آن دهم میزد و پدرش بکمال اعتقاد و عشق
 برداشته در مجلس سماع فکر که شیخ هم در آنجا تشرف داشت او در آن روز در مجلس نهاد
 و از راز بر گریست و گفت سه مرد آن خدا خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند و این
 امید و راست که بتوجه انعام مردان خدا پس مرده من زنده گردم شیخ را بر حال راز
 رحم آمد و از مقام خود بر خاست بر بالین مرده آمد و گفت بر خیز ای پس بگو آن حق القیوم
 است و خود مرده پس فی الحال چشم بگشاید و زنده گشت نقاسبت که وقتی شیخ در
 حالت مستی و کوره آتش که آنجا خشت بر آن خشت با پنجه بیکوفد در آمد و تا یکپاس در آن
 راند موسی از جبهه بیار سوخته شد نقاسبت که وقتی شیخ در مجلس سماع که قصه بگویند بعد
 تشرف داشت در ویشی از حاضرین مجلس در حالت وجد بزرگان را که به پیشانی
 حاضرین خواب میخیزد الدین حسن اجمیری بنی هند تشرف آورده است چون اولی رانی
 گفتن خلایق شیخ بود قاضی شهر در صدر و قتل آن در دیش گشت و بفرموده سبب است
 شیخ خود نزد قاضی رفت و گفت که عاشق و المینون معذور و در ویش را معذور در آید
 و در صدر قتل وی نشوید قاضی گفت شیخ قبول نکند و ازین سبب بر طبع مبارکش جلالت کمال
 شده و قاضی فرمود که اگر تو قبول عاشقان الهی که سبب انشاء الله مثل سنگ عود کرده
 خواهی مرد قاضی را همان وقت تیر و سرفه داشت که گشت و در چند روز بهمان بیماری
 نقاسبت که وقتی شیخ از عرش شاه جلال تا تائید سری شرافت یافته شناسایی
 خود تشرف می آورد و در آنجا راه ریزان از موضع بیرون آمده خواسته که شیخ را
 با مردان تاراج کنند اما از نهایت رغبت توانستند اما چون شیخ از آن موضع گذر کرد
 در ویشی را که از جمیع خدام باریس تنها مانده بود و تاراج کرده جامه و کالای او را بفارغ
 در ویش عربان دیگر این نیز شیخ آمده حال ظاهر ساخت فرمود که عجب است که این
 انگشت بیکدیگر در این سخن آشوب و بی ادبیت حکمای دهم تا الان و در این خشت

۴۸۹

القدره العالیه و تحقیق کرده و کالای غایت کرده و پس وادیده و آتش منطفی گشت و تقوا
 که روزی شیخ در مجلس سماع تشریف میداشت چون در ده برآمد اول سحر مبارک باز
 تمام جمعی از اهل مردمان غایب شدند و تا یکپاس معذور ماند باز پیرا گشت بعد از این
 سماع شخصی استفسار حال نمود فرمود که نور عشق بر نور عاشق غالب گردید و نور عاشق
 را در انوار خورشید مشهور ساخت نفیست که چون وقت وفات شیخ نزدیک رسید
 قوالان را طلب کرد و فرمود که همین بیت حافظ شیرازی را که کرده بگوئید شعر محبت
 سخاوتم که بگویند قفس پر با خیال کو چرخ بادگران پر از دم چون قوالان این بیت را
 آغاز کردند شیخ در وجد آمد و در همان ذوق و شوق بتاریخ نسبت و چهارم ماه جمادی الاول
 سینه بکلیار در یکصد و سیست و نه برسمت حق پیوست و در قصیده سفید و نرغون ششمین
 محمد علی بن شیخ آله بخش ساکن بر اس و شیخ پیر محمد ساکن تها و شیخ عثمان کرمانی و شیخ
 محمد هادی کتبی و شیخ محمد کریم ریاسی مولف کتاب سوا طبع الانوار از ده کفای با بر
 وی هستند از ده و اوست شیخ سوند چون ز دنیا رفت سبب سال و هشتاد و نه و در آن وقت
 گفت سوند با منی روبروی ^{۱۱۳۹} ^{۱۱۴۰} ^{۱۱۴۱} ^{۱۱۴۲} ^{۱۱۴۳} ^{۱۱۴۴} ^{۱۱۴۵} ^{۱۱۴۶} ^{۱۱۴۷} ^{۱۱۴۸} ^{۱۱۴۹} ^{۱۱۵۰} ^{۱۱۵۱} ^{۱۱۵۲} ^{۱۱۵۳} ^{۱۱۵۴} ^{۱۱۵۵} ^{۱۱۵۶} ^{۱۱۵۷} ^{۱۱۵۸} ^{۱۱۵۹} ^{۱۱۶۰} ^{۱۱۶۱} ^{۱۱۶۲} ^{۱۱۶۳} ^{۱۱۶۴} ^{۱۱۶۵} ^{۱۱۶۶} ^{۱۱۶۷} ^{۱۱۶۸} ^{۱۱۶۹} ^{۱۱۷۰} ^{۱۱۷۱} ^{۱۱۷۲} ^{۱۱۷۳} ^{۱۱۷۴} ^{۱۱۷۵} ^{۱۱۷۶} ^{۱۱۷۷} ^{۱۱۷۸} ^{۱۱۷۹} ^{۱۱۸۰} ^{۱۱۸۱} ^{۱۱۸۲} ^{۱۱۸۳} ^{۱۱۸۴} ^{۱۱۸۵} ^{۱۱۸۶} ^{۱۱۸۷} ^{۱۱۸۸} ^{۱۱۸۹} ^{۱۱۹۰} ^{۱۱۹۱} ^{۱۱۹۲} ^{۱۱۹۳} ^{۱۱۹۴} ^{۱۱۹۵} ^{۱۱۹۶} ^{۱۱۹۷} ^{۱۱۹۸} ^{۱۱۹۹} ^{۱۲۰۰} ^{۱۲۰۱} ^{۱۲۰۲} ^{۱۲۰۳} ^{۱۲۰۴} ^{۱۲۰۵} ^{۱۲۰۶} ^{۱۲۰۷} ^{۱۲۰۸} ^{۱۲۰۹} ^{۱۲۱۰} ^{۱۲۱۱} ^{۱۲۱۲} ^{۱۲۱۳} ^{۱۲۱۴} ^{۱۲۱۵} ^{۱۲۱۶} ^{۱۲۱۷} ^{۱۲۱۸} ^{۱۲۱۹} ^{۱۲۲۰} ^{۱۲۲۱} ^{۱۲۲۲} ^{۱۲۲۳} ^{۱۲۲۴} ^{۱۲۲۵} ^{۱۲۲۶} ^{۱۲۲۷} ^{۱۲۲۸} ^{۱۲۲۹} ^{۱۲۳۰} ^{۱۲۳۱} ^{۱۲۳۲} ^{۱۲۳۳} ^{۱۲۳۴} ^{۱۲۳۵} ^{۱۲۳۶} ^{۱۲۳۷} ^{۱۲۳۸} ^{۱۲۳۹} ^{۱۲۴۰} ^{۱۲۴۱} ^{۱۲۴۲} ^{۱۲۴۳} ^{۱۲۴۴} ^{۱۲۴۵} ^{۱۲۴۶} ^{۱۲۴۷} ^{۱۲۴۸} ^{۱۲۴۹} ^{۱۲۵۰} ^{۱۲۵۱} ^{۱۲۵۲} ^{۱۲۵۳} ^{۱۲۵۴} ^{۱۲۵۵} ^{۱۲۵۶} ^{۱۲۵۷} ^{۱۲۵۸} ^{۱۲۵۹} ^{۱۲۶۰} ^{۱۲۶۱} ^{۱۲۶۲} ^{۱۲۶۳} ^{۱۲۶۴} ^{۱۲۶۵} ^{۱۲۶۶} ^{۱۲۶۷} ^{۱۲۶۸} ^{۱۲۶۹} ^{۱۲۷۰} ^{۱۲۷۱} ^{۱۲۷۲} ^{۱۲۷۳} ^{۱۲۷۴} ^{۱۲۷۵} ^{۱۲۷۶} ^{۱۲۷۷} ^{۱۲۷۸} ^{۱۲۷۹} ^{۱۲۸۰} ^{۱۲۸۱} ^{۱۲۸۲} ^{۱۲۸۳} ^{۱۲۸۴} ^{۱۲۸۵} ^{۱۲۸۶} ^{۱۲۸۷} ^{۱۲۸۸} ^{۱۲۸۹} ^{۱۲۹۰} ^{۱۲۹۱} ^{۱۲۹۲} ^{۱۲۹۳} ^{۱۲۹۴} ^{۱۲۹۵} ^{۱۲۹۶} ^{۱۲۹۷} ^{۱۲۹۸} ^{۱۲۹۹} ^{۱۳۰۰} ^{۱۳۰۱} ^{۱۳۰۲} ^{۱۳۰۳} ^{۱۳۰۴} ^{۱۳۰۵} ^{۱۳۰۶} ^{۱۳۰۷} ^{۱۳۰۸} ^{۱۳۰۹} ^{۱۳۱۰} ^{۱۳۱۱} ^{۱۳۱۲} ^{۱۳۱۳} ^{۱۳۱۴} ^{۱۳۱۵} ^{۱۳۱۶} ^{۱۳۱۷} ^{۱۳۱۸} ^{۱۳۱۹} ^{۱۳۲۰} ^{۱۳۲۱} ^{۱۳۲۲} ^{۱۳۲۳} ^{۱۳۲۴} ^{۱۳۲۵} ^{۱۳۲۶} ^{۱۳۲۷} ^{۱۳۲۸} ^{۱۳۲۹} ^{۱۳۳۰} ^{۱۳۳۱} ^{۱۳۳۲} ^{۱۳۳۳} ^{۱۳۳۴} ^{۱۳۳۵} ^{۱۳۳۶} ^{۱۳۳۷} ^{۱۳۳۸} ^{۱۳۳۹} ^{۱۳۴۰} ^{۱۳۴۱} ^{۱۳۴۲} ^{۱۳۴۳} ^{۱۳۴۴} ^{۱۳۴۵} ^{۱۳۴۶} ^{۱۳۴۷} ^{۱۳۴۸} ^{۱۳۴۹} ^{۱۳۵۰} ^{۱۳۵۱} ^{۱۳۵۲} ^{۱۳۵۳} ^{۱۳۵۴} ^{۱۳۵۵} ^{۱۳۵۶} ^{۱۳۵۷} ^{۱۳۵۸} ^{۱۳۵۹} ^{۱۳۶۰} ^{۱۳۶۱} ^{۱۳۶۲} ^{۱۳۶۳} ^{۱۳۶۴} ^{۱۳۶۵} ^{۱۳۶۶} ^{۱۳۶۷} ^{۱۳۶۸} ^{۱۳۶۹} ^{۱۳۷۰} ^{۱۳۷۱} ^{۱۳۷۲} ^{۱۳۷۳} ^{۱۳۷۴} ^{۱۳۷۵} ^{۱۳۷۶} ^{۱۳۷۷} ^{۱۳۷۸} ^{۱۳۷۹} ^{۱۳۸۰} ^{۱۳۸۱} ^{۱۳۸۲} ^{۱۳۸۳} ^{۱۳۸۴} ^{۱۳۸۵} ^{۱۳۸۶} ^{۱۳۸۷} ^{۱۳۸۸} ^{۱۳۸۹} ^{۱۳۹۰} ^{۱۳۹۱} ^{۱۳۹۲} ^{۱۳۹۳} ^{۱۳۹۴} ^{۱۳۹۵} ^{۱۳۹۶} ^{۱۳۹۷} ^{۱۳۹۸} ^{۱۳۹۹} ^{۱۴۰۰} ^{۱۴۰۱} ^{۱۴۰۲} ^{۱۴۰۳} ^{۱۴۰۴} ^{۱۴۰۵} ^{۱۴۰۶} ^{۱۴۰۷} ^{۱۴۰۸} ^{۱۴۰۹} ^{۱۴۱۰} ^{۱۴۱۱} ^{۱۴۱۲} ^{۱۴۱۳} ^{۱۴۱۴} ^{۱۴۱۵} ^{۱۴۱۶} ^{۱۴۱۷} ^{۱۴۱۸} ^{۱۴۱۹} ^{۱۴۲۰} ^{۱۴۲۱} ^{۱۴۲۲} ^{۱۴۲۳} ^{۱۴۲۴} ^{۱۴۲۵} ^{۱۴۲۶} ^{۱۴۲۷} ^{۱۴۲۸} ^{۱۴۲۹} ^{۱۴۳۰} ^{۱۴۳۱} ^{۱۴۳۲} ^{۱۴۳۳} ^{۱۴۳۴} ^{۱۴۳۵} ^{۱۴۳۶} ^{۱۴۳۷} ^{۱۴۳۸} ^{۱۴۳۹} ^{۱۴۴۰} ^{۱۴۴۱} ^{۱۴۴۲} ^{۱۴۴۳} ^{۱۴۴۴} ^{۱۴۴۵} ^{۱۴۴۶} ^{۱۴۴۷} ^{۱۴۴۸} ^{۱۴۴۹} ^{۱۴۵۰} ^{۱۴۵۱} ^{۱۴۵۲} ^{۱۴۵۳} ^{۱۴۵۴} ^{۱۴۵۵} ^{۱۴۵۶} ^{۱۴۵۷} ^{۱۴۵۸} ^{۱۴۵۹} ^{۱۴۶۰} ^{۱۴۶۱} ^{۱۴۶۲} ^{۱۴۶۳} ^{۱۴۶۴} ^{۱۴۶۵} ^{۱۴۶۶} ^{۱۴۶۷} ^{۱۴۶۸} ^{۱۴۶۹} ^{۱۴۷۰} ^{۱۴۷۱} ^{۱۴۷۲} ^{۱۴۷۳} ^{۱۴۷۴} ^{۱۴۷۵} ^{۱۴۷۶} ^{۱۴۷۷} ^{۱۴۷۸} ^{۱۴۷۹} ^{۱۴۸۰} ^{۱۴۸۱} ^{۱۴۸۲} ^{۱۴۸۳} ^{۱۴۸۴} ^{۱۴۸۵} ^{۱۴۸۶} ^{۱۴۸۷} ^{۱۴۸۸} ^{۱۴۸۹} ^{۱۴۹۰} ^{۱۴۹۱} ^{۱۴۹۲} ^{۱۴۹۳} ^{۱۴۹۴} ^{۱۴۹۵} ^{۱۴۹۶} ^{۱۴۹۷} ^{۱۴۹۸} ^{۱۴۹۹} ^{۱۵۰۰} ^{۱۵۰۱} ^{۱۵۰۲} ^{۱۵۰۳} ^{۱۵۰۴} ^{۱۵۰۵} ^{۱۵۰۶} ^{۱۵۰۷} ^{۱۵۰۸} ^{۱۵۰۹} ^{۱۵۱۰} ^{۱۵۱۱} ^{۱۵۱۲} ^{۱۵۱۳} ^{۱۵۱۴} ^{۱۵۱۵} ^{۱۵۱۶} ^{۱۵۱۷} ^{۱۵۱۸} ^{۱۵۱۹} ^{۱۵۲۰} ^{۱۵۲۱} ^{۱۵۲۲} ^{۱۵۲۳} ^{۱۵۲۴} ^{۱۵۲۵} ^{۱۵۲۶} ^{۱۵۲۷} ^{۱۵۲۸} ^{۱۵۲۹} ^{۱۵۳۰} ^{۱۵۳۱} ^{۱۵۳۲} ^{۱۵۳۳} ^{۱۵۳۴} ^{۱۵۳۵} ^{۱۵۳۶} ^{۱۵۳۷} ^{۱۵۳۸} ^{۱۵۳۹} ^{۱۵۴۰} ^{۱۵۴۱} ^{۱۵۴۲} ^{۱۵۴۳} ^{۱۵۴۴} ^{۱۵۴۵} ^{۱۵۴۶} ^{۱۵۴۷} ^{۱۵۴۸} ^{۱۵۴۹} ^{۱۵۵۰} ^{۱۵۵۱} ^{۱۵۵۲} ^{۱۵۵۳} ^{۱۵۵۴} ^{۱۵۵۵} ^{۱۵۵۶} ^{۱۵۵۷} ^{۱۵۵۸} ^{۱۵۵۹} ^{۱۵۶۰} ^{۱۵۶۱} ^{۱۵۶۲} ^{۱۵۶۳} ^{۱۵۶۴} ^{۱۵۶۵} ^{۱۵۶۶} ^{۱۵۶۷} ^{۱۵۶۸} ^{۱۵۶۹} ^{۱۵۷۰} ^{۱۵۷۱} ^{۱۵۷۲} ^{۱۵۷۳} ^{۱۵۷۴} ^{۱۵۷۵} ^{۱۵۷۶} ^{۱۵۷۷} ^{۱۵۷۸} ^{۱۵۷۹} ^{۱۵۸۰} ^{۱۵۸۱} ^{۱۵۸۲} ^{۱۵۸۳} ^{۱۵۸۴} ^{۱۵۸۵} ^{۱۵۸۶} ^{۱۵۸۷} ^{۱۵۸۸} ^{۱۵۸۹} ^{۱۵۹۰} ^{۱۵۹۱} ^{۱۵۹۲} ^{۱۵۹۳} ^{۱۵۹۴} ^{۱۵۹۵} ^{۱۵۹۶} ^{۱۵۹۷} ^{۱۵۹۸} ^{۱۵۹۹} ^{۱۶۰۰} ^{۱۶۰۱} ^{۱۶۰۲} ^{۱۶۰۳} ^{۱۶۰۴} ^{۱۶۰۵} ^{۱۶۰۶} ^{۱۶۰۷} ^{۱۶۰۸} ^{۱۶۰۹} ^{۱۶۱۰} ^{۱۶۱۱} ^{۱۶۱۲} ^{۱۶۱۳} ^{۱۶۱۴} ^{۱۶۱۵} ^{۱۶۱۶} ^{۱۶۱۷} ^{۱۶۱۸} ^{۱۶۱۹} ^{۱۶۲۰} ^{۱۶۲۱} ^{۱۶۲۲} ^{۱۶۲۳} ^{۱۶۲۴} ^{۱۶۲۵} ^{۱۶۲۶} ^{۱۶۲۷} ^{۱۶۲۸} ^{۱۶۲۹} ^{۱۶۳۰} ^{۱۶۳۱} ^{۱۶۳۲} ^{۱۶۳۳} ^{۱۶۳۴} ^{۱۶۳۵} ^{۱۶۳۶} ^{۱۶۳۷} ^{۱۶۳۸} ^{۱۶۳۹} ^{۱۶۴۰} ^{۱۶۴۱} ^{۱۶۴۲} ^{۱۶۴۳} ^{۱۶۴۴} ^{۱۶۴۵} ^{۱۶۴۶} ^{۱۶۴۷} ^{۱۶۴۸} ^{۱۶۴۹} ^{۱۶۵۰} ^{۱۶۵۱} ^{۱۶۵۲} ^{۱۶۵۳} ^{۱۶۵۴} ^{۱۶۵۵} ^{۱۶۵۶} ^{۱۶۵۷} ^{۱۶۵۸} ^{۱۶۵۹} ^{۱۶۶۰} ^{۱۶۶۱} ^{۱۶۶۲} ^{۱۶۶۳} ^{۱۶۶۴} ^{۱۶۶۵} ^{۱۶۶۶} ^{۱۶۶۷} ^{۱۶۶۸} ^{۱۶۶۹} ^{۱۶۷۰} ^{۱۶۷۱} ^{۱۶۷۲} ^{۱۶۷۳} ^{۱۶۷۴} ^{۱۶۷۵} ^{۱۶۷۶} ^{۱۶۷۷} ^{۱۶۷۸} ^{۱۶۷۹} ^{۱۶۸۰} ^{۱۶۸۱} ^{۱۶۸۲} ^{۱۶۸۳} ^{۱۶۸۴} ^{۱۶۸۵} ^{۱۶۸۶} ^{۱۶۸۷} ^{۱۶۸۸} ^{۱۶۸۹} ^{۱۶۹۰} ^{۱۶۹۱} ^{۱۶۹۲} ^{۱۶۹۳} ^{۱۶۹۴} ^{۱۶۹۵} ^{۱۶۹۶} ^{۱۶۹۷} ^{۱۶۹۸} ^{۱۶۹۹} ^{۱۷۰۰} ^{۱۷۰۱} ^{۱۷۰۲} ^{۱۷۰۳} ^{۱۷۰۴} ^{۱۷۰۵} ^{۱۷۰۶} ^{۱۷۰۷} ^{۱۷۰۸} ^{۱۷۰۹} ^{۱۷۱۰} ^{۱۷۱۱} ^{۱۷۱۲} ^{۱۷۱۳} ^{۱۷۱۴} ^{۱۷۱۵} ^{۱۷۱۶} ^{۱۷۱۷} ^{۱۷۱۸} ^{۱۷۱۹} ^{۱۷۲۰} ^{۱۷۲۱} ^{۱۷۲۲} ^{۱۷۲۳} ^{۱۷۲۴} ^{۱۷۲۵} ^{۱۷۲۶} ^{۱۷۲۷} ^{۱۷۲۸} ^{۱۷۲۹} ^{۱۷۳۰} ^{۱۷۳۱} ^{۱۷۳۲} ^{۱۷۳۳} ^{۱۷۳۴} ^{۱۷۳۵} ^{۱۷۳۶} ^{۱۷۳۷} ^{۱۷۳۸} ^{۱۷۳۹} ^{۱۷۴۰} ^{۱۷۴۱} ^{۱۷۴۲} ^{۱۷۴۳} ^{۱۷۴۴} ^{۱۷۴۵} ^{۱۷۴۶} ^{۱۷۴۷} ^{۱۷۴۸} ^{۱۷۴۹} ^{۱۷۵۰} ^{۱۷۵۱} ^{۱۷۵۲} ^{۱۷۵۳} ^{۱۷۵۴} ^{۱۷۵۵} ^{۱۷۵۶} ^{۱۷۵۷} ^{۱۷۵۸} ^{۱۷۵۹} ^{۱۷۶۰} ^{۱۷۶۱} ^{۱۷۶۲} ^{۱۷۶۳} ^{۱۷۶۴} ^{۱۷۶۵} ^{۱۷۶۶} ^{۱۷۶۷} ^{۱۷۶۸} ^{۱۷۶۹} ^{۱۷۷۰} ^{۱۷۷۱} ^{۱۷۷۲} ^{۱۷۷۳} ^{۱۷۷۴} ^{۱۷۷۵} ^{۱۷۷۶} ^{۱۷۷۷} ^{۱۷۷۸} ^{۱۷۷۹} ^{۱۷۸۰} ^{۱۷۸۱} ^{۱۷۸۲} ^{۱۷۸۳} ^{۱۷۸۴} ^{۱۷۸۵} ^{۱۷۸۶} ^{۱۷۸۷} ^{۱۷۸۸} ^{۱۷۸۹} ^{۱۷۹۰} ^{۱۷۹۱} ^{۱۷۹۲} ^{۱۷۹۳} ^{۱۷۹۴} ^{۱۷۹۵} ^{۱۷۹۶} ^{۱۷۹۷} ^{۱۷۹۸} ^{۱۷۹۹} ^{۱۸۰۰} ^{۱۸۰۱} ^{۱۸۰۲} ^{۱۸۰۳} ^{۱۸۰۴} ^{۱۸۰۵} ^{۱۸۰۶} ^{۱۸۰۷} ^{۱۸۰۸} ^{۱۸۰۹} ^{۱۸۱۰} ^{۱۸۱۱} ^{۱۸۱۲} ^{۱۸۱۳} ^{۱۸۱۴} ^{۱۸۱۵} ^{۱۸۱۶} ^{۱۸۱۷} ^{۱۸۱۸} ^{۱۸۱۹} ^{۱۸۲۰} ^{۱۸۲۱} ^{۱۸۲۲} ^{۱۸۲۳} ^{۱۸۲۴} ^{۱۸۲۵} ^{۱۸۲۶} ^{۱۸۲۷} ^{۱۸۲۸} ^{۱۸۲۹} ^{۱۸۳۰} ^{۱۸۳۱} ^{۱۸۳۲} ^{۱۸۳۳} ^{۱۸۳۴} ^{۱۸۳۵} ^{۱۸۳۶} ^{۱۸۳۷} ^{۱۸۳۸} ^{۱۸۳۹} ^{۱۸۴۰} ^{۱۸۴۱} ^{۱۸۴۲} ^{۱۸۴۳} ^{۱۸۴۴} ^{۱۸۴۵} ^{۱۸۴۶} ^{۱۸۴۷} ^{۱۸۴۸} ^{۱۸۴۹} ^{۱۸۵۰} ^{۱۸۵۱} ^{۱۸۵۲} ^{۱۸۵۳} ^{۱۸۵۴} ^{۱۸۵۵} ^{۱۸۵۶} ^{۱۸۵۷} ^{۱۸۵۸} ^{۱۸۵۹} ^{۱۸۶۰} ^{۱۸۶۱} ^{۱۸۶۲} ^{۱۸۶۳} ^{۱۸۶۴} ^{۱۸۶۵} ^{۱۸۶۶} ^{۱۸۶۷} ^{۱۸۶۸} ^{۱۸۶۹} ^{۱۸۷۰} ^{۱۸۷۱} ^{۱۸۷۲} ^{۱۸۷۳} ^{۱۸۷۴} ^{۱۸۷۵} ^{۱۸۷۶} ^{۱۸۷۷} ^{۱۸۷۸} ^{۱۸۷۹} ^{۱۸۸۰} ^{۱۸۸۱} ^{۱۸۸۲} ^{۱۸۸۳} ^{۱۸۸۴} ^{۱۸۸۵} ^{۱۸۸۶} ^{۱۸۸۷} ^{۱۸۸۸} ^{۱۸۸۹} ^{۱۸۹۰} ^{۱۸۹۱} ^{۱۸۹۲} ^{۱۸۹۳} ^{۱۸۹۴} ^{۱۸۹۵} ^{۱۸۹۶} ^{۱۸۹۷} ^{۱۸۹۸} ^{۱۸۹۹} ^{۱۹۰۰} ^{۱۹۰۱} ^{۱۹۰۲} ^{۱۹۰۳} ^{۱۹۰۴} ^{۱۹۰۵} ^{۱۹۰۶} ^{۱۹۰۷} ^{۱۹۰۸} ^{۱۹۰۹} ^{۱۹۱۰} ^{۱۹۱۱} ^{۱۹۱۲} ^{۱۹۱۳} ^{۱۹۱۴} ^{۱۹۱۵} ^{۱۹۱۶} ^{۱۹۱۷} ^{۱۹۱۸} ^{۱۹۱۹} ^{۱۹۲۰} ^{۱۹۲۱} ^{۱۹۲۲} ^{۱۹۲۳} ^{۱۹۲۴} ^{۱۹۲۵} ^{۱۹۲۶} ^{۱۹۲۷} ^{۱۹۲۸} ^{۱۹۲۹} ^{۱۹۳۰} ^{۱۹۳۱} ^{۱۹۳۲} ^{۱۹۳۳} ^{۱۹۳۴} ^{۱۹۳۵} ^{۱۹۳۶} ^{۱۹۳۷} ^{۱۹۳۸} ^{۱۹۳۹} ^{۱۹۴۰} ^{۱۹۴۱} ^{۱۹۴۲} ^{۱۹۴۳} ^{۱۹۴۴} ^{۱۹۴۵} ^{۱۹۴۶} ^{۱۹۴۷} ^{۱۹۴۸} ^{۱۹۴۹} ^{۱۹۵۰} ^{۱۹۵۱} ^{۱۹۵۲} ^{۱۹۵۳} ^{۱۹۵۴} ^{۱۹۵۵} ^{۱۹۵۶} ^{۱۹۵۷} ^{۱۹۵۸} ^{۱۹۵۹} ^{۱۹۶۰} ^{۱۹۶۱} ^{۱۹۶۲} ^{۱۹۶۳} ^{۱۹۶۴} ^{۱۹۶۵} ^{۱۹۶۶} ^{۱۹۶۷} ^{۱۹۶۸} ^{۱۹۶۹} ^{۱۹۷۰} ^{۱۹۷۱} ^{۱۹۷۲} ^{۱۹۷۳} ^{۱۹۷۴} ^{۱۹۷۵} ^{۱۹۷۶} ^{۱۹۷۷} ^{۱۹۷۸} ^{۱۹۷۹} ^{۱۹۸۰}

بن سید شاه تاج الدین بن عزالدین نوهار بن سید عثمان بن سید شاه سلیمان
 شکر بن شاه زید سالار شکر بن سید امیر احمد زاهد بن سید امیر خرم بن سید ابابکر علی
 بن سید عمر علی بن سید محمد بن سید علی شاه در سیر کاکی بن سید حسین ثانی الملقب
 بحمیس بن سید محمد بن سید حمیس بن سید حسن شاه ناصر فرعی بن سید محمد
 حمیس بن سید علی حسن بن سید حسین بن سید علی ناصر بن زید الدین بن سید حسین
 امام حسین رضی الله عنه و اولاده میران شاه بهلویه بی بی ملکه هم سیده بود که به لقب
 دایه بن سید اسطوخودوس سالار شکر میران شاه از ابای کرام میران بهلویه سید سالار
 لشکر یا لشکر بسیار از فراراده جهاد بهند آمد و در سیوان قیام گرفت راجه پنج که سیاه
 نام داشت بهمال حسد و عداوت آنحضرت را در هزار شمشیر کرد و بعد از شش صابان را که
 باراجه جنگ کرده و غنایاب شدند و سوانه راجه اسکی سکونت خود ساختند سلیمان بن سید
 آنشش شاه دلی چون اوازه گرفت و شرافت ایشان شنید و ختر خود بسیار
 بن سید زید شمشیر داد و دولت ظاهری و باطنی باین فاندان عالی شان رو
 نهاد و مولف کتاب **ثمرة الفوائد** میفرماید که حضرت سید
 میران بهلویه عمر نه سالگی بهیم گشت یعنی پدرش وفات یافت و والده ماجده اش در
 تربیت و تکمیل وی عهد پایبند بود و بخدمت اخوان فرید برای تعلیم علم فرستاد و بعد از آن
 تحصیل علم حضرت میران بخدمت جادو به جنتی و طلب خدا بخدمت شاه ابوالعالی حاکم
 گشت و بکلمات رسیده خرقه خلافت تقاضاست که شخصی سفید بافت مرید شاه بهلویه
 در موضع نوندرین میاندا اتفاقا روزی پسر ده ساله دسسه وفات یافت و بهالوقت
 حضرت شاه در خانه وی تشییع برد او سپرد و بخدمت ششده را در حجره بند کرده و صفت نام
 برداشت و با بلیه خود آکید کرد که تا وقتی که پسر و ششده طعام تناول نکند احوال
 وفات پسر ظاهر نکند زن نوربان تعلیم حکم شود هر که در به بختن طعام مشغول گشت
 چون طعام بخت شد و شاه بهلویه براسه تناول نبشست نوربان فرمود که بخور
 بیار تا با طعام بخور و عرض کرد که او با کودکان و بهنه بیازی مشغول است در وقت

حاضر شدن او ممکن نیست فرمودند که هر جا نیکو باشد او را بیا که بنی احضار او بطعام بخوانم
 ناچار سفید بافت جان وفات او ظاهر بر ساخت و بی نامی های بیکرست گفت سپید تو مرده
 نیست خفته است او را بیدار کرده بیا عرض کرد که او از بیم مرده است اگر زنده
 میبود بخدمت حاضر میشد فرمود که تو اندرون محو برو و بین اگر مرده باشد خیر تقدیر آتی
 و اگر خفته باشد بیدار کرده بیا نور بافت حسب الحکم اندرون حیره رفت و دید که سپیدش
 ماتر حشکمان نفس نمیزند آواز کرد و بیدار ساخت و دستکش گرفته نزد شاه آورد و غیره باز
 حاضرین مجاس برخواست و در آنروز صد کس از اراکین غاشیه خدمت شاه پیش
 گرفتند و تقاضاست که شخصی ببرد و بر نام ساکن موضع بی بی پور با مسلمانان کمال عزت
 داشت و تا یکپاس بر آورده روی مسلمانان نمیدید اتفاقاً لعلت مضده برداری
 و مقابل یکجام وقت گرفتار شد و از پیشگاه صوبه سرخند حکم بکشتن او نافذ گشت و در آنروز
 سر منبر و در باب کشتن وی مشاوی گردید و او را از زندان بر آورده در چهار سوسه
 بازار برای کشتن می بردند اتفاقاً در راه سواری حضرت شاه بگذشت و در آنروز
 محاندان حبیب و سر بر بای شاه آورد و نیا رهند به نمود و گفت که حالا از پیشگاه
 قطع کرده ام که قوال منتظر قتل من نشسته و جبلا و تیغ و در دست و خلاقی بر تماشای
 خونی من جمع آمده است درین حالت بر آفت اگر مشکک شای من بوقوع آید باز
 بیکار تو حیدر بکشایم و مسلمان شوم فرمود که خاطر جمع دار هیچ آسیبی بتو نخواهد رسید چون
 سواری بگذشت سواران بر برادر قتل گاه میزدند هنوز بقبل نیامده بود که حکم
 صوبه بکو تو دل رسید که زمیندار بی بی پور را بحضور حاضر آند چون شرف احضار یافت
 بعد ششم نامی حاکم از سر خون او در گذشت و خلعت واده بخصمت نمود و بر بنی القوی حیدر
 شاه آند و زبان بیکار حیدر شاه مرید گشت و با هم پیر شاه موسوم گردید و یکی از
 فرامندان حق شد تقاضاست که شخصی باراده سعید بخدمت حاضر آید و در دل آورد
 که اگر این شیخ بر کمال است درین موسوم که موسوم خروانه نیست من خروانه عطا خواهم
 شاه از خطر دنی تنور باطن آگاه شد و بجاوی ارشاد کرد که اندک انشب در طاق حیره

خزیه از دوی این شخص نگه داشته بودم برداشته پیاده سواران کن سایل خود را
 گرفت و بصدق دل حدیثه نقلست که روزی بکند و چاره اندازد ای پستاسی این
 در دایره شریف ایران سید بیکه همان آمدن چون نگاروی بر بند و مسلمان دیگر و عیال
 عام بود کار پردازان لنگر عرض پرور شد که در دایره شریف سوسه یک من
 از نیست چو صد من غله موجود است در نیاب چه ارشاد است فرمود که آند آید و
 شکر و غیره نزد ما بیاورد چون آوردند دست مبارک با نهار رسانید و فرمود که حالا
 خفیه و دود آقا بخند آرد و یکبار و شکر و یکبار و بسم الله الرحمن الرحیم خوانده
 آغاز کند خدا برکت خواهد کرد و اما تقسیم آنرا که در دایره بیکار و چاره صد فقیر را
 میفرستد آن اجناس ختم نشدند و باقی بها نقد که آید بماند نقلست که وقتی حضرت شاه
 در شهر علی بنجامه نواب تلوز خان تشریف داشت که خادمی چند چوبه پان و طشت نهاده
 بخدمت آورد و دوی بدست حق پرست خود بجایه زین مجلس تقسیم نمود و بیکر تورخان نداد این
 و سوسه و دل دوی گذشت بجز آن و سوسه یک بیضه خود بخود از طشت سپرد و برکت
 ستورخان اقامه فرمود ای تورخان مراد خود یافتی دمی تسلیم بجا آرد و بخورد و لاوت با
 سعادت آنحضرت نهم ماه رجب الحصب روز دوشنبه سال یکبار و چهل و شش و وفات
 آن جامع الکمال آئینه ماه رمضان المبارک سنه یکار و یکصد سی و یک هجری و غیر شریف شد و چار
 سال و بعضی حبس النوازل از بجهان استقلال نمود و در قصبه کترام مدفون گشت روضه مبارک
 نواب روشن الدوله که مرید ارادت وی بود و نموده صاحب شرفه الفوائد تاریخ وفات و
 از جمله شاه بهیکه مقبول خدا اخذ کرده است قطعه تاریخی از مدفن چو از علم خدا گردید

برای جلد روشن مثل بهیکه	بکفایت دل بسالشی نفی الشرع	خرد فرمود حاج فقره بهیکه
ایضا چو بخت جادوات	شاه شامان پیران شاه بهیکه	گفت سرور مصرع تاریخ او
محرم دم پیران شاه بهیکه	و محقق میا و که حضرت شاه پیران بهیکه خلفای کامل و کامل	

بسیار داشت که تذکره مفصل هر یک درین مختصر نمی آید اندکیر محل کفایت کرده شد اول شاه
 شاه محمد آفریننده شاه ابوالمعالی از یاران اعلی و خلفای کرام دوی بود دوم شاه امام الدین

خلف شاه محمد باقر سوم شاه نظام الدین خلف ثانی شاه محمد باقر چهارم شاه محمد که هم در حیات
 پیر و شریف در حالت وجود و سماع جان دادیم شاه عابد کوئله واکه ششم سید عبدالحق
 که ارادت بخدمت شاه ابوالمعالی داشت و خرقه خلافت از شاه بهیکه گرفت بهنتم شاه
 که دس بهیم در شاه ابوالمعالی بود و خلافت از شاه بهیکه حاصل کرد و ششم شاه نو
 تنم خواجه مظفر نواب روشن الدوله مظفر خان بهادر و دهم نواب یکباری خان خلعت
 روشن الدوله یانی مسجد طلای لاهور یازدهم شیخ امان الله دوازدهم سید محمد حواد
 که از اولاد شاه زید شهید بود و سیزدهم میان الله بنده چهاردهم سید محمد انیم و بعد
 علوم ظاهری بکسب علوم باطنی پرداخت و از کمالان وقت شد یازدهم سید مرتضی
 گردیزی شازدهم سید غلام الله که حافظ کلام مجید و جامع زهد و ورع و تقوی بود و هفدهم
 شاه که اول در سرکار شائان خیمانی منصب سهزاری ممتاز بود و باز ترک مال و جاه نموده
 مرید شد و یکمالات رسید شازدهم شاه بهادل نور دهم حاجی بیت الله که صاحب حال و
 و کتابه عجیب در بیان حالات و کشف و کرامات شاه بهیکه تعلیم آورد و ستم میان کرم علی
 محران راز و دیاران و مساز شاه بهیکه بود و هر مریدی که بار او دعوت حاضر میشد و سیمالات
 باریاب می گشت و در قبه که تله مدفون است نسبت و یکم شیخ محمد حیات که در موضع سازان
 متصل انباله میانه نسبت و دوم خواجه عبد الله پیر شاه که از بنودان صفا تعصب می بود
 بود و بدست شاه بهیکه سلمان شده کمالات رسید نسبت و سوم شاه عبد الرحمان ساکن
 بهلول پور نسبت و چهارم شاه عنایت که فرارش و بهلول پور است نسبت و پنجم میان
 غلام محمد که صائم الدهر و قائم اللیل بود تا نسبت و پنجمان متکلف ماند نسبت و ششم شیخ
 موسی خان که در گم تله آسوده است نسبت و هفتم مولوی غلام حسین که جامع علوم ظاهر
 و باطنی بود و در موضع مجبیتی متصل بهار پور آسوده است نسبت و هشتم شیخ محمد نسبت و نهم
 محمد افضل ساکن سامانه صاحب کمالات بود و یکبار سب در کشتی از دریای جون عبور
 نمود و قهرمیش تر نشد فرارش در سامانه است ستم میان محمد اعظم که از محبان و فادار
 و یاران عکسار شاه بهیکه بود و خدمت کنواری و تقسیم وظیفه غرا و فقرای بوی حوائی

سسی و یکم شیخ چچو که بزرگ شریفه آسوده است سسی دوم میان محمد طاهر سسی و سوم میان
 محمد افضل خان که در دانه مقدس آسوده است سسی و چهارم شیخ محمد شیر ساکن شاه آباد
 سسی و پنجم جعفر علیخان بن میرزایار بیک که از منصب داران مقتصدی شاه دلی بود و از خدمت
 شاه بهیکه فواید کثیر برداشت سسی و ششم میان آله بخش که سالها سال خدمت حاضر
 ماند سسی و هفتم سید علیم الله جالندهری که مزارش در جالندهر زیارت گاه خلق است
 سسی و هشتم صوفی محمد صدیق سسی و نهم میان محمد و ادچکم شیخ حیون و از هر یک خلیفه
 سلسله های علمیه در روی زمین جاری و جاری است و درین سجاده نشین فرار
 پرنوار سید نبار علی شاه جامع اوصاف حمیده و اخلاق پسندیده است سید
 عتیق الله حشیشی قدس سیره از سادات صحیح النسب جالندهری است صاحب
 کمالات ظاهری و باطنی بود و بعیت خدمت شاه ابوالعالی داشت و درت العز و عبادت
 و ریاضت گذرانید و وفات دس بهماه شعبان سال یکار و یکصد و سسی یک بهجریست

از مولفین	دوینای دون چون نبرد و سسی	از دنیا و دون پیر ال عتیق
شهنشاه عشق است تاریخ	دوباره بگو پیر ال عتیق	شیخ محمدی و سسی

حشیشی قدس سیره از اعظم خلفای شیخ محمد اعظم حشیشی است و کمال علم
 باطن نموده در مدینه منوره بشرف معیت شیخ محمد اعظم مشرف گشت و طالبان را بشرف
 بیعت مقصد ساخته بمقصد اعلی رسانید مریدان وی بسیار از اهل کمال بوده اند و کمال
 آن جامع انکمالات تاریخ نسبت و هفتم ماه صفر سال یکار و یکصد و چهل و یک و فرار
 چرا نوار در مدینه منوره است و عمر شریفیت تا یکصد و سسی و پنجاه رسیده بود از مولفین
 باز محمدی زنده دل شایسته دار گشت چون زنده بخاک نعیم کن رقم عاشق سحیح تاریخ او
 نیز محمدی حبیبی است تقیم شیخ کلیم الله جهان آبادی قدس سیره از اعظم
 مشایخ دگر ای اولیای خاندان حشیشیه نظامیه است و خرقه فقر او ارادت شیخ محمدی
 مدنی دوی انوشیخ محمد اعظم حشیشی دوی از خواجیه حسن حشیشی دوی از جمال الدین المشهور
 شیخ جن دوی از شیخ محمد المعروف شیخ راجن دوی از شیخ علم الدین دوی

از شیخ سراج الدین ووی از شیخ کمال الدین علامه ووی از شیخ نصیر الدین ووی از شیخ سراج الدین
 ووی از سلطان المشائخ نظام الدین بدوئی قدس سرهما العزیز یوسف شیده و حضرت شیخ
 کلیم الله اول در دہلی تحصیل علوم ظاہری پر داشت و دستار فضیلت نسبت بعد از آن
 بکینا اشرفین تشریف بردہ در مدینہ منورہ مرید حضرت شیخ عی مدنی گردید و در سہ ہجرت
 آنحضرت ماندہ تکمیل رسید و خرقہ خلافت یافت و باز شاہجہان آباد آمد و فیما بین قلعہ و
 جامع مسجد بود ساخت و بہدین تالیفین خلوص مضمون گشت و کتاب ہا در علوم حقان
 و معارف تصنیف کرد چنانچہ کتاب سوار السبیل و کشکول و مرقع و غیرہ تصانیف است
 و آنحضرت را مریدان صاحب حال و قال سبیا بودند بحالت سماع نظر فیض اثر دے
 بر سر گرفتادے مست و بخود گشتی و وفات و سہ تباریخ نسبت و چہارم
 ربیع الاول سال یکہزار و یکصد و پیل ہجریست و مرقع منورہ و دہلی زیارت گاہ خلق است و او
 کلیم الله جو از فیض استے از دنیا شد و نگاہ جاوہانی دو تا ہجرت ہر سال و صلیب
 بر آگاہ عاز و سوی خوشانی یکی موسی ثانی شہ شافعی و کریم خان دین موسی ثانی
 کلیم الله شیشی المبارکت بگو تر جیل آن شیخ ثانی شیخ نظام الدین کو
 اور کمال آبادی قدس سرہما از عظامی مشائخ متاخرین و کباری علمای دین ہیں
 است و از مشائخ عالیہ حشر کہ در زمان آخرین بودہ اند یکس را انجمن فتوحات
 ظاہری و باطنی بوقوع نیامدہ است کہ در یاد داشت آبائی کرام وی بشیخ الشیوخ
 شہاب الدین سہروردی منتہی میشود نسبت امداد بخت بخت حضرت شیخ کلیم الله جان آبادی
 درست نمودہ خرقہ خلافت و کلاہ اجازت حاصل نمود و دے ترا مریدان از صدر شہار
 کس زیادہ کہ اکثری از ایشان صاحب حال و قال و اہل حسن و جمال ظاہر و باطن
 اند بودہ و خارق عادات و کرامات بسیار لیل و نہار از دے ظاہری شدہ چنانچہ
 دوسرہ بار اجامی اموات ہم بوقوع آمدہ بودہ ملن اصلی خواجہ نظام الدین بلک یورپ
 قصبہ قصبیات پوراست و از انجا قصد تحصیل تبقیہ علوم ظاہری روانہ سمت شاہجہان
 دہلی شد چون در اینجا رسید ربانی عوام و خواص تفریق بشیخ کلیم الله شیشیدہ بار آمدہ

حصول علوم ظاهری بخدمت شیخ حاضر آمد و صاحب مذاق فخریه میفرماید که روزی که شیخ نظام الدین اورنگ آبادی حاضر خدمت شیخ کلیم الله شد آن روز شیخ بسیار دو جد مشغول بود و در آن مجلس اندازه بر روی اغیار موافق شریعت سماعت بود و شیخ نظام الدین چون بر دروازه رسید دروازه را مسدود یافت و دستک زد و شیخ کلیم الله با سماع آواز دستک یکی از مریدان اذن استطلاع فرمود و مرید بر دروازه رسید و بیکانه دید نام نامی پرسید و بعد دریافت بخدمت پیرو شریف رفت و گفت شخصی بیکانه نا آشنا بصورت گدا با اسم نظام الدین موسوم بر دایسته است فرمود که زود تر وارد مجلس بسیارید با جرایم حکم حاضرین با تکلیف عرض کردند که دخل مرد بیکانه درین کاشانه بروقت سماعت صوفیانه و وجد عاشقانه در قفس مستانه ممنوع است فرمود که ازین شخص و نام نامی و سب بوی آشنای می آید غیر نیست پس بعد حصول اجازت خدمت نظام الدین را از در آور و در و بعد استفسار حال از پیشگاه پیرو شریف مریدان ای رفت که نظام الدین مجلس صحبت دوام و آنس صبح و شام باشد و می صبح و مسکا بمشور آن مقبول گیر یا حاضرانده سعادت دارین می اندوخت و اکثر اوقات در خواندن سبق در تعلیم علم مشغول میماند و بعض اوقات که ذوق و شوق و سکر و شورش و آله آوازه و آری و تقریری در محبت حضرت باری از مریدان شیخ سپید شد و بجهت پیشه و در دل میگفت که آیا چه چیز استوارا بهوش کرده و از عقل و هوش گردانیده و در ناله و فریادی آرد تا آنکه روز شنبه از مریدان شیخ که حضرت یحیی مدنی که بر حضرت شیخ کلیم الله بود و در مدینه منوره شریف میداشت نزد شیخ کلیم الله آمد و بجهت و یک نظر محبت از روی بر روی شیخ افتاد و بهوش شده بر زمین بنیقا دویمعائنه اینحال شیخ نظام الدین را کمال حیرت و طلال دست داد و از حاضرین مستفسر اینحال شد چون ایشان بتفصیل بیان کردند خاطر و می رجوع بفقیر کرد و بر سر اعتقاد آمده اطوار اراکتان بدان پیش گرفت تا آنکه روزی وقت مساعدت کرد و شیخ از مجلس برخاسته ازاده رفتن خانه فیض کاشانه خود نمود چون بر لب فرسش رسید نظام الدین برخاست و بغیر شیخ بر داشت و فرمود

<p>پیش پای فلک فرسای شیخ نهاد و شیخ نظر غایت عنایت بسوی او و بدو فرمود که نظام الدین تو برای کسب علوم ظاهری نزد ما آمده یا برای حصول فواید باطنی که ادنی و آسین است نظام الدین جواب داد که سپردم بتو نایه خویش را و تو ادنی حساب کم و بیش را و از آنجا که شیخ کبیری مدنی بوقت رخصت خود بلفظ مدینه به شیخ کلیم الله از شاد کرده بود که شخصی نظام الدین نامی باین شکل و شباهت نزد تو خواهد آمد و در حین دعوت الی الله این بیت بر زبان خواهد آورد مالک نسبت و خلفه راستین تو او خواهد بود از روی محبت بتائی پس چون شیخ کلیم الله آن بیت از زبان شیخ نظام الدین شنید فی الحال بشاخصت که شخص بود همین است و با او از روی محبت گرفت و چندی بخدمت کثیر المنفعت خود داشته تکبیل رسانید چون کامل مکمل گشت بعد عطای خرقه خلافت بر طرف ملک دکن رخصت فرمود تا آنجا رسیده طالبان حق را بحق رسانند پس شیخ نظام الدین در دکن رسید قبولی عظیم داشت و خلق کثیر در حلقه ارادت و سرشته جمعیت وی درآمد و ثواب نظام الملک آصف جاه که بعد مرحوم ثواب غازی از مصنف سابق فرموده بود قبل از همه مریدان حضرت شد و کتاب حسن التمثیل در احوال شیخ تصنیف کرد و فایده آنحضرت تبایح و دوازدهم و یقیناً سالیکه از صد و چهل و دو هجری است از مولف جواز دنیا بدو سربین وقت نظام الدین دلی پاک محبوب و صاحب طریقه شیخ العالم الدین دیگر فرزند نظام الدین مطلوب از مولف شد و دنیا چو کعبه و از مولف نظام الدین سال ترجمیل او شد شیخ کبیر هم دلی به نظام الدین شیخ محمد سلیم چشتی</p>		
صنابری لاهوری قدس سره از عطای مشایخ چشتیه صابریه است خرقه خلافت	از دست شیخ محمد صدیق لاهوری پوشیده و خلق کثیر را به جمعیت خود مشرف ساخت مجلس	شریف دے گاهی از سماع خالی بنمود در عهد محمد شاه بادشاه علمای لاهور با جمعی عداوت
کردند و در پی آن از روی کشتند اما طریقه نیاقتند از صوبه لاهور در حلقه ارادت دے درآمد	و دشمنان وی را گوشمالی بواجبی داد و وفات وی تبایح سیوم ذی الحجه سال یک	و یکصد و پنجاه و یک هجری است و فرارش در لاهور است از مولف
چون سلیم از قصایر باقی شد و دنیای دوزخ باغ حیان سال و صلیب سلیم اعظم گو		

یار دیگر سلیمان	شاه بهلول برکی چشتی صابری قدس سره
از خدام و الامتنام حضرت شاه بهیکه چشتی است از قوم افغانان بود و در حالند بهکوت داشت عالم عامل و فاضل کامل بود علوم معقول و منقول از سید عبدالرشید سید کبیر سید عتیق الله جالندهری حاصل کرد و وضع قلندرانه داشت و بعد رحلت حضرت شاه در لاهور آمد و از شیخ شاه بللق قادری لاهوری فیض کامل حاصل نمود و در تمام عمر خود نمود کتب جلید مثل فوائد الاسرار و شرح دیوان خواجہ حافظ و غیره تالیف و تصنیف نمود دیوان اشعار وی هم از اعلیٰ ترین دیوانها است و با مولوی جان محمد ترکی که عالم اجل بود همیشه بحث علمی داشت فضیلت و کرامت وی از کتب باحوال نامه که تصنیف کرده وی است ظاهر میگردد و از شاگردانش سبها چند خواص نادر و عظمت خان برکی صاحب دیوانی سید علیم الله جالندهری هم در علوم ظاهری شاگرد وی بود و وفات آن جامع الکمال در سال یک هزار و یکصد و هشتاد و پنج است و فرزند پسران متصل عمید گاه جالندهری و محمد بن چو از حکم قضا رحلت نمود	از خدام و الامتنام حضرت شاه بهیکه چشتی است از قوم افغانان بود و در حالند بهکوت داشت عالم عامل و فاضل کامل بود علوم معقول و منقول از سید عبدالرشید سید کبیر سید عتیق الله جالندهری حاصل کرد و وضع قلندرانه داشت و بعد رحلت حضرت شاه در لاهور آمد و از شیخ شاه بللق قادری لاهوری فیض کامل حاصل نمود و در تمام عمر خود نمود کتب جلید مثل فوائد الاسرار و شرح دیوان خواجہ حافظ و غیره تالیف و تصنیف نمود دیوان اشعار وی هم از اعلیٰ ترین دیوانها است و با مولوی جان محمد ترکی که عالم اجل بود همیشه بحث علمی داشت فضیلت و کرامت وی از کتب باحوال نامه که تصنیف کرده وی است ظاهر میگردد و از شاگردانش سبها چند خواص نادر و عظمت خان برکی صاحب دیوانی سید علیم الله جالندهری هم در علوم ظاهری شاگرد وی بود و وفات آن جامع الکمال در سال یک هزار و یکصد و هشتاد و پنج است و فرزند پسران متصل عمید گاه جالندهری و محمد بن
و گویند که نامی شاه بهلول	شاه بهلول عالم بهلول
از میران پاک اعتقاد و خادمان حق یاد شاه بهیکه چشتی است در انباله بهکوت داشت و از عهد خور و سالی در سایه عاطفت شاه بهیکه رویش یافت و تحصیل علم و دنیاوی نمود و کتاب ثمرة الفوائد در ذکر کرامات و خرقی عادات شاه بهیکه تالیف نموده و نیزه عاقبت اندر وقت وفات وی بر در شنبه بستم و بقیعه سال یک هزار و یکصد و هشتاد و پنج است و فرزند پسران بهلول یک و ده از جالندهری است از اولاد	از میران پاک اعتقاد و خادمان حق یاد شاه بهیکه چشتی است در انباله بهکوت داشت و از عهد خور و سالی در سایه عاطفت شاه بهیکه رویش یافت و تحصیل علم و دنیاوی نمود و کتاب ثمرة الفوائد در ذکر کرامات و خرقی عادات شاه بهیکه تالیف نموده و نیزه عاقبت اندر وقت وفات وی بر در شنبه بستم و بقیعه سال یک هزار و یکصد و هشتاد و پنج است و فرزند پسران بهلول یک و ده از جالندهری است از اولاد
شاه بهلول عالم بهلول	شاه بهلول عالم بهلول
یار دیگر کن بیان فیض قبول	شاه بهلول عالم بهلول
چشتی رحمه الله علیه از علمای اعلم و عظامی مشایخ و کبرای خلفای شیخ نظام الدین	شاه بهلول عالم بهلول

سهروردی و از جانب مادر سید السادات بنده نواز سید محمد کبیر و از میرسد و انجناب
 پنج برادر حقیقی بودند اول محمد عماد الدین دوم غلام معین الدین سوم غلام سید الدین
 چهارم غلام کلیم الله پنجم محمد فخر الدین فخر جهان یعنی خود انجناب رضی الله تعالی عنهم اجمعین
 نواب نظام الملک غازی الدین خان مولف کتاب مناقب فخریه میفرماید که چون
 مولانا فخر الدین در اوزنگ آباد متولد شد و شیخ نظام الدین اوبا بخدمت شیخ کلیم الله جان
 برده شیخ از دیدار وی بغایت خوش گردید و از خرقه عالی خود به بوسه بر او می کرد
 داد مولانا فخر الدین نام نهاد و آنکه اول لفظ مولانا در حق فخر الدین گفت شیخ کلیم الله بود
 و چون مولانا به هجده سال رسید حضرت سید عالم صلی الله علیه و سلم او را در خواب بخوابانیدند
 عطا کرد چون بیدار شد دانه های قهوه بدست خود موجود یافت علی الصباح شیخ نظام الدین
 والدش نزد وی تشییع آورد و او را در راه کرامت واقف ایحال شد و فرمود ای نور العین
 در خوردن عطایای حضرت سید الکونین تنها خوری نباید روزی همان که به تنها خورد
 پس مولانا از هر پنج دانه و دو دانه بقیه تنادل خود آورد و سه دانه بخدمت قبله گاه یعنی شکر
 پیشکش نمود و چون مولانا به شانزده سالگی رسید پدر عالیقدرش وفات یافت و مولانا
 تا هشت سال نزد پدر یا هفت و عبادت شاقه مشغول ماند کار نقش و نگار را بیاموزید
 و در سبب و حجب الکی رونق افزای دلی شد و تبه رئیس ظاهری و باطنی طالبان حق گردید
 من بعد پیاپی زیارت حضرت چشت بدایه الخیر اجمیر و اجمیرین شریف برود و درین
 سفر شیخ نور محمد بهیل ثنائی دیر طوطو خوشحال غلام که از اصحاب مولانا بودند همراه
 بودند و از آنجا در پانی پت رسید و زیارات فرات بود علی قلندر و شمس الدین ترک
 و سید جمال الدین مشرف شدند بعد از آن در لاهور آمد و بیکر محمد الله نقش بند ملاقات کرد
 و چندی بر فرار گویا برآمد و هم علی گنج بخش محبوبی متکف انده فیض وافر حصول نمود
 و بر جملة فرارات لاهور فاخته خوانده در دلی شریف برود و در سج کتاب فخریه است
 که مولانا را سوا سئ حضرت نور محمد بهیل ثنائی دیگر صد اخلافی کامل و مکمل بودند
 چنانچه تشاه عبداللہ دشاہ طنورا الله و مولوی روح الله و سید احمد شمس الدین

و بر بیع الدین و مولوی فرید محمد سیام و مولوی مکرم و مولوی فخر الدین شامی و
مولوی روشن علی و مولوی حسن محمد و محمد فتح الله و صوفی یار محمد و شاه محمد
المتخلص به پیدار و حاجی محمد و اصل و مولانا سید محمد و مولانا میر ضیاء الدین و سید فخر الدین
المتخلص به مست و شیخ گل محمد و حافظ سید الله و شاه مراد و شیخ محمد مراد و شیخ محمد
و مولوی علاء الدین و شیخ ضیاء الدین و مولوی محمد صالح و عبد الوهاب بیکانیری و
محمد قطب الدین و حاجی خدا بخش و محمد غوث کثرت پوری و محمد غوث صاحبزاده و دیگران
کثیر بکافت طاهری و باطنی سرافراز شدند و بخدا نشان حضرت شاه نیاز احمد بر لوی نهایت محبوب
مغرب حضرت فخر جهان بود و تقاضاست که شخصی صوفی یار محمد نامی مغلی بر خاقان سلطان الشاه
نظام الدین قدس سره سکونت داشت از اتفاقات بیار شد بحدی که امید زیست نماند
روزی بر زبان آورد که کاشکے مرا طاقت رفتار بودی تا من بخدمت سلطان المشایخ
مولانا فخر الدین حاضر شده دعای شفا خواهمی شب در خواب دید که آنحضرت تشریف آورد
و فرمود که یار محمد چون ترا طاقت رفتار نبود ما خود نزد تو آمدیم و خاطر جمیع دار که شفا خواهی
چون از خواب بیدار شد خود را هیچ و ندرست یافت و یاد ای شکرانه بخدمت مولانا حاضر
آمد و خواست که اظهار حال خود کند مولانا او را باشارت منع ساخت تقاضاست که
شخصی پیرزاده بتمام دو آب انگ انگ چین در یک ده سکونت داشت که از دلی بغا صله
چهل کرده بود روزی در دل خود تصور کرد که اگر مرا از کار نافصت شود در دلی رفته است
کنند و چه خوب باشد که مولانا خود در اینجا تشریف آرد و اتفاقات هزار و مولانا رونق
افزای آن موضع شد پیرزاده چون دید سر در قدم آورد و مرید شد پیرانان شنید
که مولانا گاه از دلی قدم بیرون نهاده است و رفتن مولانا نزد وی محض نزد کر است
و خوارقی بود و تقاضاست که قاضی البورضا ساکن سوین پت بمرض تب دق بیمار شد
چون تب تا نه ماه طوالت کشید از حیات خود مایوس گردید و هر طوریکه دانست خود را
بخدمت آنحضرت رسانید مولانا چون قاضی را بنیال دید از راه کمال مرحوم بغلیه فرمود
فی الحال شفا یافت تقاضاست که ده نفر از قوم افغانان و شمشیران آنحضرت

انسان

در بازار با علانیه میگفتند که ما این بدعتی را که سماع می شنود و قتل خواهیم کرد و بار ما این خبر بود لا تا
 رسید به تعافل گذرانی تا آنکه روزی بتقریب عرس خواهر قطب الدین بخیار کای مولانا هم
 در آنجا تشریف برد و مجلس سماع گرم شد و آن ده کس معاندان هم بر دیوار قاضی حمید الدین
 انگوری که بایر قد آدم بلند است با کار و های بهینه آمد نشستند و با و از این بخنان بد گفتن
 آغاز کرد و تا آخر شخصی بدین الدین خادم مولانا بنحیث عرض کرد که یا حضرت تعافل تا کجا روا
 داریم که این شیطان این را به ما واران در ذوق سماع مغلط می افتد از تملع این یعنی حضرت
 مولانا گاهی تیر و سوزی آن نامه واران که در اندایشان پیوسته شده از دیوار بر زمین افتادند
 و در رقص حالت آمدند و سر و قدم آورد و بشرف بیعت شدند بقول صاحب مناقب حضرت
 سفکایت و شمتان را دوست کرده و اثر با در گ و در پوست کرده نقاست که در دست
 مریدان مولانا در رقص و جود بودند و کس از او با شش که حاضر مجلس بودند بر زبان
 آوردند که به بینید این چهره های بدعتی را که چطور رقص می کنند نگاه این سخن در گوش حضرت
 مولانا افتاد و بنظر تیز در ایشان دید فی الحال هر دو متصرف در رقص و جود آمدند و سماع
 او حیا های خود را بقولان بخشیدند و سر بر پای مولانا نهادند و در خود بیعت کردند فرمود
 که چو اینچو امید که با کچه پاک و در رقص و سماع ایم مریدان ایشان گریه کردند و غز و تقاضی
 خود آوردند مرید شدند و مولانا را و تیار از خود بقولان نمایند فرموده بامه و استقامت ایشان
 و سپس مانند نقاست که روزی حضرت مولانا بر صفحه خانقاه بتدریس علم مشغول بود که
 افغانی کار و دست گرفته درآمد و بعد از سلام علیکم پرسید که مولانا صاحب شمایان
 همه فضیلت مرکب شنیدن سماع میشود از چه راه هست فرمود که تفصیر و ام شاد و عا خیر
 بکنید از استماع این سخن آن ناخدا ترس کار دی بر مولانا سر کرد و آنانی هم آن مولانا را رسید
 و خواست که زخمی دیگر زند که خادمی از خدام مولانا دستش گرفت مولانا بخادم خود نظر
 تیز کرد و فرمود که دست این شخص بگذار و سر مبارک را پیش او انداخته فرمود که ما فایم
 و اینچو ایم که این هر یک را با کار کسی بیاید پس آن میر حم شرمند شد و بر رفت فرمادی
 آن روز بوقتیکه مولانا در دولت خانه تشریف میداشت در وازه فیض اندازد از اندرون

باز آن بدبخت باه و کس دیگر بیامد و در بوقت فرمود که دروازه بکشاید و شخصی را که بر سر است
 اندرون بیاورد چون در گشاده شد آن نافه از من بپایان خود رو برد و آمد و مولانا مسبب عادت
 خود که برای تعلیم هر یک خرد و بزرگ که و همه بر می خواست برای تعلیم ایشان همه فرماست و داشت
 که همان معاند باراده قتل به پشت گریه بپایان خود آمده است و گاهی نیز بر ایشان کرد
 چون بوقت فرمود آن بر سر بیدار شود و بر آید و بر زمین افتاده چون بپای آب
 می آید بپایان بپایان بر سر و در آن ایشان را از خشت سنگ فرش چوبی بخوبی بشکست و خون را کشا
 شد و بعد چند ساعت بهوش آمد و در خواست بیعت کرد و در درازنای بیکر بیعت مولانا از
 جرم ایشان در گذشت و بیعت ایشان قبول فرمود و چیزی نقد داده و رخصت کرد
 و نیز در مناقب فخریه است که روزی بر مقبره حضرت سلطان المشایخ نظام الدین مجلس سماع
 گرم بود و مولانا فخر الدین هم در آن مجلس تشریف میداشت جوانی بی پیش برکت در آن مجلس
 سرگرم حالت وجد بود ناگاه قوالان بسبب ضرورتی از ضروریات از قول ساکت شدند و سماع موقوف
 شد چون دیدند آن جوان مرده بود و سر و شده همه اهل مجلس متوجه حال او شدند و دیدند که
 حسی و حرکتی ندارد و پدرش نالان گریان بخدمت آنحضرت حاضر آمد و گفت که همین یک
 پسر دارم و او درین حالت جان بحق تسلیم کرده حالا جان از زندگی خود سیر و حیات خود غنی خوا
 باستماع این گفتگو مولانا را بر حال ناروی رحم آمد و فرمود که این جوان بنور جان غیر بجان
 آفرین سپرده است خاطر جمع دار و بقوالان ارشاد کرد که بخوانید که سه یک لب لعل تو
 صد جان سید به خط آس آب حیوان سید به خط مرده گر باشم بعالم پاک نیست و جان بوی
 خویش مانان سید به خط چون قوال خوش حال این سخن آغاز کرد و اهل مجلس در خوش و خروش
 آمدند بعد ساعتی جوان هم متحرک شد و بحالت وجد بر زمین غلطیدن آغاز نهاد و بعد ساعتی
 بهوش آمد و نقلت که شخصی مولوی مکرم نام در باب سماع مولانا اقتناب میداشت
 روزی در عین مجلس سماع باراده بحث و اعتساب حاضر شد مولانا ناگهان تیر دروی فرمود
 و آن گاه گویا تیر بود که در دل مولوی مکرم نشست و بی اختیار برپا آمد و در فی الحال
 بیعت کرد و ترک تدکس نموده از دل و جان مصروف تسلیم شد و قوی بر سر و آنحضرت

قندهار بای عاشقان میسرود میگفت که ای مردمان به بنیدرین دنیا و قضا و قضایان مولوی شکر الدین
 را که بیکتیر نگاه مولوی محاسب را شهید کرد و مولانا اینچنین بختان مستانه و شیشه به نیم سیکر و آنکه
 روزی حضرت مولانا کودکی بهندی را حواله مولوی مکرم کرد و او را شاد نمود و که این را تعلیم علم صورت
 از کتاب میران الصوفیه به پیچون مولوی از قایت عشق و دلوله محبت لایق و اولی علم خوانده
 بود و از آنها و این حکم چیزان بماند و طوعا و کرها تا دور روز تعلیمش پر داخت روز سوم چون کودکی
 ضرب زید عمر بخواند از او شاد و پرسید که زید عمر را بچه گناه زد مولوی گفت که بابا بشوقان
 دین عاشقان بی گناه را ناحق میزند این بگفت و جزو کتاب در چاه انداخت و دستار از سر برگرفت
 و وجد آواز نهاد و بهوشش بر زمین افتاد چون این خبر مولانا رسید فرمود که مولوی را کشیده نزد
 بابا برید چون بابا بهوشش آمد مولانا فرمود که مولوی صاحب از لفظ ضرب زید عمر آنچه حالت است
 عرض کرد که حضرت بسبب این دور و زب و جوب حکم این طفل سابق دادم حالا معاف بفرمایند گوشت
 منظور است لیکن دماغ تعلیم صرف و نخود دارم چنانچه مولوی مکرم و چند روز بنظر ایشان بی گوی منتظر
 نظر شده از کاظمان وقت شد مکرم و معظم زمانه گشت تقاضاست که مولوی مکرم باری بتقریب
 ملاقات سید محمد حقان دارنده داراله اباد رفته بود و روزی در آله آبا و مجلس سماع مکرم و مولوی
 در و جوب بود که ناگاه قاضی الیه اباد در آنجا گذر افتاد و مولوی مکرم را بدستمال دیده از راه شکر گفت
 که مولوی مکرم را چه شد که اینچنین سرین می جلیاندهان شب قاضی در سرای خود بر سر رخوابیده
 بود که صورت مثالی حضرت مولانا فخر الدین در آنجا رسید و قاضی را از سر بر بدست تیرین
 زد و فرمود که ای قاضی تا کار با بریدان ما اینچنین حرف بی ادبی بر زبان می گاری علی الصباح
 چون قاضی برخواست و بی سخت بر سرین قاضی بیایا آمد و بود و از قایت در و عالم روز و شب
 سرین بچیناید چون پنج چاره ندید بخدمت مولوی مکرم حاضر آمد و درخواست عفو تقصیر خود
 نمود و بدعای مولوی مکرم شفایافت تقاضاست که حاجی احمد خلیفه مولانا اول در دینه منوره
 داشت شبی در عالم رویا صورت حضرت مولانا بحضور جناب رسالت تآب علی الله علیه و سلم
 دیده و منور به بیت شد و از دینه بیاید و به بی بسید و بشرین بیعت مشرف شده به کمال
 ظاهری و باطنی رسید و صاحب مناقب فخریه یافید که باری در خانه بنده و فرزند و لشکر

چون تسبیح غلام زاده با خود آنحضرت میفرمود برای تسبیح وی عرضی نوشتیم بحواب آن تهنیت نامه
از قلم فرمود و تسبیح قلم انداز شد و انتم که این پسر نخواهید زیست آخر بعد یکماه فوت شد و پسر صاحب
مناقب فخر میفرماید که حمد الله نام پسری دادم در سن سه سالگی او را در سماع حالت و بعد واقع
میشد اتفاقاً قاهرین گشت برای شفای وی از حضرت مولانا توبه خواستم فرمود که این مرتبه شفا
خواهد یافت چون یکسال دیگر برآمد برض چیک در گذشت نقل است که در عرس نزار عرس
رؤسای دلی جمع آمدند و حضرت مولانا سماع را موقوف فرموده بوقف عبدالقادر جیلانی
بقاوری که از میدان آنجا بپا بود و ارشاد کرد که چند شعر از اشعار قصیده برده بخوانید وی
حسب الارشاد چند بیت بخواند وقت خوش شد و اهل مجلس در خرو و خش آمدند
بسیب کثرت خلق حالی در وجد و ذوق بود و ناله های میزدند و بر زمین می غلطیدند و جمیع
کثیر از صاحب نسبت عشقیه شدند اتفاقاً قاهرین می که با سقیم الحال بود گریان گریان پیش رو
آنحضرت آمد و حال خود عرض نمود و نظر توبه بر وی انداخت فی الحال تشنه دست شد گویا گاه
بمرض برض مبتلا نشده بود و دلوئی مجروح و شش علی و سید محمد مرزا که از اقربای نواب
روشن الدوله بودند در بهار و زهره اند و ز شرف ارادت شدند و لاوت
باسعادت حضرت فخر الدین باقوال صحیح و تصدیق صاحب مناقب فخریه در سال یکم
و یکصد و بیست و شش و وفات آن جامع الکمال تاریخ هفتم جمادی الثانی سن یکم هزار و
یکصد و نود و نه هجری است و فرار از انوار در دلی است و مولوی محمد صالح دلوئی تاریخ وفات
آنحضرت از لفظ غلام حسین برآورده است از مولانا

حضرت فخر جهان فخر زمان مقتدای دین و هادی انبیا سال تولدش عجیب شد جلوه گر
از جناب فخر قطب الاولیا گو وصال آن شمع عالیجناب دلی همدی فخر الاولیا^{۱۱۹۹}
ایضا فخر دین فخر جهان فخر الانامادی مطلوب و فخر المومنین گشت فخر الدین علامی عیان
سال تولدش بعد صد و بیست و نه سال انتقال آنجناب شد عیان محبوب فخر السیلین^{۱۱۹۹}
ایضا جناب فخر دین فخر دین عالم دلی نیک محضر شیخ دین پیر ز فخر الاولیا زاهد^{۱۱۲۷} معالی
بگو تاریخ تولدش پشیمبر وصال او رقم شد واقف غیب و گذشته عیان شیخ جهانگیر^{۱۱۹۹}

زبان نگاه خلق است و ماده تاریخ وفات وی آنجا که چشمه بر دروازه روضه عالمیه وی تحریر است
و نود و سه سال عمر یافت از مولف حضرت سید عظیم الله پیر صاحب میر تقی محمد قاضی الاثر
فیض یار است نویسنده بیان سال تحصیل کوشش الکرام شیخ نور محمد پاشای المشهور
پیشین نور محمد بهیل قدس سره از فلقای نظام و احباب ذوالاکرام مد
فخر الدین فخر جهان است و حضرت مولانا را آنچه عنایت بیعت و الطاف بقیاس
بحق وی مصروف بود بحال اهدی از فلقای خود و بنو و چنانچه صاحب مناقب فخریه
میفرماید که شیخ نور محمد انیس روز و شبانه و همدم و محرم از حضرت مولانا بود و در اول
بحق وی روزی فرمود که ای نور محمد خاق ریا تو کار با خواهر بودی تعجب شد و مدول
تصورید که من بنده کترین پنجابی ام باین رتبه عظیم که آنحضرت بآن بشارت میدهند که
لایقم از پنجاب واقع شد که هزار باطلان و ضلالت و جهل و تقدای اولیا کمال ولایت سید نور محمد
خرق عادات و کرامات از خدا وی بپند و بار یافت و باری تو بخ می آمد که روبروی وی هر کس را
دل خود چیره تصور میکرد و نور محمد جواب آن بر ملا میگفت و شخصی مولوی غلام حسین که یکی
مردمان شیخ بود به سافت صد کرده از جای اقامت شیخ فوت شاعر دم شیخ نور محمد راه
جنایه وی ماضر دیدند و نقلست که شخصی از علاقه داران ملک دلی حسب گفته کسی
معاندان پیر او دریافت حال مجلس جماع و تحقیقت خلوت حضرت فخر الملت والدین آنحضرت
بعیت منقذانه که در دو سیاه بیت در حلقه مجلس در آویخته خلوت حاضر شدی و تشکیک حالات و
دجوش و خروش بریاران فخریه طاری گشتی و از یر لب خندیدی چون چند بار این حرکت
بدان و پند و رسیده یاران حلقه اطلاع آنحضرت بجناب مولانا کردند و آنحضرت بتفتضای جماع
قایت لطف که از اخض شیده فقر است بتغافل میگذاشت تا آنکه روزی بر دعرس حق
سلطان المشایخ مجلس جماع گرم بود میر سید بنیع الدین که از اخض اصحاب آنجناب بود در
مجلس از حال آن منافع خبر داز شده بخد مت مولانا گذارش کرد که از برای یک
بیکار کار چند کس طلبکار ضایع میشو و هر حال علاج این بد مزاج باید که دستایع یعنی موا
یذات بایرکات خود از مجلس برای دفع و تشریف برد و بحضرت نور محمد بهیل ارشاد کرد که شما بنحو

این خیرگیر بدید که باز در دوش گنجایش اتفاق نماند پس شیخ نور محمد بنگاه پنهانی و وسه بار از
حرکات آن نابکار خبردار شده بنگاه تیر در وی نظر کرد و دانی الحال مست شده و جامه های
نمود بدید و برقص درآمد و بر زمین غلطیدن آغاز نهاد چون دلمای همه ابل محفل از حرکات
ناشایسته وی سر و شده بودند اندی از مجلس خیرگیری هاشم پیروخت و سرودی
و دست و پایش بنگ پایی فرش خانقاه عالی جا تخت بشکست و کارش بدخیال رسید
که سر و شده نفس ساقط گشت و میر حسین حکیم دست برینه وی نهاده گفت که این کس
فوت شده حاضرین را کین و دیده خیر خیال بکفرت مولانا که و نه مولانا چون خضر با بکایت
بر سر وی زبیده گلاب پرست مبارک در دهانش چکانید و ترقی بیدار شد و پیش
از خواب حال خود آمد و عرض کرد که یا حضرت اینجا که و یا که مرا نگاشتید که تا شهید عشق شدم می
میرزا علی الدین فرمود که شما با این همه اعمال بد مال خود لایق آن نبود که باین دولت
سرمدی رسیدید انقوسه وی از آن روز بصلافت و اخلاص بعیت کرد و از مخلصان حق
گردید و صاحب شجره الانوار در احوال خواجہ نور محمد پیغمبر ناید که وی خلیفه عظیم مولانا فخر الدین
فخر جهان است و در مبادی احوال بعد فقط قرآن شریف بقصد تحصیل علم از ملک پنجاب
در دلی تشریف برد و بخدمت علمای دلی به تحصیل علم پیوست بعد چندی بشرف ملازمت
مولانا فخر الدین بشرف گشت و تکمیل علم تلمیذی نموده بسال یکزار و یکصد و پنجاه هجری
بشرف بعیت مشرف گردید و انواع نعمت بطنی حاصل نمود و خرقة خلافت پوشید و حسب ارشاد
پیر و شفیع بر او پنجاب شد و در ریاست نواب بهاول خان بقریه مهاران که از پاک
پیش بجانب غرب یفاصله چهل کرده واقعست رخت قامت انداخت اکثر مریدان آنجا
در تعلیم و تلقین مریدان بدیوولی حاصل ساختند اما چهار کس خلیفه عظیم و مشهور عالم بودند
اول خواجہ نور محمد ثانی که با نقیب بلقیب خلیفه صاحب مور و عنایت فاضل آنجناب بود و هرگز
بارشش در مباحی بود و بیست و دوم مولانا قاضی محمد عاقل که و رکوت شمس آسوده است و علم و فضل
وی در ملک پنجاب با انتفا ریاضت سیصد و پنجاه و چهل که در ملتان آسوده است و مریدان آنجا
ایشان و خزانة ملتان بسا اند چهارم محمد سلیمان که قائم خلفا و خات شیخ نور محمد در قریه بلج سرور

که از موضع چهاران ده مسکن دی سمر که ده است در سال یک هزار و دویست و پنج بوقوع
آمده و همانجا در فن مقدس وی است از مولف شیخ دین نور محمد مقتدا
گشت زوروشن همان یک دور رفت از نیاچو در غلدرین باغ جنت یافت ز نورافروز
نور حق مشتاق گو تر دیل او هم ولی مجتبی عتاب نور رحلتش نور هدایت عام
واقف حق شیخ هم یاد ظهور سید علی شاه چشتی جالنده صری قدس
ستره از غلامی مشایخ سید علیم الله جالنده صری است بعد وفات پیر و شهنشیر
خود بر سجده پیشکش نشست و خلقی کثیر را بحق هدایت نمود و وفات وی در سال
یک هزار و دویست و ده هجری است و مزار او در جالنده صری است و میان غلام رسول ساکن مانده
سال وفات وی از ماه رجب الله عهده بود احتساز کرده است از مولف
ز دنیای دوزن افت اندر پشت شهنشاه میر ولایت علی یکی بخیار است تاریخ او
و گبر ابراهیل سخاوت علی شیخ محمد سعید چشتی صابری شهبازی
لاهوری قدس ستره سرست محبت الهی جامع کرامت و آگاهی بود و در شرف
که قصه بنامه دوازده که ده از لاهور بجانب نیرنگ است سکونت داشت چون از
قوم خود یعنی نو مسلم بود و ایل نزل و دیگر خود با کار محنت و مزدوری و سهری فروشی
و غیره میکرد و بعضی اوقات غایب گندم و نخود و غیره از دیگر مواضعات خرید و به
نگار و بار کرده در لاهور می آورد و می فروخت و از ثمن آن گذاره اوقات میکرد و قی
غله برنگار و خویشش بار کرده با اتفاق و دیگر خود به بار وانه لاهور شد چون در راه بعد
عبور دریای راوی متصل موضع نیرنگ یک مقام گنبد در سه قدیمی رسید بانی نگار و وی
باغزید و شکست و بار غله از پشت نگار و نیشاد بهر چند بهر میان خویشش اتجا آورد و گوشت
که بار غله من تقسیم نموده اندک اندک بهر بارهای خویشش بهید و غله را در لاهور رسانید لیکن
چون پاسی از روز باقی بود و بسبب خرابی سلطنت چغتائی و فاکتگری سکهان راه پر خوف
بجس در آنجا متوقف شدن و تقسیم کردن بار وی قبول نکرد و او را بهمان حال گذاشته
راهی سمت لاهور شدند و وی بهمان حال را را سیر و بقیار در دیانه پر خار بماند و راهی نشین

و نه روی ماند چون بر در تمام رسید و شب سیاه چون گویا نگاه بر سر کمال تپا و رسید
 ناچار بهمان وقت برادر زخت اقامت انداخت و کجای سبب الاسباب و سبب و سبب
 برافراخت که از کتم قدیم بپای بود و آید که بار غله وی از آن جایی میباید سلاست بمنزل
 مقصود برسد چون نصف شب بگذشت اسب سواری از دور پدید آمد چون نزدیک
 رسید بانگ میباید روی زد و گفت که درین شب سیاه و دیرانه نگاه چه کسی
 و چه نام داری و بار غله که نزد خود داری نزد من بیا محمد سعید دانست که این
 را بنرسنه است که بتاراج من آمده است جواب داد که من شخصی غیب و مخدوم
 و نام من سعید است و نزد من پنج زر نقد نیست یک زر گاو پای شکسته و یک جوال
 پر از غله موجود است فرمود که جوال را نزد من بیا گفت که برداشتن نمی توانم و زر گاو
 من لنگ است فرمود که لنگ نیست تند است است گفت لنگ است که موجب
 ماندن من ویرانید خالت محض بسبب شکسته شدن پای زر گاو است و همراه بیان من در
 لاجور رسیدند و من درین جایی دیرانه تهنائی خویش و بیگانه مانده ام فرمود که زر گاو
 را ایستاده کن تا ببینی که پایش درست است چون محمد سعید زر گاو را ایستاده کرد
 پایش صحیح و سلاست یافت دانست که این امداد و تهنیتی است و این شخص را بنرسنه است
 بلکه را بنما است باز عرض کرد که جوال گندم گران است تنها دم برداشتن نمی توانم
 اسب سوار نزدیک تر آمد و بنوک نیزه که در دست داشت بر دوشتن جوال زد و
 فرمود فی الحال جوال چون برگ گل سبکبار شد محمد سعید را چون بخت و سعادت
 یار بود پر چست و قدم مبارک سوار گرفت و عرض نمود که بنده بزیارت مستفید شده است
 بهالای خواهم که از نام و اسم گرامی آنجناب هم خبر داشوم و مطلب فاضل من اینست که از
 دنیا و مافیها بی پرواه شوم فرمود که ترا باین چکار بر و راه خود پیش گیر محمد سعید تضرع
 و انحال بسیار کرد و فرمود که نام آنجناب اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب است
 که بپای حکم آبی بامداد تو رسیدیم و بر و ترا بخدا رسانیدیم این بفرمود و از چشم
 ناخواب شد پس محمد سعید در شرف قرار آمد و هر چه داشت به راه خدا انکار کرد و برافراخت و بخت و

و عبادت مشغول گشت و ارادت بسلسله عالی چشتیه صابریه آورده از مقبولان
 الهی شد و اگر چه کرامت و خوارق بنابر این هزاران جناب سرور داشته اند
 و مشهور و خواص و عوام اند که این مختصر گنجایش آن ندارد و لهذا یکی از صد هزار
 و دوازده هزار و چهل و یکم که در قیام و سیم چنگی خربوزه آنحضرت با خربوزه پامرز گاو
 بار کرده و در خربوزه را آورده و چوبه و دوکان رنگیزی که کار رنگسازی نیل میکرد و با خربوزه
 را یکسان و فر و ختن آنرا زناده اکثر مردم همان با خربوزه را خریدار کرده و میخوردند چون از
 پوست و تخم خربوزه خم نیل خراب و ایتیر شده لایق رنگسازی نمی ماند رنگساز به لحاظ
 آئین دوری اندیشید که سباده پوستی یا چینی از پوست و تخمهای خربوزه و تخم نیل من
 افروز و فقهان من بوقوع و آید تا سباده آنست که او می من الاول محمد سعید را
 گویم که خربوزه های خود را از نجار و از محمد سعید بخفیه دی بنور باطن مشرف شده
 و بعد از خربوزه با که باقی بودند شکسته است پوست و تخم و تخم نیل آن رنگساز انداخت
 و ارشاد کرد که تخم نیل ترا در پوست کردیم انشاء الله باز ترا حاجت انداختن نیل تازه در
 خم نخواهد بود و هر قدر که خواهی بار بپاش و در میان ازین خم رنگین کن که نماندت عمر تو
 کفایت نماید که پس بهمان بوقوع آمد که از آن روز تا دوازده سال رنگرزی به قیام
 که میخواست پاره پاره از آن خم رنگین به ساخت و پس از تخم نمیشد و سلسله عالی شیخ
 محمد سعید گویند واسطه در خانه آن صاحب چشتیه به شیخ جمال الدین تهمانیسری میر
 دین طریق که شیخ محمد سعید بن محمد باقر بن قیوری مرید شیخ شاه مراد بلقانی و دوی مرید
 شیخ جوی شاه بحرانی و دوی مرید شیخ زکریا و دوی مرید شیخ حاجی قطب و دوی مرید
 شاه در گای لاهوری و دوی مرید شیخ حاجی ابوسعید خفگی و دوی مرید شیخ
 نظام الدین بنی و دوی مرید شیخ جمال الدین تهمانیسری است و از اعظم خلفای شیخ
 سعید شیخ شمس الدین بن محمد حسین لاهوری بود که بوجد و توابد و شوق و ذوق ایستاد
 وقت بود و وفات شیخ محمد سعید با قوال صحیح در سال یک هزار و دویست و چهارده هجریست
 که از لفظ ویرانه افکار ده اند و بنین تاریخ بر مزار گوهر شیخ تحریر است و مزار آن جناب فاضله تعمیر

۱۷۹۹

۱۸۰۵

۱۸۱۳

زیارتگاه خلق است از مولف
 ایامی که با وی کبر عاشق است
 گو چرخ را بر تار بخش
 سید از بهر خون خست
 روافد بقصر جهان
 ع محمد شعیب چشتی قدس سره از عظمای خفای سید علیم الشیرازی
 بت و در قصه راهیون که در واپه جالندهر است سکونت داشت در علوم ظاهری
 الهی یگانه وقت خود تمام عمر خود در تعلیم و تلقین خلق گذرانید وفات در
 دال صبح ۱۹ ذی الحجه و سال یک هزار و دصد و بیست و هجریست و این مصرع بقدر
 حیدر شیخ زمان پانارخ وفات او است از مولف
 بن جهان در روانه جنت و دیار محرم انوار عشق آمد وصال
 شیخ میرالدین المشهور خیر شاه چشتی لاهوری از عظمای مشایخ
 بهور است ارادت بخدمت سلیم لاهوری داشت در و جد و تواجده و سما عیگانه
 روزگار بود لنگر شش بغنی و فقیر عام و فیضش تمام وفات وی بتاریخ نوزدهم
 ذی الحجه سال یک هزار و دصد و بیست و هجریست بجزایر لاهور است از مولف
 شد چو از دنیا بکاف با و دال
 بار و یگانه خوان بهایون خیر شاه
 از اهل مشایخ سلسله میران سید بیگانه است و در طریقت مرید پر عالیقدر خود سید سالم و یو
 و وی مرید و خلیفه میران سید بیگانه است جذبی قوی داشت هر کس که منظور
 فیض از وی گشتی بخیر رسیدی گفت که شی سید اعظم را سپاده سوار بود و از
 موضع خود بموضع دیگر میرفت ز بهر زمان در راه متعبرین حال وی گشتند و خواستند که از
 ماه از وی بگیرند شیخ بکمال علم بایشان گفت که این سپاده که نیز سواری من است
 لاغور کم قیمت است اسپ ماده و دیگر که در غایت من موجود است کلان بیش قیمت است
 اگر شما دگر بجا ساعی توقف کنید آن اسپ ماده آورده میدهم پس شیخ در خانه خود آمد
 و اسپ ماده بیش قیمت همراه خود برد و چند روزان واد و زدن گرفت و در روز دیگر

همه رهنرمان با عیال و اطفال بخدمت آمده تائب شدند و با آن سپید داده اسباده
 دیگر هم نذر کردند و مرید گشتند و فاقست وی در سال کینزار و دود و صد و بیست و
 هفت تیر سیست هزار و در روز است از مولف
 میر غلام شمس ولایت دین | رعلتش بوزر شیخ نورانی | هم بخوان شیخ قطب الدین
 حاکم موسی حشمتی ماناک پوری قدس سره از خلفای سید عظمی رومی است
 در ابتدای حال کار غلی کریمیکه دود و زوبه داشت چون جاذب حقیقی او را بخواه و کشید
 سر و زوبه را طلاق داد و بکلی تارک دنیا گشته بخدمت سید عظمی رسید و بکمال مشغول
 گشت بعد تکمیل خلافت یافت و مدتی مدید در روز و شب بولول و بولول ماند آخر در
 ماناک پور آمده قیام پذیرفت خلقی کثیر را براه خدا هدایت نمود و حالت جذب عشق وی بپای
 آمد و سید بود که هر کسی که در حالت و جذب و نظر وی میگشت مجذوب میشد چنانچه
 چند شخص مثل کریم شاه و محمد شاه و غیره بتوجه وی مجذوب گشتند و فاقست وی
 بتاریخ شانزدهم ماه رمضان روز کینشنبه کینزار و دود و صد و چهل و هفت هجری است
 و فرار در قصه ماناک پور زیارتگاه خلق است خلفای اهل کمال وی مثل مولوی امانت علی
 امرویی و غلام معین الدین عرف شاه غاموش کهنی و خواجه عبداللہ امرویی نیز از تالی
 ثانی و همگی بخش سید گاه و پیر شاه سجاده نشین بسیار اند از مولف
 بهر دیدار حق چو از دنیا رفت در ملک جواهری است که در قفس رطلش سرور
 زیبای دین و خط جهان موسی | سید شاه فیاض احمد موسی حشمتی قدس سره
 از عالم اولیای متاخرین و کبریای خلفای راستین مولانا محمد الدین فخر جهان است
 باناز و نیاز و جواز و در سوز و گداز و مساز و در عشق و محبت جانان در علوم ظاهر و باطن
 یگانه بر موز صوری و معنوی یکتای زمانه بود طالبان حق را بحق رسانیدی بسپ شوق
 در میدان عشق دو انیدی بارگاه وی معدن فیوض ربانی قافله وی مطلع انوار
 سبحانی بود صد با مهوران یوسیله جمیله وی بقریب الهی و بخیران براتب آگاهی رسید
 نام و الدبزرگوار وی سید حاجی حکیم شاه رحمت سر بهندی است و مولانا شریف حضرت

شاه نیاز هم شهر سر بند است چون پدر عالیقدر وی وفات یافت حضرت شاه خورشید سال
 بماند والده ماجده اش که رابعه وقت و عقیقه عمد بود و او را در سایه عاطفت خود پرورش
 نمود و بعد از آن برای تربیت ظاهری و باطنی حواله مولانا فخر الدین فخر جهان چشتی دهلوی
 نمود و حضرت مولانا او را بکمال کوششش تعلیم علم ظاهری کرد و وی در عمر مقتدره سال
 بکمال علوم معقول و منقول و فروع و اصول و حدیث و تفسیر و فقه رسید و دستار
 فقیهت بر سر بست بعد از آن بیست و نه سالگی بر دست حق پرست مولانا فخر الدین
 بیعت کرد و در چند سال بکمال ولایت باطنی فائز گشت و بعد عطاء خرقه خلافت از
 پیشگاه پیر شریف و شریف نامور خطبه بالنس برپا شد و در آنجا رسیده به ولایت خلیف مشغول گشت
 و خلق بسیار بخلق ارادت وی درآمد و مردمان از اقلیم دور و دراز یعنی از کابل و قندهار و شیراز
 و بدخشان و نخلت بیکت وی حاضر آمدند و مستفیض و مستفیض شدند و فغانهای آنجناب بهرست باقلیم
 بعد از وفات نامور شد بعد از آن آنجناب بمقام رامپور بر دست حضرت شاه عبداللہ بغدادی
 قادری گیلانی که از فرزندان حضرت غوث الاعظم بود و در فاندان عالیہ قادریہ بیعت کرد و
 حضرت شاه اول گاه و بشعر هم رغبت تمام داشت و اشعار آید از متضمن حقایق و معارف
 گفتی چنانچه دیوان نیاز که از تصانیف آنحضرت است بسیار مرغوب مطبوع طبع جماعه صفای
 و لا درت با سعادت آنحضرت در سال یک هزار و یکصد و هشتاد و سه و وفات آنکس مع الکمال
 بشهر بالنس برپا تاریخ ششم ماه جمادی الثانی سال یک هزار و دو صد و پنجاه هجری است
 و عمر تقاد و هفت سال و فرار بر او در برپا زیادت گاه خلق اللہ است از مولف

واقع سراج احمدی احمد	عالم علم دین و محرم عشق	سال تولید او شصت و یک
رحلتش به نیاز رستم عشق	ایشان خواجہ دین پیر و پیر	شده نیاز احمد ولی اہل تار
فصل ربانی گو تولید او	رحلتش دیندار شیخ بانیا	ایشان شہ نیاز احمد ولی باصفا
واقع سراجی اہل راز	جلوہ گر شیر خدا محبوب اللہ	سال تولیدش بعد غزوانا
گفت سرور سال تر حلیش خرہ	صاحب مخدوم مولی شہ نیاز	از سال از تحلیش شہ عباس
اصفا محمد و م شاہ نیاز	خواجہ محمد سلیمان چشتی قدس سر	

از خلفای نامدار و احباب باوقار خواه نور محمد چشتی است و در کشف کرامات و زهد
در ریاضت و عبادت از شرق تا غرب امتشمار داشت و من الصلی دوی در کوستان
مقام کرگوجی است و در مبادی حال در کونست محسن به در سنه قاضی محمد باقلی تحصیل
علم و تدریس کتب درسیه توجیه میفرمود که بعد چندی شیخ نور محمد باجمی از خلفاء و مشایخ در آنجا
تشریف آورد و به مقام خانقاه محمد و مهابیان جهان گشت مقام نمود و خواه محمد سلیمان
هم بکذب جاذب قیچی در آنجا رسید و بهمانجا بشارت بیعت مشرف گشت و چند سال
بکسور آن صاحب کمال بسر برده خرقه خلافت و تکمیل یافت حسب الامر شاد پیر و شوقیه بر مقام
توسعه که از قصه که گوئی موضع مسکن دوی بقاصد سی کرده است مقام فرموده به هدایت
خلق مشغول گشت مریدان پیشمار و طالبان هزار و دینار بخیر دست آنحضرت حاضر آمده بیعت
نمودند چنانچه صدر هر کس از کفار و فساق و فجار بدست آن محبوب پروردگار تائب
شده بقرب از دوی رسیدند و بیشتر اصحاب سجاده نموده خرقه خلافت و اجازت عطا فرمود
انسانه کس از خلفای دوی عظم و مشهور عالم و بهنای عرب و عجم گشتند اول شیخ محمد یار که در ریاضت
و عبادت و کشف کرامت فریدالدین سهروردی و حیدر صمدی و دیم حافظ محمد علی خیر آبادی که اکثر مردمان
هند و کن عرب بخلقه ارادت دوی در آمدند سیوم مولوی محمد علی که بمقام مکته اکثر مردمان
خط پنجاب را بفضیلت ظاهری و باطنی رسانید و وفات خواجہ سلیمان بقول صاحب شجرۃ الانوار
بتاریخ هفتم صفر یوم پنجشنبه سال یکم از ده صد و شصت و هفت هجریست و مراد پیر انوار
در توسه شریف است و عمر شریف یکصد سال بود و بعد از دوی حالار و لوق افزای سجاده خواجہ

محمد سلیمان خواجہ الکبیر دوی است از مولف	رفت از دنیا بفروردین برین
چون سلیمان مرشد عالم نیا	گشت از دل سال حلیش علین
داغ دین شد هم از سرور قم	رطبت آن بادشا و ابل باه
وزیر آبادی قدس سره از مشایخ چشتیه صابریه مروی ابلدل و صاحب باطن	مولوی غلام مصطفی
بود از ادب بخدمت شیخ اله و تا دوی بخدمت شیخ کریم الدین و دوی بخدمت شیخ محمد غوث	
دوی بخدمت شیخ قادر بخش و دوی بخدمت حامد شاه و دوی بخدمت محمد صدیق لاهوری	

هم بر رمضان شد بر اوچ جهان	قطب عالمی است	سپاس تو لیدیش بقول الحاکم
گوچرخ علم سال ز علتش	نیر کمال زندا دل به بال بخوا	شیخ فیض بخش لاهوری
قدس سر از آمدنیای لاهور صاحب حال	و و چه و سماح بود در حالت بجز به و تفرید	
میگذرانید ارادت بخدمت سید حیدر علی شاه	و دی بخدمت شیخ فیض شاه لاهوری	
داشت و از دست کاری ریشم سالی گذرانده اوقات میگرد	و در هر سال بهفته عرس	
مثل سالیته حضرت سرور عالم صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی	و ختم عاشوراء مبارک سالین	
غوث الاعظم و خواجہ معین الدین و خواجہ قطب بختیار و خواجہ علی احمد صابر و غیره پیران		
کرام میگرد و ذکر کثیر میخواند و در مجلس سماع ضم طرباب میگرد و در هر کس توبه میگرد		
مینمود دست و پیوستن میگشت مریدانش خرق عادات دینی شمار از وی بیان		
میکشند که درین مختصر امکان کنجایش ندارد و در هر شب سه بار غسل میگرد و بعد از آن		
آبی مشغول میماند و از غایت ترک لذات دنیا در حلاوت و نمک انداخته میخور و چون غدا		
ایمل نزدیک رسید بعارضه تب محرق مبتلا گشت و چند روز بیمار ماند چون شب شنب		
رجب سنه یک هزار و دویست و هشتاد و شش رسید فافلقا و رجش روح خوان را طلبید و		
گفت که از اوصاف حضرت سرور عالم صلی الله علیه و سلم چیزی بخواند و این مطلع آغا		
که دشمن منم خاک در کوی محمد سیر منقه موی محمد قاتل ذک شمشیر کاهش پشتمید		
تبع ابروی محمد با سماع این قول حالت و جبر بر شیخ غالب شد و لرزه بر اندام افتاد و		
نهم سم بر عرق گشت بهمان حالت جان آفرین سیر و از مولف	از دار الفنا سوی فردوس رفت	
چو آن فیض بخش عفا فیض	الگو محرم فیض حق سال او	اگر مر و اهل عطا اهل فیض
فخرن چهارم و در ذکر کرامات حضرت سلسله نقشبندیه قدس سر		
اول امام ذوی الاکرام ابن خاندان عالیشان حضرت والا در جنت یادگار محب جان نثار		
سید ابرار و قبول نگاه از خلیفه رتین رسول الله صلی الله علیه و سلم امیر المؤمنین با وی		
راه تحقیق با بی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه است که متناقب کرامت آن حضرت در فخرن		
اول بندر طغای راشدین رضوان الله تعالی متهم امین شجر رایت بعد از آن فیض		

این نسبت از صدیق بزرگوار حضرت سلمان فارسی رسید و از ذات باریکات وی
 حصه ای بمشایخ عظام نصیب گشت سلمان فارسی رضی الله عنه گفت و سه
 ابو عبد الله است از کبار اصحاب حضرت پیغمبر علیه الصلوٰۃ والسلام الا کبر و وطن وی شهر
 صغیران است عمری بویل یافت و او را سلمان بن ابراهیم میگفتند پدر وی گبری آتش
 پرست بود و وی اول از دین مجوس نیرار شده در دین موسوی درآمد و بعد از آن در دین
 نصاری مشرف گشت چون راهی که سلمان بردست وی با سلام زبانی سلمان شده
 بود قریب امرگ شد سلمان را بشارت داد که از مدینه پیغمبری آخر الزمان بعوث خواهد شد
 باید که در دین و سه در آلی و از جباراه مدینه پیش گیری چون او وفات یافت سلمان
 از آنجا غم سخت ندیده که در راه شخصی او را به قسمت بندی بگریفت و بدست خود
 از حواریان مدینه بفرستاد چون حضرت رسالت مآب بعوث شد بدین سلام درآمد
 از غلامی جمود با داد سرور کائنات فخاص یافت و در احباب و اصحاب بنیاب
 رسالت مآب صلی الله علیه و سلم ممتاز نشد و از انس بن مالک
 رضی الله عنه روایت کنند که فرمود رسول خدا صلی الله علیه و سلم السابق السابق
 سابق العرب و صیب سابق الروم و سلمان سابق الفرس و بلال سابق الحبشه و حمزه
 خندق آنحضرت شاه رسالت علیه الصلوٰۃ و التحیت و حق وی فرمود که سلمان بنیاب
 اهل البیت و امیر المومنین عمر رضی الله عنه او را دلی مدائن ساخت و در عهد خلافت
 خلیفه ثالث حضرت عثمان رضی الله عنه در مدائن وفات یافت لعل است که چون وفات
 وی نزدیک رسید قالون خود را گفت که مقداری مشک و هفتی چه کردی گفت
 موجود دارم گفت آنرا در آب کن و به هرن و آن آب را در حوالی من بپاش
 که عالا قومی خواهند آمد نه از انس اند و نه از جن قالون وی همچنان کرد و بیرون آمد
 از اندرون آوازی شنید سلام علیک یا صاحب رسول الله السلام علیک یا
 حبیب الله استماع بن کوازه از اندرون رفت و دید که روح وی مفارقت کرده
 بود صاحب شواله الثبوت میفرماید که سبب بن سبب از عبد الله

در حدیثی است که از انس بن مالک روایت شده است که فرمود رسول خدا صلی الله علیه و سلم السابق السابق

سلام است از سلمان بن ابراهیم که از مدینه پیغمبری آخر الزمان بعوث خواهد شد

بن سلام رضی الله عنه روایت کرده است که روزی سلمان رضی الله عنه با من گفت که سئیه برادران ما هر واحدی که اول وفات کند در خواب دیگری میاید و از احوال خود خبر دهد و گفتیم که این میتوان بود و مرده را اختیار حاصل است که در خواب خود را بدیگری نماید گفت آری روح مومن در زمین و آسمان سیر گذار است هرگاه میخواهد خود را بدیگری بیاورد و روح کافر محبوس است بعد از آن چون سلمان وفات کرد روزی بعد از چاشت قبله بیکرم چون چشم من گرم شد ناگاه دیدم که سلمان رضی الله عنه درآمد و گفت السلام علیکم ورحمة الله تعالی و برکاته من گفتیم و علیک السلام یا ابا عبد الله فدا تو چه کردی گفت که مرا کرد و لطف سبب توکل که بر خدا میکردم و بسبب رضا که بر قضای وی راضی میشوادم و وفات حضرت سلیمان در سال سی و سه هجری است و مدت عمر شریف وی بقولی چهار سال و بقولی پانصد و بقولی سی صد و پنجاه و بقولی دوهصد و پنجاه سال و بقولی آخر صحیح است از حضرت سلمان که با دانا به شش باب رحمت بر وی از افعال بانه بود و از شش گوهر خانی نژاد صورت گنجینه شد و در خاک بانه روح پاکش خاک بود و پاک رفت هشت سال از حیاتش پاک باز ایضا از مولف چو سلمان بفضل الهی بود ز دنیا می و دن شد بخدا بین ز قوتش ز عالم سفر کرد حق او گر ماند خالی ز سینه زمین امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق اکبر رضی الله عنه از کبار تابعین و اعظم فقهای مدینه منوره است و در کاشانه فیض نشانده ایش صد بقیه عمر خویش تربیت یافتگی بن معاذ رضی الله عنه میفرماید که در مدینه پنج کی را افضل تر در علم و عمل و فضل و فقه و حدیث و تفسیر و علوم طریقت و حقیقت مثل امام قاسم ندیدم از عمر بن عبد العزیز رحمة الله علیه خواست که دس میفرمود که اگر کار خلافت با من میبود با امام قاسم میگذاشتم وفات امام قاسم با قول و اتفاق اکثر اهل اخبار در سال یکصد و هفت هجریست و بعضی یکصد و یازده و دوازده و یکصد و دویست گفته اند و عمری طولی یافت که زیاده از صد سال بود قطعه از مولف

قسمت خود یافت چو قاسم بخدا سال چهل آن امام نیک نام طالت الله و حق فرموده اند از آنکه اهل بقول خاص و عام با دسی مطلق است و اهل الله نیز شد رقم ایان و گر با دسی امام

قطب دین ابی طالب علیه السلام | امام ولی الله زمام کن و سلام | او محقق مباح و مکروه و حلال و حرام
 نقشبندیه پیران خطام در شجره معلی بعد از امام قاسم نام نای و امام کرامی حضرت امام جعفر صادق
 رضی الله تعالی عنیه میفرمایند که حضرت امام جعفر فیض این نسبت اطهر از امام قاسم بنبره صدیق اکبر
 حاصل کرده است و در اینجا سبب آنکه ذکر حضرت جعفر در مختار اول و در ذکر امامت
 رضوان الله تعالی عنهم جمعین درج گردیده است حاجت تحریر یک مرتبه نیست که تحصیل حاصل است
 و از امام جعفر صادق نسبت سلسله نقشبندیه بدو طرف منتهی است یکی بطرف صدیق اکبر و یکی
 تحریر شد و ثانی پشت به پشت بجانب اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه و سید
 بانبرید بسطامی قدس الله بامراره السامی لقب دی سلطان العارفین و نام
 نامی وی طیفور بن عیسی بن آدم بن سروشان است از کبری اولیای عصر و اعظم خلفا
 امام جعفر صادق رضی الله عنه بود و بعد وی از دین آتش پستی بشرف اسلام مشرف شد
 و اصل وی از بسطام است و سید الطائفه جنید در حق وی فرمود که بایزید و یحییان با چون
 جبرئیل در فرشتگان است و وی ولی ما و زاد بود و نقل است که چون مادرش دریا
 نزد معلم فرستاد و قرآن خواندن آغاز کرد و روزی سوره القمان میخواند چون بآیه این
 ان شکرت لی و لو انک یک رسیدا از او ستاد معنی این آیت پرسید او گفت حق تعالی
 میفرماید که شکرت گویم و او را شکرت گویم و پدر خود معنی این آیه در وی کار کرد و پیش مادر آمد و
 گفت حق تعالی میفرماید خدمت من کن و خدمت ما و پدر زیر کن از من بیچاره و خدمت
 بهم او را میگرد و مرا از حق بخواب تا بهم تن خدمت تو کنم و یا مرا از حق خود جدا کن که بجا آن ل در
 خدمت خداوند خود باشم مادرش فرمود که من از حق خود باز آمدم و تو بخشیدم حق خدمت فانی
 خود بکار پس بایزید از بسطام برفت و تا سی سال در بادیه شام میگذشت در ریاضت
 میکشید و صد و سیصد و پیر شریف را خدمت کرد و یکی از آن امام جعفر صادق است
 که فیض وافر از جوان نعمت وی نصیب او شد و از کامل ترین اولیای الله شده و بسطام
 شریف آورد و نقل است که شیخ بایزید در راه حج شتری داشت که از دور او را خود
 و مریدان خود و اهل قافله بران بار کرده بودند شخصی گفت برین شتر مسکین اینقدر بار

که بقدر قوت او نیست انداختن طعم صبح است گفت برادر زنده این با شخصی دیگر است
نیک بنگر که یقین حاصل کنی این شخص چون نیک بنگر نیست بقدر یک بالشت باز از پشت
شتر بر تو بود لطف است که چون شیخ بازید از کنیزی آمد به پیش پید و از آنجا تخم معده خوریده
در فرقه بست و بدست نام آورد چون پاریکشا و مورس چون از آنجا دید گفت مروت نباشد
که دوران سپاره از پای ایشان آورده کنم پس بر خاست و موران را باز بهمان
سرد و از جانبیکه صفر خیمه بود و بنام لطف است که پاری در حالت مستی
کاشیمانی عظیم شانی بر زبانش رفت چون باز بچو آند مریدانش از ظهور این کلمه
از زبان که میرا نشان وی روی خبر دادند گفت اگر بار دیگر این کلمه از زبان من بشنود
مراقبت کند بر یک ما از زبان خود یک کلمه و حواله کرد و تاکید نمود که بوقت ظهور
این کلمه از زبان من حزنی ایجان بقتل رسانند اتفاقاً روزی باز بهمان حالت بر شیخ
ظاهر شد و کلمه ای از تنم نماند از این بی سوز گشت مریدانش حسب الارشاد و کشتن
وی کردند و هر چند کار در باز دیدن کلمه که نکند بعد از رفع آن است اصحاب صورتحال من
شیخ رسانیدند گفت بازید نیست که در وقت باشما مکلام است و شخصی که آن کلمه
بر زبان آورد بایند بقتل رسانند که شیخ ابوتراب را مریدی بود نه است
گرم رو و صاحب و پدر بر نری او تراب بونی گفت نشوای که بازید را بهی گفت
کسی که بر وقت ظهوری بازید را بهیست و چه حاجت دیدن بازید و او گفت خدایا
بخشتم خود را بقدر خود می بینی چون پیش وی بقدر وی بهیستی که در دیده با تفاوت
است پس هر دو در خانه بازید آمدند بازید برای آوردن آب رفته بود و بر دو
در عقب وی رفته بود در راه شیخ را دیدند که می آمد به سوی آب در دست و پوشیدن
کمره در بر چون چشم بازید بر وی افتاد و مرید ابوتراب فی الحال بر زمین بنیقا و جهان
بینی نسیم که شیخ ابوتراب گفت یا شیخ یک نظر و مرگ فرمود یا ابوتراب در
رما و این جوان نور می بود که هنوز وقت کشت آن نرسیده بود و پشایده بازید
بیک بارگی کشف شد و طاقت لقای آن نداشت فرود رفت لطف است که روی

باعتق بندهست باز پیدا بند و از خشک سالی می نالیدند گفت بروید و تا واداناراست کنید
که باز آن می بارد فی الحال باز پیدا شد و باران رحمت الهی باریدن گرفت **نقل است**
که روزی شیخ بای خود را و از که ده نشسته بود در می هم بای خود را از که در شیخ بای
خود بخود کشید میزدیم خواست که پای خود بخود کشد کشید آن متو دست و پایشن بخوابان
راست و خشک ماند تا آخر عمر وی بخوابان بود و بکار این عادت تا پیشین فرزند آن وی
همانند پس بزرگی پس پیدند که به سبب است که بعاصه بنی ادبی پدر فرزندانش چند
شت اخذ ماندند گفت همچنین است که میرد و عیالدار دور تر می رود و هوامحسب
تذکره الاولیاء میفرماید که شیخ یوسف بخوار فی بخرار امتحان کرد است و خوارق وی
پیشش بازید آمد شیخ بزرگ شیخ یوسف را می دید و در حال که در گشت که پیشش
بروید که است و خوارق نه می بود که به امیر پس آنجا رفت را می داد و یک در جوار آنها و میزد
و در گان پاسانی گوشتند آن وی میکنند چون از نماز فارغ شد شیخ یوسف انگور و است
شیخ را می چوبی و دست داشت و نیمه کرد یک نیمه از طرف خود و نیمه از طرف
بر همین شرف و فی الحقیقه در حق اینده است با گور برآرد و شرف را می سپید رنگ و بطرف
یوسف بسیار گفته است این چه سبب است که اختلاف رنگ در میان آمد فرمود آنکه
من از راه یقین خواستم و توان بهر زبان رنگ هر چیزی لایق حال می میباشد
بعد از آن گاهی شیخ یوسف داد و گفته است که در هنگام باران و برف و برف
چون بجز فاست سبب از آن هم از وی فاست که چون باز به سلطان آمد گفتم پیش شیخ
را می دید که از قریب ال بدین خود را از طریق از جمله انعام میفرماید که شیخ بازید
میفرمود که این هم که فاست سازد و تمام شود و ما من نیمه خود بر طرف و دوزخ و چون
دوزخ هر آینه بدست نبود و من سبب راست خلق باشم چون شیخ قائم امم میرد
را از نواد که وی که هر که از شما بر دوزخ است شیخ ال دوزخ نشود و او میرد من نیست
این سخن با بازید گفتند گفت مرید من آن است که بر کنار دوزخ بایستد و هر که را
بازید و دوزخ و با گور و پیشش فرستد و بجای خود بخود بدوزخ برآید **تفلیست**

که بقدر قوت او نیست انداختن ظلم صریح است گفت پروا نده این بار شخصی دیگر است
 نیک بنگر که یقین حاصل کنی آن شخص چون نیک بنگر نیست بقدر یک بالشت باز داشت
 شش بر تو بود و نقل است که چون شیخ یازدهم می آمد به خدمت پادشاه آنجا تخم می خرد
 و در خانه میست و به پاشا می آورد چون پادشاه او را می بیند و می بیند که مروت نباشد
 که دوران سپاره از برای ایشان آواره کنم پس سر بر قفا می کشد و دوران را با نهمان
 برد و از جانبیکه می خرد و به پادشاه می دهد نقل است که پاری در حالت مستی
 کاسته جانی ظلم شانی بر زبانش رفت چون باز بگوید آمد مردانش از ظلم و این کلمه
 از زبان گوهر پاشان وی بوی خبر دادند گفت اگر باز و اگر این کلمه از زبان من بشنوی
 مرا قتل کن پادشاه بر یک سال از بریان خود یک یک کاه و جواهر کرد و تاکید نمود که بوقت ظهور
 این کلمه از زبان من حزنی ایچان قبض رسامید اتفاقا روزی با نهمان حالت پریشانی
 ظاهر شد و گفته جانی آنم نانی از باران می می سرگشته شد مردانش حسب الامر شاه و قضاوت
 وی کردند و هر چند کار دارند و می بیند کار نکند به از رفع آن حالت احباب صورتی از من
 شیخ رسانیدند گفت یازدهم نیست که در بوقت با شما هم کلام هست و شخصی که آن کلمه
 بر زبان آورد باید بود نقل است که شیخ ابوتراب را می دیدی بود نهان است
 گرم رود صاحب و پدر در می ایستاد و می بیند که گفت می توانی که یازدهم را به پی گفت
 کسیکه هر وقت می بیند یازدهم را به پی می بیند او چه حاجت دیدن یازدهم دارد و گفت خدایا
 بخشتم خودم بقدر خود می بینی چون پیش وی بقدر وی می بینی که در دیده با تفاوت
 است پس هر دو در خانه یازدهم را به پی می بیند برای آوردن آب رفته بود و هر دو
 در عقب وی رفتند و راه شیخ را دیدند که می آمد به سوی آب در دست و پایشین
 که در بر چون چشم یازدهم بروی افتاد و مرد ابوتراب فی الحال بر زمین بنشیند و جان
 بسوی آب می کشد که شیخ ابوتراب گفت یا شیخ یک نظر و مرگ فرمود یا ابوتراب در
 رها و این جوان نور می بود که هنوز وقت کشف آن نرسیده بود و پشاه به یازدهم
 یکبارگی کشف شد و طاقت تقای آن نداشت فرو رفت نقل است که روی

[illegible]

که شب وفات شیخ یزید شیخ ابو موسی قدس سره در خواب دید که گویا وی عرضش
 الهی بر سر نهاده می برد علی الصبح در تعبیر این خواب حیران ماند آخر روانه سمت خانه شیخ
 یزید شد تا حال خواب خویش پیش شیخ بگوید چون نزدیک رسید شنید که شیخ وفات
 کرده است و اینجوی عظیم بر جنازه شیخ حاضر است چون جنازه بردستند ابو موسی
 هر چند آن حمد کرد که پای جنازه بردست من آید میسر نشد آخر بیصبر شد و بر جنازه فته
 جنازه را بر سر گرفت چون جنازه نهادند در روی مبارکش برای زیارت و اگر دشت شیخ چشم پا
 کرد و ابو موسی محاللب شده فرمود یا ابو موسی امشب خوابی که دیدی تعبیرش اینست
 که جنازه من بر سر گرفتی و مراد از عرض الهی جنازه یزید نیست و لاوت با سعادت
 شیخ یزید و سال یکصد و سی و شش و وفات بقول صحیح پانزدهم شعبان بروز
 جمعه سال دویصد و شصت و یک است و عمر شریف وی یکصد و سی و سه سال
 و مرار برافوار در بسطام است و صاحب مخبر الوصلین و تذکره العاشقین سال مال
 آنحضرت در صد و شصت و نه و شصت و دو و نیز فرموده اند از مولف

از قلم او
 قول یزید بن علی
 بی اندیشه و شایسته
 آنکه سلطان عالی مرتبت
 بیگان مستحق است
 سال بود آن شیخ
 و بدان که آن شیخ
 بود و آن شیخ
 که در آن سال
 شنبه بود که در آن سال
 بیستم از آن سال

شیخ کوئین یزید و له	شاه والا ولی عالیجه	سال تولید او اگر خواهی
کن زقم یزید ایل الله	بست دیندار انتقال نیست	ایل دین یزید حق آگاه
باز عهدی با دی آفاق	پس بخوان حق طلب لی الله	ایضا سلطان ابو یزید شاه دیگاه
سر دفتر ادلیا و له اولی	ترجیل دلا دتش چو بستم دل	گو قطب معلی و محبت مولی
روشن بولا دتش مگر مل شد	وصلش ز ابو یزید قطب علی	هم قطب و عالمست سال و شش
تولید ابو یزید حب مولی	ایضا از مولف	جناب یزید آن شاه اکبر
که نام دوست طیفو این عیسی	یحیدالا و کیا خواشیر تولید	محبت اولیا والا بفرما
وصال او بدان سلطان بیطا	و که تحریر کن سلطان اعلی	چو سر و طالب کامل رقم کرد

سال تولید آن شیخ
 عند قمر یزید بن علی
 اینجا شیخ جنت
 قطب امر یزید بن علی

شیخ ابو الحسن خرقانی قدس الله
 با سراره الشامی نامهای دی علی بن جعفر است و خرقان مؤمنی است نزدیک بقرون
 که شیخ در آنجا سکونت داشت فوت قطب روزگار نمود و سلطان المشایخ و

و قطب اوتاد و انساب وی در طریقت بر و غایت شیخ یازید بسطاطی است نقیض که شیخ
 در ابتدا نود و نوزده سال نماز خفتن جماعت در خرقان بگذارد وی در وی زیارت هزار شیخ یازید
 بنام وی چون آنجا رسیدی بایستادی و گفتی بار خدا یا از آن غایتی که نصیبی بایزید عطا فرمودی یا
 یا ابو الحسن بهم نصیب عطا کن و از آنجا برگشتی و در بخرقان نهادی و نماز فجر و صبحی عشاء و خرقان
 گذاردی و بوقت باز آمدن پشت بجاگ بایزید کردی بعد از دوازده سال از تربیت یازید
 آوازی برآمد که ای ابو الحسن گاه آن آمد که نشینی و خلق را بجای زنه های کنی گفت من امی ام
 از قرآن و علم و روز شریعت چیزی ندانم آواز آمد که ای ابو الحسن یافتی آنچه از حق خواستی
 و فاتحه آغاز کن پس ابو الحسن فاتحه آغاز کرد و چون بخرقان رسید قرآن تمام کرد و باب
 علوم ظاهری و باطنی بر خود مفتوح یافت نقل است که روزی شیخ ابو العباس و
 ابو الحسن با هم نشسته بودند و طاسی پر آب پیش ابو العباس نهاده بود شیخ دست
 در آب کرد و ماهی زنده از آب طاس بیرون آورد و پیش ابو الحسن نهاد ابو الحسن
 نگاه کرد و در تنوری تافته بودند دست در تنور کرد و ماهی زنده برد و گفت از آب ماهی
 زنده برد آوردن سهل است از آتش بر آوردن میاید نقل است که وقتی جماعتی بسفر
 میرفتند بخدمت ابو الحسن آمدند و گفتند که راه پر خوف است ما را دعای بیاموز که
 بوقت نزول خوف و بلا بکار آید فرمود و در آنوقت ابو الحسن را با و کنید ایشان را سخن
 شیخ خوش نیاید و رفتند در راه را بنظران قصد ایشان کرد و شخصی از ایشان فی الحال شیخ را
 بهما توقست و با مال خود از چشم را بنظران و اهل و اهل قافله غائب گردید و را بنظران دیگر متاع جمله
 اهل قافله بقتل نمود چون را بنظران را خود پیش گرفتند شخص با مال خود پدید آمد همه متعجب
 شدند گفت از یاد کردن ابو الحسن سلامت ماندم و صاحب تذکره الاولیاء
 میفرماید که مریدی از مریدان شیخ اجازت خواست که اگر فرمان شود بکوه نسیان هم
 و قطب عالم را زیارت کنم شیخ اجازت داد و هزار شقت و آنجا رسید جمعی دیدند
 آنجا و بقبله نشسته و نیاز و پیش نهاده پرسید که برین جنازه نماز چرا نمیگذارید گفتند
 انتظار آمدن قطب العالم در پیش است و قطب العالم در آنجا هر وقت نماز شیخ بار می آید

و باماست خود نماز میکند و مریدان او شد بعد یک ساعت همه با از جا بختند و گفتند قطب العالم
 آمد مرید چون دید پیروی شیخ ابو الحسن بود از غایت رحمت و مهلت به پیش شد چون به پیش
 آمد مرده را دفن کرده بودند و شیخ باز پس رفته بود از ایشان پرسید که این شخص که بود
 گفتند شیخ ابو الحسن خرقانی است و قطب العالم هم او است حالا باز بوقت عصر خود آمد
 گفت که من مریدانم نمیدانستم که قطب العالم وی است و باز آمده زیارت قطب العالم
 بدین سفر و در آنجا آمدیم حالا از که ده خود پیش ما هم چون تشریف آوردنهای شفاعت
 کنید که همراه خود بخرقان برو چون وقت نماز آمد شیخ نمودار شد و باماست نماز پر خیز
 مرید بعد از ای نماز سلام گفت و دست در میان شیخ در آنوقت و عرض کرد که از خود پیش ما
 مالا مرانیر خرقان برید فرمود بشرطیکه آنچه دیده تا حیات بپیشش کسی ظاهر نکند
 وی قبول کرد و عقب حضرت شیخ روان شد و در اندک فرصت در خرقان سید و پیغمبر
 از تذکره الاولیاء منقولست که چون شیخ بوعلی سینا آواز داد که است شیخ
 ابو الحسن شنید قصد خرقان کرد و بخانه شیخ رسید شیخ در آنوقت برای همیشه آوردن بصحرا
 رفته بود از آنجا که شیخ که متکلم شیخ بود پرسید که شیخ که است زن گفت که آن زنی بکذاب
 را چه میگوئی و بادی چکار داری و سوای ازین دیگر سخنان بد هم نسبت شیخ بر زبان بانه
 در خاطرش گذشت که شخصی که زرش متکلم حال وی است حال وی چه خواهد بود لیکن
 بهر حال و بدین وی مناسب از آنجا عزم صحرا کرد و شیخ را دریافت که پشت تار به میزم
 بر پشت شیر نهاده می آید بوعلی چون شنید بدید گفت یا شیخ این چه حالت است و
 آنچه گفت از برای آنکه تا ما با چنین گرگه که در خانه داریم یعنی زن یکشم و این شیر را ما
 بخشد بعد از آن هر دو بزرگوار با هم در شهر آمدند و ابو الحسن بخانه خود رسید
 آب در گل کرد تا دیواری عمارت کند بوعلی بنشست و ابو الحسن کلندی در دست
 گرفته بر سر دیوار برآمد ناگاه کلند از دست شیخ برفت و بوعلی بر فاست تا آن کلند باز بدید
 شیخ و پیغمبر بوعلی از جای خود برخاسته بود که کلند خود بخود پیچید و بدست شیخ رسید
 گفت که عفو الدوله وزیر خلیفه بغداد را در شکم بود و پیچ دوا به نمی شد

آخر التاجیه شیخ ابو الحسن آورد شیخ کفش پاسبی خود عطا فرمود و گفت که بنگاهم در وینست چون
 نهادند فی الحال شنایافت نفیست که وقتی سلطان محمود و غیره نوای لباس ایاز غلام خود پوشید
 و لباس خود بایز پوشانید و خود مانند غلامان همراه وی شدند و نیز چند کنیزکان را جامه با
 مردانه پوشانیده همراه گرفت و به اتفاق همه با در صومعه شیخ ابو الحسن درآمد و سلام
 گفت شیخ جواب سلام گفت و هیچ متوجه حال وی نگشت سلطان محمود که لباس خود را
 پوشیده بود و شیخ گفت که بادشاه اسلام تر و تو آرد هست و تو بخیلم و سبزه سخیستی
 و متوجه حال وی نشدی شیخ فرمود که سلطام کدام است هر نشان بدیده پس سلطان ایاز
 بطریق ایاز که لباس باوشاه مبدل شده بود که شیخ تنبسم کرد و گفت که اینهمه دام کمر و زینت
 که گسترده در خود لباس غلامان پوشیده این بگفت و دست سلطان گرفت و پیش خود
 فشانده و فرمود که این زنان نامحرم که لباس مردان تبدیل کرده همراه خود آورده بیرون
 بفرست سلطان همه را از خود جدا کرد و گفت مرا پندی ده که بکار آید گفت چهار چیز بکار
 اول احسن کما احسن الله الیک و دم فرمان فدا و رسول فدا بکار آرد و پنجم مساجد است از آن
 بهر نیز سوم بنده خاکی هستی بروج باصل خود کن مباد که با تشکر گرفتار شوی چهارم هر نفس را
 نفس و پسین بشماره از موت غافل مباشتر محمد و گفت که در حق من دعا می خیر کن گفت
 هر روز از غفر الله لکم منین و الحمد لله منین میگویم پس تو هم درین شامل هستی گفت برین خرید
 کن گفت ای محمد دعا بقت محمود را و پس محمود بدیده و پیشش شیخ نهاد شیخ قرص نمان
 چون خشک پیش محمود آورد و گفت بخور که حلال است محمود و نغمه در دهان انداخت و هر چند
 نماند در گلویش فرامی رفت گفت ای شاه مگر این نغمه خشک و در حلق تو آرد و در حلق بانمیر و این را بردار که بکار مانی آید
 گفت آری گفت همچنین این زر که تو آرد و در حلق بانمیر و این را بردار که بکار مانی آید
 محمود بدیده زبرد داشت و گفت که مرا چیزی یادگار خود بدیده شیخ پیراهنی از تن خود برآورد و بدو
 داد و رخصت کرد و اتفاقا سلطان بهمان ایام بهم فتح هند و شان کوچ کرد و بسو مناس
 رسید چون سو مناس معبد عظیم هند و آن بود و همه را بهای هند یکدل و یک تن شده
 بمقابل سلطان لشکر با آرستند و جنگ عظیم بوقوع آمد آخر کار بسبب قلت فوج ایل اسلیم

چون بر زمین نشان قدم شیر موجود بود و استند که شیر کرده است و با چند مدت شیر را دیدند که برگ و دوازده هزار و بیست و شش نفر را میگردانید و گفت که هر که دست بر سنگ فرار شیخ نهد و حاجت از خدا خواهد دعا می پذیرد و صاحب تذکره الاولیاء این عمل را برای اجابت دعا مجرب تحریر میفرماید و قات شیخ ابوالحسن با اتفاق اهل اخبار در سال چهارصد و بیست و پنج هجری است و صاحب مخبر الواصلین سال وفات

شیخ چهارصد و هشتاد و نوزده تحریر میفرماید قطعه

یافت چون از هر درخت مکا	سال مجلس ابوالحسن صدیقی	میشود از خانه سرور عیان
ابوالحسن قطب جهان محمود گو	هم در قطب ابوالحسن اقدس بجان	شاه احسن گفت سرور مجلس
بیرون فرمود و اهل مهربان	سال تارکیشش بقول فحلف	شد عیان قطب ابوالحسن جان جهان
گشت هم پند احسن بکر کمال	رتحال آن شمشاد جهان	ایضا پیر خرقان ابوالحسن عالی
آنکه ثانی نباشد شش ثانی	رفت چون از جهان پیر دبار	یافت مثل یقرب رحمانی
پیر اهل صفاست تارکیشش	هم رقم گشت نور حقانی	رحلتش مصد رکمال آمد
سید عارف است گردانی	باز دریای صدق گو تارکیش	بهر سال وصال خرقانی
زاهد کاشف است زنده کشف	رحلت آن ولی سبحانی	سال اکبر ۸۵۸ آمد

سال ترحیل او چو بر خوانی

نام نامی و سقیل بن محمد است و فارمد قریه است که در آنجا سکونت داشت از مصافقات طوس دوی شیخ الشیوخ خراسان و فرو و گانه وقت خود بود و شاگرد امام ابوالقاسم قشیری است و انتساب وی در طریقت به دو طرف است یکی بشیخ بزرگوار ابوالقاسم گورگانی طوسی و دوم بشیخ الشیوخ ابوالحسن خرقانی قدس الله سرار هم و شیخ ابوالعلی میفرمود که در غفوان جوانی در نیشاپور بطلب علم مشغول بودم که شیخ ابوسعید ابوالخیر از منته و راجع الشریف آورد و مجلس میگفت بخدمت وی رفتم و عاشق جمال دی شدم و محبت این طایفه در دل من اثر کرد و روزی بجامه شیخ ابوسعید رفتم و پنهان باز به هم گویید و بنشینم و بطوریکه شیخ خراسانی دید و شیخ

بسماع مشغول بود چون شیخ را وقت خویش شد و بجا آمدنهای خود هر یک و ساقی
مشغول بود و مانند چون فارغ گشت مریدان پاره های جامه شیخ را بشک می بردند شیخ یک
آستین و یک تبر را از جامه خود گرفت و آواز داد که ای ابوعلی طوسی کجائی جواب ندادم
برخی خیال که شیخ مرا نمی شناسد و از نظر شیخ بهم نیستم چون مکرر سه که آواز دادند و هشتم
که مرا می طلبید بخدمت وی رفتم آن آستین و تبر را بپوشانید و داد و گفت لو مارا چون
این آستین و تبر میستیم فی الحال در قلوب من روشنائی پیدا آمد و روز بروز
افزون میگشت و حالتها و دست پیدا و از آنجا بشیخ ابوالقاسم پیش سری آمدم و حال
بگفتم گفت مبارک باد بعد از آن تا سه سال دیگر بعلم آموختن مشغول بودم تا در
قلم در روایت انداختم سفید برآمد بر فاشتم و پیش استاد امام خود رفتم و عرض حال
کردم گفت چون قلم ترا از دست و پشت ترک کن و بکار دیگر مشغول شو روزی
شیخ ابوالقاسم در گرما به غسل که در فاشتم و دادی چند از چاه برآورده در گرما به برنجتم چون
شیخ از گرما به برآمد گفت این که بود که دلوهای آب در گرما به برنجت پریشان شدم
که چرا دلوهای آب در گرما به برنجتم ناچار گفتم که من بودم گفت ای ابوعلی هر چه که ابوالقاسم
به فتا و سال یافت تو یک دلو آب که فتنی پس مدتی بجا هدایت پیش ابوالقاسم قید شری
استاد خود هشتم و در کار خود کشایش بایا فتم بعد از آن با جازات استاد و بخدمت ابوالقاسم
گرگانی آمدم و فیض بایا فتم چون خواهش دلی روز بروز ترزاید بود بخدمت ابوالحسن
خرقانی پیوستم و یافتم آنچه در حد حساب نبود و فاش شیخ ابوعلی در سال

چهار صد و هفتاد و هجری است از مولود	چون علی را شد تعلیم تمام
سال و فصل آن ولی تقی	نیر محمدی مکرم بوسه
کن بیان عزت عبادت کن	خواهر یوسف همدانی

قدس الله بامراره السامی نام پدر و بویوب و کنیت وی ابو
یعقوب و اصل وی از بهمان است نسبت ارادت بشیخ ابوعلی فارمدی دارو
و از شیخ ابوالسحاق شیرازی نیز استفاده نموده و بشیخ عبداللہ جوئی و شیخ حسن بن سنان

نیز صحبت داشته و در عمر بنده سالکی از بهر دل در بغداد و شریف آورده و اسولانی است
علم فقه و حدیث و تفسیر تعلیم کرد و در مجلس عیون الاعظم شیخ الدین عبدالقادر و دیگران
سره نیز حاضر شده و استفیاد و استفیاض گشت و در بهار اختیار فرمود و در بغداد و صفهان
آمد و به سبیل علوم پرداخت و خرقه خلافت طریقت از شیخ عبدالقادر جوانی پوشید و از شیخ حسن
نیز خرقه تبرک حاصل کرد و باز به خدمت شیخ ابوعلی فارمدی رسید و به تکمیل کمال رسید
و از کبری او بسیار و مشایخ عظام گشت و در میان شیخ امام یاقعی رحم تحریر است که
خواجہ یوسف همدانی صاحب حال و قال از او لیلی اهل کمال بود و در بغداد و صفهان
و عراق و خراسان و سمرقند و بخارا از پیران عظام استفاد و نمود و از شیخ عظیم بن بلاق
رسانید و مدتی در مرو ساکن شد بعد از آن بهرات رسید و چندی در آنجا بماند و باز از
آنجا ازاده مرو کرد و در راه وفات یافت و شیخ نجیب الدین بر عیش شیرازی
فرموده که وقتی جزوی چند از سخنان مشایخ بدست من افتاد و چون مطالعه
کردم بغایت خورسند شدم طالب آن بودم تا بدانم که تصنیف کیست و از کلام
وی اگر چیزی دیگر هم بدست آید بغایت نیک باشد شبیه خواب دیدم که پیری
باشکوه و دو قار محاسن سفید و صورت نورانی اندرون خانقاه درآمد و بتوضی رفت
تا وضو سازد و جامه سفید نیکو پوشیده بود و بر آن جامه بخط خوش بآب زریه الکرسی
نوشته و در عقب دست بر قلم او جامه را از تن بیرون کرده بمن داد و در زیر آن جامه
سبز پوشیده بود از آن نیکوتر و بهمان طور آیه الکرسی بر آن نوشته آنرا نیز بر آورد و بمن
حواله نمود و گفت کتاب را تا من وضو کنم چون اند وضو فرغت یافت گفت ازین
دو جامه یکی من بنویسم و بهر کدام را که میخواهی اختیار کن گفتیم اختیار بدست بست پس
جامه سبز بمن داد و بدست خود پوشانید و سفید را خود پوشید و گفت مرا می شناسی
گفتم نه گفت من مصنف آن اجزاء هستم که طالب وی بودی و نام من یوسف همدانی است
و آن کتاب را که از وی چند اجزاء بدست زینیه الحیات نام است و دیگر تصنیفات
بهم مرستند از آن خوبتر مثل منازل الصالحین منازل السائرین چون از خواب بیدار شدم

عظیم خرم بودم و لا دست خواهر یوسف همدانی در سال چهارصد و چهل و یک
 و وفات در راه مرده اتفاق اهل اخبار در سال پانصد و سی و چهار است و بقول
 صاحب شجاعت در سال پانصد و سی و پنج و بقول صاحب مخبر الوصلین در سال پانصد و
 سی و شش بوقوع آمد و اول متصل بهرات مدفون گشت من بعد شیخ ابن التجار که از
 مردمان وی بود همش مبارک و سه را بهر نقل کرد از مولف کتاب

همدان بن جوان یوسف همدانی	بجستن حضرت و معنی است بیشکین سقیا پی تولید پاکش هوفی محمد یوسف گو
و گویا که تولیدش بخوان مقبولی	زهدی نورین یوسف بخوان رخ خورشید هم عایجه عالیقدر و صل دوست یحیی
عیان گرد و یوسف و بی سار اصل	او دیگر یوسف فقیر است ای شکر گزینی و اگر خواهی تو یار معج التجاش را
بگو یوسف ابو یوسف بن یوسف همدانی	ایضا یوسف مصر و لا و عیال شد چو از دنیا و صالشن با وقار
پیر کامل یوسف عابد بخوان	پیر یوسف زبده دین نامدار باز یوسف محرم کامل ۳۳۵
رحلت آن شاه از روی شمار	خواهر حسن اندازی قدس الله سره

از اعظم مشایخ کیرای غلغای خواهر همدانی است نام نامی و سه ابو محمد حسن بن حسین
 اندازی است و انداز شهرری بفاصله سه فرسنگ از بنجار که شیخ در آن سکونت داشت
 و دی در زمان خود شیخ وقت خود بود و در طریق پسندیده داشت و در تربیت مردمان
 و دعوت خلق فریدالکبر و وحید العصر و در دوام ریاضت و قیام عبادت و اتباع حقیقت
 بگانه زمانه و التفات که خواهر حسن اندازی چون بکلامت خواهر یوسف رسید
 حالت استغراق بر وی چنان استیلا یافت که از همه کار و بار دنیا و سه دست کشید
 و بجز گری اهل و عیال بهم نمی پرداخت البسیه وی شکایت ایمنی بحضرت یوسف
 نوشت خواهر و برادر خود طلبید و بچشم نمائی و در شتی نصیحت کرد و گفت باشرت
 یا اهل و عیال و برورش اولاد بدست نبوی هست باشرت قاعد عقلا ایهال ازین بهانه
 نیست عرض کرد که مال من بوجهی است که مجال دیگر کار ندارم خواهر ازین سخن آشفست
 و درشت گفت چون شب شد خواهر یوسف حق سبحانه و تعالی را در خواب دید و اوستاد
 شد که ای یوسف ما ترا بینائی عقل دادیم حسن را بینائی عقل و دل دادیم و دست

علامت از وی کوتاه کن پس از آن روز خواجہ با شیخ طیفی بحسن نذر و خرج اہل و عیال
 حسن بندہ خود گرفت صاحب رشتہات میفرماید کہ حسن اندا قی بن حسن بن حسین
 بن امام عاقل فقیہ حقانی بن عبد الکبیر بن ابی حلیفہ اندا قی است و اجداد شریف
 وی ہمہ عالم و فقیہ و فاضل بودند و فاسد خواجہ حسن تبارج بست و ششم
 شہر رمضان سال پانصد و پنجاہ و دو است و بہ بست و ہفتم رمضان مدفون
 گشت و مزار را نواری در بخارا بنیرون دروازہ کلا آباد در مزار خواجہ اتحاق کلا آبادی

بجانب شرق مزار است از مولا

چون حسن محسن فی اہل حسن

از بہان در زید و حجت و بن سال و شش فتح دین مدعیان ہم رقم شد ماری و عابد حسن

شیخ عبد اللہ برقی قدس سترہ از بزرگان شایخ و اعظم علمای
 دین است و در طریقت مرید و خلیفہ خواجہ یوسف ہمدانی بود و سالہا سال بخدمت
 شیخ حاضر ماندہ از فوائد باطنی مستفیض و مستفید گشت و بہرہ علیا و مراتب والا
 رسید و خلقی کثیر را بحق رسانید و اہل وی از خوارزم است و در قصہ برق سکہ ہفت
 و ہشت و صاحب رشتہات رحمۃ اللہ علیہ میفرماید کہ خواجہ عبد اللہ را برقی از ان
 میگویند کہ آباد اجداد وی گلہ گو سپندان داشتند و بہرہ فروشی میکردند و فاسد
 وی در سال پانصد و پنجاہ و پنج و قبر مبارکش در بخارا بر سر بل شورہ است نزدیک

مزار شیخ ابو بکر کلا آبادی رحمۃ اللہ علیہ از مولا

خواجہ برقی ولی ابرو علیا

از بہان چون رفت اند جان

ارطش کاشف الی حق بگو

نیر عبد اللہ امین برقی بخوان

خواجہ احمد لیسوی قدس سرہ جامع بود میان علوم ظاہری و باطنی اہرہ
 و در ع و تقوی و شریعت و طریقت درہ والا و رتبہ علیا داشت و خرقہ خلافت از
 خواجہ یوسف ہمدانی گرفت و بعد از پیر رشتہ ختمی خود بر سندان شاد داشت مولد
 وی قصبہ سی است از بلا و ترکستان و وی در حالت طفولیت منظور زنگیہ کیا
 شیخ ارسلان شد کہ از عظامی مشایخ ترک بود و شیخ باب ارسلان با شارت
 حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیت تربیت ظاہری و باطنی خواجہ احمد میکرد

وخواجہ احمد را در ملازمت وی و ترقیات کلی واقع شدند و تاجیات شیخ باب اسرسلان
بخدمت حاضر ماند چون او وفات یافت در بخارا آمد و سلوک وی بخدمت خواجہ
یوسف ہمدانی با تمام رسید و صاحب تکمیل وارث او گشت و مخفی نماند کہ خواجہ
احمد یسوی سر حلقہ مشایخ ترک است و اکثر مشایخ ترک را انتساب در طریقت بوی است
و ہزاران مالکیان حق بشوہ موجب وی صاحب ارشاد شدند و وفات وی باتفاق
اہل اخبار در سال پانصد و شصت و دو ہجری است و قبر در قصبہ سی است

شیخ احمد چون بفضل ایزوی رفت و حجت بنرم احمدی سیر نورانی شد عیان	سال وصل آن ولی متقی نیز احمد کاشف حق کن قم ہم بگو احمد و س کے جعتقی
---	---

خواجہ عبد الخالق عجمی وانی قدس سرہ از عظمای غلفای خواجہ یوسف
ہمدانی است و سر و فنر حلقہ خواجگان نقشبندیہ عالیہ است مولد وی شہر عجمدان
بفارس شش فرسنگ از بخارا است و نام پدر بزرگوار وی خواجہ عبد الجلیل است
و نسب پدری وی بچند واسطہ بایام مالک رضی اللہ عنہ میرسد و والدہ ماجدہ وی
از اولاد ملوک روم بود و پدری نام عبد الجلیل را با حضرت خضر علیہ السلام عقیدت
و برادری منعقد بود چون والدہ خواجہ بوی حاملہ گردید خضر علیہ السلام والدش را بتولد
پس صاحب بشارت داد و نام وی قبل از تولد عبد الخالق نهاد و هنوز خواجہ تولد شدہ بود
کہ والدینش از دیار روم بسبب حوادث زمانہ متعلقان ہلا وطن شدہ اول
یولایت ماورالنہر آمدند من بعد در بخارا رونق افروز شدہ سکونت پذیر گردیدند و خواجہ
عبد الخالق در بخارا متولد شد و صاحب شجاعت میفرماید کہ خواجہ عبد الخالق بایام
نجابگی پیش شیخ صدر الدین اوستاد خود کہ از کبار علما و عظمای شہر بخارا بود
قرآن میخواند چون بآیت ادخو ربکم نصر فادخنیہ رسید از استاد پرسید کہ اصل حقیقت
و ذکر نصر فادخنیہ چیست چرا کہ ذکر اگر بظاہر گفتہ آید و با و از باشد اگر کرد و خوف ریاست
و چون ریاد میان آدم حق و اگر ادا نہ گشت و اگر بدل گویشد سلطان بعین حکم مدیث شیطان
سجری فی آدم مجری المدم واقع میگردد و خطر باد خاطر و اگر بر انگیزد پس در ضرورت

نکند و در بخارا متولد شد و صاحب شجاعت میفرماید کہ خواجہ عبد الخالق بایام نجابگی پیش شیخ صدر الدین اوستاد خود کہ از کبار علما و عظمای شہر بخارا بود

بهر دو اگر حق ذکر خفیه او انکرده باشد صل این مشکل فرماید و استوار این تقریر و پذیر چنان
 بنامند و گفت این علم لدنی است انشا الله علی این عقده پنجاه سال دیگر بتوان جناب
 الهی خواهد شد چنانچه تا عمر حد باو نخت خواهد نظر علی این عقده از شکستگی الی
 بهر دو که روزی خضر علیه السلام نزد خواهد تشریف آورد و طریق ذکر بهر خفی بیاموخت و
 و اجازت ذکر خفی داد و بر وقوف عدوی هم واقف گرد و درین فاندان عالی شان
 نفقت بنده اول شخص که ذکر خفی بو قوف عدوی کرد خواهد عبد الخالق است و خضر
 علیه السلام خواهد را بفرزند قبول فرمود و در باب ذکر نفی و اثبات ارشاد کرد
 که بعضی آب در او غوطه خور و بگو لا اله الا الله و حضرت خواهد فرمود که بست و
 دو ساله بودم که خضر علیه السلام مرا بخدمت خواهد یوسف بهمانی بمقام پادشاه سپرد و
 از وی استفاده تمام و کشادگی کار خود یافتیم و صاحب رشحات میفرماید
 که خواهد عبد الخالق هر روز نماز یک وقت بخانه که بیگانه دارد و باز تشریف می آورد
 و این از عظم ترین خوارقی او بود و خواهد را وصیت نامه ایست که در آداب طریقت
 بفرزند و بلند خود خواهد اولیا کبیر نوشته است و در آن تحریر فرموده که ای فرزند ترا
 وصیت میکنم تعلیم و ادب و تقوی و اتباع سنت و جماعت و گذاردن نماز جماعت و تعلیم
 فقه و حدیث و تفسیر و بهر از صوفیان جاهل و عدم اشتها را احوال خود با آنکه تمام و موزن
 نباشی و عالم و قاضی شهنشاهی و در قباله با نام خود نویسی و بالوک صحبت نداری
 و قاتلگاه بنامی و خود را شیخ نگوینی و سماع بسیار نشنوی و از سماع هم انکار نه کنی
 کم گوئی و کم خوری و کم قیسم و از خلق عام گیری و با مردان و زنان صحبت نداری
 و بطلب دنیا مصروف نه نشوی بسیار گریه کنی و کم بخندی و از خنده قهقهه بالکن
 حشر نباشی و هیچ مخلوقی را از خود کمتر ندانی و خود را بهتر ندانی و ظاهر خود را میاری و متواضع
 در خدمت خلق نمی کنی و از جان و مال در بیخ نداری و مشایخ را از جان عزیز دار پس و
 بر افعال ایشان انکار نمی کنی و دل را دمام اندوختن داری و باید که بدن را لاغر و چشم تو گریان
 و عمل تو خالص و دعائی تو بضرع و جانه تو که منته و رقیق تو در ویشش و بایه تو

عبادت و خانه توبه و قلب توبه اگر زبان تو شاکر و لب توبه تو ذکر و یار تو فکر باشد و بر طریق خواجگان قائم باشی که بهوش دردم و نظر بر قدم و سقر در وطن و خلوت در انجمن دیا کرد و نگاهداشت خواطر و خلق باخلق و وقوف زبانی و وقوف مدوی و وقوف قلبی عبارت از آن است و نقلست که روزی عبدالحق غجدوانی در ایام عاشوره در انجمن نشسته بود که جوانی از در در آمد بر صورت زایدان خرقة در بر و سجاده بر کتف و در گوشه حضرت نشست خواجها بار بار بوی نظر میکرد و بعد از ساعتی آن جوان برخاست و بروی خواجها آمده گفت رسول صلی الله علیه و سلم فرموده است اتقوا فرست المومن فانه یطهر نور الله عز وجل سترین حدیث چیست فرمود ستر این حدیث آنست که زنا بربری و در سلام در آئی آنجوان گفت نه و بانکه که مرا زنا باشد نخواجها پنجاهی اشارت کرد که خرقة از وی دو کند چون خرقة از وی دور کرد زنا بر خرقة زنا بری پیدا شد آنجوان قائل شد و مرید شیخ گردید و زمره اهل سلام درآمد و قات شیخ در سال یا نصد و هشتاد و پنج و هزار در غجدوان است

از مولف غجدوانی شیخ حق	دلت از دنیا بفر دوس برین	ارحمت آفتاب کامل است
مهر با مطلع نوریتین	باز محبوب بنی مجتبی	بیر تاج اولیا مهدی دین
خواجها حکیم آقا قدس سره صاحب عشق و محبت و شوق و ذوق جامع علوم ووری و معنوی الله اعلم خلقای شیخ احمد سیوی است مولد و مسکن وی ولایت خوارزم است و در موضعی که از آق قوزغان نامند سکونت داشت چون شیخ احمد سیوی وفات یافت بر سنه شاد و نشت تابست سال بر سنه شاد و نشت قائم بوده بارشاد و اهلین می بردا		
وفات وی در سال یا نصد و هشتاد و دو است و هزار و هزار و مویق آق قوزغان است		
چهره است با حکم الحاکمین	حکیم جهان اهل حرکت حکیم	بسالش جوان آقا نیکان
در سیم بدان اهل حرکت حکیم	خواجها عبدالحاکم قدس سره	از آقا نیکان می نامند
و گنار و شلخ روزگار است در علم فقه و حدیث و تفسیر شریعت آفاق بود بعد از آن فخر و عشق الهی و تمکین مالش شد و بنی و شیخ بسوی ماضی شد تکمیل کمال رسید و شیخ احمد را چندی اندک		

لطف و محبت در حق وی مصروف بود و بکنج پیکس نبود آخر صاحب سجاده ساخت و بخرقه خلافت بنواخت و قات وی در سیال یا نصد و بشت تا و سیر بجز نیست قطعه	
خواجہ عبداللہک سردار ملک مالک فردوس مدنی کل حال رعلتش کو منع حق با و شاه	پیر عالمگیر ہم سیال وصال خواجہ منصور قدس سیر کا از گہرائی خلغای
شیخ احمد بسوی و فرزند و بلند خواجہ والا شان باب ارسلان است اول تعلیم علوم ظاہری و تلقین طریقت از پدر بزرگوار خود یافت و تاحیات والد ماجد خویش بخدمتش حاضر شد چون و قیامت یافت بخدمت خواجہ احمد بسوی آمد تکمیل رسید و خرقة خلافت و اجازت و ارشاد یافت و حضرت خواجہ احمد پاسبان و بی بسیار دہشتی و مریدان خود را برای تلقین وی بخدمت فرستادی و قات وی در سیال یا نصد بود و بیمار است	از مولف چو نہوار زبان تہمتا وصال پاک آن پیر فخر کے بکلی منصور حق اہل ہلال است و اگر منصور محبوب ۵۹۳ فر و قیامت ۵۹۳ منصور فرمود زول شد صاحب سیر رسید
خواجہ آقا قدس سرفہ فرزند بزرگوار خواجہ عبداللہک و پدر بزرگوار خواجہ رنگی آقا است و راہ اہل تحقیق علوم دینی مشغول بود چون عالم عاقل و فاضل کامل شد در تحصیل علوم ظاہری سرگرمی در زید و بخدمت خواجہ ابو احمد بسوی رسید ہر یکشت و تہجد و مویہ و سیر و غیرہ از کمالان وقت شد گویند کہ خواجہ تاج آچنان ہست خرقہ داشت کہ خواجہ شمس بیگا در انہی شناخت و قات وی در سیال یا نصد و نو و دوشش جوہر است	
قطعه از مولف جوان آقا شہرین تاج غرت زرق شد تاجید انہ غلہ ہست	عبان گردید سال از تاج لعل ز تاج اولیا محبوب شمس خواجہ سعید آقا قدس
سرفہ از خلغای نامدار خواجہ احمد بسوی است و بعد از شیخ سالہا سال پرستند از شاہ و شہ	و طالبان حق را بکون رسانید و سکون وی ولایت خواجہ ازیم بود و قات وی در سیال
شہ شہد و چاندہ بھری است از مولف ہست با سعادت شد چو دہلہ برین	شیخ عاشق صادق سعید ہر سال از تاجی بنجاب خواجہ کن تجر خوان عاشق شہید
خواجہ اولیا میر قدس سرفہ از عالم خلغای حضرت عبدالحالی عبدوالی است	

چندین

در اوایل حال پیشین یکی از دانشمندان بخارا تحصیل علم اشتغال داشت اتفاقاً روزی
 خواهر عبدالحق در بخارا مقداری گوشت از بازار خرید و خود در پیشته می برد و خواهر اولیا
 هم از آنجا میگذشت التماس کرد که گوشت بمن بدهید تا به همراه شما بخانه رسام حضرت
 گوشت حواله وی کرد چون در خانه رسیدند خواهر اولیا را نزد خود بنشاند و فرمود ساقی
 آرام کن که طعام تیار شود تا با هم بخوریم چون اولیا بعد خوردن طعام مریض شد حال
 خود در گون یافت فی الحال باز بخندست حاضر آمد و مرید شد و بدام حاضر خدمت آنحضرت
 بماند تا دولت فرزند وی و خرقه خلافت یافت نقلست که روزی خواهر اولیا در راه
 میرفت در عین راه دانشمندی که در بخارا درس میگفت بخواجه ملاقات کرد و ملاکت
 گذشتن آغاز نهاد و گفت که تو خواندن علم بالکل ترک کردی و کار خود و عمر ضایع ساخته
 حالا هم وقت هست نزد من بیا که ترا بکمال علم رسانم از هتاهل یعنی خواهر بنسبم شد و فرمود
 که تعجب است که تمام شب در بغل زن فاحشه بودی و چند بار بچشم زنا مرگب شدی
 از حال خود شرمند نمیشوی و مرا از راه خدا باز میداری دانشمندان از کشف خواهر اولیا تعجب
 شد و تعجب پیش آمد و بهر ای خواهر بخندست خواهر عبدالحق حاضر شده تا شب گشت
 و مرید شد آوروه اندک خواهر اولیا را چنان جذب و مستغراق غالب حال بود که
 خیال غیر در قلب صافی وی ظهور نکردی وفات خواهر اولیا را کبیر بقول صاحب
 تذکرة العاشقین در سال ششصد و بیست و هفت است و هزار پرتو انوار در بخارا
 است و خواهر دهمقان و خواهر ترکی و خواهر سوگان رحمۃ اللہ علیهم از خلفای خواهر اولیا
 هستند از مولف شد زونیا بخت الاکبره شیخ والا کبیر محرم حق
 از حبیب خدا و صالحش جو اینقره کبیر محرم حق خواهر زکی آقاقدس
 حضرت از عظمای اولیا و کبرای مشایخ ترکستان در ولایت شاش سکونت داشت
 نام پدر بزرگوار وی تاج آتابین شیخ بابا ارسلان است اول در سایه غفلت
 پدر بزرگوار خود تربیت یافته در علوم دینی و دنیاوی کامل و مکمل شد چون
 وفات یافت بخندست خواهر حکیم آقا حاضر شد و خرقه خلافت یافت و بارشاد خلق

مشتغول باشد تقلست که خواجہ حکیم آقا رحیم الله علیه را آید بود و خبر نام که دختر براق خان
 بود چون حکیم آقا سیاه فام بود روزی بی بی خنبر را بخاطر گذشت که خوش بودی که حکیم آقا
 شوهرم سیاه فام نه بودی بجز داین خطر خواجہ حکیم آقا گاه شده فرمود که زود باشد که تو
 بسیاه تری از من مصاحب شوی بعد چند ماه حکیم آقا بر صحت حق پیوست و رنگی آقا
 بعد انقضای ایام عدت پیغام بمناکحت عنبر فرستاد و ادانگار که در خواجہ رنگی در جواب گفته فرستاد
 که شما را یاد باشد که شوهرم جوهر شما فرموده بود که زود باشد که بمنصاحبت سیاه تری از
 من مصاحب شوی آن سیاه تر زخم و این کاریست که شدنی است بی بی عنبر ز
 حیران شد چرا که سواى وی کسی دیگر بران حال آگاهی نداشت آخرتین بمناکحت خواجہ
 در داد و خواجہ رنگی را از عنبر اولاد بزرگوار پیدا شد که همه عالم و عامل و فاضل و کامل
 بودند و صاحب رشتی است میفرماید که شیخ رنگی آقا را چها خلفا سے ندارد
 سمدیان آوزن حسن و سید آقا و محمد را آقا و بدر آقا کامل و مکمل بودند و احوال طاهرى
 آن هر چهار حضرت دالادرجات بنده است خواجہ رنگی اینست که در اوایل این هر چهار
 حضرت در بخارا و تعلیم علم ظاهری و معارف بودند چون از تحصیل علم فارغ شدند از بخارا
 برای تحصیل علم طریقت روانه شدند چون بولایت تاشکند رسیدند و در محرابی گزینند
 سیاهی دیدند تا بهای بزرگ و سطر سیاه رنگ که گله گاو ان پیش خود داشته
 میچرانید و آن سیاه خواجہ رنگی آقا بود و طریق وی همین بود که ابتدای حال برای حصول
 قوت طلال گاو ان تاشکند میچرانید و آن بر چهار طالب علم هم زیر درختی آرام کردند
 و دیدند که همان سیاه و ضو که در وید که مشغول شد چون گاو ان آواز ذکر شنیدند
 همه از صحرا فریاد آمدند و بیکه خواجہ نشستند چون از ذکر فارغ شدند هر چهار طالب علم
 بخدمت حاضر شدند و بعد سلام و در نشستند خواجہ پرسید که شما کیانید و از کجائید
 و کجا غم دارید عرض کردند که بعد تحصیل علوم ظاهری حالا در پی تلاش باو می طریقت هستیم
 آخر جوینده یابنده است دستیاب خواهد شد با شماع یعنی خواجہ بر چهار طرف نگاه کرد و
 و فرمود که من در وقت بر چهار سوی عالم که دیدم و نظر کردم در بخت اقلیم غیر خود نمی بینم

که شمار ابرار و ستانده سید آقا و بدر آقا چون این سخن شنیدند در دل ایشان انگاری پدید آمد
و سید آقا در دل اندیشید که من سید و عالم و فاضل ام و مرید این زنگی سیاه فام که گادان
پیچر اندیشوم و بدر آقا در دل اندیشید که این زنگی شتر لب چه میگوید که غیر من در عالم کسی دیگر
نیست اما وزن حسن و صدر آقا در دل گذرانیدند که شاید و بجا نه تعالی نعمت جسمه مادر
همین زنگی و ولایت نماده باشد خواه زنگی اگر چه از صفای باطن بر خطرات هر چا کس
واقع بود اما از زبان مبارک پتیج نفرمود پس اول او زن حسن و بعد از آن صدر آقا
و ست بیعت بدست خواهد دادند و سید آقا و بدر آقا چون دیدند که هر دو رفیقان بخدمت خواهد
ارادت آوردند علی‌حدگی از رفیقان مناسب ندانستند مرید خواه زنگی شدند چون او زن حسن
و صدر آقا بالا انکار با فلاص تمام بیعت کرده بودند در چند ایام بمقصود رسیدند اما بدر آقا
و سید آقا هر چند که ریاضت میکشیدند و شب و روز بکار مشغول بودند عقد کار ایشان
نی گشاد و در آتش رشک و حسرت می سوختند آخر کار سید آقا بخدمت بی بی عنبر
محبوبه مطلوبه خواه زنگی حاضر شده راز را برگزید و برای شفاعت خود بخدمت
پیر روشن استمداد نمود آن عقیقه شفاعت وی پذیرفت و قبول کرد و فرمود که تو خود
را در ندی سیاه پیچیده بر سر راه خواه زنگی بینداز علی‌الصباح که خواه برای طهارت بیرون
آید زیرا آن حال خواهد دید یقین است که بر تو رحم خواهد کرد چون شب شد بی بی عنبر بخدمت
خواه شفاعت سید آقا که دو بسیار زاری نموده خواه فرمود که او در ذوال خود را بسیار
کشیده و غرور طلب است که حالا کار او در چند روز بالا تر خواهد شد علی‌الصباح چون خواه بر آ
طهارت بیرون آید پیچیده سیاه در راه افتاده و دید پای خود بر روی نهاد و سید آقا که در
ند سیاه پیچیده افتاده بود پای خواه را بوسه داد خواه پرسید که کیست عرصن که که عاخذ
غریب احمد است که در دماغ او بلای غایت سیادت نموده است خواه او را از
نمید بیرون کشیده و بغل خود جاداد و بپای نه خود چسباند فی الحال عقد کشتی وی
بغل آمد و در چند روز بدرجه ارشاد رسید چنانچه بدر آقا که که کشتی کایر و سبب نمیشد
چون شفاعت بی بی عنبر میراد خود در سید و خرقه خلافت یافت لعل است

که بنیت آنکه نام او سید محمد است بخواهد عزیزان علی را بشی که از جمله خواجگان این طریق
است نهایت محبت و دشت و سالها در کجا بسر بردند و وفات خواهد زدگی در سال
ششصد و پنجاه و شش است و فرار پراوار وی در ولایت شاش است
پراز انوار و برکت و تا حال هر کسی که برای حصول مراد دینی یا دنیاوی بر فرار وی میسر
ناهد از هیچگاه و چنانچه مولانا محمد قاضی در رساله سیر قاضی میفرماید که هرگاه بر قهر خواهد زدگی

میرفتہ آواز اللہ اللہ می شنیدم از مولف

جناب خواجہ مسعود زنگی ولی اللہ مرشد گو وصالش دوبار عاشق محمود زنگی

خواجہ احمد صدیق خلیفہ عبدالحق عجد وانی قدس سرہ است از کبریا
مشایخ و عظامی ادبیای این فائداں عالیشان بودند در دین و دوزخ و تقوی کجانه زمانه
دو حیدر محمد بعد وفات پیر روشن ضمیر بسندار شاد بنیشت و در بخارا شهر بار
طالبان حق را بحق رسانید چون وفات و سنه نزدیک رسید همه مریدان را که بنیشت
ومی قیام داشتند حواله خواجہ غار مندر ریوگری فرمود که همه خداش بخندست خواجہ
غار مندر شده تمکین یافتند و وفات و سنه در سال ششم بعد از پنجاه و هفت و هزار
پراوار در قصبه پغان که از بخارا اربعه صاعه فرسنگ است واقع شد و شیخ عمر طویل یافت

که زیاده از یک صد سال بود از مولودت

[illegible]

چون سیدان خواجہ عالی بیکان	شد بیعت برخواطلین مثل ماه	سال وصل او سرور شیخ علی
از دلی خواجہ سیدان باو بشاه	خواجہ سید آقا قدس بن شمس قاسم نامی دی سید احمد	
از خلفای نامدار خواجہ زکی است	و زکی خیر و ج سابق در ذکر مناقب خواجہ زکی ارقام	
بیعت از بزرگان و سیدان این طایفه بود	و نقطه بیعت که روزی سید آقا در حجر	
میگشت و بیعتی در کارزار عسکری	بود و پیوسته سید که ای دیقان چه کاشت	
میگشتی عرض کرد که از زن میکارم	نکد این زمین از زنی بگویی یا نه	و اکثر تخم میارم
میگردد و با سماع انجمن سید آقا	بر زمین خطاب کرد و فرمود که خبر دار تخم زین دیقان	نیم
مگردان پس در آن سال از زن	بسیار از آن زمین پیدا شد بکلیت پنج سال	دیگر در هر
موسم از آن زمین از زن	بیکاشت تخم پیدا میگشت و فوات سید آقا در سال هفتصد و ده است	
از مولف سید آقا شریف میگردد	شد چو در خلعت علی از جهان	شاه ابرار است سال وصل او
تیر رسید وقت کمال بدان	سال وصل او شهادت کنی قمر	شاه تاج دماوی محمد و مخوان
و بجملة خلفای نامدار سید آقا می خواجہ اسماعیل است که بعد سید آقا سال سال بر		
سجاده مشیخت نشست و هزار با طلبا را به پادشاه و ارشاد رسانید و بعد		
از شیخ اسماعیل شیخ اسحاق بن سید خلیفه قائم مقام آگشت که در بدو تقوی و عبادت		
لحاق و مشهوره آفاق بود و خواجہ صدر آقا خلیفه عظم خواجہ زکی هم چون وفات یافت		
بجای خواجہ این بر سجاده مشیخت نشست و بهدایت سالکان راه حق مشغول شد		
و بعد از خواجہ این خواجہ شیخ علی و بعد از شیخ علی خواجہ مودود و خواجہ کمال بر مسند		
ارشاد و بهدایت نشستند خواجہ غریب قدس الشریعہ فرزندان خواجہ		
اولیاد کبیر است و خرقه خلافت هم از پدر بزرگوار خود داشت بهایت بزرگ بود و شقی و		
متورع و صاحب ارشاد و بعد از مرگ خواجہ سوگان که از اعاظم خلفای پدر وی بود		
بر سجاده مشیخت نشست و در فتح آباد که مدفن شیخ سید الدین است سکونت		
میداشت و در بعد وی شیخ مجذوب القلوب شیخ حسن بخاری از جانب او روس		
و بلغار بولایت بخارا آمد و بنی است وی حاضر شد در آن وقت عم خواجہ		

<p>قریب بود سال بود و شیخ سیف الدین و خواجہ فاضل الدین سالی که از اکابر وقت بودند میفرمایند که شیخ بخاری علیه رحمة الله الباری فرموده است که من در مدت حیات خود بسیار اولیای اہل قلوب را خدمت کردم کسی شخص مثل خواجہ عجیب غریب که در زہد و تقوی و کرامت و خوارق و خلق و خلق ثانی نداشت و خواجہ اولیای بسیار ساکنین زمین منی متصل بخارا و خواجہ حسن ساکن ساوری و خواجہ اولیای غریب و خواجہ اولیای رحمة الله علیہم ہر چہ از خلقی نامدار خواجہ غریب از وفات خواجہ غریب در سال ۸۴۵</p>		
<p>او یازده چہرست از مولدین</p>	<p>چون غریب التوحید غریب یافت عبت شد ساقرین ہر</p>	<p>حضرت کوئین والی تاریخ او نیز سے سرور بخارا شکرگشا حضرت خواجہ ریوگری</p>
<p>قدس سترہ از غلامی اولیای و کسری مشایخ التقی ترک است در علم و علم و زہد و تقوی و ریاضت و عبادت و متابعت سنت شان عالی و زہد و الادب و خدمت و خدمت از دست حضرت خواجہ عبدالخالق عجم والی پوشید و تاحیات خواجہ عبدالخالق بخارست و حاضر ماندہ فاندہ بردشت و بعد وفات پیر و شفیق رتجاوہ ارشاد بنشست و ارشاد عالمیان حق و مصروف ماند چنانچہ سلسلہ شہادت و ازادت حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند قدس سترہ از غلامی از حلقہ خلقی خواجہ عبدالخالق عجم والی بخارست خواجہ عارف پیر و وفات آن جامع الکمالات در سال ۸۴۵ و یازوہ حسب القول صاحب شہادت و مدفن وی قصبہ ریوگر است کہ دیہی از دیہات مصافات بخارا ایضا صاحب شہادت از بخارا واقع است و خواجہ عارف عمری طویل یافت کہ از عمدہ خواجہ عبدالخالق تالین سال</p>		
<p>کہ سال وفات وی است حیات بود از مولدین</p>	<p>عارف آن عارف و ولی خدا</p>	<p>مستحصل شد بوصول سجانی خواجہ اکمل دین گو سالشن نیز عارف امین ربانے</p>
<p>نیز در ویش صادق آمد راست رحلت آن ولی بزدانے</p>	<p>خواجہ محمود و الخیر فتوی</p>	<p>قدس سترہ از اجمل اصحاب و فضل احباب و عظم خلقی خواجہ عارف ریوگری است و از ہمہ باران وی ممتاز در خلوت و جلوت و ساز بود و مولد وی قصبہ الخیر فن است کہ دیہی از مصافات شہر بخارا ایضا صاحب سہ فرنگ است و در قصبہ و کئی سکونت</p>

در پشت و دمام بکسب کار می رفتند و حصول وجه معاش از کسب طلال میکرد و واکثر
 رخت و می سویی ذکر خفی بزرگوار بود چنانچه روزی در مجلس واکمنی بزرگوار مشغول بود
 درین اثنا خواجه ماقط الدین که از کبار علمای بخارا بود و حاضر وقت شد و رسید که بطریق شهادت خونی بگویند
 و شما بزرگوار محبت دارند باعث این بیست فرمود و آنحضرت بیدار و غافلان آگاه شوند و از
 غفلت و خواب برآمده و راه آرند و خواجه محمود میفرمود که ذکر هر آن کس را سزاوار است
 که دلش از ریاضاتش از دروغ و غیبت و طلق ادا و القمه حرام و چشمش از نظر بد و
 توجه بلیع حق پاک باشد نقلست که خواجه علی راضی که از اجله اصحاب خواجه محمود و جواد
 با سزاوار اجاب خود بزرگوار مشغول بود ناگاه دیدند که مرغی سفید رنگ بزرگ پرواز کنان از
 بالای سر ایشان میگذاشت و چون نزدیک رسید زبان فصیح گفت که ای علی مردانه باش
 و بجا مشغول شو از دیدن آن مرغ دشمنیدن این سخن کیفیت پیدا شد که جماعی محفل
 از نایب در و دینش و ظهور اسرار بیوشش شدند چون بگویند استفسار اخیال
 از خواجه علی کردند فرمود که مرغ پر فتوح حضرت خواجه محمود است که قهقاری و بر این
 کرامت عطا فرموده است که هر روز در آفتاب میگردد قهقاری باموئی علیه السلام بنیدین هزار
 کلمه گفته است رجوع نماید و بقالب غصری بهر خاوقی که میخواهد بشکل دیگر و درین وقت
 خواجه دهمان قبی را که فلیده نخستین خواجه اولیای کبیر است عمر به آخر رسیده بود و او بگویند
 کبیر دنا که وک الی بوقت آخرین من تخمی را از دوستان خود نزد من بفرست که ببرکت
 قدم ادا یمان بسلامت برم بنابر آن روح خواجه محمود با شادمانی از مقام علی
 علین پر واز نموده نزد خواجه دهمان رسید و بعد انجام بخیر دی از راه فرط محبت و
 عنایت خود که بحال من مصروف دار و ازین راه گذر کرد و وفات شیخ محمود و قبول نما
 سفینه الاولیا بسال هفتصد و پانزده و روایت تذکره الامتیا و تذکره العاشقین در سال
 هفتصد و هفتصد و هجری است از موصوفین

چون مکان در جنت محمود است	هفتصد و هفتصد و هجری است از موصوفین
حاجد محمود شیخ الامتیا	شاه عرفانی است سال اول
خواجه میر حسین المشهور میر خور و قدس سره	از سادات عظام و بزرگان

این خاندان عالی شان نقشبندی است و خرقه طاعت از دست خواجهمحمود و یالت و برادران
 هست خواجهمحسن نام که آتم از اصحاب و ادبای خواجهمحمود بود و وفات در سال ۷۴۵
 نوزده هجریست و قبر در موضع دکنی از مضامین بخارا از مولف | باجمال و حسن شد حسن پشت
 چون حسین بن پیر و بلند حسین | صاحب تحقیق سال و میل است | نیز فرما میر فرزند حسین
 خواجهمعلی را ثنی قدس سره از اعظم خلقای شیخ محمود و اخیر فتوی و کبری
 مشایخ خاندان نقشبندی و لقب وی در سلسله این خاندان خواجهمغیران علی است مقامات
 رفیع و کرامات عجیب و دشت و برای حصول قوت هلال کسب بافتگی مشغول بیانه
 مولد شریف وی موضع رام تن هست که قصبه بزرگ از مضامین بخارا بد و فرو سنگ
 واقع است نقلست که شیخ بزرگترین بهائی که از اکابر اصبی شیخ حسن باغراست بخت
 وی حاضر شد و پرسید که واکه و الله ذکر اکثر که بدان مامور ایم و که هر است یا خفی فرمود که
 بتدی را ذکر هر توتی را ذکر خفی نقلست که از خواجهمغیران علی پرسیدند که ایمان چیست
 فرمود که کندن و پیوستن یعنی اندنیا کندن بخت پیوستن و نقلست که خواجهمغیران اکثر
 فرمودی که حسین بن منصور را که پای باقرید و اگر در آنوقت کسی از فرزندان یعنی برادران
 عبدالحق بن محمد وانی بودی بر آید آمدادی که دمی و او را از مقام و عدت و جودی عرق
 وادی نقلست که خواجهمسید آما که ذکر وی سنایی مذکور شده هم عصر خواجهمغیران
 علی بود و با خواجهمغیران نا اتفاقی داشت روزی از سید آما به نسبت خواجهمغیران
 کلماتی چند سنائی ادب بر زبان آمدند اتفاقا در همان ایام ترکان تاخت آوردند و پسر سید
 آما را با سیری بردند سید آما و التست که این حادثه بسبب بی ادبی است که بخدمت
 غیران علی از من بوقوع آمد و بمقام معذرت آمده بخدمت خواجهمغیران علی حاضر شد
 دستها نمود که توجه نماید که پسر من بیاید خواجهماموش بود چون سفره بگسترند خواجهم
 غیران فرمودند که علی دست بر طعام نخواهد نهاد و اوقتی که پسر سید آما حاضر نگردد و بعد از آن
 بخدمت گذشت و حاضران منتظر بودند که ناگاه پسر سید آما از دور آمد بیک بارگی
 شور می از ابل محفل برخاست و میران بماندند و از پسر استفسار حال کردند گفت

که من زیاد و ازین بسیار کم که همیشه در دست جمعی از ترکان که قنار بودم و مرا اسیر کردند
 بهر باره خود می بردند و اکنون خود را می بینم که پیشش شما حاضر پس اتفاق بهر که طعام خوردند
 و سینه نایکی از اهل ارادت شما حضرت گشت تقاضاست که روزی در خانه خواب علی قافه
 در روز بود و اهل خانقاه از قافه نهایت تنگ بودند ناگاه غلامی طعام قرقرشی را یکی از مختصان
 پیش بود و یکی باز پلا و در پیش حاضر که دو برای قبول نیاز میزدند می نمود و خواب از آن حال خور
 شد و فرمود که دروازه اجابت و سلامت بر من خواهی بخواه غلام نهایت زیرک بود و گفت که دیگر التماس
 ندارم همین تناسست که من در ظاهر و باطن شکل شبکی و صورت شما شوم فرمود که این امر باری
 عظیم است که تو طاقت تحمل آن نداری عرض کرد که مرا من همین است آینده اختیار بدست
 تست فرمود که بسیار خوب پس پیشش که فتنه بخلوت بر دور و دور و نشاند و بشوید حال
 دی شد بعد از ساعتی بحسب ظاهر و باطن صورت غلام بعینه صورت حضرت خواب شد
 مگر ستانه و بهوش بود و تا چهل روز تریست بعد از آن بر دست حق پیوست و خواهم عزیزان
 را و فرزندان عزیز بودند بهر دو عالم و عالم و عالم و عالم که از علوم ظاهری و باطنی بهره وافر
 داشتند یکی از آن خواب خورده فرزندان که خواب محمد نام داشت دوم خواب ابراهیم فرزندان خور
 وی که بوقت وفات خود خرقه خلافت و سجاده ارشاد بوی عطا فرمود و گفت که اگر چه حق سجاده
 نشینی حق فرزندان است اما پسر گلان مادر بعد از مادر و نیاچندان قیام نیست لهذا او
 ازین کار معاف داریم پس همچنان بوقوع آمد که بعد وفات حضرت خواب بر روز چهل فرزندان گلان
 دی هم وفات یافت و خواب عزیزان را چهار خلفای نامدار گانه روزگار و صاحب حال و
 فال و اهل فضل و کمال بودند و هر چهار بعد وفات خواب بارشاد و البان حق معروف
 مانند که نام نامی هر چهار نامدار بر نام پاک محمد است اول خواب محمد کلاه و دوز که مرار بر الوار
 دی در خوارزم است دوم خواب محمد صلاح یعنی که در شهر بلخ آسوده است سیدوم خواب
 محمد یار و دی که مرقد معلی او در خوارزم واقع شده چهارم خواب محمد با ساسی رحمة الله علیه
 اجمعین وفات خواب عزیزان علی بشهادت قول صاحب رنجات و سفینه الاولیا و غیره
 در سال هفتصد و بیست و یک هجری بتاریخ بیست و هشتم ماه ذی قعدة هست و مرار بر الوار

دخوارزم واقعه از مولف	قد در عالی و عز عالی یافت	چون علی شد و جنت اجمالی
گو علی کوثر آب رحلت او	بیز عاشق و بی عز غریب علی	در صل او بنده خدا دان است
بیم علی مجتبی عزیر سینه	ایضا چون علی سیم والی نزلت	شان یافت و فروز نشان علی
شاه حسین جیشم از غمرا کند	طالب حق نهالو از عزیران علی	واج نورانی خدای شد جلوه کرد و جل
بار دیگر عارف ابن یقینان سسلی	خواج محمد بابا سماعی قدس سره	از طلقانی نامدار خواج
مخبران علی است و دینی دید بخت دست پیر و ششست خیر خود حاضر مانده فائده های عظیم حاصل		
کرد و چون خواج عزیزان با شرافت غیبی از بخارا و خوارزم تشریف برد خواج محمد بابا سمره		
دی بود مولد و مسکن دی قریب ساسی از توابع قطیفه زانی است و از بخارا با فاضله که در		
واقع است و صاحب رشتهاست میفرماید که خواج بهاد الدین شاه نقشبند را		
بابا ساسی بفرزند بی قبول فرموده تربیت فرموده بود و قبل از ولادت خواج بهاد الدین		
بهرگاه که بابا ساسی بر کو شک بلند و آن میگفت ششست میفرمود که ازین خاک بوی مرد سس		
می آید که امام طریقت باشد و زود باشد که قصر میند و آن قصر عارفان گردد و بعد از تولد خواج		
بهاد الدین چون سه روز گذشتند گذر محی بابا بقصر میند و آن افتاد فرمود که حالا آن		
بوسه زیاده شده است شاید که آن مرد تولد شده باشد چون این خبر رسید بگو از خواج		
بهاد الدین رسید میبیره خود را بخی و دست خواج بابا آورد خواج بعد طریقی تسام فرمود		
که این طفل فرزندان است و ما بفرزند می آید و از قبول که دیم و با صاحب گفت که این همان شخص		
است که بابوی او را شنیدیم نزد ما باشد که مقتدای وقت و امام طریقت شود و پامیر		
کمال که فلیقه عظم خواج با بود فرمود که فرزند خود بهاد الدین بنو حواله کرد تربیت طاهری و		
باطنی او دمه تست ز نماز تقصیر کنی با ستماع یعنی روی برین آورد و دشت بر سینه		
نهاد و عرض کرد که مرد نباشم اگر تقصیر کنم و خواج بهاد الدین شاه نقشبند قدس		
ستره میفرماید که چون خواستم که متعال شوم بعد من مرا یکدست بابا ساسی فرستاد و پیرین مراد		
که بابا بوقع کتخدای من تشریف آید و بر کشت قد و م حضرت بابا بدین نازل برسد چون		
بقایه وی مشرف است هم اول که ششست که مشایخه کردم این بود که در آن ششست		

درین نیاز و فقر می بیناشده بود بر خاستم و در سجده خواهم درآمد و دو رکعت نماز گذاردم و
 سر سجده نهادم و دعا کردم الهی قوت کشیدن بنمای خود و کمال محنت و محبت خود مرا عطا
 کن چون ببادان بخدمت شواهم حاضر آمدم فرمود ای فرزند دعا چنین میباید گفت که
 الهی بجز رضای تو در آن هست این بنده ضعیف را بران دار و اگر خداوند تعالی از راه حکمت کامل
 خود بدوستی بلامیفرستد بعنایت خویش آندوست را قوت بخش بایم عطا بفرماید یا اختیار خود
 طلب بلامیاید که در گستاخی است بعد از آن آن طعام حاضر شد چون بخوردم قرصی باقی ماند
 آنرا این داد و فرمود که نه خود بخور و نگذار در خاطر من گذشت که اینجا سیر خوردم و همین ساعت بنزل
 خود خواهم رسید این نان مایه در راه بچکه کار خواهد آمد چون روان شد من در رکاب دوسمه
 به نیاز تمام میرفتم و اگر فقر در باطن من پیدا میشد میفرمود که خاطر را از خطرات بیفکاه نگاه
 میباید و در راه بنزل یکی از همان فرود آمد آن محب به پشت تمام پیش آمد لیکن
 صورت خطراب بر چین دی ظاهر بود خواهم باعث خطراب از وی پرسید گفتم
 که کاسه شیر دارم اما نان حاضر نیست که بخورم خواهم بن متوجه شده فرمود که نانی که داری
 حواله این کس بکن آخر بکار آید و تو در دل اندیشه میکردی که بچه کار خواهد آمد و خواهم
 باباسامی را چهار غلفای نامدار بود و ندیدی خواهم صوفی سوخاری که قبر وی در سوخار بقاصه
 دو فرسنگ از بنجار است دوم خواهم محمود سامی که فرزند حضرت خواهم است وزیر غلبه عظم
 دی بود سیوم خواهم دشنه چهارم میر سید کلال از حمله الله علیه اجمعین و فاقه
 حضرت خواهم محمد باباسامی در سال مفتحه و پنجاه و پنج است فرار از نوار در قصبه سامی است از

مولف چون محمد فایز اقبال	حمد گوینان رفت در قبه بنار	ارسلش محمد دوم اقبال آمده است
هم محمد متقی جان جهان	ایضا کار فلده از دیار دنیا	مطلوب خدا محمد آمد
تاریخ وصال او سرور	محبوب خدا محمد آمد	خواهم میر سید کلال

قدس الله سره المتعال از اجله خلقی و اعظم مریدان خواهم محمد سامی است
 در علم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت از اولیای عهد گوی سبقت برده و شرف
 سیادت نیز داشت مولود وی قریه سوخار است و همیشه کالی مشغول می بود و

و صاحب ریشحات میفرماید که والده شریفه حضرت میر میرزا و کذا و قتیله میر کلال
در بطن عفت من بود و آنوقت اگر گاهی نقشه شبیه خودم در شکم بتلا میگشتم آخر چون نشی
میکردم غلام می یافتم چون این واقعه کرد که ربه که ربه وقوع آمد و قسم که وقوع این معنی سبب وجود
این طفل است باز در نقشه افغانا تمام میکردم نقل است که چون میر کلال به مرثیاب رسید
کشته میگردفت روزی در معرکه کشتی گیران حاضر بود که شخصی در آن معرکه در دل
گذرانید که این سبب زاده کشتی میگیر و بهر آئینه لایق قدر ظالی او نیست که این طریق
اهل بدعت است بجز خط و در این خطره آنکس در حالتیکه نشسته بود و بخواب رفت دید
که قیامت قائم شده و آنکس در گل ولای تابینه فرو رفته است نمی تواند که بداند
ناگاه دید که امیر کلال پیدا شد و بهر دو بازوی بدستهای مبارک که فته ارگل بدر آورد
چون بیدار شد معرکه کشتی با تمام رسیده بود میر کلال بوی مخاطب شده فرمود که
از برای همین روز که تو در خواب وید کشته میگیرم که مثل شما کسان را که در گل و لای
ور مانده باشند نزد من است بر آرم آن سری و قدم آور و ثابت بشد نقل است که در آن
حال روزی هنگام کشته حضرت میر قالم و هزار با مخلوق حاضر بود اتفاقا محمد با ساسی را بد
طرف گذر افتاد بنظر آن ایستاده خیلی توقفت که بعضی اصحاب در دل گذرانیدند که
با عث چیست که خواجه ساسی بنظر آن ایستاده اند محمد بابا برین
خطره ایشان بخود باطن واقف شده فرمود که درین معرکه هر وی است که بسی مردان
بعجبت و برکت دی کمال خواهند رسید پس بنخواهم که او را صید دام خود کنم و همین
سخن بود که میر کلال را نظر بجانب خواجه افتاد و از قایت جذب و کشش خواجه برفت
و خود را بر پای خواجه انداخت و چون خواجه از آنجا روانه شد پارتاب و سبب بود و با بخت
آمد و هر یک شد و بمالات ظاهر می و باطنی رسید و باز روی کشته ندید و حضرت
بابا و بقدر زندی قبول فرمود و بخرقه خلافت نواخته جانشین خود کرد و گویند که خلفای
میر کلال چهار صد و چهارده تن بودند که هر یکی از ایشان صاحب ارشاد و یونند و قضا
میر کلال بقول صاحب ریشحات روز پنجشنبه وقت نماز با دعا و ششم ماه

جمادی الاول سال هجری و هفتاد و دو و هجری و هشتاد و سه و هشتاد و چهار	میر جهان سید محمد کمال	قطعه از موهبت
گفت بتایخ و جانش خرد	رفت چو باغ و ازین بکند	میر جهان سید محمد کمال
سید اکرام شنه اسعد کمال	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
خواهر بهاء الدین شاه	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
و کنایه غلفای میر سید کمال	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
پیشوای این سلسله جماعت بود و کرامت و ولایت و توانایی در طفولیت از وی	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
عمر میر سید جهانگیر از والد کما جده آنجناب منقول است که فرزند بهاء الدین چهار ساله	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
عمر داشت و نادره گاه و بی گاه بود روزی انتشارت با ده گاه و گفت که چنان معلوم میشود	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
که ماده گاه و ساله سفید پیشانی خواهد آورد و چنانچه بهمان بوقوع آمد که فرموده بود و نیز خواهد	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
باباساسی قبل از تولد وی با صاحب خود اشارت داد که شخصی از مقام قصر عارفان امام باقریت	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
پیدا خواهد شد و بهر طفل سه روز بود که خواهر ساسی دیرا بفرزند می قبول که و در براس	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
ترتیبیت ظاهر می نمود و باطنی جواد میر سید کمال نمود و نیز خواهر بهاء الدین سواهی آنکه سلسله	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
ارادت میر سید کمال داشت از روی غایت خواهر عبدالحق غفر و کسب اویسی بود	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
چنانچه از آنجناب منقول است که سبب در میان وی اجوال در حالی جذب و متعرق	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
بسر فرات تبرک از فرارهای بنیاد رسیدم و نیز سر فرار چیراشی افروخته دیدم که	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
با وجود وجودی روغن و فیل و روشنی کم و بیش تند و فیل و ما محتاج بودیم که اگر اندک شکست	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
بایشان داده آید از دهان چرخ میردن آیند و بخوبی افروخته شوند چرخ مارا بهمان حال	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
گذشتیم در روی هزار آفرین رسیدیم و بهر وجه قبلیه ششم و از خود فانی شیم	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
مشاهده کردم که دیوار قبله گورستان شوق شد و بختی بزرگ پیدا آمد پدیده با سبب سبزه	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
فرو رفته و گریه و آن شخصیت جماعت بزرگ اینستاده در میان ایشان خواهد با با	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
محمد ساسی را بشناختم و نستم که از گذشته گان اند پس از آن جماعت شخصی هر گفت	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال
که بر این شخصیت خواهر عبدالحق غفر وانی رونق افروز است و این جماعت غلفای ایشان	گفت بتایخ و جانش خرد	میر جهان سید محمد کمال

و بر یک اشارت کرد که این خواهر احمد صدیق و این اولیای کبیر و این خواهر عارف بود که
 و این محمود و اخیر فتوی و این خواهر علی رتبی است و خواهر محمد با ساسی را خود می شناسی
 پس خواهر محمد بنی عنایت با کمال من کرد و کلاه بی عطا فرمود و گفت که راست این کلاه
 اینست که بلای نازل شده از برکت پوشنده این کلاه دفع شود بعد از آن سخنانی که بسیار
 سلوک و وسط نهایت آن تعلق دارد یاسن در میان آورد و فرمود که چراغ که باین
 کیفیت بتو باز نموده اند اشارت است که با استعداد و قابلیت این راه که فکیده استعداد را
 در حرکت می باید آورد و تار و تشن شوند و حضرت شاه نقش بند شرافت و سیادت و
 نجابت موروثی دشت چنانچه حسب قول شیخ شرف الدین محمد نقش بندی صاحب
 روضه السلام نسب آبائی دی بخیر و واسطه حضرت امام جعفر صادق میرسد بدین طریق
 که حضرت شاه بهاء الدین بن سید محمد کجاری بن سید بلال الدین بن سید برهان الدین
 بن سید عبداللہ بن سید زین العابدین بن سید قاسم بن سید شعبان بن
 سید برهان الدین بن سید محمود بن سید بلاق بن سید تقی صوفی خلوتی
 بن سید فخر الدین بن سید علی اکبر بن امام حسن عسکری بن امام علی تقی بن امام
 محمد تقی بن موسی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم اجمعین و وی
 اگر چه از باب توکل سلسله با میر سید کلال دشت افاضی اوستی از روحانیت خواهر عبد کلال
 عجب دانی تیر حاصل کرد و پیران محبت وی خواهر قثم و فیل ۲۲ ترکی بودند لقا است
 که چون حضرت شاه بکلیه معتقد رسید در آن روز حجاج قربان میگردند فرمود که ما هم یک پسر
 داریم در راه خدا قربان کردیم پس هزار و صا حیرا ده انتخاب در بخارا فوت شد و صاحب
 رشحات میفرماید که در سلسله این خاندان از عهد خواهر محمود و فتوی تا زمان میر سید کلال
 جمیع خواجگان ذکر خفی را با ذکر جمع کرده بودند چون عهد حضرت خواهر بهاء الدین رسید
 از غیب بذکر خفی مامور شد و از ذکر بهر اقتنا و رزید و وقتی که دیگر اصحاب میر کلال
 بذکر بهر مصروف می شدند خواهر بهاء الدین از آن مجلس بیرون میرفت و این معنی
 بر خاطر جمیع اصحاب ناگوار میگذاشت آخر اصحاب شکایت این امر پیش حضرت

میر بر نند حضرت میر بجواب آن پنج نفر فرمودند و زیاده جمیع اصحاب از خرد و بزرگ قریب
پانصد کس در مسجد که تعمیر کرده او بود جمع بودند حضرت میر کجای اصحاب و احباب مخاطب
شده فرمود که شما در حق فرزندانم بها و الدین شکایت با دارند غلط کرده اند و هر چه که از شما
است بفرمان الهی است و دوی بند که فنی نامور است من بعد بخواجه بها و الدین مخاطب
شده فرمود که حکم و اشارات خواجه محمد یا ساسانی پیر و مشنضمیر خود را در حق تربیت شما بحسب
آورد و محال مرغ نیست شما بلند پرواز نیست از طرف ما اجازات هست بهر جای که خواهید بروید
و از هر شخصیکه فائده یابید مختار ابر هر چه که نژاد بود و شما دادیم خواجه بها و الدین از عنایات حضرت میر
شکرت آنکه دو مخلص شده تا بهشت سال بولانا عارف صاحب مانده بعد از آن بخندست
خواجه خلیل تا دوازده سال استغنی و مستغنی گشت بعد از آن دوبار بسفر حج از تشریف
برد و درین سفر بکثرت ثانی خواجه محمد یار ساجد را بود و طریق شیخ بها و الدین نقشبند
مطابق شرع تشریف بود و در سبب امام عظیم العزیمه داشت بلکه اکثر مشایخ این طریق
منفی مذیب بودند و گفت که از شاه نقشبند پرسیدند که در طریق شما ذکر چهار
و خلوت نیست پس بنای طریق شما بر چیست فرمود که بظاهرا با خلق و باطن با حق داین
شهر بخواند شعر از درون شود آتشنا و از درون بیگانه و شش و کاینچنین زیاده و شش
کم می بود اندر جهان و نقلست که شخصی از شاه نقشبند طلب کرامت کرد و فرمود
که است با ظاهر است که با وجود چندین بار گناه بر روی زمین میتوانم رفت و زمین از
بار گناه مافرق نمیشود و نقلست که شیخ قطب الدین نام شفیق از اصحاب خواجه
نقشبند بود خواجه او را فرمود که یکبوتر فایده و کبوتر چه بر سر من بلخ بیار چون آورد
یک کبوتر بچه بچله کیوتران بسیار خوش رنگ بود و شش بوی میل کرد و او را نزد خود
نگه داشت و دیگر کبوتر بچکان را نزد خواجه برد چون طعام نخند و خواجه از دست خود
همه اصحاب را تقسیم کرد و شیخ قطب الدین را نان خشک عطا کرد و گفت که تو از
کیوتران حصه خود زنده گرفته اند از نان خشک یافتی و صاحب رساله بساویه
در ذکر مقامات نقشبند و چه تسمیه و خطاب فقط نقشبندیه یا نجای میفرماید که حضرت

خواجه میرزا محمد و کرم و پیر و مادرین بصفت کتاب باقی و نقشن نگاران مشغول بودیم
 ازین سبب به نقشنده شهنشاهیم و لاوت شاه نقشنده رسال بنقشنده و نسبت و نسبت
 و اوقات بتاریخ سوم ربیع الاول سن بنقشنده و نو و یک و یکری است و مدت عمر شریف
 هشتاد و سه سال و مولود و مدفون وی در قفسه عارفان است که بقاصد یک فرسنگ از نجاران است
 و نقلست که بوقت وفات خود شاه نقشنده هر دو دست بر پای و پشت و در حق
 همسیر و ان دعا می خیر فرمود و چون دست مبارک بر روی آور و نفس مبارک قطع
 شد و نیز بوقت وفات خود وصیت کرد که همراه جنازه من کشته باد و کلام الهی بخوانند
 که بی ادبی ست البته یک شخص با و ازین روغن خوش این رباعی خوانده باشد در ناغی
 مفلسیم آمده در کوی تو شبیه انداز حال روی تو دست بکشایم زینل ما آفرین بر دست بزرگی
 قریب تاریخ وفات شاه نقشنده که در رشتات آورده است
 رفت شاه نقشنده آن خواب و دنیا و دن آنکه بوده شایسته و بی دولت باشی اسکن و ای چون بود و قصر عارفان
 قصر عارفان بن سبب آمدن بیان عیش از مولود نقشنده نقشنده نقشنده نقشنده آن بهاد الدین شهنشاه و جهان
 زاهد شکاکش تو لیدر دست قطب عالی نقشنده آمد عیاره صاحب محمد دم و جلیش آمد است
 هم که محمد دم نامی است جوان ایضا از مولود شاه و الا نشان بهاد الدین عالم باصفا
 آنکه شد روشن بنام او کمال نقشنده سال تجلیش هر چه هست فرمود و آن بهاد الدین امام باکمال نقشنده
 پنج یادگار کن سرفرونی قدس سره از خلفای نامدار میرزا سید کمال است و وند
 قریب کن سرون که از نجاران باصفا و دفرنگ واقع است و پشت و حضرت میرزا سید
 شاه امیر فرزند سید محمد خود را بوی حواله نموده چنانچه شاه امیر خود آن پیر و شهنشاه پیر و شاه
 والا رسید وفات وی در سال هشتصد و یکری است یادگار اهل عرفان یادگار
 جان نثار و لیاای نقشنده یا و ماند از عقل سال میل او یادگار او لیاای نقشنده
 خواجه علی والدین عطار قدس سره نام نامی دی محمد بن محمد البخاری است
 و قبل و سه از نجاران بود از عالم خلفای و مجاهد نشین حضرت شاه نقشنده است
 و سواای خلافت رفته و امامی هم حضرت نقشنده و پشت و ایام خوردی طبع مبارکش

مال بفقیر بود و بعد وفات پدر مال مال پدری شد و علم ظاهری اشتغال نمود و هنوز
 طفل بود که شاه نقش بند بوالده اش ارشاد کرد که هرگاه که علاءالدین بالغ شود مرا
 اطلاع چون وقت بلوغت رسید خواه خود از قصر عارفان بشهر درآمد و در مدینه که خوا
 علاءالدین در آن علم میگرد و شریف بروید که خواه علاءالدین در حجره بر یک بویاکن
 نشسته بطالع کتاب مصروف و خشت پنجه بالای بالین نهاده است چون علاءالدین نظر
 بر جهان کمال شاه نقش بند افتاد و تعظیم فرماست و بجای خود بنشیند بعد از آن حضرت شاه
 بخواه علاءالدین فرمود که در خانه من خنجر است که مشب بحد بلوغ رسیده اگر قبول کنی بتزویج تو
 دهم عرض کرد که نه سعادتمند این کس من لیکن از اسباب دنیا و خنجر میگذارم که به شهباب آن
 بخنجر آرم فرمود که برای تو و خنجر من زرقی است مقدر و مقرر که از خزانه غیب خواهد رسید
 ازین غم مار و طال در خاطر مبارک پس عقد نکاح صبیحه معصومه خود بخواه علاءالدین عطا کرد
 و از بطن عفت آن عقیقه خواج حسن عطار متولد شد و سو آن سه فرزند سعادتمند دیگر که نام
 نامی خواج شهاب الدین و خواج مبارک علاءالدین موسوم بودند در خانه خواج علاءالدین
 عطار بوجود آمدند و بعد از تکلیف خواج علاءالدین بخدمت حضرت شاه نقش بند حاضر شده
 کسب طریقت مشغول شد و حضرت خواج دی را برای کسر عنایت مولویت حکم داد که
 بارگشی ترتیب داده و سیب چند در آن نهاده در بازار بفروشد و از آن قوت
 حلال خود حاصل کند خواج علاءالدین بنهار خوشدلی قبول فرموده و بارگش بر سر نهاد
 و در بازار میگشت و سیب میفروخت چون مدتی بر این کار برآمد کارش بلبلد تر شد
 و باین وجه رسید که حضرت شاه تربیت همه طالبان راه حق بخواج علاءالدین تفویض
 فرمود و بخرقه خلافت و نیابت بنواخت و گفت که در ایامیکه در میان علمای
 بخارا که فریق از آن منکران رویت و فرقه مقبلان رویت و تقاسی ربانی بودند
 مباحثه عظیم افتاد هر دو فریق براس تعصیب این اختلاف و اختتام این بحث بخواج
 علاءالدین عطار رجوع آوردند و خواه و قفه سه روز در تعصیب این امر در میان انداخت
 و بنکران رویت الی فرمود که شما سه روز متواتر بوقت طلوع تعلیم طالبان طریقت

بجہد کمال دہشت کہ اکثر اوقات در حالت کلام از خود غائب میشد و حسن تلقی و قبولین کلاسے
بجہدی بود کہ ہر کسے کہ یکبار بجہد مت وہی مافرشدی باز طلایہ و نہشتی و در کم خود دن
و کم شفتن و کم گفتن و تفسیر سے دہشت و بار بار بد و رعشتار نماز فجر و اگر دی و ہر روز نماز
تہجد ختم قرآن نموی و بعد نماز فجر تا پاشت در ذکر و فکر مصروف ماندے و قیامت

وی رسال پرستند و و بخری است از مولف
چون علامه الدین شیخ فاضل دی رساله اش پرست نموده فانی هم علامه الدین محبت متقی

خواجہ میر عمر بن میر کمال قدس الشکرۃ العالیٰ از اولیای نامدار و شائخ
ذوی الاقدار این خاندان است و وی فرزند چارم سید میر کمال بود و در نظر فیض
پدر بزرگوار از همه بزرگ و عزیز و مسبب الارشاد حضرت میرزا خواجہ جمال الدین ہستانی
ترجیت یافتہ و بہراتب کمال و ارشاد و بسید و وفات وی در ہشتصد و ستہ

بقوة آمد از مولف	شکیبست چون عمر مثل عمر	روح پاک او بحق موصول شد
طرز سال از شمال او عیان	از امیر دین عمر مقبول شد	خواجہ شاہ حسین میر کمال

درس سرور فرزیدیم خواب میر کمال است در بند تقوی و عبادت و بیاعت سنت یگان آفاق
در صدق و محبت طاق بود و برانی حصول قوت کمال نیک صرا می آورد و میفرخت و بعد فراخ بد
بیت نقیض لایان حق می برد و وفات شاه میر در سال هشتصد یابرجی است از مریض

سیرور عشاق امجد شاه میر	چرخ است شد چو با غزو و قمار
ایضا است غمت مغر بفر تو با	بدو افات امجد شاه میر
کن رقم میر صاحب جنت	شیر شقی و سیر کوه
گفت تا بچ وصال او خرد	
از دم میر صاحب جنت	
خواهد عارف و ملک	

از ان قدس الشهدا سرار الله الهامی از عالم غفای و کبار اصحاب سید میر
علی است و حضرت میرزا باقیقره و کمثل این دو تن یکی خواجیه با و الدین نقش بند
مرد مولانا عارف و یک کزانی از غفای من کسی دیگر نیست و خواجیه با و الدین هم بعد از
ت سید میرزا بیست سال از مولانا عارف بجا بود و نهایت رعایت ادب و حرمت
به عارف مرعی میداد شست حتی که چون شیخ عارف بر آب دریا وضو میکرد و

شیخ بهاء الدین بهاری که فرزند از خواجہ عارف می بود برای وضو می نشست و در راه با هم از
 قدیم خواجہ عارف قدیمی روحانیداشتند و در راه چهارم به همراه یکدیگر مانند لفظ است
 که ششم در شکی تاجی در ویش از خویشان خواجہ عارف بود و بزرگترین شکی تاجی داشت
 خواجہ نزد وی میرفت و او را منع میکرد که تا که بهر کسی نماند و او را راست که تر باشد
 از دروغ و غیب پاک باشد تا کسی قبول نکند و چون جماعت خواجہ و سبب باره بود قوع آمد
 دوی باز نیامد فرمود که اگر حال هم ذکر هر خواهی گفت کاوان و موشی تو خوانند مرد و مگر او
 قبول نکند و بدست خود ذکر هر گفت همه موشی او در دور و زبردند و در ویش بخدست
 خواجہ عزیزان و با کنوی رفت و شکایت کرد و فرمود که مالک هم اگر خیر مطلوب است
 بخدست خواجہ عارف برو و بر ماضی معذرت کن و آینده مستغفر شو آخر در ویش بخدست
 خواجہ آمد و خدایت قصیر خواست و نائب نشست خواجہ عارف و گفت که در موشی تو خدایت
 برکت و باد و بیکرکت و تاثیر دمای تا بختاب در ویش در اندک زمانه بسیار موشی حاصل
 گردید و مدام بزرگ خفی مشغول می ماند لفظ است که وقتی متصل مسکن خواجہ عارف دریا سبب
 آنکه سیلی عظیم آمده بود و نزدیک رسید سکنای دیمه از غرق تر رسیدند و رجوع بحضرت
 خواجہ آوردند خواجہ بذات مبارک خود در آب و ریاد آمد و فرمود که اگر قدری طاقت داری
 مرا از جای بردر نه از از راهی غریب و غرق که دن مسکن ایشان چه حاصل فی الحال سیلاب
 شکیر یافت و آب دریا بجانیکه بود رسید و خواجہ عارف را دو طبقه کامل کل
 یکی مولا نامشده بخاری و دوم امیر نامشده یک که الی او اند که بعد وی برسد و بارشاد
 نشسته طلبهای راه حق را بسترل متشدد و بانی نه و فلان متشدد خواجہ عارف نشسته
 در سال هشتصد و چهار است و فرار پراوار در قریه دیک که ان از توابع هزاره که بر لب
 آب کو یک بفاصله نه فرسنگ از بخارا بر سر راه واقع است از موهبت
 موز عرفان بخلد و الا یافت عارف شقی شه جنت عارف جنت است از بخش
 هم بفر ما ولی شه جنت میر برهان بن میر کلال قدس الشریع و التعال
 فرزند و خلیفه شمس حضرت میر کلال است در فقر و ریاضت و اتباع سنت و جماعت شافعی

عالی و رتبه والادشت و چون بجهت بلوغت رسید میرکمال ویرا برای تربیت ظاهری و باطنی شیخ بهاوالدین نقشبند توفیق فرمود چون شاه متوجه مال وی شد حالتی رو نمود که مدام در جذبه قوی و سکر بودی و قطع ملائق و غلایق نمود و هرگز با کسی انس و آرام نمیگرفت و شیخ نیک بخارمی که یکی از مریدان حضرت میرکمال بود نقل میکند که میرزا که من با میرز بهان ملاقات میکردم وی براه فرط جذب کیفیت باطنی مرا میر بود برای اظهار این معنی سخن میزد شاه نقشبند رفتم هنوز نوبت بعصر من رسید بود که فرمود از امیر سید بهان شکایت داری عرض کردم که آری فرمود در آن زمان که میرز بهان متوجه تو شود تو بسوی من متوجه شو و تصور کن که این وجود من نیست و خود خواه نقش بند است باز دیگر خدمت میرز بهان آمد چون میرز متوجه بن شد من بحضرت خواج متوجه شدم و دیدم که حال سید امیر دیگرگون گشت و بیوش شده از پادشاه و زان بعد برگزیده بخدمت کیفیت من متوجه نشد و فات میرز بهان در سال هشتصد و پنجاه و پنج در شهر لاهور

میرز بهان صاحب برهان ولی	شد چو در جنت وصالش ای پسر	میرز بهان شیرزین طیب است
نیز بر خوان میرز بهان نامور	خواج میر شیخ محمد قدس سره	از کبار اصحاب و احباب
سید میرکمال است از کاظمان عهد و مشایخ وقت خود بود و وفات در سال		
هشتصد و پنجاه و پنج هجری است از مولف		
چون محمد مطلع انوار دین	بان نثار آمد وصال پاک او	بهم محمد واقف اسرار دین
مولانا بهاوالدین قشلاقی قدس سره از صاحبان خاص و مجربان		
بلاخصاص خواج میرکمال است جامع علوم ظاهری و باطنی و مخزن رموز صوری و معنوی صاحب آیات و کرامات بود و مولود وی موضع قشلاق است که از بخارا نقل شده		
دوازده فرسنگ است و او استاد علم و حدیث خواج نقشبند و پدر مولانا عارف نیک		
کرانی است و با خواج شمس الدین کمال و خواج علاءالدین کن سرور و مولانا		
جلال الدین کشی و مولانا بهاوالدین طوابعی و شیخ بدرالدین مهندانی که همه خلفای عظام		
سید میرکمال بودند بنایت محبت و اختلاف و وفات وی در سال هشتصد و پنجاه و پنج هجری		

سال	است از مولف چون بهادالدین ازین دار فناء رخت رحلت بست در دار فنا
از عظمای خلفای امیر کلان	فرزند دوم آنجناب است و حضرت امیر و پادشاه نامی پدر بزرگوار خود که بنام امیر حمزه موسوم بود و موسوم کرد و گاهی ویران نام وی بنمواند بلکه با امیر میفرمود که مراست و خوارق بسیار از وی سر بر میزد و در ارشاد طالبان ایاتی از آیات الهی بود و هر گسسته که بخد مت وی حاضر گشته بر و ز اول بیعت میفرمود و به دست طالب ذاکر شدی و در سه روز ذکر سلطان الاذکار از هر رکعت و بیست طالب جاری میگردد و بعد وفات پدر بزرگوار به سیاحت و شیفه نشینست و سالها سال به طالبان خدمت و وفات مانده برای حصول قوت حلال صیادی کردی و آنچه از انکار حاصل میشد به حصه براه خدادادی و یک حصه بخرید خوار آه دی و کتاب مقامات امیر حمزه از تالیف وی است و وفات وی با قول پنج در سال هشتصد و هشت هجری است از مولف
سال	نول آن شهر و الامکان محرم اسرار و بیست و نه
شیخ جمال الدین	بنی قندس سرور از خلفای کرام و صاحب عظام امیر سید کلال است و حضرت امیر وی را بغایت محترم داشتند و فرزند چاهان خود خواهر برای تربیت ظاهری و باطنی حواله دی فرموده بود و وفات وی در سال هشتصد و پنجاه هجری بود و آمد از مولف
گو سال رحلت او	در سال هشتصد و پنجاه هجری بود و آمد از مولف
خواجه امیر کلان	و آشی قندس سرور از جمله اصحاب و اعظم اصحاب میر کلان است و در قریه دشت که سه فرنگ از چهار است سکونت داشت و حضرت خواجه علاء الدین عطار پیش از وصول بلازمست خواجه بهادالدین نقشبند اول تعلیم ذکر و ریاضت داده بود و وفات وی در سال هشتصد و شانزده هجری است و بعد از وفات از مولف بعد از چوشت میر نقشبند شاه ابرار میر کلان

<p>در بار سردار پیر کلان</p>	<p>پایا شیخ مبارک بخاری قدس الله سره</p>
<p>از اصحاب کبار میر حمزه است و بعضی بر آنند که از اصحاب و احباب میر کلان بود و الا اینجی به ثبوت نه پیوسته که شیخ مبارک که از اصحاب میر کلان است و وی که ینک است و در قریه که ینک سکونت داشت و این شیخ مبارک بخاریست که از خلفای میر حمزه و بزرگان وقت بود و خواجه محمد یار قدس سره با وجود حصول محبت شاه نقشبند به محبت وی میرفت و خواجه عمیر بخاری شیخ احمد خوارزمی و مولانا عطاء الله سمرقندی و خواجه محمود جموی و مولانا نورالدین کریمکی و مستفید احمد کریمکی و شیخ حسن شیخ علی و شیخ علی خواجه تسبی که جمله از اهل علم خلفای امیر حمزه بودند بخندست و وی حاضر آمده است و مستفیض میشدند و وفات وی در سال هشتصد و هفتصد و هجریست از مولودین</p>	<p>مبارک شد که در غلدرین رفت مبارک شاه حق آگاه مقبول عیان شد مهاجرت قیرالش هم اهل مبارک شاه مقبول خواجه حسام الدین شامی و بخاری قدس سره</p>
<p>از کبار خلفای میر حمزه است جامع علوم ظاهری و باطنی بود و در علم طریقت و شریعت و حدیث تفسیر بوقت خود از علمای وقت گوی سبقت برده صل وی از شاش است و در بخارا سکونت داشت و در مبادی حال سلسله ارادت بشیخ محمد سبکی که از کبار شیخ وقت بود قائم کرد و بعد ازان بخندست میر حمزه آمد و جامه ارادت پوشید و تربیت تکمیل یافت جذب و متغیر و جمعیت بر طبع مبارک وی غالب بود و در حال و فال طاق و در علم و عمل شهره آفاق و در تحریر پر مذاق و از غایت علم و کرم و لطف هر کس که یکبار بخندست وی حاضر شدی باز علحدگی ممکن نبود و از نهایت گرمی محبت حقانی آشنایان گرم بود که در موسم زمستان دینج می نشست و سینه خود گشاده هوا میخورد و آب سرد بر سینه می پاشید و چند سال که به تکلیف دی مرزا القیاس حاکم بخارا در بخارا قاضی شد حلقه مریدان علحدده و حلقه اهل خصوصیت و مقدمات علحدده تربیت میداد و خود در حلقه خصوصیتیان اجلاس میفرمود و در ظاهر اهل خصوصیت بنظر اهل اربوبت مشغول میماند و مقدمات ظاهری و باطنی هر دو تحصیل میشدند خواجه محمد العسفر</p>	<p>از کبار خلفای میر حمزه است جامع علوم ظاهری و باطنی بود و در علم طریقت و شریعت و حدیث تفسیر بوقت خود از علمای وقت گوی سبقت برده صل وی از شاش است و در بخارا سکونت داشت و در مبادی حال سلسله ارادت بشیخ محمد سبکی که از کبار شیخ وقت بود قائم کرد و بعد ازان بخندست میر حمزه آمد و جامه ارادت پوشید و تربیت تکمیل یافت جذب و متغیر و جمعیت بر طبع مبارک وی غالب بود و در حال و فال طاق و در علم و عمل شهره آفاق و در تحریر پر مذاق و از غایت علم و کرم و لطف هر کس که یکبار بخندست وی حاضر شدی باز علحدگی ممکن نبود و از نهایت گرمی محبت حقانی آشنایان گرم بود که در موسم زمستان دینج می نشست و سینه خود گشاده هوا میخورد و آب سرد بر سینه می پاشید و چند سال که به تکلیف دی مرزا القیاس حاکم بخارا در بخارا قاضی شد حلقه مریدان علحدده و حلقه اهل خصوصیت و مقدمات علحدده تربیت میداد و خود در حلقه خصوصیتیان اجلاس میفرمود و در ظاهر اهل خصوصیت بنظر اهل اربوبت مشغول میماند و مقدمات ظاهری و باطنی هر دو تحصیل میشدند خواجه محمد العسفر</p>

احرار نقش بند میفرماید که چون مولانا حمید الدین والد بزرگوار خواجه حسام الدین شاشی
 بر من موت مرلیش شد و بحالت تنوع رسید خواجه حسام الدین بر بالین پدر حاضر شد
 والد را مشوش یافت گفت ای پدر شمار چه حالت در پیش است که باعث تشویش
 و پشیمانی است گفت از من چیزی میطلبند که ندارم یعنی از من طلب سلیم میخواهند حیرانم
 و ازین سبب در تشویش و پشیمانی سرگردانم گفت که ساعتی بقلب خود متوجه باشید
 چون پدر متوجه شد خود هم سر در مراقبه فرو برد و بعد از ساعتی مولانا حمید الدین چشم باز کرد
 و گفت جزاک اللہ فی الدارین خیر ازین وقت چیزی یافتم که در تمام عمر نیافته بودم بعد از آن
 چشم میبوشید و جان بحق تسلیم کرد و وفات خواجه حسام الدین در سال شمس
 و نوزده هجریست از مولف چون بزرگ زمین بصورت کج شدند خان خواجه حسام الدین
 و مل او مهدی ملک سیرت بهم بخوان خواجه حسام الدین خواجه محمد یار ساقدار

سر نام نامی و اسم گرامی دی محمد بن محمد بن محمود الحافظی البخاری است و از خلفای
 عظیم الشان شاه نقش بند بود و در زهد و ورع و تقوی و علوم ظاهری و باطنی بوقت
 خود ثانی نداشت و در روز اول که خواجه یار ساقدار دست خواجه شاه نقش بند حاضر شد
 خواجه اندرون خانه خود تشریف داشت بر دلبیر و دانه رفته و شک نزد خود و بیرون
 در ایستاد و دین اثنا و فوکان از کنیزان حضرت شاه از بیرون اندرون خانه بخندست
 خواجه رسید خواجه از وی پرسید که بیرون در کجاست عرض کرد که شخصی بصورت تنقی
 و پار سا بیرون در ایستاده است فرمود که فی الحقیقت پار سا است و نام او هم پار سا
 خواهد بود بعد از آن بیرون تشریف آورد و گفت که نام شما پار سا نهادیم انشاء اللہ
 اسم با سنی خواهد بود از آن روز خواجه محمد مخاطب بخطاب پار سا گشت و بهین نام شتهار
 یافت و صاحب رشتات عین الحیات میفرماید که در زمان خواجه محمد پار سا بخواه مرزا
 الفیگ حاکم سمرقند حاکم بخارا شد محمد ثانی مادر النهر که بحضرت خواجه نزاع دلی داشتند
 از راه بغض حسد بغض مرزا الفیگ رسانیدند که خواجه محمد پار سا در بخارا احادیث
 بسیار نقل میکند که صحت آنها به سند صحیح معلوم نیست یا شتهار از عینی مرزا الفیگ

برای تحقیقات یعنی خواجہ رانز و خود طلبہ دشت و خواجہ پارسا مع عظام الدین کہ شیخ الاسلام فرمود
 بود و جمع اصحاب و دیگر عالم و دانشمندان جمعی ساخته و سمرقند شریف برد و مجلس
 عالی مراقب شد و مرزا الف بیک پسر پسران مجمع بذات خود حاضر گردید و اول خواجہ پارسا
 حدیثی فرمود کہ حاسد از ابران انکار بود و پرسیدند کہ سنن این حدیث چیست فرمود کہ
 سنن این حدیث بر سن ثابت نشده ازین سخن حاسدان خوشدل شدند و بعد از آن
 خواجہ نخجے مراقب شد و فرمود کہ اگر این حدیث در فلان سند یافتہ شود نہ تلو بہت
 معاندان قبول کہ و نہ چہ کہ کتاب و کور بالکل نایاب بود و آنوقت حاضر شدن کتاب
 بسیار مشکل دشت آخر خواجہ شیخ الاسلام عصام الدین مخاطب شد و فرمود کہ در کتاب
 شمار فلان مقام و فلان طاق و وزیر فلان فلان کتاب این کتاب مسند موجود است بطاعت
 چونکہ خواجہ پارسا گاہی در کتاب خانہ عصام الدین نہ رفتہ بود و نہ گاہی آن مقام ملاحظہ
 فرمودہ و نہ گاہی وی آن کتاب را در کتاب خانہ خود دیدہ بود و ازین سبب حیران ماند
 لیکن امتثال الامر لشیخ غلام برای طلب کتاب بخانہ خود فرستاد و بعد ملاحظہ غلام آن کتاب
 را بجنس حاضر آورد و بدست عصام الدین داد خواجہ فرمود کہ این حدیث در فلان
 جزو فلان صفحہ و فلان سطر نوشتہ است بہ بینید چون کتاب را کشادند حدیث نہ کو بکنش
 بر و ایات صحیحہ در آنجا نوشتہ یافتند خروش از اہل محفل بر فاست و اہل غنا و منفعل
 شدہ باز گشتند و مرزا الف بیک سبب طلبیدن آنحضرت معذرتا کرد و بجزت تمام
 باز گردانید و پسر صاحب رشحات میفرماید کہ با یا میکہ مرزا فلیل پسر محمد جانگیر
 کہ فرزند میر تیمور بود و سمرقند با و شاہ بود و مرزا شاہ رخ در خراسان حکومت میکرد و خواجہ
 پارسا گاہ گاہ بہت کنایت محات اہل اسلام رقعہ خود بمرزا شاہ رخ تحریر میفرمود
 مرزا خلیل با و شاہ سمرقند را یعنی بغایت ناخوش آمد و اہل غنا و بسیار تغیر
 را عروج ادراہ دادند حتی کہ مرزا خلیل قاصدی بخدمت خواجہ فرستاد و نوشت
 کہ شمار بجانب دشت گولک رفتن واجب است کہ اہل آنجا از طریق اسلام معتر
 اند شاید کہ از برکت قدم شما مشرف باسلام شوند و در اصل مطلب او ازین یعنی

ن بود که از ملک سن بدو دیوان این پیغام پشتمید فرمود که با ششید که اول طواف
 وزارت خواجهگان بود و کینیم فی الحال اسپ طلبیدند و سوار شدند و بهرانی ملا عبد الرحیم دیگر
 فادان اول نقصر عارفان شریف برو و بعد از زیارت فرار شاه نقش بند از اسب
 بسو قار بر سهر فرار میر سنید کلال رسید و بعد از زیارت سوار شد و در بجانب خراسان
 آورد و فرمود بهر رازی و زبر کن دزیر ماند و نه زبر تا بداند که امر و وزیر سیدان کیست
 و از آنجا در بخارا آمد و همان کتله خبر رسید که مرز اسب هر رخ برای تسخیر ملک مرقند از خراسان
 در رسید بعد از آن در چند روز بعد جنگ خفیف مرز اخلیل بقتل رسید و پو شید
 شما که حضرت پارسا و دوازده مبارک بیت الله شریف بر دگرت اوست در
 ملازمت حضرت شاه نقش بند و گشت ثانی در محرم مسند پشتمند و بیست و دو روز
 سفر بیت الحرام از راه شنت و پنج و هشت بعد از زیارت وزارت متبرکه که شده و بهر
 مشایخ عظام و علمای کرام بخارا هم هر کاب آنجا ببلو و ند چون بگامه عظم رسیدند مری صعب
 عاند حال آنحضرت شد چنانچه طواف و اداع در عاری گذارد و از آنجا متوجه مدینه گشت
 و بعد مشرف شدند بشرف زیارت حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰه و التحیه هر روز
 چشمتبه سال پشتمند و بیست و سه بکوار رحمت حق بیست و شش قبر عالی حضرت
 امیر المؤمنین عباس رضی الله عنه فون گشت در آنوقت عمر شریف وی بنها و دوسه سال
 بود و از خواجه بلو نصر پارسا فرزند و بلند خواجه می پارسا منقولست که در آنشب که والدین را
 من برست حق پیوسته بر سر بالین می دافرنودم چون انتقال فرمود ما فرستادم و وی مبارکتر
 را گشادم تا زیارت کنم چشم بگشا و دسم فرمود این سبب قلق و غم طراب من زیاده شد طرف
 پای ایشان آمد و وی خود بر کت پای آنجا پارسا و خود را بالا کشید لا اله الا الله
 و الله لا یولون از مولد بادشاه دین محمد پارسا عارف حق پارسای بالکال
 چون ازین دنیا بخت پیوست است محی الکلین منی سال حال هم حبیب و دیر کلال اعیان
 یار پیر پارسا نور کمال و در کتاب روضه الاسلام مستفید حقه شریف شرف الدین
 کشمیری نقش بندی وفات خواجه پارسا در چارم پشتمند بیست و سی و دو ماه و نیمی سال

بهشت صد و بیست و دو هجری مندرج است و تاریخ انجاء تصنیف کرده شیخ احمد تهرانی
 که درج کتاب مذکور است اینست: با چون محمد رفت اتفاق گفته است به سال میلادش
 بدرت رجب عارفین: **خواجه سید شریف جرجانی قدس الله سره**
 از جمله متلوران و مقبولان **خواجه علاء الدین عطار** است اول در مدرسه تیموریه به تعلیم علم
 ظاهری معروف ماند و بعد از تحصیل علوم بکازرت **خواجه علاء الدین عطار** رسید
 و بشرف ارادت مشرف گشت و مقامات سینه و حالات حلیه رسید و حالات
 یحوی و مستغراق چنان بروی غالب شد که از خود بهم خبر نداشت و فات وی
 در سال بهشت صد و بیست و پنج هجری است و به سال بهشت صد و بیست و چهار نیز گفته اند از
 مولف **سید شریف شریف دوجانی** **خواجه دالایی دین حلیف** **خواجه دهر استال حلی** او
 نیز سید باوی عالم شریف **خواجه عبداللہ امامی قدس سره** از افاضه علم
 کبری اولیای فاندان عالیشان نقشبندی است و غرق خلافت از دست **خواجه علاء الدین**
عطار پوشیده میفرمود که اول بار که بخدست **خواجه علاء الدین عافر** شدم **خواجه ابن بیت**
 از زبان گوهر افشان خود فرمود: **تو مباحث صلا کمال نیست و بس** تا تو در او گم شو
 وصال اینست: **وفات وی در سال بهشت صد و بیست و پنج هجری است از مولف**
امام فخر الدین باغ و اکرام **خواجه عبداللہ امام اکبر دین و ماسن** است ابدتاج ابرار
هم عبداللہ پیر زبیر دین **خواجه حسن عطار قدس سره** فرزند **خواجه علاء الدین**
عطار بود و در ایام طفلی متلور نظر کیا اثر شاه نقشبند شد بدین نهایت که حضرت شام و
 بگاه **خواجه حسن** را در سایه عاطفت خود پرورش نمودی و ویرا فرزند خواندی گرفت
 که روزی **خواجه حسن** با اطفال هم عمر در باغ بازی میکرد و بر گوشه سوار بود و طفلان دیگر
 پیاده ایستاده درین اثنا شاه نقشبند در باغ تشریف آورد **خواجه حسن** را با آن
 دیدیم تبسم فرمود و ارشاد کرد که زود باشد که **خواجه حسن** سوار باشد و بادشاه روی
 زمین در رکاب وی پیاده بدو پس همچنان بوقوع آمد که مرزا شاه رخ بادشاه
 از نمایندگی اطلاع یافت که **خواجه حسن** داشت چون **خواجه سوار** شدی پاپیاده

در رکاب آنجناب رفیق و صاحب نفحات الانس میفرماید که خوابه حسن جذب
و تصرف و منتعراق قوی میداشت و شخصی که بدست بوسی دی مشرف شدی از غایت
جذب از پا در افتادی نقیض است که روزی علی الصباح خوابه از خانه فیض کاشانه خود
بیرون آمد و کیفیت عالی داشت و دهقانی بر دروازه فیض اندازه ایستاده بود چون
نظر کردیم اثر بر وی افتاده علم لدنی بر دهقان کاشوف گشتند و از علما بر تبحر شد و
صاحب رشحات میفرماید که هر گسسه که یکبار بوقت کیفیت منظر بر روی مبارک
خواجده حسن کردی بهوش گشته و بهر مر یخیزد که توجه موجه مبرودت می فرمود
فی الحال شفایافت و نیز از رشحات منقول است که چون خوابه حسن در شیراز تشریف
برد مخلصی که بخواجه سخت افلاس داشت بیمار بود توجه بر حجت وی برگذاشت از حالت
غیب ندای در رسید که اگر مرض این مریض را بر خود گیری البته شفا خواهد یافت پس
خواجده توجه فرموده مرض آنکس را بر خود گرفت آن شخص فی الحال شفایافت و خوابه بهمان
مرض بیمار شد و بهمان بیماری بر حجت حق پیوست و فات خوابه حسن در شب
دوشنبه بر در عید قربان سینه بشتد و بست و شمش بجمری است و لعش مبارک
وی از شیراز در مودع جفانیان آورده و دفن کردند و خوابه حسن فرزند یوسف
عطارد نام که بتمام ولایت و مدارج علیا رسیده بود و بعد پدر بر سجاده ابرشا و بشتد اکثر
طلباء برکت ارشاد وی بمطلوب رسیدند از مولف
چون حسن فوت از جهان بی ثبات
با جمال و حسن در غلده برین گفت سر در سال نقل آنجناب
کن رقم خوابه حسن زینتال هم حش عطار انوار یقین
نیز حق بین حق نانو الیقین شیخ سیف الدین نقشبندی قدس سره
از کبار اصحاب و عظمای احباب خوابه بها والدین شاه نقشبند و منظور و محبوب و مطلوب
دی بود که تاجیات خویش ویرا در روز و شب و شام از خود جدا نفرمود و سیف الدین
در قصبه شاکه چهار فرسنگ از تاشکند است سکونت میداشت و وی اول تعلیم علوم
طابری بخدست مولانا صدر الدین شاشی نمود چون از تحصیل علوم فراغ یافت بکعبه

جاذب حقیقی بر او حصول علوم و طریقت بجز دست حضرت شاه نقش بند حاضر شد و همه ترکان
 شده در حصول اینکار مشغول شدند و بر ارباب اعلیٰ رسید و همه صاحب رتبهات
 میفرمایند که سه کس سی سی سیف الدین از غلطای خواجها بهاد الدین نقش بند بودند یکی
 از نشان سیف الدین تماروی مقبول است که ذکر خیر او بر زبان قلم آید و دو کس سیف الدین
 یکی یکی از آن سیف الدین مقهور و دوم سیف الدین مرد دوست و مخمل انیان سیف الدین
 مقهور و سیف الدین بالافان است که از اعیان بخارا بود و در شبست ارادت بخدمت
 حضرت شاه نقش بند داشت و از غایت زبرد و ریاضت بر ارباب نیک سید بود و در وقت
 حضرت شاه در کوچه از کوچه های بخارا میگذشت و سیف الدین مقهور هم پارکاب بنجاب
 بود و شایخ محمد صلاح که شغف از نشان اهل طریقت بود پیش آمد حضرت شاه متوجه
 احوال شایخ صلاح شد و در بزرگوار با هم روان شدند سیف الدین پیش قدمی کرده چند
 قدم پیش از خواجها روان شد و ترکب ادب نمود و خواجها را این حرکت و بی ادبی سیف الدین
 پسندید و بنایت متاثر شده فرمود که سیف الدین باین بی ادبی خود را بر باد دادی و
 عالم را بر خود خوار ساختی چنانچه بعد از چند روز سیف الدین وفات یافت سیوم
 سیف الدین خوارزمی است که اول از میان و مخلصان خواجها نقش بند بود و آخر
 از محبت که با خانیست آنحضرت دور و مهور افتاد و مرد و گشت و سبب دور افتادگی
 وی آن بود که روزی خواجها نقش بند در خانه سیف الدین با دعوت طعام تشریف برد
 و عادت آنحضرت آن بود که بعد طعام شیرین قدری نمک بعد طعام نمکین قدری
 شیرینی از قسم قند یا میوه تناول میفرمود چون آنروز طعام نمکین بود و بعد طعام شیرینی
 حاضر نبود و خواجها بهاد خوش طبعی فرمود که مولانا سیف الدین امروز طعام شامی دم شده
 این سخن بروی نهایت گران آمد و خواجها از گران طبع وی هنوز باطن واقف نشد و
 فرمود که سیف الدین از سخن ما رنجیده شدی آری که در دلی که محبت ده هزار دینار باشد
 محبت خدا و حبش و دل او نه گنجی چون که سیف الدین هر وقت آرزو میداشت
 که ده هزار دینار از سرخ نژاد جمع باشد و آید از راه دلی او خیر و بر بود و بعد از آن

خواجہ بکالت بنایت بر جہد کی از غاند وی رخاست و باز او را نزد خود بار نماز و دستبرد نمود که
 سیف الدین از جناب حق مرد و دشت تاجیات از مرد و از خایان دنیا باشد و وفات
 سیف الدین مقبول در سال هشتصد و بیست و هشت است از موالف
 قطع کرد از دیر با صد انقراض من سیف قاطع سیف بن جہد لکنا اصل او طبعی کین رقم
 پیر عالمگیر سیف الدین بخوان مولانا ابوسعید قدس سره که از کباب محاب خواجہ
 علاء الدین عطاء است و از مقبولان و محبوبان وی و تاجیات خواجہ محمد مت دی حاضر
 بود و بعد وفات خواجہ علاء الدین عطاء بن خدمت خواجہ حسن عطاء حاضر ماند و بعد است
 حق معروف ماند و وفات وی در سال هشتصد و بیست و هشت یا بیست و نہم بحسب
 از مولف شیخ احمد خواجہ بن پیر تیار رحمتہ اللہ علیہ با سعادت که در جن غم سفر
 شد ز دنیا رحمتہ اللہ علیہ رفتش نور ہدایت ابوسعید ہم بفرار رحمتہ اللہ علیہ
 مولانا کمال الدین قدس سره از اعظم خلقای داخلہ محاب میر عمر و قدس سره
 است و بعد وفات پیر روشن ضمیر خود بر تاج و ارشاد بنیشت طالبان حق را بطلوب
 رسانید و بموجب میدان کہ وی از منہافات سمرقند است سکونت داشت و با خواجہ میر
 خرد و میر بزرگ انبان میر برہان بن میر سید کمال بسیار محبت داشت و آن ہر دو و نیز گوار
 ہم نعمت ولایت و خرقہ از عم خود میر عمر و یافتہ بودند و وفات مولانا کمال الدین در سال
 ہشتصد و سی و چہری است از موالف اباجمال کمال شد بہشت
 پیر اہل ایتین کمال الدین گفت سرور سال ملت او مرشد اہل دین کمال الدین
 خواجہ مسافر خوارزمی قدس سره از مخلصان اخلاص گیش و مصاحبان
 نیک اندیش خواجہ بہا الدین نقشبند است و چون خواجہ بزرگ بر مت حق پیوستہ
 خواجہ مسافر بن خدمت خواجہ محمد پارسا حاضر شد سلمہ کہ خود کبیل رسانید و وی بسیار
 شہر بود و بساط بسیار میل داشت روزی خواجہ بہا الدین در حالتیکہ وی سماع می شنید
 تاودی رسید خواجہ مسافر بنایت نرسید و قوالان را خاموش ساخت خواجہ بزرگ فرمود کہ
 ماہ ایکہ میکنم دینہ انکار میکنم وفات مسافر خوارزمی در سال ہشتصد و سی و چہری است

چون سافر پیشین چاه و حلال شد ز دنیا سافر حجت سال میلش زول چو سر حجت
گشت پیداست سافر حجت مولانا محمد معتمدی قدس سره از جمله
مقبولان و منظوران و احضار احباب و اکمل اصحاب خواجہ بہا الدین نقشبند است
مولود وی قصہ معاند است کہ دینی بزرگ فیما بین سمرقند و بخارا واقع است و شاه
نقشبند را بروی کمال نظر صحبت و غایت بود کہ شب و روز بخدمت حاضر بود
چون خواجہ انتقال کرد بخدمت خواجہ محمد یار سار صاحب ماند و طریش آن بود کہ
ادای نماز عشا تکبیر بر عصا زده ایستاده میشد و در ستر غرق عشق و جذب آمدہ است
و مدوش میگشت و تمام شب ایستاده بماند چون موذن بوقت فجر باگ نماز میکرد
پوشش آمدہ بادای نماز میپردخت و شغولی دوام و ستر غرق تمام کہ ویرا حاصل بود
کسے دیگر را از باران شاه نقشبند نبود و وفات شیخ محمد در سال ہشتصد و سی و شش

بجری است از مولف	چون زرنمای دون محمد رفت	سال میلش بحکم از غفران
گفت محمد و دین امام گو	آفتاب کرم محمد و آن	خواجہ یعقوب چرخمی

قدس سره از کبار اصحاب و اجلہ اصحاب خواجہ بہا الدین نقشبند بود و عالم بود
بعلوم ظاہری و باطنی و جامع بر موزہ صوری و معنوی اصل وی از موضع صریح از معانی
غریبی است و در مبادی الحال چند گاہ در جامع ہرات و چند گاہ در دیار مصر تحصیل علم
پردخت و بعد از تحصیل علوم بخدمت محبت الہی بارادہ ارادت بخدمت حضرت شاه نقشبند
روانہ شد در راہ با فقیری مجذوبی ملاقی شد فقیر گفت ای یعقوب زود و قدم بر دار
کہ وقت آن رسیدہ است کہ تو از مقبہ لان باشی و بر زمین چند خطو بکشید خواجہ یعقوب
در دل اندیشید کہ آن خطوط را شمار کنم اگر طاق باشد کار من مبارک شود و پس شمار
کہ و طاق برآمد بغداد آن در بخارا رسید و فال صحیح برکشاد بر سطر اول نوشتہ برآمد
اولیک الذین یہدینہم اللہ فہم اہم ائمتہ ازین اشارت غیبی خورسند شد و بہل از دست
خواجہ آمدہ دست ارادت بلامن آن حضرت زد و یکسب طریقت ہشتغال نمود تا از مقبولان
حق گشت و خواجہ یعقوب فرمودہ است کہ اول بار کہ بخدمت خواجہ بہا الدین حاضر

شدم و خواهش ارادت و محبت نموده و خواهم فرمود که از خود کاری نکنم شب ستمتاره
 کنیم اگر ترا قبول کنند باینتر قبول کنم پس بنابر محبت آنشب را با تمام رسانیدم و هرگز در تمام
 عمر شبی سخت تر از آن شب بدین نگذشت بدین اندیشه که آیا مقبول شوم یا نه و در
 علی الصباح باز بخدمت خواهم رسیدم چون مراد بدیسم شده فرمود که قبول کردم و
 پیران عظام و جناب الهی قبول فرمود و مرا به بیت و تعلقین سرفراز فرموده و تعلقین خواهم عطا کرد
 عطا فرمود و در سایه عاطفت خواهم عطا بشکست و تربیت رسیدم و یاتم نیمه خاتم و وفات
 آن جمیع الکرامات در قریه هفتاد سال بهشت شد و پنجاه و یک حج بیت فرمود و در قریه
 بلغه واقع است از مولف
 راجع شمس الهدایت گفته اند
 هم بدان یعقوب محبوب خدا
 از فضل و اکمل خلفای خواهم بها و الدین نقشبند است مولد و سکن دی قریه عجمه و آن
 بود اول بعمر شانزده سالگی بخدمت میر سید کلال حاضر شده و بیعت کرد و چون حضرت میر
 در همان ایام وفات کرد بخدمت شاه نقشبند شرف شده قبول غلام یافت و تا آخر
 حیات بخدمت حضرت شاه حاضر ماند و بعد از انتقال خواهم بخدمت خواهم پارسا و خواهم
 میر به بان ولد میر کلال و خواهم میر بان الدین الیونه و میر صاحب دست داشت آن بزرگواران
 صحبت و برافینست می شمردند و خواهم علا و الدین در ارشاد طایبان و هدایت ایشان آسیده از
 آیات الهی بود و خوارق ذکر است بسیار از وی بظهور آمد و جذب و مستغفران بکدام وقت
 و عمری طویل یافت و وفات دی در سال بهشت شد و پنجاه و دو هجری است از مولف
 شیخ قالم کمال علا و الدین
 رحلت او به نیکوترین
 باز در سال و هفتاد و یک
 پارسا و حقی قدس
 در مبادی حال بشرف قبول و صحبت حضرت خواهم بها و الدین نقشبند شرف گشت

چون خواهر در کنگ دقات یافتند خدمت ملا والدین عطار حاضر شده تکمیل رسید و خرقه خلافت یافت و نام مباحث و دانشات را با این حق مصروف اند و قیامت وی در سال پیش شده

دچاره و چاه جریست از مولف و سال پاک او با طرز رنگین چو رفت آن پیر عالمگیر
مسلم الدین با دی نه با این است اگر ای پیر فریاد پشیمه بلند خواهر در ویشش احمد

سمرقندی کینت وی با الوعباس و لقب وی جمال الدین و دانش احمد بن جمال الدین
محمد سمرقندی و خطاب وی در ویشش است از عظامی او با و کیا و شایع این خاندان است
دوی بحسب ظاهر اگر چه خادم و سریشی زین الدین خوانی است و از وی خرقه خلافت و
اجازت نامه حاصل نموده بود اما الاوت ولی بچاندان خواهر نقش بندیه بغایت داشت
در سفر خراسان و حجاز مادر النهر بحسب خواهر ملا والدین عطار حاضر بود و از برکات مجلس
مقدس می بگذشت تمام محفل در میگشت و زین الدین خوانی پیر و شفیق و بی روی در اوایل حال بدویش
احمد تو چه تمام داشت و وی را در جامه هرات باطلی مقرر کرده اهل شهر را بوظای ترغیب میکرد
و مولا نادر ویشش و عطا خوب گفتی و خلق بر جمع خالری تشبیه روزی خواهر در ویشش
در عین و عطا چند اشعار سید قاسم نقش بندیه بخواند شیخ زین الدین اورا منع کرد که در بر و
مادر و عطا اشعار سید قاسم باز گاسپه بخوانی روز دوم بسبب آنکه مولا نادر ویشش را
بخواجگان نقش بندیه بیتی دیلی تمام بود و بالدرده عطا اشعار سید قاسم بخواند ازین سبب
طبع مبارک شیخ زین الدین از خواهر در ویشش برنجیه بنامی که خلق را از شنیدن و عطا
خواهر در ویشش منع فرمودی و خود هم تشبیه مجلس و عطا وی نیادری آخر کار روقی کا
خواهر در ویشش سرود شد و در مجلس و عطا وی سوای پنج نشستن کسی بچکس نماند اتفاقا
در آن ایام خواهر احرار عبد الله نقش بندیه از قریه بقریه از خدمت خواهر عطا خوب چینی رخصت
شده در هرات آمد و چندی در آنجا سکونت و زید مولا نادر ویشش بخدمت خواهر احرار حاضر
شده که به پاک و دگر دنیا از خدمت و عرض کرد که بسبب محبت خواجگان نقش بندیه این
حالت معصب برین و از دست که اند و خسته سالها سال من بر یاد رفت خواهر فرمود که
خاموش باش و به دستور در و عطا گفتن پیش خول شود انشاء الله کار تو درین و دنیا با دینی است

بعد در این ارشاد خواجہ احمد کار کلام مولانا در رویش و فیالاشد و در مجلس و خطوی آیت در رویش
 جمیع میشدند که در این سببی که در او مولانا در رویش نشوید بهین میدانست گوایش غازی نمازین
 مسجد در چند سبب تر رفتند و بعد از آن بسبب هجوم ثاق مشربا بیرون نشستند و در بیرون
 انجمن شیخ زین الدین رسیدند و در چند وقت بعد از آن در وی سببی که در بیرون پیش رفت
 وفات مولانا در رویش احمد در سال هشتصد و یاربعی است از مولانا
 روان شد چون دنیا سوی جنت محبت کیش احمد قطب حق بینا اقبال رحلت آن شاه والا
 بگو در رویش احمد قطب حق بینا مولانا عمر یازده می شد در سن ستمه از انقضای صاحب
 واکمل احباب خواجہ علاء الدین عطار است در زبد و درع و تقوی طاق و شمره اطاق
 و در خلق قبولی عظیم یافته بود و وفات وی در سال هشتصد و پنجاه و پنج هجری است از او
 زوئیای دونفت سوختی است چو شمع منقش بر مرقد است از مخدوم احمد سن چو شمع است او
 و گزین فرما عمر منقش است خواجہ احمد مسکه قدس سره بخدا احباب و بزرگترین
 اصحاب خواجہ علاء الدین عطار است نهایت بزرگ بود و عابد و قسلی و ارشاد و طلبان بگانه
 و مقصدای زمانه بود خواجہ عبداللہ احمد از نقشبندیه میفرماید که در مبادی حال مولانا احمد مسکه
 از خواجہ علاء الدین رخصت حاصل کرده به پادشاهان که وطن خاص او بود رفت چون که در
 آبکائی رسید که دختر آن نوجوان با جمال به آب درآید غسل میکرد و در مولانا احمد بقیه
 بشریت خطه و آنجا بایستاد و آنقدری بطرف ایشان که ده راه خود پیش گرفت چون
 به خدمت خواجہ رسید مجلس عالی و نبی بزرگ نزد خواجہ جمع بود خواجہ بپای ای میخواستند
 شده فرمود که از وقتی که از پیشین رخصت شدی تا این وقت هر کاری و کلامی که از تو بخوا
 آمده باشد بیان کن که در طریق خواجهگان ما محاسب است مولانا احمد در کمال آمده همه حالات
 بیان کرد چون به عیادت تقیه معاینه دختران و مسجد از قمر و حیا و شرم آنها کردن نتوانست
 خواجہ فرمود که تقریری دیگر که در عین راه بر لب آب بود قریب آنها قیامت اگر خود آنها را
 کنید بهتر در دنیا بیان کنیم و شمارا در این مجلس شمر شده میکنیم مولانا احمد بکالت ناچار
 چه به تقریر کرد و در آنحال حال تمام داشت که از غایت خجالت آنرا از دست راسته او باقی

نمانده بود فی الحال نائب شد و سر در قدم خوابه آورد و مستغفر گردید و وفات خوابه
احمد سکه در سال هشتصد و پنجاه و پنج ایچاه و ششش هجری است از مولف
چو آنکه چنان رخت سفر بست
و تاریخ وصالش ثبت معلوم ای جان جان محمد دم احمد
و گرا احمد و فی الله محمد دم
خواجہ سراج الدین بیرسنی قدس ستره
مولود وی بیرسن است که وی متعلق بقصبه دانسی از توابع بکار است اول رادت بخدمت
میر محمد آرد و چون حضرت میروقات یافت بخدمت خوابه علاء الدین عطار حاضر آنده پیل
رسید و از بزرگان نامدار شد و وی در مدارج حال کشف الحال آتی بود و چون شخصی
برای زیارت وی از مقام خود قصد آمدن کردی و از جای خویش قدم برداشته وی
فرموده که فلانی پس فلانی پیش منی آید و فی الحال از جای خود برخاسته و بخانه
چارمبده تپاری طعام کردی و فرمودی که هرگاه که همان اراده آمدن بخانه من میکند
مرا از غیب خبر دایم کنند تا برای آذای شرمه اندازی وی آمده بشوم و فاست
خواجہ سراج الدین در سال هشتصد و پنجاه و هفت هجری است از مولف
چون سراج الدین چراغ علم و حلم گشت روشن بچو خوراند بهر جهان سر در سال وصال آنجناب
ر بهر کمال سراج الدین بخوان خوابه نظام الدین خاموش قدس ستره
از فضل اجابت اکمل صاحب شیخ علاء الدین عطار است و قبل از رسیدن بخدمت و شرف
شدن بارادت خوابه عطار بسیار ریاضت و مجاهده کار برده بود و کرامت و خوارق بسیار
از وی سر بر میزد و چنانچه هرگاه که بکسی مسجد یا خانه تشریف می برد و آن مسجد یا خانه
متقل میبود و بگذاشت بسیار که بقتل اشارت می کرد و قتل فی الحال کشاده میشد و اگر چه
لطافت طبع و علم و علم بحد کمال داشت لیکن صفت علما بر طبع مبارک و سب
غالب بود و حالات کشف الاحوال و کشف القلوب و کشف القیور بر وی چنان
روشن تر بود که در غیبت از حال هر یک خبر دایمی و هر خطره که در دل عاقلین مغلوط
کردی فی الحال بر آن خبر دایم گشتی و خوابه عبید الله احرار قدس ستره
که خوابه نظام الدین در شنگند و منزل ما همان بود و روزی نزد ایشان نشسته بودیم

خزینة الامضاء
۵۷۱
که فرموده آه نسبت گران تر ظاهر شد غالباً فلان کس خواهد آمد بعد از ساعتی آن شخص
در رسیدن خواهد فرمود و باینکه نسبت شماییش از شما آمده بود و صاحب شجاعت
بفرماید که خواه نظام الدین در مجلس نشسته بود که یکبارگی مرضی لاحق حال خواهد گردید
بطوریکه تمام اندام وی بیکر زید و از حالت سرودی جامه های پشمین و پیشگی بر وجود مسعود
خواهد انداختند و آتش برافروخته در هیچ حقیقت نشناگاه مریدی از در در آمد که رلب
در بانگ رم برآید برده بود و از غایت سرودی به او موسم سرامی لرزد چون او در رسید
خواجہ نظام الدین فرمود که مرا بگذارد و او را اگر سازید که این مسراده را که لاحق حال من است
از سرای این شخص است هرگاه او که فرمود شد منم که من خواهم شد فی الحال خادمان متوجه
حال آن مرید شدند و آتش افروخته او را که مرید چون مرید که شد خواه هم صحت یافت
نقلست که روزی مولانا سعد الدین نوری که از اجل اصحاب خواه نظام الدین بود بوقت
حاضر شده از طرف شخصی شکایت کرد و گفت که آنکس ایمان من را بار کرد و دشنام
داد اتفاقاً در آن اثنا آن شخص هم از راه بگذشت سعد الدین نشان او را گفت که همین
کس است که امر روزی موجب شک و غرت من شده است خواه آن شخص را نزد خود
خواند او نیامد و بی ادبانه بغیر در و کعبه تمام از راه بگذشت ازین حرکت بی ادبانه و بی ناکاره
غضب خواه در جوشش آمد و بر دیواری که متصل آن نشسته بود صورت قبر تحریر
فرمود آنکس فی الحال بیفتاد و بیویشش شد مردان بر سر او افتاد چون دیدند مرده
بود نقلست که روزی خواه نظام الدین بر لب آب و در و یک و شش و یک آب چهارتا
بطرف دیگر گردانیده بود و بهقان دانست که همین شخصی که وضو میکند آب مرا گردانیده
است پس نزد خواه آمد و از راه غضب و قصب بی تخاص خواه را دستک زد و در آب
انداخت خواه در آب درآمد و بهقان هم بر زمین بیفتاد و بیویشش شد چون دیدند مرده
بود نقلست که مولانا نظام الدین فرمود که روزی حضرت علاء الدین عطار غم زیاد
مقبول شیخ محمد علی حکیم ترمذی که در سن همراه شیخ زرقم و بهمانجا که بودم متوجه روح پر فتوح
محمد علی حکیم شدم روحانیت حضرت حکیم نزد من حاضر شد چون خواه علاء الدین بر سر

قرار خواجیه حکیم رفت و مشو ج شد هزار را خالی یافت و بنور باطن از حال صلی و اوقف شد
 چون باز آمد بر عرصه بود خواست که بمن مشغول شود و قصر فی نماید من بنز متوجه شدم
 خودمانند کبوتر یا ختم و خواجیه را نشان شاه جهان که نور عقب کبوتر در پرواز باشد القصد من
 و پیش و خواجیه پس بود و هر جا که سیکر ختم بدینال من میرفت آنرا منظر شدم و عاجز
 آدم چون هیچ جای پناه نبود ناچار پناه برد و جانب حضرت شاه رسالت علیه السلام و اطمینان
 بروم و از انوار بی نهایت نبوی محو شدم و باز خواجیه را محال تصرف بر من نمائند و خواجیه از
 غایت غیرت بیار شد و یکس را باعث بیماری معلوم نمود بعد چند روز شفا یافت و غایت
 بیخایت بحق من فرمود و گفت که اگر آنروز پناه بروم چه فتوح حضرت رسالت پناه صلی الله
 علیه و آله می بردی کار تو تمام شده بود و خواجیه علیه السلام اقرار میفرماید که یک روز احرام میزد
 خواجیه نظام الدین خاموشیستم در راه به شخصی از دانشا سالان من که خمیر خورده بود ملاقات شد
 و اتفاق چند سخنان با وی افتاد چون بگفت خواجیه رسیدم مرا دید و فرمود که علیه السلام را در خمیر
 خورده گفت خود با شد من شرب انخمیر فرمود پس حال چیت که در تو اثر خمیری هیچ نگفتم که در راه
 شخصی را در یافتم که او خمیر خورده بود و با وی چند سخنان کرده ام گفت حال او در تو اثر کرده است
 و نیز خواجیه اقرار علیه السلام انغمیر میفرماید که یکبار از کابلان بحر قزلبین اعطاء عظیم داشت
 ناگاه آنچنان بیار شد که بحالت نزع خواجیه برای حصول شفا دوی متوجه مسجد معلوم شد
 که حجر او تمام است و اسکان بقا و حیات وی نیست ناچار خواجیه آن شخص را در زمین حیات
 خود در گرفت فی الحال شفا یافت بعد چندی به نسبت خواجیه تمیمی دروغ واقع شد
 که مقتضی به امانت خواجیه بود و آن شخص که شنایافته بود میتوانست که سعی نموده و دفع
 تحت خواجیه کند لیکن خویشتر داری کرد و خود را به آن نیاورد و نایبان خاطر حضرت
 خواجیه به نسبت دی گرفته شد و میر از ضمن حیات خود اخراج فرموده فی الحال بنیاد و پیرو
 وفات خواجیه نظام الدین خاموشی بوقت نماز ظهر و در چهارشنبه بتاریخ منتهی
 جمادی الاخری سال شصت و شصت و شصت هجری مکرر شده و تراز انوار در میان است از منو لفت
 چون نظام الدین بخت جنت راه رفت و مشو ش جهان سوی جهان الملک صلی الله علیه و آله شد بنیادین

قلب محمد و جهان آید عیان **بند** حق تا این تمام تاریخ است **بند** محمد و هم بقیه کلام بیان
 خواجہ سعد الدین کاظمی قدس سرہ از عالم خلای خواجہ نظام الدین بول
 و کیرای ادلیای فاندان عالیشان نقشندریست در اہل چال تحصیل علوم ظاہری
 پر دست چون از تحصیل فراغت یافت بخدمت خواجہ نظام الدین در ویش حاضر
 شد و هر یکشت و سالہا سال بخدمت پیر و شفیق محمد دست ماضی دوام قیام ورزید
 و تکمیل یافت و بعد از چند سال با جازت خواجہ عزیمت سفر حج کرد و ہجر سال آمد و در ہجر
 بعثت شاہج عظام مثل مولانا قاسم تبریزی ابو زید پورانی وزیر الدین خواجہ بہاء الدین
 عمر ستفید و تہذیب گشت و از آنجا باز دیگر بخدمت خواجہ نظام الدین حاضر شد و اجازت
 سفر حج خواست خواجہ فرمود کہ من ترا امسال در میان قافہ جانانی بنیم از آسمان آہنی
 از رفتن حج باز متوقف شد و تقاضا کرد کہ چنانکہ خواجہ سعد الدین را کیستید پدیدار شد کہ ہر
 چشم بروی افتاد و پیوستہ شدی و اگر نزدیک آمدہ رو برو نشستی ملاک گشتے پس
 خواجہ چند ماہ بر گوشہ نماز خود گذرانید و گاہی بیرون نمی آمد و ہر کہ نزد وی ارادہ آید
 کہ دی بدست آید کہ وی کہ نزد یک میاں وقتیکہ آنجا است مرفوع نشد از غایت بیرون
 نیامد و صاحب بختجات از پیر علی کہ اصحاب سعد الدین بودند نقل میکنند کہ وی
 فرمودہ است کہ در ابتدا من دکان جانبہ فروشی و ششم روزی محصل شاہی برای تحصیل
 محصول برو کان من آمد و از حق واجبی زیادہ می طلبید و زبان بدست نام دراز کرد
 و آن وقت حیران براندم و مولانا را یاد کردم دیدم کہ خواجہ بیدات بابر کات خود بر دروازہ
 دوکان موجود است و دست بردوش محصل نہادہ فرمود کہ ای بی ادب زبان خود
 نگاہانی الحال از بہر اندام محصل ظاہر شد و بر زمین بنویس تا دو ہر پیوستہ گشت بعد از آن
 پیوستہ آمد و معنی تھا خود و حق واجبی گرفت و گرفت و پیر مولانا پیر علی ہیتر مایہ
 کہ البیہ من فرزندان پس بیا و دست و از زیلوتی او لا و رنگ بود بار نی ستم تحمل کرد
 بنام پیر پناہ شد چنانکہ امید از زندگانی وی منقطع شد چنانکہ از زیست وی نا امید شدم
 بمراد انظار جان بخدمت خواجہ سعد الدین رفتم و یہ کہ محفل دعا بود و عطا کشتن مضر و وقت آن

و خلق بی شمار و طلبا هزار در برابر در محفل شیخ ایذا پاشیدم که متوقع عرض حال خود نیامدم درین
 اثنا خواب را نظر برین افتاد و از منبر فرو دادند و من آمد و فرمود که آن ظالمه را بگو که پیش ازین
 نیز یکبار وضع حمل نمودی عفو کردم حالا باز حرکت همان حرکت نامشروع شدی اگر چه لایق عفو
 نبودى اما عفو کرده باید که آینده باز مرکب باین امر نه گوی و بگو که تند رست خوابید شد
 انشا الله تعالی پس تعجیل برگشتم که در خانه آدم دیدم که البیضاء من تند رست است همه حال شتر
 دی ظاهر کردم گفت که خواب راست بگوید و بار هفتاد حمل کردم حالا تو به کرده ام و مولانا
 علاء الدین که از اخص احباب خواجہ سعد الدین بود میفرماید که یکبارگی بقریب شب دی
 که خدای خود از خواب رخصت گرفته در کوستان بخانه خود رفتم و چند سال در آنجا ماندم
 چون والدین ما زمیندار بودند محصول محصول با دشا بسیار برایشان ظلم میکرد و زیاده طلبی
 می نمود یکبار پیش او رفتم و گفتم که محصول واجبى بیهیم محصول بسیار درشت خو سے
 کرد و دوشش نام داد و در دل مولانا را یاد کرد و من شب در خواب دیدم که حضرت مولانا در دست
 تیر و کمان میدارند و بدست من داده فرمود که بر محصول ظالم بزن چون بر محصول تیر انداختم
 در سینه او خورد و جان برادر چون روز شد باز نزد محصول ظالم رفتم و اطلاع دادم که امر دریا
 فر دابر کوبای غیلم می آید تو به کن ورنه باینر نخواهی شد محصول خنده کرد و دستها را نمود و مرا
 از مجلس بدر کرد و قضا را در همان روز بزمین قایل گشت و قضا شد و در چند روز بعد دو پیغمبر مولانا
 علاء الدین نقل کرد که چون در کوستان بخانه خود بودم روزی بر درخت بلند برآمده شاخ او
 می رسیدم قضا کار بر شاخى که نشسته بودم بشکست از شاخ جدا شده به افتاد و دیدم که حضرت
 خواجہ نمودار شد و مرا از راه گرفته بر زمین نهاد و پیچ سیبى بن ز سید چون از وطن آمده
 بخندست حاضر شدم خواستم که قصه افتادن خود از درخت عرض کنم قبل از آنکه عرض کنم
 فرمود که مولوى در یکار پیچ تعجب نیست افتادن ظالمان دیگر است و افتادن مظلومان
 دیگر مولانا هم رحمة الله علیه که برادر خود مولانا عبدالرحمن جامی است میفرماید که در
 سادى حال شوق کیمیا و ساقى کسیر در دل من بسیار بود و روز و شب در فکر ساختن
 نسخه های کیمیا و تیارى آن میگذاشتم که صورت آن صورتى است روزی

بر بازار بهر از پریشانی و میرانی بتمام باسوق ایستاد و در فکر کیمیا مستغرق بودم که ناگاه
 خوابه سعدالدین کاشغری از عقب من رسید و هر دو گوش مرا بر دو دست گرفت و فرمود
 قطع کیمیای کیم ترا تعلیم بده که در اکسیر و وصیعت نیست بتر و قناعت گزین که در عالم کیمیای
 بتر قناعت نیست بدین قطع بخواند و روان برگزشت از همانم مشغول کیمیای پنهان از دل من
 و ورشده که باز گاهی خطره آن در خاطر من خطور نکرد و فیصله لانا علاء الدین میفرماید که در
 اوائل حال که بخوابش ارادت بخدمت خوابه سعدالدین حاضر شدم فرمود که ترک تعلیم
 علوم کلام بدار که دو تعلیم علوم باطنی باید پرداخت چنانچه سبق با من بودم علم ترک کردم و سابق
 کتاب حدیث که بخدمت میرسد اهل الدین بخواندم گفت تم علی الصباح کتاب حدیث بتر شدم در روان
 شدم چون چند قدم رفتم دیدم که جسم بکدی گران شده است که گویا بار گران بر سر من نهاده اند و در پیشگاه
 تمام چند قدم دیگر برداشتم و ستار خود بر سر ندیدم از سر برنگی بسیار شرمند شدم چون یک قدم
 دیگر رفتم چادر از کتف من در بر بودند و در دو سه قدم دیگر پیران من هم در گلوئی من میخاند و بر سر من
 من سوای انار هیچ جامه باقی نبود رسیدیم و بدل اندیشیدم که اگر یک قدم دیگر خوابم برفت انار
 هم خواهد ماند و بر سر من خوابم ماند ناچار واپس شدم و از هر چه چاکه خیرا کم که ده بودم باز
 یا فتم و بار گران که بر جسم من طاری بود و رفع شد از گردن خود پشیمان شده بخدمت خوابه
 حاضر شدم و در بر روی خوابه مودب نشستم و خوابه در مسجده با مع بر اقبه مشغول
 بود ناگاه سر برآورده متوجه من شده فرمود که در طریقت متابعت حکم پرست را است
 نیست که آن همه تصرف که بر من شده و رانده بود بسبب نافرمانی خوابه بود تو رعایا آمده است
 و فیصله مولوی علاء الدین میفرماید که شب جمعه از دوستان اتفاق شنیدن جماع و دوید
 افتاد علی الصباح که بخدمت خوابه حاضر شدم دیدم که جمعی از خواص و علما بخدمت حاضر
 اند و در نشست غائبانه نظری فشنناک بجانب من کرد و دیدم که بار عظیم بر من افتاد
 گویا کوهی بزرگ بر سر من نهاده اند و نفس من چنان تنگی کرد که بحالت تنگی رسید
 و عرق از چین من چون باران یکیدن گرفت مولانا شهاب الدین احمد بر من نشانی
 که از کبار اصحاب آنجناب بود چون مرا بدین حال دید و زنی شفاعت بر من آورد

دیرامی عقیقه جراحیم بن نیارند میمانند و فرمود که تا منی ایتم که پیر و آن مادر رقصه شایع مصروف
باشند این فرمود و گفت دست راست بر کف دست چپ من نهاد آن بابا عظیم که زیر بار
آن بودم از سر من مرتفع شد خست و زوی بر زمین آوردم و آهسته از شنیدن
سماع تاب کشتم و قاتل خواجہ سعد الدین بقول صاحب رتحات بوقت نماز پیشین
روز چهارشنبه بمقام خادای الاخر سال ششم و شصت و دو هجریست صاحب قبر الوالدین
سال وفات خواجہ شمس قدس و شصت از قلم فرموده است و از هر دو اقول قول اول

بعثت مقدون از مولف	ایست از حق مقام سعد بکند	سعد دین سعد زمان وزمین
عقل شکلا شای عالم گفت	رعد پاک آفر روی یقین	نیر ستور و بار تجاش خواند
تقی جیل سعد الدین	ایز مستعد و خورشید کوهین	بهشت سال جهان انچه دین

خواجہ نظام قاضی قدس سمره از فضل علما و کمال مریدان خواجہ نظام الدین
ناموش است در علوم ظاہری و باطنی بهره تمام داشت و در جاده شیخ قائم و مستقیم بود
چون بحرستان شریف به دستید قائم سمری و مولانا ابو یزید یارانی و شیخ زین الدین
خوافی و با والدین عمر صحت مادر داشت و فائده بار داشت و وفات دس در سال

مستعد و شصت و یار است از مولف	خواجہ سمر و جهان شیخ نظام
معدن انوار هادی عریض	ارقت زین عالم تبارکش کج
	محرم ۸۶۲ هجری هادی عریض

خواجہ ابو نصر یار سقا قدس سمره فرزند دیندار و خلیفہ عظیم خواجہ محمد پارسا است
و لقب نصیر الدین و مافط الدین لقب بود در علوم ظاہری و باطنی عالم و صاحب
نجات الناس میفرماید که خواجہ ابو نصر یار سقا پیر شریعت و محقق طریقت بوده و زیاده
از شایخ عظام گوی سبقت برده و چون کشته از دیاکاران در مسائل دینی و دنیوی از وی
سوال کردی اول از زبان مبارک جواب گشتی بعد از آن فرمودی که بکتاب بنم رجوع
کنم چون کتاب می کشاد از کتاب همان مقام که در آنجا سنبله نوشته می بود ظاهر گشت
محاجت در حق گردانی نیگ دید و سنبله بطوریکه بیان میفرمود از کتاب همان طور ظاهر میشد
و گاهی اتفاق نی افتاد که خواجہ ابو نصر راست تلاش سنبله کتاب در حق گردانی کرده

است و این که است و سبب بود که بقدر کتابت و این کتابت جانم مطلوبه که شش ماهه در آنجا نوشته
میبودید اینک است و خواجہ ابونصر شعر و دولت بود چنانچه این بیت از قصاید و سی
شعر عبودی در زویر رسندی نگاشته و اینک است و در میان این پارخیزه آمد کلیه ششاد و اینها
و فات خواجہ ابونصر در سال شصت و شصت و پنج هجری است که در شحات
این شعر در تاریخ وفات آنجناب تحریر است اشعر خواجہ عظیم ابونصر آنکه شده تکیه گاهش
و البقا شیر او چون باغدا پیوسته شده زمین سبب تاریخ شد شیر غدا از مولف

نهر چون با بنهر منصور می وصل شد با الوصل جنت

مولانا شہاب الدین احمد خاں

قدس سره از کبار افعاب و فضل احباب مولانا محمد الدین کاشغری است عالم
بلوچ طابری و باطنی و واقف بر موزهوری و معنوی و از جمیع دانشمندان هرات و نوا
و قوی و زبرد و ریاضت گوی سبقت برده مولود وی قصیده اینده است و نام اصلی وی
احمد پیر روشن ضمیر و یا بحجاب شهاب الدین مخالف سبانت و از والد ماجد مولانا
شهاب الدین نقلست که وی فرمود که شبی در خواب خود را بر کوه سینا استاده
دیدم ناگاه شیخ الاسلام شیخ احمد بام قدس سره از دور نمودار شد پیش شیخ رفیع
وسلام گفت فرمود که حق تعالی ثرا فرزند صالح عطا خواهد کرد و او را بنام ما میسببی کنی بعد از چند
فرزندم شهاب الدین احمد پیدا شد نامش احمد نهادم و از خور و بی ناما بر بزرگی کرد
طابری بودند و چون شب رسید رسید در علوم طابری عالم بتحریر من فی حدیثه باو
تقریر بخندست مولانا محمد الدین مرید شد و کلمات رسید و وفات وی بسال هشتصد

وہشتاد و شش ہجری است از مولف

بر تو افکند شد بی تار و پود آن | ایتر کبر نشسته است الدین کجاست
نیز فرماید آفتاب غار فان

خواجہ قاسم قدس اللہ سرہ از یاران قدیم و مخلصان صمیم و دوستان مقبول
محررت علیہ اللہ احرار نقش بند است استغرافی تمام و جذب مالا کلام و پشت طعنا
کم میخورد و خواب کم میگرد و حسب الارشاد خواجہ و رباعیانی و کاذر اعست خواجہ

که در کار خیر و جنت اشتیاق نه نیست زاندم داعیه ترک و تخرید بروی طالب شد از آنجا
 بگذشت خوابه سعد الدین کاشغری حاضر شد و دید که سر در مراقبه انداخته نشسته است
 وی هم بروی وی بنشست خوابه سر بر آورد و گفت ترک خدایا ساقی انحال دست برد
 خوابه داد و بیعت کرد و بخدمت وی حاضر ماند تا از کلامان کمال شد و خوابه علاء الدین
 اهری فرموده که وقتی بیمار شدم وضعف ایچنان بمن غالب بود که نقش بستر بودم و دستا
 و خوبشان از زیست من نا امید شدند و روزی در ول حضور حضور خوابه سعد الدین گریه
 و سرور مراقبه نهادم چون حضور یافتم براسه عثمانی خود عرض کردم فرمود که بخوان
 بسم الله حسبی الله ربی الله تو کانت الله عز و جل الله عز و جل الله عز و جل الله عز و جل
 انی الله ماشاء الله لاقول ولا قوة الا بالله چون فارغ شدم این کلمات در حفظ
 من بود آن مداومت کردم و از علت مرگش شفا یافتم ثقلت که چون شیخ
 علاء الدین همراه شیخ سعد الدین اهری بسفر حجاز تشریف برد و بکلمه مظهر رسید
 چند سال بجاوری کعبه مشرف ماند و بجهت خوابه عبد الکبیر حاضر بود و شخصی ملاسه
 خشک که از نظم طریقت بهره نداشت هم حاضر بود جمیع کثیر از سادات و غلام و مشایخ
 ذوی الاحترام و علمای و اولاد تمام نیز تشریف فرما بودند ناگاه آن ملا می خشک که تشکر حال
 درویشان بود و ظل درختان شمع که ده شهابات ماحقه گرفت و سخنان زیاده از زبان خود گفتن
 آنجا ز نهاد خوابه علاء الدین با هم بروی زد و فرمود که یا ادب باش بروی اهل الله
 باین گستاخی سخن گفتن لائق نیست ملا ازین سخن زیاده نگزید شد و گفت که شیخ
 چیزی در جواب اعتراض گفتن چیزی و دیگر است خوابه علاء الدین در غضب آمده
 نگاه تیز روی کرد و گفت بگو که چه شبهه داری و کدام اعتراض هست با جواب بگویم آن
 شخص خواست که سخن بگوید سخن کرد و آن توانست و بروی بیفتاد و برو خوابه علی
 بن حسین کاشفی سیفرید که روزی بخدمت خوابه علاء الدین رفتم دیدم که دو عالم بعلم
 بخدمت وی کتاب مصباح میخوانند و در حالت سبق ایشان رجوع خاطر بود لا نا
 بطرف طالب علمان نبود و دل خیال کردم که این چه معنی است که طالب علمان

سپید خوانند و مولانا را خیال بطرف دیگر است بنور این خطره شام شده بود و کولانا
متوجه من شد و فرمود که بار باطلاب علمان میگویم که قابل درس گفتن نیستیم که دل ما
رجوع بطرف دیگر دارد و اگر ایشان گفته ما قبول نمیکند و می آیند پس شام این را
بگویند شاید که قبول کنند از این معنی منتقل شده معذرت کردم و دستم خفشدم و شیراز
اغیاث الدین فرزند و بلندخواجه علاء الدین نقیست که متصل خانه ما خانه بود که اکثر اوقات
خالی میماند کیشب که شب مناسب بود آواز سخنان آدمی از آن خانه بگوش من رسید چون از
دست خالی بود تعجب کردم و بالای بام رفته بطرف آن خانه نظر کردم دیدم که مردی در
رو بروی بهنگ بر تخت نشسته با هم سخنان میگویند فی الحال برگشتم و بخواه نگاه خود رفتم
علی الصباح چون بخدمت والد بزرگوار خود حاضر شدم فرمود که بابا اغیاث الدین بام
بر آمدن و بطرف خانه همسایه بستر خانه او نظر کردن مناسب نیست با وازی که از خانه
همسایه باید بکمال خود باید بود و فضولی نمی باید کرد و وفات خواجه علاء الدین روز
شنبه پانزدهم جمادی الثانی سنه هشتصد و نود و دو هجری است و هزار پانزدهم
مراد خواجه سعد الدین کاشغری است و تاریخ وفات وی که در کتاب شجاعت تحریر هست نیست

پیر اهل حق علاء الدین گرفت	روح پاکش شد بجنت بر سریر	خوابتم تا پنج سال جلش
عقل و در اندیشه گرفتار نشد	از مولانا	چو در فردیس و الا که منزل
شد از دنیا علاء الدین مخدوم	مخالی مکان جلش رقم کن	اگر فرما علاء الدین مخدوم

خواجه پیر جان الدین ختمانی قدس سره از کباب اصحاب خواجه بنسید الله
اقرار بخشید به دست خود و سالی به تحصیل علوم ظاهری پرداخته و دستار فضیلت
پسند و در هر چند که در عالم دوام داشته ندرت و می گفتند که مولانا زاده عثمان دوم
مولانا پیر جان الدین ختمانی و مولانا پیر جان الدین همان تحصیل علوم تا چهل سال در خدمت
خواجه احرار مانده سرایه سعادت اند و خدمت در سفر و حضر بایر کاتب آن جناب می بود
و موصوفه سفر که چون خواجه احرار پیراه مرزا اسد ملان احمد عالم سر قدیم بطرف ترکستان
رفت مولانا پیراه بود در آنجا خبر رسید که جمعی که شهر که نمایندگان چهار شهر را شامل و قابل تبار

بسم الله الرحمن الرحيم است قد استأذن من الله عز وجل وادخل من تحت
الذين كرهه اند چون شك سلطان امر قلیل بود و اب انفا و دست نداشت بجهت
حضرت خواجہ حاضر شده نیاز مندی شود خواجہ مولانا برهان الدین را از شاد و کرم در حق
مسجد بخلوت نشسته توجه به تفسیر این جماعت بر گمارند و تا وقتیکه بسترای اسلام نشوند
پایان نشد و بذات مبارک خود هم یک شبانه روز در مراقبه بود و دوم لشکر معاندان کرده
در گریه و فیل و ذیل بخدمت خواجہ حاضر آمدند و داخل اسلام شدند و قسمی که از تاخت
آنها بچ و نبات متعلقه سمرقند بزرده بودند بی کم و کاست واپس دادند حضرت خواجہ
لوازمیستهای بسیار برایشان کرد و همه را مرید ساخت و بوطن ایشان خصیت کرد و دو
لایق قلام خویش کی حافظ قرآن و دوم فقیه همراه ایشان با مریدان و تازیان ایشان بمانند و
همه را تعلیم قرآن و تفسیر مسایل دینیه کنند و آقعه و قات خواجہ برهان الدین
خلفانی در سیال مشتقد و نو دوسه بر روی خواجہ احرار در سمرقند بوقوع آمد و در
گورستان الامان که بسمرقند است مدفون شدند از مؤلفین

رفت از خواجہ خود باغ غبت	پیر عاشق زنده دل برهان بن	الطیب کامل حاضر بخش
تیر عاشق زنده دل برهان بن	مولانا جعفر قیس	سره از غلغای اهل کمال اصحاب
اصحاب جان قان خواجہ عبداللہ احرار است	عارف کامل و عالم عامل بود و دستغرائی	و بخودی بر خو و غایب و پشت و در نماز قرات طول میخواند و قات دی بر روی
خواجہ احرار و سیال مشتقد و نو دوسه بوقوع آمد و در	رفت چون جهان بکلیه بدین	شیرین دین خواجہ جهان جعفر
سیال تاریخ علمش	عارف کامل زمان جعفر	خواجہ محمد اکبر المشهور به خواجہ کلان قدس سره از اعظم خلفا و فرزندان شریفین
خواجہ عبداللہ کاشغری است و خواجہ دیرالزمانه فخر زبده از غریز شاد و مهر دنیا	کمال بحق آن اهل جمال بصوفت فرمودی چنانچه بکمال بر بخت بر بزرگوار و عالم	ظاہری طاق و در روز ناگهانی شمره آفاق شد و بعد وفات خواجہ در سمرقند ابر شاد
بست دولت و سزار با طایمان حق را بطوبی رسانید و وفات وی در سیال		

خورشید و لود و یازدهم است از مولود است
 تا پیش از این بود است سرور از هم شد رحمت حق سید و سرور
 خواجہ ناصر الدین بن عبد القادر بن محمود بن شهاب الدین بن احمد
 نقشبند قدس سره از اولاد اجداد خواجہ محمد باقی بعد از وی است و در بادست
 حالات در ولایت شانشین حکومت داشت و والده ماجده و بی از اولاد شیخ عمر
 باغستانی است و باغستان از دیهات مشاطه تاشکان است و نسبت شیخ عمر
 باغستانی نشان زود در سطح حضرت عبداللہ بن محمد بن الخطابت علیہ السلام تا فی آنحضرت
 و شاه رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیت میرسد و والده ماجده خواجہ احمد بن محمود و شاک
 است که در علم خود و الی ولایت طریقت و با وی از حقیقت بود و اگر چه خواجہ احمد بن شاک
 طریقت برب یاری از بزرگان اہل طریقت دارد و مگر بحضرت خواجہ یعقوب چرخ قدس سرہ
 نسبت خاص در طریقت داشت و سلسلہ بیعت حضرت خواجہ یحییٰ بن یعقوب در دست میشود
 و صاحب رشحات میفرماید کہ چون خواجہ احمد از بعد تحصیل علوم ظاہر از تاشکان
 سفر کرد و در سفر قند و بخارا و غیرہ جای سیر نمود و بسیار سے حضرت را از غلطای و اما
 در ہات خواجہ بہاد الدین شاہ نقشبند دریافت و صحبت نمود و نسبت باطن
 مستفیض گشت تا بہ بزرگتر بخت سید قاسم انوار کہ یکی از اولیای کبار بود رسید
 و بلا امت مولانا شرف الدین خاموشین محبت حاصل کرد و نیز خواجہ شمس الدین
 سیر سنی و مولانا حسام الدین و مولانا حمید شامی و خواجہ علا الدین مجدوانی و غیرہ
 را بعد از آن بخدمت خواجہ یعقوب چرخ حاضر شدہ دست ارادت و بیعت ہدایان وی
 زد و در چند سال بخدمت با عظمت و سے حاضر ماندہ تکمیل یافت و صاحب کتاب
 رونقہ السلام میفرماید کہ چون خواجہ شہاب الدین جد پدری خواجہ احمد را کہ
 یکی از اقارب وقت بود وقت آخری رسید ہر دو پسران خود خواجہ محمد و خواجہ محمود
 را از شاد کہ کہ پسران خود را ترنہن بیارید ما و دل عظم اول خواجہ محمد و پسران
 خود را از دیدن رگوار داد و دارع شد بعد از آن خواجہ محمود و خواجہ عبد الاحراہ

پسر خود را بخدمت برد که در آن حال پسر خود را بر او چون نظر خواهم شد بهاب ابدین را بجا
 افتاد و از فرش برخاسته راست نشست و خوابه عبید الله را در کنار گرفت و فرمود قنبر
 که از حق مرا بشارت داده بودند اینست زود باشد که این پسر عالمگیر گردد و شریعت را
 دهد و طریقت را رونق بخشد و قلعت که بوقتی که خوابه احرار در سر قندید و عزرا با بر و مرزا
 شایر بیاض و سوار خرازا از خراسان به تسخیر سر قندید و سر قندید آمد و محاصره شهر کردند
 و مرزا سلطان ابوسعید که حاکم سر قندید بود بخدمت حضرت خوابه حاضر شده انظار کم طاعتی
 خود که و و اما ده فرار نمود خوابه او را تسلی داد و فرمود که در شهر باش که مظهر و منصور
 خوابه شد و آنوقت قنبر برای سلطان ابوسعید همراهان شده میگفت که خوابه
 ماهمه را زیر تیغ آورد که باسد بنهار مرد کار زارده چنانکه چون نیل
 بنند و سرانکه ایضا برای لشکر یابری بود با خروج محاصره سر قندید که در آن طرف
 ابوسعید قدری فوج را اندرون قلعه بفرستاد و چون آنجا رسید جنگ مخافت پیوست و فتنه را در
 جنگ قلیل بنید و افسر فوج که فدا گشت لب یاری از فوج با بریه هم با خود پیوسته قندید
 گردید و جنگ متوقف شد بعد چند روز بای غنیمت و لشکر با فتنه و هزاران کس بر قندید
 بر و چون مرزا با بریه جنگ آمد مولانا محمد ارباب صلح بخدمت حضرت خوابه فرستاد و صلح کرده
 بعد از آن قلیل بنید و راه خود پیش گرفت و پیش از آنکه چون مرزا سلطان محمود و مرزا سلطان
 احمد حاکم سر قندید قصد تسخیر سر قندید بفرستاد که لشکر پنجگانی در سر قندید رسید خوابه
 احرار که پسر مرزا سلطان احمد بود اذل خط انجمن بدلائل شروع و عدم آنار دی فلقی
 بسطان محمود تحریر فرمود چون گوشتش فتنه داشت مؤثر نیفتاد و محاصره شهر
 بعمل آمد مرزا سلطان احمد که لشکر قلیل داشت بعبایت ترسید و اراده فرار کرد خوابه احرار
 فرمود که شما در یکب مجمره از حجره های مسجد جامع بنشینید کار جنگ دفع دشمن حواله است
 چنانچه مولانا سید حسن و مولانا قاسم و میر عبدالاول و مولانا جعفر خلفای خود را بشاد کرد
 که شما هر چهار احباب بر بام دروازه شهر که فوج مرزا سلطان محمود با نظر است رفته
 در مرا قبه بنشینید و توجه خود در دفع دشمن بکنارند و دشمن فرار نکند نزد ما نیایید و

فوج را بارت جنگ و از چو ناز که جنگ است محل شد تا گاه از طرف دستت همچان آمد
و او متدبر غاست و جهان تارک شد بجای یکس را از طرف لشکر دشمن بجا چشم کشید
نبور و فوج حاکم سر فتنه همچان جنگ میکرد و پیچ از راه و خاک باران میسر میسر میسر
و سر پرده های فوج دشمن در بریدند و در حین آن وقایع از آن چهران و پیرایان
و نهضای خود کندیده و در کوه و بیابان آورده میشدند و هر کسکه تمام فوج دشمن شتر ق
چون چو رو گریز نهادند و فوج حاکم سر فتنه و عقب ایشان رفتند و حاکم از آن
هم بسیار کثیر ایشان بغارت گرفته و بیست شهر آوردند چون فوج عظیم قرار کرد و فوج عظیم
منصور شد و هر چهار نفر از آن سر از مراقبه بردارند و بحدوث آن حضرت حاضر شدند و سلطان آن
فرمان را از جبهه پادشاه و در حرکت سلطنت نشانند و از شیخ ابوسعید پسر شمس الدین فرزند
که چون خواهد امر در سر این بود و بخواهد گاه و بگاه در آنجا حاضر شوند و آنجا
بر من نبات نه نیست و غیره و در آن آثار یک زن جمیل سیله میدهد و ششم روز
الطافی و حسن او را و چون از آن زن مذکور رفت و شوم تا گاه از پیردن مکان او است
تا و از آنجا که در آنجا بود و بپای ابوسعید و مسکنی دایم حرکت است که از توپ و قوس می آید
بسیار شنیده اند و از آنجا که در آنجا بود و بپای ابوسعید و مسکنی دایم حرکت است که از توپ و قوس می آید
آن را از آنجا که در آنجا بود و بپای ابوسعید و مسکنی دایم حرکت است که از توپ و قوس می آید
پاری نیکو و شریفان را از راه برده بود و غیر ابوسعید بر آن ظاهر شده که روزی مرا بوس شرب
خور و این در سر افتاد و پاری آردن در قای خود دیدم شوکر و خوشم که چون پاری از شب
بگذر و کوره شراب برید و پوار خانه من پاری من از بالای خانه و شارب خود را گذاشته
و این که رفت و من خود را به من که کوره شراب آردن و من و شارب خود را گذاشته و شارب
که در آنجا بود و در آنجا که در آنجا بود و در آنجا که در آنجا بود و در آنجا که در آنجا بود
بسیار بلبل شنیدم و خواب کردم علی الصبح بر پوار رفتم و کوزه مشک گشته را و در آنجا
و آب آورده زمین را پاک کردم تا بوی شارب زایل میشد و بعد از آن بگذشت
از آنجا که حاضر شدم اول تنگنه که فرمود این بود که شارب آورده گشته شنیدن

که از نرین و نری با هم کشیدگی بگویند و با سید بن ابی طالب که نرینه می باشد با همی بکنند
و باز هوارش لاقات نری بست از وقوع این یعنی بسیار تفعل شد هم تقابلست که روزی
خواهد آمد سوار شده در حیوان پیر و بیانی نمی بخیزد و مانند عرصه که در غلایه چون که نرم دارد
کارخانه من بر آن غلام بود و از نرینه فرار کرده است و هیچ جای پیران و پیران که درین
ترتیب فریاد بعد از آن نخواهد بود حضرت خواهد خطره بخورد و بشده بوی فرید و کند و زین قرینه
که از اینست که ده دو نیست رفته غلام خود را بکشش کین و شتاب خواهد شد و نشان
تعالی عرض کن که که با دوا بخار دهم و تلاشش که دهم نشانی از روی ندیدم که دو که باز
برو که خواهی یافت وی به و از سمت فرید چون تفعل دیند و رسید و یک که غلام
آب پیش خود نماد و تحیر شد و به دست چوین چشمش بر فلک افتاد و اگر قشع و کشته
حال که گفت که چون از غلایه فرار کرد دم شخصه مرا و خوارزم برده بدست نمود
بفر و خست در خدمت وی بودم تا امیر و بر آتش شخصه پیران آید و از دن که او به جود
در خدمت گرفته بر پا هر نیمه و بر کرد و چون سب و چه را بر سر بر دهم خود را در جای ختم میرانم که گجا
و لایق خواهد بود بجا این مکان که با دهم و گجا افتادم و درین چشم زدن مراد پیران آید و در گجا
این کلام غلام حالت بروی ز گشت حافی الحالی غلام را آزاد کرد و بخد خدمت خواهد حاضر
آید و ریگشت و الحاح و تنایا به نداشت خواهد اهرار راه و مسافر از بجای هستند
و ششش بوقوع آمد و صاحب دشمنان میفرماید که بعد از تولد خواهد اهرار تا بهیل روز
که نمایان ایام آید است شیر از پیران مادر با جد پیشید چون غسل طهرانی آید شیر
شامل فرود و مولود وی قرینه یا غستان است که از تولد ملک تا ششده است و چون
انهم و فاعله شهادت کرد و یک بر ششید و ز غره خرم سن ششده و نو و پنج جاری بر دی
غالب شده و بر ششده است و هم ماه بر میخ الما اول سال ششده و نو و پنج ازین واد
پیران آن بفر سبایت و قال میو و تا ششده تا دونه روز در حالت حرفی و علامت بود
مدت عمر خواهد ششده تا دونه سال بود و هزار پیران و هم حرف است از مولد
عبید الله و الا خواهد فرین انهم هر دو عالم شاه ابراهیم الشیخ ان غرق و ذوق حق

شده تولید از ذوق الطهار	در تاراج تاج عارفان است	بی تولید او بنویس
مکرم نامور قطب زمان نیز	بگو تاراج تولیدشش بکار	و میانش غار قمر شد قمر کن
و گرفتار شده بسعد ابرار	بسال انتقال آن شیرین	بفریادی سر دار احسار
از مولانا	رفت چون جهان بخلدین	خواجہ احمد رشید عالیجاه
بهست کامل و بی شیرین	سال تریل آن خدا آگاه	شب در قمر هم ز خانه سرور
خواجہ ہادی حق عمید اللہ مولانا عبد الرحمن حامی قدس سرہ با سرہ است		
لقب صلی دی عماد الدین و لقب مشہور نور الدین و نام نامی دی عبد الرحمن و نام والد		
دی مولانا نظام الدین احمد غلامی است کہ اول در صفہاں سکونت داشت و بعد		
از ان بسبب حوادث ایام از آنجا ہلا وطن شدہ در خرخرہام تشریف آورد		
نسبت ایجاد اجداد دی بچند واسطہ ہامام محمد سیبانی رضی اللہ عنہ میرسد و خواجہ		
ہامی را در عمر خردی آثار بزرگی بر ناصیہ مال عیان و با وجودیکہ بنو زہرہ بوغ و زہرہ		
بود بقطر قرآن و تعلیم علوم صرف و نحو و منطق و معانی تفہم عظیم یافت و در ہر		
بدریس مولانا خواجہ علی ہمرقندی کہ از اعلاظم مدققان روڈگار بود و بفضیلت تحصیل		
جمیع علوم ظاہری فائز گشت بعد از فراغ تحصیل علوم ظاہری بارادہ حصول علوم		
باطنی از ہرات ہمرقندی مد و بچندست خواجہ سعد الدین کاشغری حاضر شدہ مرید		
در یافت و مجاہدات شاقہ بر خود اختیار نمود چون جذب عظیم و کیفیت قوس		
دستہ وادہ و شائے متوجہ سفر کعبہ شد و در اثنای راہ چون قدری بشغور ذوق		
صحبت و متوق و دیار پیر شہر میریدی غالب آمد بنی اختیار خان غریت بتافت و بچند		
سعد الدین رسید بعد از ان چندی شرفیاب خدمت خواجہ قمر الدین برہان الدین جلال الدین		
و شرف الدین نامدن بعد بسعادت ملازمت خواجہ نام الدین عبد اللہ احرار نقشبند		
مستفید شد تکمیل یافت و در ظاہر و باطن کامل گشت و تا دوازده سال بچند		
آن اہل کمال حاضر ماند پس از ان از ہرات متوجہ سفر حجاز شد و از راہ نشاپور و بہرہ وار و		
بسطام و غیرہ بعد شرف شدن بشرف زیارات حضرت بزرگان و بر بغداد رسید و طواف		

روحه منوره حضرت قوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رفا و غیره بزرگان بغداد نموده از
 بغداد بدشت که بازار حلی نمازگشت و بعد زیارت روضه مطهره مسجد الکوین امام حسین علی
 دو گز شش هدا کر بلا زنی الله تعالی عنما باز در بغداد آمد و آنجا چند علمای مذہب شیعیان
 ایست کتاب سلسله الذہب که تصنیف مولانا جامی بود اعتراض آورده مولانا بعد
 بحث شد و در این مجامع و مباحثه مجلس عالی ترتیب یافت و علما و حکام وقت
 حاضر آمدند از طرف علمای شیعه شخصی نعمت خیرزی نام که اشد ایشان بود و مقابل مولانا در
 محفل حاضر شد مولانا اول از وی سوال کرد که تو با ما نحن از شریعت میکنی یا از طریقت
 گفت از هر دو طریق فخر و که اول سوی سبقت نمود که دراز و از مد شرع بجا و ذکر و احادیث
 درست کن تا با تو سخن گویم و نادیده وی سبقت تو درست نشود بمن شریعت با تو گفتن
 حرام است تا کم بغداد که حاضر الوقت بود حکم کرد که مقررین بیان کند مردمان حاضرین اظهار
 مقررین کردند قبل از آنکه مقررین بیان نمود سوی سبقت نعمت خیرزی را نعمت علمی و تبرک
 کبری دانسته بدست با گنبد بغداد از وقوع اینحال نعمت خیرزی را تاب سخن نماند آخر
 نهایت حاضر از محفل بر رفت و حضرت مولانا از بغداد و بدرین مقدمه به تشریف برد و بعد زیارت
 روضه مقدسه حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰه و التحیت در محفل تشریف آمد و زیارت
 روضه مطهره امیر المومنین اسد الله العالی علی ابن ابی طالب که هم آمد و همه باز بدین رسید
 و چند روز در اینجا ماند و در یک بیعت فخر گشت و بعد لغوات بیت الله داد ای شاکس کج کعبه باز
 دینم معوره و از آنجا بسیر ملک شام در دم و حلب و دمشق تشریف برد و از آنجا بخراسان آمد و درین
 سفر عظیم الصیبت صدها اولیاء الله و اقطاب روحانی زمین مشرف شده تفرقی در جاده ولایت
 مستقیم مستفیض گشت نقاشی که در بعضی تشریف از تشریف خواجہ فای فرید ساخت
 وزیر بارگشید بعد چند روز آن شتر که زیر بار گران آمده بود در ویرانه ریگ دریا فرو ماند
 و بنیقاد و برود هقان و ایس بخندست خواجہ آمد و گفت که شما شتر نهایت کمزور و معیوب
 و مخلول بمن داده بودید که در اندک ایام بر دالار زمین بمن باز پس میداد و بر خواجہ
 بی ادبیا که و بدگوی نمود و خواجہ زمین بوی باز پس دارد و این نظر تیر و دی گز نیست چون از خواجہ

تشریف آورده فرمود که سلفی شخص از حال تو غافل نیم انشا الله شفا خواهی یافت چون
بیدار شد شفا یافت چنین که گویا که بیمار شده بود و خوب نش از وقوع این حال حیران
بماند و از بیمار در یافت حال ننوید گفت که از تو چه مولانا جامی صحبت یافتم و محقق میباید
که خواجہ عبدالرحمن جامی با وجود این بزرگی هرگز اظهار درویشی و کرامت نکرد و کتابها
تصانیف مولانا چهل و چهار بریل عدد نفیذ جام اند چنانچه یوسف زلیخا و سلسلۃ الذبیب و
شیخ ملا و غیره در تمام عالم مشهور و معروف اند و یکپس برابران جامی سخن نیست ملا و
باسعادت مولانا جامی در خیر جام بوقت غشاست و سیوم از ماه شعبان المعظم
سنه هشتصد و هفتصد و وفات روز جمعه هجری دهم ماه محرم و سال هشتصد
نود و هشت هجری بعد از انتقال خواجہ احرار بنه سال بوقوع آمد و مدت عمر هشتاد و یک سال
و مزار مبارک در خیابان سرات است و مولانا جامی را از بطن عفت حبیب سید و حضرت
خواجہ سعد الدین کاشغری که بعد نکاح مولانا بود چهار فرزند سعادتمند بوجود آمدند اول
صفی الدین که بهر یک سال رسید و بر حجت حق پیوست و تاریخ دی نفیذ غرض است که
سن هشتصد و هشتاد و اذان حاصل میشود دوم خواجہ ضیاء الدین که ولادت در
پرز چهارشنبه نهم ماه شوال سنه هشتصد و هشتاد و وفات دی هجری جمعه و وقت
چاشت پنجم شوال سال هشتصد و نوزده بوقوع آمد سیوم خواجہ طہیر الدین که بعد وفات خواجہ
ضیاء الدین بعد از سال متولد و بوقت وفات مولانا چهار ساله بود و بسال هشتصد و
هشت و روز پنجشنبه تاریخ پنجم ماه محرم وفات یافت و فرزند چهارم مولانا که از همه فرزندان
اول متولد شده بود بعد از ولادت یک روز زنده ماند و هنوز با سنی نشده بود که بر حجت
حق پیوست تاریخ وفات مولانا جامی که درج کتاب رشحات است

جامی که بود ببل جنت قرار یافت	فی روضۃ مخلصۃ ارضنا الشہداء	کتاب قضا نوشت از ان حضرت
تاریخ و سن و خله کان آمنا	از مولانا	خواجہ جامی ولی ساقی جام
جرعه نوش جام حبت کبریا	صاحب توقیر گو تو سید او	نیز دالی جهان مشککشا
وصل او بذر الکرامت گفته ام	تاریخ حاصل مدعا	نیز قمر خواجہ جامی بزرگ

بهر وصل آن امام اولیا	نیز جامی ماه ذیقطن مخدوم جام	بهر سال رحلتش خوان سروا
زاد بدین دان سنین عمرا	باد فضل بر دشت دانما	سید میر عبد الاول
قدس ستره از اصحاب نامدار و مخلصان ثار خواهر احرار است در بیادی حال از پیشاپور بکلامت حضرت خواهر بکاور النیر آمد و بیعت کرده بصحبت دوام ممتاز شد مدت هفت سال بصحبت مشرف ماند و خواهر احرار ویرا بفرزندى قبول نمود صبیبه شریفه خود را بعقد نکاح دی آورد و آن شریفه را از حضرت میر ستره سپرد و وصیه بود آمدند که هر سه پسر میر کلان و میر میان و میر خورشید و میر خورشید و میر خورشید و میر خورشید میر تاج اول ماه ذی الحجه سنه نهصد و چهلست از مولف یافت چون آخر مکان از شربت		
عبد اول پیر میر محترم	السید کویت مخدوم آمده است	سال آن روشنفکر محترم
نیز زاد عبد اول حق پست	هم بگو سرور ز پیر محترم	مولانا شمس الدین
محمد روحی قدس ستره از عظمای اصحاب و کبرای اقباب خواهر سعد الدین شغری است و از فیض یا فغان محبت مولانا جامی جامع علوم ظاهری و باطنی و منظر رموز صوری و معنوی بود در جامع هرات طالبان را بجن دعوت مینمود و موله و قمریه رواج که بفاصله قمر سنگ از هرات واقع است و صاحب رشحات میفرماید که قبل از ولادت مولانا شمس الدین والدش را پسر بود و بمرتب پنج ساله فوت شده بود از بیعت نهایت غمگین بپوشیده حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰة و الخیرات را بخطاب دید که میفرماید دل ترا خوش دار که از جناب حق ترا پسر عطا خواهد شد که صاحب دولت دین و دنیا خواهد بود و عمر و دار خواهد یافت من بعد چون شمس الدین متولد شد در ایام خردی آثار بزرگی بر ناصیه حال وی عیان بودند و پدر وی تاجر و سرور قبیل خود بود و خواهر شمس الدین با رسول الله صلی الله علیه و سلم را در خواب دید و از روح پر فتوح نبوی فیضی یافت و چون از تحصیل علوم ظاهری فراغت یافت خواهر سعد الدین حاضر شد و دست ارادت پداسن آنحضرت زد و به تکمیل رسیده نزداد و فاته خواهر سعد الدین تاجات مولانا محمد الرحمن عامی بخد مت دی حاضر بوده و فاته محبت		

حاصل میگردد و نقلست که وقتی خواجہ شمس الدین سه شنباه روز دوشنبه جامع مشغول بود
 و پنج طعام نخورد روز چهارم شعله آتش جوع اشتعال یافت بر خاست و بتلاش طعام
 قدم از سیاهی بیرون نهاد و با لفت غیب آواز داد که حیف تو صحبت ما با بانی فروختی چون
 بشنید پای باز پس کشید و یک طمانچہ سخت پر کوخورد و بهمان طریق در مسجد رفت
 مشغول شد تا گاه مردی نورانی که گاهی او را ندیده بود حاضر شد و خوان طعام پیش
 نهاد و غائب شد غالباً او خضر بود و بر خاست و طعام خورد و بخدمت خواجہ سعد الدین پیوست
 روضه شریف خود حاضر آمد بنوعی از زبان نه گفته بود که فرمود مولانا شمس الدین اینجا غیب
 است بی غیب است نقلست که در بهرات بخاری بود فاسد و بدکار و به بلای خمر خواری
 گرفتار روزی خواجہ شمس الدین از خانقاه مولانا سعد الدین کاشغری تشریف
 می آورد چون در عمارت مدرسه سلطان حسین مرزا رسید آن معمار در آنجا معمار می میگردد
 چون خواجہ را دید از دیوار بر آید و بجزرت تمام در وی پر کور آنحضرت بید مولانا هم
 بسوی دی نگاہی کرد گویا آن نظر تیرس بود که در سینه او غلیظ میفرار شد و به نیال
 روان که دید چون در مسجد رسید وضو کرد و در پیشوا چهره شد و بسعادت دایره رسید
 و شیخ محمد روحی میفرماید که در ابتدای حال مدرک از روی آن بود که حضرت پیغمبر علیه السلام
 الملک الکبریا بچوب نیم روزی بخدمت والده ماجده خود رفتم وی کتابی ترمذی و دست
 و در آن کتاب نوشته دیدم که هر کسی که این دعا بشنود چهره صبار بخواند رسول الله
 صلی الله علیه وسلم را در خواب بیند آنقا قاشب آید و شب به یوز رخصت خواندن غار
 والده خود گرفته بکوت خانه خود رفتم و در حاکم بترتیب خواندم و سه بار مرتبه در و شریف
 بر آن ایاز کردم چون بچوب رفتم در واقع دیدم که حضرت شاه رسالت صلی الله علیه وسلم
 تشریف آورد و جمعی کثیر بخدمت حاضر است و مکاتبات نوشته در اطراف عالم روان
 میسازند و نویسنده می نویسد و الا آن حضرت صلی الله علیه وسلم می کند
 و کاتب مکاتیب مولانا شرف الدین عثمان زیارت گاهی است ما در من نیز بخدمت
 حاضر است و ترمذی بهاده والده بود و بوی آنحضرت استاده ام درین اثنا والده من عرض کرد

که یا حضرت پسر یکم و عده فرموده بودید که دراز عمر و صالح خواهد بود همین پسر است
آنحضرت نظر فیض اثر بجانب من کرد و به ششم فرموده و ارشاد کرد که آری این فرزند من
است پس حضرت رسول مقبول صلی الله علیه و سلم بشیخ عثمان کاتب مکاتیب
اجازت داد که مکتوبی بر آری این پسر بنویس مولانا کاغذی ششماه سه سطر تحریر کرد و
در زیر آنطور مثل گواهی مردمان که در قباله ما می نویسد جدا جدا چیزی بنوشت و پیچید
بدست من و او من روان شدم و با خود گفتم که مضمون مکتوب را ندانستم ازین سبب
بازگشته بخدمت آنحضرت آمدم و عرض کردم که یا رسول الله ندانستم که درین کاغذ چیست
آنحضرت کاغذ از دست من گرفت بخواند و من بیکبار خواندن آن مضمون را یاد گرفتم و آنحضرت
باز کاغذ پیچیده بدست من داد و میخواستم که باز چیزی بپرسم که بعد ازین اثنا از خواب بیدار شدم
دیدم که مادر من شمع در دست گرفته بر بالین من ایستاده است چون مرا بیدار دید پرسید
که شمس الدین محمد چیزی در خواب دیدی گفتم آری گفت آنچه تو در خواب دیدی من در خواب
و دیده ام و تمام احوال از سر تا پایان فرمود و لا دست شیخ شمس الدین محمد در شب
برات چهاردهم ماه شعبان سال هشتصد و بیست بوده و وفات بروز شنبه وقت
چاشت شانزدهم ماه رمضان سال نصد و چهار بود و قورغ آمد و بر و نزدیک شنبه بمقدم
رمضان نفس مبارک ویران بخیابان بردند و بعد ادای نماز چهارده بر تخت هزار در
عقب خواجه سعد الدین دفن کردند و بعد از چهارده ماه باز نفس را از آنجا برآورد و ده بجاده
بردند و در جفیره که خواجه شمس الدین برای خود تعمیر کرده بود چون رنج بجاک سپردند قطعه
تاریخ وفات که درج کتاب رشحات است

شیخ روحی که بدو دست حق	از بدنه عارفان روئے زمین	که در واز از ششمن خاک
روح پاکش با دین علیین	مرشد عمر هست تاریخش	کاتفاقات گشت کشف همین
از موهبت	گشت شمس الدین چو روشن جهان	سال تولدش بقول صفیا
مهربان محبوب شمس بن بچوان	شیر شمس الاصفیا اهل صفنا	است وصل او دلی پر نورش
هم بچوان مهدی کرم مقتدا	با دوی اسلام شمس الاکر مین	گشت حاصل میرسانش قفا

و بعد از آن **خواجہ محمد یحییٰ قدس سره** فرزند دوم **خواجہ عبید اللہ احرار** نقش بند است بخلعت محبوب
 و مطلوب و مرغوب حضرت **خواجہ بو** که غلام ویرا در حیات خود قائم مقام **خویش ساخت** و ولایت
 خانقاه نایبیه هم بودی عطا فرمود و **خواجہ محمد یحییٰ** را با **خواجہ محمد روحی** بسیار محبت بود که برای ملاقات
 وی چند بار از سفر قزوین به ارباب تشریف آورده نقل است که روزی **خواجہ محمد یحییٰ** بمقام قریه
 قزوین بعد نماز پیشین بحضرت **خواجہ احرار** والد بزرگوار خود خلوت داشت و عرض احوال
 باطنی خود نمود چنانکه اول وقت عصر در رسیدن زن که ازین خلوت بیخبر بود بانگ
 نماز گفت بستمناج باگ نماز **خواجہ احرار** از خلوت برخواست و کار خلوت ناتمام ماند از وقوع
 اینحال **خواجہ یحییٰ** را در دل گذشت که اگر اصحاب **خواجہ** بر خلوت مادر شک برده خواسته اند
 که کار ناتمام ماند و خلوت بافتوری واقع گردد و برای همین بود که بانگ نماز
 اشارت کردند که ادبانگ نماز گفت و محبت مادر هم زد و بسبب این خیال سوخته شد
 بیرون آمد و بجهل حاضرین مخاطب شده گفت که صاحب مایه ویم مجلس حضرت **خواجہ** بشمار
 باشد و همانوقت بی حصول رخصت از والد بزرگوار و مادر شده و مازم سفر حجاز گردید و فادان
 خود را فرمود که در پس تاباشگی بیایند چون اصحاب از خیال خبردار شدند در بیان ایشان شورشی
 و غوغای حقیقت مال بحضرت **خواجہ** عرض کردند و حضرت **خواجہ** مولانا عبد الرحمن
 جامی را تعجیل تمام براسه باز گردانیدند **خواجہ یحییٰ** مامور فرمود که بخیرست و سه رسید و پس
 از چون مولانا جامی بخیرست گرامی **خواجہ یحییٰ** رسید هر فغانید و زنیفا و ناچار واپس آمد و
 عرض حال بخیرست **خواجہ** کرد **خواجہ** هیچ جواب نداد چون **خواجہ یحییٰ** بمقام نزد رسید پدرب
 محرق ماند حال وی گشت بحدیکه از طاعت طاق گشت و بوقتیکه اراده ماضی خدمت
 والد میکرد و پدرب مقارفت میکرد و و باز که روانه سمت حجاز میشد پدرب همان حال عود میکرد و بحالت
 ناچارى باز پس آمد و بخیرست والد ماجد حاضر شد چون چند سال بر خیال بگذشتند باز اراده
 سفر حجاز نمود و مولانا سید حسین را که از اعظم اصحاب **خواجہ احرار** بود شفیق آورد و همراه حصول
 اجازت بخیرست پدر بزرگوار فرستاد و مولانا حسین درین باب بحجاب **خواجہ** عرض
 کرد و فرمود که از محمد یحییٰ پرسید که مطلب از رفتن سفر حجاز چیست چون مولانا حسین

از خواجگانی باعث شوق سفر رسید گفت که این حدیث نبوی مرا عالم سفر حجاز کرده است
که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرموده است که من را بی ثیابانمان ازانی میا بعد از اجتماع
اینجواب محمد حسین دین باب بکباب خواجہ عمر بن پرواز شد و گفت که عرض صاحب زاده درین
سفر محض حصول زیارت و منزه منوره نبوی است فرمود که بعد سه روز جواب این سوال
گفته خواهد شد بشب سیدم از انقضای احوال خواجگی رسول الله صلی الله علیه و سلم را در جواب
دید که ظاهر شد و فرمود که پدر خود را بطلب چون خواجہ احراء تشریف آورد و حضرت شاه رسالت
خواجہ را بطرف رست نشانید و محمد علی را در ویدی خود اجازت شستن داد و هر سه در مراقبه
نشاند بعد ساعتی چون محمد یکم پیش آمد دید که صورت پدر بزرگوار او هم بصورت حضرت پیغمبر
شده است و در صورت حضرت پیغمبر و خواجہ اکبر هیچ تفاوتی و تجاویزی نیست علی الصباح
چون بخدمت خوالد بزرگوار حاضر شد خواجہ فرمود که بابا محمد یکم اشب جواب سوال شما
مهل شد یافنی این خیال سفر از سر دور کنید که حالا پیر شده ایم و دیدار چند روز غنیمت است
و قصه شهادت خواجہ محمد یکم بنیضو است که چون شاه بیگ خان مغل بر ولایت
همر قندارستان یافت و راول ماه محرم سنه نصد و شش باغوی امرای خود که از قوم
شیعه امانیه بودند حضرت خواجہ را موانده کرد و جمیع جهات و اموال و مهابت اطاک خواجہ
یکم را بقبضه خود آورد چونکه امرای شاه بیگ آماده بقتل و شهادت خواجہ یکم بودند و شاه
بیگ از راه افغانی عالی بودند و شاه بیگ خواجہ را بعبه عیال و اطفال اجازت سفر خراسان
داد آنحضرت بخواجہ فرمودند که درین ایام آنچه شدنی است خواهد شد که والد بزرگوارم
بارها تان امر خیر داده اند مگر موقوف بر وقت و مقام است پس از سر قندار و اند شدند
چون بقریه کسراب که از مضافات تاشکند است رسید تاریخ یازدهم ماه محرم سنه نصد
و شش هجری بود که ناگاه جمعی کثیر از قوم از بیگ فرستاده امرای شاه بیگ در آنجا
رسیدند و خواجہ را باد و فرزندار جمن که خواجہ محمد ذکر یاد خواجہ محمد عبدالباقی بودند شهادت
رسانیدند و دیگر متعلقان در سمر قندار و سپس بردند و آنروز در سمر قندار گویا قیامتی ظاهر بود
سکنای تمام شهر رجبانه خواجہ و فرزندان وی حاضر بودند و بعد از نیم بارگ بر سر پیدانرا

چون خواند در زمین وطن که وند رحمة الله علیه رحمة و شفقتی نماید که خواجہ محمد سیحی برا
 سہ پسر در وصیہ سعیدہ بود و در قبضہ ہر سہ فرزندان کی خواجہ ذکر یادوم محمد عبد الباقی
 ہمراہ پدر بزرگوار بشہادت رسیدند سیدم خواجہ محمد امین بود کہ بعد شہادت پدر بر سر
 ارشاد نبشت تالیف و فوات خواجہ محمد سیحی از مولف

شیخ سیحی حمید کامل عمر	اکمل سعادت سعد و سعید	یافت حق را ہر آنکہ اور یافت
وید حق را ہر آنکہ اور دید	کہ در ملت چو زنجیان فنا	روح پاکش با وج خلد سید
مرا حسب جان نثار شد تاریخ	تیز قلوب کبیر مرشد شہید	مولانا اسماعیل

فیر کنی قدس سرہ از جماعہ اصحاب قدیم و محبان صمیم خواجہ احرار نقشبند بود و پدر
 بزرگوار وی خواجہ سیف الدین سناری از کبار اصحاب خواجہ بہاء الدین نقشبند بود کہ ذکر
 غیر و سہرہ موقوف وی تحریر گشت و مولانا اسماعیل خواجہ سلیمان نام داشت کہ از اخلاص و کمال
 و مریان خواجہ محمد یار ساہو و ہر دو بزرگوار عالم عامل و عارف کامل بہکالات ظاہرہ
 و باطنی آراستہ بودند و صاحب رشحات میفرماید کہ در سلک اصحاب کبار خواجہ
 احرار چار کس موسوم باہم اسماعیل بودند اول مولانا اسماعیل فیر کنی فرزند خواجہ سیف
 سناری کہ در تاشکند مقبول و شرف بیعت مقبول و مشرف شد و دوم مولانا اسماعیل
 قمری است و وی عالم دانشمند و متقی بود و از ہرات پس فرستادہ بشرف ملازمت
 مشرف گشت و آخر بسبب دماغ غلی از صحبت حضرت خواجہ مجبور ماند و در مدرسہ نقشبندی
 مشغول گشت سیدم مولانا اسماعیل بود کہ خواجہ احرار ویرا بہقابلہ مولانا قمری خطاب مولانا
 شمس بخشید و ہمین ہم ششہما یافت و خواجہ احرار ویرا در مدرسہ تاشکند فرستاد کہ بتدریس
 مصروف باشد و وی مدت العمر در آن مدرسہ تعلیم خلق مشغول بود و چہارم مولانا اسماعیل
 ثالث و وجہ تسمیہ او بہ مولانا اسماعیل ثالث آن بود کہ در آن وقت مولانا
 اسماعیل قمری و شمس ہر دو بخدمت حاضر بودند چون این اسماعیل حاضر
 آمد بہولانا اسماعیل ثالث موسوم شد لفظ است کہ چہن مولانا اسماعیل فیر کنی از
 ہرات سمت ہر قند باراد و بیعت حضرت احرار روانہ گردید قبیل از آمدن و بچند روز

خواجہ احرار بخلغای نامدار خود فرمود که منموی قابل از بهرات نزد امی آید بعد
چند روز مولا تاسما عیال حاضر شد و خوشه انگور در دست داشت در بدوی خواجہ
آید و نشست بر و ز اول بلکه بهمان وقت خواجہ آنقدر توجه موبه بسوی مولا نام صرف
فرمود که از غایت استغراق و بیخودی خوشه انگور از دستش بنفاد چون بهوش آمد
دست بهجت آن دستگیر عالم و ز مولا نام و قد آور و قوی بیگل بود و محنت کش
تأمیات خواجہ در سفر و حضر بار کاب آنجناب ماند و بعد از وفات پیر شریف میر حسین
الشیرین تشریف برد و بهمانجا در سال نصد و هشت و فوات یافت رحمت الله علیه از وفات

رفت چون مثل غلیظ است پیر بهامیل شیخ با تسین | رعلتش مرد خداوندی بخود

زایه دینی خواجہ بهامیل نیز | خواجہ سید حسن قدس ستره از عالم بهجاب

واجاب خواجہ احرار بود چون والد بزرگوارش از ایام طفولیت وفات یافت والد
ماجد وی از خورد سالی او را بخدمت حضرت خواجہ تفویض نمود تا در سایه عاطفت
آنجناب پرورش یافت و شیخ کامل و مکمل شد نقلست که چون والد سید حسین
ویرا بخدمت خواجہ احرار آورد و بچهار ساله بود اتفاقاً بوقت عافری وی بر روی خواجہ
ظرفی پراز عسل حاضر بود حضرت خواجہ از وی پرسید که سائے کوک چه نام داری
عرض کرد که عسل خواجہ از بچوب است بهم شد و فرمود که چون دریا و عسل نام خود گم کرده انشاء
تعالی شیرین تر از عسل خواهی شد و قدری از عسل بهم بخواجہ حسین عنایت فرمود پس
همه قابلیت و کمال شیرین لبانی خواجہ حسین از تاثیر بهمان عسل بود که بروقت خوش بوی
عنایت شده بود و وفات خواجہ حسین در سال نصد و نه هجریست از مولود

رفت چون زیچان بخلدین | اباصفا سید بهشت حسین | ابر تارخ رعلتش سرور

شد نداسید بهشت حسین | خواجہ احمد قدس ستره از کبار اصحاب عظماء

اجاب عاشق جاننا محمد راز خلیفه ستین خواجہ احرار است در فقر و تجرید و ورع
و تقوی در بد و اتباع سنت مقامی عالی داشت گویند که تاسی سال الفایت از بد
در ریاضت خواب نکر و بیلوی خود بر زمین فرشت بستر نهاد و بچاقی بد بود بجا آورد و خواجہ احرار

صدهایار در حق وی فرمود که خواهر محمد زاید هم با منی است بعد از آنکه نام دی زاید را خواند
کارز بهر تقوی و بهر نام وی نوشتند گویند که خواهر محمد زاید چون در عبادت شایسته است
خود بجای یک خانه با بسیاری بودند که قدری که خواست بکشیش ششنگه و در چون در خانه
بود سه بوقت عبادت رسی در گاهوی خود بپسته نشسته او کجی بدینرا که اگر خواب غلبه
کند بسبب کشش رسی بیدار گردد و وقایع آن جامع کمالات در سال نصد و یازده
از حضرت شاه رسالت علیه الصلوة والتحیت است و فرار از ارباب مقام تا شکند ز یاد نگاه

است از مولف	شیر جواز دنیا بفرمودن بن	الحمد لله رب العالمین
سال تحلیش بسروشد عیان	را بدین رحمت الله علیه	خواهر خواجکا قدس

سفره فرزند کشیش خواهر احرار است عالم معلوم شریعت و دانات بر موز طریقیت بود و دختر
خواهر ادرامانده فرزندان عزیز و دانشی بود که فیما بین بودی محمد کجی فرزندان
خواهر کردی و ملاشی بوقوع آمده بود و انداخته خواهر خواجکا علیحده در موضع در سنین اقرار
پذیرفت و هرگاه که وی از اینجا بقصد زیارت والدین رگوار روانه شدی حضرت خواجیر
بفاحله یک فرسنگ باستقبال وی رفتی و خواهر خواجکا داماد سید تقی الدین کرانی بود
و از بطن دختر سید تقی الدین سپهر عالی گوهر و دو صبیحه سعیده بوجود آمدند که اسمی گرامی بر سر
پسران خواهر نظام الدین عبدالهادی و خواهر محمود و خواهر عبدالحق بودند و چون صبیحه سید
تقی الدین انتقال کرد و کما حقانی خواهر خواجکا بصیبه خواهر محمد نظام الدین که از اولاد حضرت
وایم بود اتفاق افتاد و از بطن عصمت او خواهر عبدالمشید و عبد العظیم مع دو صبیحه دیگر
متولد شدند و نیز خواهر از بطن یک کنیز که در خدمت پسر مسی یا ابو الفیض بود که
از همه اولاد حق یاد و همه حضرت والا در جات بوقت خود صاحب اتفاقا و بهر ریاضت
بود و وقایع خواهر خواجکا در سال نصد و یازده هجری است از مولف

چو شد زین جهان و بهشت برین	شده نامور خواجکا نامیدار	ابو هاشم گنج خواجکا
بفرمود که خواجکا نادار	مولانا محمد قاضی قدس	سفره از اخص اعیان

و عظمای محاب خواهر احرار است اول بعد از قضا از طرف سلطان مامور بود بعد

از ان حرکت کار قضا که در مجلته در ایشان آمده مرید خواجہ احرار شد و کار زبرد ریافت و تقوی را بجای رسانید که از مقبولان و محبوبان پیر و متقیر خود گشت و کتاب سلسله العارفین که در مناقب و شمائل و فضائل و ملفوظات خواجہ احرار است از تصانیف و تالیفات وی است و وی تا دوازده سال بخدمت حضرت خواجہ مشرف مانده بکسب رسید از اولیای کامل شد و وفات وی در سال نهصد و نوزده یا دوازده هجریست از مولف

چو قاضی قضا قاضی محمد	بجنت یافت از حکم قضا بار	اسال از طاعت آن قاضی بن
گو قاضی بخوان، فاضل بکار	خلیل الله محمد زاری دین	وگر باره کن تارخ اظهار

مولانا عبد الغفور لاری عالمیه رحمة الله الباری مسکن می شمرده و لقب وی رضی الدین است اجداد بزرگوارش از اولاد حضرت سعد عباده رضی الله عنه که از کبار انصار حضرت شاه رسالت بود بودند و وی همسر قدیمه خراج بود و از اهل تلامذه و غلامه خلقای حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس الله سبته السامی و نام نامی مولانا عبد الغفور برای دفع دیو و پری نهایت مؤثر بود و اگر کسی را سایه دیو و پری میشد میفرمود که بگو شش سایه زده بگوئید که اگر دفع نمیشوی عبد الغفور از تو مسلط میگردد جن فی الفور دفع میشد و حضرت مولانا جامی در باب عبد الغفور لاری فرموده شعری است که فهم و دانش مرغی بود و شکاری پنهانی است نیز رفتار عبد الغفور لاری و مخفی بسیار که مولانا عبد الرحمن جامی مرید کم میگرفت و میفرمود که یک مرید کامل و کامل از هزار مرید دیگر بهتر است و اشارت بطرف عبد الغفور لاری میکرد و مولانا عبد الغفور لاری را در علوم ظاهری و باطنی قوی تمام بود و ما شبیه بر کتاب نجات الانس و شرح مابین لطافت نوشت که غیر آن ممکن نبود و حل مشکلات هر دو کتاب که از تصانیف مولانا جامی بود بخوبی نمود و وفات آن جامع کمالات در سال نهصد و دوازده هجریست و قطعه تاریخ وفات مولانا که درج کتاب رشحات است این است

قطعه چو شد عبد الغفور لاری	بعقب غرقه دریای عرفان	چو خوابی روز و ماه و سال خوش
گویش نه و پنجم ز شعبان	از مولف	چون رضی الدین ولی عبد الغفور

رفت از دیای بون اندر جهان | سالاب خجده و مقلب آمد ز دل | سال میل آن شهر و الامکان
 به هم جناب خواجده لاری | کنون | نیز عارف پیر حق لاری بخوان | مولانا علی تاشکندی
 قدس سره از خدای اعیان و ابله احباب خواجده احرار است و حسب حکم در کارزار
 خواجده مامور بود تا از آن کار غله سعادت حاصل کرد و نیز چندین بکار مطلع خواجده مامور ماند
 خود کن کار بکار باطنی مصروف مانده و یک ولایت و کرامت را جوشش میداد
 تا مقبولان و محبوبان حضرت خواجده شد و خرقه خلافت کرد و فاضل
 و سه در سال نصد و چهارده هجری است از مؤلفان
 رفتن دین و دنیا به دین | شیخ دین عالی علی | شوق سال تریا شوق جوی
 گشت پیداکار فتنه علی | خواجده نورالدین تاشکندی قدس سره
 از محبوبان و مقبولان و اصحاب فاضلین خواجده احرار است و وی در بادی حال
 پسری صاحب جمال بود و زوی بیرون شهر برای سیر و تماشا آمد و بو اتفاقا گذرد وی
 بسوی خانقاه والا باه خواجده احرار افتاد و خواجده در آنوقت بو غطا گفتن مصروف بود
 و سخن در عشق و محبت حقانی سیرفت بخمان خواجده آبخان در دل عشق منزل دس
 اند که زند که گریه و ناله آغاز نمود چون از وعظ فرغ حاصل گشت بخدمت خواجده آمد
 و سر در قدم آورده هر یک گشت و در اندکسایتم کیل یافتا بمرتبدا رشاد رسید و وفات
 خواجده نورالدین در سال نصد و هفتده هجری است از مؤلفان
 نور دین چون بگذشت روشن | دل بسال حال نشد دین | گفت نور الکرامت است سال
 نیز متاب حسن نورالدین | خواجده بهشت و تر کستانی قدس سره از خلفا
 نامدار و کبار اصحاب خواجده احرار است و وی سیاهی بود زنگی از شیخ زاده های ترکستان
 که خواجده را بوی کمال نظر عنایت بود و کارشش بکمال رسیده روزی حضرت
 خواجده در صحرای میرفت دید که خواجده بهند و در هوا پرواز کرد و میرود و خواجده را این طور
 اظهار کرامت میرواندر هوا از وی خوش نیاید فی الحال کیفیت باطنی و یر اسلب
 که در او از هوا بطوری که سنگ از بلندی بر زمین می افتد بنیاد و اعصابی وی

گفته شد از کوه و بحال نه شرح وزاری و را بدینچ سو و تداست بدت یاکستال برینوال
 بگذشت آفر خواهر بند و بی طاقت شده خشونت دلی ادلی یا خواهر آقا زنها و گفت
 که من از جان خود بکام آمده ام اگر آنچه گرفته آید بن یاز و میسر و بره شهادت
 خواهم کرد و اگر شهادت نخواهم یافت خود را خواهم گشت ازین سخن هم حضرت خود
 هیچ متاثر نشد و هیچ خیال برین قیل و قال نگرفت و آنکه دوری که خواهر آقا زنها و کوه و کوه
 بنگار بحالت تنهایی میرفت خواهر بند دست خود قتل خواهر شده کار دی از بغل بر کشید
 و حمله آور شد چون در آنجا موقع فرار هم بود و خواهر از روی گرامت خود را از صورت
 صلی بر آورده و مشکل مشکل و بقایان محرابی شد که کلاه پشمینه سیاه و سر و قیاس سفید و بر و
 و جوب سطر مانند شبانان در دستیت بود و خواهر بند و چون ترویک سید و خواهر را ندیدند
 را بنگار داشت و تحیر و تعجب شد و بجای خود ماند و از غایت حیرت قوت و پایی وی
 رفت خواهر کار و از دست وی برگرفت و باز بقصورت صلی معاودت کرد و به قسم فرمود و گفت
 که اگر فالاسن ترا باینکار و بکشم چه خواهی کرد و خواهر چند و سوز در قدم آورده و زار زار بگریست
 بلا خط اینحال و دریای رحمت بچو ش آمد و از غایت حسرت او را بگلگیر فرمود و آنچه گرفته بود
 سه پندان از آن عطا کرد و عطا کرد و گفت که باز دیگر در میوای و از بکنده و اظهار گرامت نماید
 بعد از آن رفته رفته کارشش بجای رسید که از محرابان اسرار حضرت خواهر شد و وفات
 و سه و رسال نهصد و بیست و یک بگیری است از مؤلف

شیخ بنده و که بود واقف حق پیر محمد و سنا لک ترسکه که از کهن سالان فعل او ذاکر
 نیز سید و سنا لک ترسکه که ابو لانا محمد عبد الله المشهور بمولانا را ده
 تزار می علیه رحمة الله الباری از خلفای نامدار و اصحاب کبار و اجداد قبولان
 و اخص محبوبان خواهر احراز است اول مد فاندان عشقیان که گر و سبب از منشای
 است بیعت و پشت بعد از آن باراده بیعت چند است حضرت خواهر احراز حاضر
 آمد و اظهار حال بیعت اول کرد و فرمود که من استخار که ده خواهر شد و من شب منتظر
 با سید تانیر ده قوه چه میزد و شهر و می آید چنانچه بماند شب آفتاب آمد

و بهر دو حضرت در واقعیت نیز که چند شایسته ای برای جنگ و نزاع خواهد قرار گرفته اند و گویند
 که خواجه عبداللہ از مریدان سلسلہ است و آنکه با سازید آخر با هم جنگ واقع شد و خواجه
 احقر حق شنای ایشان بیکر مدد و ایشان را تاب مقاومت نماند تا چار راه خود پیش گرفتند
 علی الصبح مولانا عبداللہ در سن و خورم بنیست خواجه حاضر شد هنوز نوبت بصرین و کلام
 نرسیده بود که فرمود لبم اللہ بیا بید و بیعت کنید پس مولانا دست ارادت بدان
 خواجه بزد و در آنک زمان تکبیل سید تقی است که روزی مولانا عبداللہ را
 استغراقی غلبه روی نمود و چنان از خود غایب شد که هر چند تحریک میشدند حاضر نمیشدند
 بگاہ خواجه بدو اتفاقاً دست زد و فرمود که چرا بی ادبی میکنی در نیوقت مولانا بجای
 نشست است که میراد کوشن ندارد و محضی است و مولانا عبداللہ در حالت حیات
 خواجه بعد از آن بسفر حج رفت و بعد از بازگشت حسین الشیرین چون خبر فوات
 خواجه در آنجا رسید باز عازم وطن شد و بلوک ملک شام رفته در دمشق اقامت کرد و
 بارشاد و طالبان حق بودند و ماند و با سجاد رسال بنفرد و سبب و چار ازین دار پیر
 ملا علی قزلباش از دستمال بیست و از مولانا

شد و از دنیا بخت شاد گام | بخت سر و سال و شرف از خود | گفت عبداللہ بخود و م نام
 مولانا ناصر الدین اتراری قدس سره | برادر خود مولانا عبداللہ مولانا
 زاوہ است و همراه برادر خود بکهنور خواجه حاضر شده دست ارادت بمان خواجه زد
 و صاحب کرامت عالیہ و مقامات بلند شد و تقاضاست که در سمرقند شخصی میرحال دزد
 علم منطق در ریاضی طاق و در فنون علوم شهر آفاق بود و کسوت قلندریه داشت و در
 حق و رویشان خصوصاً در حق خواجه عبید اللہ از سخنان پیر گشتی روزی مولانا
 ناصر الدین در محبتی افتاد که میرحال هم در آنجا حاضر بود چون مولانا ناصر الدین را دید
 دانست که از مریدان احرار است سخنان سفاست آن پیر بحق خواجه آغاز نهاد و گفت
 که خواجه عبید اللہ علم دارد و نه حال و نه قال و نه ذکر و نه خلوت و من چون در محال و میرم
 پوشیده از دور آن مجلس نشسته بنگ میخورم و بروی حکم میکنم که فلان شرم طعام و

علو ابرای من میا سازند و حسب گفته من حاضر می آید و از حال تنگ خوردن من باطل
 بپوشید باشد و خواجه ناصر الدین ازین سختی انبیا تاثیر بشد الا بجز سکوت چاره ندید و از خدا
 خواست که یا الهی بکن علم حال حضرت خواجه بوقتیکه این شخص از اینجا بر خیزد و در مجلس خواجه
 برود تا آنکه دعا و دعای مستجاب بشود و چون مجلس بر خاست گشت میر جمالی از
 مجلس برخاست و نسبت خانقاه حضرت احرار را می گردید و خواجه ناصر الدین هم قدم
 بر قدم وی می رفت چون هر دو در محفل غلغله منزل خواجه رسیدند میر جمالی رو بر روی
 خواجه نشست و از هر طرف سخنان آغاز نمود و در عین سخنان مقداری تنگی در سبب
 بر آورد و از چشم خواجه پوشیده در زبان نهاد و خواست که فریاد فی الهال در گویای
 بسته شد و حال بر وی نگشت و دم بند گردید و خواجه سجادی ارشاد کرد که مستی برگلو
 وی بزمند چون مست زده شد غلغله تنگ از گلو وی می بر زمین افتاد و به حاضرین
 بیدار دانستند که این شخص تنگی است و خواجه بوی مخاطب شده ارشاد کرد که اگر خدایا
 دزد و دزدی کند آخر دزدی گرفتار میگردد پس او را بهزار زلت و خواری از مجلس بهانند
 و از غایت نفیحت و رسوایی آن کافر نعمت از آن دیار جلای وطن شد و به سزا گردانید و او را
 خود رسید و قات خواجه ناصر الدین در سال نهصد و بیست و پنج هجری است

چون از دنیا بفرودس برین است **کتاب ناصر الدین عابدین** **اشبه و سال وصال پادشاه**
 زعارف ناصر الدین سید دین **مولانا محمد زاهد و حشمتی قدس سره از مشایخ**

کبری سلسله عالی نقشبندی و عظمای علمای عهد خود و عالم معلوم ظاهری و باطنی بود
 و از جمله نشانیان و مقبولان و عاشقان جانباز و بحرمان همراز و خلیفه راستین خواجه عید الله
 احرار است و در فقر و تجرد و تقوی و زهد و اتباع سنت مقامات عالی
 و مراتب بلند داشت و قبل از احضار بخدمت حضرت احرار تا چند سال بزم و ریاضت
 پرداخت و پیشم را بنحویب آشنائی ساخت و آنچه حق زهد و ریاضت بود بجا آورد و آخر
 باخاره غیبی از جای خود باراده ارادت و بیعت روانه سمت مسکن خواجه احرار شد
 چون نزدیک رسید حضرت خواجه هم پیور باطن از خیال آگاه شده و بر اسب استقبال

و می برآمد و در راه با هم اتفاق ملاقات افتاد و هر دو حضرات بابرکات با هم تفکیر شده در
 در سایه و خجی احوال فرمودند و خواجہ مولانا را به بیعت خود سرور از فرموده آنافانان تکمیل
 رسانید و چنانکه فرقه اجازت و تلقین عطا کرد و از سہا سہا عرض فرمود و مولانا را بجزیک
 صحبت اتفاق صحبت دیگر خواجہ احرار بنفیان شیخ شرف الدین صاحب
 روضۃ السلام میفرماید کہ مولانا محمد زاهد از اقربای خواجہ یعقوب چرخ و پسر و خردی و
 اول از چند خلفای عظام خواجہ یعقوب برہ وافر و نصیب کامل حاصل کرده بزرہ و در حدیث
 پرداخت و اسم با سہمی گشت چون هنوز طلب خدا باقی بود بایامی غیبی مستفید شد
 خواجہ احرار شد کہ در کتاب جلد اول حضرت القدری ذکر میرود مفصل و مستخرج منہ
 و قات خواجہ محمد زاهد در سال یوسف و سی و شش ہجری است و مزار پر الوار
 بنام چشتی زیارت گاہ خلق است از مولف

چرخ با حق شد از برین دنیا و دیش	اولی مین و سہم فیض الہی	محل زاهد آن شیخ معلی
مولانا در ولایت محمدی	سمرہ از اصحاب نامدار و خلفای کما مولانا محمد	محل زاهد آن شیخ معلی

زادہ است پاس علم عالمی و باطنی و واقعیت رموز صوری و معنوی باوصاف جذیب
 و مستقران و شوق و ذوق موصوف و لبنا و عطا معرفت بود و صاحب تکرار الاصفیا
 می فرماید کہ خواجہ محمد در ولایت قبل از بیعت پانزدہ سال بزرہ و در بیعت گذرانید
 و بحالت تجرید و تفرید بخور و خواب درویرانہ نگذرایند و روزی بحالت گرسنگی سخت ناچار
 شد و روی بسوی آسمان کرد فی الحال خضر علیہ السلام تشریف آورد و گفت کہ اگر مبر و قنات
 مطلوب است بخدست خواجہ محمد زاهد حاضر شود کہ او ترا صبر و قناعت بیاموزد پس خواجہ
 در ولایت روانہ سمت خدمت خواجہ محمد شد و تکمیل سیر و درج کتاب روضۃ السلام
 کہ خواجہ محمد در ولایت در ترتیب و ارشاد مریدان آیتی از آیات الہی بود و بعد
 وفات پیر روشن ضمیر پسندار شاد نبشت و صد ہا کس را دعوت الحق نمود و
 از حالات و مقامات این طایفہ مشربنی تمام داشت و قات حضرت خواجہ
 در سال ہشتاد و ہفتاد ہجری است و مزار پر الوار در موضع اسفزار است

که از مصنفات شهر سیر است از مولف	ز دنیا شد چو در غلبد سحر
جناب سرور اکبر محمد	از سرشت عشق آمد وصالش در بار عاشق ز بهر محمد
<p>خواجه عابد الشیخ لقیبتندی بن خواجه خواجگان ناصر الدین عابد الدار حار قدس سره از عالم خلفای پدر عالیقدر خود است جامع خوارق و کرامت و فضیلت و شرافت بود صاحب صفیة الاولیا میفرماید که چون خواجه عبدالشہید متولد شد والدش دیر بخدمت والد بزرگوار خود خواجه احرار برو خواجه اوراد رکنی خود گرفت و فرمود که انشاء اللہ تعالی این پسر عارف کامل خواهد شد پس بکثرت نفس مبارک آنجناب خواجه عبدالشہید بکمالات ظاہری و باطنی رسید و کرامت و خوارق بسیار از وی بطریق آئین مذکور باشاره عینی از وطن بالوقت هجرت کرد در ہندوستان قشر لیت آورد و دو وطن در زید و از سکنا می ہند خلقی کثیر دست ارادت بدان آنحضرت رود طریق وی در سلوک بر طریق خواجه بزرگ بود و تا ہزار سال در ہندوستان مقیم ماند چون سال ہفصد و ہشتاد و ہجری رسید فرمود کہ حالا وقت خلعت ما عنقریب است و ما موریم با کلمہ شتی استخوان خود را در سمرقند بگور خاہ آبادی خود رسانیم و بجا آنال سمرقند معاودت فرمود بعد از رسیدن سمرقند بہ روز بہا آنال بیخہ بسال ہفصد و ہشتاد وفات یافت و متعلق ہزار خواجه احرار مدفون شد از مولف</p>	
خواجه عبدالشہید آن شیخ دین	روح پاک او چو در ہند رسید
بر وصالش ہم دلی خواجه سعید	حضرت مولانا خواجہ جلی الملکی قدس سرہ
<p>از فرزندان ارجمند و خلفای حق پسند خواجہ محمد زبوریش است تربیت ظاہری و باطنی از پدر بزرگوار خود یافت و در قصبہ ملکک کہ از مصنفات سمرقند است سکونت داشت مردی بود عابد و زاہد و بزرگ صاحب ذکر و مشغل و کرامت و خوارق و شرافت و عظمت ہمیشہ خود را از چشم خلق می پوشید و بہتر حالات خود می پوشید و صاحب روضۃ السلام میفرماید کہ وقتی بپیر محمد سلطان کہ یکی از سلاطین وقت خود بود با فوج دریا میج عزیمت سمرقند کرد سلطان باقی فرمانروای سمرقند چون در رود تاب</p>	

مقابلہ و مجاہدہ دشمنان فرید کرد و استمداد نخواست خواجہ حاضر شد و نیازمند بیا کرد حضرت فرمود
 بذات با برکات خود از شهر بر اندوزید و سلطان پیر محمد زرقه سپهر چنواست که بصلح راضی گرد
 نمود و پیر نشینا چار بار بزرگوار و سلطان باقی را ارشاد کرد که اگر تو از دل تائب شوئی
 که بار دیگر خلق خدا را اینا زاری و سلطنت با لفاظ کنی و در این مملوک از ظالم بستانی ببرد
 ظفر خاوی یافت شیخ باقی از دل و جان با شیخ محمد کرد که بار دیگر گرد ظلم و تعدی نگردم
 فرمود برو و بادشمن جنگ کن که فتح و فیروز می بنام تست پس همچنان بوقوع آمد که
 که خواجہ فرموده بود و لشکر سلطان پیر محمد و با وجود کثرت و اینوه که زیاده از پنجاه هزار
 سوار برار بود و در برابر خود نقلست که حضرت خواجہ قبل از ارتحال خود مکتوب بنام
 خواجہ محمد باقی حلیفه خود نوشت که بر اذیت من این دو بیت تحریر بود **زمان تا**
 زمان مرگ یاد آیدم تا نام کنون تا چه پیش آیدم تا بدالی بسا امار از خندان دیگر هر چه
 پیش آیدم شایدم : **وقات** خواجہ الکنکی بقول صاحب روضۃ السلام در سال
 یکزار و هشت سیریت و هزار و در قریه الکنک و عمر شریف نود سال بود از وفات
 چون شد خواجگی با وجع بهشت **ملوه** گر گشت چون مه الزور **کشت** شیخ زمان وصال او
 هم بخوان خواجہ یقین اکبر **خواجہ محمد باقی** نقشبندی دهلوی قدس سره
 از بزرگان وقت و مقتدای زمانه و امامان عہد خود بود بکمالات ظاہری و باطنی
 آراستہ و بجزب و عشق و محبت پیراستہ و بزرہ و تقوی معروف و باوصاف کریمه بود
 و نسبت اولیسی بنخواجہ بہار الدین نقشبند نسبت ظاہر بنخواجہ الکنکی داشت و از وقت
 خواجہ عبید اللہ احرار فایده وافر گرفت در اوایل زکابل بسیر قصد رفت و بعد تحصیل علوم
 ظاہر کسب علوم باطنی از خواجہ الکنکی نمود و صاحب تصانیف و توالیف شد چنانچہ این
 ابیات از تصانیف خواجہ درج کتاب وفیۃ السلام اند **من نہ ہمینم کہ وجود من است**
ہای و اگر حق وجود من است **نقطہ محراب جماعت منم** **دانه سیراب زراعت منم**
ابروی چشانی من دلکش است **قصر نیسانی من آتش است** **عقل نمک زیر کباب من است**
خون جگر نام شراب نیست **خامہ کلید سر انگشت من** **کنج دو عالم ہمہ در پشت من**

و اگر چه صاحب کتاب حضرت آقا علیه السلام خواهری بسیار هزاران هزار از آن
 حضرت نقل فرموده اما چون این محقق گنج این آن تذکره یکی از هزار نقل کرده پیشود که
 روزی خوابه محمد بن عبد الله بن علی بن خورشید خوابه نزد پدر بزرگوار حاضر بود و آئینه در دست
 داشت و فرمود که روی خود را ببین چون صاحب زاده آئینه مقابل کرد روی خوابه را این
 باریش سفید نمود از شدت چون خوابه ریش سیاه داشت پسر عجب شد فرمود که ای عجب
 که ظهور این هزاران نور الهی است که بر محاسن ما نمودار گشته است لقا است که روزی خوابه
 باقی بالله در پس امام در نماز الحمد خواندن آغاز نمود بعد از وقت روح پر فتوح حضرت امام
 ابو حنیفه پیش روی ظاهر شدند فرمود که یا شیخ در ندب من اولیای کبار و صفا بسیار اند
 ایشان همه با اتفاق علمای دین خواندن الحمد در پس امام بوقت ادای نماز موقوف
 داشته اند پس ترک آن مناسبت لقا است که حضرت خوابه باقی خواب کرد
 و کم گشتی و کم خوروی و هر روز بعد از نماز تهجد دو ختم قرآن نمودی و بعد نماز تهجد تا فجر
 بخت و یک بار سوره یاسین خواندی و چون آغاز بختر گشته فرمودی که الهی شب
 چه باشد که باین سرعت بگذشت و قدری در رنگ تو رفت نمود و مولانا بدر الدین
 سرسندی که از اصحاب امام ربانی مجدد الف ثانی احمد فاروقی سرسندی بود در کتاب
 خود تحریر فرموده که من از اتفاقات زمانه وقتی به پای آدم و بر مزار گوهی بار حضرت علی علیه
 باقی حاضر شدم و در بروی مزار متوجه شده ششم عنایت بغایت بحال این فریاد
 کرد و نسبتی از نسبت های خاص خود عطا فرمود بعد از آن بزیارت بابرکت خوابه
 قطب الدین بختیار کاکی اوستی حاضر شدم حکم شد که نسبتی که ام و زبنتها از خوابه باقی
 که عطا شده است نسبت باست بعد از آن بزیارت مزار سید الوار سلطان المشایخ
 زین الدین مشرف شدم فرمود که در نسبت باجموبیت غالب است و نسبتی که بشما
 خوابه باقی بالله داده است متعلق باینست عاشقی و نیاز مندی است همان نسبت
 برای شما این است من بعد از این ابراهیم ششم و بروی منوره خوابه معین الدین حسن
 سجری متوجه گشتم ارشاد شد که نسبتی که ترا از خوابه باقی حاصل شده است از است

عمر من کردم که حضرت خواجہ باقی گاہی فرمودہ کہ مرا نسبتی از حضرت والادرجات اہل شہادت
رسیدہ است فرمود کہ چون من بخدمت خواجہ یوسف ہمدانی نسبتی یافتہ کہ مشہور بر شوق
و ذوق حق بود و آن نسبت از من خواجہ قطب الدین بختیار دوازوہا نسبت دی خواجہ با
رحمت گشت و آن نسبت فی الحقیقت نسبت نقشبندیہ بود کہ آخر حق بکن دار عاید گشت
و در دار المعارف سید شاہ روف مجددی مہدی مالیک کہ حضرت سید
غلام علی شاہ دہلوی فرمود کہ روزی من ہزار ہزار خواجہ باقی حاضر شدہ متوجہ ششم
و عمر من کردم کہ یا حضرت توجہ موصوفہ شامخ احمد سرشدی مجدد الف ثانی شد من نیز
امید و ارعای شما ام در شاہدہ دیدم کہ حضرت خواجہ باقی از ہزار ہزار خود بر آمد و
متوجہ من شد چون وقت ہتوای روز موسوم گرما بود علاوہ از آن توجہ حضرت خواجہ گری شویہ
ظہور نمود از غایت گرمی نقشبندگاہ مدعیہ خفیفہ نمودہ بر قامت لیکن از آن روزافزون
در پیشانی باقی است و از ہمان اندک توجہ شیخ آچنان در خود ترقی ہای نیم کہ در بیان
نمی آید اگر زیادہ توقف میکردم نصیب پافری یافتہ و قات خواجہ باقی بود و خوشبخت
بست و ششم جمادی الثانی سال یکہزار و دوازده ہجریست و عمر شریف چہلسال و
مزار گوہر بارش در دہلی است از مولف

جو باقی را سی ملک بقا شد

باہل در گرفت ہذا فرستہ اند آمدن ہاقت وقت تحصیل الہامی ملک باقی رفت باقی

ایضا چو شد از عالم فانی مقیم نہ والا سہلی خواجہ عالی شد و البقا باقی بخوان قطب الدین مجددی مالیک تریب

و اگر قطب بدین شد الی دار البقا باقی شیخ احمد مجتہد و الف ثانی فاروقی کمالی سہروردی نور اللہ

سہروردی از علمای را سنین و غوث العالمین قطب الاقطاب عالی جناب مظهر

عوارق و کرامت جامع در جات ولایت ارفع برع و خلدالت عامل سنت و عبادت

دارش کمالات بنویہ مزین اطوار احمدیہ عارج معارج نقشبندیہ امام طریقت و مقتدا

حقیقت است و در طریق نقشبندیہ مجددیہ امام است و در شریعت و طریقیہ پیشوا

کمال اہل اسلام و نسب شریف دی بہ نسبت رہت و اسطہ بچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ

عنه خلیفہ ثانی حضرت شاہ رسالت میرسد کن با مقتوبات احمدیہ از آن حضرت مظهرات

مشهور و معروف است که در آن کتاب بسیاری از احوال خویش و حالات مقامات و لاسیت
 نقشبندیه ارقام فرموده چنانچه در دفتر ثالث از کتبوبات ارقام میفرمایید که روزی در مراقبه
 بودم دیدم که پیغمبر خدا علیه الصلوة و الا علی تشریف آوردند و فرمود که آدمم نزد تو تا براسه تو
 اجازت نامه بنویسم که تا حال برای هیچکس نوشته ام و تحریر فرموده که مرا بشارت دادند که بر هر
 جنایه که نماز جنازه بگذارم آن میت را بهشت و در بهشت برزخ صاحب تذکره
 آدم بنوری ارقام میفرماید که شیخ احمد محمد در طریق عالیه نقشبندیه نسبت ارادت
 شیخ عبدالباقی دهلوی و بقادر بر پناه اسکندر کشتلی و بسلسله صابر حیثیت مخدوم
 عبدالاحد است و فیض سلسله سرور دیده نیز از شیخ عبدالاحد حاصل گرد چنانچه اسامی
 پیران کبار هر یک سلسله مفصل و مشروح بحیثیه تحریری آید اول سلسله نقشبندیه
 حضرت امام بانی مجدد الف ثانی مرید شیخ عبدالباقی و دوی مرید و خلیفه خواجه خواجگی
 انگلی و دوی مرید شیخ محمد درویش و دوی مرید شیخ محمد زاهد و دوی مرید خواجه عبدالباقی
 نقشبندی و دوی مرید مولانا یعقوب چرخ و دوی مرید خواجه علاء الدین عطار و دوی مرید
 و خلیفه راستین خواجه بهار الدین شاه نقشبند سناری رحمة الله علیه و دوی مرید
 خطیر نقیه عالییه قاوریه آنحضرت مرید حضرت شاه اسکندر کشتلی و دوی مرید پیر خود
 شاه کمالی کشتلی و دوی مرید شاه فضیل و دوی مرید شاه کدانی که همان و دوی مرید شیخ
 ابوالحسن و دوی مرید سید خان و دوی مرید شیخ المومنین شاه شمس الدین و دوی مرید
 شاه فضیل و دوی مرید سید بهار الدین و دوی مرید قطب لافاق سید عبدالرزاق و دوی
 مرید پیر عالیقدر خود حضرت محبوب سبحانی قطب بانی نخوت سمرانی سید سلطان عبدالقادر
 جیلانی قدس الله سره البزیز و در شانداران عالیه چیشند آینهها به یار شیخ عبدالاحد و دوی
 شیخ المشایخ زکین الدین چشتی و دوی مرید شیخ عبدالقدوس گنگوهری و دوی مرید شیخ محمد عارف و دوی
 مرید شیخ احمد عبدالرحمن زدولی و دوی مرید شیخ جلال الدین بانی پی و دوی مرید شیخ شمس الدین ترک
 بانی پی و دوی مرید شیخ علاء الدین علی احمد صابرو و دوی مرید و خلیفه راستین شیخ فرید الدین
 و الدین ابو دهنی گنج شکر رحمة الله علیه و دوی مرید و در خانواوه عالییه سرور و دوی

آنحضرت مرید و خلیفه شیخ عبدالاحد و دوی مرید شیخ رکن الدین گنگوہی و دوی مرید شیخ
عبد القادر گنگوہی و دوی مرید شیخ درویش محمد و دوی مرید شیخ بایزید بن براتی و دوی
مرید سید اجل و دوی مرید سید محمد و جمعیان جلال الدین بخاری و دوی مرید
شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی و دوی مرید شیخ صدر الدین عارف و دوی مرید قطب الشیخ
بهاؤ الدین ذکریا ملتانی رضی اللہ عنہم جمیعین و سولای ابن ہر چار سلسلہ آنحضرت اجابت
تلقین دیگر سلسلہ اسلمی سلسلہ شطاریہ و مداریہ و کبرویہ و غیرہ و علامہ از شیخ
عبدالاحد پیر بزرگوار خود داشتند اکثر تکمیل کمال رسد و سلسلہ نقشبندیہ سجدت
شیخ محمد عبدالباقی بوقوع آمد و مراتب عالیات و سب بدین غایت رسیدند که شیخ باقی
سہم میدان و اسباب و اصحاب خود را برای توبہ تکمیل عوالم دینی میفرمود و خود ہم
برای استفادہ در محفل توبہ و تشریف می آورد و میفرمود کہ شیخ احمد آقائی است
کہ ہر دو عالم از انوار فیض و فضل وی منور است و شیخ نذر الدین نقشبندی
در کتاب حضرت القدس آورده کہ علامہ سیوطی در جمع الجوامع حدیث صحیح روایت
کرده است کہ فرمود حضرت پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیوں فی استی رجل یقال العلمۃ
یدخل الجنۃ یثاقہ کذا کذا من الناس شایکہ این اشارت بوجود مسعود شیخ احمد
باشند چو دوی در میان علمای صوفیہ صلہ بود و آنحضرت میفرماید کہ الحمد للہ الدینی جل صلتہ
بنین البحرین و مصلی بنین الفتنین این ہر دو جماعت مراد از ہر دو طالیفہ قابل وحدت
وجودی و علمای شریع اطہر اند و شیخ احمد این ہر دو را بدلائل دیر این بابہ قابل
ساخت و با ہم ہر دو طالیفہ کہ از صد سال مسالمت بود بہ پیوند صلح پیوندد و آنحضرت
خود در سالہ معاد تحریر میفرماید کہ روزی در حلقہ مباداشتہ بودم کہ از جناب
ربانی الهام شد و ما لقب عینہ فراداد کہ غفرت لک و لمن توکل بک بواسطہ و نیز
بواسطہ لی یوم القیامۃ و شیخ محمد رفیعان کہ خلیفہ راستین دینی است میفرماید کہ
روزی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم را با صدیق اکبر رضی اللہ عنہ در واقعہ دیدم و آنحضرت
علیہ الصلوۃ و التیمات بالو کبر صدیق اکبر منی طلب شدہ فرمود کہ یا ابو بکر بنجان بگو کہ ہر کہ

مقبول شیخ احمد است مقبول ما مقبول خلاص است و در دوام و دو حداد رسول است و نیز
شیخ بدرالدین صاحب حضرات القدس که از اکمل مریدان احمدیه مجرب است
تخریر نماید که شیخ خضر علیہ السلام در واقعه در یافقم و عرض کردیم که با حضرت بنده را از
نسب خود بهر دو فرمایند فرمود که تو نسبت از کسی گرفته که ترا تمام عالم را نشان دوی
لبس است و سید قساح مجیدی رحمه الله علیه در رساله خود نوشته که آن حضرت
وقتی مرا نزد شیخ بجانب برانج فرستاد و فرمود که در راه سوره لایلاف بسیار بخوانی و اگر شکلی
پیش آید مرا یاد کنی چون روان شدیم راه غلط کردیم و در میان ویزانه افتادیم ناگهان دیدیم
که شیرینی دلیلی از نیشتمان پیدا شد و برای هلاک مهندس کردنی الحال نام نامی آنجناب
بر زبان آوردیم فی الحال شیخ بذات پیر کات پیدا شد و شیر را بگریز ایندرون
با هم راه پیمان خود از دست شیر خویش خلاص یافتیم و صاحب رحمة الله علیه
میر نماید که شیخ احمد را دو خارق عظیم بر صفی روزگار یاقی ماندند یک کتاب مکتوبات و دیگر
رسایل مصنفه نوی که احدی از شیخ اینچنین معارف و حقایق و کاشفات خود بر ملا
درج تالیفات خود نکرده است که وی فرموده دو مریدان گرامی است که منبت
خود ایشان را از روی علم ظاهر و کلمات باطنی مثل ذات خود ساخت و محقق بود
که شیخ احمد مجرب و هفت فرزند را جمیع داشت یکی خواجه محمد صادق دوم خازن الحرم
شیخ احمد سعید سوم عروة الوقتی شیخ محمد معصوم چهارم محمد اشرف که در حالت رنماع
بر حمت حق پیوست پنجم محمد فرخ که در سن ششده سالگی قضا کرد ششم محمد عیسی که بعد
هشت سالگی وفات یافت هفتم محمد سیدی المشهور شاه بی رحمه الله علیه جمیع وارین
بر هفت فرزندان احمد سعید و محمد معصوم بعد از فوت پدر عالیقدر حیات و قائم مقام
خلع مقدس و قلعت که روزی شیخ احمد مجرب در مسجد حلقه صبیح می نمود و ب تلقین
مریدان متوجه بود که شاه اسکندر کبیری قدس سره خرقه مبارک حضرت غوث الاعظم
بابر حضرت شاه کمال کبیری آورد و بر سر مبارک شیخ انداخت و شیخ در بجزاوار نسبت
قادری تصرف شد و در آنوقت بجا طریقی که شست که مرید و خلیفه خاندان عالیشان

نقشبندیه ام الحال که نسبت قادریه مرا احاطه نموده است مبادا که پیران کبار
نقشبندیه ازین رنجیده شوند فی الحال مشایده نمود که حضرت غوث الاعظم و شاه
کمال کیتل و خواجه بهار الدین نقشبندی و خواجه محمد عبدالباقی و خواجه خواجه گمان
معین الدین حسن بنجری حقیقی و شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ نجم الدین کبری و
شاه بدیع الدین مازندرانی و غیره پیران عظام و مشایخ کرام نقشبندی و درود و سید کابران
شیخ را از خلفای سلسله های نمودار بشمار سبک و ندو به یک میفرمود که شیخ احمد از آنست
آخر الامر همه پیران طریقی در مقابله شیخ اتفاق نمودند و تمام حضرات از نسبت خود
با اتفاق سرفراز نمودند و شیخ در آن روز از صبح تا ظهر در محرابه مستغرق ماند و بچشم
حال این همه احوال مشاهده میکرد و مستقو لست که شیخ احمد بعد از در گذشتن
یازدهم به پیر و شصت و نه خود نوشت که در انشای ملاحظه آن مقام مره نایند و دیگر
مقامات بعضی فوق بعض ظاهر شدند چون ای مقام فوق آن مقام رسیدند بشود معلوم
که آن مقام ذی النورین است و خلفا و دیگر را هم در آن مقام عبوری واقع است
و فوق آن مقام مقام صدیق اکبر ظاهر شدند و دیگر خلفای عظام را نیز در آن مقام عبوری
واقع شده پس با آن مقام سیده شد و خواجه بزرگ حضرت شاه نقشبندی را در مقام
با خود همراهی یافتند و تفاوت نیست الا عبود و بالا س آن مقام هیچ مقامی معهود
الا مقام نبوت و محاذی مقام صدیق اکبر بمقامی دیگر پس شکر و توفیق است که
هرگز مثل آن بنظر نیامده بود و اندکی از آن مقام ارتقاء داشت چنانچه صدر
از روی زمین بلند میسازند معلوم شد که آن مقام محبوبیت است و آن مقام رنگین
و لیس نقش بود بنده هم خود را با آن مقام رنگین نقش یافت بعد از آن
همان کیفیت خود را لطیف یافت و مانند هوا یا بر خود را در عالم آتش دید و بعضی
از آن را در گرفت و مقام حضرت خواجه نقشبندی در مقام صدیق اکبر است و بنده خود را
هم در مقام مقابل آن می یافت کیفیتی که معروض داشت انتهی کلامه چون در عهد
یاد شاه نور الدین جهانگیر در بارشاهی بسبب افتیاد روز جهان بگیم و آن اهل بیاضیه را

بسیار روغل بود و حضرت مجد دور در عقاید اخطایه رساله باو کتبها تصنیف کرده بود و
 این قوم دشمنان جانی آن امام ربانی بودند و فرصت وقت غنیمت و المستلزم بالتوبه بنظر
 پادشاه گذرانیدند و گفتند که شیخ احمد خود را از صدیق اکبر بهتر و فوق سیدانند و میگویند که مقام
 من از مقام صدیق اکبر بالاتر است پادشاه برنجید و شیخ را نزد خود طلبید و درین باب
 استفسار کرد شیخ جواب داد که بطوریکه در مذہب اهل سنت اگر کسی علی القضا را از صدیق اکبر
 افضل خواند از اهل سنن برآید همچنین در فرقہ صوفیہ اگر کسی خود را از سکی که نبیست ترین
 مخلوقات است بهتر داند صوفی نیست چه جای که خود را از صدیق اکبر افضل داندیم
 و این معنی که در مکتوب تحریر است ذکر سیر و عروج مقامات سلوک است که صوفیہ را بتوجه پیر
 دستگیر بوقوع می آید و این عروج صوفیہ در آن مقامات برای ساعتی است چنانچه در
 دربار شاهی امرای نامدار و مقربان ذی اختیار ریش در روز حاضر می باشند اگر پادشاه
 کسی عاجز لشکری را ضرورتاً برای کاری یا مصلحتی نزد خود طلب نماید و یقرب خود را
 جاداده با او تکلام شود و در بعد انجام کار باز او را بهمانجای وی که در لشکر مقرر است
 بفرستد پس آن لشکری باین مقدار ژب که او را در دربار سلطانی حاصل شد از امار
 و در آن مقامان دائمی اند بهتر و افضل نخواهد شد اگر چه بعضی شاهی برای ساعتی رسیده
 باشند همین طور آن عروج مایان برای ساعتی است که از آن مقام گذشته باز بکنه خانه خود
 که در سر می آید چه جای قدر و منزلت ما از آن صاحب مقام که مراد از صدیق اکبر
 رسانده ترک کرده علاوه بر آن در مکتوب خود نوشته ام که بعکس آن مقام خود را بنگین یافتیم
 مثال وی نیست که کسی بعکس آفتاب روشن شده باشد این میگویند که آن شخص بمقام آفتاب
 رسیده زمین که هر روز بعکس آفتاب بنگین بگیرد و بنگیند که زمین بآفتاب پیوسته است حضرت
 مجد پادشاه را باینچنین لایل و لیل برآید و او پادشاه از سر عتابی رگدشت و اکرام
 رخصت فرمود بوقوع این واردات حضرت شیخ السند که کار بطلب ایشان نشد و چون
 موقع وقت دریافت بعرص پادشاه رسانیدند که شیخ احمد جماعتی کثیر بهم رسانیده و تیار
 در پیرامون جان نثار نزد وی جمع اند و نزدیک است که فتنه برانگیزد و بر مملکت شاهی

دست نقرت و راز کند و بادشاه را برین آوردند که شاه با نرسیده تکیست بهت جایز
 و اگر شیخ احمد هم در حضورشاهی حاضر شده سجد تکیست او را نماید حالت نیست پس بادشاه
 باز شیخ را نزد خود خواند و سجد تکیست خواست چون شیخ تکیست ایامش را معاندان باز پیشترین برودند
 و بهمنون مکتوب که سالون ذکر کرده شده بود دیگر مضامین مکتوب که فهم هر مینان بآن نیز برتر
 بود قریع آوردند و خصوصاً مولوی عبدالرحمن محدث دهلوی قدس سره هم درین بحث مکتوبها نوشت
 و جوابها که شانی یافت پس همه علما بخاطر داری امرای دربار فتوی بر قتل شیخ نوشتند
 و بادشاه آنجناب را در مجلس حبس نمود و حضرت شیخ تا دو سال در حبس ماند و قتلست که
 شیخ احمد پیش از حبس چند ماه با مصحاب و احباب خود فرمود که غنقریب بلای بر من نازل
 خواهد شد که موجب ترقیات مقامات و لایست با خواهد بود و حصول آن مقامات با سوا
 نزول بلا ممکن نیست چون در حبس رسید چند هزار کفار را که در حبس شتابی بود و حبس
 اسلام پوشانید و صدر یکس را بارادت خود سرفراز کرده بدرجات ولایت رسانید
 و حضرت شیخ هم مقام حبس گاهی بادشاه را دعای بیکر و بیکر میفرمود که اگر بادشاه اینجناب
 را حبس میکند و چندین هزار کس که از فواید دینی مستفید شدند محروم میمانند و ترقیات
 مقامات که با حاصل شدند منصرف بر نزول بلا بود و ترقی نیک گرفت و صفیانی که از مردان
 شیخ خواستند که بادشاه منزه از رساندن ایشان را آنجناب و بیداری منع کرد
 بعد دو سال بادشاه از کرده خود پشیمان شد و حضرت شیخ را پیش خود طلبید و اگر ام
 یاکر و معتد رتبه نمود و از مجانب شیخ شکر بیکر گاهی آنجناب را از خود جدا نمیکرد
 شاهزاده خورم را و اصل حلقه مریدان شیخ نمود چنانچه تا عهد شاه جهان و عالمگیر
 بادشاهان با همه علما و وزراء داخل سلسله مجددی میشدند و قتلست که شیخ مجبور میفرمود
 که از جمله مریدان و قادمان خاندان من که تا روز قیامت داخل طریقه مجددیه احمدی خواهند
 شد مرا اطلاع داده اند و اسامی هر یک را پیش من بیان کرده اند و وعده الهی است
 که هر کس که در طریق مجددی است از آتش دوزخ آزاد است و مراد بشارت داده اند
 که مهدی آخر الزمان چون بیعت خواهد شد و نسبت طریقت تو خواهد بود و قتلست

که شخصی آوازه گراست حضرت شیخ شینند و از وطن خود را بی سمت سرهند مشرعیان اهل شهر
گشت شب بود بخدمت حاضر نشدن نتوانست دور خانه که اهل آنجا نه از معاندان شیخ بودند
شبایش شرف از ایشان احوال شیخ پرسید ایشان بر عکس حال بیان کردند و کلمات سمعت و بد
نسبت آنحضرت بر زبان آوردند چون بعضی از مشب بگذشت ناگاه عوغا برآمد که مالک خانه
گشته شد و کسی شمن بخیر رسید و او را بر سر دی بکشت علی الصبح چون آن شخص بخدمت
شیخ حاضر آمد شیخ او را بغلامی فرمود و گفت که شخصی نزدی شب با من بود و از احوال این
علائق دور و بیخ نزدیکه بود مشب بسیاری اعمال خود را سرسید گشته شد و غیر ما مضمی باللیل
الایز که بالهنا لعلست که چون علامه الزمان شیخ الاسلام هندوستان مولوی
عبدالحکیم سیالکوٹی در اوایل یکی از معاندان حضرت شیخ بود و شیخی را بنجاب دید که در
روی آیه قل اللهم ثمر سمیه بنحو بدو شیندن این آیت عذب شیخ و شوق آکی مردی
اشکر و قلب دی را که گردید چون از خواب بیدار شد دل خود را ذکر یافت چند روز بعد
شیخ ذکر حق کرد و خود را اویسی شیخ میگفت آخر بخدمت حاضر آمد و بدربار و الا رسید
و از علمای هندوستان اول کسیکه شیخ احمد را بن خطاب مجدد الف ثانی یاد کرد و او بود
که وقتی شیخ بیمار شد و ران بیماری چند دانه مویز طلب کرد چون مویز حاضر شد و دانه از ران
تناول نمود و برای باقیمانده ارشاد کرد که ازین دانه های باقیمانده هر یک یک خورق خاخورا
بجرازان چند بیمار ازان مویز شفا حاصل کردند و شیخ عبدالحی لوی صاحب کوه
آدمیه سیفر ناید که سیدی از دل عداوت بامیر معاویه پیدا شد روزی مطالعه مکتوبات
شرعیت آنحضرت میکرد چون بتمام تقریر معاویه آمد و نیز از شرف مکتوبات از دست پر زمین
انداخت چون شب شد حضرت شیخ را در خواب دید که او تقریر آورده و هر دو گوش او گرفته از
روی غضب و موبکه ای نادان بکلام باعتراف من میکنی اگر از من باور نیداری میاترا
بخدمت علی المرتضی بر من چنانچه گشتان گشتان بجنور اسد الله الغالب علی ابن ابیطالب
برود و رو بر او ایستاده عرض کرد که یا حضرت دریا بامیر معاویه این شخص بر من
میکند و کتاب مرا بر زمین میزند و برین امر ارشاد فرمایند جناب مرتضوی آن شخص

مخاطب شد و فرمود که ز شارب پیران حضرت پیغمبر عداوت نه کنی و امید داریم که بگذرد ام نیست
 مقامی با هم مقارنه و مجادله کردیم شما را عهد نیست که پیران را پیغمبر اعتراف من کنید یا از سخن شیخ احمد
 که عید حق است برو گردانید سید مذکور چون انشکلام شنید مشغول شد و در دلایل اقامه با خود
 جناب میرد ری بجا نیت شیخ احمد مخاطب شد و فرمود که بنویز دل اینجانب بنویز نیست منور گردیده
 یک سیلی محکم بر سینه اش بزیند تا تو بکنند شیخ حسب الحکم که تفسوی یکی سیلی سخت بر سینه اش
 زد و بجز سیلی خوردن سید از آن عقیده خود تائب شد و دلش صاف گردید چون بیدار شد
 آثار آن اسیر سیلی بر سینه خود عیان یافت فی الحال کجفوس شیخ حاضر شده مرید شد
 و بعد از آن دارین پیوست شیخ عبدالجبار لایق سر مشد می میفرماید که شیخ عبدالجبار
 محدث و ملوئی که انجم علمای دلی بود کجفوس شیخ مجید و ترا داشت روزی من بتقریب
 ملاقات نزدش رفتم و فکر کردم آنحضرت شرمع شد شیخ عبدالجبار بر سر انکار آمد جواب
 دادم که بارزگان دین عداوت داشتن خوب نیست منصف باش و شما قرآن هست تجدید
 و منوکیه مصحف مقدس بکشایم هر آیتی که باول صفحه بر آید فال مال شیخ احمد مجید خواهد
 بود شیخ عبدالجبار قبول کرد و بعد تجدید و منوکیه و گمانه ادا نمود و مصحف را بدست گرفته تبلیغ
 و تکریم تمام بکشاد سر ورق مصحف این آیت بر آید بر حال لا تلیم تمجاده و لایعین
 ذکر الله از خواندن این آیت علامه مذکور تائب شد و باز بر سر نزاع و عداوت نرفت و شیخ
 جان محمد جانند صری میفرماید که من مرید شیخ احمد مجید بسلسله عالی قادریه اعظم شدم و من
 سجدت شیخ حاضر بودم و در دل من گذشت که چون آنحضرت مراد بسلسله غوثیه قادریه
 مرید کرده اند از شیخ سوال کنم که مرا زیارت حضرت غوث الاعظم مشرف کنند درین اثنا
 شیخ بر فاست و دست من گرفته فرمود که جان محمد ستاره قطب را می شناسی
 من با انگشت خود نشان دادم درین سخن بودم که شخصی از ستاره قطب خرقه
 سیاه پوشیده بسواری اسب جدا شد و بر سر تمام رو بروی شیخ تشریف
 آورده با لیستاد شیخ چون دیر اید سر بر زمین آورد و بمن مخاطب شده فرمود
 که جان محمد حضرت غوث الاعظم همین حضرت اند زیارت کن چون زیارت مشرف

شدم باز حضرت عیون الاعظم بطرف جهان ستاره معاودت کرد و از ستاره که تشریف
آورده بود غایت بشد و صاحب سفینه الاولیا میفرماید که ملا شیخ میرک بر فیض الدین
که استادش ازاده خرم بود میفرماید که وقتی از اتفاقات بسیار رسیدیم و اتفاق ملاقات
شیخ احمد مجدداً افتاد بخاطر من گذشت که اگر شیخ از اهل کرامت است جواب هر چه رسوا
من بگویم اول آنکه مردم میگویند که شیخ احمد خود را از حدایت که افضل میگویی بداند که شیخ ازین
مرکت ناشایسته پاک است لکن خاطر من کند و دوم آنکه شنیده بودم که خواصه باقی بالند
اجازت خواصه خواجگی پیر خود مرید میگرفت درین باب بیان دانی و اظهار کافی کند که خاطر نشان
من کرد و سوم آنکه احوال آبا و اجداد من ظاهر سازد چهارم بخواصه خاوند محمود بناری قدس
چه اعتقاد دارد بیان کند بنور این خطه تمام نشده بود که شیخ خیزد و از زیر تکیه سسند
خود بر آورد و بمن داد که مطالعه کنید چون مطالعه کردم بمن گفت که از مضامین عبارت
این جزو ظاهر میشود که من خود را بر خلیفه پیغمبر صمدین اکبر فضیلت داده ام گفتم هیچ ظاهر
نمی شود گفت آنچه از من واقع شده همین است و باقی آنچه معاندان میگویند عین انرا و بدست
باز فرمود که روزی خواصه خاوند محمود در اینجا تشریف آورد و گفت که خواصه باقی بالند اجازت
تفتیش میدان صریح از پیر خود خواصه خواجگی ندارد و بجهت آنکه روزی مولانا خواجگی
النگلی خریزه میخورد و قلج قلج آتش خود بریده بدست حاضران و در میان خود میداد
و همه را تقسیم فرمود سوخواصه باقی که آنرا هیچ خاوند حاضرین و عن کرد که خواصه باقی
نیز حاضر است بوی هم عطایا بیدار کرد مولانا خواجگی فرمود که ما خریزه درست بوسه
داده ایم خواصه باقی ازین سخن خورسند شد و دانست که ما مولانا خواجگی با جانت ارشاد
داده است بخواصه آن گفتم که اینچنین نیست که من از پیر خود دیگر اصحاب خواصه این
سخن نشنیده ام بلکه نزد من ثابت شده است که خواصه النگلی چون سخاوت باستی
اجازت ارشاد و خلافت داد خواصه باقی آبا کرد و عن نمود که اینکار عظیم خلافت
از من سرانجام بمنی پذیرد مولانا خواجگی قبول فرمود و گفت که ما تر اجازت
دادیم و اینکار ترا میباید کرد و درین اثنا چند کس از ریش سفیدان که در آن

و وقت حاضر بودند حاضر و حاضر و حاضر این قول کردند یا استماع این معنی خواستند و
 نمودند و آن وقت هر یک از علما و شیخه بودیم من بعد شیخ از چند پشت اسامی آید و احوال
 نمایان بخوبی یاد کرد و دستش را بر من نهاد و سوال چهارم جو ایستاد که خواهم نمود و من
 نا از اولاد خواهم بیاورم و این نقشه است در هر چهار سوال که در ظاهر من خطور کرد و شیخ
 جواب آن دانی و کافی و اولیست معتمد و مرید گشتم و در این معارف از
 سید غلام علی شاه احمدی مجددی نقل فرموده که شیخ طاهر لاهیجری قدس سره که از اعظم
 غفای شیخ احمد مجدد است او استاد شیخ محمد سعید و محمد مصطفی بود و صاحبزاده شیخ بود و
 قبل ازین بیعت بکازان شاه کمال کیتی قادری داشت چون عالم متوجه بود و هر دو
 صاحبزاده تعلیم علم طاهر از وی میکردند و روزی در محفل خلوت منزل حاضر بود که حضرت
 شیخ مجدد در از راه مکاشفه احوال شیخ طاهر شد و فرمود که مرا معلوم شده است که شخصی
 از حاضرین این حلقه لوق کفر کردن خود را بداند و از راه هدایت و طریق دین مستقیم
 خواهد برگشت و من بر پیشانی وی خط میوه الکافه نوشته می بینم با استماع این معنی یاران که
 حلقه بندی و اخلاص بگوش جان میباشند نهایت ترسان و لرزان شدند و از شیخ
 بزرگ مستفسر این حال شدند که آیا ازین تمام اهل حلقه آن بیاضیب که باین بلا مبتلا
 خواهد شد کسیت و ناسش چیست فرمود که آن شیخ طاهر است یاران مجلس لطیفه این معنی
 متاسف شدند و گریه آمدی این سخن بگوش شیخ طاهر رساند آخر کار بعد چند ماه شیخ طاهر
 بزرگ کافره عاشق شد و طهارت اسلام را سیدل بنیانت کفر ساخت و روز نهار تدار
 کردند جان آویخت چون شیخ طاهر استاد و حضرتین عالیین بود و از وقوع اینحال
 بسیار غم و اندوه داشت حال هر دو صاحبزاده بلند اقبال شد و از روزی بوقت
 خوشی بختیست و والد بزرگوار عرض کردند که استادنا غریق دریا کعبه
 شده است تو چه فرمایند که باز مشرف باسلام گردد و فرمود که هر چه شدنی بود
 که در لوح محفوظ بنویس او همین بکتوب بود و آخر هر دو فرزند سعادت مند در باب
 منفعت شیخ طاهر از لیس اصرار کردند و حضرت شیخ بظواهری فرزندان بلند

دست بکتاب که بیاورد داشت و در من کرد که الکی حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی
فرموده است که هیچکس را بر قنای میبرم دست قدرت نیست مگر مرا چون از یکی دست است
خود را این مرتبه عالی گرفت فرمودی منم امیدوارم که بواسطه من از شیخ طاهر بن بلال
از لی بگذردنی الی الی تیر و عابدین ایماست سید و شیخ طاهر از خواب غفلت و مستی عشق بجا
نیز از مشهوره افتاد از فیضان نبوت شیخ حاضر آمد و دوباره خلعت اسلام پوشیده دست ارادت
بدانان شیخ نزد و در آنک زمان بدین مراتب عطنی رسید که اکثر اوقات دیرالامام میشد که ای
طاهر که بگویم می نه علی تقی صبیح اولیاء الله تعالی لیکن وی از فطاد ب نیگفت و در من
کرد که با رسلین در بهر حلی و رتبه عالی بحضرت غوث الاعظم سزاوارست و مرا همین گشت
که یکی از کثرین مریدان و پیروان مناب غوثیه باشم و سید غلام علی شاه مجددی دهلوی
که ادا عالم خانمی مرزا جان جانان مجددی است سیف نماید که در حدیث شریف آمده است
که ان الله یحب علی راس کل یتیم من یجد ذلما و یتیمها یس بر سر هر صد از سن هجرت
آنحضرت علیه الصلوٰه و السلام مجددی پیدا میشود چنانچه بنید لاجادی و غوث الاعظم
و غیره اولیاء کبار بر سر هر صدی عمده مجددی دارند و معنی مجدد و معنی محی الدین و احداث
پس هر صدی یا در هم حق سبحان تعالی شیخ احمد را مجددین اسلام بیافرید و ویرا بدین تبت
والا سمر بلند ساخت چنانچه مجدد الف ثانی و قلم ربانی و محبوب سبحانی و امام ربانی لقب
شیخ احمد است و لادست با سعادت حضرت شیخ باقوال صحیح و روایات کتب
برکات احمدیه و حضرت القدس در سال هفصد و هشتاد و یک و وفات آن جامع الکملات
بروز ششمین وقت صبح تبایخ سلخ ماه صفر سال یکتر ا روسی و پنج و سنین عمر شصت و
سال است و اگر چه صاحب محب الواصلین سال وفات آنجناب یکتر الهبت و مجاری
سیف نماید اذخالی از منفعی نیست که کتاب برکات احمدی از معتبرین کتب است و موقوف آنرا
در آن یکتر ا روسی و چهارمحریر فرموده است از مولف شیخ احمد شیخ دین احمد

پیر دین محبوب معتقل عظیم	شرفیان احمد رفیع الهبت	سردار توفیق الدین شیخ کریم
نیز در توفیق افاضت فقیر	طرفه تربید است از طبع سلیم	رعلتش فیض کمال احمد است

خداوند بکتابت این کتاب عفو فرماید

نامدان مقصود و را در هر چند که است که با می روی اما از عیش لذت است که راهی شود
 تو در وقت کن آخر کشتان کشتان در لاجورد و در دنگوشتن سجده حیران و پریشان
 نشسته نگاه روی پر فتوح حضرت خواجه نقشبند را هر چند و باعث گشت که بکار
 نامور شده که مشغول شود انشا الله تعالی و امر کم چند کس را مشغول ساختیم حالا مجلس
 گرم است و در اوج مشایخ نظام فوج در فوج تشریف می آرند و الطاف کثیره می بیند
 فعوضا حضرت عوث الاعظم و خواجه بزرگ نقشبند و حضرت کبج شکر در حلقه ذکر و نماز تشریف
 فرمایند و در جواب سالک آب هم با چند هزار اصحاب نامدار تشریف آورده و در فوج
 محفل میشوند و نواز شام میفرمایند و در عشره اعتکاف بخت خاص و نسبت تازه سفره
 گردند و حضرت فاطمه رضی الله عنها الطاف بسیار فرموده بنده را به تشریف است
 نامه بذات و قبل ازین هر یک نسبت از نسبت ثلاثه یعنی نسبت نقشبندی و قادری
 و چشتیه نسبت به نسبت رسید و گاهی مختلط هم میشود و گاهی غالب مغلوب هم میگردد
 و بکینوس نسبت چشتیه غلبه عظیم میگردد بحدی که از نسبت حامی دیگر نا امید گشتم درین
 ضمن نسبت نقشبندی به غلبه کرد و دیگر نسبت باران بر سر نهاده حالا به نسبت سیکه
 شده اند و درین ایام سیر و نسبت مشایخ نظام کم است و در نسبت اصحاب بنویس
 زیاد تر است و سوا نسبت خلفا را شدین رضی الله عنهم اکثر اوقات بنده نسبت
 حضرت پیغمبر علیه الصلوة و السلام الا که می باشد و بسیار خرم و خوش گویان و مطلوب فقیر هم
 همین است که بچین نسبت پیغمبر ترقی و زیادتی پذیرد و السلام و اگر چه بتوبه شیخ طاهر
 هزار در هزار طلبا که نامدار تکمیل رسیده ترقیات مقامات ولایت رسیدند و بخلاف
 بسیار خلفای نامدار ببارج علیا نایز گشته خرقه خلافت یافتند اول ایشان شیخ ابو محمد
 قادری و نقشبندی لاهوری است که در زمین خطه لاهور آسوده است دوم سید محمودی
 که هزار بر الواروی در دلی است سوم شیخ لکهن که دام مشرت جام عشق بوده و خود
 بخود بود و بر هر که نظر تو جان ناضی تو لایت رسیدی مدفن و هم در لاهور بیرون دروازه
 سورشی چهارم شیخ ابوالقاسم نقشبندی که هزار گوی باروی به تمام جده مشهور است و می

با جازت پیر و کشتنمیر خود عازم سفر حجاز شده بود چون لیدر طواف حرمین الشریفین حج
 حیدر بن سید وفات یافت و بهمانجا مدفون شد و صاحب خدمت السلام سید مایه که از همه نسبت با دیگر
 سلاسل نسبت قادر بر عالمیه بر آنحضرت اینچنین غلبه عظیم داشت که در شایع قادر بر همه خود سزاوار
 و ممتاز بود و بزرگان زمانه عاشقینندگی او بزرگ و سنای خود داشتند چون آوازه شجاعت وی در گوشت
 حق بنیون سید آدم بنوری بخدی اسید ترک شجاعت کرد و با پیاده از بنور در راه بر طرف آورد
 و فیض کامل نسبت قادر بر این شایع ظاهر حاصل کرد و وفات حضرت شایع ظاهر بر روز جمعه شب
 رفت چاشت هشتم ماه محرم الحرام سن یک هزار و چهل و سیست و عمر وی پنجاه و شش سال بود و
 صاحب تذکره مجددیه تاریخ وفات وی از لفظ عم و آه مرگت مرواخذ کرده است و هر قدر
 مقدس شایع ظاهر در راه و در محله کورستان میانی دیارت گاه خلیل بن سید مرتضی علیه السلام را در موالفت
 شایع ظاهر چون شد از در رفت سال وصل الله و الا و سلم ایستاد و وطن بزرگ و شرف آفتاب
 هم در لی طاهر بزرگ شایع پس بخوان شایع مکمل وصل او باز با وی غلبه نسبت ای ای
 خواجه پیرنگ قدس سره از عالم شایع عالمیه علیه السلام درین دنیا درین دنیا
 خواجه باقی بالله است عزت خلافت و اجازت از پدر بزرگوار خود داشت و نیز بجز وفات
 پدر عالمیقدر بر خدمت خواجه حسام الدین نقشبندی که از یاران اخلاصی نزد دوستان حق
 پس خواجه باقی بود حاضر مقلده بمقامات انتهای طریقه نقشبندیه فایز شرف از کائنات
 و قدس گردید و صد ها لایران خدا بکوه نور آن محبوب کبریا مشرف شده بکمال طاهر
 او با غمی رسیدند و بعد وفات والد ماجد تا سی سال بر صدر جمیلات مایه در سال یک هزار و چهل و دو
 بر جمیع حق پیوست از موالفت از دنیا می رود و در آخرت هستی است اچو پیرنگ مقتدر اهل مفتت
 گوشه اسلام تاریخ او درگزیده الاصفیاء اهل فقر خواجه عالمی و خواجه
 صانع و همی می قدس السلام اسیر این بزرگواران با هم برادران
 حقیقی بود و در اول در وقت همد که از به منافات سمر قدس است سکونت داشتند بعد از آن
 در مایه و المهر و سمر قدس ایات ارادت و ارشاد از خواجه عالمی با ستم طکان و صالح برادر خود
 بود و در سرود بزرگ و در پیچ نذر ارادت و خلافت بخدیست پدر عالمیقدر خود داشتند

در پدر ایشان مرید و خلیفه خواجہ محمد کاشانی دومی سرید خواجہ محمد قاضی دومی مرید زین العابدین
خواجہ محمد بن عبد اللہ احمر نقشبندست و وفات خواجہ محمد با ششم بقول صاحب سفینۃ الاولیاء
بروز و شبانه پانزدہم ربیع الاول سنہ ۸۰۰ کذا در چہل و شش و مزار بقام فقہیہ و سہید است
و وفات خواجہ محمد صالح در ماہ محرم سال یکہزار و چہل و ہشت بوقوع آمد و مرقد
مقدسش بہم بلخ و مدت عمر سفتاد و دو سال است از مولف

با ششم و صالح چو آن ہر دو جوان از جہان رفتند در باغ جہان	بہر سال وصل آن ہر دو دلی
ہر دو تارنج آمد از سر در میان اولی با ششم معطل است	باز صالح از سر در جنت بخوان

آنخون ملا حسین جناب زکشمیری نقشبندی مجددی قدس سرہ
از علمای اولیاء و کبری مشایخ خطہ کشمیر حجت پذیرست اولاد ارادت بخدمت مولانا محمد
قادر می حاصل نموده تحقیق کلمات ظاہر و باطن نمود چون مرشد ارشدی متوجہ سفر
حرمین الشریفین سفر خود را بخدمت خواجہ عبدالشہید نقشبندی بدلی بسایند و بخط کامل
و فیض شام مستفیذ گشت و اول اذان مدتی بنحیت حضرت خواجہ باقی باللہ ہم گذرانید
من بعد بخط دلپذیر کتبیہ تشریف برده مقام کرد و ہمگی بہت در ترویج شیخ مسبین و دفع
امور بدعت آئین سبت و بنحو امیر بیست اندونو شری کہ در آنوقت سماع می شنید و بعد
بیکر و بدلائل شریعیہ پند بار بخت کرد و کتاب ہدایت الاعمال و دیگر رسایل السیاقہ فیض
فرمود و در رسایل خود بحق حضرت حسین بن منصور و فرید الدین عطار و خواجہ محمد بن علی
محمدی الدین و غیرہ کہ کلمہ ہمہ اوست بر زبان آورده اند عباراتی چند بجز بر زبان آورده
و خواجہ محمد اعظم و دومی صاحب توارنج اعظمیہ میفرماید کہ شخصی از مشایخ کشمیر
محمد امین صوفی نامی داشت میگفت کہ روزی بعد نماز جمعہ شیخ بابا الفیض الدین بہرگز
و مولانا حمید رعلامہ و پسر مولانا حمید خواجہ محمد افضل بدین خواجہ حسین بن خافقہ
جلال تنکو تشریف آوردند و منہم کہ بعد خورد سالی بنحیت کفش برداری بابا الفیض الدین
مشرف بودم رود برہمی ہمہ حضرات الشاہدہ بودم عند المقال ذکر حدیثی در میان
آمد و خواجہ حسین مولانا حمید رعلامہ مخاطب شدہ بود کہ این حدیث را کہ اکمل اصحا

حضرت سید الشهدا علیه السلام را وی است ماحیدر علامه بنو زب بجواب
آنکه شاده بود که خواهم از افضل است بنو زب بجواب آنکه شاده بود که خواهم از افضل است بنو زب بجواب
اینکه حضرت عثمان غنی رضی الله عنه ثالث است خواهم حسین بجواب بی التفات
نکوه و دوبار بجایست مولانا حیدر بنو زب کلامی کرد وی کلامی بنو زب گفت و گفت
که از وی این حدیث حضرت عثمان این عثمان رضی الله عنه است باستماع این معنی خواهم
حسین فرمود که اگر بر تبه اول شما همین جواب بنویسد از حدیث قبول نکند و دم چون قبل از شما پس
شما بجواب بنو زب برواغت و شما تصدیق آن کرده اید ازین معنی نزد حضرت در خاطر م
بیدار گشت و ضرورت شد که حالا از حضرت عثمان تصدیق این حدیث کنیم و خواهم در همین تقریر
بود که شخصی بقرعه بونستی بحسن نو زبانی و طاعت دوست ثانی از در خانه در آمد و در صدر
خانقاه اجلاس نمود و حسین و بابا نصیب الدین بنو مولانا حیدر در هر سه حضرت شیخ عظیم
وی بنیفا هستند و شرط آداب و تشکیمات بجا آوردند و دستهاست خود در بر قدیر بنو زب
وی رسانیده و با ادب و بر روشسته بکلام آهسته آهسته روایت حدیث مذکور
بنیان آوردند و بجواب آن مشرت شد و چون کلام ختم شد آن بزرگ بقرعه پوشش
این جای خود بنیاست و از همان راهی که تشریف آورده بود و تشریف بردید
تشریف بزی وی بنیست حضرت مشکورات عنایات خلیفه ثالث شد و فرمودند که
این شرح پر فتوح حضرت عثمان این عثمان بود که برای تصدیق روایت حدیث
تشریف آورده بود و وفات خواهم حسین بقتل صاحب تواریخ اعظمی و سیال بکینزار
و بنیجاه هجری ست و منار پیرانوارش در کشتی بکوه حواره است از مولف
روینا چو در غلبد الارسید ولی جهان شیخ اکبر حسین یکی فضل علم است تاریخ اد
در شاه سلطان مروری حسین خواهم خا و غیر المشهور بحضرت ایشان
قدس صیغه ولی مادر زاد در طلب الارشاد صاحب حال و قال جامع کمال
فاهری و باطنی مظهر جمال صوری و معنوی بود و در طریق عالی تقصیده پیر نبیه علی
و در وجه علی داشت نسب بشارت می از جانب پدر بزرگوار وی بنیجاه علیه السلام عطار

خلیفه برحق شاه بهاء الدین نقشبند میرسد و نام والد شریف وی میرسد شریف بن خواجه صنیع
بن خواجه میر محمد بن تلج الدین حسین بن خواجه علاء الدین عطار است و خواجه علاء الدین عطار از
سادات عظام خوارزم بود و نسب پاک وی از یک جانب بحضرت سید آقا و از جانب دیگر بشیخ
فرید الدین عطار میرسد و خواجه خاوند محمود اگر چه لطیف هر چه خواجه ابو اسحاق سفیدی نقشبندی
بود مگر علاوه ازان نسبت اولیه بحضرت خواجه شاه بهاء الدین نقشبند داشت چنانچه در بعضی
در کتاب روضه الوانی میفرماید که این نسبت اولیه که حضرت ایشان از روح پیر فتوح خواجه
بهاء الدین نقشبند رسید نسبت اولیه است که اول از امیر المومنین علی کرم الله وجهه بخواجه حسن
بهری و از وی بخواجه حبیب عجمی و از وی برادر دطائی و از وی بکبروت کرجی و از وی بهی
سقطی و از وی بحسین عبادی و از وی بابو علی سرود باری و از وی بابو علی کاست
و از وی بابو عثمان سفری و از وی بشیخ ابوالقاسم که کانی و از وی بابو علی فارسی و از وی
بخواجه یوسف بهمانی و از وی بخواجه عبدالحق عجمی و از وی بخواجه بهاء الدین
شاه نقشبند و از وی بخواجه خاوند محمود رحمه الله علیه جمیع فایز گشت و تقاسمت
که در سن سبست سالگی چون حضرت ایشان را شوق و ذوق الهی و سنگیر حال شد از بخارا
در روشن آوروزی در مجلس باقی بیگ حاکم و عشق که سخت بد مزاج بود و شریف داشت و باقی
بیگ چون خواجه را دید گفت که این مردمان که خود را خواص و با سیکویندی الحقیقت خلق الاله
سیکونند پس لایق آنند که گوش و بینی ایشان بریده تشویه کرده شود و من باقی بیگ نیستم اگر
اینکار نکنم باستماع یمنی حضرت ایشان فرمود که روزی خواجه امید دارم که گوش و بینی تو
قطع شود بعد بیکه میسر کار آن عبد الشیخ شاه بخارا مع جانوران شکاری خوار میزند
حاکم و عشق بیادش این علم شیرینکاران هر چه و شلاق نمود و از و خش بیرون کرد و میر
شکاران بدین عداوت باز خایه بادشاه را در راه کشند و مستیها زد و بر دوش
شاه رفته گفتند که باقی بیگ باز خایه بادشاه را بکشت و مارا ضرب و شلاق
منوده چدر سخنان دیگر هم از طرف خود اقرار بستند عبد الشیخ چون این
سخن شنید بهم برآند و ده نفر بسیار دل فرستاد و باقی بیگ را نزد خود طلبیده

حکم قطع نمود و گوش و بینی نافذ کرد چنانچه قطع کرده شد نزد آن منکر اولیا بنظر رسید
 انقضاست که چون عبد الله خان شاه بنجار او عبد المؤمن خان پیش وفات
 کرد و سالیان بادشاه شد و حضرت ایشان با یامی عینب از بنجار در کابل آمده
 چندی در کابل اقامت کرد و از بنجار گشتن رسید و بنجانه جمیل بیگ حکم گشتن فرود آمد و
 صد با خلق الله بنجارت حاضر آمده و میرشدند و در مدت مدیدی در بنجار تشریف داشت
 چنانچه تا حال هزار در هزار مردمان و اولاد خواهر و گشتن موجود اند و شخصی از گشتن
 منسی بنخواهر احمد که از اولاد خواهر محمود بود در سال یک هزار و دویست و هشتاد و در راه پور
 در روضه مطهره حضرت ایشان فتنه فتنه خواند و از طرف خود فضل الدین صفای را بنجارت
 روضه مقرر کرده و این گشتن رفت من بعد خواهر ایشان از گشتن در هندوستان آمد و
 در راه پور و دلی و اکبر آباد و غیره قیام فرمود و پیش جلال الدین اکبر و جلال الدین شاهی
 بادشاهان بتولی عظیم یافت بعد یک بیگ است و تورات شاهی هم از آنحضرت پرده برداشته
 انقضاست که وقتی از حضرت ایشان از گشتن به ساق تشریف می برد و موسم دیوای
 تابستان و ماه رمضان بود ازین سبب بسیار تکلیف بهمراهیان خواهر رسید و شبی که تابستان
 نماند آخر استعداده از خواهر کرد و خواهر روی بسوی آسمان کرد و لبها بجنبانیدن فی الحال
 ابر پاره نمود و ارشد و قطرات باریدن آغاز شدند و هوا سرد گردید و تا غروب آفتاب
 ابر زیر آسمان بایل مانند تاباران با سانگی بمنزل مقصود رسیدند و همچنین بود و خواهر رفا
 حاجی باندی گشتن در گشتن همان بود چون در آنسال در تمام موسم قطره از آسمان نریزد
 بود و فکرگران بود بعد فراغ از طعام اهل مجلس التجای دعای بارش باران بخواهر
 کردند خواهر با سماع این معنی روی بسوی آسمان کرده لبها بجنبانیدن فی الحال ابر محیط
 آسمان گردید و چندان بارید که تا فی ایام گذشته شده انقضاست که شرف بیگ بلور
 بیگ در کابل رفته بود و حضرت ایشان خدمتی بوی فرموده بود چون در
 اربعمیل حکم خواهر تساهل کرد بنا بر آن طبع مبارک خواهر از وسع مکر شد و شرف بیگ
 با بیماری تب مبتلا گشت بعد یک ماه بیماری او طوالت کشید و غرض من بیگ در شرف بیگ

او را در آن حالت بیماری بخدشت خواجه آورد و در پانزدهمین شب از آن بیماری در غایت
 صحت گرد خواجه بگریخت و فرمود که اگر خدا خواست صحت خواهد یافت حاضرین بحالتی شدند
 که خواجه برای شفای دمی دعا می فرموده است چون خانه دمی متصل به آن خانه خواجه وقت
 شب آواز داد و میادید که تمام از خانه شرف بیگ برخواست و خبر رسید که شرف بیگ در
 آنجا دعوت بیگ بخدشت خواجه داده بود و خود را بر سر خواجه بر زمین انداخته و فریاد می کرد
 و گفت که خواجه بهاد الدین نقشبنده مرا از زنده میگردانید و منم اسیر دارم که بر دلم زنده میگرد
 خواجه بیستم شب فرمود که در خانه بروید بهین که شاید شرف بیگ زنده باشد و درین وقت
 که آواز داد از خانه شرف بیگ موقوف شد و خبر آمد که شرف بیگ بیستم شب زنده شد
 من بعد از یک روز و روز شفا یافت و صاحب کتاب رضوانی میفرماید که در راه پور
 خواجه بر روز عید در عیدگاه بازاری نماز تشریف برده بود تا ده ساعت روزانه تشریف
 آنکه در پیش من درین اثنا ذکر آخرت نماز عید در میان آمد خواجه فرمود که آخر وقت نماز
 تا وقت زوال است ملاصالح لاهوری که از عالم علم و ملتعب بلقب بر بود درین وقت
 باز کار آمد و چند سخن بی ادبانه بر زبان آورد حضرت ایشان فرمود که ای ابراهیم تری که
 آنقبای حیات تو را بر حرامت آید من باینجه بعد نماز عید ملاصالح پس از آنکه بیست و نه شب
 در راه از اسب بر زمین افتاد و سرگردان میشد و بجز از شکل در خانه رسید و بیست
 که این شام شب بی ادب حضرت ایشان بی الحال نور الدین قاضی دهمین شیخ الاسلام
 لاهوری را بر او معافی تقصیر نمودست خواجه فرستاد و ایشان حاضر شده و التماس فائده
 بر او صحت ماکردند فرمود که حال تیری که بر جنت و زخم او بر جان ملاصالح رسید بگویند
 که یا اگر در اما اگر چه راضی شوی خواجگان ما راضی نمی شوند جایزه برای سلامتی ایمان
 ملاصالح فائده نخواهیم و دست بر ما برداشت و بعد دعا فرمود که ملاصالح ایمان از جهان بسکات
 برد فاجنی و شیخ الاسلام از محفل مقدس نا امید نگشتند و برود دیگر ملاصالح بر جنت حق
 پیوست نقیضت که ملا دهنی شاعر کشمیری میگوید که قطعه تارنجی تیر خاقان که حضرت
 ایشان تکریم کرده بود و تصنیف کرده بر سر چاه کاغذ نوشته شد و گویا انداخته و برادر که از آنجا

حاضر شدیم چون در آنوقت بسبب بیگونی کثیر موقع گذارش تاریخ نبود موقوف بر وقت دیگر و کثیر شدیم
شهرم چند قدم بر قدم آورد و او فرمود که ای اخوند آنچه در پیش داشتی بماند و ای پهلوانی که
بیترازمین موقع وقت کدام دیگر خواهد بود فی الحال بخدمت حاضر شدیم و قطعه تاریخ گذارش کردیم
ملاحظه فرمود و بسیار تحسین کرد و بخلعت فلان سربازی و باطلی سرفراز کرد و تاریخ

حضرت خواجہ ان سید دیندار	کروانلی یافت دولت سرمد	طاهر شاهی که در او شایان بود
از فنا تاج و از بقا مستند	ذات قدسش که زنده میدارد	دین یزدان و سنت احمد
در همه کار و در همه حالت	یاد از شاه نقش بندد	خالق اهی لطیف کردست
که بران می برد سپهر سر	آسمان گل کش و قضا صمد	خشتش از قرص مرده ماه سوز
در فضائش که نوها و صفات	بوی قدس نسیم نه وزد	خاک آن طوطیای بی فیض است
اگر خیالش بروز دیدار	گفت تاریخ سال آن و منی	عائقی می عجب لطیف اند

و در هیچ کتاب رهنوائی نیست که چون ایام وفات حضرت ایشان نزدیک رسیدند
پانزده روز قبل از آنکه از آنجا که در آنجا حاضر بودند و باقی آنجا که در آنجا حاضر بودند
پانزده روز بعد از آنکه از آنجا که در آنجا حاضر بودند و باقی آنجا که در آنجا حاضر بودند
ادای نماز منسوب چند بار این بیت مولانا عبدالرحمن جامی بر زبان آورد جامی
آسی غمی امید یکشایه گلی از روضه جاوید تنها و قبیل از عشایر سجده نهاد و جان غم
سپاس آن بزرگوار را که غسل لغت مبارک ایشان بر شمع صندل بر آرز کرد و در آن
عقدت بنده شد و قویب بود که گشاده گرد و غسال از آن غافل بود و خواجہ سهرورد
دست فراموش آورد و عقدت بنده بود و دست محکم گرفت و نگذاشت که کشف عورت
گردد و از مشاهد ایستاد همه حاضرین از آنکه آن اولیاء اللہ لایموتون و از جانب
شاه جهان بادشاه که در لاهور بود و میران سید جلال الدین صدر الصدور و ربی تمام
تتمیز و تکفین خواجہ حاضر شده بود و بعد از آنکه غسل حضرت ایشان در محراب
کفن از روی مبارک بر او حصول زیارت برداشت دید که لبهای مبارک و جنبش اند
گو یا چیزی سخنانند و بعد از آنکه لایموتون سید خان گنبد عالی بر مزار بر انوار خواهد نمود

و نیز خواجه معین الدین در کتاب رضوانی حنیف نماید که بعد از شیخ زری و صفه عالمی بزرگ که بزرگ
 شایان جهان باد شاه بجای ششمین حضرت کرد و همان دوران که ابوالهوسر در شیراز
 دینی با حضرت خواجه نزل دینی داشت خواست که بکند از خواجه را سمار کند و بنده را اگر از کتب
 فرزندان نیست نزد خود طلبید گفت که سابق احدی از بزرگان بختشند که بکند بزرگان
 اینان از آنکه نمانده است و شما غافل و غلطی بزرگان کرده اید که بزرگان بزرگ و بکند بکند که در آید
 پس میگویم که بکند بزرگان را بکند از کتب گفت که صاحب بزرگان را مرده بکند بزرگان را اگر طاقت دارد بکند
 بکند بزرگان را بزرگ دینی خان دوران از ابوسوار شده بطرف دیات جای که خود میرفت و بوقت
 دوپدر در باغ شالار خود آمد خادم خاتمه حضرت ایشان سید انگور از باغ خاتمه بزرگ کرده
 بکند بکند بزرگان دوران بزرگان دوران از راه کبر و غرور خود از آن بکند بکند
 بکند بکند بزرگان دوران از راه کبر و غرور خود از آن بکند بکند
 که بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند
 و بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند
 بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند
 دینی بود و خان دوران بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند
 اگر دست با تمام بکند بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند
 که حضرت ایشان شش فرزندان دارند داشت اول خواجه تاج الدین خاند که جان بکند
 و حال و قال بود و در تمام عمر بکند بکند بکند بکند بکند بکند بکند بکند
 بر سجاده بکند بکند بکند بکند بکند بکند بکند بکند بکند بکند بکند بکند
 چهارم خواجه خاند معین الدین جامع کتاب رضوانی است که در علوم حدیث و
 تفسیر و فقه و اصول و فروع شاکر در شیخ عبدالحق محدث دهلوی و در طریقت فیضیاب
 از والد خود بود و پنجم خواجه خاند قاسم ششم خواجه بهاء الدین خاند که بعد وفات والد
 بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند بزرگان را مرده بکند
 حاضر ماند و خلفای حضرت ایشان شانزده کس نکره حسب الارشاد دینی بکند بکند

و تکمیل در اقبالیم و در دراز رسیده بعد از آن خلق بر دانت اول فرزند و یکی خواهر که با هم خواهر
 احمد و موسوم بود و یکی خواهر عبد الرحیم لقب شد که از اولاد خواهر بن عطار بن علاء الدین عطار بود
 سوم خواهر سیدم که از اولاد شاه شجاع کرمانی بود چهارم خواهر محمد امین و حیدری پنجم خواهر عبد العزیز
 و ششم خواهر ترسون المشهور بنو ابی باقی بنتم خواهر شادمان کبابی ششم مرزا با هم برادر
 خواهر دیوانه بلخی که در شهر پیر سبجان نکی خان باو شاف بلخ بود و هم خواهر لطیف بر خشی در هم مرزا ابوبکر
 برادر میر نغان که از اعظم خلقی شیخ احمد محمد الف ثانی بود و یازدهم خواهر بانندی شمیری
 و دوازدهم خواهر حاجی موسی سبیز هم حاجی ضیاء الدین چهاردهم خواهر ابوالحسن هم قندی
 پانزدهم مولانا پائنده حارثی شانزدهم خواهر معین الدین فرزند و بعد حضرت ایشان
 مولف کتاب صنوانی رحمه الله علیه جمیع وفات حضرت ایشان تبارک و تعالی در از هم جدا
 سن یکصد و بیست و دو و هجریست و در کتب تاریخ وفات خواهر که درج گردید صنوانی است نیست
 قطعه سر خواهر بکان خواهر فاطمه و محمد و بنیاسه کرد و در جنت گزیده بی سال او باقی غیب گفت

<p>باب بزرگان بجنیت کسید که دانش بود مسجد ابن مسعود نداشت بر سال انتقالش که قطعه صفا فاطمه محمود چو شد زین زمین منسوب شد دو بار آفتاب شش محمود رفت تا وصل یافت محمود</p>	<p>از مولف شد از دنیا بیکد با ودانی که قطعه صفا فاطمه محمود زو بنا آفتاب شش محمود است محمود شاه از سال</p>	<p>شده محمود فاطمه و عالم افضل ایزد و الطاف مهدود سالش شش فیض است برود شاه محمود چون ز در دنیا پیر محمود پارس محمود</p>
---	--	---

و مر از پیر انوار حضرت ایشان و را بهور از شهر بجانب شرق متصل باغ خالایه
 واقع است رحمه الله علیه حاجی خضر روحانی قدس سره و از خلقی بزرگ
 شیخ احمد بنده سرپندی است در قبه ببول پور که از صفات سرمد است سکونت
 داشت اول محفل فلک منزل شیخ عبد الواحد دال بزرگوار شیخ احمد حاضر فائز
 سرای سعادت اند و منت بعد از آن بنده مست حضرت شیخ احمد میر دیر آینه تکمیل منت
 و از کمالان وقت شد چون ولوله شوق و لطمه عشق در دل سعادت منزل کرد

بالا تر شد سیاست بسیار کرد و بلبیاری از شاهان اقلیم را در یانت و بزیارت عزیمت
 الشریفین و بیت المقدس مشرف گشت نقیضت کرد و زنی شیخ احمد مجید را بلبیاری علیقت
 را و یا از وی پرسید که اندکی از آن مالکیت که ترا دست تقدیر بروی نیست گشت حاجی
 خضر که هر چند دامن تیر و گسترده و را بلام خود دنیا و مردم و فاقست حاجی خضر در سال
 یکم از رو بجهاد و دواست و هزار در فتنه بلبیاری پوراست از موهبت
 شیخ حاجی است چون به سقا اول سال از سال ۱۰۵۲ گفت خیر الله العالیین حاجی بگو
 نیز کامل فاضل حاجی حرم **خواجہ سید آدم بنوری قدس سرہ از انجمن**
 خلقای شیخ احمد مجید در سمنندی است و در ابتدای طریقت از حاجی خضر تعلیم طریقہ فرمود و بعد
 از آن با جازت حاجی خضر بنجد مستقیم شد و بعد مشرف شد و بزرگات عالی از سید و اولاد
 عال از علوم ظاہری بہرہ داشتند روزی در واقعہ بزرگ از مکتب غیبی تلمیذ و کای
 شیخ آدم قرآن چنان خواند و عرض کرد کہ اے تو قادر می **مالکیم** فانی فی الجہان مست نورانی
 بدید آمد و بر سینه کی کینہ وی پس کرد و قرآن حفظ نمود و علوم ظاہری را تعلیم گرفت و بلافا
 بعد **سید الدین مصنف** کتابا بحضرات سید مایکہ آدم بنوری باوصاف و اجماع سنت
 و رفع بدعت موصوف و بکمال استقامت شریعت و طریقت معروف بود و هزاران طالبان
 حق تبار و مہجہ و کمالات و لایست سید نزد و خالقہ عالیجاہ وی زیادہ از ہزار کس طلبا
 روز مہرج جمع میدادند کہ نان و دو وقتہ ایشان در لنگر شیخ آدم میداد و وطن اصلی وی قصبہ
 موجودہ است و از جانب پیر سید حسینی بود و عیدہ ماجدہ وی افغانی و قصبہ بنور کہ از
 قوای سرحد بہت سکونت داشت و شیخ آدم بارہ میفرمود کہ والد ما سید ما حضرت
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را بخوانید کہ تشریف آورد و دوست مبارک بر سینه بی کمینہ بود
 مالیدہ چیزی از آن جدا فرمود و پیر من ملو داشت کہ در کہ بخورد و ہاشم شہ شریفیہ
 من بمن عالم شد اکنون مرا معلوم کہ اندکہ وجود من از آن عطیہ حضرت شاہ رسالت بود
 و صاحب تذکرہ آدم سید مایکہ کہ حضرت شیخ آدم سال یکم از رو بجهاد و دواست
 لاہور تشریف آورد چون پارسا کتب نجیب بقتل کثیر از افغانان و سادات شیخ عظام

بود و بعضی معاندان این قانان بوجن شاه جهان بادشاه رسایند که اسی شیخ فوجی علیهم السلام
با خود دارد اگر خواند که شیخ سلطنت از بادشاه بگیرد و با شیخ این خبر بادشاه را و سوسه عظیم خاطر
آورد و قوا بحدود خاندان در بر خود را برای دیدن شیخ و معاینه فرستاد و چون که او را دید که در سواد است
فکر بیهوده بود و سوسه افتاد دل و لغات عمارت کاری دیگر خواست و حضرت شیخ هم بوقت حاجت
دی هیچ بکار داری بپرداخت بلکه بپذیر و فضا بجای برای ترک علاقه دنیا و می کردی هم بخواست
بادشاه رفته اند و بعضی کلام معاندان نمود و عرض کرد که درین ایام لشکر شاه می بهم بر چه جگه
و جنگ که بر یکو سپارفته اند و همراه این شخص مردمان افغان و غیره کم از ده هزار است
این شاه است که بنوعی من انواع این را از اینجا بکاسه دیگر باید فرستاد و شما که
بادشاه شیخ گفته فرستاد که صلاحیت وقت آنست که شما باز بنحاله خود تشریف بیاورید
این شیخ هم فرستاد و فی الحال باین طریق در اجابت کرد و از آنجا روانه سفر مجاور گردید و در آنجا
رسیده بعد آدای و زیارت روضه بنوی در مدینه منوره وفات یافت و صاحب
تذکره الاسماء میگوید که مادر شیخ آدم از قوم مشوانی بود اگر چه نامش خود را
سبیده مشهور نکرد و مردم آنجا را افغان میگویند اما آنجناب هم از سادات صحیح النسب بود
که خود حضرت شیخ در کتاب مصنفه خود اسامی بزرگان جدی و مادری خویش را وایل
کتاب تا حضرت امام موسی کاظم صلی الله علیه و آله تحریر فرموده است و در تذکره آدم میبه
بروایت شیخ میگوید که او یاران هم میهم شیخ بود و درج است که در ایام قحط سالی که ماه گندم چون
دانه مروارید نایاب بود و فقرا و غنیان خا ققاه بسبب عدم موجودی غله و خج بسیار شک
آمده عرض حال بجهنم شیخ کردند و ارشاد کرد که در غله دان هر قدر که غله هست از بالا
بند سازند و در زیر آن سوراخ کرده از آن سوراخ هر روز بقدر حاجت غله بگیرند
باشند انشا الله بركت خواهد شد چنانچه میزبان همچنان کردند و از سوراخ زیرین
غله دان هر روز بقدر حاجت غله می آوردند تا آنکه نشنماه برین حال بگذشتند که
غله کم نشد چون موسم بچگی غله شالی رسید و از زانی شدند و آن غله دان را کشاد و بزرگ
که همانقدر غله که در غله دان بوقت بپزد کردن در آن بود و موجود است نقل است

مگر جوانی در سر سبند و خضر شخصی خواستگاری نموده مجلس عالی ترتیب داد و حضرت شیخ را به مجلس یاد کرد و رسوم خواستگاری بنظر او برد و بر وی شیخ بوقوع آمد و بعد چند روزی بسبب بی سبب شیخ آن نامه نمود و به حشر و کجکاح کرد و پدر دفتر که اول بوی خواستگاری کرده بود بگذشت و مراجع آمده اطمینان حال کرد و فرمود که اندیشه کن و سناری کرد و از خود خواهد یافت و عرض چنان ناکه نزد منکوم خود رفت خواست که با منکوم خود صحبت کند خود را نامزد یافت و دانست که این با منی غضب حضرت شیخ است بگذشت حاضر آمده الحاح و زاری نمود قبول یافت و از کجکاح خود بهمان دفتر که خواستگاری می کرد و بود و منعقد کرد و از برای نامزدی خلاص گشت ملا پدر الدین سر سبندی که پیر برادر و خواهر تاش شیخ آدم است در تصانیف خود مناقب الاولیا و صاحبی محمد امین بخشی در کتاب مناقب الحضرات و صاحب تذکره الاولیا و سننات الاکتیاد صاحب روضة السلام مناقب و مقامات بسیار درج تصانیف خود فرموده اند که از ان طبع تحریر و تقریر افزون نباشد آن انکی از بسیار یکی از سبزه نشستی آید که در تمام عمر شیخ صد کس اولیای کامل تکمیل غایب می و باطنی با خرقه خلافت و اجابت طریقت از آن جناب یافتند و فرموده می دان تا صید هزار رسیده بود و شیخ آدم ملی در زاد بود چون بهر بلوغ رسید یکسپاه گری اشتغال داشت چون جاذب عشق حقیقی او را بنزد کشید و یکسپاه کرده بخدمت حضرت حاجی خضر مجیدی که از خلفای عظیم الشان شیخ احمد مجیدی بود و حاضر آمده ترقی مقامات فقر حاصل نمود و بعد از آن بوسیله جمیل حضرت حاجی بخدمت شیخ احمد بیعت کرد و بکمال است کامل فایز گشت و در طریق نقشبندی و چشتیه و سهروردیه و مشتاریه و دراریه و غیره اجازت تلقین یافت و بنجایب خلیف الزمانی و قلیب الاقطاب مخاطب گردید حاجی سید ایل که از خدام عالی مقام شیخ آدم بود میفرماید که وقتی چهارشنبه حضرت علی الشیخیه و سلم شیخ آدم بر بالین من نشسته بود و در فرمود که خاطر معبد ار که صحبت یافتی چهار روز صحبت یافتی و در هیچ کتاب روضه السلام هست که روزی شیخ آدم بایران آمد هم بجله ایشان نشسته بود که در همانست حضرت شاه رسالت تاب علی الشیخیه و سلم ظهور فرمود

و بعد دوست مبارک را کشته با شیخ مصطفی فرمود و ارشاد کرد که تا شیخ هر که از ستم سلمات
 تو تو مصطفی کن آن مصطفی من است و هر که من مصطفی کرد و مغفور است پس شیخ همه مردان
 خود را جمع فرموده با هر یک مصطفی کرد که اصدی ازین دولت محروم نماند و همچنین در یک سینه
 و سینه هفتاد و پنج بار عمل مصطفی بعمل آورد و نیز در یک کتاب مذکور است که وقتی شیخ آدم
 کبیر سینه سفره تشنه بود و در روی دروازه شیفان اندازد و روضه نبوی السیتاده مانده بود
 هر دو مصراع دروازه روضه مقدس اند خود و او باشد پس اندرون تشنه بود و در فانی
 هر دو دست حق پرست حضرت سید عالم صلی الله علیه و سلم در قد اطهر برآمد و شیخ نیز
 شوق پیش رفته مصطفی نمود و بوسه داد که همه حاضرین بشاگرد کردند شیخ محمد شریف
 و شیخ ابوالنضر که از کبار اصحاب آبخن باند میفرمایند که تا مدتی بر حسین بی چین شیخ آدم لفظ
 الله نوشته میدیدیم از خیال یاران محرم اسرار دیگر هم اطلاع یافتند و روزی اطهار این عالم
 با سخن حضرت کردیم متغیر گشت بنا بر آن اسرار شیخ فرمود و بهما تسامحت و دست خویش بر
 پیشانی مبارک نمود و آن طغور را محضی کرد و حضرت شیخ در اوایل کتاب نکات الاسرار
 که تصنیف کرده آنجا ب است تحریر نموده که این فقیر تقرب بر کسی نمیکند و از خود بخور
 سنی نماید چه که بقی سبحان تعالی و عده شده است که من تقرب بجز با اختیار نمیکنم و همان کس
 متوسل برکات و بر تو تسل من ثابت دارد که تقضای مبرم مغفور باشد هر چند ناقص بود
 اما برز قیامت او را از ادبیای تقربین محشور سازی پس حق سبحان تعالی و دعای من قبول فرمود
 و آثار اجابت این وعده و دعا از حق تعالی و بنی المصطفی صلی الله علیه و سلم بکرات مراتب ظهور
 آمده اما با وجود عدم تقرب ازین فقیر چهل هزار کس با شاد و بهر سینه شدند و بارشاد و خالص
 صد کس نال و کمال گشتند و از ارشاد حق چو گوید که همه ستمندان را از فیض خاص علی مستقر
 هر یکی میرساند و شیخ صلی الله علیه و سلم میفرماید که چون داخل طریقه آدمیه شدم در خاطر
 گذشت که طریقه ما به مشایخ متقدمین بسیار متبرک و بزرگ اندام و سوس که در وقت
 مشایخ متقدمین در دنیا نیامدم حالا که مرید طریقه مجددیه که از اهل بیت شافعی است
 شده ام و دیده باید که چه فایده بطنور آید پس بهما تقرب در خواست دیدم و استغفار

هر طریقه با فوج فوج میران خود پیش من آمدند و با من مصافحه کردند و گفت که تو عجب
 سعادتمند هستی که در طریقه مجد دید آدمی می بینی شدی که این طریق آخری بهترین
 طریق مستقیم است چون از خواب بیدار شدم خورسند شدم و سما نوقت از غایت
 خوشنودی خود را بخدمت حضرت شیخ رساندم هنوز نوبت بصر صبح و کلام نرسیده بود
 که فرمود که یا صالح الحمد لله که خاطر تو تسلی یافت شیخ عظام محمد سهار پوری میفرماید که شیخ
 مرا ارشاد کرد که وقتی که ترا همی یا مشکلی پیش آید یا یاد کنی اتفاقا باری در قنار میفرماید
 را به زنان ظاهر بشوند و خواستند که دست بفارست مال من بکش بیند در دل التیاج حضرت
 شیخ بردم ناگاه به پیشم ظاهر شد دیدم که سواری از دو زطاهر شد و خود را بر این زنان
 ریخت را به زنان از خوف وی رو برگریزند چون نیک ملاحظه کردم آن سوار خود را
 مبارک شیخ آدم بود نقلاست که دفتر کے در بنو را با سیب جن گرفتار بود چون
 آن دفتر نزد شوهر رفتی جن او را نمی گذاراشت و شوهر دختر را آزار میداد آخر
 پدرش حاضر شده و بدست شیخ آمده عرض حال کرد فرمود که حالا چون من حاضر شوم
 بگویش او بگوید که زنان شیخ آدم چنان است که از اینجا بگریزی و رننه شیخ ترا خواهد خست
 پدر و دختر چنان عمل کردند فی الحال دفتر صحت یافت و شیخ محمد شریف علامه در
 زانو نشسته که روزی وقت شب در خانه رفته بودم شیخ را در خواب دیدم که میفرماید
 ای امیرالمؤمنین در خانه تو در زاده است بر خیز و در فکری فی الحال از خواب بیدار شدم
 و بر بام خود رفتم دیدم که در زده موجود است چون ملا دید بگریخت حافظ نور محمد بانی
 بیگوید که وقتی که مرا نزد شخصی برای کاری در گجرات فرستاد چون گجرات رسیدم فریدم
 که آن شخص را حکم گجرات ناحق محبوس کرده است ناچار واپس آمدم و عرض حال بخدمت نمودم
 فرمود که در چند روز حکم گجرات خود هم مقتید خواهی داشت الله تعالی روز بایزد و هم از پادشاه
 حکم برای قید حکم گجرات صادر شد و وی مقتید شد در راهی آمد و مدت مدید در حبس بماند
 و نقلاست که شخصی از حکام فاسق بنام شیخ آدم و التماس قبول دعوت طعام کرد
 فرمود که اگر تبار مناسی و بهجت و علم بر آید آسب شوی دعوت تو قبول است و میفرماید

ایستغنی غفنیباک شد و سخنها می آید بانه بر زبان آورد و از مجلس بیخفاست حضرت شیخ بنظر
 تیز و ردی مگر نیست و فرموده رفت باز آمدنش جز بقیامت نبود و نه از آن نابره و در
 رشکار رفت و در شب گفتگ از دست دشمنان هلاک شد و مخفی اسباب و که محبوبه بجای شیخ آدم
 ثانی چهار فرزند و دو دختر داشت که در ایام حیات وی خود سال بود و چنانچه در سفر حسین
 الشریعین سید لیس علی گوهر کی شیخ محمد اولیادوم شیخ محمد سیسی سید محمد محسن خود و سال اولیادوم
 و فرزند بزرگ شیخ محمد وی شیخ غلام محمد در وطن آشراف داشت چنانچه ولادت شیخ محمد سیسی
 در سال یکتر از چهل و پنج در بنو ولادت محمد محسن در سال یکتر از پنجاه و دو در گوالیا
 در عین سفر حسین الشریعین بود و وفات آن جامع الکملات در مدینه منوره بمکرم
 سیزدهم ماه شوال سنه یکتر از پنجاه و سه بود وقوع آمدن فرزند لاری نیز در حبس البقیع
 نزدیکه و صده عالی حضرت عثمان ذی النورین فیلسفه تالیه حضرت شاه رسالت تاسیب
 علیه الصلوٰه و التحیت است چنانچه سایه پیاپی بر و صده ذی النورین بر مزار هدایت انوار
 شیخ آدم می افتد رحمه الله علیه از موهبت

چو کرد از عالم غالی سفر متوقف از	شمال گنج پنهان گشت اندر بزرگ آدم	بسال جلالت او خفا در بزرگ آدم
و گزافا شد از عالم بخت بدو دل آدم	ایضا شیخ والا آدم ثانی و	شد جواز دنیا می در اندر جهان
گشت سفر شمال و وصل آنجناب	شاه عالم آدم ثانی عیان	نیز آدم شیخ محمود آمد است
سید که شیخ زلال آدم سخنان	خود آدم با دمی گفت آدم	سال و وصل آتشه عالی مکان
و شیخ بدر الدین صاحب حضرت القدر	که قلعه تاریخی وفات در کتاب خود نقل فرموده است نیست	
احضل الخاص بوده سید آدم	چو در گذشته می باشد نیکو	چه تاریخ وفاتش گفت بخت
که با صاحب داخل در مدینه	و تاریخ سید در کتاب بنده است	خور چو تاریخ وفاتش گفت
باز در آند به بهشت آدم	ایضا سید آدم سکر بی چون بود	در بلع بقیع اولیا آسوده
جان و ابد به بیت جمال جانان	تاریخش در نون بجو از عثمان	شیخ حامد لاسوری
قدس صبره از اعظم خلفای حضرت شیخ آدم	نور می است بسینار بزرگ و متقی و با ابر بود	
در دهنور شیخ طالبان و مریدان شیخ	را تعلقید به سکر و تربیت	بنمود و شیخ را گفت

دکم خفشی و کم خور دی زنی خورست سخن بر زبان نیاورد و او صحبت افینا مستقر میبود و وفات دی	بروز پنجشنبه است و دوم ماه جمادی الاخری سینه یکنوار و پنجاه و چهار سحری است
از مولف محمد کوکلی شکیبانی	چونکه حامد حاد دین و ذوالکرام سال وصل و چوبستم از خرد
گفتند تا شیخ کمال کن رقم	شیخ نور محمد کاشی در می قدس سهره از خلفه کبار
و اصحاب نامدار شیخ آدم بنوری است و در حرکت و پیچید و عزلت و سخاوت و شجاعت	و ریاضت بی نظیر اول عمر جوانی بهلا بهر دو سلطان بنور تحفیل علم طاهر می نمود و بعد از آن
سجده است شیخ آدم آمد و فرید شد و بدرجه کمال رسید که هزار بار درم قوم افغان یوسف نبی	بنو حبه موجه می بدرجات ولایت رسید و از پنجاه تا حال ادا و شیخ نور محمد و اولاد در میان و
در مدتها قاشا و موجود است وفات دی در سال یکزار و پنجاه و نه سحری است از مولف	بجنت پر تو افکن مثل خورشید
در مشککات نور محمد	میر نعمان محمد دی قدس سهره از اعظم خلفای شیخ
احمد محمد دست مناسبت بزرگ جامع سیادت و شجاعت و در درج طاق و در علم	و حلم و دیانت و طاعت شهر آفاق بود و در طریقت و شریعت قوی محکم و بایر اسب داشت
و بسیاری از مخلوق بهرکت توبه می براه هدایت و کمال ولایت رسیدند و اگر است و خوارق	بسیار از وی سر بر میزدند و وفات حضرت میر تبارخ هزار و هشتاد و سه سال یکزار و شصت
سحری است و صاحب خیر الواصلین رحلت میر نعمان در سال یکزار و پنجاه و هشت و یک سحر است	محمد رمی فریاد از مولف
چون از نعمانی جنت گشت مشتم	شاه ملک ولایت میر نعمان
بسال انتفاکش گشت سحر	که بادی زینبخت این نعمان
بسال وصل حضرت میر نعمان	ایضا ریت نیاز نیست دین
داخل جنت چو شد تاریخ او	کن رقم شیخ معالی شمس
میر و الایاه نعمان	میر ابوالعلا نقشبندی اگر آبادی قدس سهره
از اولاد حق یادخواه امر نقشبند است و در اکبر آباد سکونت داشت ذات مبارکش	نهایت زاهد و عابد و متقی قلزم فیض و معدن احسان بود و خلق خدا فرج و رفوع بنجد است

و سه حاضر شده میفین و دنیا و عقیقی حاصل میکرد و حضرت میر بهر یک طالب خواه
طالب دنیا و خواه طالب عقیقی بود و متوجه پیشرفت مشکل کشای کسب میفرمود و میگفت
که بعضی مشایخ عظام طالب کار دنیا را نزد خود جا میکنند پسند لیکن نزد من بهتر است
که اول طالب دنیا فایده بطلب دنیا می گرد و در این راه که دعای مردان حق و طالبان خدا
مقبولست و از دل مقصد مردان خدا گردد و کشت دگر کار دنیا موی کشت دگر کار عقیقی بوی کوفه
پس خلق اینده نزد حضرت میر جمع میشد و آنجا که اول طالبان دنیا میبودند و طالبان حق
میشدند و در این عقیقی میر سید شرفاقت آن جامع الکملات بر در مشنبه نهم
ماه صفر سال یک هزار و شصت و یک هجری است و مزار برافزار در کربلا آباد است

از مولف	سجده برین یافت قدر یکنند	چو آن بوالعلاء سید مقتدا
و مآلش تو دنیا من قلم جهان	لفظ ما اسیر سخن بوالعلاء	شیخ ابوالفتح

قدس سهره از قدما می اصحاب و اهل اجاب و محرم اسرار و کارگز افغانها
کار حضرت شیخ آدم بنوری بود و در اوایل خدمت شیخ بنایت بنوخی داشتی
و در بر وی شیخ کلام محبوبانه کردی و شیخ را هم کمال می محبت کمال معنایت پیچید
که از خور دمی و ایام طفولیت دیر از سایه عاطفت خود پرورش یافت و تربیت نمود
و شیخ ابوالفتح اول مبتلای عشق مجازی شد و باز متوجه پیر و ششصد عشق مجازی و
مبدل لغتش حقیقی شد و بدین کمالات رسید که بارها شیخ آدم در حق وی میفرمود که شیخ
ابوالفتح یازدهی است راست است وفات شیخ ابوالفتح در سال یک هزار و شصت و شش هجری است از مولف

حضرت ابوالفتح پیر دنده دل	یافت چون از هر درخت مکان	سال وصل او بر گرفت دل
گویند بوی بوی نفع نفع جهان	هم نزد شیخ زمان محبوب گفت	انتقال آن شده کون مکان

شیخ عبدالحی قدس سهره از اهل خلفا و اعظم اصحاب حضرت احمد مجید است مقتدا
زمان و امام جهان مدین محبت مخزن کرامت بود در ذوق و شوق و جذب بر استغراق
خانی نداشت و در اتباع سنت بنوی و در ع واقف بنیظ و در کرامت و خوارق
وفات شیخ عبدالحی در سال یک هزار و هفتاد و هجری است از مولف

گشت مدفون چو آه موت گنج در زمین حق پرست صبا الحی احمدی اعظم الشیخ سالتش
 قطب دین حق پرست عبدالحی شیخ احمد سعید نقشبندی مجددی فرزند دوم
 شیخ احمد مجدد الف ثانی است عادی محقول و منقول جامع فروع و اصول صاحب
 عالی و عالی منظر جمال و کمال مخزن برکات معدن کرامات منبع انوار واقف بر کرم
 عظیم الاشفاق صاحب مقامات جلیله و مذاج عالی بود در طریقت از دال بر کرامات و فیض
 و نایده تمام حاصل کرد و خوارق و کرامات بسیار است اخلاق رازدات بابرکات وی سر بر خیزند
 صاحب تذکره آو میانه از ملا بدر الدین مجددی نقل میکنند که روزی بنجد است شیخ
 احمد سعید حاضر بودم عادی یک بشیر برگ پان یا برگ پلاس پیچیده حاضر کرد شیخ آنرا
 وافر نمود و بشیر پان تناول کرد و برگ پلاس را که لفافه او بود که باز بصورت بشیر
 برگ پان بسته بجانب من انداخت گمان بردم که شاید بشیر پان است که بمن عطا کرده است
 بتفطیم تمام برداشتم چون و اگر دم خالی بود بعضی حاضران مجلس از بخیرت من تقسیم کردند
 و من شرمیده شدم آخر برای دفع الفحال خود آن برگ را در دستار خود پیچیده
 کردم چون بعد بر خاست مجلس در خانه خود آمدم و دستار را از سر جدا کردم و بارانی
 انداختن آن برگ را بر آوردم دیدم که آن برگ پلاس برگ پان شده است از
 مشاهده این کرامت و تصرف حیران ماندم و بهزار خوشی تناول کردم عادی یاقیم
 که از احاطه تحریر افزون است و صاحب دارالمعارف میفرماید که خوابه باقی باشد و بدو
 میفرمود که خوابه احمد سعید و محمد معصوم هر دو پیران خوابه احمد پاره های جواهر اند که
 بی بها اند و در ایام خود سالی بمقامات احمد رسیده اند و نیز از دارالمعارف نقلست
 که شخصی بنجد است سید غلام علی شاه و یادی مجددی عرض کرد که خوابه شاه الشیخانی
 میفرماید که هر دو صاحبزادگان شیخ احمد در باب تجدید شرکت دارند غلام علی شاه فرمود که دیگر
 خبر ندارم لیکن شیخ احمد مجد و میفرمود که معالیه من و فرزندان من مثل معالیه صاحب شریعت
 بجز خود که جدا و آنچه و قایم تحریر میسر صاحب و قایم خط می نمود همچنین آنچه معارف بمن
 مکتوبات اند سپردم آنرا از خود یاد گرفته اند و صاحب حضرت القدر من روضه السلام

میفرماید که خواجہ احمد سعید آنچنان جمال طاهر و کمال باطنی داشت که هر کسی که یکبار
 رو بروی او می نمود کماله حسن و کمالات جمال آنچنان پیش و فیما بین خواجہ آدم نبوری
 و دیگر بسیار را پدید می نمود و در او دستگیری بود و آنچنان فرزندانش شیخ آدم و خلفای طلبه
 ایشان را بر وقت تشریف بری وی بکس خطبه و بر روی خود تربیت میکرد و شیخ میرالدین
 صاحب حضرت القدس در مناقب آنچنان پیکته با و رساله جامع آورده است و ارقام نموده
 که در جوید برکت آموخه خواجہ احمد سعید جامع کرامات بود و در ایامیکه در سرسبز و بای غلظت ظاهر
 شد و صد باطن خدایان بلای جان ریا پاک شد و سکنتی آنجا از هر جوی با آنجا که فرزند
 و آنحضرت فرمود که از امروز باز اصدی بمرض طاعون تعلق نموده شد انشاء الله تعالی همچنان
 بوقوع آمد و **وفات** شیخ احمد سعید در سال یکم از هجرت دو و عمر شهادت سادست از دست
 چون سعید از دنیا برفت بست در جهان تمام شد و در خطبه گفت سیر در سال یکم از دست
 نیز روشن ولی دین سید است باز با سیر و شهادت اهل فیهن که تا شش نذازدل رسید
 اینک شجره از دنیا بفرود آمد و در آنجا که در میان مردمی از خطبه شیخ و شیخ نطق آرد سال از
 هم بخوان سدی عارفی احمد سعید شیخ محمد سلطان نبوری قدس سره از علمای
 خلفای شیخ آدم نبوری است بنایت بزرگ و صاحب علم و عمل و حال و حال بود و بسیاری
 که بسم الله الرحمن الرحیم خوانده و میگرد شفا می یافت و برای عرض میزاد بر استخوان شسته
 بسم الله می خوانده و میفرمود که در گروی بیمار بیاید و در جند روز شفا می یافت
 و چون ذکر میکرد حیوانات بیابانی را فریاد می کردند و در جند روز شفا می یافت و ذکر میکردند
وفات وی در سال پنجاه و پنج هجری است از سوره
 چون محمد بن صدق و صفی رفت در فردوس بی فقر و خلل سال تحلیش بر سر شجره
 از محمد مخزن علم و عمل شیخ محمد مصوم قدس سره فرزند میانکی شیخ احمد
 محمد و الف نمانی است طلب الوقت و مرشدی بود و نسب شریف اجداد و امجاد و بیازده
 را سبط السلطان فرخ بارگاه کابل و نسبت و نه واسطه بامیر المومنین غیر فاروق میرسد
 در این قبیله می شنید احمد و المیرزا گواش بیعت خواهد نمود الهامی رسید و میفرمود

که تو را این فرزند بر بالیدیا را چنانست که بعد تولد وی مرا محبت آتینین پیر کرد و بهر کس که در
و دهشت بهر موم از معلوم است که او در ولایت محمد الشیر پادشاه بود و در عرش شاهزاده سالکی بهر شش
عالمی از چاهت قابل تحسین شد و دستار فضیلت بر تارک مبارک لبست من بعد معلوم بالطنی بهر
شده بهر موم و والدید از موم اولاد شیخ بزرگ سبقت بر دوش شیخ احمد مجد در آخر عمر
میران خویش با وجود کم عمری بوسی حواله نموده بود و در حق دسک دعای فیض میفرمود و
ایک که همین کلمه پوری می خاتمه را تحت سلطنت لسته اقتیانت بر دارنزار محبت
انفیا و مجلس بادشاه محترم باشد پس همچنان بوقوع آمد که شاه جهان بادشاه محبت
وسه اسپه یار سیل کرد لیکن شیری نمی باشد الا او رنگ زیب عالمگیر حضرت شاداد است
آور و دوام محبت میخواست قبول فرمود و میران معصومی که بتوصیه دسک بدرجات ولایت
رسید ندر زیاده از صد هزار بود و چون از هندوستان عزم زیارت حسین الشیر فقیه و
اهل عرب و عجم بنیاد در حلقه ارادت در آمدند و صاحب تذکره آدمیه میفرمایند
که محمد داراشکوه خلف شاه جهان بادشاه مرید حضرت ملا شاه قادری بود و عالمگیر او نگه سپید
مرید حضرت معصوم سرسندی و فیما بین هر دو برادران تشایع و عداوت واقع ازین سبب داراشکوه
را با عزم زیان سرهند هم که در تنه و تقصیر بود و چون حضرت معصوم در مدینه منوره سیر شنید که
داراشکوه ولیعهد شاه جهان پیر خود شده است از استماع این معنی تفکر در دل لاحق حال شد و از
حصول حضرت بر سر مدینه منوره بنویشت و برده متوجه شد و عرض کرد که در باب فتنه هندو
به بنده هر چه ارشاد شود و اعمل آنم که میران و البستگان بنده در سینه یاد داراشکوه که عداوتی این
خانان است ولیعهد شاه جهان گردید بسیار که تکلیفی بوالبستگان اینمندان رساند و درین آنجا محبت
گشت که آنحضرت صلی الله علیه و سلم شمشیر برست گرفته ظاهر شد و فرموده که هر که دشمن شما
برای او این شمشیر قرآنی کافی است چون از مراقبه سر بر آورد و فرمود که داراشکوه در هند
گشته شد پس همچنان بوقوع آمد محمد معصوم یوم پشاور می سیگوید که فقیر از پشاور
بارده ملاست حضرت معصوم اسبوری شتر و آن سمت سرهند شد نگاه در راه شتر برید و من
از پیشین شتر معصوم دیدم که در کابل و شتر برید و در کابل برید و شتر برید و در کابل برید

با کرم بجز در یاد کردن شیخ بزاران خود
نمود و پانزده کتاب بعد از آنکه در غایت شد
فکرم آری عین بود غوطه با حوزم و
ایجاد آوردم فی الحال تا هر شده مرا از
و با حال شده بر وجه اسنادم و تاسی که
از وقت به طرف صورت شیخ در نظر می آید
در وزن جمیل همسایه بر او عاشق شد و از هر
و از جانبین نفس طالع مشهور غالب شد
به خانه افتاد و دیگر حضرت شیخ متصل و از
باید که خبر در کتاب انبیا را در نگردم و چون
مرد حضرت غنیمت شمرده از آنجا فرار کرده
حضرت معصوم که تقرب به رضای اعدا
ر بر پا در پی ستیده است همیشه ششم
ب کردن نشاید بجز در گذشتن خطه سر
یم بزرگی مراتب خوانی که بزرگ است
ستدعی معافی تقصیر شدم میسر می
نوت شد و الدین اولیا برزخ و فرج میگردند
ایشان قبول افتاد و شیخ بر بالین مرده
ت مسجالی شیخ لاف متونی در حرکت آمد
نیکانی نیز در کتاب تذکره شیخ معصوم
بره که یکی از مریدان و معتقدان شیخ
شخصی که مذہب شیعه داشت سبب اصحاب
غایت غضب و عقده منشی بر سینه بر کینه

کسین از رویه مالی نماید هر قدر که فرج میکردم از غیب پیدا میشد و اوقات حضرت
 میرزا یکتا از دستاد و بیست است از موصی
 نو و صدق و یقین علم ابتدا گفت میرزا یکتا از حیاتش
 شیخ محمد انبیا کی قدس سره از محبوبان و مقبولان و مقلدان و متفقا
 علم ایشان شیخ اکرم سنوری است احوالات عجیب و مقامات غریبه داشت و در
 خوارق و کرامات مشهور و باوصاف نامهری و باطنی موصوف بود و اوقات
 وی در سال یکزار و هشتاد و سه به حج بیت از موصی است
 بنجلد برین یافت آخر مقام انتهایی ترحیل الشاه دین
 شیخ محمد شریف شاه آقامی قدس سره از کبار اولیا و اعظم
 خفای شیخ آدم است در علوم ظاهری عالم بود و بزرگ و بزرگ و تقوی مشهور و کمال احوال
 صواب حال و حال و فارسی وی در سال یکزار و هشتاد و سه بود و قوع آمد از موصی است
 چون از دنیا سوخت و رفت است شاه عالم شیخ دین سلطان شیر
 از امام السیدین سلطان شریف خواصیه مدین الدین خلعت خواصیه خان و محمد
 نقش مینوی قدس سره از عظامی مشایخ و کبرای علمای کثرت است نظیر است
 در زهد و ورع و تقوی و اقبال و شریعت در ترویج نسبت در ترویج بدعت ثانی داشت
 و در هر علم و صلاحی وقت تحریر و تقریرش مقبول و مشایخ عظام و علمای کرام را
 رجوع تمام نموده است وی بود و علمای محمد مثل حضرت ملا محمد طاهر شیرازی خلعت مولانا
 حمید در سلام و ملا ابوالفتح کلور و ملا یوسف مدرس و مفتی محمد طاهر و مولانا عبد الغنی و
 مولانا مفتی شیخ احمد و غیره که در کثرت علم شریعت می افزا افتند و سر خط زمان و سه
 و هشتاد و با حکام روایت و عدالت فتوی از وی می جستند و وی بفرمان علمای
 عهد کتاب فتاوی نقش پندیده و کثرت السعادت در علوم شریعت و طریقت
 تصنیف فرمود و نیز کتابی عمده به عبارت فارسی و کسب الموصوم بر سال
 رضوانی در احوال خوارق و کرامات و ذکر مقامات پیر عالیقدر خود تالیف کرد و آن

کتاب نسبت آبابی خود بخواجه علاء الدین طاهر بن علی که سابق در ذکر مریدان و مریدان و مریدان
 مذکور شد بسیار بد نسبت چنان که بارها بنظر من بخواجه ابرار نقشند رسیده که خواهر و
 محمد و الدیاجدی مرید و غلیظه خواهر محمد اسحاق سنینی که در ده بیدی روی مرید و غلیظه
 خواهر خواجگی احمد کاشانی است و نسبت و تمکین از مولانا لطف الله که از خلقی خواجگی
 احمد پور دانت و خواجگی احمد فیض باطن از مولانا محمد قاضی غلیظه اعظم خواهر عیسی از ابرار
 نقشند یافت و خواهر عیسی الدین فیض معلوم طاهر و باطن از پیران و مریدان و مریدان
 کرد و چون در عهد سلطنت شاه جهان بادشاه مظفر خان حاکم و ناظم کشمیر شد
 و در عهد و سکه نیابین مردمان قوم شیعه و اهل سنت جنگ و کشت و کوفت آمد و
 بعد کشت و خون و مرده و مرده و مرده قاضی ابوالقاسم و قاضی محمد عارف و دیگران
 هر دو قاضی بسبب هجوم و اجتماع هر دو قوم در باب سزا و بی اهل تشیع و اهل سنت
 و تساوی یکدیگر بر دندارین معنی همه مردمان اهل سنت ناراض شدند از شهر بیرون
 آمدند و هر کس که خواهر فاضله و محمود و مقام سفت چهار مقام کردند و حضرت خواهر
 نسبت ناظم کشمیر و عثمان سفت و درشت و خور و نمود ناظم کشمیری الفور سفت است آن
 روشنفکران حاضر شدند و بنزار الشی خواهر را با جمله اهل سنت و در شهر برد و منجمه مردمان قوم
 شیعه و بنایک زبان به شب و تیرامی اصحاب کبار را در آورده بودند بسیار کس القتل رسانید
 لیکن این همه عمل از مظفر خان لطف به بعضی خوف هجوم و بدو الظهور آید و در باطن ناراض شود
 عثمان شکایت آمیز و ملال انگیز از طرف خواهر به باد شاه نوشت و حکم شاهی بطلب
 خواهر صادر کرد و خواهر به حبس انحراف شایعانی روانه سمت لاهور شد و در لاهور رسید
 بایامی بادشاه به لاهور قیام پذیر گشت و خواهر عیسی الدین فرزند و بن خود را غلیظه اعظم و
 سجادین خانقا که غمیه مقرر کرده از لاهور روانه کشمیر ساخت و وی در کشمیر و تعلیم و تعلیم
 خلق کوشش و سعی جمیل بکار برد و خلق او را قانع و در راه سبب خلق نامور
 شدند و فات آن جامع الکملات بقول صاحب تاریخ اعظمی در راه محرم الحرام سال یک هزار
 و پست و پنج است و مزار پیرانوار در کشمیر زیارتگاه خلق است و آنجا به پیرانوار حین

داشتند و آنجا که در حیات خواب بر حمت حق پیوستند و خوابی تمام الدین باری بید
 وفات خوابه خود در سال بماند و در سایه عاطفت پادشاه پادشاهان که بیگم صاحب شش
 پرورش یافتند و در این ایام خالق عالمیاه شد و مولانا عقیده حکیم خلیفه اعظم خوابه خوابه

سند آرای خلافت طریقت مانرا از حق لطف | چون بقیه خلقت با فضل حق
 قطب ربانی معین ال دین | خوابه خلقت بگو سلسله و گرا | تاج عرفانی معین ایل دین

شیخ عبدالنقی نقضوری مجید و سی قدر من سوره از خلایق همیم و یاران
 قدیم شیخ آدم بنوری است و از کثرت حضور شیخ قطب حضور شیخ خوابه
 قطب خات در رساله تذکرة الاولیا سیف باید که روزی در صحبت شیخ عبدالنقی
 بودم عرض کردم که یا حضرت در کایت تا پادشاهی نشان داده عالمگیر نصیب گردد و در
 آن حالت من یک دویله نذر اندام جناب خواهم نمود با شمع این معنی فحش متوجه
 و فرمود که لشکر دارا شکوه را از بهیمیت شد و عالمگیر به تحت سلطنت نشست و این کار
 شدنی که خلافت را در آن راهی نیست پس همچنان بود و چون آمد بعد تمام سلطنت عالمگیر
 ذکر آن معنی بکنند پادشاه کرده فرمان عطای یک دویله سمی شیخ حاصل کردم و بخدمت حاضر
 آوردم شیخ قبول نکرد و گفت که ما برای خدا اند و در دین نذر اند که در حق پیران نیست
 و صاحب مشافقت آدمیه سیف باید که روزی از خاندان شیخ شیخ بخدمت حاضر
 عرض کردم که در خانه شما امروز روغن نیست فرمود که طرف روغن پیار چون آورد
 بسم الله الرحمن الرحیم خوانده و روغن نظر کردی الحال پیرا از روغن شد و ارشاد کرد که از این روغن
 پنج کن و پیش کسی ظاهر کن پس فرمود تا چند سال از آن طرف روغن مخفی کرد و هیچ کس
 آنرا ندید که اهلان را این را از پیش زن همسایه نمود و روغن با تمام رسید و وفات
 این صاحب الکمال در سال هزار و هشتاد و شش هجری است از مولات

از جهان چون داخل فرود شد | عبد خالق شیخ دین والا ولی | صاحب حق عبد خالق اهل دل
 گویند این هم حضور بی | خوابه و او در مشکوتی کسیمی قدس سوره
 در علوم حکمت و معانی و فقه و حدیث و تفسیر و اخبار و غیره چنان بود چون کتاب

مشکوٰۃ الصالحین را متناوباً استناد بجمله خود داشت بر او و مشکوٰۃ مخاطب شد و بعد حصول علوم ظاهری و کسب معرباطین اول تجدیدت باب تصنیف الدین حاضر شد و فیضیای صحت یافته در سلوک کتاب بسیار الا یزید را احوال مشایخ و مقامات آنها و غیره تألیف عربی و فارسی تألیف نمود و من بعد حضور خود را در محضر تشبندی مرشد و تکمیل کرد و در سال یکم از نو در مصیبت و فاساد یافت و در کشمیر در محله کنده پوره مستقل عبید گاه در نشاند و شیخ تونیان تالیف وفات وی در پنج تواریخ اعظمی است از مولف

شیر و دوازده غیره از فاضل شیخ کامل صوفی گفت تا او را بیگفت خود با ذیل گفت فاضل صوفی شیخ محمد امین در اقلیت تشبندی کشمیری قیاس بر سره از مرقه تاج کشمیر بود اول نوکری صاحب لا یزید و فاضل را بهایت چون جاذب عشق حقانی او را آنچه کشید تارک نشد و ترک پرستی نمود و مرقه پدید و تشبانی در او در عزم عبید الوهاب که عقیقه اعظم شیخ عثمان و التدری بود گذرید و بعد حصول مرقه خلافت تشبندی به بطن خود مراجعت کرد و در خانه پاسبیان سکونت نمود و بعد از مدت حق مشغول گشت آخر علی و فضل از انجینای کشمیر بود معی رجوع آوردند و جم غفیر تشبعت از او در مرقه شریف گشت چون عمر شریفیش از مرقه و در گذشت بنابر پنج و ششم رمضان المبارک سال یکم از نو در و شش ازین دار پر لال و بسیار دستمال است و از او بر انوارش در کشمیر نیز نگاه خلق است و کتاب قطرات در سال ضروری از انجینای دوی است و مصحح هم عرش بود و مسکن روح الامین و تالیف وفات وی در پنج تواریخ اعظمی است و شیخ موافقت و فو و معارف و صاحب خلق و کرم نیز مازاد یکیک و داده

تالیف وفات آنجناب اندر از مولف چون امین از او دنیا است

ول سال میل آن والا رحم گفت شیخ کامل و اکمل بگو با و دیگر خوان امین ذوالکرم

شیخ سید الدین بن محمد معصوم بن شیخ احمد مجید و قدس سره جانی بود و فیضان علوم ظاهری و باطنی و کمالات صوری و معنوی و زهد و روح تقوی و عبادت و سماع و شریعت و خطابت می گفت مخاطب بود و هر کس که از کفار و فساق و فجار و زبیر بارت با برکت آن زمره الا یزید شرف شدی تالیف شدی شیخ از دنیا

محمد

و صحبت اهل دنیا باین بیت اختصار از دانشی و علمای مشهور و خردی و چون در علمای اهل
 کز وی منتظرانه نشستی بطوریکه عاشق منتظر آید آن معشوقی نیاستند و اگر احدی از اهل محفل
 تمام اندر زبان آورد که این بر سماعت شیخ بدو پیش گفته و بر زمین نماند و غنیمت پسندید
 و کرامت و خوارق بسیار اختیار را از آن جناب هرگز ندیده و ندانست که شیخ سیف الدین
 بعد از نصف شب بیدار شد و ای نوافل تقی از بستر برخاست و بالای حجره برآمد و اتفاقاً
 آن روزی بگوش حق نیندیشی و ای انشا و ای اختیار شده باز هم بر زمین بیفتاد و ضرب سخت
 بر ست مبارک رسید چون بوسه آمد فرمود که مردمان بسبب شک سماع را با بیدار و میگویند بیدار
 ایشان اند که با سماع سماع میکنند لکن سماع که روزی شخصی که از مردمان شیخ بود و در مجلس
 سماع رسید و آواز سماع بگوش وی آمد تا باینکه در دو شبست و سوزش را ضبط کردنی الحال
 قلب وی بشکافت و ببرد با سماع اینچنین فرمود که سماع مملکتی در دین نیست لهذا علمای
 دین سماع را حرام تصور کرده اند لکن سماع که در فلقا و شیخ هر روز چهار کیس و بیش
 برای استفاده جمعی آمدند و موافق فرمایش هر یک علوی و علوی و علوی و علوی و علوی و علوی
 اینهمه بستم سالکان و کرامات بلند و کرامات از جنید میر سید محمد شفیع از طالبان خواست
 که تقلیل غذا کند شیخ گفت که درین طریق حاجت تقلیل غذا نیست که بزرگان باطنی
 کار برد و اقامت و قوت قلبی صحبت شیخ همانرا اندر فرمود و مجاهد و شاکر و خرق عادات و
 لغزات است و نا باین کار کار کردیم عرض نمودم و ذکر و توجیهی اندر و ابداع سنت
 و کثرت انوار و برکات است و فاست شیخ سیف الدین در سال یکتر از دو و هشت

همچونیت از مولود	چو سیف الدین ز دنیا رفت سبقت	۱۰ سال وصال آن پیر کوفال
رقم کن با صفا شمشیر دینی	دو بار شاه عالی سیت قتل	شیخ سعیدی پانچاری
<p>مجدوی لاهوری از علمای مشایخ رومی زمین و خفا که کالین شیخ اکوم بنوری است جابن علوم ظاهری و باطنی بود و از عمده خردوی در سایه عاطفت بایه پیر روشنفکر و پیر دانش یافت و استحکام ظاهری و جمعیت باطنی بهر سبب شیخ محکم و پشاور می که از جمله اصحاب و احباب شیخ سعیدی است کتاب جوهر الابرار در</p>		

احوال واقوال شیخ از روز تولد تا یوم وفات تالیف نموده است و حواش و
 کلمات بنیما را از آنحضرت در آن مندرج فرموده و صاحب کتاب روحه السلام
 شرف الدین کبشیری مجیدی نیز در کتاب خود مناصب بنیما را و حواش بسیار
 ارقام سیف یار چنانچه یکی از هزار و اندکی از بسیار بحدیله تحریری آید که شیخ سعدی
 سیف فرمود که بجز سیست ساله بودم که روزی از دیه گن خود برآمده بر لب چاهی که نزدیک
 دیه بود و صحنه میکردم که مولانا حاجی سعدی التذویز آبادی که یکی از خلفای شیخ آدم
 بنوری بود و قصد بنور داشت از آنرا گذر کرد که چون مرا با احتیاط تمام متوجهی
 دید بسیار خوشنود شد و بسیاران خود فرمود که درین عمر خود سالی این کودک چه چشیده
 تمام و صحنه کند پس ایمن منوچه شده راه خود پیش گرفت من از بعضی مردمان
 همراهان ایشان پرسیدم که این بزرگ کیستند و چه نام دارند گفتند که حاجی سعدی التذ
 نام است و قصد بنور دارند و میخواهند که بخدمت پیر و شفیع خود حاضر شوند پس بجز
 حاجی حقیقی من بعقب ایشان روان شدم و در راه با صحرای فقرای مولانا احتلاطی
 و آمینگی نمیکردم و بنور خواب علیحد از ایشان مشغول میبودم چون به بنور رسیدند و
 بشارت ملازمت حضرت شیخ مشرف شدند شیخ از مولانا حاجی عالی بنریک فقیر علیحد علیحد
 استفسار فرمود آخر چون نوبت بمن رسید مولانا عرض کرد که این طفل هم همراه من آمده است
 و احوال غریبه و معاش عجیب دارد و شیخ فرمود که چنان نگویید که این طفل همراه ما آمده است
 بلکه بگوئید که ما همراه این پسر آمده ایم و این طفل سعادت مند ازلی است و مقبول لم نزل
 اگر بر دوش و نشر حق سبحانه تعالی شمارا به بخشیدستش این طفل خواهد بود و یاران
 شیخ بمن متوجه فرمود که ای پسر نام تو چیست عرض کردم که سعدی شنیدست
 گویان بر زبان آورد که هر جا که باشی و هر جا که رویی در دنیا سعدی و
 در عقبی سعدی **۵** پیر خ تا سال عمر او بشود **۱۱** سعدی حاضر تو سعادت برد
 پس عنایت بای بنیما را و تملقات بسیار کرد و همراه خود بحرم محترم خود برد و باهل
 نرم هم مخاطب شده فرمود که امروز کودکی خود رسال صاحب کمال نزد ما رسیده است

که سید عالم صلی الله علیه و سلم و خیر النساء فاطمة الزهراء و در ابغز نزدی متولی فرموده
 پس مشرف بشرف بیعت خود ساخت و بخدمت خاص مامور فرمود و صاحب
 روضه السلام بخواست که کتب عامی و محکم این بدخشی مجیدی سیف نماید که شیخ
 سعدی دلی باور زاد بود و او سی حضرت سید الانام علیه الصلوٰة و السلام و بایام
 خورد سالی بر مشکلی و همی که متوجه میشد کفایت میرسد و توبه موجب اش بر سبب
 زده موثر پیود بلکه بنیان از نام نامی و اسم گرامی دی میگردنیتند و بر و غایت بر او بیا
 که توبه میگوید فی الحال حاضر میشد و دی از رومینت مشایخ عظام هم فایده عظیم یافت
 و بجلالت ممتاز شد و نیز صاحب توانیخ بدخشی فرموده که شیخ سعدی میفرمود
 که وقتی من بیکر کالی پیر رو شنفی خود بشهر سهار بنور رفتم شبی در محفل مسجد بجا لب
 بین النوم و الیقظه دیدم که بر آن شهر نوری ساطع شد و محیط آن گشت همرازی
 عقیقه از اولاد یکی از انبیا علیهم السلام نزد من آمد مرا گفت که حضرت سیده النساء فاطمة الزهراء
 رضی الله عنها بیرون مسجد ایستاده اند و شما را طلب کرده اند پس آنجا رفتم دیدم که حضرت
 خاتون قیامت با جمعی از نجایب بنیاد در مقام پیشوای و امامت ایستاده است پس بمن
 بجا لب شد و فرمود ای فرزند خواستیم که ترا از طرف خود تحفه بخشیم و اسم عظیم بیا نگویم
 و اسم عظیم بیا مونت و اجازت بخشید و با همراهم بیان عالیشان در بهار پرواز کرد و از
 چشم من غایب شد و من میفرمودم که و قتی که شاه جهان بادشاه بگفته بگفته ناحی آگاه
 باخراج حضرت شیخ آدم از هندوستان حکم داد جمیع اصحاب و اصحاب شیخ رجوع کردند
 که این بادشاه را تنبیه و توبیخ باید کرد شیخ فرمود که بادشاه اسلام مست باعث رنای
 خاص و عام در حق او اراده بد کردن نشاید که معذور است و از حال باطن ناخبر دار
 نیست اصحاب چون از آنجناب مایوس شدند با هم بمصلحت کردند و بکلف حال
 من گشتند که در باب تنبیه بادشاه متوجه شود اما من از نارضا مندی شیخ
 از لب کردم شیخ ابوالفتح که از اعظم ملها شیخ بود و کفیل این معنی شد و گفت
 که متکفل رضا مندی و خوشنودی من شیخ میثوم اگر از زده شهر خوشنودی

ایشان بزمه من است پس یک تن نزدیکی را از یاران با خود رشتی ساختم و در
 باغ کما مران رفتیم و تو چشم گشتم و تفرنی کار بردم که بادشاه را با توحش و جمع
 ارکان داعیان و سکه که موجب غوای پادشاه شده بود نیز برکت دست برداشتم و خاتم
 که زیر و زبر گفتم نگاه مانفی پیش آمد و مرا از آن تصرف بازداشت کثرت ثانی دست تصرف
 دراز کردیم و دیدیم که حصاری عظیم از غیب بگرو بادشاه برپا شده است که کسی را دست بران
 نمیرسد غیرت گریان گیر حال شد مرتبه ثالث دست تصرف دراز کردیم و خواستیم که از حصار
 درگذشته کار بادشاه تمام سازیم که حضرت شیخ بذات بایکات خود را میبرد از آن گرفتار
 در شاه نمود که اسل فرزند در چنین امور تحمل باید کرد پس از آن اراده باز آمد و از غایت
 شرم و حجاب تا سر در در زیارت مشرف گشتیم بعد سدر و زبون حاضر شدیم و قسم
 نمودیم و یک درین باب گناه تو نیست بلکه گناه تو که از الله است که ترا بنیضی آموده
 ساخت و شیخ محمد امین بدخشی میفرماید که در لاهور چون ثواب سعد الله عالت و دیگر
 صاحبان مزاج بادشاه میر شیخ آدم کدر ساختند و شیخ بختند شاه از لاهور روانه
 خود را بنیضی بر خاطر شیخ سعدی نهایت گران گزشت و متوجه خرابی بادشاه شد
 از غیب شمشیری بدست گرفته خواست که بر بادشاه و ترک ناگاه شیخ آدم ظاهر شد
 و دست شیخ سعدی بدست حق پرست خود گرفته فرمود که درین باب تحمل لازم است که
 بادشاه اسلام و نیکخواه خلق است و محترم شرف الدین مجذومی صاحب
 رونق اسلام تحریر فرمود که چون شیخ آدم روانه سمت بیت المقدس گردید شیخ برادر
 زیارت الدین مشرفین بخانه خود تشریف برد و چندی در آنجا ماند و با اتفاق میر
 مسعود بنشی که اول از امرا می شاهی بود و بعد از آن تارک شده مرید و خادم
 شیخ آدم شد روانه سمت که معطل گشت چون بر جهاز سوار شدند و در
 طوفان عظیم برپا گشت و بر جهاز بلا صعب نازل گردید و قریب بود که جهاز
 دایم جهاز غریق لجه نشت شوند در آن حال میر مسعود بنشی دست سعدی آمد و
 دستهای او را گرفت و فرمود که درین جهاز از دون سمتی اهل جهاز زانو

بوالهولت اوقوع آمده است بابر آن درین حادثه گرفتار شده اند اما از پیشگاه علم این
دیده دارم که ازین حادثه عظیم خلاص یا سببند بجز آنکه این کلمات زبان گوهرانشان
بوقوع آن حوادث نماندند و بهر حال سلامت به اهل سعید چون در کمال غایت و
حاضر فرست شیخ ام کشید و حال خرابی جهان عرض داشت که در مورد که اگر شیخ سعیدی
در آن بود نیز بود و اهل جهان ازین برای جانگزاها بماند بماند و شیخ محمد امین
پر خشتی پیغمبر باید که حضرت شیخ سعیدی را که چون اهل سعید است شیخ
آدم پیر و شیخ سعیدی و در اعظم زیارت حضرت شاه و سالت پناه معصوم شده و اقل
از سر و آنگی خود روانه سمست مدینه فرمود و قتی در راه اقلیج عملی شد و در آنجا
در آمد که آبش غمیست و بهر دلیل سبب نیست بجز سوزی آب سرد و درین اثر که در راه
بزرگتر از آنکه غمی در آن عمل از غیب پیدا شد و از آب جوی و در آنجا غلغله ای ترقه خانه
در نهایت گرمی بماند و در آنجا که کوه که سمست بانی چون در آنجا بود و در آنجا راه
سند و دم و بیدار منور که سعید بید سعیدی حضرت شیخ هم و ازین شیخ شد و آنجا که در آنجا
صعب و بیابان تشنه و لایق حال شد و چو در راه از آنجا که شیخ سالت پناه چون آنجا
بشیخ رسید بعبادت من تشنه آمد و در آنجا که سالت پناه و در آنجا که سالت پناه و در آنجا
تا که بهر گشت شب آنروز در حالت بیماری و بهر شیخی آن بوالهولت غم و غم بوقت
شب دیدم که حضرت پیغمبر علیه الصلوة والسلام الکبریاء حضرت صدیق اکبر و سید الف
فاطمه الزهراء علیهما السلام بر تخت لورانی طاهر نشسته و دیده و روی و کمر چهار
حضرات دست بسته ایستاده است ناگاه قدم و کاغذ و روایت از غیب پیدا شد و حضرت
سعید عالم صلی الله علیه و سلم بجز حضرت صدیق اکبر علی طیب شده فرمود که یا ابوبکر سعیدی
که فرزند معنوی فاطمه است یا خضر سعیده اکنون از سه نوبت پنج سال عمر دیگر با و عطا کردم
برین کاغذ بنویس بعد از آن قدر که سکونت فرموده فرمود که پنج سال دیگر هم با و
بخشیدم که پنجاه و پنج سال دیگر در دنیا باشد و بعد از آن طالع آن حق سعید و
باشند و بنویس و اوقه با تمام در سعیده بود و در سنده بماند و سالت پناه و خواب

بر سر آفتاب ده بود که حضرت لیلیاوت من که شریف آورده بود بر بالین من ایستاده و شیخ
 مارخادم مؤلف خود که مشیبت سحر را حضرت شاه رسالت باب علیه الصلوٰۃ و التحیة
 بنجام و چشمال عمر و گزشتیت ذم و دونه عرش پاکیزه رسیده بود باستماع آقا حضرت
 شیخ از خواب برآمدم و بیدار شده سر در قدم نهادم و مؤلف را هیچ و تندریست یا تم و لانا
 محکم یکی زنگی رحمة الله علیه که یک از خلفای شیخ آدم است و بخطاب سیر الاعظم
 بود در کتاب خود میفرماید که چون حضرت شیخ آدم در مدینه وفات حضرت شیخ سعدی باب
 ربانی در لاهور تشریف آورد و همین جاتوطن در زبده بهدایت خلق معروف گشت و
 هزار ماطالبان خدا را سجدار ساینده زیاده از حد و شمار بود و در ملک آنحضرت خود میفرمود
 که مریدان مانند ستاره های آسمان از حیطه شمار خارج اند و میگویند که آنرا عدد و تکمیل کامل
 بر تبا اجازت داشتند رسیدند و هر چهار فرزند آن را سجدار گشتند با اول خواجہ محمد سلیم
 دوم خواجہ محمد غنی سوم خواجہ محمد یوسف چهارم خواجہ محمد عارف که هر چهار چارستون
 خاندین مستقیم بودند و در دستگیری پدر عالمگیر را بخندان کلمات فاهری و بالی میفرمودند
 که از همه شاخ متاخرین گوی سبقت بردند و تاریخ وفات حضرت سعدی
 اگر محقق اول بر بابی یعنی سیم سال یکین از و شتاد و هفت و پنج کتاب بر او ماند
 تاریخ زنده دل سعدی بلواری از قلم محمد قمری تحریر شده بود لیکن چون بعد از آن کتاب
 روضۃ السلام مصنفه شیخ شرف الدین محمد کشمیری نقشبندی از جامع عزت و مکریم
 مولوی محمد سلیم دهلوی یا تم و بمطالعہ آن معلقه شد م از آن کتاب بر خاند احوال
 شیخ سعدی لاهوری باحوال صحیح و حواله دیگر گشت و الا رتب بود منوع بیست
 که حضرت شیخ سعدی لاهوری بر در چهارشنبه سوم ماه ربیع الثانی سال یکین از
 و یکصد و ششت بر صحت حق پیوست و در لاهور مقفل محله پیر عزیز فرنگ که فی زمانه
 بموضع فرنگ آشتی دار و مدفون شد الحمد للہ و المینت که غلطی رفع شد و قلم تاریخ
 مصنفه سابق که صاحب تحقیقات حبشی از بنده گرفته بنام خود درج کتاب خود
 کرده است بومی معاف دو اگر داشته شد از مولف

شمس و سعدی از جهان از مشیت
 دل بسال رحمت آن شیخ میر
 نیز سعدی عارف اکبر فقیر
 هم شمس شاه و لایق شمس عیان
 سال وصل کن شد شمس
 مولانا حاجی محمد اسماعیل غوری نقشبندی مجددی قدس سره
 از اعظم خلف و کرامی خدام شیخ سعدی لایق است و نیز از مولانا یار محمد گل جباری
 مجددی که قلیله اعظم شیخ آدم بنو نیست بهره کامل و فایده وافر حاصل نموده بصحبت
 کیمیا فاضل شیخ آدم بنو می هم فایز گشته و عمری طویل داشت و به یکصد و پانزده
 سالگی رسیده بود و برای حصول رزق حلال در لشکر و در وکان خورده و فرستنی
 میکرد و بکسب تجارت اشتغال داشت و بسیار قلم و در راز پر داخته و در حرمین
 اشرافین و اشراف الیاد بغداد و کربلائی معلی و بسطام و بخارا رفته از مشایخ
 عظام فایده عام و فیض تام حاصل نمود و از حضرت قادریه و نقشبندیه و سهروردیه
 مستفید و مستقیم گشت و از بزرگی که به صد سال عمر داشت و در شهر سن بود اخذ
 فیض طریقی متفرق نمود و آخر عمر سیر مہمت اقلیم نجد است شیخ سعدی لایق حافل آمد
 و تکمیل مکی یافت صاحب روضۃ السلام میفرماید که خواب اسماعیل غوری
 جامع خوارق و کرامت بود هر چند که وی با خفای خوارق میگوشتی اختیار از وی
 سر بر میزد و آنجناب در مسجد محبت فاک که عمارتش در سنگینی و استحکام ثانی ندارد
 چون بزرگ و در آن مشغول میشد مسجد به جنبش می آمد و چون خواب آن مسجد از وقت
 بنای مسجد قدری کمی از سمت قبله داشت و بسبب کمکی شکست و ریخته شد و
 ساکنان آن محله رجوع به شیخ اسماعیل آوردند که در بنیاب توحی بکار بر بند که
 کمی مسجد است گرد و در مدت شکست و ریختن بود قوع آمد و من اهل محله بمعرض
 قبول در آید و آنحضرت در بنیاب توحی بکار برد و بنیابش کمی مسجد هم بر راستی
 نهاد و شکست و ریخت عمارت هم درست گردید و وفات آن جامع الکمال است
 بتاسیخ پنج ماهی الاخر سال یک هزار و یکصد و یازده هجری است و در راز پر انور
 در شمس است از مشیت
 شمس و سعدی از مشیت
 شمس و سعدی از مشیت

و طبع است عارن حضرت **شیخ محمد بن محمد** در هر سال **الحمد و م حافظ عبد الغفور**
پیشاوری **محمد بن شیخ محمد** **محمد بن شیخ محمد** **محمد بن شیخ محمد** **محمد بن شیخ محمد**
 از خلفای ارشد و اصحاب اکمل **شیخ حاجی اسماعیل** است و از حضرت **شیخ سعدی لاهوری**
 نیز فایده کامل و بهره فراوان یافت شکستگی نفس و فتنه بر وجود معدن خود و غلبه تمام
 داشت و ولی مادر زاد بود چنانچه میفرمود که در ایام طفولیت با پدر عالیقدر خود نشین
 میفرمود و بر مزار **شیخ بابا عبد الکرم** که در محل فتکلی است میسیر میفرمود در آنجا نماز و اخلاص
 میگذارد و بعد هر گاهی که میخواهد نموس های سکه ایج الوقت پیش خود از فیض خود
 می یافتم و آنرا سیگار فتم و با طفل هم صرف میکردم و نیز میفرمود که در وقت خورد
 سالی مرا آفتاب چشم بود و بهمان حالت قرآن حفظ میکردم و گاه گاه بر خائنه و ملا
 میسیر علی سجدانی میفرتم و فائده میگفتم و بی حضرت میر را بخواب دیدم که با طفل
 دیگر بنزد ایشان حاضر و حضرت میفرمودند که شما اگر دان مایید جلد قرآن را
 حفظ کنید پس همچنان بوقوع آمد که در اندک ایام قرآن را حفظ نمودم **شیخ محمد**
پیشاوری صاحب کتاب **جواهر السیر** میفرماید که حافظ عبد الغفور اول در
 پیش در بار اوت حافظ **محمد اسماعیل** **پیشاوری** مستفید شد و بهره وافر حاصل
 نمود و بعد از آن در لاهور تشریف آورد و مشرب بشرف بیعت **شیخ سعدی لاهوری**
 گردید و در حقه خلافت و اجازت سلسله عالی القشندیه و قادریه و حشویه و سهروردیه
 یافت و از کمالان وقت شد و تا دو نیم سال حاضر با سن خدمت اشرف ماند
شیخ مشرف الدین صاحب وضه السلام میفرماید که **شیخ احمد علی** که از یاران صدق
 کمیش و مخلصان اخلاص اندیش حضرت حافظ بود گفت که در آن ایام که سلطان
محمد معظم بهادر شاه بن عالمگیر از بنگاله پرتگال آمد و بای عظیم و طاعون زبون
 عماید عالی سکنا ی کابل و پیشاورد گردید و منم بهمان بیماری سخت بیمار شدم و بحالت
 نزاع رسیدم و از حیات خود مایوس شدم و در آن حال بیوشی و بیخبری بر من طاری شد
 و در آن وقت دیدم که **شیخ حافظ عبد الغفور** تشریف آورد و در راه خود بنزدت رسید عالم

صلی اللہ علیہ وسلم بروغن نموده بخند علی یکی از مردان من جهت امیدوارم که بواسطی
 بیماری خلاص یا بدارشاد شد که صحت خواهد یافت حضرت حافظ با حرارت نمود و بمرحله رسید
 که یا رسول الله اگر چنین ساعت بیماری و بصحت مبدل نشود او را از حضری خود بجهت
 جناب چه نفع حاصل شد حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام لاکه تبسم شد و فرمود که حافظ شما را
 که در قفسه برقا در حقیقتی متصرف ستیم داین امکان ندارد باز عرض کرد که اسپی صوبت و شکر
 مرض عاید علی این بیمار است همین وقت دور گردد و قدری ازال اگر تا وقت صبح باقی
 بماند صفا یافته ندارد و فرمود که بسیار خوب بیاس خاطر شما هینطور لطیفه خواهد آمد ان شاء الله
 تعالی پس بچنان بوقوع آمد که همان روز از مشرت مرض خلاص یافتیم و آنچه که قدری باقی
 بماند و چند روز نایل شد و نیز صاحب روضه السلام ارقام سیف نماید که
 روزی این را تم در محفل خلد منزل حضرت حافظ حاضر بود و آنحضرت بجهت محفل شیرینی
 تقسیم میفرمود و شخصی از خدام که رو بر دایستاده بود و وجهه عطا فرمود و گفت که یکمی
 تو و حصه دوم برای من است آن شخص سر در قدم آورد و دهنی هر کرد که درین وقت در غایت
 غفلت کرده بود که اگر حضرت حافظ صاحب کشف است مراد و حصه یکی برای من و دومی برای
 پس من عطا خواهد کرد پس شما بر خطه خاطر من مشرت شد و امیدوارم که این مقصود من عفو
 کرده آید فرمود که حالا عفو کردم آینده گاهی با متحان احوال رویشان شایسته دانی و نیز
 در کتاب روضه السلام است که روزی حضرت حافظ بطرف دیورات پیشا و تقریب سیر
 و خبر گیری مردمان خود تشریف برده بود وقت عصر و روی باز دیورات مصانات و در غیر
 فرود آمد و در مسجد بقیام کرد و یاران بزرگ شغل و مراقبه مشغول شدند بجهت اینحال
 جماعتی از ارباب زمان و وزدان باراده غارت اسباب در ویش ان مؤمنه سمت مسجد
 شش در بعضی یاران که هنوز منکر حبیب مراقبه نیتداخته بودند از مشاهده اینحال صندرب
 احوال گشتند و شور و غوغا بر داشتند حضرت حافظ باستماع شور و صدای خدام را
 مراقبه برداشت و فرمود که از شور و غوغا چه حاصل است بنشینید و بجز مشغول
 باشید حسب الامر همه یاران مراقب شدند و بکار مشغول گشتند و حضرت حافظ هم

مشغول مراقبه گردید چون اردو کرد مراقبه فرست یافتند همه یاران خود را با سپر و شمشیر و شمشیر
 بپایه مسکونه وی یافتند همه خوارم از ظهور این خوارق عظمی حیران ماندند هیچ معلوم نکردند که
 بچه طور از آن دیده که بقاصد چند گروه از ایشان بود باز ایشان را بر جناح حضرت حافظ رسیدند
 و متعجب گشت که روزی حضرت حافظ بایران خود در بازار ایشان در رفیت ناگاه از عقب چنانی
 مست خوشخوار در رسید از معاینه این حال یاران هم ای بر طرفه که راه یافتند بگوشتند سوخت
 حضرت حافظ که بیخوف و بیترس چنان آهسته آهسته برقرار مشغول بود چون فیصل متصل و
 مبارک رسید و اهل بازار غوغای فروردین در شهر داشتند آنحضرت روی بسوی من ایست
 که ده گاه نشانه لطیف فعل کرد بجز ده گاه فعل فریاد بر آورد و در هیچ القهری کرده بود
 که آمده بود دیگر کثرت و تیر و تیغ روحیه السلام است که فرمود سید الواعالی کشمیری که از
 اصحاب خاص حضرت حافظ بود که در ابتدا سه حال من گاه گاه بخدمت حضرت
 حافظ میرفتم روزی در دروازه ایشان دیدم که اگر امروز حافظ صاحب کرامت بیرون گشتند
 مرید ایشان شوم بجز و خطور این خطره آنحضرت بر خطره من مشرف شدند و مرا از روی
 خواند و گفت که نشانه های ما بال که پیش تو افشانه بیان کنم حسب الحکم بالبدن
 نشانه های معروف بشدم و آنحضرت فسانه شروع کرد که مادر کشمیری یاری داشتیم
 و او سلسله محبت بزن بیگانه داشت و در حد و این معنی بود که اگر جامی خلوتی حاصل گشت
 باو جمع آید اما جامی خلوت میسر نمی شد آخر روزی در میان شام و غشا آن زن را در
 دلبسته خانه خود یافت و خواست که در کتاب زنا شود در آنوقت بجز بگیری حال وی بداد
 و حق سبوطی بجا آوردم و در دل او مضمون آیه کریمه یوسف اعرص عن هذا و اینیم
 تاوی از او نه ناماز آمد و محققا ناماز چون این واقعه بر من بوقوع آمده بود متعجب
 شده سر در قدم آوردم و مرید بشدم و تیر سید الواعالی کشمیری سیف مایه که روزی
 حضرت حافظ در بازار ایشان در رفیت و بنده همراه بود ناگاه آنحضرت دست مرا بست
 خود گرفت چون چند قدم بر فتر خود را با سجناب و کشمیری یافتیم که از پل زینه کدل که در
 کشمیریست میگذریم رفته رفته تا برنگین مسجد که در بازار کاغذ و دستان است رسیدیم

در آنجا مراجعت کرده باز بر پل زینت کدلی رسیدیم و آنحضرت دست مرا از دست خود جدا
 گرفت و دیدم که باز به پا دارشاد و رسیدم و هم بجا یکدیگر اول میرفتیم و نیز در سجده روضه السلام است
 که حضرت حافظ و قتیبه یا را از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 اهل آنجا را از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 که حافظ عبد الغفور رتبه طلبا مصروف اند و رسیدیم و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 در سال خود تحریر فرموده که حافظ عبد الغفور رتبه طلبا مصروف اند و رسیدیم و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 و القات برینا و اهل و یارانشین و در آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 قریب با آنکه کس هر روز در صبح و در عصر و در آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 عالی مقام از صبح تا شام در سنگی طعام و تقسیم آن در صورت میماند و در شام طعام
 بجا میبرد آن نقد و اباس هم محبت میبرد و در آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 از آنجا میبرد و در آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 قرآنی و بروی وی میخواند و یا لفظ الشهد بر زبان می آورد و در آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 طاری میبرد و قات آن جامع الکلمات بقول صاحب روضه السلام بتایید چنانچه
 ماه شعبان المعظم سال نیکو از وی بعد و نشان داده و در آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 و مزار پیرانوار و پشاد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 چون نیکو در آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 خواجه حیات احمد سیوی نقشبندی قدس سره از اولاد حق یار خواجه
 احمد سیوی ترکستانی است عزیزی خوش اوقات مثل خوارق و کرامات مورد انوار
 و تجلیات بود و بحسب تقدیر از وطن بالوت جدا شده در اطراف و کثافت عرب و مکرم
 از نیه و بیت المقدس و شام و عراق و روم و روس و غیره سیر کرد و در آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 نهاد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد
 و گاه گاه بر خانقاه شیخ آگاه ملا شاه میرفت بعد از سال خواجه نظام الدین بن معین الدین
 بن خواجه خاند محمود بر عالیشان مطلع شد بعد از آن رفت و مزار التی بهر اه خود را از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد و از آنجا میبرد

و به سبب این خویش جای سکونتش مقرر ساخت چون خواجه لطاف الدین بر حجت حق پیوست
 خلعت وی خواجه نور الدین محمد آفتاب بخدست وی میبردند و مقامات ملوک نقشندید را
 با تمام رسانیدند این سبب است که یافوت و خلق خدا بجهت آن مقبول کبریا فوج فوج
 حاضر میشد و فیض بایک گشت و خواجه چند سال در کشمیر میسر گذارند و تقایم ماند آخر بتایخ
 سوم ماه ذی الحجه سال یک هزار و یکصد و چارده بقبول صاحب توانیخ اعظمی و بقبول مضاف
 کتاب نقشندید و در سال یک هزار و یکصد و شانزده بر حجت حق فایز شد و در کشمیر مدفون
 گشت از مولف شیخ احمد جو زو احمد رفت | بهر تاسیخ آن شده است
 کن شهنشاه مجتبی تحریر | فاضل علم احمد می ذی | شیخ محمد مراد کشمیری
 مجدد می قدس سره از اعظم علماء دکیای مشایخ اشتر کشمیر است پدر بزرگوارش
 ملا محمد طاهر مفتی بود و حقه افتاد بر داشت و علامه فنامه عصر بود شیخ محمد مراد الفراع
 از کتب علوم در عقودان جوانی ذوق و شوق محبت یزدانی داشت و حال شد و
 قریب دو سال پیش از وصول بخدست پیر کشمیر بر پدر ریاضت شاقه گزید و
 بوقتیکه شیخ عبدالاحد سرسندی رونق افزای خط کشمیر شد بخدست وی حاضر شده و
 گردید و از همه علایق و دولت و کنت دینار دست بردار شده بپای شتیاق بکباب
 مرشد ارشد از کشمیر میسر شده آمد و بعد تربیت و تکمیل و حصول خرقه خلافت و اجازت در مسیر
 رفت اما دلش قرار نگرفت و بعد چاراه باز یاد سفر هندوستان نهاد و در دلی رسید
 بشارت زیارت شیخ شرف اند و ذکر و دید و تا یک سال دیگر در خدمت گذراند و خواجه
 حجت الله نقشندید هم عطایای بسیار و الطاف بی شمار بجال وی میسوزد و در خدمت
 و کشمیر زیارت اگر دیده چهارده سال در یک مسجد بسیار و خلقی کثیر را از فیض منبت
 مجدد بهره ویر ساخت باز حسب الطلب حضرت شیخ در دلی رسید و مدتی بهر اندون
 خدمت ماند و کلمات مقامات انتهای سلسله احمدیه فایز شد چون بکشمیر عادت
 فرمود از مدوه الاولی شیخ محمد صناکه در آن ایام بکشمیر تشریف آورده بود و بوقت خلافت
 سلاسل گردید و سرور و حیویتی ممتاز گشت و طالبان بهر سلسله که خواستند از ایشان

بیعت گرفته و در لقمه بسیار کوشش داشتند اما بکار بردن شیخ قوت و وقت از دستکاری خود پیدا
 کرده بدست مبارک خود نان بخنجی و در نماز تهجد در هر رکعت کم از نذر اخلاص نخواهند چون
 عمر مبارکش بفتاد و پنج سال رسید بتاریخ هفتاد و نه رجب المرجب سال یکم از و یکصد و یک و پنجاه
 بر حجت پیوست و در شهر فون خرد خواصه محمد اعظم و مری صاحب قریب اعظمی از میران شیخ است و سواد
 آفرینش از علمای کتابی دیگر هم در ذکر مناقب شیخ الموصوفین مراد تالیف فرمود از مولف
 رفت سفر به است جریز اردون بنگل
 گفتا و اگر کطالب مشتاق با مراد
 سید نور محمد پیراونی قدس سره عالم بود معلوم
 و بنویسند و معانی و حدیث و تفسیر و علوم شریعت و طریقت در روز حقیقت و معرفت خرقه فقر و
 اجازت از شیخ سیف الدین بن محمد مصوم بن شیخ احمد مجد پویشید و از حافظ محمد محسن و دیگر
 خلفای مصومی نیز بهره کامل حاصل کرد و بهارچ بلند رسید و استغراق کامل در مذبح قوی داشت
 و پانزده سال در حالت سستی و در پیشی گذرانید و اتبل سنت بعدی داشت که یکبار بخلافت
 سنت بجای پاسبی پاسه راست اول در سبیت اخلاص و ازین عمر تا سه روز انقباض
 حال و بوقوع آمده و شیخ قوت چند روزه بکجوت بدست مبارک خود می بخت و نگاه
 میداشت بوقت شدت جوع پاره از آذنان خشک بکاری بر و از کثرت راضیه شبت
 مبارک خم شده بود و او صاحب اهل دنیا اعتبار کلی میکرد و اگر گاهی کتابی از ادب و یا باری
 میکرد تا سه روز بمطالعه آن نمی پرداخت و میفرمود که طاعت دنیا داران بدین کتاب باشد
 خلافت پیچیده است و شیخ تصرفات توی میل داشت و برای برآمدن حاجات مخلصان فقیه
 از اول میگذاشت و هر چه که سفر بود بوقوع می آمد فکرت که وقتی زنی پیروز الم
 بنده است شیخ حاضر آمد و عرض کرد که از چند روز دختر بکره من مفقود الخیر است برای من
 می تو بهر برگ رندنی الحال شیخ سر به کج برافه فرود و بعد ساعتی فرمود که برو دختر تو
 فلان وقت خواهد آمد انشا الله تعالی همان روز و دختر پیر زاله حاضر آمد و اظهار نمود که در صحرا
 بقید جینان بودم امروز بزرگی در رسید و دست مرا گرفت و مرا در اینجا رسانید
 که روزی دو کس از قوم شیعه بخدمت حاضر آمده استی تا در خواست بیعت کردند

تبعیت طاهری در بخارا از پدر بزرگوار خود یافت و بسلسله کبریہ میریشد لیکن بسبب
وفات والد ماجد تکمیل نشد ناچار بتلاش پیر روشن مسافر شد و از بخارا بمقصد آمد
و اورا آتش جان بلاد روس بمصر رسید و از آنجا بحرمین الشریفین تشریف برد و از شیخ
احمد مکی شیخ مکہ که از عظمای خلفای شیخ محمد معصوم مسریندی مجیدی بود و کسب کمالات
طریقہ احمدیه نمود و بعد وفات خواصه احمدیه تا هفت سال در مکہ معظمه گذرانید پس بجهت
والده ماجده خود در بخارا آمد و والده را بهم با خود بکعبه برد و ده سال دیگر در مکہ بماند و در وقت
هر سال بزیمارت مدینه منوره هم تشریف بردی و بزیمارت روضه بنوی مشرف گشت
الفرق بعد است و یکسال با یامی غلبی متوجه هندوستان شد و در اوایل ذی قعدہ سال
یکهزار و یکصد و سی و شش وارد کشمیر گشت و بعد از خلق کثیر از مسکنای کشمیر به ارادت و
بیرونیاب شد و وی سبب در روز عبادت و ریاضت گذرانیدی و بچو از آن اورا دقتیه
بسیار میل داشت و لادت با سعادت وی بقول صاحب تواریخ اعظمی در سال هزار
و هفتاد و هشت و وفات در سال یکهزار و یکصد و چهل و یک در کشمیر بوقوع آمده و
قدرة التیقین تاریخ وفات وی درج تواریخ اعظمی است از مولف

سنة الف من ولید من بکر باغ و جاه	شیخ عبد الله بخاری
هست مشتاق کرم حلتش	هم بحر آن عاشق سخی اینک بخوام
حازن الرحمت احمد سعید بن شیخ احمد مجید و مسریندی قدس سره	شیخ عبد الله احد بن

از کبرای خلفای والد بزرگوار خود است و بعد وفات پدر عالمقدر بر سجاده نیست
نمیشد و هزار طالب را بطلب میسایند و سلسله معجزیه از ذات بابرکات وی
در تمام عالم منتشر شد و خلفای وی در مکہ و مدینه و عرب و عجم رفتند و بعد از آن تعلق پیدا
و شیخ محبت الدین محمد معصوم اکثر اوقات در حق وی فرمودی که آنچه از دست پیران کبار
واجب اکرام بالود حق سبحانه تعالی همه در وجودی خود شیخ عبد الله صاحب فرموده است
و شیخ عبد الله ارشاد میکند که در اوایل حال طالبان حق را تلقین تو به صوغ میکردم شیخ
حضرت پیر بزرگوار در فرمایش بیدم که بسیار عیال به مال من فرمود و آنوقت خوالی حاضر شد اورا

تلقین نمودن فی الحال در احالات عجیب و غریب و حال شدت بر فاسد و مزایر الشکست و او کار
 نامشروع تا بگردید بوقوع ایحال شیخ بمن خطاب شد و فرمود که طریقت تو این است یعنی چو
 نسبت باطن بر طالب غالب میشود و خود بخود تا بیکدیگر و در هیچ ضرورت نیست که بر و بر اول طالب
 تا بیکدیگر تو به بعضی کوه آید پس از آن روز از تاکید تو به بعضی طالبان اقتضای نمودم
 که یکبار زبانی ادب بخود مست شیخ سخنان نامزد گفت شیخ صبر نمود و جواب نپزداخت چو
 معلوم نمود که غیرت حق در صدر و انتقام است بیک از حاضرین فرمود که بر غیرت یک شست
 برگردن این زن بزن که انتقام از طرف من بوقوع آید آن شخص در رخن شست و توقف
 نمود و زن فی الحال بقیه او بر و پس شیخ بان شخص متوقف فرمود که خون آن زن برگرد
 تست اگر در زن شست توقف نمیکردی زن بی ادب از طرف من سزا می یافت و
 بان سلامت می برد و قاتل شیخ عبدالاحد در سال یکیز اردو کبیر و

چیل و دو سحر است از موهبت	شد چو در حجت ازین فانی سرا
پیشوا عبدالاحد بختیاری از حلتش	مقتدر عبدالاحد بختیاری

شیخ محمد فرخ مجددی قدس سره از بنا بر شیخ احمد مجد دست باوصاف
 ز پروردگار و تقوی موصوف و معلوم صوری و مثنوی معروف و بخوارق و کرامت
 مشهور بود و نقل است که چون محمد فرخ بحرین الشریفین تشریف برد اول بکه
 سید سید سید محمد بر زبانی که در آنکار شیخ احمد مجد و تشدد داشت در مدینه منوره
 بود و در آنجا است که از مدینه بکه آمده در مبارقه مجددی و محتاجین بکاتبه احمدی
 شیخ فرخ کرده الزام و بر چون خبر آمدن سید محمد بر زبانی شیخ فرخ رسید و دست دعا
 بجناب حق بر آورد و گفت که الی عجی ام و وی غولی است و بنیاده و پیاخته در مردم
 سناست نسبت لیس تشاور از من کفایت کن تیر دعا بیدست اجابت آمد و وی
 بیمار شد تا آنکه شیخ فرخ بعد طواف کعبه باریه رفت و زیارت روضه نبوی صلی الله علیه و سلم
 مشرف شده باز بکه آمد و در جوار بندگان کشته شده و در کشتی سوار شدند درین اثنا سید محمد
 بر زبانی هم شفا یافته بقتاب شیخ شتافت و در زور قی نشسته خواست که در هزار یک

شیخ در آن سوار بود در آن روز که شیخ باطلان آنمندی باز برای کتابت مشغول بود
آنگاه بنالیده زورقت فی الحال بدید ما غرق شد و آن معجزه او بسیار رسید و وفات
شیخ فرخ در سال یکم از یکصد و چهل و چهار است از مملکت شیخ فرخ چون بایستد از
در مقام حاکم و الا یافت جائز است او پادشاه فرخ بران هم سخن آن فرخ امام حسین
حاجی محمد افضل قدس سره از علمای و فضلاء و دانشوران و عظام او بسیار
و کبرای و فضلاء می بود اندک نقشبندی فرخ شیخ محمد معصوم بن شیخ احمد مجد و نواده
سال استفاده فیض بطن از پیر شیخ خضر جوکر و نواده سال از شیخ عبدالاحد
خلیفه شیخ احمد سعید شرف و لایت حاصل نمود و نیز عازم سفر حجاز شده زیارت مدینه
مشرف گشت و نفیحات عظیم و ایس که در دستبرد لیس لایبان علوم دین و تعلیم ارباب و تلمذ
راه حق مشغول گشت چنانچه شاه ولی الله محدث دهلوی علم حدیث از حاجی محمد افضل
دارد نقل است که شیخ حجة الله نقشبندی بارها در حق حاجی محمد افضل سفیر نمود که آنجا
در سینه باز پیران کبار رسیده بود تمام و کمال در بطن تالیفات کردیم نقل است که آنجا نزد
محمد افضل از نقود و بطور بر ایام رسید کتب هر فن خرید کرده وقت بیکدیگر بیاوردند و هزار
روپیة هدیه آورده بود همه را کتب علوم نقل خرید کرده وقت کرد و خواهی محمد افضل کشتی و سستی
قوی داشت و بسیار علی از خلق بواسطه وی بطرب حقانی رسیده از فضلاء و متقی وفات
حاجی محمد افضل سال یکم از یکصد و چهل و شش است از مملکت
حاجی افضل که از درگاه حق اگر علم و فضیلت یافت عقل اول و اصل حق تر
آفتاب حسن عالم تابفت حافظ محمد محسن مجیدی نقشبندی قدس سره
از اولاد حق یاد شیخ عبدالحق محدث دهلوی و خلیفه شیخ محمد معصوم مجیدی است
اول در علوم ظاهری زقبه عالی و در وجه الادب است که در دلی بهنامی او اهل حق دانستند
شهر سخن نیتوانستی که دید از ان کیشش هدایت ربانی بخدایت شیخ محمد معصوم حافیه شده
از علوم باطنی فایده برداشت و در شایان طریقه عالیة مجددیه کامل و مکمل شد و خرقه
خلافت پوشید و در درج و تقوی و زهد در ممانعت یکتای روزگار شد و همه حسب

کتاب منظره با نجاتان میفاید که شخصی ز غفلت صاحب شیخ محمد محسن فرموده که در روز
یکبارت در آن شب خوابم بود و حافظ محمد محسن بر فتنه مرا فتنه نمودم در در حالت بخود می خوابیدم
کردم که بدن شریعت و گفتن همه درست است الا در یوسف بنی که گفت با و گفتن خاک انتر کرده است
از حضرت وی استحضار کردم که بایست که دیگر تمام بر آن گفتن از انتر خاک محفوظ است الا در
یوسف گفت با و گفتن که خاک انتر در و کرده است فرمود که شما را معلوم خواهد بود که بنی که بگوید این
وی سبب و صحنه بنده بودیم و از آن بود که وقتیکه با کمال آن و انتر خواهد شد و الا در خوابم بود و بیدار شدم
بر آن سنگ گذاشتم بودم از خوابی آن محل خاک در پای من انتر کرده است و قات
شیخ محمد محسن در رسال یکبار در جواب سلفیه هر سلفیه از مولانا رفت در سبب بخود محسن از جهان
یا نه با و وصل خداوندی وصل او وصل او حافظ محمد محسن بود نیز حافظ محسن اندر است حال
نواب مکرّم خان محمد دی نقشبندی قدس سره از مقبولان ربانی
و عاشقان یزدانی و اجل فلکای شیخ معصوم محمد دی بود ظاهره شریعت آراسته و باطن
بهر لقیقت پیر بسته و اول در زمره ائمه ای نامدار عالمگیری پناه و شمشاد اقبال داشت
بعد از آن بعد از عنایت جاذب حقیقی در رسید و بعد از شیخ محمد معصوم حاضر شده مرشد
و توجیه بود شیخ بر انتساب اعلی و درجات مصلی فایز گشت نقیست که روز عالمگیر شاه
در حالت ترک حشمت و جاه از نواب مکرّم خان پرسید که عمر شما چه قدر باشد گفت چهار سال
با و شاه تبسم گشت بجای قسم چیست هر قدر عمر که بخت مرشد و پیر بزرگو را خود پیر
برده ام عمر اعلی جهان بود و باقی و بال آخرت هست که در انجام خدمت تو پیر بودم نقیست
که در طعم از نواب مکرّم خان که کلمات بسیار بود و بعد از احوال سیر سید اما حضرت منیر را
جان جهان میددی نقشبندی میفرمود که هر کسی که طعم از خوان نواب مکرّم خان
میخورد و نور باطن وی اینقدر در تزیین میشود که گوید و گمانه نقل گذارده است نقیست
که وقتی نواب مکرّم خان بنده است پیر و ششمنه خود نوشت که محبت شما بر محبت خدا
در رسول خدا غالب است ازین موجب با موجب افعال است در جواب تحریر فرمود که هیچ
مصلایه نیست محبت پیر عین محبت خدا و رسول است و سبب جذب کمال است

از کسی که در باطن پیر نباشد همیشه در لغت که بعد وفات و انتقال از او اب
کرم خان کلاه بزرگ خواجی اعراض نشیند که بوی از پیر و شش پیر خود رسیده بود در
تار که میا که وی نهادند از او اب بود و از ایشان در کوشش گفت که کلاه مستر
پیرین بسیار در سر من نهید که کسی میگوید من بجناب یزدی ذات پیر خود است پس
شاه کلاه آورد و در سر نوای عالیجناب نهادند چون کلاه بر سر یافت به دستور
چشم پوشید و وفات حضرت نوای مکرم خان در سال یکزار و یکصد و چهل و هشت
هجری است و عمری طول یافت که زیاده از یکصد و هشت بود از مولف

و دستار حق مکرمان ولی
از ولی حق مکرّم دستگیر
ولی غیر الکرم آمد و سالش
شد چو از دنیا بگشت بجا گیر
ایضا کرم از کرمهای آسمی
کرم زبده الابرار فرما
سال و صل او لب فرشته عیان
ز دنیا شد چو در فرودس اعلی
شیخ محقق فاضل قادری

و محمد دومی ببالوی قدس الله سره از اجله علمای و کبرای فضیله و عطای
فقرای خطه پنجاب است و در شریعت و طریقت قدسی راسخ و استحکام محکم داشت و
همچنین از علمای عمده و مشایخ وقت بر قول و فعل وی های اعتراف نمود و تمام
عمر و تندرستی و تعلیم طالبان علم و طالبان حق گذرانید و هزار با خلق خدا از ان مقتدر اسکند
اولیا کمالات خاصه و باطنی رسیدند و خلق کثیر بجا که ارادت وی در آمد و سلسله کثرت
پیران کبار وی بچند واسطه در میان بابام ربانی شیخ احمد محمد الف ثانی و شاه اسکندر
کیتیلی قادری میرسد بنیضایت کیش شیخ محمد ناصر علی طابری مرید و خلیفه شیخ محمد افضل
کلا نوری دومی مرید شیخ ابو محمد لاهوری و دومی مرید شیخ محمد طاهر قادری
و محمدی لاهوری و دومی مرید و خلیفه حضرت شاه اسکندر کیتیلی و امام ربانی محمد
الف ثانی شیخ احمد فاروقی سمرهندی چونکه حضرت شیخ طاهر لاهوری اول ارادت
و بیعت بنما ندان قادر داشت و بعد از ان از حضرت محمد و شرفیاب خلعت و
خرقه محمدیه شده بود و ازین سبب مریدان خاندان شیخ طاهر خود را قادریه و مجریه
میگویند که در کتاب تذکره آدمیه و روضه السلام و حضرت القدر فیض و شرح

و سالیان درین مخزن هم مذکور شده است و حضرت شیخ ظاهر اگر چه اجازت تلقین سلسل
 قادر بر پیشینه و نقشندید و سرور و دید و غیره داشت اما عیبت خاطر وی از همه سلسل
 بسلسله عالی قادر بر زیاده و کمبود و مشفق گشت که خواهم محمد افضل پیر و شفیق شیخ
 محمد فاضل در کلا نوز سکونت داشت و تمام عمر در کلا نوز گذرانید و بهای مزار گوهر بار وستی
 و محمد فاضل بهر خور و سالی بخدمت وی حاضر شده تربیت و تکمیل ظاهر وی و باطنی یافت
 و از کمالان وقت خویش گشت و حضرت خواهر را چند آنکه نظر عنایت و مهربانی بجال و بی
 مصروف بود بجال اصدی از مریدان بنود و ننگر عام برای مسالکین و فقر او اشتیاق خاص
 و عام که بچشم خواهر محمد افضل در بیاله جاری شده بود و بنام محمد فاضل تا نزد دو مسافر نمود که این
 ننگر محمد فاضل است و بهر صاحب حاجتیکه بخدمتش حاضر آمدی او را بخدمت محمد فاضل فرستادی
 تا مشککشای وی کند و اکثر مریدان از این برای تکمیل حواله وی میکرد و هر فتوی که رسیدی
 برای خرج ننگر حواله محمد فاضل مسافر نمود و مشهور است که وقتی در بیاله مساک باران شد و
 حاکم بیاله التهای دعا بجناب کبریا برای نزول باران بخدمت شیخ محمد افضل کرد و فرمود که
 اگر بایضد رو پیه برای خرج سلیج ننگر محمد فاضل بدی باران خواهر باریه او قبول کرد
 و باران رحمت نزول شد اما حاکم بوفای عهد نپرداخت و از شامت بر عهدی خود
 معزول شد من بعد هر چیز تائب شد و عفو تقصیر خواست قبول نیفتاد و به شجرت
 پیوسته که چون شیخ محمد فاضل تعمیر خانقاہ و لوق بیاله شروع کرد در زندقه موجود نبود و
 اجرت معاران و مزدوران هر روز از خزانه غنیب میداد و وفات آن جمیع الکمالا
 بتاریخ چهاردهم ماه ذی الحجه سال یکینزار و یکصد و پنجاه و یک بهجرت و مورخان سلسل
 تاریخ وفات آنجناب از جمله علم عام اخذ کرده اند و مزار چر الوداد در مقصد بیاله زیارتگاه
 خلق است و بر وزعرس آنجناب هزار بار خلق که توسل ارادت باین فائزان
 داند ندر اسے زیارت حاضر میشوند و فیض طایر و باطن تا حال از مزار
 پاک آن اهل کمال جاری است و تہد رئیس و ملقین و عبادت و ریاضت
 موردی اثری باقی است از مواضع

شیخ فاضل بن محمد بن ابی فضل	از ذوالفقار صدر فضل بن حسین	رفتند از خواجهان بی خجاست
در جهان از فضل بن ابی طالب	از ذوالفقار صدر فضل بن حسین	نیز فاضل بن علی بن ابی طالب
نیز مقبول بن فاضل بن ابی طالب	از ذوالفقار صدر فضل بن حسین	نیز در انشاءات بر حق کرم

استقال آتش روی زمین
خواجه سادق بن سعد بن محمد بن فاضل بن حسین

از عظمای خلفای دکیامی اصفیانی شیخ محمد بن حسین بن شیخ محمد بن مصدوم بن شیخ احمد بن محمد بن
الف ثانی مستوفی تاسی سال الترام صحبت کیا تا صحبت پیر خود نموده بقاات مالیه
و قایات طایفه احمدیه رسید و لقب بلقب سید صوفیه شد و وی خدمات شایسته بخدمت پیر
روشن ضمیر خود داد نمود و دیباغات میکرو کین تاسی سال آب فائده پیر خود بر سر
کشیده ام و مویهای سر من سوده شده اند و در راه مولی و کثرت بجا گوهر دیده ام
نثار گشت و نیز بدین سبب که باری حضرت پیر و دویم گراما با خدا با و فرستاد و او
کثرت بجا که در فراق پیر خود داشتم و غایت گری آفتاب دیده های من بجا رسیدند
از بخت خدمت فائده عالیجا حضرت پیر که کرده ام چند از مردمان پرور من گردانده
که فبت خدمت بر سر کشیده و دیده های دل من منور بچراغی گشتند و صاحب
منظر مجیدی میفرماید که قبل از ارادت دی بجا ندان مجید بن شیخ حافظ سعد الدین بن ابی
دیر که شهری عظیم پیران الوار و برکات است و در محله کشش گردی از اولیا الله است
میدانند و در آن شهر شریعت است که جمیع فقیر از مقربان بارگاه حق نمی آیند و ساکنان شهر
با استقبال ایشان برآمده اند حافظ سعد الدین پیر که اینها کیستند که گفت که الله تعالی
در وقت امان رکعات جدید فرموده است و سر ملقه الشیخ احمد سر سندی است
ایشان درین شهر که شهر ولایت است داخل میشوند با استقبال ایشان برآمده ایم
پس از وقوع این واقعه حافظ سعد الدین را اعتقاد عظیم باین سلسله عالیله ظهور پیوست
و از صدق دل بخدمت شیخ محمد صدیق رسید و مرید شد و بکلمات طاهری و باطنی
رسید نقیست که نواب خان فیروز جنگ که مرید شیخ سعد الدین بود در روزی آخر است
عرض کرد که شیخ حسن رسول ناقص سر هر که استیفاستند نشسته زیارت حضرت علی

علی الله علیه و سلم شرف بسیار یافتند و متذکر می شد امام هم امیدوار حصول این نعمت است
 فرمود که اگر می خواهید دوباره شرف زیارت حضرت شاه رسالت مشرف کنیم اگر سلاطین
 مشایخ فاضله خوانده و متوجه به روح پر فتوح رسول خدا صلی الله علیه و سلم شده بخواب
 روید ان شاء الله باین نعمت ممتاز خواهید شد خواب همچنان کرد به انشب زیارت
 مشرف گشت چون بیدار شد با لصد رو پیم بهیه شکرانه این نعمت بر جو مقرب است
 و نصیر بود که اگر باز دیگر مشرف شوم یا لصد رو پیم دیگر هم بهیه شکرانه ادا کنم و جل
 سزار رو پیم علی الصبای بخدمت شیخ برم چون خواب رفت باز زیارت بنویس و فرار
 گشت چون صبح شد بخوابه سزار رو پیم یا لصد رو پیم بخدمت حافظ سعد الله حاضر آورد و
 شکرانه ادا نمود فرمود که این زیارت شکرانه زیارت اول است شکرانه زیارت ثانی
 هم ادا بکنود خواب به منظر شده فی الحال زیارت شکرانه ادا نمود و از مقتدران
 کاکلیس گشت نقاشی که در خانقاه حافظ سعد الله گریه بود که در خانقاه حاضر
 میانه و تبصر حضرت حافظ بحال کبخشکان بغایت مهربان بود که کبخشکان پوی
 بازی میگردند و خایه مانده های غله در دیان گریه می انداختند و می دمان
 خود و ادا شسته بر زمین دراز میشد تا کبخشکان همه دانه از دیان گریه بخوردند
 وفات حضرت حافظ تاریخ یازدهم شوال سنه ۸۱۷ هجری قمری و بیجا
 بود و در حبسیت و مزار برانوار در شاه جهان آباد بیرون دروازه ابریه است از مملکت

حافظ قرآن چو سعد الله رفت	از جهان در منزل خلد برین	سال وصال او ۸۱۷ هجری قمری
حافظ پاکیزه دل بودی دین	ساکت شقایق سعد الله خان	سال تولدش ۷۵۲ هجری قمری
سرور حافظ جلیب عالم است	ارجمت آکنده روی زمین	شیخ محمد زبیر قدس سره

بنیره و خلیفه حضرت محبت الله آتشنده در فقه و تقوی در روز بروز و می استحقاق قدر می
 محکم داشت و از پیشگاه حضرت حق دولت و نیا و آخرت هر دو بخواجه زبیر علی اشرف بود
 و بادشاه وقت و امرا می نامد از عصر به عصر و مقتدی بود و در وظیفه می آن بود که در تمام
 روز است و عمارت را باقی و انجمن می خواند و پانزده هزار اسم ذات بحدس در کسب و در لایزال نماز و عبادت

[illegible]

عزت ناصر ملک آرد سال امیر ولی شاه گلشن عرفان شیخ عبد الرشید کشبندی
مجددی قدس سره فرزند بلند شیخ محمد کمراد کشمیری مجددی است و در آثار جوانی
طلب باالی مشغول شد و محنت سمع و ریاضت شاکه بجا آورد و بعد از مدتی طریقه احمدیه
مجددیه از والد ماجد خویش تعلیم شروع و فرادون سوار است اختیار نموده بهلازمت مرشد علی
شیخ عبداللہ مجددی که پیشرو شیخ میر یزدن بود و در سرسبز حاضر شد و چند سال خدمت
آن اہل کمال حاضر نامہ داد و مذمت گزاری و بافتنای کما یبغی داد و برضا مسندی و
مؤمنان شدی آنحضرت سرفراز و ممتاز گشت و حسب الجاہلیت آنحضرت متوجہ وطن مالمو فرمود
بعد و سال باز براری ایشتیان سوار شد و رو بہندوستان نهاد و در شاپور آباد
شرفیاب خدمت سرایا برکت مرشد ارشد شد و زیاده از دو سال در حضور سرایا حاضر
بازہ حرقہ خلافت یافت و تا دم آخرین آنجناب خدمت مینمود چون شیخ عبد اللہ مجددی
در یکی اوقات یافت همراه فضل مبارک شیخ در سرسبز آمد و خدمت تدفین بجا آورد و بعد
از آن خدمت فرمود و با فادہ و اضافہ طالعان حق معرفت گردید و بعد چند روز بارادہ حج
پادری راہ نهاد و بحرین الشرفین رسید و چند روز آنجا استقامت کرد و فیضیات
را با حق بحرین گردید و متوجہ ہندوستان گشت چون بدی رسید بشت ببت و بستم و ببت
سال کمر و دیگہ و بخت و بخت و بخت از موفقت شیخ دین عبد الرشید اہل رشد
شد و از دنیا در جنت رسید امیر فضل آرد و سال پاک او نیز فراموشی ارشد رشید
خواجہ نور الدین محمد آفتاب کشمیری نقشبندی قدس سرہ
خلعت الصدق خواجہ نظام الدین بن خواجہ ابوالدین بن خواجہ معین الدین بن
خواجہ نازند محمد و نقشبندی بخاری است و لادت با سعادت وی در سال وفات
خواجہ معین الدین اتفاق افتاد و از عمر خود در سال آمار کمال برنامہ حال آن صاحب
حال و قال نمایان بودند چنانچہ در عمر سیزده سالگی از حصول علوم طہری و حفظ
قرآن و اعانت تلمہ حاصل کرد و تربیت باطنی و تصفیہ قلب از خواجہ احمد بسوی یافتہ
زرق و خلایق پیوستہ و اجازت تلقین یافتہ بعد وفات والد بزرگوار سجادین خانقاہ

علیجاه عبدکرام خد قلم تاریخی سپاده نشینی خواجه که درج کتاب تواریخ اعظمی است
 قطعه شده از نور منظر خواجه به عرض فائزاه چون گلشن به ملت از بهر سال رشادش
 ز در قلم آفتاب حق روشن به چون حضرت خواجه در وقت افزای ستم در شاد گشت طالبان
 حق فوج نون بر دروازه فیض اندازده وی به یوم از در و اندری از طالبان دنیا و دینی
 محرم بفرقت و دجای وی گاهی از درگاه الهی بر نه گشتی بر چه کجاستی بکمال انجاسی
 و از نیکه بد هر چه که بر زبان حق ترجمان بر اندی بهانطور به وقوع آمدی لفظ فیض اندی
 برای صحت پیمان و شقای در در مندان اکثر اعظم بود و لا دست آن حضرت بقول صاحب
 تواریخ اعظمی در سنال یکین از در شتاد و شش و وفات بتاریخ ششم شعبان الحکم
 سنه یکین از و یکصد و پنجاه و شش سیاحت و مصحح بود خواجه آفتاب اوج دل
 و جلد آفتاب راسته کسوف و در تاریخی وفات وی درج تواریخ مذکور است که در
 هر دو ماده تفاوت یکصد و باقی است از مولف

چو در زیر زمین گردید و پویش	جناب آفتاب حسن بود	اسبال انتقال آن ششمین
رغم شد آفتاب غلغله و الا	ایضا نور دین آفتاب نورین	بود مهر منیر و غیرت ماه
آفتاب آفتاب حسن بگو	سال تولد آن شایاه	شیخ مصدوم مهر و افضل حوا
سن رحیل او کجاست و آه	حافظ محمد عابد قدس	شیر از خلای نامدار شیخ

عبد الاحد بود و علم و عمل و درج و تقوی گوئی سبقت از اولیای وقت برداشت آبای
 حضرت مدبر کبر معنی الشیخ میرید شب در در طاعت و عبادت مشغول میماند
 شب در نماز تجمیع شخصت با سوره یاسین میخواند و در حق موت که شیخ را بهار سی سال
 بود هر شب سوره یاسین در تجمیع شیخ و پنج بار میخواند و سبقت هزار بار ذکر که سبب
 در هزار بار نفی و اثبات بحسب نفس و تلاوت قرآن شریف و هزار بار در دو و دو طیفه
 در مره خود می داشت و در حلقه روزانه وی از علم و صلی قریب در حدیث مشغول
 و هزار در هزار طالبان حق پیوجات با برکات وی بهایات مقامات انعام پذیر
 رسید و در روز جمعه در خاتمه و الا جاده وی ایتلاف کثیره و سیر که در طریقه میانی از وی

می آمد و پس از آن رسیدند که روزی محمد عابد در مسجدی تشریف داشت و در آنجا شخصی جمعی از مردان خود داشتند و مردم را میزدند و باطله آن روز نسبت به آنکه عالی بود و شیخ را بر حال وی رحم آورد و تادیر متوجه حالش گردید و او را بر پشته ولایت قلبی رسانید و بجز دو توبه دلش و اگر گردید آن شخص بر خاست و سر در پای وی آورد و در پیر شدن و بر استیاب اهل رسیدند که چون شیخ عابد در حرمین التشریف رسید در تمام راه بر سوار سی نشست و چندین مسافت دور و دراز پا پیاده قطع نمود و در آنجا رسید به شرف سعادت زیارت مشرف گشت و میفرمود که حق دل دور است و من که از غایت دروطلب و روز بروز روزی بود و هیچگاه نمی شنیدند که این جانی مطلقاً تکلیف یافت و اینچه منتهی بود حاصل شد و گفت که شخصی در مدینه منوره ریاضت و مجاهده و اولاد و عبادت بسیار میکرد و از جناب سرور کائنات علیه السلام و افعال او ناگردد و یک که نزد شیخ محمد عابد حاضر گردید چون حاضر شد شیخ شد شیخ او را از ان ازان عبادت منع فرمود و بتوسط عبادت امر کرد چون ریاضت و عبادت کثیر عادت داشت بگفته شیخ عمل نکرد و رسول قبول صلی الله علیه و آله را از او بپا داشت و الترام محبت شیخ کفر نمود پس بخدمت شیخ استفاده نمود و کس جزیت و سبقتات عالی رسید و قاست شیخ محمد عابد تبارک و تعالی و شاه رمضان المبارک بن کینر که بعد از وفات هر یک از مولفان رفت در خدمت شیخ عابد آن سوی من برداشت از دنیا رفت گفت در سال صیال استیاب عماره دین پیر عابد و غیر فضل علم عابد یا کبار سال وصل او به آن بزم کم شیخ عابد محب محمدی است رحلت آن بهر ویر ملک بم شیخ قلبی و صانع آن است رحمت حق باو برود و مبدم شیخ حاجی محمد سعید

لا اله الا الله محمد بن مشایخ نقشبندی و قادریه و شطاریه است چنانچه صاحب الشریفه و نسب نامه حضرت گیلانی نیز نایب که حاجی محمد سعید در آنست تا در پیر از سید محمد بن سعید علی صیغی الکروی ساکن مدینه منوره در مدینه یافت و از شیخ اشرفه لاهوری سلسله عالیله ی بشاه محمد غوث گویاری رسید و اجازت نقشبندی را از حافظ سید العالی

مجددی حاصل نمود خود را نقش بندگی بگویند و نقشت که چون امده شاه ابرائی
 بادشاه درانی باراده تسخیر ملک هندوستان در لاهور رسید تمام مردان کنای لاهور
 انانست البیت خود بار بر شانه برفت غارتگری لشکرشاهی بابا بختند و محله در آن لکھی
 می و عبداللہ داری که حضرت حاجی در آنجا سکونت میداشت نزد وی آمده اجازت خواستند
 و به آن پرداختند که تمام سکنای لاهور از خوف غنیمت قوی باو شاهی قرار بشوند و این
 رشت با میدان عانت در آنجا بقیعیم اگر حاجت منظور خاطر اشراف باشد تیر و تیر بایکدی بپای
 یابیم برویم حضرت حاجی بکوب پرداخت که معلوم میشود که تمام شهر لاهور از دست غارت
 لشکر احمد شاه بادشاه غارت گرد و الا از خدا خواستیم لکھی محله و عبداللہ داری از غارت
 مامون و مصئون باشند پس همچنان واقع شد که لشکریان احمد شاه در همه شهر لاهور دست
 غارت و تاراج کشادند و چه یافتند بر دین سوار لکھی محله و عبداللہ داری که در حفظ امان
 ماند و بیشتر این شد که چون احمد شاه در لاهور رسید مردان و زکرا کرامت و خوارق و حضرت حاجی
 ششید و معتقد گشت و در حضرت حاضر آمده مرید گردید و امرای نادر خود را هم بخت حاضر
 آورده مرید گردانید و حکم داد که لکھی محله و عبداللہ داری که حضرت حاجی در آنجا سکونت
 میداد از غارت و تاراج در امان باشند و لشکریان خود را بر ایضا حفظ مامور کرد
 و پانزده روز حضرت حاجی پیر اثنان مشهور شدند و آنچه تمام مال استوار دار و اهل محله
 که بعد از آنکه احمد شاه ابرائی از شهر لاهور کابل معاوضه نمود و روزی شخصی از مکنای
 لاهور بختند و حاضر آمده عرض کرد که در مکنای بدستم لشکر یا احمد شاه و حضرت حاجی بخت بر دند
 چون فرزند می دیگر ملازم بقرارم اگر در مکنای آنچه خبر یافتند از غنایات مریدان بعد از بخت استماع
 عرض سایل سفر مراقبه فرود و بعد از مراقبه سر بر آورده بسیار ایل رشاد کرد که چشم بخت سایل
 پیش پیر چون و اگر در حضرت خود را نیز و خود ایستاده دید و در حالیکه آوند و غن و در آنجا
 نزد و حضرت موجود بود و سایل از حصول مراد و در نهایت شورش و در آنجا بخت گشت
 دمی سپید گفت که چون لشکریان بادشاه مرا از لاهور گرفتند و مرا به خود کابل بردند و مرا
 از امرای شاهی مرا کنیز خود کرد و بجان خود نزد نگاه میداشتند و مرا بخت بخت

و جدا جنب خانه او تدر و عن و جاره فلین خوا که من کرده گفت که از این از این مردن خیزد
 چون در بازار رسیدیم همین شیخ که در اینجا نشین سید اردشیر ملاقی شد و گفت که چشم
 پیش من است حکم چشم پیش من بعد که آواز گویشم رسید که چشم بکشای چون بکشای خود را
 نزد تو یافته ام سوای این چیزی ندارم که آمدن من بکدام طریق بود قوی آمد مخفی بسیار
 که حاجی بود سید دود بار بچوبین الشرفین شریف برد و پیش رفتن حج و زیارت روضه منظر
 نبوی مشرف گشت و از بسیار شیخ طریق فایده عام و فیض تام حاصل نمود چنانچه
 جمعیت دوی در شان دان عالیله آید برید بخدمت شیخ سید محمود گروی که مغلطه بود قوی آمد
 و سلسله بواسطه تادریه علمیه بخدمت واسطه درسیانی بچوب سید عبدالقادر جیلانی بدین
 طریق میر که دوی برید و خلیفه سید محمود دوی میر سید طلال الدین و دوی سید شهاب الدین و دوی
 سید جمال الدین و دوی سید حسن الدین ابوالوفاد دوی میر سید شهاب الدین احمد دوی میر
 سید قاسم دوی میر سید عبدالعباس دوی میر سید بهار الدین ابوالعباس دوی میر سید
 بدر الدین حسن دوی میر سید علاء الدین دوی میر سید شرف الدین بکمی تا آری دوی میر
 سید ابوصالح اشرف دوی میر سید ابوالافان سید عبدالرزاق بن خورشید الاعظم معی الدین
 ابوالخیر عبدالقادر جیلانی قدس سره هم الفز و فوات حضرت حاجی باقوال معتبر
 در سال که از او یکصد و شصت و شش برسیست دوی عمر طویل داشت که زیاده از یکصد و ده سال
 بود و شیخ عبدالکریم نواسری که از اکمل خلفای ابودود و بر دوی دوی فوت شد و سید
 فضل علی لاسوری که میر خلیفه شیخ عبدالرحیم بود آنهم در میات شیخ حاجی بر حجت حق
 پیوست و در این انوار حضرت حاجی در لاهور زیارتگاه خلق است از مولا است

چون سیدان سعد و در زمان	رفت از دنیا و در وقت سیر	و حلقش گوش نور و فضل نور
نیز بر حجت حاجی سید	خواججه محمد السلام مستیری مجید	دک

قدس سره از اکابر خلفای عارف عبدالغفور استاوری است جامع علوم عامری
 و باطنی بود و با وجود دولت ظاهری که واسطه و کالت متبانی در کثرت داشت و جاگیر و منصب
 بود و نمیداد زیاد خدا غافل نمی ماند و خلفای کثیر از اهل طاعت بخوبی دوی نیازی نداشتند و از فیض

دی هجوم می آورد و در کجاست رو آ هر یک می پروخت و احدی را نماند و باز میگردانیدند و
 برادر بزرگ وی طاهر او الدین خان نیز اگر چه منصب امیر الامرای داشت و بعد از قاضی القضا
 ممتاز بود اما در ولایتش دلی بود و سلسله نسبت خود بخواجه حافظ حسن بعد از خلیفه ملا محمد تازک
 نقشبندی کشمیری داشت علی بن القیاس برادر خور و وی شیخ عبدالکریم جامع کمالات صورت
 و مصنوعی بود شیخ شرف الدین محمد کشمیری نقشبندی که جامع
 کتاب روضه السلام است مرید و خلیفه شیخ عبدالسلام بود و خوارق و کرامت بسیار داشت
 به کتاب خود تحریری فرماید چنانچه میگوید که سرور منی در خانه میر غایت الله حضرت
 خواجه تبریز دعوت نقشبندی برده و فراغ از اکل طعام میر مذکور را طهارت و
 افلاس خود کرده و در حق خود التقای دعای برکت نمود و فرمود که از جنس غله آنچه که بود
 داری حاضر کن وی یک آوند پیرانه بر سرش سفید حاضر آورد و خواجه نظر فیض اثر خود
 بر آن آوند کرد و ارشاد نمود که سر این را محکم به بند و مخرج آن از زیر آوند بگذار و
 از آن مخرج هر روز بقدر حاجت برآورده باش انشاء الله تعالی کم نخواهد شد پس
 وی همچنان کرد تا دوازده سال از آن آوند مخرج نمود و هیچ کم نشد و روزی ابله و سوسه از
 راه تعجب سر پوش آوند برداشت دید که تمام ظرف خالی است و دانست بر سر خود آن موجود
 فی آن حرکت نادم شد و متفحص گشت که روزی شخصی محمد صابرنامی کشمیری بنده است
 حاضر آمد و بر اسب حصول اولاد تقوی می در خواست نمود و فرمود که دو سیب حاضر کن
 وی فی الحال دو سیب حاضر آورد و ارشاد کرد که این را بخور و سیب را بشو و بر آن بنشین و بگو
 سال در لیس این توام در خانه وی بوجود آمدند و شخصی محمد اکبر شاه که از مریدان خواجه بود و نقل
 میکند که روزی فقیر بنیانه هند و از هندوان کشمیری در دست کاری رفته بود وی چند نان بازاری
 برای فقیر حاضر آورد و حواله آدم خود کرد و آدم را از آنجا بر آورده حاضر خدمت خواجه شد و دیدم که شخصی
 سایل سوزنای در دست گرفته و بر روی خواجه می نوازد و خواجه را خوش بینی آید پس بنفقیر
 امر فرمود که مرا از دست این شخص خلاصی ده و چند نانی که از خانه فلان هند و آورده حواله
 او کن فی الحال تمیل حکم کردم و شیخ عبدالواحد صاحب کشمیری نقل کرد که وقتی

بروز عید الفصحی برای سلام بر روز ولادت حضرت خواجه حاضر شدند چون خواهر در مجلس
 نمود بود معرفت نمودند از آن حضرت بر خود منبر دادند فی الفور بیرون تشریف آوردند بجای که
 در یک دست چند قلم و یک دست پاره گوشت داشت هر دو حاله فقیر نمودند فرمود که خوشنویس
 خواهم باشد ان شاء الله تعالی پس در چند ماه خوشنویس گشتیم و نیز صاحب روضه السلام بنامید
 که روزی خواهر بر آدای نماز طهر در سجده تشریف آورد و چند کس از مردان همراه بودند و
 همانجا دو کس پیادگان از سرکار ناطم کشمیر حاضر آمده تشدد بسیار کردند و گفتند که بر خیز و برآ
 بر خواهر بر غاست و همراه ایشان روانه شو چون چند قدم بر رفت یک کس را از آن پیرو
 پیاده حالت بخیر می دست داد و بر زمین بقیه دادی غلطید و سر در گشت حاضرین که در
 مرده پیدا شدند پیاده دوم از آنجا فرار کرد و نزد محمد ارغورفته اظهار حال کرد محمد ار
 نمود با چند کس حاضر بر و عذر تقاضی خواست التماس می بمعرف قبول در آید و آن پیاده
 سحرال خود آمد و در حجره ای کشمیری نقل کرد که روزی حضرت خواهر سبب خواست و
 اینجا می بنده در بیاض تشریف برد و شخصی از نوکران ناطم کشمیر هم در بیاض در آمد و بی اجازت
 با او می و خدمت بخت برآمده خوردن آماند بر پا و در آن حال خواهر را بنظر محال است از سر
 افتاد و سپرد که این شخص کیست عرض کردم که منیدارم همین مردمان بخله می آید و بی اجازت
 با او می در خدمت می رفته بودیم و در آن وقت که در آن مقام شامخای درختان هم میکنند با شماع
 این سخن خواهر بنظر نیز در وی تکرار گشت فی الحال آن شخص از درخت بر زمین بیفتاد و پیشتر
 شد و الی این که هیچ دقیقه از درخش باقی نماند چون چنین حال دیدم متفرع دزاری پیش آمد
 و از خوف و هراس حاکم کشمیر لرزه بر اندام من افتاد پس خواهر خود بر غاست و چند قطره
 شربت نبات در دیان وی انداخت تا بهوش آید و صاحب روضه السلام زبانی
 شیخ نور الله کشمیری نقل میفرماید که در عهد حکومت نواب افغانسیاب بکشمیر لیسرا و
 اهل رضا بیگ ظالم ظالم بود و وی سهمی پادشاه فلولی مرا به تهمت ناحقه در حبس
 کرده با قول عذاب معذب ساخت آخر نیز او پیچیده گرفته از قید خلاص نمود بعد
 از آن وی خواستم که عبادت وی بر دم و بهمن نیت از مسلک خود روانه شد م

با کار و راه شوق بدارت خوابید و انگیزه حال شده و بجهت مشورت گشتم و بعد از دو ساعت
 رخصت کردم رخصت عنایت نکرد و فرمود که جائیکه قصد رفتن دارد بر آنجا رفتن صلاح وقت
 نیست بخانه خود بپردازم و بی گفتم روان نشدم و در اول نیشیدم که بهین نیست از خانه
 بر آیدم حالا رفتن چه معنی دارد و از راه کم تعلق در خانه بایست اندر رسیدم بپدر و برادر
 و قوال شهر رسید و بار دیگر بایست اندر با استعلق نشستم محسوس کرده بودم و مرا هم که از
 استقامت نشستم تصور بده نقد ساخت چون در مجلس رسیدم برانمیدگی خود نفرین کردم و پناه بفرست
 خواهم بروم بعد از دو ساعت دیدم که محافظان مجلس از حفاظت من غافل اند فرصت وقت
 غنیمت انگاشته از آنجا براه بروم و بعد از پیرسان حال من نشد و توجیه خواهم از آن بلای
 ناگهانی فرارم یا بتم و شیره بزرگ خادوم آنحضرت نقل کرد که اهل بیه فقیر که در مجلس آنجناب
 میاند یک ایامی بیرون میزد و روزی که بر یکایک آنکه کرد و ما که را احوال و وضع ساخت بایست
 سفینه ها که تمام جاک شد و رود و بایرون اند آمدند و توقع اینحال اهل بیه فقیر گریه آغاز نمود
 و پستی بشلی یعنی شد آنحضرت خواهم تا که مخرج را ندیدست بسیار گریه و متوجه شدند
 بعد از ساعتی از دست رها کرد و تقسیم اول صبح و سالم بود بطوریکه گاهی مخرج نشود بود
 و منتهی است که وقتی نواب ابوالبرکات خان ناظم کشته سخت بیمار شد البا از بهانه
 و می بویان آمد آنحضرت نواب را جرح بآنجناب آورد و خواهم دست حق پرست خود بر سرش
 فرود آورد و حال شفا یافت و نقل است که وقتی میر فقیر الله فرزند میر انور کشته
 نهایت بیمار شد و بحالت نزع رسید بر سرش نذر کرد که اگر لیسیم را از پیشگاه شافی
 حقیقی شفا حاصل گردد مبلغ یک هزار روپیه بار و احوال آنجا که نقش بندید نیاز کنم
 و نیز آدم را بجهت خواهم برای طلب تقوی شفا فرستاد و فرمود که تقوی شفا لیسیم
 اخوان من است که او در ذیل قرار داده است اگر پیشتر از حصول شفا او گذر بتم است
 یا تسلیم اینخواهم بفرموده و مال و وقت هزار روپیه بفقیر تقسیم نمود و در سیه و ز لیسیم
 شفا یافت و وقتی است آن جامع الکالات بقول صاحب روضه السلام تبارک و تعالی
 ماه شوال یوم یکشنبه سال کینز اگر یکصد روپیه تقاضا و یکصد روپیه بتم و هزار روپیه

در کتبی نیز نگاره خلق است و بعد وفات شیخ محمد عمر المشهور بوحید الدین قاضی القضاة
 و ملا عبد الله المنی طب بفرید الدین نفی علی فرزندان آنجناب پسندارشانست
 و اگر چه خلفای خواجیه پیش از اندام خواجیه محمد عابد کوسی و شرف الدین محمد صاحب
 روضه السلام و محمد عثمان زنگوی و شیخ عبد الرزاق رسول پوری و خواجیه امان الله حاجی
 تیمور زشتی و خواجیه محمد زفر الدین و عبد الرحمن یار کندی و ابوالفتح کشتی و محمد زعفران
 برادر زاده آنحضرت و محمد ابراهیم و اکبر شاه و شیخ عبد الله و شیخ حمید الدین بن محمد نظام
 از اشهر ترین خلفای خواجیه اند و فی زمانه مولوی محمد سلیم الدین بن محمد شریف الدین بن
 مولوی محمد امین بن خواجیه محمد عمر بن خواجیه عبد السلام از اولاد و روحانیان او است
 و اگر چه تاریخ نامی خواجیه که در کتب روضه السلام از بسیار اندام خواجیه آن من عظیمه الله
 و شیخ المسلمین^{۱۱۴۱} و روضی عنه^{۱۱۴۱} و پشوره شوال یکشنبه دو بهر روز خاص تصنیف کرده

شرف الدین مصنف روضه السلام از آنحضرت	شیخ عبد السلام میر کبیر
چون بدر السلام یافت مقام	سال و صلیح ^{۱۱۴۱} در شیخ اکرم جوهر

شاه محمد صادق قلندر نقشبندی کشمیری قدس سره از اعلم امارا
 کشمیری بود چون چنانچه بانشی حقیقی او را بخود جذب کرد او اهل دنیا برآمد و مال دنیا
 بفرقه نقشبندی در صحبت علی اصحابی^{۱۱۴۱} فرمود و در فضیلت علم سرشار گشت و قرآن
 حفظ نمود و اکثر اوقات اشعار عاشقانه گفتی و سجدست خواجیه پیرنگ و زفر خواجیه باقی
 بالله حاضر شده مرید گشت و بنیایت جذب و استغاثت بهم رسانید و زنی و کشمیری خانقاه
 میر نازک نقشبندی را سقفت برآمده اذان گفت و در عین گفتن اذان حالت خدیجش
 در رسید و از بام بر زمین افتاد و در پیشش شد حاضرین از آنجا برداشته بخدمت
 خواجیه بردند و فرمود بگذارد که مستانه عشق الهی است چون این سخن از زبان حق ترجمان
 خواجیه برآمدنی الحقیقت مستانه شد و بحالت مستانه و بنجودی شب و روز و در کوه چیه
 و بازار سیکشت و اشعار عاشقانه میخواند و قدم از احاطه تکلیف شرعی بیرون کشید
 آخر کارش بکبری رسید که هر صاحب هوش که بخدمت آن بر میوش رفتی و تدریجی گشته

در پیش شری بهنجین صد با کس استاند و دیوانه نمود و همه در پیشان آن در پیش
 علامه بهر کلمه دوست در هجوم بر زبان می آوردند و علمای و صلیحی گستره این خبر باور نیک
 زینب عالمگیر نوشتند و شاه و لاجا شاه صادق را حکم گرفتاری نافرمانی کردند و نزد خود
 طلبید و باعث این بهر گشتگی و دیوانگی پسید بکوب آن خواجه چند اشعار را بر اثری از
 بر زبان آورد و سخنان مستانه بسیار گفت با شاه فرمود که این را بگذارید که گرفتار
 حالت دیوانگی و معذرت در دست پس خواجه در سال یکزار و یکصد و هفتاد و هشتاد و ستان
 مراجعت کرد و بهر منع لار که از مضامین کثیم است سکونت پذیرفته از میجر نوینی
 و دیوانگی برآمد و قدم در احاطه شیفت و سلوک نهاد و خانقاه بنا کرد و خلقی کثیر را
 بسلسله نقشبندی مستفیض کرد و آخر در سال یکزار و یکصد و هفتاد و یک در

گذشت و بهر منع لار مد فون شد از مولف چو رفت از جهان در پشت علی

شده و جهان متقی شیخ صادق از بهر تاریخ ترمیل پاکش بگفتا که مادی ولی شیخ صادق

شیخ محمد رضا الهامی نقشبندی قدس سره از کبرای شیخ نقشبندی است

و سلسله نسبت می بکند واسطه بزمرة الابرار خواجه عبداللہ احرار نشتی میشود و موی

صاحب ریاضت و عبادت و محبت و شوق و ذوق خوارق و کرامت بود چون در

کشف آیتی از آیات ربانی بود بخطاب الهامی مخاطب شد و ویرا سوادای فیض نسبت

نقشبندی از روحانیت خواجه بهاء الدین شاه نقشبندی نسبت قادر بریه از روحانیت

عنونیه اعظمیه نسبت صدر فقیه از روحانیت مادی راه تحقیق الیو بکر صدیق حاصل

بود و تفکست از صاحب کتاب نقشبندی که روزی از حجه شیخ قرآن شریف

مخلصی که پیوندا رادت بشیخ داشت بر زدی رفت هر چند که تفحص و تحسین عمل آمد

سود نداشت چون این خبر بشیخ رسید فرمود که از کم شدگی قرآن چه اندیشه و تفکر استگیر

حال است هر چه قرآن از نایگی و دیگر طبع قرآن حاصل نموده بکار خود آن مخلص جمعا ابداد

کن یا جلد دیگر کار نمی ندارم اگر همان جلد از دزدان طلبا بیده غناست فرمایند بهتر است

فرمود که امر و زحمت کن فردا علی الصبح قرآن دزدی رفته تو بتوجه او کرده خواهی شد

وقت شب بخوابی چند حواله بنام خود از تو نام خود نمود و او را شاد کرد که بر فلان و در فلان
و فلان بازار رفقه علی الصبیح خاموش بنشیند شخصی نزد تو خواهد رسید و قرآن بخواند
نزد تو آورد و بتو خواهد داد آنرا بگیری و این قدر باو بدهی و بپای تو بگذرد احوال آن شخص
مستوی نشود و نام صاحب الایمان عمل آورد و بجنبه قرآن شریف از آن شخص آرزو گرفته بجز
عافیه یافتن شیخ قرآن با ملک قرآن حواله نمود و از غایت پرده پوشی نام سارق بر
زبان نیارد بلکه قرآن باوای بدید باز از سارق خرید کرد و قاست آن جامع الکمال
قبول صاحب بابت بدهی در سال بکند و یکصد و هشتاد و نه سحر می است و شیخ و سیدار
تا سحر و قاست آینه سحر درج کتاب مذکور است از مولف

چو رفت از جهان در شب برین | محرم رسا بابر ضای خدا بختم ز دل سال ترخیل او
گفتند که مولی چه میخواست | خواجہ محمد اعظمی و مهری کشمیری مجددی
قدس سرور از عالم علی و کبری شایع شکر گشاید و پدر عالم قدس فیروز از ان
نام داشت فردی بود عالم و فاضل و عارف کامل و در علوم ظاهر و باطن بکمال با وجود
حکومت و دولت و ثروت و شرف علم و کرامت حسب و سهول در فقر است و بخت
شیخ محمد مراد مجددی حاضر شده کار باطن تکمیل رسانید و فرقه خلافت یافت و چون
در اسرائیل خاتم النبیین گوی و تاریخ نویسی بسیار بود کتاب تاریخ اعظمی المعروف بتواریخ
و بهری در سال بکند و یکصد و چهل و شش در احوال بادشاهان و شایع و علی
و فضلا و شعیب کشمیری صاحب مضامین و بلاغت با تمام رسانید و اوقات کشمیری تاریخ
تالیف درج کتاب مذکور ساخت و همو آن دیگر کتابی المومنون بضمین مراد و شریک
حالات و مقامات پیر و شریف خود تالیف فرمود و نیز رساله تالیفات و ذکر از مقامات
دی است و قاست آن جامع الکمال است در سال بکند و یکصد و هشتاد و نه سحر می است و شیخ و سیدار

بهری است از مولف	ابن علفی اعظمی کشمیری	از میان شد و او بپای قال و قیل
با صفا اعظم بگو تاریخ او	با رزیکه کامل اعظمی	خواجہ کمال الدین بن
خواجہ نور الدین آفتاب نقشبندی کشمیری	قدس سرور الکالات	

قلب بهی و باطنی معروف و باوصات بشری و طریقت موصوف و در بعد
وفات خوابه نور الدین آفتاب در خانقاه خوابه خان و در محو و جد خود سجا و نه نشین
گردید و عالمی را بچشم پنهان گشت آخر از دست اهل رخص و شهادت رسید و رفته
شهادت آن بر بنظر لوی و برین تشریح درج کتاب نقش بندیه است که در عهد شیخ
و می شخصی و اعطی نام منافق در کشمیر بهاندر لفظا هر شتی و به باطن راضی بود و ولید شام
در خانه شخصی که این نام داشت و کار تمام فوشتی میگردد رفته پوشیده از در مان اهل سنت
و عطا میگفت و من را بسوی نزدیج فاضل میخواند بعد چند ماه را از شش بر ملا افتاد و
اول شخصی که از حالش مطلع شد خوابه کمال الدین بود خوابه باطلاع این حال
و اعطی را نزد خود خواند و از وعظ گفتن مخالفت کرد او بر انکار و اصرار ماند و از وعظ
بازینا در بعد انتشا را این جبر مقدمه پیش ناظم کشمیر رو بکار شد و شهادت شاپرین
معتبر که ایشان سلسله صاحب کاران زبان آن نابکار گویش خود شنیده بودند که قتل
سنت و اعطی صادر گردید و وی قتل رسید از لفظ این امر شنیده های کشمیر و گویان
و اعطی از دل و جان دشمن همان خوابه کمال الدین شدند و با قرار آدای رزیز کشمیر
در باب قتل حضرت خوابه مسیحی حاجی کو قوال شهر را بر قتل خوابه آماده کردند و وی
کار قتل خوابه بزمه خود گرفته زر رشوت از رفته و حصول کرد بوقت نصف شب
باشمشیر برهنه از راه بر روی آب در خانقاه در آمد چون خوابه بهر آنوقت براس
آدای نماز تهجد از بستر استراحت برخاسته بود هنوز مشغول بود که قوال بد آواز آمد
شمه اهل حسین بر سر آن سپاه کوفین رسیده از طرف پشت شمشیر بگلوی مبارک رود
و آن لومال باغ حسینی را از پنج بر کند و مانند نیزه پلید دست خود بخون
آل نبی آلوده ساخت **س** نماد ستمگار بر روی کار نه جاندر بود و لعنت
کردگار و ولید اسام این کار را از بهمان راهی که آمده بود باز پس رفت و
این واقعه تباریج نسبت و نهم ماه حجاب سال کین از بهشتاد و بوقوع آید و این
صیت در تاریخ شهادت آن حضرت درج کتاب نقش بندیه است **س** با لفظ غیر نیست

مسئله که شد با کمال شهادت از دنیا رفت و بعد شهادت آن جناب معرکه عظیمی در کشمیر میان پادشاه
 سنی و شیعه بود قریب آنکه دوا اهل سنت صد بار شمشیر و المومنین شهادت خواجیه بقتل رسانیده
 خواجیه سعد الدین فرزند ارجمند خواجیه کمال الدین را بر سر دار شاد قایم کردند که او هر چه
 او نیز در عمر عین جوانی بر حمت حق پیوست بود و فاش نشود رشتی عظیم در خانان خواجیه محمود
 در باب سجاده نشینی خانقاه بود قریب آنکه یعنی خواجیه یوسف بن عبدالصمد بن خواجیه نور الدین
 آفتاب این عهده برای خود میخواست و در میان خانان خواجیه عبدالخالق برادر خواجیه
 سعد الدین بن کمال الدین را با شتاع خود سجاده نشین کردند ازین سبب خواجیه یوسف
 بجان برنجید و با هم فریقین نزاع سخت بطنه برآورد و نوبت بقتل رسید زینموجب
 باز این خانان همد شد اما اولاد خواجیه خاوند محمود تا حال در کشمیر یادگار بزرگان موجود اند

از مولف چه سید کمال از کمال رضا ز دنیا رفت و در یافت باقی مهال ابتایک ترجمیل الشاه دین

لکون شیخ اقطاب السید کمال حضرت شاه شمس الدین حبیب الله

میرزا اجا شیخان قدس سره از سادات عظام علوی است و نسب شریف
 بیست و هشت واسطه تبو سبط محمد بن حلیف بن بامیر المومنین علی الرضوی رضی الله عنه
 عنه میرزا سید باهادر اوی از امرای تاجداران شاهیه بودند و قرابت بسلاطین تبریه
 داشتند امیر عبدالنقیحان که نواسه اکبر بادشاه بود میرزا اجدوی بود و توسل بخاندان چشتیه
 عالی داشت و جده شریف اوی دختر سید خان وزیر است که مثل شوهر خود از اولیا است
 بود و تسبیح جاد بگوشت ظاهری شفیق و دالیه اجدوی مرزا جان ترک دولت و منصب
 نموده از خانان عالی قاپو به مرید شاهی عبدالرحمن قادری شد و بزرگ تقوی و کمال
 خود گذرانی چون مرزا جان خان در خانه فیض کاشانه وی متولد شد در سایه
 عاطفت وی تربیت و پرورش یافت و از هر فن و علوم ظاهری بهره کامل حاصل
 نمود چون عمر شانزده سالگی رسید پیر بزرگوار وی بر حمت حق پیوست و در اقلیت
 اول توسل وی بسلسله عالی نقشبندیه بخدیو بسید نور محمد برآوردی مجیدی است
 بپادشاهان بجز است حاجی محمد افضل و حافظ سید الله و محمد عبدالقدوس الله سرمدی نیز است

ملاوون

و ازین هر چهار حضرت والا در جات کمالات و الایات و مراتبات نهایت مجرب و سیر
 نقیست که شخصی مجرب و قاسم مدینه را جان جانان لطیف و عظیم آباد رفته بود و در
 برادرش بنحیست وی حاضر شده بودند و سبب اینکه ششیده می شود که مجرب قاسم در عظیم آباد
 قیام کرده است و قومی برسی فکاهی وی فرمایند فرمود قیام کرده است او را باد الا ان اندکی
 بر خاصش بود قوع آمده بود اما بنحیست و عظمی هم بنام شفا فرستاده است و فرمود اندک شما
 خواهر سیدین همچنان بود قوع آمد که فرموده بود و نقیست که در وجه مصطفی خان
 که شخصی از امرای شهر بود ارادت بنحیست داشت و بسبب برده نشینی بنحیست
 حاضر شدن نمی توانست و در خانه خود غما بنانه از آنحضرت برای اخذ برکات متوجه
 می نشست و هر روز غلام خود را برای اطلاع متوجی خویش بنحیست می فرستاد و روزی غلام
 به اودت هر روز به بی اذن آن عقیقه بنحیست آمده عرض کرد که بی صاحبیه نظر استاده و خانه
 خود نشسته است و استماع این معنی اندکی سبک است فرموده فرمود که در رخ کو که بی بی هنوز
 متوجه نشده است و تو هم باذن وی نیامده آن شخص بقصیر خود معترف گشت و سید
 غلام علی مجرب وی میفرمایند که روزی بنحیست حضرت میرزا حاضر بود و هم پیوسته
 بی ادب رو برد و آمده گستاخا عرض کرد که آمده ام تا بنحیست که طعنه جان جانان بر آن
 یا شیطانی حضرت مرزا از نکلام آن نافر جام متغیر شد و تیز تر در و سگ گریست بی الحاح
 بر زمین افتاد و مانند ماهی بی آب چلیدن گرفت و با آواز گفت که توبه کروم برای
 خدا تقصیر من معاف فرمایند چون واسطه خدا جل جلاله در میان آمد برخاست و بر
 مبارک دست وی گرفته ایستاده کرد فی الحال شفا یافت نقیست که شخصی بی ادب
 بر کثوفات مرزا انکار داشت روزی حضرت مرزا در گورستان میگذاشت و آن
 منکر هم همراه بود و از راه استخوان یک گوشه نشان داد و گفت که این گور قبر دوست من است
 حال وی دریافت فرمایند فرمود در رخ کو این قبر یکی از زنان است قریا تو نیست
 آن شخص عذر نه خواست و گفت که محض برای امتحان گشت شما این حرکت بوقوع آورده
 نقیست که والدین اب عسکری خان که داخل لریقه عمالیه مجرب و سید بود و در کتب فراخ

از قدماى اصحاب و عظمای خلفای حضرت میرزا جاجانان است و از اولاد شیخ عبدالحمید
محدث دهلوی است چون حافظ محمد حسن پدرش بر حمت حق پیوست بود و اوایل یام جوانی
در مباحث فقهیه و در عقیده و می انحرافی و در طاهر از طریق مستقیم الفرائی پیدا شد و روز
در رویداد که حضرت مرزا جاجانان شیر و سرخ متداول فرموده بقیه آن بوی عطر فرموده
اینک از روز پنجشنبه با خوب حقیقی بخدمت حضرت جاجانان حاضر شده تا پیش خود درین راه
کمال استقامت ثبات در درمیده تفریقات کثیره رسید و بهنایت مقامات اهدیه مجرب و بهشت
فایز گشت و در نسبت وی جذبی و شورشی قوی بود و از طاریت شوق و گرمی طبعش باطنی
در دینم سر ما حاجت بسیار شنید و داشت و از غایت محبت هر جا که اسم الله بگویند خوش خوش
وی آفتابی میوش گشتی و صاحب نظر جاجانان میفرماید که در هنگام غارتگری و شورش
درانی شیخ محمد احسان بر دروازه کوه خود بهمت تمام شسته ماند بفضل الهی و توحید و شصت
اعدی از غارتگران در آن کوه داخل نشد و اهل کوه از دست غارتگران جان و مال
بسلامت بودند و نقل است که شخصی در و پهلوان است بخدمت وی آمده عرض
نمود که فی سبیل الله بلبابین مرصن بهمت برگذارید هر یک اسم مبارک الله بگویند و
رسید نفره بزد و بهیوش بر زمین افتاد و در و زایل شد و وفات آن جامع الکرامات در

سال یکم از دود و صد و شش هجری است از مولف است از دنیا چودر فله پیرین
شیخ والا جاه احسان متقی از حلقه اهل صلیح احسان بگو اسم بگو احسان مصوری بنی
مولوی علیم الله کنکوهی قدس سره از قدماى اصحاب اکابر صاحبان
بکمال شیفته جمال حضرت مرزا جاجانان بود سلوک طریقه احمدیه تمام نموده بحالات علمیه و
مقامات علمیه رسید و در نسبت وی سکریه در بر نشی غلبه تمام داشت و شش محبت الهی و محبوب و ذوق
و گاهی بهمانه ذکر اهل محبت درام بر زبان داشت و حکایات عاشقان الهی اشک یز چشم و
گشته نقل است که یکبار حضرت غوث الاعظم را بخوابه درخواست که قدمی بر نیاید فرمود که
از بهر خدا این حرکت است عرض نمود که یا این رسول الله سعادت ما فیہ نیست ازین لفظ طهار
نیست طهره و تلفات بسیار بحال و فرمود شیخ نجواب میر که اکابر سلسله عالییه حقیقیه شش حضرت زید الدین

گنج شکر و شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ تشریف آورده از قلب وی سلب نسبت نقشبندی
کردند و اتفاق نسبت فائز آن خود فرموده تشریف بردند بعد از آن ارباب بزرگان
نقشبندی مثل حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی و عزیز تشریف فرما شده نسبت حبشیه
از باطن وی کشیده باز نسبت نقشبندی در سینه بجایگزیدند و می نمود فرمودند علی الصبح
نزدت حضرت میرزا جاجانان حاضر آمده اند را اینواقع نمود آنحضرت او را فرمودست
پیر شو و منیر خود برد هنوز نوبت باطن را حال نرسیده بود که حضرت شیخ فرمود که بزرگان
حبشیه بحال شاکه فی نموده القای کیفیات نسبت خود فرموده بودند لیکن عزیزان نقشبندی در سینه
باز نسبت اصلی خود عطا فرمودند و مقاماتیک از نظیر اقلیہ عالیہ حاصل کرده اند و صحیح و کجایان و مقامات
میر عالم اللہ در سال یکم از دود و دایه زنده بودی است از مولف استیذ عالم عظیم اللہ پیر
چون از این دنیا بخت شد مقیم از ملکش نامش کرم کن بیان اسم رقم کن شیخ عالم عظیم
مولوی شمس الدین مجددی نقشبندی قدس سیرہ اصل وی بانی
اشرف و اسبق خلقی میرزا جاجانان دهلوی است نسب و کفایت شیخ جلال الدین
بانی بقی حقیقی صابری برادر خود واسطه بزرگ و نسب شیخ جلال الدین حبشی عثمان ابن
عفان خلیفہ ثالث رسول التعلین منتی میگردد و شیخ شمس الدین زبده علمای ربانی و قریب
بارگاه سبحانی و در علوم عقلی و نقلی و کلمات طبری و باطنی از امت زمان وقت بود و در فقه
و اصول بمرتبه امتداد رسیده و کتابی سیوطی در علم فقه الموسوم بجایا بر مکتب بردایات در این
و نیز تفسیری طولانی جامع اقوال قدما می مفسرین و تاویلات جدید ارقام نموده است و چند
رسایل در تصوف و تحقیق معارف حضرت شیخ احمد مجدد بزرگانشه است در اوایل میر شیخ
الشیوخ محرمه با نقشبندی مجددی شده متوجعبات وی میر تقی قلی سید و با خدایان
آنحضرت چندیست میرزا جاجانان حاضر آمده بر ناسبت مقامات طریقه مجددی و یا محمد رسیده
و از غایت سرعت سیر و شوق دل تمام سلوک این طریقه در بنجاه توهم با تمام بایزده
و شپرده ساله بود که فراغ از تحصیل علم را بر خود داشت و طریقه یافته باشاعت علم و فین باطن پرور
و از زبان حضرت میرزا جاجانان علم الہدای و احاطت شد نقشبندی که مولوی شمس الدین زبده

ایام خرد سالی شیخ جمال الدین یابی تپی جد خود را در خواب دید که بسیار الطاف کمال وی
سبذول فرموده پیشانی خود را به پیشانی وی مالید و نیز سهران ایام حضرت غوث الاعظم
محمی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سره العزیز را بخوابید و حضرت غوثیه اعظمی فراموش کرد
عطا کرد چون بیدار شد خرابه ستور در دست حق پرست وی موجود بود و نیز یکبار بزیارت
سید ابرار علی المرتضی کرم الله وجهه بخواب شد گوئی المرتضی کمال بجا داشت در حق وی
فرمود که انت منی بمنزلة هارون عن موسی علیهما السلام چون حضرت مولوی ذکر این خواب
بخدمت مرزا جان جانان پیر روشن ضمیر خود کرد فرمود که صورت مثالی این فقیر بصورت
جد بزرگوار فقیر علی المرتضی متمثل شده شمارا باین کلمات بدین ساخت و تعبیرش اینست
که بعد فقیر خلافت طایفه بشما منتقل گردد و مشفق است که مرزا جانجانان میفرمود
که اگر او سبحانه تعالی بروز مشرف و نشر از من خواب برسد که در درگاه ما چه تحفه آوردی
عرض کنم که مولوی ثناء الله یابی تپی آورده ام و مشفق است که مولوی فضل الله
برادر کلان مولوی ثناء الله که در علوم ظاهری و باطنی کامل و در طریقه محمد و یحیی
مرید مرزا جانجانان بود چون وفات یافت از وفات وی مولوی ثناء الله بسیار
انگیزد و گوییم میماند شبی خواب دید که مولوی فضل الله میگوید که ای برادر را بقدر غم
والم در باب مرگ من چه معنی دارد که دوستان خدا نمیزن پس منم نروم ام بلکه حیات
در امان یافته ام و این مقامی است که خمار اہم درینجا رسیدن است و وفات
مولوی ثناء الله در سال یکیز اردو و صد و شانزده هجری است از مولفست

ثناء الله ثناء گوی خدایم	بجست یافت زمین بیامودن بار	سخن اول غفر تاریخ سال ۱۲۱۰
بگو تاریخ دیگر تاریخ اصفیاء	شاه درگاه سی محمدی محمدی	۱۲۱۰

کرامت و خوارق و زبر و دواع و تقوی و در سلطه عالی و می بر و واسطه کبر و تقوی
سیر صعود استخوان بجزدی داشت که وقت نماز در این با و از این آگاه شدن می کرد و از
گرمی استخوان بجزدی بود اگر بیک وقت بسوی هزار گس متوجه میشد همه بدو شش می شدند
نقش است که روزی در نماز در پس امام ایستاده بود اما آیت بگویند

[illegible]

بسیار بود و سالگی بخت حضرت مرزا جانان در سال کبیر و یکصد و شصت و هشتاد و هشت
ارادت بر امان آنحضرت نزد اول معیت بخاندان عالیله قادر بریه نمود و تکبیل سپرد و فرقه خلعت
سلاسل بر بویافت و بعد از وفات پیرانش حضرت پیرانشین و صاحب سجاده ایشان شد و هزار را
کس طالبان حق را بجای رسانید و خوارق و کرامت آنحضرت را حد و حساب نیست چنانچه منقول است که روزی
سروای کر است الله مرید آنحضرت بر روزات الجنب گرفتار بود و آنجناب است مبارک بجای درو سانسید
فی الحال شفا یافت و منقول است که یکبار بکناره دریا تو به بکشتی روان فرمود فی الحال کشتی در دریا
ساکن شد و شخصی احمد یار که از احباب محاکم آنجناب بود میگویی که من بر تجارت میرقم در شاهی
راه میرویدیم که حضرت شاه تشریف آورده قریب بهل سواری من استاده فرمود که بهل را
تیر کنید و بدو ایند و ازین قافله جدا شده بگذرید که رانندگان این قافله را غارت خواهند کرد
پس بهل را بدو ایند از قافله جدا شدیم بقضای آبی همه اهل قافله آرزو گرفتار پیر را رانندگان
شدند و من بتوجه آنحضرت سلامت ماندم میان الف شاه خادم آنحضرت نقل میکرد که
روزی من در پشت راه گم کردم ناگاه از دور بزرگی پیدا شد و مرا بر آه راست دلالت
کرد چون نیک ملاحظه کردم حضرت شاه غلام علی بود و منقول است که روزی حضرت شاه
غلام علی بخت تفریت در خانه صال که مرید آنجناب بود تشریف برد چون که دختر آن صال که صالیم
جوان فوت شده بود فرمود که الله تعالی ترا نعم البدل این دختر پسری عطا خواهد کرد آنروز
که نیمه پیری رسید بود عمر من کرد که یا حضرت من پیرام و شوهر من پیرست حالا پیدا شدند
اولاد فکانه عقل است فرمود که خدا در مطلق است بعد چهره آن زن حائل شد و فرزند
بزیاید و عمر را زیادت منقول است که زنی بخدمت حاضر شده برای شفای بیماری
عرض کرد آنحضرت او را تبرک از طعام خود عطا کرد که نان و کباب بود چون در خانه خود رفت
دید که آنجناب بمیدل بجلو افتاده است معلوم نمود که اجل بیمار نزدیک رسیده است بهیچان
بوقوع آمد و میرا که علی که از مخلصان آنجناب بود برای شفای بیماری زنی از قافله
خود مکرر عرض نمود آخر فرمود که زنیست آن زن زیادها زبانه روز معلوم
نمیشود و بتقدیر ربانی روز پانزدهم وفات یافت لیکن در ایام مرض میرا که علی تو پانزدهم

نموده بود چون بر بنیاده اش حضرت شاه شریف بر در فرمود ای اکبر علی مگر تو به یارین زن
 نموده که برکات معلوم میشود و عرص کرد که آری یک روز متوجه شده بودم و منقولست که قریب
 خانقاه حضرت شاه مکانی در ملکیت زنی بود که نزد من میبود داشت آنحضرت بعد از آن مکان
 خانقاه و کثرت خدام از وی درخواست مکان بطور بیع نمود تا مشمول خانقاه کند آن زن
 انکار نمود و آخر یکبار حکیم شریف خان را که از اعزّه دلی بود برای فهمیدن نزد وی فرستاد
 و آن زن بگفته حکیم هم اقرار نکرد و بیع مکان منظور نداشت بلکه سخنان بر دروغ آنجناب گفت
 حکیم شریف خان بخدمت آنحضرت آمده سخنان آن زن بعینه نقل کرد با استماع آن روی
 بسوی آسمان کرده بر زبان آورد که یا حضرت شنیدید کلام آن زن الحال خواهم گرفت
 تا در تکیه او خود آمده التماس کند پس ربهان ایام بحسب تقدیر موت در خانان آن زن افتاد
 و از هم مردمان خانه یکزن یعنی وی دیکس بچه حوز و سال یازده چون بچه هم چهار شد و داشت
 که از شومی نازنی ناست آن فرزند بچه را بخدمت آنحضرت آورده نیازمند برآورد و بعد
 قیمت و ابی مکان مطلوبه حواله آنحضرت نمود و از آن آفت فلاح حاصل یافت و با عتقاد
 نیک در زمره مریدان آنجناب منسلک گشت و منقولست که حکیم رکن الدین خان
 را بدعای آنحضرت منصب وزارت بجهت بادشاه حاصل شد روزی آنحضرت سفارت
 عزیزی که حق بجانب بود حکیم مذکور کرد حکیم بدافع و تکبر وزارت در آن تند بی فکر ازین
 موجب غبار طالع بر وجه آنحضرت از طرف حکیم رکن الدین خان نشست و وی بفرمود
 روز از عهده وزارت نمودل گشت و همچنین نظام الدین صوبه دلی روزی در مجلس
 سخنان انکار در باب آنجناب بر زبان آورد چون این خبر بگوش چون بیوش حضرت شاه رسید
 فرمود که ما بدتر از تیم که او میگویی در ربهان نهفته معزول شد نقلست که قریب از اقلیم
 کابل به بند و ستان می آمد وقت عبور در پاسناده شتر وی مع کالادر در یا غرق شد و زگر
 که اگر شتر من زغره با آسیاب زور یا سر برآورد نان روغنی نزد حضرت شاه فلام علی بنهم
 فی الحال شترش با آسیاب زور یا سر برآورد و بلا سعی دیگری بکناره در یا سر چون
 بجهت آن حال این واقعه عرض کرد و فرمود که نان بیازماد ای عرص کرد که دارم نقلست

که شخصی صد بار نامی مرید حضرت شاه بود و عم او را با شاه بمطالع البطلان تاحقه در مجلس کرد
 احمد یار بخدمت آمده عرض حال نمود فرمود که شهادت کس جمع شده در قلعه شاهی بر دند
 او را از مجلس خلاص کرده بسیار زلفا انشا الله کسی تمام شهادت بر شهادتین همچنان بوقوع آمد
 که کسی بایشان نراندید و با شاه هم باز در محال عم احمد یار تشنه لقا هست که پسر سواد
 فضل احمد امام جمعه مسجد دلی علیل بود شبی در خواب دید که شاه غلام علی تشرلیت آورده
 پیزی به پسر و نو شایند چون صبح شد پسر که شفا یافت فضل احمد بر اصدق باطن
 چند مبلغ بطور نیاز آورده بخدمت آنحضرت گذارید تبسم فرموده گفت که این اجرت
 خدمت شایسته است عرض کرد که این شکرانه عنایت شایسته حضرت لقا هست که شخصی
 بخدمت آمده عرض کرد که پسر ام از دو ماه مفقود الحیرت بنیدانم که کجاست تو چه فرمایند
 که بیاید فرمود که پسر تو در خانه نیست باستان این معنی آن شخص متوجه فرمود که جای حیرت
 چیست در خانه برو و پسین آن شخص چون در خانه رسید پسر خود را موجود یافت لقا هست
 که روزی پیر زالی بخدمت حاضر آمده عرض کرد که پسرم در سیاهان بادشاهی نوکر بود
 حالا ترک کار کرده و لنگوی لبستان زمین شریعت برگشته است و بنگ مینوشد باستان
 این معنی سامعی متوجه شد و بها وقت پسر که بخدمت تمام بخدمت حاضر آمده تائب گشت و
 مرید شد و همانم لطالین حمدی را اگر شنید لقا هست که وقتی چند کس از خلفای
 آنجناب از راه دور بخدمت آمدند و در اثنا راه گفتند که معمول حضرت شاه است که بوقت
 حاضری بر پیران خود چیزی بطور تبرک عطا میفرمایند یک گفت که مرا اینم بخواهش میسازد
 خاص است دیگری گفت که من کلاه خیار هم سوم گفت که من پیر این خاص آنجناب که زود آمد
 اگر عنایت کنید همچنین هر کس بر دل اقتور چیزی نمود چون بخدمت حاضر آمدند هر کس حسب
 مدعای وی استیاضا عطا فرموده فرمود که حالا بدعای خود بارسید و متفق لقا هست
 که حضرت شاه از غایت ترک دنیا یا بل دنیا کاری نداشت و اگر امیری یاد و تشنه بخدمت
 حاضر آمدی از امر و نهی تفاوت رواند اشتی چنانچه وقتی خواب شمشیر بهادر بسین ملک
 بنزدیکه کلاه انصار پوشیده حاضر خدمت شد آنحضرت در پیش آمده و او را دست فرمود و فرمود

که اگر چنین حال است باز نخواستیم آمدن خود را در خانه بیاوریم و منتظر بمانیم
بر فاست و برکت چون بر زمین صید و الا که کلاه خود را در سر برشته و مال خادم نموده و بر سر
بزمیت حاضر آمده تا لب شد و بعت نمود و منتظر گشت که حضرت شاه اکثر اوقات این
شعر بر زبان گویند نشان خود می آورد **خاک نشینی است سلیمانیم** نیک بود آنکه سلطانیم
سبست چهل سال که می پوشتمش **کینه نشد خلعت بر یانیم** و نیز میفرمود **هر چه بود**
خسته دل و ناتوان شدم **بهرگاه یاد در تیره کردم جوان شدم** و نیز میفرمود که در فقری فای
فاقد و قناعت قناعت دیا و یاد آتی در آری صحت است هر که بجا آورد فای فضل و قناعت و قناعت
قبول و یار یاری و رای رحمت یافت و فقیر شد و الا انانی **نقصیت و قناعت قناعت یاری**
و رای رسوا حاصل کرد و سواد الوجب فی الدین و الا حرة گردید و نیز میفرمود **طریق فقر نیست**
عبادت از چهار چیز است بی خطری و دوام حضور و قناعت و قناعت و قناعت و قناعت
سهم قسم است یکی برای توسل به پیران کبار و دوم بمراد توبه از معاصی سوم براسه سبب
سبب و میفرمود که مردمان چهار قسم اند نام و نام و نام و نام و نام و نام و نام و نام و نام
نام و طالب عقی و طالب عقی و طالب عقی و طالب عقی و طالب عقی و طالب عقی و طالب عقی و طالب عقی
مستم انداز باب کشف و باب ادراک و باب جمل و میفرمود که ارواح بعضی بندگان
ملک الموت قبض میکنند و بوقت قبض روح خاندان الهی فرشته را نیز زلفی نیست **و**
در کوی تو عاشقان چنان چنان پرسند: کاش ما ملک الموت نگذیر هرگز و میفرمود
که معاش در دستان چمن باید که شمع زنجیرین که وی نظم کرده است **نظم**

توان جویند و خیرین و آب شور	سپیداره کلام و حدیث پیغمبر	هم نسخه دو چار علمی زبان است
در دین و دین و دین و دین	تاریک کلبه که بی روشنی آن	به بود و منتی نه بدش فخر
با کین و آتش که نیر زده نیم جو	در پیش چشم غیبت شان ملک بخوری	ایمن آن عاقل است که مشرک و بران
جو بای تخت فقیر ملک سکندر	و نیز بعضی اوقات این اشعار جمالی سمر و دی میخواند	
نگلی ز سر و انگلی با لا	نی غم زرد دهنی غم کالا	گزک بور یا دیو سبکی
دلخیز پر زرد و در سبکی	اینقدر ریس بود جاسکے را	عاشق زنده لا د با سکه را

و بعضی اوقات میفرمود که طالب را باید که یک لحظه از یاد مطلوب غافل نباشد
 این شربت عاشقی است منزه با جیون بگر چشید متواند و میفرمود حسب الدینار اس گل
 خلیقه این دوستی دنیا سر بر گناه است یعنی چون دوستی دنیا درونی آید سر گناه است که متعلق
 بویست از بنده ظاهر میگردد اهل دنیا کا فزان مطلق اند و روز و شب برین
 نرق زرق اند و بعضی اوقات از حال خود منبر میداد که پیشتر در مسجد جامع شاهرهان آباد
 پیچور و پیچواب میبودم و چون گرسنگی و تشنگی غلبه میکرد آب جو من میخورد و موه سید پاره
 کلام مجید میخواندم و ده هزار بار ذکر نفی و اثبات و طیفه مایه و نسبت باطن چنان قوی بود
 که تمام مسجد از نور پر نور میبود و همچنین که در هر کویچه میگذاشتم برانوار میشد و برانوار میشد
 که سیرتم نسبتش بیست میگذاشت لیکن با خود را نسبت میکردیم و تواضع و تکریم آن بزرگوار
 بر خود لازم میسپاردیم الا صفت شده ایم و حال اینست که سه روز تا توانی نمود اینقدر
 جزو دارم که اگر خوش نشنوتوانم که دیدم بردارم و میفرمود که یک رخوت آتش دوزخ
 بسیار فکله کرد و چند روز در گریه و زاری گذرانیدم سید عالم صلی الله علیه و سلم را بحاجت دیدم که فرمود
 تو محب پاک و هر که مراد دوست میدارد در آتش دوزخ زود فرمود که روزی مرا حضرت
 سلطان المشایخ نظام الدین رقیم در عرض توجه نمودم فرمود که انتهای کمالات سلسله احمدیه
 ترا حاصل است گنجی بیش دیگر نیست عرض کردم که نسبت خود نیز عطا فرمایند متوجه شد پس دیدم که
 چهره مبارک سلطان المشایخ مثل من شده و چهره من مثل ایشان نهایت مخلوق شده
 من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی تا کس نکوید بعد ازین من دیگرم تو
 دیگری نه و فرمود که کلام ربانی که از صوت دهن مبر است سه بار شنیدم یکبار در دربر
 دو بار در مکان مسکونه خود و فرمود که شبی گفتم یا رسول الله جواب شنیدم که یک یا
 عبد الصلح و شیخ محمد الفنی مجیدی در رساله خود بزرگوار حضرت میفرماید که افضل کلمات
 در افضل عزق عادات آن جامع الکملات توفیق در بواطن طالبان و المقای فیض و برکات
 حضرت سبحانه بعد و را ایشان بود و این امر از انجمن بچندان اهل شهر آمده که تخریر آن دفتر
 باید هزاران دلهای ارادتمندان را ذکر کرد اینقدر و صد بار را بجز بابت و واردات که سینه

دین را از اربابها مات و حالات مالی فیروزه و در مشکلات و برآمد حاجات از دعای
آنحضرت بسیار بوقوع آمده اکثر کارهای مردم بر قاعه نجیب با انصراف میر سید سیاح عقد و انقضای
میگشت و بارها موافق فرموده و بطوری آموخته که آن نظام آن عالمی تمام سرایان عالم بود و
بسیار کسان در تمام آنجا بر او دیده اند و بطریق خود در و در محبت تمام مردم شرفیاب حضور شد و
اکثر شایق و مجاز از تو بود و موجب آنحضرت تالیف شده و بیکه راست آمد و در بعضی کفایت بکار بزرگ
القیات آن معدن البرکات با سلام مستر گشتند فکرت است که روزی که بپند و بگوهرین
زاده در مجلس شریف این آموختن شکل محبوب و صورت مرغوب داشت همه اهل محفل رو
بجانب وی آوردند و حضرت شاه را هم نظر عنایت اخروی افتاد و فی الحال زمانه که از او
عبودیت بر آورده شخصیت ایان پوشیده و قامت خود را از زیور کمر شهادت بسیار داشت
نوحسن احسن خود را از نور اسلام جلاداد و بنشین گدایان در دوست که هر کس بیخشت
باین طایفه شایه شد و بر جاست و منقول است که چون ایام وفات آن جامع الکملات
فرمود که چند روز بزم بویاسید و فارش بپارشد همان بیاری تباری نسبت دوم ماه صفر
بعد از آن سنه که از او دو صد و چهل و نهم در مال بقرب ایزد متعال پیوست و وقت
استقال وصیت فرمود که پیش پیش جنازه مار باعی حضرت خواجه بهاء الدین شاه نشیند
با اشعار عربی بخوانند و منسلایم آمده در کوی تو بنشینند از جمال روی تو
دست بکشا جانب زمییل باز آفرین بردست و بر باز روی تو و ذلت علی اکبرم فیروز
من الحسنات و القلب السلیم: نخل الزاد اقیع گل شسته: اذ اذنا کان الو فود علی الکرمیم: پس
چون جنازه بر داشته شد همین اشعار عربی و فارسی را بجن خورشید همراه جنازه میخواندند
و حضرت شاه ابو سعید که خلیفه اعظم آنحضرت بود تاریخ وفات آنجناب نور الدین مضافه
فرمود و حضرت شاه در وفات این زبانی و تاریخ وفات آنجناب تصنیف کرده چون
جناب شاه عبداللہ دقیم زمان بنیمنان فرمود و رحلت سووی جنات الکرمیم سال او با
حالی او حتم چوای رافت ز دل: گفت او فی روح در میان و جنات النعیم: پس ولادت بهائو
آنحضرت اقبال صبح در سال کهنه رو میگرد و پیاه و مشیت و رقصه ثابله ملاک

پنجاب یو قریح آمد وفات در سال یکصد و دویست و هشتاد و پنج		
شده و سید و رهبر و جهان	امام ذوالعالم علی و سید	شده و سید و رهبر و جهان
عجایب تو سید آن متقی	وصالش غلام علی حسدی	عجایب تو سید آن متقی
ایضا مقتدری بن علی دالی حق	رستخای خلوت شیخ اولیا	ایضا مقتدری بن علی دالی حق
سالی تولیدش بعد صدق و وفا	نیز تولیدش بقول اهل ضمیر	سالی تولیدش بعد صدق و وفا
گشت سرور سال تحصیلش	زنده دل شد علی البختی	گشت سرور سال تحصیلش
تقدیر من عمره از غنای خلفا و کبرای اولیای خاندان محمدی است و در علم ظاهری و باطنی		
بدین مقام کمال داشت که در ولایت گروستان و شهر روضه و طوس و دیگر بلاد هندی تا بیابان		
و در حدیث پنج سبک کتاب هند داشت و از غنای هندوستان البته در حدیث حضرت شاه عبدالعزیز		
در طریقی سیکر و در استغفار عربی و فارسی گوی سبقت از فردوسی و فردوسی برده بود		
و حضرت شاه غلام علی قدس سره در حق دومی نیز فرمود که مولانا خالد جامی وقت		
در حدیث و حدیث دومی بود که در حدیث غلام علی بود و در گروستان نزد دومی رسید حضرت		
خالد پیش از آنکه در حدیث از عدم و حیران مرشدان طریقت منقول بود پس حدیث		
در حدیثی در نزد از حدیث از حدیث علی آمده و نه ماه بعد دست حضرت شاه غلام علی حاضر بودند		
آبکشی خانقاه بنده خود گرفت و در جواب پیر شریف پیر علی رسید و در عطا الهی خرقه خلافت		
و کلاه امارت بطریق حضرت یافت و حضرت شاه وقت حضرت او از خانقاه تاجران شیخ		
محمد حامد همراه او برای دواع او تشریف برد به اشارت قلیپا قلیم که همان مرشد بود		
و مولانا خالد در اقلیم خود فرقه ریاضت نامی بسیار کشید و مجموع خلق پنجانگاه دومی حیدران		
گشت که گویا سلطنت آن در بار بومی قلع یافت است و صد با خلفای دومی در اقلیم گرفت		
به ولایت دارشاد خلق پر داختند و خوارق و کراست بسیار از دومی بدست آوردند و در آنجا		
در بار پیش دومی قدری نبود گویند که وقتی دالی بعد از در خانقاه دومی باطلات باراده خود		
آمد در غضب آمده و او را بی آبرو کرده از خانقاه خود بدر کرد و مقتول است که هرگز نمی آید		

نام تاجی مولانا خالد بر زبان آوردی میبوش شده بر زمین می افتاد و شیخ عبد الوهاب خلیفه
دومی که صاحب کرامات و مرجع خلافت شده بود و بوسه کشیدند و گواه شده خلفت و برزید
فی الحال استبنت باطنی وی باطل شده و در پیشان طوق ذلیل گردید تا وقتیکه مولانا شاه
ابو سعید مجددی خلیفه اعظم حضرت شاه بحرین الشریفین تشریف فرما شده او به واسطی این
پس خدمت حضرت شاه ابو سعید حاضر شده نیازمند برآورد آئین با متوجه شده و حال
وسی فرمود و شهر زور قضیه نسبت در ولایت گردستان که مولانا خالد در آنجا سکونت داشت
آخر در طاعون بدرجه شداد رسید گویند که بوقت وفات خود یکپس را بر جای خود
بملاقات و سینه نشینی نصب کرد و فرمود که بعد من فلان و بعد فلان فلان مسند نشین گردد
پس چاکس در میان طاعون بتغایت یکدیگر وفات یافتند و شیخ عبد الکریم که پنجم ایشان
بود بر مسند خلافت قائم ماند و وفات مولانا خالد بقول صبح در سال مکیار و در و صد و

چهل و دو هجرت از مولانا	سفر و برزید با طاعت خداوند
میرزا محمد علی در خلافت	میرزا محمد علی در خلافت
میرزا محمد علی در خلافت	میرزا محمد علی در خلافت
میرزا محمد علی در خلافت	میرزا محمد علی در خلافت

قدس سره از خلفای راستین و سجادین شاه غلام علی است نام پدر عالیقدر و
صفی القدر بن عزیز القدر بن محمد عیسی بن سیف الدین بن خواجہ محمد معصوم بن شیخ احمد مجددی
ثانی است جاسمی بود و بیان علوم ظاهری و باطنی و فقه و حدیث و تفسیر و کلام و علوم ظاهری
شماره مفتی شرف الدین غلوی و مولانا رفیع الدین محدث فرزند شاه ولی الله محدث بود
و نیز از مولانا عبد العزیز محدث و تفسیر و علوم و حضرت سراج احمد بن شیخ محمد محدث علم فقه
و حدیث سند داشت و در عین تحصیل علم اراده حق طلبی و در دل حق منزلت و کسب پریشند
اول اراوت سجدت والد صاحب خود صفی القدر آورد و بعد از آن با هجرت والد صاحب خود
سجدت شاه در گاهی رفته کسب سعادت نمود و خرقه خلافت یافت چون هنوز طلب خدا
باقی بود از راه پور به علی آمد در آن هنگام سفر دلی از اهل علوم و صلاح مملو بود که فرزند
شاه ولی الله شاه عبد العزیز و شاه عبد القادر و شاه رفیع الدین و نیز قاضی شهاب الدین زنده

حیات بود و در شاه ابو سعید قنبر خود بنام قاضی ستار الدین یابی بختی در باب نظر اعلیٰ خود مقرر فرمود
 وی در جواب خود نوشت که درین وقت از شاه غلام علی بتر کسی نیست ازین سبب شاه ابو سعید
 بنزد شاه علی حاضر شده و بیعت کرد و کمالات بنایات در ارج طایفه مجاور نقشند و سینه پوش
 که شاه ابو سعید کیا را از راه پور لطیف سبیل تشریف می برد بوقت عشاء در راه رسید گشتی و ملاح
 حاضر بنزد چون سواری آنجناب بر عراب بود و هماد عراب را فرمود که عراب را در دریا بینداز
 وی سبزدی بود و تقویٰ وی را اعتبار نمیکرد و میگفت که در انداختن عراب به دریا خوف
 غرق جان و مال من است چگونه عراب بر دریا اندازم آخر سبب خوف و دهرشت آنحضرت بر دریا
 انداختن اینست آنی عراب بر روی آب چنان میرفت چنانچه در خشکی چون بازو می
 دریا رسید صاحب عراب به تحیر باز فرمود جای غیرت نیست این عنایات حق است که در حق
 اهل اسلام مصروف است صاحب عراب فی الحال زبان تصدیق اسلام بگشاد و در شربت
 و منقولات که وقتی در زاطاس در قلعه شاهی دعوت فقر نمود و شاه ابو سعید
 سهراردان مجلس شایسته بود شاهزاده های چند که در آن مجلس بودند عند التذکره گفته اند که
 ماکر است احدی از بزرگان ندیده ایم آنحضرت نفوذ و دو بهی اهل مجلس از آن امر بیخبر
 بر زمین افتادند بوقوع این که است همه حاضرین معتقد گشتند نقیضت که کلمه حق حسین
 دلموی از منکران شیخ بود و کلمات ناملاکیم در حق آنجناب میگفت روزی سخنان
 حکیم گویند حق بیوش وی رسید فرمود که سنای اینهمی از خدا خواسته یافت و خارج
 وطن خواهد شد پس همچنان بطور آبر که بهتمتی متم شده رو بفرار نهاد و چکارا صدق کشف
 از مریدان آنجناب بود گفت که گاهی گاهی بسبب غلبه خواب نماز تجمد از من فوت میشد
 یکبار بجهت شریف عرض کردم فرمود که انشاء الله بوقت نماز تجمد من شمارا بیدار خواهم
 کرد آئینه گذاردن نماز باقیاتار شاست پس به شش بچنین بود که بوقت نماز تجمد از خود
 بیدار نشدم و خود را بر بستر نشسته میافتم و منقولات که چون شاه غلام علی قدس
 سره بر حکمت حق پیوست شاه ابو سعید تا ده سال بسجاده پیر نشسته قیام کرده در ارشاد
 طالبان حق مصروف ماند آخر در سال یک هزار و دصد و چهل نه فرزند دیندار و از احمد سعید را هم فرمود

گذشته برادران سهرسپیت الله شد و در یکی سید جهانزمره کرایه گرفت بعد از آن فرمود که درین جهانز
نشستن مناسب معلوم نمیشود در کرایه و انیس گرفته در جهانز دیگر نشست و آن جهانز یکینیم ماه
بمنزل مقصود رسید و جهانز یکیدول کرایه کرده بود تا یکسال در دریا باز داشت گویا گون برل جهانز
دارد شد و بعد از آن که بیهوشی تپه اسهال نماید حال آنحضرت نشد و بهما حالت پُرانت در دنیا
رفته بشرف زیارت روضه عالیله نبوی مشرف گشت بعد از آن رجوع بوطون کرده بر جهانز
سوار شد و درین روز در ترقی بود آخر بامه رمضان داخل دارالسلام توکم شد
نواب وزیر الدوله والی توکم به نیاز مندی تمام پیش آمد و بروز سعید یکیم ماه شوال سال
یکزار و دویصد و پنجاه روز شنبه ازین دار پر طلال بقرب یازد متعال پیوست بعد غسل و
بنازه شاه عبدالغنی فرزند انجمن غیش مبارک را در صندوق نهاد و بعد جمل روز بیلی آورد
به بهلولی حضرت شاه غلام علی و حضرت مرزا جانان چون کنج بنجاک سپهر پس ولادت
باسعادت آنحضرت دوم ماه ذیقعد سال یکزار و یکصد و نود و شش در اسب و روفات
بروز سعید سال یکزار و دویصد و پنجاه بمقام توکم وقوع آمد و عمر شریف پنجاه و چهار سال
و بنور الله مضیحه تاریخ وفات آنجناب درج تذکره شاه غلام علی است از مولف

بر سعید آن سهر و روزمان	آنکه ششم دهر مثل او نبرد	استدعیان تولید پاکش شافین
هم بخوانی طور پیچ گفت و شنید	ر حلقش میزد و نمشت خدایان	کاردی محتاج شیخ پیر آمد پیر
صاحب التوحید میخوانم آمده است	هم معلی شیخ عوالا بسعید	ایضا شاه جهان و دو کس شاه سعید
خوشید دین شیخ زمان ظاهر الحال	تولید او اولی نظر شدعیان بنول	سال وصال او است بمیان مظهر الحال

شاه روف زحمت الله علیه بهار قاله از شاه ابو سعید قدس سره است اول بافتان حضرت شاه
ابو سعید برید شاه در گاهی شد و قیامه حضرت شاه ابو سعید جمیع بمقصود غلام علی شاه آورد و در نیزه است
وی حاضر خدمت حضرت شاه غلام علی شد و بکمال است سعید وی کتابی از ملفوظات حضرت شاه غلام علی
جمع کرده بهار المعارف موسوم سافیه و در باب کتب و ابیات و اشعار و کتب و دیگر کتب و غیره
است و کتبهای دیگر نیز در رفقه و حدیث و تفسیر بسیار تصنیف فرموده است و دیوان بر زمین
نیز که پراشعار سندی و فارسی است از وی است در در اشعار خود را بتخلص افت پادشاه است

و نسبت شاه روضه کبیرت شیخ احمد مجدی الفی ثانی بواسطه شیخ محمد یحیی فرزند خورداستینا سنج
میرسد و شاه روضه کبیرت شیخ احمد مجدی الفی ثانی بواسطه شیخ محمد یحیی فرزند خورداستینا سنج
رسیده قبول عظیم یافت و صد باکس در حلقه ارادت کرد و اندک از خرد و غایت حضرت شاه
ابو سعید زاد سال در هندوستان مانده و بعد از یارت میرزا ابوالفتح نقیصین بنموده در مدین دریا محیط
برجت حق پیوست و وفات آن جمیع الکمال است و سال یک هزار و دویست و سی و پنج و سی و شش از مملکت
شاه یافت بادشاه و وجهان یافت از دنیا چو در حبس قرار شد عیان بران چو سی و شش
سال وصل آنغنه و الا تبار نیز آنست بجا شش نامی بخواند از جو سالش در آنست بنسوار
شیخ محمد اصغر قدس سره از خادمان مدینه که از او حاضر باشند لیل و نهار شاه
غلام علی مجدی است نسبت قلبی بسیار قوی داشتند و از مدبر و عنایات حضرت شاه بود
و نظم و نسق کارخانه فایده بوی قلع داشت و مریدان بتقدیری که جمیع حضرت شاه
می آوردند برای توجیهات برای توجیه داجر ذکر قبلی الشیخ نزد شیخ محمد اصغر با موافقت
و مردم از توجیهات وی خط و افری برداشتند اول سفر مریدان الشیخ نقیصین که در مدین دریا
آمد بعد از همراه شاه ابو سعید غم بیت الله کرد و مکرر بخدمت زیارت مریدان الشیخ نقیصین
شده در مدین رسید و در سال یک هزار و دویست و سی و پنج و سی و شش از مملکت
رفت از دنیا می رود و سی و شش از دنیا می رود و سی و شش از دنیا می رود
مهدی منظر و منظور جهان شاه عبدالرحمن مجدی بی خاندن هر چه قدس سره
جامعی بود بیان علوم عقلی و نقلی و فقه و حدیث و تفسیر و در مقامات ولایت مجدی نقیصین
مقامات عالی و النوار جلید داشت نسبت به مدیری بواسطه شیخ سیف الدین شیخ احمد مجدی
الفی ثانی ملحق میشود و الدیر بزرگوار وی سیف الرحمن مرید حضرت مرزا جانیانان بنام
و وی از خدمت شاه غلام علی نسبت به کمالات رسانید و در جالندهر مریدان وی
بسیار بودند و در دوا به جالندهر شصت و شش و شصت اول یکبار به سفر مریدان الشیخ نقیصین
برده و به زیارت مشرف شد و باز پس بوطن آمد بعد چندی باز اشتیاق غایت شد و اجازت
سفر مریدان الشیخ نقیصین بیدار و از سفر بیت الله شد و در آنجا رسیده خواهر عظیم بنام

نو عالم جنیان ادنی کشف ایشان بود و حضرت لاد حضرتی دشت که نشان ال مسروق مردان
 بیان میکرد و میگفت که اقبال در فلان جا و فلان خانه موجود است و کشف وی گاهی خطای
 افتاد و خلای حضرت لاد برادر گستان شهرت تمام دارند و فاست حضرت
 غلام مقام خرم تبار پنج ساله شوال سال یک هزار و دصد و پنجاه و نه هجری بوقوع آمد که
 شیخ محمد عوف صاحب مخزن مجددیه تاریخ و فاست وی شیخ زین قطب عالم تحریر
 فرموده است **امولت** شیخ دین مولوی عبد غفور پیر و ششضمیر حق مخدوم
 سال تاریخ عزلش سردور گفت ملا فقیر حق محنت و ام **هرزار حیم الشریک**
 المشهور در ولایت محمد عظیم آبادی قدس سره از عظمای فلفاس شاه غلام علی
 محمدی نقشبندی است در علوم ظاهری و باطنی طاق و گانه آفاق بود وی سیاهی عظیم
 بود و اول از هند وستان بزیارت مرزا میرانوار حضرت شاه نقشبند در بخارا انشرف
 برود و از آنجا بدلا و سلام مثل روم و شام و حجاز و عراق و ماوراءالنهر سیر کرد و تمام هند وستان
 را نیز زیر قدم آورد و بصحبت بسیاری از دانشای عظام رسید اما میگفت که شیخ کمال و
 کمل مثل شاه غلام علی ندیدم و وقتیکه در بهرات رسید بنابر احوال گان نباشد و افلاس
 وی بر دوشش خود کشیدند اما شیخ که از امر و معروف و خونی ندشت مدام ایشان را بخان
 درشت گفتی پس از آنجا برآمد و با اکثر بلاد ترکستان سیر کرد و فرما فرمایان هر یک مقام افلاس
 پیشش می آمدند لیکن شیخ بسبب بدعت های ایشان رنجیده شده و پیچ با مقام نیکو و
 آخر بشهر بنر وار قرار گرفت و حاکم آنجا دیه کلان تذرا آنحضرت نمود و تعیین حکومت
 خود از آن دیه بر دشت و شیخ در آنجا فافلاس به بنا کرد و خدمت مسافری و مسکن
 بنده خود گرفت و نگه کلان انداخت و طعام بکثرت می پخت و بهادر و دوار و
 تقسیم می نمود و ندب شافعی اختیار فرمود و انداز بخارا و غیره باسم مرزا شافعی
 است تمام یافت آخر بعضی حکام ترکستان که از والی شهر بنر عباد دشتند و بسبب دعا
 داد حضرت مرزا بر و دست نمی یافتند پوشیده شیخ را بشاوت رسانیدند و آنجناب در
 سال یک هزار و دصد و شصت شربت شهادت پیشید **انمولت**

چون چنانکه از لطیف رحیم کار ساز	ایستاد بیاوردن بصل حق آخر و مال الحق ثم تنظروا در حق الله که مخدوم است
ایم بخوان خوشه علم از بهر سال اقبال	سید منور شاه لاهوری سید گیلانی از اولاد
<p>غوث الاعظم شیخ ارشاد و صاحب طریقت بود و در ع و پرستش گاری بجهت نهایت و ا بادنیاد کار دنیا میل نمی فرمود و در فاندان عالییه نقشبندی و سهروردیه انیپیران کامل فائده ها حاصل نمود اگر چه شیخ و نقشبندی وی حاصل نگردیده لیکن شیخ سهروردیه و سید بنیطریق از سید مسین شاه و شیخ و نایب دین مریدانش حاصل گشت که وی در سلسله مذکور مرید پذیر عالیقدر خود مستید صابر و وی مرید میر عبد الرزاق پذیر خود و وی مرید میر عبد الرحیم پذیر خود و وی مرید میر صدر الدین والد خود و وی مرید میر حیدر والد خود و وی مرید شاه نصیب الدین غازی کشمیری و وی مرید شیخ و اذ و فاک و وی مرید مخدوم حمزه کشمیری و وی مرید سید جمال الدین بخاری که برادر مستید عبد الوهاب بخاری و بلوی بود و سید از فایت شوق و ذوق شب و روز در یاد خدا سحر بود و بریدان خود بر طریق سلسله نقشبندی تلقین میفرمود و مرتبه کشف القلوب بر وی چنان کشف بود که هر ماه تندی و سالی یکبار حاضر آدمی بودت باظهار حال وی فی افتاد و مطابق سوال دلیل خود جواب می یافت و فای آن جامع الکالات در سال یک پزار و دصد شصت و چهار هجری است و هزار بار ک در حریم فراد شیخ محمد طاهر لاهوری است و از اولاد وی مستید احمد شاه پسرش که در علم و فلق یگانه روزگار است در لاهور موجود است از مولود</p>	
پرتو افکن چو شد منور شاه	در جهان همچو ماه پاره نور گشت تاریخ روشن
از منور و سید شماره نور	مولوی خطیب احمد مجددی قدس سره
<p>فرزند و بلند شاه روشن است و در طریقت هم مرید و فلیقه پدر عالیقدر خود بود و در علوم فلهری هم شاگرد والد بزرگوار فیضش مرد عالم و فاضل باشوکت و باجمل بود و در سیر ولایت قلب تا نهایت مقامات ولایت احمدیه مجددیه مستعد و جمده پیرسانید و در سفر حج کعبه هم همراه والد ماجد تشریف داشت و بعد وفات والد در بمبایال والد آمده رونق افزای مجلس پدر عالیقدر خود شد و اکثر سالکان راه حق را بتدریس و رسانید</p>	

پہلے ادبی

جيش التحرير

[illegible]

باز چشم بر بست از مولف رفت چو زین واریدار السلام احمد در بجاہ و سبب شفق
گشت بنارنج و صاشر عیان انشراح لال و مظفر لعل مولانا محمد جان شاخ الحرم

قدوس است و اگر عالم غلامی حضرت شاه غلام علی مجددی است جامع کمال ظاهری و باطنی و منظر انوار ایزدی عالم علوم دینی و دنیوی بود و آن تحصیل علم پرداخت بعد از آن بخدمت شاه غلام علی آمد و مرید شد و ریاضتهای شاقه کشیده بکمال ولایت رسید و وی شام روز بخدمت پیر شنفه پیر حاضر میاید و وقت شب از شهر بیرون و انوار خوابه قطب الدین بختیار میرفت و تمام شب در روضه مقدسه خوابیده غایت حق شنوایی میماند و نقل است که فرزند شنفه بیمار بود و چنانچه امید زندگانی نداشت آخر او سر خود را بزار خوابه قطب الدین برد و وقت شب چون شیخ محمد جان اندام دن روضه در مراقبه بود پس راز و بر دسک شیخ بنشاند و خود پیر و آن آمد شیخ چون سر از براقبه برداشت و نظر بر روی مرید انداخت فی الحال شنایافت و صاحب ذکره شاه غلام علی میفرماید که شنفه دیگر نقل نمود که بجهت زنی گرفتار بودم قریب بود که در زندان گرفتار شوم ناچار بخدمت مولانا محمد جان رفتم و دستم را در خواستم فرمود که لا حول و لا قوة الا بالله روز به روز صد بار بخوانید چون خواندم محبت آن زن از دل من رفت و وقت شب به دیدار او نمودم و سال بر رفت نقل است که مولانا محمد جان بعد عطا سه حنرفه خلافت از پیر و دشمنی خیر محبت رفت بطرف مسجدین البشرفین و او آن شب دوازده انتخاب بطرفت و مراجهت که دوازدهای پادشاه روم بکلیه ارادت و سه

[Handwritten signature]

حضرت شاه احمد مدظله باقوال معتبر در سال یک هزار و دویست و هشتاد و هجری است که صاحب تذکره شاه غلام علی تاریخ ولادت آنحضرت مظهر نردان تحریر فرموده و وفات		
در سنه یک هزار و دویست و هشتاد و هجری	و وفات پیران	حضرت احمد سعید آن نور حق
پیر احمد میرین شیخ سعید	خوان آن حضرت گشت تولد ایشان	مظهر آنکه از ابد شد پدید
مظهر اسلام گو تو میل آید	هم بخوان شیخ یقین احمد سعید	و از خلفای نادر و اصحاب
بلند اقتدار شاه احمد سعید قدس سره فی زمانه که در پنجاب شریعت میدارند حضرت مولوی محمد غوث مجددی است که در زهد و تقوی و شریعت و طریقت و طاعت و عبادت و علم و حلم و لطیف و مهربانی ثانی ندارد شخصی است باوصاف حمیده آراسته و بافتاری محمدی پیران صاحب صورت و سیرت و اهل ظاهر و باطن و عال و قال است بسیار کس از خلق خدا که طالب خدا بودند بخدمت باریک آنحضرت حاضر شده بعد هارنیه و شخصی که دست حق پرست آنجناب هر یک گشت و این خود پیران گوهر مراد یافت و آنجناب در موضع دهرونی که از مقامات قصیده ستید و الهی است سکونت میدارند و گاه گاه بعد سال یا ماه آن معرفت آگاه بوجود ذی جود و خود شهر لاهور را هم مشرف و متبرک میفرمایند و این عامی پر محاسن جامع این ادراک نیز بسیار جمیل عارف حق آگاه شهید حسین شاه بخاری مجددی بزیارت آنحضرت مشرف شده شرفیاب و این دنیا شده است و سبحان تعالی سلامت بابر است و انا دستید امام علی شاه الحسینی الحسینی الشاهری القشیری المجددی قدس سره العشره الزاد سادات عظام حسنه و انما لهم شایخ و کبرای شایخ ادلیاسه تا آخرین فاندان عالمیه نقشبندیه مجددی است و سلسله طریقت و بیشتش و سلسله درمیانی بشیخ احمد مجددی و الف ثانی میرسد بدین طریق که سید اتم علی مرید میران شاه حسین و دومی مرید شیخ حاجی احمد مجددی و دومی مرید خواجہ حاجی محمد زمان و دومی مرید خواجہ زکی و دومی مرید خواجہ عبداللہ و دومی مرید شیخ محمد دوم و دومی مرید پیر غالی قدر خود شیخ احمد مجددی و الف ثانی سرشاری است سید امام علی از غم و غایت و شایب ریاضت های کشید و در تحصیل		

زری و باطنی سی وافر کار برده در علوم حدیث و تفسیر و اصول فقه گران زمانه گردید و توجیه
 کثیر کمالات صوری و معنوی رسید چون حضرت شاه حسین وفات یافت دی
 آنحضرت رونق افزا شده قبلی عظیم یافت و تعلقی کثیر از بر او پیر خدستان پیر شایر
 افتاد و فرگشت چنانچه هزار در هزار بلکه بی تعداد و پیشاه طالبان حق بحق رسیدند و قد فایم
 بر از خلفای پنجاب هدایت خلق مامور شدند و هر کسی که خدمت بابر گشت آنحضرت از طالبان
 یا یقینی حاضر آمد عالی و محرم زلفت ذات بابر گامی برای شغای هیاران حاجت روائی حاجت
 شد در دستان کثیر عظم بود و کمال فیض که درین زمانه اخیر که نام اهل هدایت و ارشاد و گنایم
 است اعدای از شایخ عظام در خطبه پنجاب اینقدر حاجت روائی اهل حاجت نگردیده که
 مناسب از دل و جان درین کار خیر مفرغ بود و در فائده عالیجه آن شهنشاه لنگر عظیم جاریست
 هزار هاستافران مساکین قوت و دو وقت بی منت از لنگر آنحضرت حاصل میکنند و همه حاضرین
 اتفاقا بلا تکلف خورد و بزرگ و در کیش غنی نان در جبهه سادی بهر دو وقت عطا می گردد
 و براسه دفع سایه چن و دیو و پری نظر کیمیا اثر دوی غریب اکبر بود چنانچه یکبار شخصی اسیر بخش
 نامی از لاهور و دختر سایه زو کا خود را در بر روی آنجناب بروفی الحال دفع جن شد و دختر بدوش
 آمد بی آنکه برای دفع جن عملی بعمل آمده و دعای دی در حق کم رزقان ولی اولادان استجاب
 بود و فوارق و کرامت بسیار از آنحضرت بظهور آمده اند که این مختصر گنجایش آن نداد و هر ترا
 محمد لاهوری میفرماید که یکبار در مقدمه با حقه قو جلداری ناخود عدالت لاهور بودم در دل متوج
 آنجناب شدم شب بخواب تشریف آورده قسلی فرمود در چند روز از آن آفت نجات نمودم
 یا قسم وقتی زرگر که اولاد دوی نمی زیست و هر پسر یا دختر متولد میشد و عرصه هشت روز یا هشت
 ماه تلف میشد از لاهور بخدمت آنحضرت رفته حاضر شد و عرض حال خود نمود و تعویذی عطا کرد و ارشاد
 نمود که چون منگو تو حامله شود در گلوئی او به بندی و بعد وضع حمل در گلوئی بچه بر بند زرگر
 همچنان گرد و از آن بلارهای یافت و بعد نماز عشا چون حلقه طالبان حق میکرد و متوجه میگردد
 صدای قلبی ذکر میشدند و از توجیه موجود آن پیر و شایر هزار باطلان راه سلوک ملی کرده با تمای
 مقامات طریقه احمدیه مجددیه رسیدند و لا و است با سعادت آنحضرت با قوال صحیح در حال کنیز او و صد

و در اوقات آن جامع الکملات تبارک و تعالی سیزدهم ماه شوال سال چهارم و دو صد و سی و دو
هجری است و محمد شریف وی به قضاوت سال رسیده و از ابتدای عمر هجری سال بهجا درت و ریاضت
چهارشنبه و در ریاضت گذرانیده بعد از آن تاسی سال برجاوه پذیرفته و سیر قائم شده به سبب
خلق مصر و بنامد کیفیت و فانی انجانب بدین نوع تحریر است که آنحضرت به وفای عهد و عهد
و جمع الفتاوی و تبارک و تعالی سیزدهم شوال به سبب مریدان و خلقای خود را جمع نموده لفظ الاصل بر زبان آورد و
اصداق علی فرزندان خود در ایچای خود و تمام ساحت تبارک و تعالی سیزدهم شوال روز پنجشنبه و وقت نیم ازین
دار فایده انباشتافته در روز جمعه در قزوین شد هر ارکان انجانب و در موضع رتبه تیر زیارتگاه اهل الله
و شعرا و این عهد تبارک و تعالی و فایده انجانب بسیار نوشته اند چنانچه ولایت ابو حسن نیز از آن تیر کرمیه

الایام اولیاء الله	اولیاء الله	اولیاء الله	اولیاء الله
اولیاء الله	اولیاء الله	اولیاء الله	اولیاء الله
اولیاء الله	اولیاء الله	اولیاء الله	اولیاء الله
اولیاء الله	اولیاء الله	اولیاء الله	اولیاء الله
اولیاء الله	اولیاء الله	اولیاء الله	اولیاء الله
اولیاء الله	اولیاء الله	اولیاء الله	اولیاء الله

فصل در فضیله الامام

خاتمه الطبع
لقد اکتروا الله کلمه من الایام فخرج النیام مسجری بهانی مذکرة الاولیاء اعنی قبله اول خزینة الامم
که هر فردی در آید و در حدیثش تالی شاهوار است تهج تمام و تنقیح بالاکلام بعد
حسن و خوبی بهر از خوشبینان سلوکی در سلیع عالم مرجع فقیر و روزگار شریفه و بهر و دیار
عالم انجانب بعلت القاب و فضیلتش قول کشور صاحبی آئی و ای و دام اقبالهم و ارفع
بلد کاکا فیور حاد الله عن شریک و در ماه اگست سال اول یکصد و پنجاه
و در یوز الطیارع آرد و مستند و پیراسته که در یوز الحمد و الحمد و الحمد و الحمد

[illegible][illegible]

۹۴۰

CALL No. { ۸۴۹۸ ACC. No. ۱۷۸۸

AUTHOR ۱۸ ۱۲۱ - ۱۱۱

TITLE ۲۵ خزائن الیقینا

728.3 ۸۴۹۸ ۱۷۸۸ ۹۴۰

R22.9 ۱۴۱ - ۱۱۱

خزائن الیقینا

Date	No.	Date	No.
5576			



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

